1

حاشیہ مشکوٰۃ شریف

# زجاجۃ المصابیح

مع اردو ترجمہ

## نور المصابیح

مصنف

محدث دکن حضرت علامہ ابو الحسنات سید عبد اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا علامہ محمد منیر الدین شیخ الادب جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن

نظر ثانی

ڈاکٹر محمد عبد الستار خاں سابق لیکچرر جامعہ عثمانیہ (حیدرآباد دکن)

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

www.waseemziyai.com

March 2019

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ

# مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

## مختصر تعارف

**طلبہ:**

شعبہ حفظ: 145 شعبہ ناظرہ: 240

شعبہ درس نظامی: 105 شعبہ تجوید: 10

اور انہیں شعبہ جات میں 400 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

**مدرسہ کا اسٹاف**

شعبہ حفظ و ناظرہ 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی و تجوید 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول 11 اساتذہ باورچی 2 خادم 4 چوکیدار 2

کل طلبہ کم و بیش پانچ سو اور پورہ اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

**DONATION**

HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 0050002565 7003 - BRANCH CODE :0050

www.facebook.com/markazuloloom

https://www.waseemziyai.com https://www.youtube.com/waseemziyai

حنفی مشکوٰۃ شریف

# زُجاجۃ المصابیح

مع اُردو ترجمہ

# نور المصابیح

جلد اوّل

تالیف : محدثِ دکن حضرت علامہ الحاج ابوالحسنات سیّد عبداللہ شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ : مولانا علامہ محمّد منیرالدین شیخ الادب جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن

نظرثانی : ڈاکٹر محمّد عبدالستار خاں سابق لیکچرار جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن (حال امریکہ)

ناشر : فرید بک سٹال ۳۸، اردو بازار، لاہور ۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

جملہ حقوق بحق فرید بک سٹال لاہور محفوظ ہیں

نام کتاب ــــــــــــ زجاجۃ المصابیح جلد اوّل (حنفی مشکوٰۃ شریف)

تالیف ــــــــــــ محدث دکن مولانا علامہ ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ ــــــــــــ علامہ محمد منیر الدین، شیخ الادب جامعہ نظامیہ حیدر آباد دکن

نظر ثانی ــــــــــــ ڈاکٹر محمد عبدالستار خاں، سابق لیکچرار جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن، حال امریکہ

تحریک ــــــــــــ محمد عبدالحکیم شرف قادری

تصحیح ــــــــــــ مولانا حافظ محمد شاہد اقبال

کتابت ــــــــــــ

اشاعت ــــــــــــ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء

تعداد ــــــــــــ ایک ہزار

صفحات ــــــــــــ ۷۲۱

مطبع ــــــــــــ رومی پرنٹرز ۲۲/۱۰ ریٹیگن روڈ، لاہور

ہدیہ ــــــــــــ

ناشر ــــــــــــ فرید بک سٹال ۳۸، اردو بازار۔ لاہور ۲

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

# فہرست زجاجۃ المصابیح (جلد اول)


| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|
| | | پیش لفظ | ٦٢ |
| ١ | | دیباچہ | ٧٠ |
| ٢ | | اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے | ٧٣ |
| ٣ | | اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں مقصودہ وغیر مقصودہ | " |
| ٤ | | کتاب الایمان | ٧٥ |
| ٥ | ا | وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ | " |
| ٦ | ب | أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ | " |
| ٧ | ج | وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ | " |
| ٨ | د | إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ | " |
| ٩ | ر | وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، الخ | " |
| ١٠ | س | رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ | ٧٦ |
| ١١ | ص | هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ | " |
| ١٢ | ط | أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ | " |
| ١٣ | ع | آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ الخ | " |
| ١٤ | ف | يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ الخ | ٧٧ |
| ١٥ | ١ | بارگاہ نبوی میں ایک اجنبی نے اسلام، ایمان اور احسان کے متعلق سوالات کئے۔ | ٧٧ |
| ١٦ | | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت کی خبر دی۔ | ٧٨ |
| ١٧ | | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب ہے۔ | ٧٩ |
| ١٨ | ٢ | اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر | ٧٩ |
| ١٩ | | ایمان اور اسلام میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ | ٨٠ |
| ٢٠ | | عمل کن معنوں میں ایمان کا رکن ہے | " |
| ٢١ | | ایمان شرعی سے مراد تصدیق قلبی مع اقرار لسانی ہے۔ | ٨١ |
| ٢٢ | | کیا ایمان میں کمی بیشی ہوتی ہے؟ | " |
| ٢٣ | ٣ | ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں | ٨٢ |
| ٢٤ | | کمال ایمان اعمال سے حاصل ہوتا ہے | " |
| ٢٥ | ٤ | مسلمان کی تعریف حدیث نبوی میں | " |
| | | اخلاق حسنہ کی جامع حدیث | " |
| ٢٦ | ٥ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کمال محبت ہی ایمان کی نشانی ہے۔ | " |
| ٢٧ | | ایمان کے شعبوں کا کامل علم صرف شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہے۔ | ٨٣ |
| ٢٨ | ٦ | جس میں تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت پائے گا۔ | " |
| ٢٩ | | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ایمان کا ترازو ہے۔ | " |
| ٣٠ | ٧ | کون شخص ایمان کا مزہ چکھتا ہے؟ | " |
| ٣١ | ٨ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی سننے والا، ایمان لائے بغیر مرجائے تو دوزخی ہے۔ | ٨٤ |


www.waseemziyai.com
MAKTABA-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|
| ۳۲ | | امت دعوت وامت اجابت | ۸۴ |
| ۳۳ | ۹ | تین آدمیوں کے لیے دوہرا ثواب ہے | ״ |
| ۳۴ | | تمام مخلوق پر حضور رحمۃ للعالمین کی اطاعت لازم ہے۔ | ״ |
| ۳۵ | ۱۰ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم | ״ |
| ۳۶ | ۱۱ | ارشاد نبوی، ہماری طرح نماز پڑھنے والا اور جانور ذبح کرنے والا مسلمان ہے۔ | ۸۵ |
| ۳۷ | ۱۲ | دخول جنت کا عمل | ״ |
| ۳۸ | | فرائض میں کمی بیشی منع ہے۔ | ۸۶ |
| ۳۹ | ۱۳ | اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان لانے کے بعد ڈٹے رہنا | ״ |
| ۴۰ | ۱۴ | فرائض کے بعد نوافل ادا کرنے بھی سنت ہیں۔ | ״ |
| ۴۱ | ۱۵ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قوم ربیعہ کو چار امور کے کرنے کا حکم اور چار سے منع فرمایا۔ | ۸۷ |
| ۴۲ | ۱۶ | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ پر صحابۂ کرام کی بیعت | ۸۸ |
| ۴۳ | ۱۷ | عورتوں کو کثرت خیرات کی ترغیب | ״ |
| ۴۴ | | عورتیں ناقص العقل اور ناقص الدین ہیں۔ | ۸۹ |
| ۴۵ | ۱۸ | ابن آدم نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا اور گالی دی | ۸۹ |
| ۴۶ | ۱۹ | زمانہ کو برا کہنا منع ہے۔ | ۹۰ |
| ۴۷ | | اللہ تعالیٰ کی طرف ہر قسم کے عیب، نقص اور کذب کی نسبت حرام ہے | ״ |
| ۴۸ | ۲۰ | تکلیف سہنے میں اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ صابر و شاکر ہے۔ | ۹۰ |
| ۴۹ | ۲۱ | اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر، اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے | ״ |
| ۵۰ | | اہل ایمان کے لیے دخول جنت کی خوشخبری | ۹۱ |
| ۵۱ | ۲۲ | سچے دل سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینے والے پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔ | ״ |
| ۵۲ | ۲۳ | کلمۂ طیبہ پر موت دخول جنت کا سبب ہے۔ | ״ |
| ۵۳ | | کافر کیلئے دخول جنت محال ہے۔ | ۹۲ |
| ۵۴ | ۲۴ | اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ اور جنت و دوزخ کے حق ہونے کی گواہی دینے والا جنت کا مستحق۔ | ״ |
| ۵۵ | ۲۵ | صحابی رسول اپنے گناہوں کی بخشش کے لیے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے | ״ |
| ۵۶ | ۲۶ | جنت میں داخل ہونے کا علم | ۹۳ |
| ۵۷ | | بھلائی کے دروازے | ״ |
| ۵۸ | | دین کی اصل اور اس کا ستون | ״ |
| ۵۹ | | لوگوں کو منہ کے بل دوزخ میں زبان گرائے گی۔ | ۹۴ |
| ۶۰ | ۲۷ | اللہ تعالیٰ کے لیے محبت و بغض رکھنا ایمان کامل ہے۔ | ״ |
| ۶۱ | ۲۸ | افضل ترین عمل محبت خدائے بزرگ و برتر ہے۔ | ״ |
| ۶۲ | ۲۹ | کامل مسلمان کی نشانی | ״ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|
| ۶۳ | ۳۰ | بے ایمان کی نشانی | ۹۴ |
| ۶۴ | ۳۱ | دل اور زبان کی درستگی دخول جنّت کا سبب ہے۔ | ۹۵ |
| ۶۵ | ۳۲ | لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے والے پر دوزخ حرام ہوگی۔ | " |
| ۶۶ | ۳۳ | اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود نہ ماننے والا جنت میں جائے گا۔ | " |
| ۶۷ | ۳۴ | جنت اور دوزخ واجب کرنے والی باتیں۔ | ۹۶ |
| ۶۸ | ۳۵ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جماعت صحابہ سے اٹھ کر، خاموشی کے ساتھ بنی نجار کے باغ میں چلے گئے | " |
| ۶۹ | | صحابہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تلاش کرلیا۔ | " |
| ۷۰ | | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ کو بطور نشانی نعلین شریفین دیئے۔ | ۹۷ |
| ۷۱ | | دخول جنت کی خوشخبری جو یقین قلبی کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی گواہی دے گا۔ | " |
| ۷۲ | ۳۶ | جنّت کی کنجیاں | ۹۸ |
| ۷۳ | ۳۷ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حضرت عمر فاروق نے حضرت عثمان غنی کی شکایت کی۔ | " |
| ۷۴ | | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نجات کے بارے میں دریافت کر لیا تھا۔ | " |
| ۷۵ | ۳۸ | کلمۂ اسلام، روئے زمین کے تمام کچے، پکے مکانوں میں ضرور داخل ہوگا۔ | ۹۹ |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|
| ۷۶ | ۳۹ | جنت کی کنجی لا الہ الا اللہ اور دندان سے مراد اعمال ہیں۔ | ۹۹ |
| ۷۷ | ۴۰ | ہر نیکی کا اجر دس سے سات سو گنا تک ہے۔ | " |
| ۷۸ | ۴۱ | نیکی کی خوشی اور برائی کا رنج ایمان ہے۔ | ۱۰۰ |
| ۷۹ | ۴۲ | دین کے کام میں نائب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں | " |
| ۸۰ | " | ایمان، اسلام ہجرت اور جہاد میں افضل عمل | " |
| ۸۱ | ۴۳ | ذریعۂ بخشش و نجات اعمال | ۱۰۱ |
| ۸۲ | ۴۴ | زبان کو ذکر الٰہی میں جاری رکھنا افضل ایمان ہے۔ | " |
| ۸۳ | | باب — کبیرہ گناہ اور نفاق کی علامتوں کا بیان | ۱۰۲ |
| ۸۴ | | اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ | " |
| ۸۵ | | فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ | " |
| ۸۶ | ۴۵ | سب سے بڑا گناہ شرک اس کے بعد اپنی اولاد کا قتل اور ہمسائے کی بیوی سے زنا ہے۔ | " |
| ۸۷ | ۴۶ | چار کبیرہ گناہ | ۱۰۳ |
| ۸۸ | ۴۷ | ہلاک کرنے والی سات باتیں | " |
| ۸۹ | ۴۸ | بوقت گناہ ایمان باقی نہیں رہتا | " |
| ۹۰ | ۴۹ | منافق کی تین علامات | ۱۰۴ |
| ۹۱ | ۵۰ | پکا منافق وہ ہے جس میں چار باتیں ہوں | " |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۹۲ | ۵۱ | منافق کی مثال بکریوں کی سی ہے | ۱۰۵ |
| ۹۳ | ۵۲ | نو واضح احکامات | " |
| ۹۴ | | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور پاؤں مبارک کا بوسہ | " |
| ۹۵ | ۵۳ | تین باتیں اصل ایمان | ۱۰۶ |
| ۹۶ | ۵۴ | بوقت زنا ایمان نکل جاتا ہے۔ | " |
| ۹۷ | ۵۵ | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس باتیں بطور وصیت ارشاد فرمائیں۔ | " |
| ۹۸ | " | بے نمازی پر اللہ تعالیٰ کا ذمہ نہیں رہتا | ۱۰۷ |
| ۹۹ | ۵۶ | نفاق کفر ہے۔ | " |
| ۱۰۰ | | باب | ۱۰۸ |
| | | وسوسہ کے بیان میں | " |
| | | اَلْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ الخ | " |
| ۱۰۱ | | شیطان کی عادت | " |
| ۱۰۲ | | اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ الخ | " |
| ۱۰۳ | ۵۷ | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے وسوسے معاف ہیں | " |
| ۱۰۴ | ۵۸ | برے خیالات پر عمل نہ کرنا صریح ایمان ہے۔ | " |
| ۱۰۵ | ۵۹ | شیطان کی چال کہ رب کو کس نے پیدا کیا | ۱۰۹ |
| ۱۰۶ | ۶۰ | مخلوق کا گمراہ کن سوال | " |
| ۱۰۷ | ۶۱ | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لگا ہوا جن مسلمان ہو گیا۔ | " |
| ۱۰۸ | ۶۲ | شیطان انسان میں اس کے خون کی طرح عمل کرتا ہے۔ | " |
| ۱۰۹ | ۶۳ | ہر نومولود بچے کو شیطان چھوتا ہے | " |
| ۱۱۰ | ۶۴ | نومولود کی چیخ شیطان کی وجہ سے ہوتی ہے۔ | ۱۱۰ |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۱۱ | ۶۵ | ابلیس کا تخت پانی پر اور اس کا قریبی چیلا | ۱۱۰ |
| ۱۱۲ | ۶۶ | نمازیوں سے شیطان کی ناامیدی | " |
| ۱۱۳ | ۶۷ | برے خیالات سے بچنا | ۱۱۱ |
| ۱۱۴ | ۶۸ | ہر انسان پر شیطان اور فرشتہ کا تصرف | " |
| ۱۱۵ | ۶۹ | جب کوئی اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں سوال کرے تو بائیں جانب تین بار تھوک دے | " |
| ۱۱۶ | ۷۰ | اللہ تعالیٰ کے بارے میں سوال | ۱۱۲ |
| ۱۱۷ | ۷۱ | نماز میں حائل ہونے والے شیطان کا نام خنزب ہے۔ | " |
| ۱۱۸ | ۷۲ | نماز میں شیطان کے خیالات | " |
| | | باب | ۱۱۳ |
| ۱۱۹ | | تقدیر پر ایمان لانے کے بیان میں | " |
| ۱۲۰ | | اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ | " |
| ۱۲۱ | | فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ | " |
| ۱۲۲ | | وَلَا حَبَّۃٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ الخ | " |
| ۱۲۳ | | وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ | " |
| ۱۲۴ | ۷۳ | مخلوق کی تقدیر زمین و آسمان کی تخلیق سے پہلے لکھی گئی ہے۔ | " |
| ۱۲۵ | ۷۴ | ہر چیز تقدیر میں سے ہے | " |
| ۱۲۶ | ۷۵ | حضرت آدم و حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مناظرہ | " |
| ۱۲۷ | ۷۶ | شکم مادر میں تخلیق آدم کے مختلف مراحل اور فرشتہ کو چار باتیں لکھنے کا حکم | [illegible] |
| ۱۲۸ | ۷۷ | اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے | [illegible] |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۲۹ | ۷۸ | جنتی و دوزخی باپ کے صلب سے ہی جنتی و دوزخی ہیں۔ | ۱۱۵ |
| ۱۳۰ | ۷۹ | ہر کسی کے لیے اس کا جنت و دوزخ کا ٹھکانہ لکھا گیا ہے۔ | " |
| ۱۳۱ | ۸۰ | اعضائے جسمیہ کا زنا | ۱۱۶ |
| ۱۳۲ | ۸۱ | ہر آدمی اپنی تقدیر کے لکھے کے مطابق عمل کرتا ہے۔ | " |
| ۱۳۳ | ۸۲ | زنا کے خیال سے خصی ہونے کا سوچنا نہیں چاہیے۔ | ۱۱۷ |
| ۱۳۴ | | معصیت پر مصیبت کو ترجیح دینا | " |
| ۱۳۵ | ۸۳ | تمام آدمیوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے بیچ ہیں۔ | ۱۱۸ |
| ۱۳۶ | ۸۴ | ہر بچہ کی پیدائش فطرت اسلام پر ہے | " |
| ۱۳۷ | ۸۵ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پانچ باتوں پر مشتمل خطبہ | " |
| ۱۳۸ | ۸۶ | اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے | " |
| ۱۳۹ | ۸۷ | اولاد مشرکین کے بارے میں سوال | ۱۱۹ |
| ۱۴۰ | ۸۸ | اللہ تعالیٰ کی پہلی تخلیق قلم ہے | " |
| ۱۴۱ | ۸۹ | پشت آدم سے نسل آدم کو نکال کر عہد و پیمان لیا گیا۔ | " |
| ۱۴۲ | ۹۰ | جنتیوں اور جہنمیوں کے ناموں کی فہرست حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ میں۔ | ۱۲۰ |
| ۱۴۳ | " | حضور نبی غیب داں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امت کے اعمال و احوال کا علم ہے۔ | ۱۲۱ |
| ۱۴۴ | ۹۱ | تعویذ، دوائیں اور حفاظت کی چیزیں تقدیر سے ہیں۔ | " |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۴۵ | ۹۲ | تقدیر کے بارے میں بحث کرنے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناراضگی | ۱۲۱ |
| ۱۴۶ | ۹۳ | اولادِ آدم موافق زمین پیدا کی گئی ہے۔ | ۱۲۲ |
| ۱۴۷ | ۹۴ | اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا ہے۔ | " |
| ۱۴۸ | ۹۵ | بندوں کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔ | " |
| ۱۴۹ | ۹۶ | دل کی مثال ایک پر کی سی ہے۔ | ۱۲۳ |
| ۱۵۰ | ۹۷ | چار باتوں پر ایمان لائے بغیر کوئی مؤمن نہیں ہو سکتا | " |
| ۱۵۱ | ۹۸ | امت کے دو گروہوں کے لیے اسلام سے کوئی حصہ نہیں۔ | " |
| ۱۵۲ | ۹۹ | منکرین تقدیر کے لیے خسف و مسخ کا عذاب ہے۔ | " |
| ۱۵۳ | ۱۰۰ | فرقۂ قدریہ کی عبادت اور تکفین و تدفین میں شرکت ممنوع ہے۔ | " |
| ۱۵۴ | ۱۰۱ | منکرین تقدیر کی صحبت اختیار کرنا اور انہیں اپنا حاکم بنانا منع ہے۔ | ۱۲۴ |
| ۱۵۵ | ۱۰۲ | چھ قسم کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ، رسول مکرم اور تمام انبیاء علیہم السلام نے لعنت بھیجی ہے۔ | " |
| ۱۵۶ | ۱۰۳ | جس جگہ موت لکھی ہو، بندہ وہیں جا کر مرتا ہے۔ | " |
| ۱۵۷ | ۱۰۴ | ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے | " |
| ۱۵۸ | ۱۰۵ | ہر بندے کے لیے پانچ باتیں لکھی جا چکی ہیں۔ | ۱۲۵ |
| ۱۵۹ | ۱۰۶ | تقدیر کے بارے میں سوالات نہیں کرنے چاہئیں | " |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۶۰ | ۱۰۷ | منکر تقدیر دوزخ میں جائے گا۔ | ۱۲۵ |
| ۱۶۱ | ۱۰۸ | منکر تقدیر کے سلام کا جواب حضرت ابن عمر نے نہیں دیا۔ | ۱۲۶ |
| | ″ | نئے عقیدے بنانے والوں کو حضرت ابن عمر نے بدبختی کہا ہے۔ | ″ |
| ۱۶۲ | ۱۰۹ | جنت میں مومن بچے حضرت ابراہیم کی کفالت میں ہوں گے۔ | ۱۲۷ |
| ۱۶۳ | ۱۱۰ | اللہ تعالیٰ نے پشت آدم سے تمام انسانی روحوں کو نکالا | ″ |
| ۱۶۴ | ″ | حضرت آدم نے اپنی عمر کے چالیس سال حضرت داؤد علیہ السلام کو دیئے | ″ |
| ۱۶۵ | ۱۱۱ | آدم علیہ السلام کے دائیں کندھے سے نورانی اولاد نکلی | ۱۲۸ |
| ۱۶۶ | ۱۱۲ | اللہ تعالیٰ کے دائیں ہاتھ میں جنتی اور بائیں میں دوزخی | ″ |
| ۱۶۷ | ۱۱۳ | اولاد آدم کو چیونٹیوں کی طرح نکال کر عہد وپیمان لیا گیا۔ | ۱۲۹ |
| ۱۶۸ | ۱۱۴ | اللہ تعالیٰ کے عہد وپیمان کی تنقیص | ″ |
| ۱۶۹ | ۱۱۵ | آدمی اپنی پیدائشی اصلی حالت سے نہیں ہٹتا۔ | ۱۳۰ |
| ۱۷۰ | | انسان کی دو وصفیں، ذاتی اور وصفی | ″ |
| ۱۷۱ | ۱۱۶ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زہر ملا گوشت کھلایا گیا۔ | ۱۳۱ |
| | | باب | ″ |
| ۱۷۲ | | عذاب قبر کے ثبوت کے بیان میں | |
| ۱۷۳ | | قبر سے مراد عالم برزخ ہے۔ | |
| ۱۷۴ | ۹ | رَبَّنَا اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ۔ | ″ |
| ۱۷۵ | ب | اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا | ۱۳۱ |
| ۱۷۶ | ج | يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔ | ۱۳۲ |
| ۱۷۷ | | آخرت کی پہلی منزل قبر ہے۔ | ″ |
| ۱۷۸ | ۱۱۷ | قبر میں پہلا سوال، لا الٰہ الا اللہ کی گواہی | ″ |
| ۱۷۹ | ۱۱۸ | قبر میں ہر مومن حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھے گا۔ | ″ |
| ۱۸۰ | ۱۱۹ | اہل قبر کو ہر دن صبح وشام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ | ۱۳۳ |
| ۱۸۱ | ۱۲۰ | عذاب قبر حق ہے اور اس سے پناہ مانگنی چاہیے۔ | ″ |
| ۱۸۲ | ۱۲۱ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل قبور کو عذاب ہوتے ہوئے دیکھا۔ | ۱۳۴ |
| ۱۸۳ | ۱۲۲ | قبر میں میت کے پاس دو سیاہ رنگ کے نیلی آنکھوں والے فرشتے منکر اور نکیر آتے ہیں۔ | ″ |
| ۱۸۴ | ۱۲۳ | مومن قبر میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرکے آپ کی رسالت کی گواہی دے گا تو اس کے بدلے اسے جنت اور اس کی نعمتیں ملیں گی۔ | ۱۳۵ |
| ۱۸۵ | | کافر کو قبر میں جہنم کی چیزیں ملیں گی۔ | ۱۳۶ |
| ۱۸۶ | ۱۲۴ | حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان اگر قبر سے نجات مل گئی تو محشر کی منزلیں آسان ہو جائیں گی۔ | ۱۳۷ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۸۷ | ۱۲۵ | تدفین کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر دعا مانگی جائے۔ | ۱۳۷ |
| ۱۸۸ | ۱۲۶ | کافر پر قبر میں ننانوے اژدھے مسلط ہوتے ہیں۔ | " |
| ۱۸۹ | ۱۲۷ | دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر کثرت سے تسبیحات تکبیرات اور تہلیلات پڑھنی چاہئیں | " |
| ۱۹۰ | | میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر اذان پڑھنی چاہیے۔ | ۱۳۸ |
| ۱۹۱ | ۱۲۸ | حضرت سعد بن معاذ کے جنازے میں ستر ہزار فرشتوں نے شرکت کی۔ | " |
| ۱۹۲ | ۱۲۹ | قبر میں فتنۂ دجال کی مانند آزمائش | ۱۳۹ |
| ۱۹۳ | ۱۳۰ | میت کو قبر میں غروب آفتاب کی مانند وقت دکھایا جائے گا۔ | " |
| ۱۹۴ | ۱۳۱ | قبر میں صالح مؤمن کے جوابات حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد۔ | " |
| | | **کتاب** | ۱۴۱ |
| ۱۹۵ | | کتاب وسنت پر مضبوطی سے جمے رہنے کا بیان | |
| ۱۹۶ | | اعتصام کا معنی اور مفہوم | " |
| ۱۹۷ | ا | وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا | " |
| ۱۹۸ | | حبل اللہ کی تفسیر | " |
| ۱۹۹ | ب | قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی الخ | ۱۴۲ |
| ۲۰۰ | ج | وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ | " |
| ۲۰۱ | | وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا | " |
| ۲۰۲ | د | وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ الخ | " |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۲۰۳ | | انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین پر اللہ تعالیٰ کے انعامات | ۱۴۲ |
| ۲۰۴ | د | من یطع الرسول فقد اطاع اللہ | " |
| ۲۰۵ | س | لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ | " |
| ۲۰۶ | ۱۳۲ | قابل رد بات | " |
| ۲۰۷ | ۱۳۳ | بہترین کلام اور بہترین سیرت اور بدترین امور۔ | ۱۴۳ |
| ۲۰۸ | ۱۳۴ | سب سے زیادہ مبغوض تین شخص | " |
| ۲۰۹ | ۱۳۵ | نافرمان کے علاوہ تمام امت جنت میں داخل ہوگی۔ | " |
| ۲۱۰ | ۱۳۶ | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حالت نیند میں فرشتوں کا نزول اور ان کی گفتگو | " |
| ۲۱۱ | ۱۳۷ | تین صحابہ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت معلوم کی۔ | ۱۴۴ |
| ۲۱۲ | ۱۳۸ | حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس معاملے میں رخصت دے دیں اس سے پرہیز نہیں کرنا چاہیے۔ | ۱۴۵ |
| ۲۱۳ | ۱۳۹ | نر کو مادہ کے ساتھ ہونے سے منع فرمایا | " |
| ۲۱۴ | | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان دو دو قسم کے ہیں شرعی، دنیوی۔ | " |
| ۲۱۵ | ۱۴۰ | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری ذریعۂ نجات ہے | ۱۴۶ |
| ۲۱۶ | ۱۴۱ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو آگ سے بچاتے ہیں۔ | " |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۲۱۷ | ۱۴۲ | علم دین سیکھ کر لوگوں تک پہنچانے والے کی مثال | ۱۴۷ |
| ۲۱۸ | ۱۴۳ | آیات متشابہات کا صحیح علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ | " |
| ۲۱۹ | ۱۴۴ | آیات کے بارے میں اختلاف کی ممانعت | ۱۴۸ |
| ۲۲۰ | ۱۴۵ | حرام چیز کا سوال سب سے بڑا جرم ہے | " |
| ۲۲۱ | ۱۴۶ | احکامات باطلہ کو احادیث سے ثابت کرنے والوں سے بچو | " |
| ۲۲۲ | ۱۴۷ | اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو نہ تکذیب | ۱۴۹ |
| ۲۲۳ | ۱۴۸ | سنی سنائی بات بیان کرنا، آدمی کے جھوٹا ہونے کی نشانی ہے۔ | " |
| ۲۲۴ | ۱۴۹ | ہر ایک نبی کے ساتھ کچھ سچے ساتھی و مددگار رہے ہیں۔ | " |
| ۲۲۵ | ۱۵۰ | ہدایت کی طرف بلانے والے کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا کہ عمل کرنے والے کو۔ | " |
| ۲۲۶ | ۱۵۱ | اسلام کا آغاز غریب الوطنی میں ہوا | ۱۵۰ |
| ۲۲۷ | ۱۵۲ | ایمان سمٹ کر مدینہ میں واپس آجائے گا۔ | " |
| ۲۲۸ | ۱۵۳ | خواب میں فرشتوں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک مثال سنائی | " |
| ۲۲۹ | ۱۵۴ | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سن کر جھٹلانا نہیں چاہیے | " |
| ۲۳۰ | | منکرین حدیث کی تردید | |
| ۲۳۱ | ۱۵۵ | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرآن اور حدیث دی گئی ہے۔ | ۱۵۱ |
| ۲۳۲ | | گھریلو گدھے کا حکم | " |
| ۲۳۳ | | مہمان کی میزبانی مستحب ہے۔ | ۱۵۲ |
| ۲۳۴ | ۱۵۶ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اشیاء کے حلال و حرام کرنے کا اختیار ہے۔ | " |
| ۲۳۵ | ۱۵۷ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رقت انگیز خطبہ ارشاد فرمایا | ۱۵۳ |
| ۲۳۶ | ۱۵۸ | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چند خطوط کھینچے۔ | " |
| ۲۳۷ | ۱۵۹ | مؤمن کی خواہش اس کے دین کے تابع ہونی چاہیے۔ | " |
| ۲۳۸ | ۱۶۰ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرنے والے کا ثواب | ۱۵۴ |
| ۲۳۹ | ۱۶۱ | دین حجاز میں سمٹ کر آجائے گا | " |
| ۲۴۰ | ۱۶۲ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے تہتر ۷۳ فرقے | " |
| ۲۴۱ | | صحابۂ کرام کی ذوات، ایمان اور سنت مصطفےٰ کے لیے کسوٹی ہیں | ۱۵۵ |
| ۲۴۲ | ۱۶۳ | اللہ تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔ | ۱۵۶ |
| ۲۴۳ | ۱۶۴ | بڑی جماعت کی اتباع کا حکم | " |
| ۲۴۴ | | تمام صحابہ، تابعین و تبع تابعین اور اولیاء و صالحین اہلسنت وجماعت سے ہیں۔ | " |
| ۲۴۵ | ۱۶۵ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت ہی ہے۔ | " |
| ۲۴۶ | ۱۶۶ | فساد امت کے وقت سنت کو اپنانے | ۱۵۷ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | والا سو شہیدوں کا ثواب پائے گا | |
| ۲۴۷ | ۱۶۸ | پاک غذا کھانے والا جنت میں داخل ہوگا۔ | ۱۵۷ |
| ۲۴۸ | ۱۶۹ | آخری زمانہ میں دین کے دسویں حصہ پر عمل کرنے والا جنت میں داخل ہوگا۔ | ″ |
| ۲۴۹ | ۱۷۰ | دین میں جھگڑنے کی وجہ سے قوم گمراہ ہوتی ہے۔ | ۱۵۸ |
| ۲۵۰ | ۱۷۱ | اپنے اوپر سختی نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ بھی تم پر سختی کرے | ″ |
| ۲۵۱ | ۱۷۲ | نزول قرآن پانچ طرح پر ہوا ہے | ″ |
| ۲۵۲ | ۱۷۳ | احکامات تین طرح کے ہیں۔ | ۱۵۹ |
| ۲۵۳ | ۱۷۴ | شیطان انسان کا بھیڑیا ہے | ″ |
| ۲۵۴ | ۱۷۵ | جماعت سے جدا ہونے والا اسلام کا طوق اپنی گردن سے جدا کرنے والا ہے۔ | ″ |
| ۲۵۵ | ۱۷۶ | گمراہی سے بچانے والی دو باتیں | ″ |
| ۲۵۶ | ۱۷۷ | سنت پر عمل کرنا بدعت سے بہتر ہے | ″ |
| ۲۵۷ | ۱۷۸ | دین میں نئی بات ایجاد کرنے سے سنت اٹھالی جاتی ہے۔ | ۱۶۰ |
| ۲۵۸ | ۱۷۹ | بدعتی کی تعظیم اسلام کو گرانے کے مترادف ہے۔ | ″ |
| ۲۵۹ | ۱۸۰ | کتاب اللہ کی تعلیم و تعمیل سے انسان گمراہی سے بچتا ہے۔ | ″ |
| ۲۶۰ | ۱۸۱ | صراط مستقیم کی مثال | ″ |
| ۲۶۱ | ۱۸۲ | افضل لوگوں کے طریقہ پر چلنا چاہیے | ۱۶۱ |
| ۲۶۲ | ۱۸۳ | اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے | ″ |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۲۶۳ | ۱۸۴ | کلام الٰہی کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منسوخ کرتا ہے۔ | ۱۶۲ |
| ۲۶۴ | | احناف کے نزدیک قول رسول کلام اللہ کو منسوخ کر دیتا ہے۔ | ″ |
| ۲۶۵ | | کتاب سنت میں نسخ کی چار صورتیں | ۱۶۳ |
| ۲۶۶ | | شوافع کے نزدیک نسخ کی دو صورتیں | ″ |
| ۲۶۷ | | کلامی لا ینسخ کلام اللہ سے کیا مراد ہے۔ | ″ |
| ۲۶۸ | | حدیث سے کتاب اللہ کے منسوخ ہونے کی بحث | ۱۶۴ |
| ۲۶۹ | | قرآن سے حدیث کا منسوخ ہونا | ″ |
| ۲۷۰ | | قرآن کی ایک آیت کا دوسری آیت کو نسخ کرنا۔ | ″ |
| ۲۷۱ | | ایک حدیث سے دوسری حدیث کو منسوخ کرنے کی بحث | ″ |
| ۲۷۲ | | فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کس قسم کا تھا۔ | ۱۶۵ |
| ۲۷۳ | | امام ابو منصور ماتریدی کا استدلال | ″ |
| ۲۷۴ | ۱۸۵ | احادیث کلام اللہ کو اور دوسری حدیثوں کو منسوخ کر دیتی ہیں۔ | ″ |
| ۲۷۵ | ۱۸۶ | فرائض ادا کرو، حرام چیزوں سے بچو، حدود اللہ سے تجاوز نہ کرو اور سکوت کی گئی باتوں کے بارے میں کرید نہ کرو۔ | ″ |
| | | **کتاب العلم** | ۱۶۶ |
| ۲۷۶ | ۱ | فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ الخ | ″ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۲۷۷ | | فرائض وواجبات اور حرام حلال اشیاء کا علم سیکھنا فرض ہے۔ | ۱۶۶ |
| ۲۷۸ | ب | وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا | 〃 |
| ۲۷۹ | ج | قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ | 〃 |
| ۲۸۰ | د | يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ | 〃 |
| ۲۸۱ | ر | رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا | 〃 |
| ۲۸۲ | ۱۸۷ | میری ایک آیت بھی تمہیں پہنچی ہو تو دوسرے تک اسے پہنچا دو | ۱۶۷ |
| ۲۸۳ | ۱۸۸ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف غلط بات کر منسوب کرنا غلط ہے | 〃 |
| ۲۸۴ | ۱۸۹ | اللہ تعالیٰ کی بھلائی دین کی سمجھ میں ہے۔ | 〃 |
| ۲۸۵ | ۱۹۰ | دین کی سمجھ رکھنے والے لوگ سونے چاندی کی کانوں کی مانند ہیں | 〃 |
| ۲۸۶ | ۱۹۱ | دو قسم کے لوگوں پر رشک کیا جا سکتا ہے۔ | 〃 |
| ۲۸۷ | ۱۹۲ | تین اعمال کا ثواب میت کو مسلسل پہنچتا رہتا ہے۔ | ۱۶۸ |
| ۲۸۸ | ۱۹۳ | مؤمن کی تکلیف و تنگی کو دور کرنے والے کی اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیف و تنگی کو دور کر دے گا۔ | 〃 |
| ۲۸۹ | | طلب علم کی جزا میں جنت کا راستہ آسان ہو جاتا ہے | ۱۶۹ |
| ۲۹۰ | | کتاب اللہ کی تلاوت اور درس و تدریس کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ اطمینان وسکون نازل فرماتا ہے۔ | 〃 |
| ۲۹۱ | ۱۹۴ | قیامت کے دن سب سے پہلے دربار الٰہی میں ریاکار شہید حاضر ہوگا | ۱۶۹ |
| ۲۹۲ | | شہرت پسند عالم اور ریاکار سخی | |
| ۲۹۳ | ۱۹۵ | اہل علم کے اٹھ جانے کی وجہ سے علم اٹھا لیا جائے گا۔ | ۱۷۰ |
| ۲۹۴ | ۱۹۶ | ہر روز وعظ نہ کرنے کی حکمت | 〃 |
| ۲۹۵ | ۱۹۷ | سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہتمام والی بات تین مرتبہ کرتے تھے۔ | 〃 |
| ۲۹۶ | ۱۹۸ | بھلائی کی جانب رہنمائی کرنے والے کا ثواب | 〃 |
| ۲۹۷ | ۱۹۹ | حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جھوکے لوگوں کو دیکھ کر صدقہ و خیرات کرنے کی ترغیب دی | ۱۷۱ |
| ۲۹۸ | ۲۰۰ | قاتل کے گناہ قتل کا حصہ آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل کو بھی پہنچتا ہے۔ | ۱۷۲ |
| ۲۹۹ | ۲۰۱ | فرشتے طالب علم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنے بازو بچھاتے ہیں۔ | 〃 |
| ۳۰۰ | ۲۰۲ | عالم کی عابد پر فضیلت | ۱۷۳ |
| ۳۰۱ | ۲۰۳ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علم دین سکھانے کی وصیت فرمائی۔ | ۱۷۴ |
| ۳۰۲ | ۲۰۴ | مؤمن کی گم شدہ چیز | 〃 |
| ۳۰۳ | ۲۰۵ | ایک عالم دین شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔ | 〃 |
| ۳۰۴ | ۲۰۶ | علم دین کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے | 〃 |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۳۰۵ | | نا اہل کو علم سکھانا خنزیر کے گلے میں جواہر اور موتیوں کے ہار پہنانے کی طرح ہے | ۱۷۵ |
| ۳۰۶ | ۲۰۷ | دو خصلتیں منافق میں جمع نہیں ہوتیں خوش اخلاقی اور دین کی سمجھ | ״ |
| ۳۰۷ | ۲۰۸ | طالب علم گھر واپس لوٹنے تک راہ خدا میں ہے۔ | ״ |
| ۳۰۸ | ۲۰۹ | علماء کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے۔ | ״ |
| ۳۰۹ | ۲۱۰ | خیر کی بات سننے میں مومن کا پیٹ نہیں بھرتا۔ | ״ |
| ۳۱۰ | ۲۱۱ | علم کی بات چھپانے والے کے منہ میں قیامت کے دن آگ کی لگام ہوگی۔ | ״ |
| ۳۱۱ | ۲۱۲ | علم کو اپنی برتری جتلانے کے لیے سیکھنا جہنمی کی نشانی ہے | ۱۷۶ |
| ۳۱۲ | ۲۱۳ | دنیا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے علم دین سیکھنے والا جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔ | ״ |
| ۳۱۳ | ۲۱۴ | تین باتوں میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ | ״ |
| ۳۱۴ | ۲۱۵ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سن کر یاد رکھنے اور لوگوں تک پہنچانے والے کے لیے دعا۔ | ۱۷۷ |
| ۳۱۵ | ۲۱۶ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ مجھ سے حدیث بیان کرنے میں احتیاط برتو۔ | ״ |
| ۳۱۶ | ۲۱۷ | قرآن کی تفسیر اپنی عقل سے کرنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ | ״ |
| ۳۱۷ | ۲۱۸ | قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرنا اگرچہ صحیح ہو، غلط ہے۔ | ۱۷۸ |
| ۳۱۸ | ۲۱۹ | قرآن میں جھگڑنا کفر ہے | ״ |
| ۳۱۹ | ۲۲۰ | پہلی امتوں کی تباہی کا سبب | ״ |
| ۳۲۰ | ۲۲۱ | قرآن کا نزول سات طرح پر ہوا۔ | ״ |
| ۳۲۱ | ۲۲۲ | علم تین ہیں، آیت محکمہ، سنت قائمہ اور فریضۂ عادلہ | ۱۷۹ |
| ۳۲۲ | ۲۲۳ | وعظ و نصیحت کی بات کرنے والے تین ہی قسم کے لوگ ہیں | ״ |
| ۳۲۵ | ۲۲۴ | بغیر علم کے فتویٰ دینا گناہ ہے | ״ |
| ۳۲۶ | ۲۲۵ | مغالطے میں ڈالنے والے سوال کی ممانعت | |
| ۳۲۷ | ۲۲۶ | فرائض اور قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ | ۱۸۰ |
| ۳۲۸ | ۲۲۷ | لوگوں سے علم وحی چھین لیا جائے گا۔ | ״ |
| ۳۲۹ | ۲۲۸ | مدینہ طیبہ کے عالم کی فضیلت، مراد حضرت امام مالک بن انس ہیں | ״ |
| ۳۳۰ | ۲۲۹ | علم دین اگر ثریا کے پاس بھی معلق ہو تو فارس کا ایک شخص اسے حاصل کرلے گا۔ | ۱۸۱ |
| ۳۳۱ | | محدثین کا اتفاق کہ اس حدیث سے امام اعظم کی فضیلت ثابت ہے | ״ |
| ۳۳۲ | ۲۳۰ | ہر سو سال بعد ایک مجدد پیدا ہوگا | ״ |
| ۳۳۳ | | چودھویں صدی کے مجدد برحق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی ہیں | ״ |
| ۳۳۴ | ۲۳۱ | قرآن و سنت کی حفاظت کرنے والوں | ۱۸۲ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | کی آمد کی خوشخبری | |
| ۳۳۵ | ۲۳۲ | علم دین کو خدمت اسلام کے لیے سیکھنے والے کی فضیلت | ۱۸۲ |
| ۳۳۶ | ۲۳۳ | عالم کی عابد پر فضیلت کی مثال | ۱۸۳ |
| ۳۳۷ | ۲۳۴ | علم دین پھیلانے والا لوگوں سے طمع ولالچ نہ رکھے۔ | 〃 |
| ۳۳۸ | ۲۳۵ | ہر جمعہ میں لوگوں کو ایک مرتبہ وعظ ضرور کرنا چاہیے۔ | 〃 |
| ۳۳۹ | | لوگوں کی طلب ابھی باقی ہو تو وعظ چھوڑ دینا چاہیے۔ | 〃 |
| ۳۴۰ | | دعا میں مسجع مقفع استعمال کرنے کی ممانعت | ۱۸۴ |
| ۳۴۱ | ۲۳۶ | علم دین کو اس کے مرنے کے بعد بھی | 〃 |
| ۳۴۲ | ۲۳۷ | علم دین پھیلانے کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ | 〃 |
| ۳۴۳ | | مرنے کے بعد تین چیزوں کا ثواب باقاعدہ ملتا رہتا ہے | 〃 |
| ۳۴۴ | ۲۳۸ | علم کی طلب کے لیے نکلنے والے کے لیے جنت کا راستہ آسان ہو جاتا ہے | 〃 |
| ۳۴۵ | ۲۳۹ | رات کو تھوڑی دیر کے لیے علم دین پڑھنا اور پڑھانا ساری رات عبادت کرنے سے بہتر ہے | ۱۸۵ |
| ۳۴۶ | ۲۴۰ | علم اور ذکر کی مجالس میں علم کی مجلس کی فضیلت | 〃 |
| ۳۴۷ | ۲۴۱ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم سکھانے کے لیے تشریف لائے ہیں | 〃 |
| ۳۴۸ | | دینی امور کی چالیس احادیث یاد کرنے والے کو اللہ تعالیٰ فقیہ اٹھائے گا۔ | 〃 |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۳۴۹ | ۲۴۲ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد وہ عالم دین جس نے خدمت دین کی ہو، سب سے زیادہ سخی ہے۔ | ۱۸۵ |
| ۳۵۰ | ۲۴۳ | دو قسم کے لوگوں کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ علم اور دنیا کے بھوکے کا | ۱۸۶ |
| ۳۵۱ | ۲۴۴ | صاحب علم اور دنیادار آپس میں برابر نہیں ہو سکتے | 〃 |
| ۳۵۲ | ۲۴۵ | دین میں سمجھ پیدا کرنے والے لوگ | ۱۸۷ |
| ۳۵۳ | ۲۴۶ | اہل علم اگر علم کی حفاظت کرتے تو دنیا کے سردار بن جاتے۔ | 〃 |
| ۳۵۴ | ۲۴۷ | نااہل کو علم سکھانا ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ | ۱۸۸ |
| ۳۵۵ | ۲۴۸ | علم کے مطابق عمل کرنے والے ہی علماء ہیں۔ | 〃 |
| ۳۵۶ | | حرص اور طمع علماء کے دل سے علم کو نکال دیتی ہے۔ | 〃 |
| ۳۵۷ | ۲۴۹ | اچھے برے علماء | 〃 |
| ۳۵۸ | ۲۵۰ | علم دین سے دینی نفع حاصل نہ کرنے والا بدترین عالم ہے۔ | 〃 |
| ۳۵۹ | ۲۵۱ | عالم دین کی لغزش اسلام اور دین کو تباہ دیتی۔ | 〃 |
| ۳۶۰ | ۲۵۲ | دل کا علم فائدہ دے گا، زبان کا علم عمل کے لیے حجت بنے گا۔ | ۱۸۹ |
| ۳۶۱ | ۲۵۳ | علم دو طرح کے ہیں، ایک کی شریعت ہے، دوسرا وہ علم جس کی اشاعت نہیں ہوئی۔ | 〃 |
| ۳۶۲ | ۲۵۴ | جو کسی چیز کا علم رکھتا ہو تو اسے بیان کر دے۔ | 〃 |


MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۳۶۳ | ۲۵۵ | متقی اور پرہیزگار لوگوں سے علم سیکھنا چاہیے۔ | ۱۹۰ |
| ۳۶۴ | ۲۵۶ | راہ راست پر استقامت کی تلقین | " |
| ۳۶۵ | ۲۵۷ | غم کے کنویں سے پناہ مانگنے کی تلقین۔ | " |
| ۳۶۶ | ۲۵۸ | ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں میں اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ | ۱۹۱ |
| ۳۶۷ | | بدترین علماء سے فتنے جنم لیں گے۔ | " |
| ۳۶۸ | ۲۵۹ | قرب قیامت علم اٹھ جاتے گا۔ | " |
| ۳۶۹ | ۲۶۰ | علم دین اور فرائض خود سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ | " |
| ۳۷۰ | | علم کے اٹھ جانے کے وقت فیصلہ کرنے والا عالم دین بھی نہ مل سکے گا۔ | " |
| ۳۷۱ | ۲۶۱ | جس علم سے مخلوق کا فائدہ نہ ہو اس کی مثال۔ | ۱۹۲ |
| | | **کتاب الطہارۃ** | |
| ۳۷۲ | | طہارت کے احکام میں | |
| ۳۷۳ | | طہارت کی ضرورت | " |
| ۳۷۴ | | طہارت کی قسمیں، صغری وکبری | " |
| ۳۷۵ | | چند ضروری فقہی اصطلاحات | " |
| ۳۷۶ | | فرض اعتقادی | " |
| ۳۷۷ | | فرض عملی | ۱۹۳ |
| ۳۷۸ | | واجب اعتقادی | " |
| ۳۷۹ | | واجب عملی | " |
| ۳۸۰ | | سنت مؤکدہ | " |
| ۳۸۱ | | سنت غیر مؤکدہ | ۱۹۴ |
| ۳۸۲ | | مستحب | ۱۹۴ |
| ۳۸۳ | | مباح | " |
| ۳۸۴ | | حرام قطعی | |
| ۳۸۵ | | مکروہ تحریمی | " |
| ۳۸۶ | | اساءت | " |
| ۳۸۷ | | مکروہ تنزیہی | " |
| ۳۸۸ | | خلاف اولی | " |
| ۳۸۹ | | فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا | ۱۹۵ |
| ۳۹۰ | ۲۶۲ | نماز کی کنجی طہارت اور وضو ہے | " |
| ۳۹۱ | ۲۶۳ | جنت کی کنجی نماز ہے | " |
| ۳۹۲ | ۲۶۴ | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز میں تشابہ | " |
| | | **باب فضائل الوضوء** | ۱۹۶ |
| ۳۹۳ | | مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ | " |
| ۳۹۴ | ۲۶۵ | طہارت اور وضو نصف ایمان ہے | " |
| ۳۹۵ | | قرآن مومن کے لیے دلیل وحجت ہے۔ | |
| ۳۹۶ | | ہر آدمی صبح اٹھ کر اپنے نفس کو بیچ ڈالتا ہے۔ | " |
| ۳۹۷ | | ایمان قبول کرنے سے صغیرہ وکبیرہ گناہ مٹتے ہیں اور وضو وطہارت سے صرف صغیرہ گناہ مٹتے ہیں۔ | ۱۹۷ |
| ۳۹۸ | ۲۶۶ | سبحان، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھنے کا ثواب | " |
| ۳۹۹ | ۲۶۷ | گناہوں کو مٹانے اور بلندی درجات کا وظیفہ | " |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۴۰۰ | ۲۶۸ | اچھی طرح وضو کرنے والے کے گناہ ناخنوں کے نیچے سے بھی دُھل جاتے ہیں۔ | ۱۹۸ |
| ۴۰۱ | ۲۶۹ | آنکھ، منہ، ہاتھ اور پاؤں کے گناہ وضو کی برکت سے دُھل جاتے ہیں۔ | " |
| ۴۰۲ | ۲۷۰ | اچھی طرح اور خشوع وخضوع سے نماز ادا کرنے والے کے تمام گناہ کبیرہ کے علاوہ معاف ہوجاتے ہیں۔ | " |
| ۴۰۳ | ۲۷۱ | اعضاءِ وضو کو تین تین مرتبہ دھونا سنت ہے۔ | " |
| ۴۰۴ | ۲۷۲ | وضو اچھی طرح کرکے خضوع و خشوع کرنے والے کے لیے جنت واجب ہے۔ | ۱۹۹ |
| ۴۰۵ | ۲۷۳ | وضو میں تمام سنتوں کو پابندی کے ساتھ ادا کرنے کے بعد تشہد پڑھنے والے پر جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ | " |
| ۴۰۶ | | وضو میں پانی کے استعمال کی مقدار کوئی نہیں۔ | " |
| ۴۰۷ | | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی تحقیق کہ پانی کو کم یا زیادہ مقدار میں استعمال کرنے کی کیا صورتیں ہیں | " |
| ۴۰۸ | | میری امت سے خطاونسیان کو اٹھا لیا گیا ہے۔ | |
| ۴۰۹ | | تمام لوگوں کے لیے غسل اور وضو میں پانی کی ایک مقدار مقرر نہیں کی جاسکتی۔ | ۲۰۰ |
| ۴۱۰ | ۲۷۴ | وضو کے بعد تشہد پڑھنے والے کے لیے، کاغذ پر لکھ کر قیامت تک کے لیے مہر لگادی جاتی ہے۔ | ۲۰۰ |
| ۴۱۱ | ۲۷۵ | وضو کرنے کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر تشہد پڑھنے والا | " |
| ۴۱۲ | ۲۷۶ | امت محمدیہ کو قیامت کے دن روشن پیشانی والوں کہہ کر پکارا جائے گا | ۲۰۱ |
| ۴۱۳ | ۲۷۷ | مؤمن کا زیور، اعضاءِ وضو تک لدا ہوگا۔ | " |
| ۴۱۴ | ۲۷۸ | اعمال خیر کے ہمیشہ پابند رہو | " |
| ۴۱۵ | ۲۷۹ | وضو پر وضو کرنے سے دس نیکیاں ملتیں ہیں۔ | " |
| ۴۱۶ | | وضو پر محافظت سنت ہے۔ | ۲۰۲ |
| ۴۱۷ | ۲۸۰ | اعضائے وضو دھوتے وقت گناہ بھی دُھل جاتے ہیں۔ | " |
| ۴۱۸ | | امام اعظم نے لوگوں کے وضو سے دھلے ہوئے گناہ دیکھے | " |
| ۴۱۹ | | امام اعظم ابوحنیفہ نے مائے مستعمل کے تین حکم بیان فرمائے ہیں۔ | " |
| ۴۲۰ | ۲۸۱ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کو اعضائے وضو کے چمکنے کی وجہ سے پہچان لیں گے۔ | ۲۰۳ |
| ۴۲۱ | ۲۸۲ | قیامت کے دن سب سے پہلے سجدہ کرنے کی اجازت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہوگی۔ | " |
| | | **باب** | ۲۰۴ |
| ۴۲۲ | | جن چیزوں سے وضو واجب ہونا ہے۔ | |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۴۲۳ | | اَوْجَاءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ | ۲۰۴ |
| ۴۲۴ | ۲۸۳ | جس کا وضو نہ ہو، اس کی نماز قبول نہیں ہوتی | " |
| ۴۲۵ | ۲۸۴ | بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں ہوتی اور مال حرام سے خیرات قبول نہیں ہوتی۔ | " |
| ۴۲۶ | ۲۸۵ | مذی نکلنے سے وضو کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ | ۲۰۵ |
| ۴۲۷ | ۲۸۶ | حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مذی کثرت سے آتی تھی۔ | " |
| ۴۲۸ | ۲۸۷ | منی کے نکلنے سے غسل اور مذی کے نکلنے سے وضو لازم آتا ہے۔ | ۲۰۶ |
| ۴۲۹ | ۲۸۸ | جب مرد سے مذی نکلے تو شرمگاہ کو دھو ڈالے | " |
| ۴۳۰ | ۲۸۹ | بکری کا دست تناول فرمانے کے بعد حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو نہیں فرمایا۔ | " |
| ۴۳۱ | ۲۹۰ | آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوشت تناول فرمانے کے بعد نماز کے لیے وضو نہیں فرمایا | " |
| ۴۳۲ | ۲۹۱ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھنا ہوا گوشت پیش کیا گیا۔ | " |
| ۴۳۳ | ۲۹۲ | آگ سے پکائی گئی چیز کھانے کے بعد حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو نہیں فرمایا۔ | ۲۰۷ |
| ۴۳۴ | ۲۹۳ | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بکری کا دل اور کلیجی بھونی گئی۔ | " |
| ۴۳۵ | ۲۹۴ | سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کے دو دل بھنے ہوئے دست تناول فرمائے۔ | ۲۰۷ |
| ۴۳۶ | | ابو رافع اگر خاموش رہتے تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معجزہ ظاہر ہوتا۔ | ۲۰۸ |
| ۴۳۷ | ۲۹۵ | کھانا اور حلال اشیاء کھانے کے بعد وضو نہیں ٹوٹتا۔ | " |
| ۴۳۸ | ۲۹۶ | کچھ کھانے پینے کے بعد کلی کرلینی چاہیے۔ | " |
| ۴۳۹ | ۲۹۷ | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شوربا گوشت کے ساتھ تناول فرمایا۔ | ۲۰۹ |
| ۴۴۰ | ۲۹۸ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گوشت تناول فرماکر وضو نہیں کیا اور نماز پڑھی۔ | " |
| ۴۴۱ | ۲۹۹ | حضرت عمر فاروق نے کھانا کھانے کے بعد نماز کے لیے وضو نہیں کیا۔ | " |
| ۴۴۲ | ۳۰۰ | حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانا کھایا اور صرف ہاتھ دھونے کے بعد نماز ادا فرمائی | " |
| ۴۴۳ | ۳۰۱ | حضرت ابوہریرہ کا استدلال | " |
| ۴۴۴ | ۳۰۲ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری عمل مبارک آگ سے پکی ہوئی چیز کھاکر وضو نہ کرنا تھا۔ | ۲۱۰ |
| ۴۴۵ | ۳۰۳ | اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے۔ | " |
| ۴۴۶ | | اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی | " |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | ممانعت | |
| ۴۴۷ | ۳۰۴ | چکنا ہٹ والی چیز کھانے کے بعد کلی کر لینی چاہیے۔ | ۲۱۰ |
| ۴۴۸ | ۳۰۵ | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک ہی وضو سے کئی نماز ادا فرمائیں | ״ |
| ۴۴۹ | ۳۰۶ | پیٹ سے ہوا خارج ہونے کا جب تک یقین نہ ہو، وضو کے لیے نہ جائے۔ | ۲۱۱ |
| ۴۵۰ | ۳۰۷ | پیٹ سے ہوا خارج ہونے کے بعد وضو کرنا لازم ہے۔ | ״ |
| ۴۵۱ | ۳۰۸ | عورتوں سے لواطت کی ممانعت کا حکم | ״ |
| ۴۵۲ | ۳۰۹ | سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ | ״ |
| ۴۵۳ | ۳۱۰ | سرین کا بند دونوں آنکھیں ہیں۔ | ۲۱۲ |
| ۴۵۴ | | بیٹھے بیٹھے سونے سے، جب تک کروٹ کے بل گر نہ جاتے، وضو نہیں ٹوٹتا۔ | ״ |
| ۴۵۵ | | بیٹھے ہوئے، کھڑے ہو کر یا سجدہ کی حالت میں وضو نہیں ٹوٹتا | ״ |
| ۴۵۶ | ۳۱۱ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت سجدہ میں ہی سو گئے | ״ |
| ۴۵۷ | ۳۱۲ | لیٹ کر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ | ۲۱۳ |
| ۴۵۸ | ۳۱۳ | بیٹھے بیٹھے سوئے ہوئے صحابی حذیفہ بن یمان کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی گود میں لیا۔ | ״ |
| ۴۵۹ | ۳۱۴ | لیٹے ہوئے سو جانے سے وضو واجب ہو جاتا ہے۔ | ״ |
| ۴۶۰ | ۳۱۵ | شرمگاہ پر ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ | ۲۱۳ |
| ۴۶۱ | | امام محی السنہ کی حدیث پر جرح اور تحقیق | ۲۱۴ |
| ۴۶۲ | | امام ابن الہمام کی تحقیق کہ حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مرجح ہے۔ | ״ |
| ۴۶۳ | ۳۱۶ | شرمگاہ کو ہاتھ لگ جائے یا ناک کو، وضو نہیں ٹوٹتا۔ | ۲۱۶ |
| ۴۶۴ | ۳۱۷ | شرمگاہ یا سر کو ہاتھ لگ جائے، وضو نہیں ٹوٹتا۔ | ״ |
| ۴۶۵ | ۳۱۸ | شرمگاہ کو ہاتھ لگ جانے سے اگر وضو ٹوٹ جاتا ہے تو اسے کاٹ دینا چاہیے۔ | ״ |
| ۴۶۶ | ۳۱۹ | اگر شرمگاہ جسم کا ایک نجس ٹکڑا ہے تو کاٹ دینی چاہیئے۔ | ״ |
| ۴۶۷ | ۳۲۰ | بیوی کا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ | ۲۱۷ |
| ۴۶۸ | | علامہ طیبی کی تحقیق | ״ |
| ۴۶۹ | ۳۲۱ | حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سوئی ہوتی اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاؤں ہٹا کر سجدہ کرتے۔ | ״ |
| ۴۷۰ | ۳۲۲ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت سجدہ میں تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کے قدموں کو ٹٹولا۔ | ۲۱۸ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۴۷۱ | ۳۲۳ | حضرت عمر کا بوسہ ان کی زوجہ نے لیا اور آپ نے نماز پڑھ لی | ۲۱۸ |
| ۴۷۲ | ۳۲۴ | حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں بیوی کا بوسہ لوں یا پھول سونگھ لوں، وضو نہیں ٹوٹتا۔ | ״ |
| ۴۷۳ | ۳۲۵ | جس "لمس" کا ذکر قرآن میں آیا ہے اس سے مراد ہمبستری کرنا ہے۔ | ״ |
| ۴۷۴ | ۳۲۶ | حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: "اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ" سے مراد جماع ہے۔ | ۲۱۹ |
| ۴۷۵ | ۳۲۷ | حضرت حسن بصری کا فرمان ملامست سے مراد جماع ہے۔ | ״ |
| ۴۷۶ | ۳۲۸ | ہر بہنے والے خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ | ״ |
| ۴۷۷ | | دار قطنی کے دو اعتراضات اور شیخ ابن ہمام کے جوابات | ״ |
| ۴۷۸ | | حضرت شیخ محقق کی صراحت | ״ |
| ۴۷۹ | | اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی تحقیق | ۲۲۰ |
| ۴۸۰ | ۳۲۹ | قے کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ | ״ |
| ۴۸۱ | | اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں قے اگر منہ بھر کر ہو تو ناقض وضو ہے۔ | ״ |
| ۴۸۲ | ۳۳۰ | نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔ | ۲۲۱ |
| ۴۸۳ | ۳۳۱ | حالت نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو اور نماز کا اعادہ واجب ہے۔ | ״ |
| ۴۸۴ | | جو شخص نماز میں قہقہہ لگائے تو وہ وضو اور نماز کے اعادہ کے ساتھ استغفار بھی کرے۔ | ״ |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۴۸۵ | ۳۳۲ | اجنبی عورت سے بوس و کنار کا کفارہ | ۲۲۲ |
| | | **باب** | ۲۲۳ |
| ۴۸۶ | | بیت الخلاء کے آداب میں | |
| ۴۸۷ | | فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا الخ | ״ |
| ۴۸۸ | ۳۳۳ | بیت الخلاء میں قبلہ کی جانب نہ رخ ہو نہ پشت۔ | ״ |
| ۴۸۹ | | حدیث کا حکم ہر جگہ جنگل اور شہر کے لیے عام ہے۔ بیت الخلاء میں قبلہ کی جانب منہ یا پشت کرنا دونوں حرام ہیں۔ | ״ |
| ۴۹۰ | ۳۳۴ | بیت الخلاء میں قبلہ رو اور پشت دونوں کی ممانعت ہے۔ | ۲۲۴ |
| ۴۹۱ | | آئمہ مجتہدین کے مسائل | ״ |
| ۴۹۲ | ۳۳۵ | قضائے حاجت کے وقت قبلہ رو ہونے کی ممانعت | ״ |
| ۴۹۳ | ۳۳۶ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بول و براز کے وقت قبلہ رخ رہنے سے منع فرمایا ہے۔ | ״ |
| ۴۹۴ | ۳۳۷ | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امت کے لیے باپ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ | ״ |
| ۴۹۵ | ۳۳۸ | بیت الخلاء کے آداب و تعلیم پر ایک کافر کی صحابی رسول کو طنز | ۲۲۵ |
| ۴۹۶ | ۳۳۹ | بیت الخلا میں قبلہ کی جانب نہ رخ اور نہ پشت کرنے پر ایک نیکی ملتی ہے | ״ |
| ۴۹۷ | ۳۴۰ | مسجد کی جانب منہ کرکے پیشاب کرنے کی ممانعت۔ | ״ |


MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
| --- | --- | --- | --- |
| ۴۹۸ | | حدیث مرسل کی تعریف | ۲۲۵ |
| ۴۹۹ | ۳۴۱ | مساجد کے دروازوں پر پیشاب کرنے کی ممانعت | ″ |
| ۵۰۰ | ۳۴۲ | بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا | ۲۲۶ |
| ۵۰۱ | ۳۴۳ | بیت الخلاء شیاطین کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں۔ | ″ |
| ۵۰۲ | ۳۴۴ | جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ بسم اللہ ہے۔ | ″ |
| ۵۰۳ | ۳۴۵ | بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا | ″ |
| ۵۰۴ | ۳۴۶ | بیت الخلاء سے نکلنے کی دوسری دعا | ″ |
| ۵۰۵ | ۳۴۷ | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قبر والوں کو عذاب ہوتے ہوئے دیکھا۔ | ″ |
| ۵۰۶ | | سبز اور تر شاخیں لگانے سے عذاب میں تخفیف | ۲۲۷ |
| ۵۰۷ | ۳۴۸ | گذرگاہ یا سایہ دار جگہ پر پیشاب کرنے سے لعنت برستی ہے۔ | ″ |
| ۵۰۸ | ۳۴۹ | تین لعنت کی چیزوں سے بچو۔ | ″ |
| ۵۰۹ | ۳۵۰ | تین سانس لے کر کسی شئی کو پینا چاہیئے | ″ |
| ۵۱۰ | | قضائے حاجت کے آداب | ۲۲۸ |
| ۵۱۱ | ۳۵۱ | شرمگاہ کو سیدھے ہاتھ سے پکڑنے اور طہارت کرنے کی ممانعت | ″ |
| ۵۱۲ | ۳۵۲ | سیدھے ہاتھ سے طہارت نہ کرو | ″ |
| ۵۱۳ | ۳۵۳ | سیدھا ہاتھ پاک کاموں اور کھانے کے لیے ہے۔ | ″ |
| ۵۱۴ | ۳۵۴ | سرمہ طاق مرتبہ لگانا سنت ہے | ۲۲۹ |
| ۵۱۵ | | استنجاء کے ڈھیلے طاق مرتبہ استعمال کرنا سنت ہے۔ | ″ |
| ۵۱۶ | | کھانے کے بعد دانتوں کا خلال | ″ |
| ۵۱۷ | | شیطان انسان کی شرمگاہوں سے کھیلتا ہے۔ | ″ |
| ۵۱۸ | ۳۵۵ | طاق مرتبہ طہارت کے لیے پتھر یا ڈھیلا لینے کا حکم | ″ |
| ۵۱۹ | ۳۵۶ | خشک لید کے ڈھیلے سے استنجاء کرنے کی ممانعت | ۲۳۰ |
| ۵۲۰ | | استنجاء میں اصل سنت صفائی ہے چاہے ڈھیلے تین سے زائد مرتبہ ہی استعمال کرنے پڑیں۔ | ″ |
| ۵۲۱ | | کنکر، پتھر اور بیٹھا ہوا کپڑا ڈھیلے کے حکم میں ہیں۔ | ۲۳۱ |
| ۵۲۲ | ۳۵۷ | خشک لید اور ہڈیوں سے طہارت کی ممانعت | ۲۳۱ |
| ۵۲۳ | ۳۵۸ | ڈاڑھی میں گرہ لگانا، جانوروں کے گلے میں تعویذ باندھنا اور ہڈی یا گوبر سے طہارت کرنے والے سے رسول اللہ بیزار ہیں۔ | ″ |
| ۵۲۴ | ۳۵۹ | جنات کے وفد کی بارگاہ نبوی میں شکایت۔ | ″ |
| ۵۲۵ | ۳۶۰ | مینگنیوں اور ہڈیوں سے طہارت کی ممانعت۔ | ۲۳۲ |
| ۵۲۶ | ۳۶۱ | حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مٹی سے استنجاء کیا۔ | ″ |
| | | پانی نہ ملنے پر طہارت کے لیے تین | ″ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | پتھر کافی ہیں۔ | |
| ۵۲۷ | ۳۶۲ | حضرت عمر بن خطاب کی طہارت | ۲۳۲ |
| ۵۲۸ | ۳۶۳ | زمین سے طہارت | |
| ۵۲۹ | ۳۶۴ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے قضائے حاجت کے وقت پانی کا برتن صحابی رکھتے۔ | ۲۳۳ |
| ۵۳۰ | ۳۶۵ | حضرت ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے لوٹے یا چھاگل میں پانی رکھتے۔ | " |
| ۵۳۱ | ۳۶۶ | پہلے لوگوں کی حاجت مینگنیوں کی طرح ہوتی تھی۔ | " |
| ۵۳۲ | ۳۶۷ | پانی کے ساتھ طہارت کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ | " |
| ۵۳۳ | ۳۶۸ | بیت الخلاء میں مقدس کلمات نہ لے جائے۔ | ۲۳۴ |
| ۵۳۴ | ۳۶۹ | قضائے حاجت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں سے دور جگہ پر تشریف لے جاتے۔ | " |
| ۵۳۵ | ۳۷۰ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیوار کے قریب نرم جگہ پر بول فرمایا | " |
| ۵۳۶ | ۳۷۱ | قضائے حاجت کے وقت کپڑا زمین سے قریب ہو کر اٹھایا جائے۔ | ۲۳۵ |
| ۵۳۷ | ۳۷۲ | حمام میں پیشاب کرنے کی ممانعت | " |
| ۵۳۸ | ۳۷۳ | سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت | " |
| ۵۳۹ | ۳۷۴ | دو آدمی اپنی شرمگاہ کو برہنہ رکھ کر گفتگو نہ کریں۔ | " |
| ۵۴۰ | ۳۷۵ | پیشاب کے بعد وضو کرنا اور اپنی | " |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | شرمگاہ پر پانی چھڑکنا سنت ہے | |
| ۵۴۱ | ۳۷۶ | جبرئیل علیہ السلام نے شرمگاہ پر پانی چھڑکنے کی تعلیم دی۔ | " |
| ۵۴۲ | ۳۷۷ | جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا حکم لے کر بارگاہ نبوی آئے۔ | ۲۳۶ |
| ۵۴۳ | ۳۷۸ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت پیالے میں بول فرماتے۔ | " |
| ۵۴۴ | ۳۷۹ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر پیشاب فرماتے | " |
| ۵۴۵ | ۳۸۰ | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کو سترہ بنا کر بیٹھ کر پیشاب فرمایا۔ | " |
| ۵۴۶ | | بنو اسرائیل کے جسم پیشاب لگنے کی طہارت کے لیے قینچیوں سے کاٹے جاتے تھے۔ | ۲۳۷ |
| ۵۴۷ | ۳۸۱ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ | " |
| ۵۴۸ | ۳۸۲ | پیشاب کرنے کے بعد وضو نہ کرنا، گناہ نہیں ہے۔ | ۲۳۸ |
| | | **باب** | " |
| ۵۴۹ | ۱ | مسواک کرنے کے بیان میں | |
| ۵۵۰ | ۳۸۳ | ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنا سنت ہے | " |
| ۵۵۱ | | مسواک وضو کی سنت ہے نہ کہ نماز کی۔ | " |
| ۵۵۲ | ۳۸۴ | امت کے غمگسار نبی کا فرمان | ۲۳۹ |
| ۵۵۳ | ۳۸۵ | رحمۃ اللعالمین کو امت پر دشواری کا خیال | " |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | | ۲۳۹ |
| ۵۵۴ | ۳۸۶ | نماز عشاء تاخیر سے ادا کرنا سنت ہے۔ | ″ |
| ۵۵۵ | | ایک وضو سے اگر کسی نے کئی نمازیں ادا فرمائیں ہیں تو ہر نماز کے ساتھ وضو اور مسواک کا ثواب بھی ملے گا۔ | ″ |
| ۵۵۶ | ۳۸۸ | وضو کے ساتھ مسواک اور نماز عشاء کی تاخیر مسنون ہے۔ | ۲۴۰ |
| ۵۵۷ | ۳۸۹ | ایک صحابی کے زرد دانت دیکھ کر مسواک کا حکم دیا۔ | ″ |
| ۵۵۸ | ۳۹۰ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوکر پہلے مسواک کرتے۔ | ۲۴۱ |
| ۵۵۹ | ۳۹۱ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہجد میں مسواک کرتے | ″ |
| ۵۶۰ | ۳۹۲ | دس چیزیں فطرت سے ہیں۔ | ″ |
| ۵۶۱ | ۳۹۳ | مسواک منہ کی پاکی اور پروردگار کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ | ۲۴۲ |
| ۵۶۲ | | مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے جب منہ میں تغیر ہو۔ | |
| ۵۶۳ | ۳۹۴ | چار چیزیں انبیاء کی سنت ہیں | ″ |
| ۵۶۴ | ۳۹۵ | سوکر اٹھنے کے بعد مسواک کرنا سنت ہے۔ | ″ |
| ۵۶۵ | ۳۹۶ | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسواک حضرت عائشہ بغیر دھونے کے پہلے خود کرتی تھیں۔ | ″ |
| ۵۶۶ | ۳۹۷ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے | ۲۴۳ |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | خود کو خواب میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔ | |
| ۵۶۷ | ۳۹۸ | جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جب بھی آتے، مسواک کا حکم بھی لاتے۔ | ۲۴۳ |
| ۵۶۸ | ۳۹۹ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسواک کی کثرت سے تاکید فرمائی ہے۔ | ۲۴۴ |
| ۵۶۹ | | مسواک کے مختلف احکام پر ۲۴ احادیث | ″ |
| ۵۷۰ | ۴۰۰ | بڑے آدمی کو مسواک دینے کا حکم | ″ |
| ۵۷۱ | ۴۰۱ | مسواک کرکے نماز پڑھنے کا ستر درجے زیادہ ثواب ہے۔ | ″ |
| ۵۷۲ | ۴۰۲ | ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم | ″ |
| ۵۷۳ | | حضرت زید بن خالد جہنی کے کان میں مسواک اٹکی ہوئی تھی۔ | ۲۴۵ |
| | | **باب** | ″ |
| ۵۷۴ | | وضو کے فرائض، سنتوں اور مستحبات کے بیان میں۔ | |
| ۵۷۵ | | یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ الخ | ″ |
| ۵۷۶ | ۴۰۳ | حضرت عمر فاروق کا ایمان لانے کا سبب اور طہارت کرنا۔ | ″ |
| ۵۷۷ | | احناف کے نزدیک نیت وضو میں سنت ہے۔ امام شافعی کے نزدیک فرض ہے۔ | ۲۴۷ |
| ۵۷۸ | ۴۰۴ | وضو بغیر بسم اللہ پڑھنے کے، کرنے والا صرف اعضاء وضو کو ہی پاک کرتا ہے۔ | ۲۴۸ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۵۷۹ | ۴۰۵ | بسم اللہ پڑھ کر وضو کرنے سے تمام بدن پاک ہو جاتا ہے۔ | ۲۴۸ |
| ۵۸۰ | ۴۰۶،۷ | سارے جسم کی پاکیزگی، بسم اللہ پڑھ کر وضو کرنے سے ہوتی ہے۔ | // |
| ۵۸۱ | ۴۰۸ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی وضو فرماتے تو بسم اللہ ضرور پڑھتے۔ | ۲۴۹ |
| ۵۸۲ | ۴۰۹ | نیند سے بیدار ہو کر ہاتھوں کو تین مرتبہ دھونا سنّت ہے۔ | // |
| ۵۸۳ | | طہارت میں ہر عضو کا تین بار دھونا سنّت ہے۔ | // |
| | | فاضل بریلوی کی تحقیق نفیس | ۲۵۰ |
| ۵۸۴ | ۴۱۰ | وضو میں کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور دونوں کانوں کا مسح کرنا سنّت ہے | ۲۵۰ |
| ۵۸۵ | ۴۱۱ | نیند سے بیدار ہونے کے بعد وضو کرنا اور ناک تین دفعہ جھاڑنا۔ | // |
| ۵۸۶ | ۴۱۲ | وضو میں اعضا کو تین مرتبہ دھونا سنّت ہے۔ | // |
| ۵۸۷ | | تین مرتبہ اعضاء وضو کو دھونے کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی تحقیق نفیس | // |
| ۵۸۸ | ۴۱۳ | حضرت عثمان نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ کا بتایا | ۲۵۱ |
| ۵۸۹ | | امام شافعی تین مرتبہ جدید پانیوں سے مسح سر سنت قرار دیتے ہیں اور صاحب ہدایہ کا رد و جواب | // |
| ۵۹۰ | ۴۱۴ | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر، کانوں اور کنپٹیوں کا ایک ہی مرتبہ مسح فرمایا | ۲۵۲ |
| ۵۹۱ | ۴۱۵ | حضرت عثمان نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سر کا مسح کا ایک ہی مرتبہ کرتے ہوئے دیکھا۔ | ۲۵۲ |
| ۵۹۲ | ۴۱۶ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعضائے وضو تین مرتبہ دھوتے اور سر کا مسح ایک ہی مرتبہ کرتے۔ | ۲۵۳ |
| ۵۹۳ | | امام شافعی مسح کو دھونے پر قیاس کرتے ہیں۔ | // |
| ۵۹۴ | ۴۱۷ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر کے مسح کا طریقہ بتایا۔ | // |
| ۵۹۵ | ۴۱۸ | کانوں کے اندرونی و بیرونی حصہ کا مسح | ۲۵۴ |
| ۵۹۶ | ۴۱۹ | کانوں کے اندر انگشت شہادت اور باہر انگوٹھے سے مسح فرمایا | // |
| ۵۹۷ | ۴۲۰ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرہ اور ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ | // |
| ۵۹۸ | ۴۲۱ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آنکھوں کے کویوں کو پانی سے ملتے | // |
| ۵۹۹ | | لفظ "ماق" کا معنی | ۲۵۵ |
| ۶۰۰ | ۴۲۲ | اعضاء وضو کو تین مرتبہ دھونا اور مسح ایک بار | // |
| ۶۰۱ | ۴۲۳ | دونوں کان سر میں شمار کئے جاتے ہیں۔ | // |
| ۶۰۲ | ۴۲۴ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ کان سر میں شامل ہیں۔ | // |
| ۶۰۳ | ۴۲۵ | سر کے جمے ہوئے بالوں کا مسح | // |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۶۰۴ | ۴۲۶ | سر کے ساتھ دونوں کانوں کا مسح | ۲۵۶ |
| ۶۰۵ | ۴۲۷ | حضرت ابن عمر کا قول کہ کانوں کا بھی مسح کیا کرو۔ | 〃 |
| ۶۰۶ | ۴۲۸ | مسح کے وقت انگلی کانوں کے سوراخ میں | 〃 |
| ۶۰۷ | ۴۲۹ | سر کا مسح نئے پانی سے کیا جائے | 〃 |
| ۶۰۸ | ۴۳۰ | سر کا مسح بچے ہوئے پانی سے | 〃 |
| ۶۰۹ | ۴۳۱ | سر کا مسح گدی تک ایک ہی مرتبہ | ۲۵۷ |
| ۶۱۰ | ۴۳۲ | سر کی ابتداء سے گردن کی ابتداء تک مسح | 〃 |
| ۶۱۱ | ۴۳۳ | ریش مبارک اور سر کے پچھلے حصہ کا مسح | 〃 |
| ۶۱۲ | ۴۳۴ | گردن کا مسح قیامت میں طوق سے امن کا سبب ہوگا | 〃 |
| ۶۱۳ | ۴۳۵ | دونوں ہاتھوں سے گردن کا مسح کرنے والا طوق سے محفوظ رہے گا | 〃 |
| ۶۱۴ | ۴۳۶ | سر اور اس کے پچھلے حصہ کا مسح کرنا طوق سے امن کا سبب ہے۔ | 〃 |
| ۶۱۵ | ۴۳۷ | کلی اور ناک علیحدہ علیحدہ پانی سے صاف کئے جائیں | ۲۵۸ |
| ۶۱۶ | ۴۳۸ | حضرت علی و عثمان اعضائے وضو تین تین مرتبہ دھوتے۔ | 〃 |
| ۶۱۷ | ۴۳۹ | حضرت عثمان نے وضو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ بتلایا | 〃 |
| ۶۱۸ | ۴۴۰ | تین مرتبہ کلی، تین مرتبہ ناک صاف کیا اور ہر ایک کے لیے نیا پانی استعمال فرمایا | 〃 |
| ۶۱۹ | ۴۴۱ | ایک، ایک مرتبہ وضو کرنے کی روایت | 〃 |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۶۲۰ | ۴۴۲ | دو، دو مرتبہ وضو کرنے کی روایت | ۲۵۸ |
| ۶۲۱ | ۴۴۳ | تین، تین دفعہ وضو کرنا انبیاء کا طریقہ ہے۔ | ۲۵۹ |
| ۶۲۲ | ۴۴۴ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک، ایک بار، دو، دو بار اور تین، تین بار اعضائے وضو کو دھویا | 〃 |
| ۶۲۳ | ۴۴۵ | وضو میں ایک مرتبہ اعضاء کا دھونا ضروری ہے، دو مرتبہ دھونا دوہرا اجر ہے اور تین مرتبہ دھونا حضور کا اور سب نبیوں کا طریقہ ہے۔ | 〃 |
| ۶۲۴ | ۴۴۶ | طہارت و دعا میں حد سے بڑھنا ممنوع ہے۔ | ۲۶۰ |
| ۶۲۵ | ۴۴۷ | وضو کے شیطان کا نام والہان ہے جو بوقت وضو وسوسے ڈالتا ہے | 〃 |
| ۶۲۶ | ۴۴۸ | وضو میں بھی اسراف ہے۔ | 〃 |
| ۶۲۷ | ۴۴۹ | خشک رہ جانے والی ایڑیوں کے لیے دوزخ کا عذاب ہے۔ | ۲۶۱ |
| ۶۲۸ | ۴۵۰ | کامل وضو کا طریقہ | 〃 |
| ۶۲۹ | ۴۵۱ | ہاتھ، پاؤں کی انگلیوں کا خلال | ۲۶۲ |
| ۶۳۰ | ۴۵۲ | چھنگلیا انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال | 〃 |
| ۶۳۱ | ۴۵۳ | چلو بھر پانی سے تھوڑی کا خلال | 〃 |
| ۶۳۲ | ۴۵۴ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی داڑھی کا خلال فرماتے۔ | 〃 |
| ۶۳۳ | ۴۵۵ | دوران وضو دونوں رخساروں کو خفیف سے رگڑنا | 〃 |
| ۶۳۴ | ۴۵۶ | وضو کے دوران انگلی کی انگوٹھی کو | 〃 |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | حرکت دینا۔ | |
| ۶۳۵ | ۴۵۷ | وضو، کنگھی اور جوتا پہننا دائیں طرف سے ہو۔ | ۲۶۳ |
| ۶۳۶ | ۴۵۸ | کپڑے پہننا اور وضو کرنا دائیں طرف سے ہو۔ | " |
| ۶۳۷ | ۴۵۹ | عمامہ ہٹا کر سر کے اگلے حصہ کا مسح کرنا۔ | " |
| ۶۳۸ | ۴۶۰ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسح | " |
| ۶۳۹ | ۴۶۱ | وضو کرتے وقت سر کے اگلے حصہ کا مسح | ۲۶۴ |
| ۶۴۰ | ۴۶۲ | عمامہ کے اوپر مسح کرنا درست نہیں | " |
| ۶۴۱ | ۴۶۳ | صحابیہ سر سے اوڑھنی ہٹا کر مسح کرتیں | " |
| ۶۴۲ | | مسح سر کے بارے میں ائمہ فقہاء کے مختلف اقوال۔ | " |
| ۶۴۳ | ۴۶۴ | حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وضو کا طریقہ | ۲۶۵ |
| ۶۴۴ | ۴۶۵ | حضرت علی نے تین تین مرتبہ اعضاء وضوء کو دھویا۔ | " |
| ۶۴۵ | ۴۶۶ | حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وضو کا طریقہ | ۲۶۷ |
| ۶۴۶ | ۴۶۷ | حضرت عثمان نے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھویا۔ | " |
| ۶۴۷ | ۴۶۸ | وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے والے کے لیے جنت واجب ہے | ۲۶۸ |
| ۶۴۸ | ۴۶۹ | حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل ہر وقت باوضو رہنا۔ | ۲۶۹ |
| ۶۴۹ | ۴۷۰ | وضو کے بعد سورہ انا انزلناہ فی لیلۃ | " |
| ۶۵۰ | | القدر کی تین مرتبہ تلاوت کرنے والا قیامت میں نبیوں کے ساتھ ہوگا۔ | |
| ۶۵۱ | ۴۷۱ | وضو کے بعد چہرہ صاف کرنا | ۲۶۹ |
| ۶۵۲ | ۴۷۲ | آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کپڑے سے وضو خشک فرماتے۔ | ۲۷۰ |
| ۶۵۳ | | امام اہلسنت امام احمد رضا بریلوی وضو کے بعد تولیہ استعمال کرنے کے بارے میں اعتراضات کے جوابات دیتے ہیں۔ | ۲۷۱ |
| ۶۵۴ | ۴۷۳ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرماتے | ۲۷۲ |
| ۶۵۵ | ۴۷۴ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے وضو اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم | " |
| ۶۵۶ | ۴۷۵ | حضرت عمر بن خطاب نے بھی ہر نماز کے لیے وضو کیا۔ | " |
| ۶۵۷ | ۴۷۶ | آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی اور مسواک رکھی جاتی تھی۔ | ۲۷۳ |
| | | **باب** | ۲۷۴ |
| ۶۵۸ | | غسل کے بیان میں | |
| ۶۵۹ | | وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا | " |
| ۶۶۰ | | وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ | " |
| ۶۶۱ | | اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ | " |
| ۶۶۲ | ۴۷۷ | عورت سے جماع کے بعد غسل واجب ہوگا۔ | " |
| ۶۶۳ | ۴۷۸ | پانی سے پانی واجب ہوتا ہے۔ | " |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۶۶۴ | | امام محی السنۃ کی وضاحت | ۲۷۵ |
| ۶۶۵ | ۴۷۹ | خروج منی سے غسل واجب ہوتا ہے | ″ |
| ۶۶۶ | ۴۸۰ | مرد و زن کو احتلام ہو جائے تو غسل واجب ہے۔ | ″ |
| ۶۶۷ | ۴۸۱ | نیند سے بیدار ہونے کے بعد جسم پر تری دیکھے تو غسل کرے | ۲۷۶ |
| ۶۶۸ | ۴۸۲ | مرد عورت میں تھوڑا دخول کرے تو غسل واجب ہے۔ | ″ |
| ۶۶۹ | ۴۸۲ | منی کود کر نکلے تو غسل واجب ہے | ″ |
| ۶۷۰ | ۴۸۴ | مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہے۔ | ۲۷۷ |
| ۶۷۱ | ۴۸۵ | جماع کے بعد انزال ہو یا نہ، غسل واجب ہے۔ | ″ |
| ۶۷۲ | ۴۸۶ | مرد و عورت کی شرمگاہیں جب مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ | ۲۷۸ |
| ۶۷۳ | ۴۸۷ | غسل کے فرض کلی اور ناک میں پانی لینا ہیں۔ | ″ |
| ۶۷۴ | ۴۸۸ | کلی اور ناک میں پانی لینے کے بغیر غسل فرض ادا نہیں ہوتا۔ | ″ |
| ۶۷۵ | ۴۸۹ | غسل جنابت میں کلی اور ناک میں پانی لینا بھولنے والا نماز دوبارہ پڑھے۔ | ۲۷۹ |
| ۶۷۶ | | غسل کرنے میں بے احتیاطیاں | ″ |
| ۶۷۷ | ۴۹۰ | ہر بال کے نیچے جنابت | ۲۸۰ |
| ۶۷۸ | | منہ اور ناک ظاہر بدن میں شامل ہیں۔ | |
| ۶۷۹ | ۴۹۱ | غسل جنابت میں بال برابر بھی جگہ چھوڑنے والا جہنم میں جائے گا۔ | ″ |
| ۶۸۰ | | حضرت علی رضی اللہ عنہ سر منڈوائے | ″ |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | رکھتے تھے۔ | |
| ۶۸۱ | ۴۹۲ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل مبارک کا طریقہ | ۲۸۱ |
| ۶۸۲ | ۴۹۳ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل جنابت کی ابتداء ہاتھوں کو دھونے سے فرماتے۔ | ″ |
| ۶۸۳ | ۴۹۴ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک کے نشانات دیوار پر | ۲۸۲ |
| ۶۸۴ | ۴۹۵ | غسل حیض کے بارے میں ایک عورت کا سوال | ″ |
| ۶۸۵ | | عورت دم حیض کی صفائی کے بعد کوئی خوشبو لگائے۔ | ″ |
| ۶۸۶ | ۴۹۶ | دوران غسل سر کے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا فرض ہے۔ | ۲۸۳ |
| ۶۸۷ | ۴۹۷ | عورت غسل جنابت میں سر کے بال نہ کھولے۔ | ″ |
| ۶۸۸ | ۴۹۸ | حضرت عطاء سے جنبی عورت کے غسل کے بارے میں سوال | ″ |
| ۶۸۹ | ۴۹۹ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو ایک مُد سے اور غسل ایک صاع سے پانچ مُد تک کرتے تھے۔ | ″ |
| ۶۹۰ | | فاضل بریلوی اور علامہ شامی کی تحقیقات | ۲۸۴ |
| ۶۹۱ | ۵۰۰ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس برتن سے غسل فرماتے اس میں سیر پانی آتا۔ | ″ |
| ۶۹۲ | ۵۰۱ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | ″ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | نے وضو میں ایک سیر پانی استعمال فرمایا۔ | |
| ۶۹۳ | ۵۰۲ | زوجین کا اکٹھے غسل کرنا | ۲۸۵ |
| ۶۹۴ | ۵۰۳ | غسل کے بعد وضو کی ضرورت نہیں | " |
| ۶۹۵ | ۵۰۴ | سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلطی کے ساتھ غسل | " |
| ۶۹۶ | ۵۰۵ | برہنہ غسل کرنے والے کی مذمت | " |
| ۶۹۷ | ۵۰۶ | غسل جنابت میں ذراسی جگہ خشک رہ جانے سے، غسل مکمل نہیں ہوتا۔ | ۲۸۶ |
| ۶۹۸ | | غسل جنابت میں مواضع احتیاط | " |
| | ۵۰۷ | پیشاب یا پلیدی لگ جانے سے جسم کا اتنا حصہ دھو لینا چاہیے۔ | ۲۸۷ |
| ۷۰۰ | | احناف کے نزدیک کپڑے کو نجاست لگ جانے کی صورت میں تین مرتبہ دھونے سے پاک ہوجاتا ہے | ۲۸۸ |
| | | باب | ۲۸۹ |
| ۷۰۱ | | جنبی کے ساتھ اختلاط کے بیان میں | |
| ۷۰۲ | | لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ | " |
| ۷۰۳ | ۵۰۸ | حضرت ابوہریرہ جنبی حالت میں اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بچاتے رہے۔ | " |
| ۷۰۴ | | مؤمن ناپاک نہیں ہوتا، کا مطلب | ۲۹۰ |
| ۷۰۵ | ۵۰۹ | جنبی کا جسم پاک ہے۔ | " |
| ۷۰۶ | ۵۱۰ | رات کو غسل جنابت کی صورت میں عضو مخصوص کو دھو کر وضو کر لینا چاہیے۔ | " |
| ۷۰۷ | ۵۱۱ | سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہجد کے وقت غسل جنابت فرماتے۔ | " |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۷۰۸ | ۵۱۲،۱۳ | سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنابت کے بعد بغیر غسل کیے سو جاتے۔ | ۲۹۰ |
| ۷۰۹ | ۵۱۴ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت جنابت میں وضو کر کے کھا پی لیتے تھے۔ | ۲۹۱ |
| ۷۱۰ | ۵۱۵ | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سونے سے پہلے وضو فرماتے۔ | " |
| ۷۱۱ | ۵۱۶،۱۷ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت جنابت میں ہاتھوں کو گٹوں تک دھو کر کھا پی لیا کرتے تھے۔ | " |
| ۷۱۲ | ۵۱۸ | بغیر غسل کے جنبی کھا، پی اور سو سکتا ہے۔ | ۲۹۲ |
| ۷۱۳ | | غسل جنابت میں تاخیر جس سے نماز قضاء ہو جائے، گناہ ہے۔ | " |
| ۷۱۴ | ۵۱۹ | ہر دو جماع کے درمیان وضو کرنا | ۲۹۳ |
| ۷۱۵ | ۵۲۰ | دوسری بار جماع کے بعد وضو نہ کرنا | " |
| ۷۱۶ | ۵۲۱ | تمام بیویوں سے مجامعت کے بعد ایک ہی بار غسل | " |
| ۷۱۷ | ۵۲۲ | ہر بیوی کے ساتھ جماع کے بعد غسل | " |
| ۷۱۸ | ۵۲۳ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت (جنبی و غیر جنبی) میں اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے تھے۔ | ۲۹۴ |
| ۷۱۹ | ۵۲۴ | بے وضو، بغیر قرآن کو ہاتھ لگائے تلاوت کرنی جائز ہے۔ | " |
| ۷۲۰ | ۵۲۵ | حائضہ اور جنبی قرآن کو نہ پڑھیں۔ | " |
| ۷۲۱ | ۵۲۶ | پیشاب یا قضائے حاجت کرتے | ۲۹۵ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | وقت سلام کا جواب نہ دینا | |
| ۴۲۲ | ۵۱۷ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے براز یابول کے بعد تیمم کر کے سلام کا جواب دیا۔ | ۲۹۵ |
| ۴۲۳ | ۵۱۸،۱۹ | مرد و عورت ایک دوسرے کے غسل یا وضو کا بچا ہوا پانی استعمال نہ کریں | ۲۹۶ |
| ۴۲۴ | ۵۲۰ | ایک ہی برتن سے غسل جنابت اور وضو۔ | ۲۹۷ |
| ۴۲۵ | ۵۲۱ | خاوند، بیوی مل کر ایک برتن میں وضو کر سکتے ہیں۔ | ″ |
| ۴۲۶ | ۵۲۲ | قرآن شریف کو باوضو ہاتھ لگایا جائے بے وضو قرآن کا چھونا حرام ہے | ۲۹۸ |
| ۴۲۷ | ۵۲۳/۲۴ | حائضہ اور جنبی کے لیے مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں۔ | ۲۹۹ |
| ۴۲۸ | ۵۲۵ | جس گھر میں جنبی یا کتا ہو، رحمت کے فرشتے اس میں داخل نہیں ہوتے۔ | ۳۰۰ |
| ۴۲۹ | ۵۲۶ | کافر، عورتوں کی خوشبو لگانے والے اور جنبی کے گھر ملائکہ رحمت داخل نہیں ہوتے۔ | ″ |
| | | **باب** | ۳۰۱ |
| ۴۳۰ | | پانی کے احکام کے بیان میں | |
| ۴۳۱ | ا | يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ | ″ |
| ۴۳۲ | ب | وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوْرًا | ″ |
| ۴۳۳ | ج | وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ الخ | ″ |
| ۴۳۴ | د | اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً | ″ |
| ۴۳۵ | ۵۲۷ | کھڑے پانی میں پیشاب کی ممانعت | ″ |
| ۴۳۶ | ۵۲۸ | بہتے پانی سے پیشاب کے بعد غسل نہ کیا جائے۔ | ۳۰۲ |
| ۴۳۷ | ۵۳۹ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے پانی میں شفا ہے۔ | ۳۰۲ |
| ۴۳۸ | ۵۴۰/۵۴۱ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مستعمل پانی صحابہ کرام نے اپنے جسموں پر ملا۔ | ۳۰۳ |
| ۴۳۹ | | علامہ عینی کی تصریح کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضلات پاک ہیں۔ | ″ |
| ۴۴۰ | | پانی دم کر کے مریض پر ڈالنا جائز ہے | ۳۰۴ |
| ۴۴۱ | ۵۴۲/۵۴۳ | کنویں میں کوئی گر کر مر جائے تو اس پانی کا حکم | ″ |
| ۴۴۲ | ۵۴۴/۴۵ | پرندہ بلی گر کر مر جائے تو اس کا حکم | ۳۰۵ |
| ۴۴۳ | ۵۴۶ | مرغی گر کر مر جائے تو اس کا حکم | ″ |
| ۴۴۴ | ۵۴۷ | مرا ہوا جانور نکالنے کے بعد کنویں کا سارا پانی بھی نکالا جائے۔ | ″ |
| ۴۴۵ | ۵۴۸ | تالاب میں گدھا مرا ہو تو اس کا حکم | ″ |
| ۴۴۶ | | ائمہ مجتہدین کے اقوال | ″ |
| ۴۴۷ | | تالاب کا حکم آب جاری کی طرح ہے | ″ |
| ۴۴۸ | ۵۴۹ تا ۵۵۱ | کنویں کے چالیس ہاتھ تک دوسرا کنواں یا بیت الخلاء نہیں بنا سکتے۔ | ۳۰۶ / ۳۰۸ |
| ۴۴۹ | ۵۵۲ | دہ دردہ کے باہر کنواں اور گڑھا کھودا جا سکتا ہے۔ | ″ |
| ۴۵۰ | ۵۵۳ | بئر بضاعہ کی نہر کا حکم ماء جاری کی طرح تھا | ۳۱۰ |
| ۴۵۱ | ۵۵۴ | پانی تین چیزوں کے ساتھ نجس ہوتا ہے۔ | ″ |
| ۴۵۲ | ۵۵۵ | دریا اور سمندر کا پانی پاک ہے | ″ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۷۵۳ | ۵۵۶ ۵۵۷ | جس جانور میں بہتا خون نہ ہو، پانی میں گر کر مرجائے تو اس کا حکم | ۳۱۱ |
| ۷۵۴ | ۵۵۸ | پانی پاک کرنے والا ہے۔ | ″ |
| ۷۵۵ | ″ | ابو زید راوی حدیث پر بحث | ″ |
| ۷۵۶ | ″ | امام ابن ہمام اور علامہ عینی کے جوابات | ۳۱۲ |
| ۷۵۷ | ۵۵۹ | نبیذ سے وضو کیا جاسکتا ہے۔ | ۳۱۳ |
| ۷۵۸ | ۵۶۰ | بلی درندہ ہے۔ | ۳۱۴ |
| ۷۵۹ | ۵۶۱ | بلی کا بچا ہوا پانی نجس نہیں ہے | ″ |
| ۷۶۰ | | شیخ محقق کی بلی کے جھوٹے کے بارے میں تصریح | ″ |
| ۷۶۱ | ۵۶۲ | بلی نے ہریسہ میں منہ مارا | ۳۱۵ |
| ۷۶۲ | ۵۶۳ | بلی کے منہ لگے برتن کو ایک مرتبہ دھویا جائے۔ | ۳۱۶ |
| ۷۶۳ | | درندوں کے متعلق دو حکم۔ ایک ان کے جھوٹے کا دوسرا گوشت کا | ″ |
| ۷۶۴ | ۵۶۴ | گدھوں کے گوشت کھانے کی ممانعت | ″ |
| ۷۶۵ | | گدھے کے گوشت کی حلت و حرمت پر دلائل | ″ |
| ۷۶۶ | ۵۶۵ | دھوپ کے گرم پانی سے وضو یا غسل نہ کیا جائے۔ | ۳۱۷ |
| ۷۶۷ | ۵۶ | دھوپ کا گرم پانی جسم پر لگنے سے برص پیدا ہوتی ہے۔ | ۳۱۸ |
| ۷۶۸ | ۵۶ | حضرت عمر بن خطاب کے لیے پانی آگ سے گرم کیا جاتا تھا۔ | ″ |
| ۷۶۹ | ۵۶ | حضرت عمر گرم پانی سے وضو اور غسل فرماتے۔ | ″ |
| ۷۷۰ | ۵۶ | آگ سے گرم شدہ پانی استعمال کرنا | ″ |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | جائز ہے۔ | |
| ۷۷۱ | | باب نجاستوں کے پاک کرنے کے بیان میں | ۳۱۹ |
| ۷۷۲ | | وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ | ″ |
| ۷۷۳ | | مِنْ مَّاءٍ مَّهِيْنٍ | ″ |
| ۷۷۴ | | وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَا | ″ |
| ۷۷۵ | ۵۶۹ | کتا کسی برتن سے پی جائے تو اسے گرا دو | ″ |
| ۷۷۶ | ۵۷۰ تا ۵۷۲ | کتے کا منہ لگے برتن کو تین مرتبہ دھو ڈالو | ۳۲۰ |
| ۷۷۷ | ۵۷۳ | اسلام کے ابتدائی زمانہ میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے۔ | ″ |
| ۷۷۸ | ۵۷۴ | زمین کی پاکی اس کا خشک ہونا ہے | ۳۲۱ |
| ۷۷۹ | ۵۷۵ ۵۷۶ | کسی کپڑے کو خون حیض لگ جائے تو کیا کیا جائے۔ | ″ |
| ۷۸۰ | | جس چیز سے حدث دور ہو اس سے پاکی بھی ہو جاتی ہے۔ | ۳۲۲ |
| ۷۸۱ | ۵۷۷ | خون لگے کپڑے کو پاک کرنے کا طریقہ | ۳۲۳ |
| ۷۸۲ | ۵۷۸ | کپڑے کے پاک کرنے کا ایک طریقہ۔ | ″ |
| ۷۸۳ | ۵۷۹ | مٹی جوتے کی پلیدی پاک کرنے والی ہے۔ | ۳۲۴ |
| ۷۸۴ | ۵۸۰ ۵۸۱ | مسجد میں داخلے کے وقت جوتے کی گندگی دیکھ لی جائے۔ | ″ |
| ۷۸۵ | ۵۸۲ ۵۸۳ | کپڑے سے خشک منی کو کھرچ لیا | ۳۲۵ |

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | جاتے تو وہ پاک ہوجاتا ہے۔ | |
| ۷۸۶ | ۵۸۴ | ریٹھ لگا کپڑا پاک ہے۔ | ۳۲۶ |
| ۷۸۷ | ۵۸۵ | جس کپڑے کو منی لگ جائے اسے دھولیا جائے۔ | " |
| ۷۸۸ | ۵۸۶ | جماع کیا ہوا کپڑا، جس میں گندگی نہ لگی ہو، نماز پڑھ سکتے ہیں۔ | ۳۲۷ |
| ۷۸۹ | ۵۸۷/۵۸۸ | شیرخوار بچے کا پیشاب لگ جائے تو اسے دھویا جائے | " |
| ۷۹۰ | | دودھ پیتے بچے کے پیشاب کا حکم | ۳۲۸ |
| ۷۹۱ | ۵۸۹ | دودھ پیتے بچے نے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیشاب کردیا۔ | " |
| ۷۹۲ | ۵۹۰/۵۹۱ | حسنین کریمین میں سے ایک نے سرکار دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیشاب کردیا۔ | " |
| ۷۹۳ | ۵۹۲ | کھانا کھاتے بچے کے پیشاب لگے کپڑے کو اچھے طریقے سے دھویا جائے۔ | ۳۲۹ |
| ۷۹۴ | ۵۹۳ | غیر مذبوح، مردار جانوروں کا چمڑا بغیر دباغت کے استعمال نہ کریں۔ | ۳۳۰ |
| ۷۹۵ | | حضرت عبداللہ بن عکیم تابعی | " |
| ۷۹۶ | ۵۹۴ تا ۶۰۰ | چمڑا دباغت دینے سے پاک ہوجاتا ہے۔ | " |
| ۷۹۷ | ۶۰۱/۶۰۲ | حضرت سودہ کی بکری مرگئی تو اس کے چمڑے کو رنگا گیا۔ | ۳۳۲ |
| ۷۹۸ | ۶۰۳ | دباغت مٹی راکھ یا نمک سے دی جاتی ہے۔ | ۳۳۳ |
| ۷۹۹ | | دباغت کا معنیٰ ومطلب اور دباغت حقیقی و حکمی | " |
| ۸۰۰ | ۶۰۴ | ہر وہ چیز جو چمڑے کو خراب ہونے سے روک دے، دباغت ہے | ۳۳۴ |
| ۸۰۱ | ۶۰۵ | مردہ جانور کا صرف گوشت حرام ہے۔ | " |
| ۸۰۲ | ۶۰۶ | کونسی چیزیں حرام ہیں۔ | " |
| ۸۰۳ | ۶۰۷ | ہاتھی کے دانت کی کنگھی | " |
| ۸۰۴ | ۶۰۸ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بال تبرکا صحابہ کو عطا فرمائے۔ | " |
| ۸۰۵ | ۶۰۹ | درندوں کے چمڑوں اور ان پر سواری کی ممانعت | ۳۳۵ |
| ۸۰۶ | | درندوں کے چمڑے کے متعلق ائمہ کی گفتگو | " |
| ۸۰۷ | ۶۱۰ | درندوں کے چمڑوں کے استعمال کی ممانعت | ۳۳۶ |
| ۸۰۸ | ۶۱۱ | درندوں کے چمڑے پر بیٹھنا مکروہ ہے۔ | " |
| ۸۰۹ | ۶۱۲ | دباغت کے بغیر درندوں کی کھال کا استعمال جائز نہیں | " |
| ۸۱۰ | ۶۱۳ | حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس چیتے کی کھال کا زین تھا | " |
| ۸۱۱ | ۶۱۴ | آئمہ تابعین کے پاس چیتے کی کھال کی زین۔ | " |
| ۸۱۲ | ۶۱۵ | زمین پر ننگے پاؤں چل کر آنے سے دوبارہ وضو نہ کیا جائے۔ | ۳۳۷ |
| ۸۱۳ | ۶۱۶ | پیشاب کی چھینٹوں سے بچو | " |
| ۸۱۴ | | واقعہ عرینیین | " |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۸۱۵ | ۶۱۷ | اونٹ، بیل، گائے اور بکری کا پیشاب مکروہ تحریمی ہے۔ | ۳۳۸ |
| | | **باب** | ۳۳۹ |
| ۸۱۶ | | موزوں پر مسح کے بیان میں | |
| ۸۱۷ | | یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ الخ | ״ |
| ۸۱۸ | ۶۱۸/۶۱۹ | موزوں پر مسح | ״ |
| ۸۱۹ | ۶۲۰ | پاؤں دھو کر موزے پہنے جائیں | ۳۴۰ |
| ۸۲۰ | ۶۲۱ | وضو کر کے موزوں پر مسح کیا جائے | ״ |
| ۸۲۱ | ۶۲۲ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کے بعد موزوں پر مسح فرمایا | ״ |
| ۸۲۲ | ۶۲۳ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو مکمل کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ | ۳۴۱ |
| ۸۲۳ | ۶۲۴/۶۲۵ | مدت مسح مسافر کے لیے تین دن اور تین رات اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات۔ | ״ |
| ۸۲۴ | ۶۲۶ | جنابت کی وجہ سے پاؤں موزوں سے نکال کر غسل کیا جائے | ۳۴۲ |
| ۸۲۵ | ۶۲۷ | وضو کر کے موزوں کو پہن لے اور نماز پڑھ لے | ۳۴۳ |
| ۸۲۶ | ۶۲۸ | موزوں پر مسح کے بارے میں حضرت عمر کا فیصلہ | ״ |
| ۸۲۷ | ۶۲۹ | موزوں پر مسح کا طریقہ | ۳۴۴ |
| ۸۲۸ | ۶۳۰ | اگر دین کا انحصار رائے پر ہوتا تو مسح پاؤں کے نچلے حصہ کا جائز ہوتا۔ | ״ |
| ۸۲۹ | ۶۳۱ | موزوں پر مسح کرنا سنت ہے | ۳۴۴ |
| ۸۳۰ | ۶۳۲ | مسح کا طریقہ | ۳۴۵ |
| ۸۳۱ | ۶۳۳ | جرابوں اور نعلین پر مسح | ۳۴۵ |
| ۸۳۲ | | صرف نعلین پر مسح درست نہیں | ״ |
| ۸۳۳ | ۶۳۴ | حضرت علی نے جرابوں پر مسح کیا | ۳۴۶ |
| ۸۳۴ | ۶۳۵ | حضرت ابن مسعود موزوں اور جرابوں پر مسح کرتے۔ | ״ |
| ۸۳۵ | ۶۳۶ | موزوں اور چمڑے کی جرابوں پر مسح کا حکم | ״ |
| ۸۳۶ | ۶۳۷ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کر کے جرابوں پر مسح فرمایا | ״ |
| ۸۳۷ | | امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں سوتی یا اونی موزوں پر مسح درست نہیں۔ | ۳۴۷ |
| ۸۳۸ | ۶۳۸ | حضرت ابراہیم نخعی جرابوں پر مسح فرماتے | ״ |
| ۸۳۹ | ۶۳۹ | عروہ نے اپنے باپ ہشام کو سر اور جرابوں پر مسح کرتے دیکھا۔ | ۳۴۸ |
| ۸۴۰ | ۶۴۰ | ابن عمر نے موزے اتار کر پاؤں دھوئے | ״ |
| ۸۴۱ | ۶۴۱ | موزہ اتارنے پر پاؤں دھو کر موزہ پہنا جائے | ״ |
| | | **باب** | ۳۴۹ |
| ۸۴۲ | | تیمم کے بیان میں | |
| ۸۴۳ | | وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ الخ | ״ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۸۴۴ | | وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰی | ۳۴۹ |
| ۸۴۵ | | تَغْتَسِلُوْا | |
| ۸۴۶ | | مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ | // |
| ۸۴۷ | ۶۴۲ | تیمم کا حکم حضرت عائشہ کی بدولت ملا | // |
| ۸۴۸ | ۶۴۳ | پاک مٹی مسلمان کے لیے پانی کے قائم مقام ہے۔ | ۳۵۰ |
| ۸۴۹ | | پانی نہ ملنے کی صورت میں مٹی سے تیمم اور اس کے مسائل | ۳۵۱ |
| ۸۵۰ | ۶۴۴ | تمام روئے جائے نماز اور پاک کرنے والی ہے۔ | ۳۵۲ |
| ۸۵۱ | ۶۴۵ | جنابت کی حالت میں پانی نہ ملنے کی صورت تیمم کیا جائے۔ | ۳۵۳ |
| ۸۵۲ | ۶۴۶ | ہر جنس زمین سے تیمم کر سکتے ہیں | // |
| ۸۵۳ | ۶۴۷ | حالت سفر یا پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم۔ | ۳۵۴ |
| ۸۵۴ | | فاضل بریلوی کا مسائل تیمم پر مستقل رسالہ | // |
| ۸۵۵ | ۶۴۸ | جسے پانی نہ ملے وہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ | // |
| ۸۵۶ | ۶۴۹ | ریگستان میں پانی کی قلت اور تیمم کا حکم | // |
| ۸۵۷ | ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲ | تیمم کا طریقہ | ۳۵۵ |
| ۸۵۸ | ۶۵۳ | تیمم کے تین فرض اور دس سنتیں | ۳۵۶ |
| ۸۵۹ | ۶۵۴ | سردیوں میں غسل احتلام کے لیے پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم | ۳۵۷ |
| ۸۶۰ | ۶۵۵ | مسافر کو جنابت لاحق اور پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم | // |
| ۸۶۱ | ۶۵۶، ۶۵۷ | نماز جنازہ نہ ملنے کی صورت میں تیمم کی اجازت | ۳۵۸ |
| ۸۶۲ | ۶۵۸، ۶۵۹ | حضرت ابن عمر نے تیمم کر کے نماز جنازہ پڑھی۔ | // |
| | ۶۶۰ | بے وضو شخص تیمم کر کے نماز جنازہ پڑھ لے | |
| ۸۶۳ | ۶۶۱ | جنبی وضو یا تیمم کر کے سوئے | // |
| ۸۶۴ | ۶۶۲ | سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیمم کر کے سلام کا جواب دیا۔ | // |
| ۸۶۵ | ۶۶۳ | پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کو نماز کے آخر وقت تک مؤخر کر دے۔ | ۳۶۰ |
| ۸۶۶ | ۶۶۴ | حالت سفر میں پاک مٹی سے تیمم | // |
| | ۶۶۵ | پٹی پر مسح | ۳۶۱ |
| ۸۶۷ | ۶۶۶ | حضرت علی کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی تو آپ نے اس پر مسح کیا | // |
| ۸۶۸ | ۶۶۷ | ہتھیلی پر پٹی کی صورت میں مسح | // |
| ۸۶۹ | | **باب** مسنون غسل کے بیان میں | ۳۶۲ |
| ۸۷۰ | ۶۶۸ | جمعہ کے دن غسل کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں | // |
| ۸۷۱ | ۶۶۹ | جمعہ کے دن غسل کی ابتداء کی وجہ تسمیہ | // |
| ۸۷۲ | ۶۷۰ | عیدین اور جمعہ کا غسل مسنون ہے | ۳۶۳ |
| ۸۷۳ | ۶۷۱، ۶۷۲ | جمعہ کے دن غسل کرنا وضو کرنے سے افضل ہے۔ | // |
| ۸۷۴ | ۶۷۳ | سردی ہو یا گرمی جمعہ کے دن غسل سنت ہے۔ | ۳۶۴ |
| ۸۷۵ | ۶۷۴ | ہر بالغ کے لیے جمعہ کے لیے جانا فرض | // |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | اور غسل کرنا سنت ہے | |
| ۸۷۶ | ۶۷۵ | ہر مسلمان پر ہفتہ میں ایک دن غسل کرنا لازم ہے۔ | ۳۶۴ |
| ۸۷۷ | ۶۷۶ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدین، یوم عرفہ اور یوم جمعہ کو غسل فرماتے تھے۔ | ״ |
| ۸۷۸ | ۶۷۷ | جمعہ کے دن غسل جنابت سے سنّت بھی ادا ہوجاتی ہے۔ | ۳۶۵ |
| ۸۷۹ | ۶۷۸ تا ۶۸۱ | غسل عیدین مسنون ہے۔ | ״ |
| ۸۸۰ | ۶۸۲ تا ۶۸۴ | احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا سنت ہے | ״ |
| ۸۸۱ | ۶۸۵ | سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چار کاموں کے بعد غسل فرماتے | ۳۶۶ |
| ۸۸۲ | ۶۸۶ | غسل میت کے بعد غسل کرنا مسنون ہے۔ | ״ |
| ۸۸۳ | ۶۸۷ | نومسلم بیری کے پتے ڈلے ہوئے پانی سے غسل کرے | ״ |
| ۸۸۴ | ۶۸۸ | نومسلم کا پانی اور بیری کے پتوں سے غسل اور کفر کی حالت کے بالوں کو دور کرے | ״ |
| ۸۸۵ | ۶۸۹ | حضرت ابن عمر حرم مکہ کے قریب پہنچ کر مقام ذی طویٰ میں غسل کرتے | ۳۶۷ |
| | | **باب** | ״ |
| ۸۸۶ | | حیض کے بیان میں | |
| ۸۸۷ | | وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ | ״ |
| ۸۸۸ | ۶۹۰ | باکرہ اور ثیبہ کے لیے مدت حیض۔ | ״ |
| ۸۸۹ | | مستحاضہ کی تعریف، اور اس کا حکم۔ | ״ |
| ۸۹۰ | ۶۹۱ | مدت حیض زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ | ۳۶۸ |
| ۸۹۱ | ۶۹۲ ۶۹۳ | کم از کم حیض کی مدت تین دن ہے | ״ |
| ۸۹۲ | ۶۹۴ | دو حیض کے درمیان پاک رہنے کی مدت | ״ |
| ۸۹۳ | ۶۹۵ | حائضہ کا خون دس دن سے متجاوز ہو تو وہ غسل کر کے نماز پڑھ لے | ۳۶۹ |
| ۸۹۴ | ۶۹۶ | کم سے کم مدت حیض کا تعین | ״ |
| ۸۹۵ | ۶۹۷ | نفاس والی چالیس دن بیٹھتی تھی | ״ |
| ۸۹۶ | ۶۹۸ | نفاس والی کے لیے چالیس دن کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ | ״ |
| ۸۹۷ | ۶۹۹ | خون نفاس چالیس دن سے متجاوز ہو تو وہ عورت بھی مستحاضہ ہے۔ | ״ |
| ۸۹۸ | ۷۰۰ | حاملہ کا خون مانع نماز نہیں | ۳۷۰ |
| ۸۹۹ | | حاملہ کے خون کے بارے میں احناف اور شوافع کا نظریہ | |
| ۹۰۰ | ۷۰۱ | خون حیض بچے کی غذا بنتا ہے | ״ |
| ۹۰۱ | ۷۰۲ ۷۰۳ | حاملہ کو اگر خون آئے تو وہ نماز پڑھنی نہ چھوڑے | ״ |
| ۹۰۲ | ۷۰۴ | خون حیض جب تک بالکل سفید نہ ہوجائے عورتیں غسل طہارت نہ کریں۔ | ۳۷۱ |
| ۹۰۳ | ۷۰۵ | حائضہ روزوں کی قضاء کرے نماز کی نہیں۔ | ״ |
| ۹۰۴ | | فتنۂ خارجیت حروراء سے نکلا اور انھوں نے حضرت علی سے بغاوت کی۔ | ״ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۹۰۵ | | حضرت عائشہ کو عورت کی بداعتقادی کا اندیشہ | ۳۷۲ |
| ۹۰۶ | ۷۰۶ | خاوند بیوی کے ساتھ حالتِ حیض میں کیا کرے۔ | " |
| ۹۰۷ | | علامہ شامی کی تحقیق | |
| ۹۰۸ | ۷۰۷ | مرد و زن کا ایک برتن سے غسل کرنا۔ | " |
| ۹۰۹ | ۷۰۸ | مرد کو حالتِ حیض میں عورت کی کیا چیز حلال ہے؟ | ۳۷۳ |
| ۹۱۰ | ۷۰۹ | حالتِ حیض میں اپنی عورت کے ساتھ کھا اور پی سکتا ہے۔ | " |
| ۹۱۱ | ۷۱۰ | ایام ماہواری میں مرد عورت کے ساتھ ٹیک لگا سکتا ہے۔ | " |
| ۹۱۲ | ۷۱۱/۷۱۲ | ایام ماہواری میں بیوی خاوند کے کام کاج کر سکتی ہے۔ | ۳۷۴ |
| ۹۱۳ | ۷۱۳ | ایام ماہواری میں خاوند اور بیوی ایک کپڑے میں آرام کر سکتے ہیں۔ | " |
| ۹۱۴ | ۷۱۴ | حائضہ سے جماع کرنا کفر کی نشانی ہے | " |
| ۹۱۵ | ۷۱۵ | حائضہ بیوی کے ساتھ جماع کرنے کی سزا | " |
| ۹۱۶ | | اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی تحقیق | ۳۷۵ |
| ۹۱۷ | ۷۱۶ | حائضہ کے ساتھ جماع کرنے پر صدقہ کرے۔ | " |
| ۹۱۸ | | اس بارے میں اقوال علماء | " |
| | | **باب** | ۳۷۶ |
| ۹۱۹ | | مستحاضہ عورت کے بیان میں | |
| ۹۲۰ | ۷۱۷ | مدت حیض سے زیادہ خون آئے تو عورت کیا کرے؟ | " |
| ۹۲۱ | ۷۱۸ | مستحاضہ پر بار بار غسل کرنا واجب نہیں۔ | ۳۷۶ |
| ۹۲۲ | ۷۱۹ | مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کر کے نماز پڑھے۔ | ۳۷۷ |
| ۹۲۳ | ۷۲۰ | مستحاضہ صحابیہ کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم | " |
| ۹۲۴ | | یہ احادیث مذہب احناف کی دلیل ہیں | ۳۷۸ |
| ۹۲۵ | ۷۲۱ | مستحاضہ ختم مدت حیض پر غسل کرے | " |
| ۹۲۶ | ۷۲۲ | حضرت ام حبیبہ کئی سال تک استحاضہ کی حالت میں نمازیں پڑھتی رہیں۔ | " |
| ۹۲۷ | | فقہاء احناف کا عادیہ مستحاضہ کے بارے میں فیصلہ | " |
| ۹۲۸ | | معینہ عادت والی مستحاضہ کا حکم | ۳۷۹ |
| ۹۲۹ | | جس مستحاضہ پر ایام حیض مشتبہ ہو جائیں۔ | ۳۸۰ |
| ۹۳۰ | | مستحاضہ جاریہ احوط پر عمل کرے | " |
| ۹۳۱ | | جس مستحاضہ پر ایام حیض و طہر مشتبہ ہو جائیں۔ | " |
| ۹۳۲ | | جس مستحاضہ کو ایام حیض یا طہر کا شک ہو جائے تو کیا کرے۔ | " |
| ۹۳۳ | ۷۲۳ | مستحاضہ سے جماع جائز ہے | " |
| | | **باب** | ۳۸۱ |
| ۹۳۴ | | نماز کے بیان میں | |
| ۹۳۵ | ا | اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ | " |
| ۹۳۶ | ب | اَقِمِ الصَّلٰوۃَ الخ | " |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۹۳۷ | ج | وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ الخ | ۳۸۱ |
| ۹۳۸ | د | اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ الخ | ″ |
| ۹۳۹ | ه | وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۔ | ۳۸۲ |
| ۹۴۰ | س | وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ الخ | ″ |
| ۹۴۱ | ص | رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ الخ | ″ |
| ۹۴۲ | ط | فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ الخ | ″ |
| ۹۴۳ | ع | اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ ۔ الخ | ۳۸۳ |
| ۹۴۴ | ۷۲۴ | نماز مسلمان پر فرض ہے ۔ | ″ |
| ۹۴۵ | ۷۲۵ | نماز کی پابندی کرنے والے سے شیطان ڈرتا ہے ۔ | ″ |
| ۹۴۶ | ۷۲۶ | نمازی پر حالت نماز میں اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے ۔ | ۳۸۴ |
| ۹۴۷ | ۷۲۷ | نمازی اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے ۔ | ″ |
| ۹۴۸ | ۷۲۸ | اطاعت امیر اور ارکان دین ادا کرنے والا جنت میں جائے گا | ″ |
| ۹۴۹ | ۷۲۹ | نماز، نور ایمان اور مغفرت کا سبب ہوگی ۔ | ″ |
| ۹۵۰ | | بے نمازی فرعون وہامان کے ساتھ رہے گا ۔ | ۳۸۵ |
| ۹۵۱ | ۷۳۰ | نمازی کے دل میں نور پیدا ہوتا ہے | ″ |
| ۹۵۲ | ۷۳۱ | اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی آگ نماز پڑھنے سے بجھ جاتی ہے ۔ | ″ |
| ۹۵۳ | ۷۳۲ | نمازی کو تین باتیں حاصل ہوتی ہیں ۔ | ″ |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۹۵۴ | ۷۳۳ | قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا ۔ | ۳۸۶ |
| ۹۵۵ | ۷۳۴ | نمازیں صغیرہ گناہوں کو مٹاتی ہیں | ″ |
| ۹۵۶ | ۷۳۵ | پانچ وقت کی نماز پڑھنے والے کی مثال | ″ |
| ۹۵۷ | ۷۳۶ | نیکیاں گناہوں کو مٹاتی ہیں | ۳۸۷ |
| ۹۵۸ | | ایک آدمی نے گناہ کرکے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بخشش کے لیے حاضری دی ۔ | ″ |
| ۹۵۹ | ۷۳۷ | اجنبی عورت سے بوس وکنار کرنے والے کی بخشش کی صورت | ۳۸۸ |
| ۹۶۰ | ۷۳۸ | صحابی رسول گناہ کرنے کے بعد حد جاری کرانے کے لیے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے ۔ | ۳۸۹ |
| ۹۶۱ | | "حد" سزائے معین کو کہتے ہیں ۔ | ″ |
| ۹۶۲ | | حضور انور کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے کبیرہ گناہ بھی مٹ جاتے ہیں ۔ | ″ |
| ۹۶۳ | ۷۳۹ | نمازی کے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑتے ہیں ۔ | ۳۹۰ |
| ۹۶۴ | ۷۴۰ | نمازی فراغِ نماز تک پاک صاف ہوجاتا ہے ۔ | ″ |
| ۹۶۵ | ۷۴۱ | کامل وضو اور سنتوں کی پابندی کرنے والا | ۳۹۱ |
| ۹۶۶ | ۷۴۲ | حضور قلب کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز سابقہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے | ″ |
| ۹۶۷ | ۷۴۳ | نمازوں کی پابندی کرنے والے کی مغفرت ۔ | ″ |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۹۶۸ | ۷۴۴ | افضل ترین عمل وقت پر نماز ہے | ۳۹۱ |
| ۹۶۹ | ۷۴۵ | اللہ تعالیٰ تارک نماز کو غضبناک حالت میں ملے گا۔ | ۳۹۲ |
| ۹۷۰ | ۷۴۶ | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ابو الدرداء کو وصیت۔ | " |
| ۹۷۱ | ۷۴۷ | تارک نماز کفر کے قریب ہوتا ہے | " |
| ۹۷۲ | ۷۴۸ | تارک صلوٰۃ کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے۔ | ۳۹۳ |
| ۹۷۳ | | تارک نماز کے لیے وعیدیں | " |
| ۹۷۴ | ۷۴۹ | شرک اور بندے کے درمیان حد فاصل نماز ہے۔ | " |
| ۹۷۵ | | مذہب حنفی میں تارک صلوٰۃ کو قتل نہیں کیا جاتا۔ | " |
| ۹۷۶ | ۷۵۰ | عمداً نماز چھوڑنے والا علانیہ کفر کرتا ہے۔ | ۳۹۴ |
| ۹۷۷ | ۷۵۱ | اہل ایمان اور منافقین کے درمیان عہد و پیمان | " |
| ۹۷۸ | | منافقین کی ظاہری حالت مسلمانوں جیسی ہے۔ | " |
| ۹۷۹ | ۷۵۲ | اصحاب رسول ترک صلوٰۃ کو کفر کے قریب سمجھتے تھے۔ | " |
| ۹۸۰ | | تارک صلوٰۃ کے کفر و ایمان کے متعلق۔ | " |
| ۹۸۱ | | فاضل بریلوی کی تحقیق لطیف | ۳۹۶ |
| ۹۸۲ | ۷۵۳ | سات سال کے بچے کو نماز کا حکم | ۳۹۷ |
| | | دوسرا باب | ۳۹۸ |
| ۹۸۳ | | اوقات نماز کے بیان میں | |
| ۹۸۴ | ا | آیت، اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا | " |
| ۹۸۵ | ب | وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ الخ | ۳۹۸ |
| ۹۸۶ | ج | اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ الخ | " |
| ۹۸۷ | د | وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا الخ | " |
| ۹۸۸ | | قبل طلوع الشمس اور قبل غروبها سے مراد | ۳۹۹ |
| ۹۸۹ | ھ | فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ۔ | " |
| ۹۹۰ | ۷۵۴ | نمازوں کے اول اور آخری اوقات | " |
| ۹۹۱ | ۷۵۵ | نماز ظہر کا وقت آفتاب کے ڈھلنے سے ہوتا ہے۔ | ۴۰۰ |
| ۹۹۲ | ۷۵۶ | نماز ظہر کا آخری وقت وقتِ عصر شروع ہونے سے ہے۔ | " |
| ۹۹۳ | | سورج ڈھلنے کو زوال کہتے ہیں | " |
| ۹۹۴ | | نصف النہار شرعی، نصف النہار عرفی اور ضحوۂ کبریٰ کا معنی اور حکم | " |
| ۹۹۵ | | وقت ظہر سایۂ اصلی کے علاوہ سایہ جب دو مثل ہو جائے تو ختم ہو جاتا ہے۔ | ۴۰۱ |
| ۹۹۶ | ۷۵۷ | ظہر اور عصر کی نمازیں کب پڑھنی چاہییں | " |
| ۹۹۷ | ۷۵۸ | وقت عصر کی ابتداء | ۴۰۲ |
| ۹۹۸ | ۷۵۹ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے افراد کی عمروں کی تشبیہ وقت عصر سے اور ان کا اجر۔ | " |
| ۹۹۹ | | مذہب احناف کو تقویت | ۴۰۳ |
| ۱۰۰۰ | ۷۶۰ | آفتاب کے ڈوبنے تک وقت عصر | ۴۰۴ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
| --- | --- | --- | --- |
| | | باقی رہتا ہے۔ | |
| ۱۰۰۱ | | آئمہ محدثین کی تحقیق | ۲۰۲ |
| ۱۰۰۲ | ۷۶۱ | نماز مغرب کا ابتدائی وقت غروب کے فوراً بعد شروع ہوتا ہے۔ | ۲۰۶ |
| ۱۰۰۳ | ۷۶۲/۷۶۳ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مغرب غروب کے متصل بعد پڑھاتے تھے۔ | ۲۰۷ |
| ۱۰۰۴ | ۷۶۴ | نماز مغرب کا وقت شفق ختم ہونے تک رہتا ہے۔ | // |
| ۱۰۰۵ | | شفق کے بارے میں فاضل بریلوی کی تحقیق | ۲۰۸ |
| ۱۰۰۶ | ۷۶۵ | نماز عشاء کے متعلق صحابی رسول کا سوال | // |
| ۱۰۰۷ | | مغرب کے بعد سپیدی ختم ہونے تک عشاء کا وقت رہتا ہے۔ | ۲۰۹ |
| ۱۰۰۸ | ۷۶۶ | نماز عشاء کا ابتدائی وقت | // |
| ۱۰۰۹ | ۷۶۷ | رات کی تاریکی پھیلنے پر وقت عشاء شروع ہوتا ہے۔ | // |
| ۱۰۱۰ | ۷۶۸ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء تاخیر سے پڑھائی۔ | ۲۱۰ |
| ۱۰۱۱ | ۷۶۹ | نماز عشاء رات کے آخری حصے تک پڑھی جاسکتی ہے۔ | // |
| ۱۰۱۲ | ۷۷۰ | نماز عشاء میں اتنی تاخیر کرنا کہ صبح صادق ہوجائے منع ہے۔ | // |
| ۱۰۱۳ | ۷۷۱ | صبح صادق اور صبح کاذب کا معنی اور حکم۔ | ۲۱۱ |
| ۱۰۱۴ | ۷۷۲ | نماز فجر کا ابتدائی وقت طلوع صبح صادق سے ہے۔ | // |
| ۱۰۱۵ | ۷۷۳ | نماز وتر آخر رات میں پڑھنی چاہیے | // |
| ۱۰۱۶ | ۷۷۴ | نماز وتر کا وقت عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے | ۲۱۱ |
| ۱۰۱۷ | ۷۷۵ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز وتر رات کے ہر حصہ میں ادا فرمائی۔ | ۲۱۲ |
| ۱۰۱۸ | ۷۷۶ | نماز عشاء اور وتر کا وقت صبح صادق کے طلوع ہونے پر ختم ہوجاتا ہے۔ | // |
| ۱۰۱۹ | ۷۷۷ | صبح صادق کے طلوع ہونے سے قبل وتر جلدی ادا کرو۔ | // |
| | | **باب** | [illegible] |
| ۱۰۲۰ | | نمازوں کو مستحب اوقات میں پڑھنے کا بیان | |
| ۱۰۲۱ | ۷۷۸ | نماز ظہر کا مستحب وقت | // |
| ۱۰۲۲ | ۷۷۹/۷۸۰ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موسم سرما میں نماز ظہر جلدی پڑھتے اور گرما میں تاخیر سے | // |
| ۱۰۲۳ | | تعجیل و تاخیر ظہر کا حکم | // |
| ۱۰۲۴ | ۷۸۱ | شدید گرمی میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت پڑھنے کا حکم | ۲۱۳ |
| ۱۰۲۵ | | جہنم سال میں دو سانسیں لیتی ہے | |
| ۱۰۲۶ | ۷۸۲ | گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ | |
| ۱۰۲۷ | ۷۸۳ | موسم گرما میں نماز ظہر دیر سے پڑھنے کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان | // |
| ۱۰۲۸ | ۷۸۴ | سفر میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر ٹھنڈے وقت پڑھی۔ | ۲۱۵ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۰۲۹ | ۷۸۵ | حضور اکرم نے سخت گرمی میں مؤذن کو اذان دینے سے روک دیا۔ | ۴۱۶ |
| ۱۰۳۰ | ۷۸۶ | عصر کی اذان جلدی دینے پر تابعی نے مؤذن کو ملامت کی | " |
| ۱۰۳۱ | ۷۸۷ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر میں تاخیر فرماتے تھے۔ | ۴۱۷ |
| ۱۰۳۲ | ۷۸۸ | نماز ظہر جلدی اور نماز عصر تاخیر سے پڑھتے۔ | " |
| ۱۰۳۳ | ۷۸۹ | نماز کے لیے جلدی بلانے والے کو حضرت علی نے کتا کہا | " |
| ۱۰۳۴ | ۷۹۰ | نماز عصر میں حضرت ابوہریرہ نے کتنی تاخیر فرمائی۔ | ۴۱۸ |
| ۱۰۳۵ | ۷۹۱ | حضرت ابن مسعود کے شاگرد نماز عصر آخری وقت پڑھا کرتے تھے۔ | " |
| ۱۰۳۶ | ۷۹۲ | وقت عصر کی وجہ تسمیہ | " |
| ۱۰۳۷ | ۷۹۳ | غروب تک عصر کا انتظار کرنا منافق کا عمل ہے۔ | " |
| ۱۰۳۸ | ۷۹۴ | بادل کی وجہ سے عصر کی نماز جلدی ادا کی جائے۔ | ۴۱۹ |
| ۱۰۳۹ | ۷۹۵ | نماز مغرب جلدی ادا کرنے میں بھلائی ہے۔ | " |
| ۱۰۴۰ | ۷۹۶ | نماز مغرب غروب شمس کے ساتھ ہی ادا کرنے کا حکم | " |
| ۱۰۴۱ | ۷۹۷ | نماز مغرب طلوع نجم سے پہلے ادا کرنے کا حکم | ۴۲۰ |
| ۱۰۴۲ | ۷۹۸ | مغرب کی نماز افطاری کے فوراً بعد ادا کی جائے۔ | " |
| ۱۰۴۳ | ۷۹۹ | نماز مغرب ادا کرنے کے بعد صحابہ روشنی | " |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | میں ہی واپس ہوتے | |
| ۱۰۴۴ | ۸۰۰ | بادل کے دنوں میں مغرب کی نماز دیر سے پڑھنے کا حکم | ۴۲۰ |
| ۱۰۴۵ | ۸۰۱ | نماز عشاء تہائی یا آدھی شب تک تاخیر کرنا سنت ہے | " |
| ۱۰۴۶ | ۸۰۲ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء غروب شفق کے بعد ادا کیا کرتے تھے۔ | " |
| ۱۰۴۷ | ۸۰۳ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء تیسری شب کا چاند ڈوبنے کے وقت ادا فرماتے تھے۔ | ۴۲۱ |
| ۱۰۴۸ | ۸۰۴ | صحابۂ کرام نے نماز عشاء کے لیے دیر تک حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کیا۔ | " |
| ۱۰۴۹ | ۸۰۵ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء تاخیر سے ادا فرماتے تھے۔ | " |
| ۱۰۵۰ | ۸۰۶ | نماز کا انتظار حالت نماز کی طرح ہے | " |
| ۱۰۵۱ | ۸۰۷ | نماز عشاء سے غافل ہو کر سونے والے کو خدا کرے نیند نہ آئے۔ | ۴۲۲ |
| ۱۰۵۲ | ۸۰۸ | نماز فجر روشنی پھیلنے پر پڑھنے کا حکم | " |
| ۱۰۵۳ | ۸۰۹ | نماز فجر روشنی میں پڑھنا اجر عظیم کا باعث ہے۔ | " |
| ۱۰۵۴ | ۸۱۰ | نماز فجر سفیدی پھیلنے پر پڑھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ | " |
| ۱۰۵۵ | ۸۱۱ | حضرت بلال کو نماز فجر سفیدی پھیلنے پر پڑھنے کا حکم | ۴۲۳ |
| ۱۰۵۶ | ۸۱۲ | نماز فجر روشنی میں ادا کرنے سے قبر اور | " |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
| --- | --- | --- | --- |
| | | دل روشن ہوتے ہیں۔ | |
| ۱۰۵۷ | ۸۱۳ | صبح کی نماز سفیدی میں ادا کرنا فطرت اسلام ہے۔ | ۴۲۳ |
| ۱۰۵۸ | ۸۱۴ / ۸۱۵ | نماز صبح ایسے وقت ادا کرو کہ لوگ اپنے تیروں کے نشانے دیکھ سکیں | " |
| ۱۰۵۹ | ۸۱۶ | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں تاخیر فرماتے تھے۔ | " |
| ۱۰۶۰ | | نماز فجر ادا کرنے کا سنّت وقت صبح کی روشنی میں ہے۔ | ۴۲۴ |
| ۱۰۶۱ | ۸۱۷ | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کا اتفاق نماز فجر کے بارے میں | " |
| ۱۰۶۲ | ۸۱۸ | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز مستحب وقت میں ادا فرماتے تھے۔ | ۴۲۵ |
| ۱۰۶۳ | ۸۱۹ | دسویں ذوالحجہ کو مزدلفہ میں نماز فجر تاریکی میں پڑھنے کا حکم | " |
| ۱۰۶۴ | ۸۲۰ | تمہاری رات کی آخری نماز وتر ہو۔ | ۴۲۶ |
| ۱۰۶۵ | ۸۲۱ | تین چیزوں کی وصیت | " |
| ۱۰۶۶ | ۸۲۲ | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز وتر کبھی اول شب میں ادا فرمائی کبھی آخر شب | " |
| ۱۰۶۷ | ۸۲۳ | آخر شب وتر ادا کرنے کی فضیلت | ۴۲۷ |
| ۱۰۶۸ | ۸۲۴ | پسندیدہ عمل اوقات مستحبہ میں نمازیں ادا کرنا ہے۔ | " |
| ۱۰۶۹ | ۸۲۵ | تین چیزوں میں دیر نہیں کرنی چاہیے | ۴۲۸ |
| ۱۰۷۰ | ۸۲۶ | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول مبارک | " |
| ۱۰۷۱ | ۸۲۷ | ایک وقت آئے گا کہ حکام نمازیں | " |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
| --- | --- | --- | --- |
| | | مردہ اوقات میں پڑھیں گے۔ | |
| ۱۰۷۲ | ۸۲۸ | دنیاوی مشغولیات حکام کو نماز پڑھنے سے روک دیں گی۔ | ۴۲۹ |
| ۱۰۷۳ | ۸۲۹ | نماز صبح یا مغرب تنہا پڑھنے والا | " |
| ۱۰۷۴ | ۸۳۰ | نماز بھول جانے کی صورت میں اس کا کفارہ | ۴۳۰ |
| ۱۰۷۵ | | بھول جانے والی نماز ممنوعہ اوقات میں یاد آجائے تو اس کا حکم | " |
| ۱۰۷۶ | ۸۳۱ | سوئے ہوئے شخص کی نماز قضا ہو جائے تو اسے کوئی گناہ نہیں | ۴۳۱ |
| ۱۰۷۷ | ۸۳۲ | سو جانے والا شخص بیدار ہو کر وتر ادا کرے۔ | " |
| ۱۰۷۸ | ۸۳۳ | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کی نماز عشاء قضاء ہوئی۔ | ۴۳۲ |
| ۱۰۷۹ | ۸۳۴ | طلوع شمس کے وقت بیدار ہونے والا آفتاب کے بلند ہونے کا انتظار کرے | ۴۳۳ |
| ۱۰۸۰ | ۸۳۵ | صاحب ترتیب شخص کی نمازوں کا حکم | ۴۳۴ |
| ۱۰۸۱ | ۸۳۶ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازوں میں ترتیب کا لحاظ رکھا۔ | " |
| ۱۰۸۲ | ۸۳۷ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر قضاء ہونے پر پہلے عصر پھر مغرب کی نمازیں ادا کیں | ۴۳۵ |
| ۱۰۸۳ | ۸۳۸ | حضرت ابراہیم نخعی سے صاحب ترتیب شخص کے متعلق سوال | " |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۰۸۴ | ۸۳۹ | نماز وتر نہ پڑھ کر سونے والا اگر صاحب ترتیب ہے تو فجر سے پہلے وتر ادا کرے۔ | ۴۳۵ |
| ۱۰۸۵ | ۸۴۰ | مشرکین نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے روکے رکھا۔ | ۴۳۶ |
| ۱۰۸۶ | | ہمارے علماء کا استدلال | 〃 |
| | | **باب** | ۴۳۷ |
| ۱۰۸۷ | | نماز کے فضائل میں | |
| | | حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔ | 〃 |
| ۱۰۸۸ | ۸۴۱ | نماز فجر و عصر کی پابندی کرنے والا داخلِ جہنم نہ ہوگا | 〃 |
| ۱۰۸۹ | ۸۴۲ | ٹھنڈے وقت کی نمازیں پڑھنے والا بغیر عذاب کے جنت میں جائے گا | 〃 |
| ۱۰۹۰ | ۸۴۳ | فجر اور عصر کی نمازوں میں دن رات کے اعمال لکھنے والے فرشتے حاضر ہوتے ہیں | ۴۳۸ |
| ۱۰۹۱ | ۸۴۴ | اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کا اجر کیا ہے؟ | 〃 |
| ۱۰۹۲ | ۸۴۵ | منافقین پر فجر اور عشاء کی نمازیں بھاری ہیں۔ | ۴۳۹ |
| ۱۰۹۳ | ۸۴۶ | نماز عشاء فجر با جماعت ادا کرنے والے کو پوری رات عبادت کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ | 〃 |
| ۱۰۹۴ | ۸۴۷ | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء کو عتمہ کیوں کہا؟ | 〃 |
| ۱۰۹۵ | ۸۴۸ | نماز فجر با جماعت ادا کرنے والا | 〃 |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۰۹۶ | | سارا دن اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں رہتا ہے۔ | |
| ۱۰۹۷ | ۸۴۹ | نماز فجر میں رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ | ۴۴۰ |
| ۱۰۹۸ | ۸۵۰ | نماز فجر کے لیے نکلنے والا ایمان کا پرچم لے کر نکلتا ہے | 〃 |
| ۱۰۹۹ | ۸۵۱ | رات بھر عبادت کرنے والا نماز فجر پڑھے بغیر سو جائے تو اس کا حکم | 〃 |
| ۱۱۰۰ | ۸۵۲ | جمعہ کے دن نماز فجر با جماعت ادا کرنا افضل ترین عبادات سے ہے | ۴۴۱ |
| ۱۱۰۱ | ۸۵۳ | نماز ظہر کی فضیلت نماز تہجد کی طرح ہے۔ | 〃 |
| ۱۱۰۲ | ۸۵۴ | جنہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ سے روکا، خدا ان کے گھروں اور قبروں کو جلا دے۔ | 〃 |
| ۱۱۰۳ | ۸۵۵ | الٰہی صلوٰۃ وسطیٰ سے روکنے والوں کے دلوں کو آگ سے بھر دے۔ | 〃 |
| ۱۱۰۴ | ۸۵۶ | صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر ہے | ۴۴۲ |
| ۱۱۰۵ | ۸۵۷ | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان صلوٰۃ وسطیٰ عصر ہی ہے۔ | 〃 |
| ۱۱۰۶ | ۸۵۸ | قرآن میں پانچ نمازوں کا تذکرہ | ۴۴۳ |
| ۱۱۰۷ | ۸۵۹ | جس کی نماز عصر چھوٹ جائے | 〃 |
| ۱۱۰۸ | ۸۶۰ | نماز عصر چھوڑ دینے والے سے برکت اٹھا دی جاتی ہے۔ | 〃 |
| ۱۱۰۹ | ۸۶۱ | نماز عشاء تاخیر سے پڑھنے میں فضیلت زیادہ ہے۔ | ۴۴۴ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۱۱۰ | ۸۶۲ | شب قدر سے حصہ باجماعت عشاء پڑھنے سے ملتا ہے۔ | ۴۴۴ |
| ۱۱۱۱ | | کسی بھی نماز کے وقتِ قضاء کی ابتداء وقت ادا کے ختم ہونے پر ہے۔ | " |
| | | **باب** | ۴۴۵ |
| ۱۱۱۲ | | اذان کے بیان میں | |
| ۱۱۱۳ | | وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّلَعِبًا الخ | " |
| ۱۱۱۴ | | یہود اذان کے وقت ہنسی مذاق اڑاتے۔ | " |
| ۱۱۱۵ | | یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ الخ | " |
| ۱۱۱۶ | | جمعہ کو جمعہ کہنے کی وجہ تسمیہ | " |
| ۱۱۱۷ | ۸۶۳ | اذان کی ابتداء مدینہ منورہ میں ہوئی | ۴۴۶ |
| ۱۱۱۸ | ۸۶۴ | حضرت عبداللہ بن زید نے اذان کے کلمات خواب میں دیکھے۔ | " |
| ۱۱۱۹ | ۸۶۵ | سبز کپڑوں میں ملبوس ایک شخص نے انصاری صحابی کو خواب میں اذان کے کلمات تعلیم فرمائے | ۴۴۸ |
| ۱۱۲۰ | ۸۶۶ | باجماعت نماز کے لیے اذان | " |
| ۱۱۲۱ | ۸۶۷ | مروجہ اذان سے صحابہ کرام کے لوگوں کو بلانے کے لیے مختلف مشورے | ۴۴۹ |
| ۱۱۲۲ | ۸۶۸ | بلند آواز سے اذان کہنے کے لیے حضرت بلال کا انتخاب | ۴۵۰ |
| ۱۱۲۳ | | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اقامت کے مروی الفاظ | ۴۵۱ |
| ۱۱۲۴ | ۸۶۹ | اذان اور اقامت کے الفاظ دو دو بار دکھائے گئے۔ | ۴۵۲ |
| ۱۱۲۵ | ۸۷۰ | حضرت عمر فاروق کو بھی خواب میں اذان دکھائی گئی۔ | ۴۵۲ |
| ۱۱۲۶ | ۸۷۱ | شب معراج ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کلمات اذان کی وحی کی گئی۔ | ۴۵۴ |
| ۱۱۲۷ | ۸۷۲ | حضرت عمر فاروق کے خواب سے پہلے وحی کا نزول | " |
| ۱۱۲۸ | ۸۷۳ | حضرت ابو محذورہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں تکبیر کیسے کہتے؟ | ۴۵۵ |
| ۱۱۲۹ | | احناف کے نزدیک ترجیع جائز نہیں۔ | " |
| ۱۱۳۰ | ۸۷۴ | اذان اور اقامت کے الفاظ دو دو بار۔ | " |
| ۱۱۳۱ | ۸۷۵ ۸۷۶ | حضرت عبداللہ بن زید انصاری اذان واقامت کے الفاظ دو، دو مرتبہ ادا کرتے۔ | ۴۵۶ |
| ۱۱۳۲ | ۸۷۷ | حضرت بلال اذان واقامت کے الفاظ دو، دو مرتبہ ادا کرتے | " |
| ۱۱۳۳ | ۸۷۸ | حضرت ثوبان اذان واقامت کے کلمات دو، دو مرتبہ ادا کرتے | " |
| ۱۱۳۴ | ۸۷۹ | حضرت ابو محذورہ اذان واقامت کے کلمات دو، دو دفعہ کہتے تھے | " |
| ۱۱۳۵ | ۸۸۰ | اقامت کے سترہ کلمات ہیں۔ | " |
| ۱۱۳۶ | ۸۸۱ | اقامت کو ایک ایک مرتبہ کہنا، امراء نے اپنی آسانی کے لیے کیا تھا۔ | |
| ۱۱۳۷ | ... | دور بنو امیہ سے قبل اقامت اذان | ۴۵۷ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | کی طرح دو دو مرتبہ کہی جاتی تھی۔ | |
| ۱۱۳۸ | ۸۸۲ | حضرت بلال نے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو مرتبہ کہا | ۴۵۷ |
| ۱۱۳۹ | ۸۸۳ | حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ | " |
| ۱۱۴۰ | ۸۸۴ | فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہنا سنت ہے۔ | " |
| ۱۱۴۱ | ۸۸۵ | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے لوگوں کو اپنے پاؤں سے ٹھوکر لگاتے۔ | ۴۵۸ |
| ۱۱۴۲ | | نماز سے پہلے تثویب کہنا جائز ہے | " |
| ۱۱۴۳ | ۸۸۶ | اذان ٹھہر ٹھہر کر کہنی چاہیے۔ | " |
| ۱۱۴۴ | ۸۸۷ | جو اذان دے وہی اقامت کہے مؤذن کی اجازت سے دوسرا شخص اقامت کہہ سکتا ہے۔ | ۴۵۹ |
| ۱۱۴۵ | ۸۸۸/۸۸۹ | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو اذان اور حضرت عبداللہ بن زید کو اقامت کہنے کا حکم دیا۔ | ۴۶۰ |
| ۱۱۴۶ | ۸۹۰ | بوقت اذان دونوں انگلیوں کو کانوں میں رکھنا سنت ہے | ۴۶۱ |
| ۱۱۴۷ | ۸۹۱ | حضرت بلال اذان فجر سے قبل بلند آواز سے دعا مانگا کرتے تھے۔ | " |
| ۱۱۴۸ | | اذان سے قبل درود پاک پڑھنا جائز ہے۔ | ۴۶۲ |
| ۱۱۴۹ | ۸۹۲ | اذان نیک لوگ دیا کریں | " |
| ۱۱۵۰ | ۸۹۳/۸۹۴ | باوضو اور کھڑے ہو کر اذان دینا سنّت ہے۔ | " |
| ۱۱۵۱ | ۸۹۵ | بلا وضو اذان دینا جائز ہے۔ | ۴۶۳ |
| ۱۱۵۲ | ۸۹۶ | اذان اور تکبیر کے آخری کلمہ پر جزم پڑھی جائے۔ | ۴۶۳ |
| ۱۱۵۳ | ۸۹۷ | اذان سننے کے بعد بغیر نماز ادا کیے مسجد سے جانا گناہ ہے۔ | " |
| ۱۱۵۴ | ۸۹۸ | منافق مسجد سے اذان سن کر بھاگ جاتا ہے۔ | ۴۶۴ |
| | | **باب** | " |
| ۱۱۵۵ | | اذان اور امام کی | |
| ۱۱۵۶ | | افضلیت اور کلمات اذان کے جواب میں ہے۔ | |
| ۱۱۵۷ | | وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ الخ | " |
| ۱۱۵۸ | ۸۹۹ | مؤذن پر مسلمانوں کے روزوں اور نمازوں کی ذمہ داری ہے۔ | " |
| ۱۱۵۹ | ۹۰۰ | مؤذن قیامت کے دن دراز گردن ہوں گے | ۴۶۵ |
| ۱۱۶۰ | ۹۰۱ | اذان کی آواز پر شیطان گوز مارتے ہوئے بھاگ جاتا ہے۔ | " |
| ۱۱۶۱ | ۹۰۲ | شیطان اذان کی آواز سن کر چھتیس میل دور تک بھاگ جاتا ہے۔ | " |
| ۱۱۶۲ | ۹۰۳ | جن و انس قیامت کے دن مؤذن کی گواہی دیں گے۔ | " |
| ۱۱۶۳ | ۹۰۴ | جہاں تک مؤذن کی اذان کی آواز پہنچتی ہے۔ اتنی دور تک بخشش کر دی جاتی ہے۔ | ۴۶۶ |
| ۱۱۶۴ | ۹۰۵ | سات سال تک رضائے خداوندی کے لیے اذان دینے والے کے لیے جہنم سے برأت لکھ دی جاتی ہے | " |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۱۶۵ | ۹۰۶ | بارہ سال تک اذان دینے والے کے لیے جنت واجب ہے۔ | ۴۶۶ |
| ۱۱۶۶ | ۹۰۷ | مؤذن قیامت کے دن مُشک کے ٹیلوں پر ہوں گے۔ | ۴۶۷ |
| ۱۱۶۷ | ۹۰۸ | اذان کی فضیلت کا لوگوں کو علم نہیں | " |
| ۱۱۶۸ | ۹۰۹ | دشمن کے علاقہ سے اذان کی آواز آئے تو کیا کرے۔ | " |
| ۱۱۶۹ | ۹۱۰ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ متفقہ طور پر امام منتخب ہوئے | ۴۶۸ |
| ۱۱۷۰ | | اذان دینے سے امامت کرانا افضل ہے۔ | " |
| ۱۱۷۱ | ۹۱۱ | مسجد میں تمام لوگوں سے افضل امام ہے۔ | ۴۶۹ |
| ۱۱۷۲ | ۹۱۲ | نماز ایسے پڑھو جیسے تم نماز پڑھتے ہوئے مجھے دیکھتے ہیں۔ | " |
| ۱۱۷۳ | ۹۱۳ | اللہ کی رحمت سب سے پہلے امام پر نازل ہوتی ہے۔ | " |
| ۱۱۷۴ | ۹۱۴ | لوگوں میں سب سے اچھے اور صالح شخص کو امام ہونا چاہیے۔ | ۴۷۰ |
| ۱۱۷۵ | ۹۱۵ | مؤذن کی اذان کا جواب دینے سے جنت ملتی ہے۔ | " |
| ۱۱۷۶ | ۹۱۶ | مؤذن عام لوگوں سے افضل ہیں | " |
| ۱۱۷۷ | ۹۱۷ | اذان کا جواب دینے والے اپنی اپنی قبروں سے جواب دیتے ہوئے اٹھیں گے۔ | " |
| ۱۱۷۸ | ۹۱۸ | اذان کا جواب دینے کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا جائے۔ | ۴۷۱ |
| ۱۱۷۹ | ۹۱۹ | اذان کے جو کلمات مؤذن کہے، جواب دینے والا بھی وہی کہتا جائے۔ | ۴۷۱ |
| ۱۱۸۰ | ۹۲۰ | حیّ علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہا جائے۔ | ۴۷۲ |
| ۱۱۸۱ | ۹۲۱ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذان کا جواب کیا دیتے تھے؟ | " |
| ۱۱۸۲ | ۹۲۲ | قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَھَا اللہُ وَاَدَامَھَا کہا جائے۔ | ۴۷۳ |
| ۱۱۸۳ | ۹۲۳ | اذان کا جواب اس طرح دیا جائے | " |
| ۱۱۸۴ | | اذان میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام سن کر انگوٹھے چومنا سنّت ہے۔ | ۴۷۴ |
| ۱۱۸۵ | ۹۲۴ | اذان و اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔ | ۴۷۵ |
| ۱۱۸۶ | ۹۲۵ | دو وقتوں میں دعا رد نہیں ہوتی | " |
| ۱۱۸۷ | ۹۲۶ | اذان سننے کے بعد دعا پڑھی جائے | ۴۷۶ |
| ۱۱۸۸ | ۹۲۷ | اذان مغرب کے وقت دعا | " |
| ۱۱۸۹ | ۹۲۸ | اذان مغرب کے وقت مانگی گئی دعا | " |
| ۱۱۹۰ | ۹۲۹ | اذان و اقامت کے درمیان کم از کم دو رکعت کا وقفہ ہونا چاہیے سوائے نماز مغرب کے۔ | " |
| ۱۱۹۱ | ۹۳۰ | امام کو ضعیف ترین نمازی کا بھی لحاظ کرنا چاہیے۔ | ۴۷۷ |
| ۱۱۹۲ | ۹۳۱ | اذان کی اجرت لینا جائز ہے۔ | " |
| ۱۱۹۳ | | آئمہ کا اذان کی اجرت لینے میں اختلاف ہے | " |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۱۹۴ | ۹۳۲ | طالب ثواب مؤذن شہید کی طرح ہے | ۴۷۸ |
| ۱۱۹۵ | ۹۳۳ | پہاڑ کی چوٹی پر اذان دینے کا اجر | " |
| ۱۱۹۶ | ۹۳۴ | جنگل میں اکیلا شخص بھی اذان واقامت کہے۔ | " |
| | | باب | ۴۷۹ |
| ۱۱۹۷ | ۹۳۵ | فجر کی روشنی پھیلنے پر اذان دینا منع ہے۔ | " |
| ۱۱۹۸ | | وقت سے پہلے اذان دینا منع ہے | " |
| ۱۱۹۹ | ۹۳۶ | غلطی سے وقت سے پہلے اذان دینے والا معذرت کا اعلان بھی کرے | ۴۸۰ |
| ۱۲۰۰ | ۹۳۷ | سفر میں اذان واقامت کہنی چاہیے | " |
| ۱۲۰۱ | ۹۳۸ | سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت تک ہونے والے احوال کی خبر غیب دی۔ | ۴۸۱ |
| ۱۲۰۲ | ۹۳۹ | جب اقامت کہی جائے تو مقتدی امام کو دیکھ کر کھڑے ہوا کریں | " |
| ۱۲۰۳ | ۹۴۰ | جماعت میں شرکت کے لیے بھاگ کر نہیں آنا چاہیے۔ | ۴۸۲ |
| ۱۲۰۴ | | اتمام اور قضاء کا معنی ومطلب | " |
| | | مسبوق کے متعلق ائمہ کا اختلاف | " |
| ۱۲۰۵ | ۹۴۱ | حضرت ابن عمر بقیع سے اقامت کی آواز سن مسجد نبوی شریف میں پہنچے | ۴۸۴ |
| | | باب | ۴۸۵ |
| ۱۲۰۶ | | مساجد اور نماز کی جگہوں کے بیان میں | |
| ۱۲۰۷ | | اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔ | " |
| ۱۲۰۸ | | وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ۔ | " |
| ۱۲۰۹ | | اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ الخ | ۴۸۶ |
| ۱۲۱۰ | | آیت کا شان نزول | |
| ۱۲۱۱ | | فِیْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ۔ | " |
| ۱۲۱۲ | | اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ۔ | " |
| ۱۲۱۳ | ۹۴۲ | سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ | ۴۸۷ |
| ۱۲۱۴ | ۹۴۳ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہو کر نوافل پڑھتے تھے۔ | " |
| ۱۲۱۵ | ۹۴۴ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی | " |
| ۱۲۱۶ | ۹۴۵ | مدینہ والوں کا قبلہ مشرق ومغرب کے درمیان ہے۔ | ۴۸۸ |
| ۱۲۱۷ | | سمت قبلہ کے بارے میں فاضل بریلوی کی تحقیق لطیف۔ | " |
| ۱۲۱۸ | | بلاد ہندوستان میں سمت قبلہ کی تحقیق وتعیین۔ | ۴۹۰ |
| ۱۲۱۹ | ۹۴۶ | روئے زمین پر سب سے پہلی مسجد حرام ہے۔ | ۴۹۱ |
| ۱۲۲۰ | ۹۴۷ | مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب، ہزار نماز کے برابر ہے۔ | ۴۹۲ |
| ۱۲۲۱ | ۹۴۸ | مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنا، اکیلے گھر میں نماز پڑھنے سے پچیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ | " |


MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۲۲۲ | ۹۴۹ | مسجد میں عبادت اور تعلیم و تدریس کے لیے آنے والا مجاہد کی طرح ہے | ۴۹۳ |
| ۱۲۲۳ | ۹۵۰ | مسجد نبوی شریف میں آواز بلند کرنا منع ہے۔ | " |
| ۱۲۲۴ | | مسجد میں شور و غوغا کرنا حرام ہے | " |
| ۱۲۲۵ | ۹۵۱ | تین مساجد کی طرف سفر | ۴۹۴ |
| ۱۲۲۶ | | مزارات اولیاء کرام پر حاضری کا ثواب ہے۔ | " |
| ۱۲۲۷ | | لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ کی حدیث سے | " |
| ۱۲۲۸ | | مقابر اور مشاہد کی زیارت کے سفر کو ممنوع قرار دینا غلط ہے۔ | ۴۹۵ |
| ۱۲۲۹ | ۹۵۲ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ہفتہ میں مسجد قباء تشریف لے جاتے تھے۔ | ۴۹۶ |
| ۱۲۳۰ | ۹۵۳ | ریاض الجنۃ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ کا حجرہ شریف اور منبر کے درمیانی جگہ ہے۔ | " |
| ۱۲۳۱ | | محققین کے اقوال | " |
| ۱۲۳۲ | ۹۵۴ | مقابر انبیاء پر مساجد بنانا گناہ ہے | ۴۹۷ |
| ۱۲۳۳ | | انبیاء و اولیاء کی قبروں کے قریب مساجد بنانے کی ممانعت نہیں۔ | " |
| ۱۲۳۴ | ۹۵۵ | قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنایا کرو | ۴۹۸ |
| ۱۲۳۵ | ۹۵۶ | انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب | " |
| ۱۲۳۶ | ۹۵۷ | اللہ تعالیٰ کو مساجد محبوب اور بازار مبغوض ہیں | " |
| ۱۲۳۷ | ۹۵۸ | تمام جگہوں میں بہتر ین جگہیں مساجد ہیں | " |
| ۱۲۳۸ | ۹۵۹ | جب تم جنت کے باغوں میں سے گذرو تو میوے کھاؤ | ۴۹۹ |
| ۱۲۳۹ | | دنیا میں جنت کے میوے | " |
| ۱۲۳۹ | ۹۶۰ | بہ نیت خالص مسجد بنانے والا جنت میں گھر بناتا ہے۔ | ۵۰۰ |
| ۱۲۴۰ | ۹۶۱ | محلوں میں مسجدیں بنانے، صاف ستھرا رکھنے اور خوشبودار رکھنے کا حکم | " |
| ۱۲۴۱ | ۹۶۲ | نومسلم صحابہ نے تبرکاً سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غسالۂ شریف حاصل کیا۔ | " |
| ۱۲۴۲ | | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تبرکات کا رکھنا صحابہ کا طریقہ وسنت ہے۔ | ۵۰۱ |
| ۱۲۴۳ | | اولیاء و صالحین کے تبرکات سے فیض حاصل کرنا جائز و مستحب ہے | " |
| ۱۲۴۴ | ۹۶۳ | مساجد بنانے کی غرض و غایت | ۵۰۲ |
| ۱۲۴۵ | | حضرت عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے مسجد نبوی کی توسیع و نقش و نگار سے مزین کیا۔ | " |
| ۱۲۴۶ | | زینت مساجد کا جواز امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک۔ | ۵۰۳ |
| ۱۲۴۷ | ۹۶۴ | قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی | ۵۰۴ |
| ۱۲۴۸ | ۹۶۵ | عورتوں کو قبروں کی زیارت کی ممانعت | " |
| ۱۲۴۹ | | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو زیارت قبور کی رخصت | ۵۰۵ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | دے دی تھی۔ | |
| ۱۲۵۰ | | ابتداء اسلام میں زیارت قبور کی ممانعت کے اسباب۔ | ۵۰۶ |
| ۱۲۵۱ | | شیخ محقق کے نزدیک زیارت قبور مستحب ہے۔ | " |
| ۱۲۵۲ | | حضرت عائشہ کو بقیع جائے اور اہل بقیع کے لیے دعا کرنے کا حکم | ۵۰۷ |
| ۱۲۵۳ | | یہود و نصاریٰ کی طرح قبور کو پوجنے سے وعید لازم آتی ہے۔ | " |
| ۱۲۵۴ | | قبروں پر چراغ جلانے والے مستحق لعنت ہیں۔ | ۵۰۸ |
| ۱۲۵۵ | | قبروں کے پاس بے ضرورت چراغ جلانا جائز نہیں۔ | ۵۰۹ |
| ۱۲۵۶ | | اولیاء اللہ کی قبور پر غلاف ڈالنا اور قریب میں چراغ جلانا مستحسن ہے۔ | ۵۱۰ |
| ۱۲۵۷ | | ہر بدعت گمراہی نہیں۔ | |
| ۱۲۵۸ | | قبرستان میں ضرورتاً چراغ لے جا سکتے ہیں۔ | ۵۱۱ |
| ۱۲۵۹ | | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی تحقیق۔ | ۵۱۲ |
| ۱۲۶۰ | | حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر انور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا منہ رکھے ہوئے تھے۔ | ۵۱۳ |
| ۱۲۶۱ | ۹۶۶ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر امت کے ثواب اور گناہ پیش کئے گئے۔ | ۵۱۴ |
| ۱۲۶۲ | | امت کے اعمال نیک و بد بارگاہ | ۵۱۴ |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | نبوی میں۔ | |
| ۱۲۶۳ | ۹۶۷ | مسجد کے خدمتگار کے مؤمن ہونے کی شہادت دو۔ | |
| ۱۲۶۴ | ۹۶۸ | با جماعت نماز کا ثواب پچیس نمازوں کے برابر ہے۔ | " |
| ۱۲۶۵ | | نمازی کے لیے فرشتے طلب مغفرت کرتے ہیں۔ | " |
| ۱۲۶۶ | ۹۶۹ | تین آدمیوں کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ | ۵۱۵ |
| ۱۲۶۷ | ۹۷۰ | باوضو گھر سے نکلنے والے نمازی کا ثواب احرام باندھے ہوئے حاجی کی طرح ہے۔ | " |
| ۱۲۶۸ | | مساجد کا ادب و احترام ضروری ہے | " |
| ۱۲۶۹ | ۹۷۱ | نمازوں کے لیے مساجد میں جانے والے کے لیے اللہ تعالیٰ مہمانی کا سامان تیار فرماتے ہیں۔ | ۵۱۶ |
| ۱۲۷۰ | ۹۷۲ | دور سے چل کر آنے والے کو نماز کا سب سے زیادہ ثواب ملتا ہے | " |
| ۱۲۷۱ | ۹۷۳ | مسجد میں آنے کے لیے ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔ | " |
| ۱۲۷۲ | ۹۷۴ | سات آدمی قیامت میں عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔ | ۵۱۸ |
| ۱۲۷۳ | ۹۷۵ | اندھیری رات میں مساجد کی طرف نماز کے لیے جانے والوں کے لیے نور کی خوشخبری ہے۔ | " |
| ۱۲۷۴ | ۹۷۶ | مسجد میں جس غرض کے لیے کوئی آئے اسے وہی ملے گا۔ | ۵۱۹ |
| ۱۲۷۵ | ۹۷۷ | خصی بننے اور بنانے والا حضور اکرم | " |


MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ پر نہیں ہے | |
| ۱۲۷۶ | | دنیا سے لاتعلق ہونے کی نسبت مساجد میں بیٹھنا بہتر ہے۔ | ۵۲۰ |
| ۱۲۷۷ | ۹۷۸ | ملأ اعلیٰ کے فرشتے کی گفتگو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُن لی | ״ |
| ۱۲۷۸ | ۹۷۹ | گناہوں کو مٹانے والے تین عمل | ״ |
| ۱۲۷۹ | | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کو احسن صورت میں دیکھا۔ | ۵۲۱ |
| ۱۲۸۰ | ۹۸۰ | نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاخیر فرمائی اور بعد میں خطبہ دیا۔ | ۵۲۲ |
| ۱۲۸۱ | | سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت تک کے احوال کی خبر دی۔ | ۵۲۳ |
| ۱۲۸۲ | | ملأ اعلیٰ کے فرشتے اعمال کی فضیلت کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے | ״ |
| ۱۲۸۳ | ۹۸۱ | مسجد میں داخل ہونے کی دعا | ۵۲۴ |
| ۱۲۸۴ | ۹۸۲ | مسجد میں داخل ہونے کی دوسری دعا | ״ |
| ۱۲۸۵ | ۹۸۳ | مسجد میں داخل ہونے کی تیسری دعا | ۵۲۵ |
| ۱۲۸۶ | ۹۸۴ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپسی پر چاشت کی نماز پڑھ کر گھر میں تشریف لے جاتے۔ | ״ |
| ۱۲۸۷ | ۹۸۵ | مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ادا کرنا | ״ |
| ۱۲۸۸ | ۹۸۶ | مسجد میں داخل ہونے والا تحیۃ المسجد کے دو نوافل ادا کرے۔ | ۵۲۶ |
| ۱۲۸۹ | ۹۸۷ | گم شدہ چیز کو مسجد میں تلاش کرنے والے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بددعا | ۵۲۷ |
| ۱۲۹۰ | ۹۸۸ | مسجد میں خرید و فروخت اور گم شدہ چیز کی تلاش ممنوع ہے۔ | ״ |
| ۱۲۹۱ | ۹۸۹ | مسجد میں قصاص لینا منع ہے۔ | ״ |
| ۱۲۹۲ | | ہجویہ اشعار کے جواب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسان کو اپنے منبر پر بٹھایا | ״ |
| ۱۲۹۳ | ۹۹۰ | مسجد میں لہو ولعب اور خرید و فروخت کی ممانعت | ۵۲۹ |
| ۱۲۹۴ | ۹۹۱ | مسجد میں دنیوی کاروبار کرنے والوں کے پاس بیٹھنے کی ممانعت | ״ |
| ۱۲۹۵ | ۹۹۲ | مسجد سے نکل کر بطیحاء میں آواز بلند کی جائے۔ | ״ |
| ۱۲۹۶ | ۹۹۳ | بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانے کی ممانعت | ۵۳۰ |
| ۱۲۹۷ | ۹۹۴ | لہسن کھا کر مسجد میں جانے کی ممانعت | ״ |
| ۱۲۹۸ | ۹۹۵ | پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں جانے کی ممانعت | ״ |
| ۱۲۹۹ | ۹۹۶ | راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا نیک اعمال میں شامل ہے۔ | ״ |
| ۱۳۰۰ | ۹۹۷ | مسجد میں تھوکنا گناہ | ۵۳۱ |
| ۱۳۰۱ | ۹۹۸ | قبلہ کی طرف منہ کرکے تھوکنے کی ممانعت۔ | ״ |
| ۱۳۰۲ | ۹۹۹ | سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مسجد کی دیوار سے رینٹھ کو صاف کیا۔ | ۵۳۲ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۳۰۳ | ۱۰۰۰ | قبلہ کی جانب منہ کر کے تھوکنے والے امام کو امامت سے ہٹا دیا گیا۔ | ۵۳۲ |
| ۱۳۰۴ | ۱۰۰۱ | نوافل گھروں میں ادا کرنے کا حکم | ۵۳۳ |
| ۱۳۰۵ | ۱۰۰۲ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باغ میں نماز پڑھنا پسند فرماتے تھے۔ | " |
| ۱۳۰۶ | ۱۰۰۳ | قبرستان اور حمام کے سوا پوری روئے زمین مسجد ہے۔ | " |
| ۱۳۰۷ | ۱۰۰۴ | سات جگہ نماز پڑھنے کی ممانعت | ۵۳۴ |
| ۱۳۰۸ | ۱۰۰۵ | بکرے کے واڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت | " |
| | | باب | ۵۳۵ |
| ۱۳۰۹ | | ستر کے بیان میں | |
| ۱۳۱۰ | | خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ | " |
| ۱۳۱۱ | | آیت کا شانِ نزول | |
| ۱۳۱۲ | | وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا | " |
| ۱۳۱۳ | | یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ الخ | " |
| ۱۳۱۴ | ۱۰۰۶ | ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت | " |
| ۱۳۱۵ | ۱۰۰۷-۱۰۰۸ | ایک کپڑے میں اشتمال کر کے نماز پڑھنا۔ | ۵۳۶ |
| | | اشتمال کا معنی | " |
| ۱۳۱۶ | ۱۰۰۹-۱۰۱۰ | ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا طریقہ | ۵۳۷ |
| ۱۳۱۷ | | اشتمال صماء کا مفہوم۔ | |
| ۱۳۱۸ | ۱۰۱۱ | حضرت جابر پر ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا اعتراض | ۵۳۸ |
| ۱۳۱۹ | ۱۰۱۲ | ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت ہے | " |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۳۲۰ | ۱۰۱۳ | ایک کرتے میں نماز پڑھنی جائز ہے | ۵۳۹ |
| | | ستر کی اقسام | " |
| ۱۳۲۱ | ۱۰۱۴ | نماز میں سدل کی ممانعت | ۵۴۰ |
| | | سدل کا معنی۔ | " |
| ۱۳۲۲ | ۱۰۱۵ | ٹخنے سے کپڑا لٹکا کر نماز پڑھنے کی ممانعت | ۵۴۱ |
| ۱۳۲۳ | | اسبال کا مفہوم۔ | " |
| ۱۳۲۴ | ۱۰۱۶ | منقش حاشیہ دار چادر میں نماز پڑھنی ناپسندیدہ ہے۔ | ۵۴۲ |
| ۱۳۲۵ | | | |
| ۱۳۲۶ | ۱۰۱۷ | ریشم کی قبا میں نماز پڑھنے کو ناپسند فرمایا۔ | ۵۴۳ |
| ۱۳۲۷ | ۱۰۱۸ | رنگین باتصویر باریک پردہ دروازے پر لٹکانا منع ہے۔ | " |
| ۱۳۲۸ | | نمازی کے لباس اور سامنے تصاویر نہیں ہونی چاہییں | " |
| ۱۳۲۹ | ۱۰۱۹ | نمازی مرد کا ستر | " |
| ۱۳۳۰ | | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی ستر عورت کے بارے میں فرماتے ہیں۔ | ۵۴۴ |
| ۱۳۳۱ | ۱۰۲۰ | مردوں کے لیے ستر عورت ناف سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک ہے۔ | ۵۴۵ |
| ۱۳۳۲ | ۱۰۲۱ | گھٹنا ستر میں داخل ہے۔ | ۵۴۶ |
| ۱۳۳۳ | ۱۰۲۲ | لونڈی کا ستر | " |
| ۱۳۳۴ | ۱۰۲۳ | عورتوں کو باریک کپڑا پہننا منع ہے | ۵۴۷ |
| ۱۳۳۵ | ۱۰۲۴ | نوخیز لڑکیوں کا ستر | " |
| ۱۳۳۶ | | فاضل بریلوی کی تحقیق کہ عورتوں کے لیے تیس اعضاء کا چھپانا فرض ہے | " |
| ۱۳۳۷ | ۱۰۲۵ | بالغ عورتوں کی نماز اوڑھنی کے بغیر | ۵۴۹ |

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | نہیں ہوتی۔ | |
| ۱۳۳۸ | ۱۰۲۶ | عورت بغیر تہ بند کے صرف اوڑھنی میں نماز پڑھ سکتی ہے۔ | ۵۴۹ |
| ۱۳۳۹ | ۱۰۲۷ | یہود کی مخالفت کرنے کا حکم | ۵۵۰ |
| ۱۳۴۰ | ۱۰۲۸ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں نعلین مبارک اتار دیئے۔ | " |
| ۱۳۴۱ | | کپڑوں پر یا نعلین پر کتنی نجاست لگی ہو تو نماز ہو جاتی ہے۔ | ۵۵۱ |
| ۱۳۴۲ | ۱۰۲۹ | نمازی اپنے جوتے کہاں رکھے | " |
| ۱۳۴۳ | ۱۰۳۰ | ننگے پاؤں اور نعلین میں نماز | ۵۵۲ |
| | | **باب** | ۵۵۳ |
| ۱۳۴۴ | | سترہ کے بیان میں | |
| ۱۳۴۵ | | سترہ کا معنی ومطلب | |
| ۱۳۴۶ | ۱۰۳۱ | نماز کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے برچھی گاڑھی جاتی۔ | " |
| ۱۳۴۷ | ۱۰۳۲ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مستعمل پانی کو صحابہ کرام تبرکاً لیتے تھے۔ | " |
| ۱۳۴۸ | ۱۰۳۳ | جنگل میں سترہ نہ ہونے کی صورت میں نماز | ۵۵۴ |
| ۱۳۴۹ | ۱۰۳۴ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کو سترہ بنا لیتے تھے۔ | " |
| ۱۳۵۰ | ۱۰۳۵ | کجاوے کی لکڑی کا سترہ | ۵۵۵ |
| ۱۳۵۱ | ۱۰۳۶ | نمازی کے سامنے سے گذرنے کی وعید | " |
| ۱۳۵۲ | ۱۰۳۷ | نمازی کے آگے سے گذرنے کی بجائے سو سال تک کھڑا رہنا بہتر ہے۔ | ۵۵۶ |
| ۱۳۵۳ | ۱۰۳۸ | نمازی کے سامنے سے گزرنے کی بجائے زمین میں دھنسا دیا جانا بہتر ہے | " |
| ۱۳۵۴ | ۱۰۳۹ | نمازی کے آگے سے گزرنے سے اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔ | ۵۵۶ |
| ۱۳۵۵ | ۱۰۴۰ | نمازی کے آگے سے گذرنے والے کو روکنا چاہیے | ۵۵۷ |
| ۱۳۵۶ | | نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ تحریمی ہے۔ | " |
| ۱۳۵۷ | ۱۰۴۱ | مسلمان کی نماز، آگے سے گزرنے والے کی وجہ سے فاسد نہیں ہوتی | " |
| ۱۳۵۸ | ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ | حضرت عائشہ صدیقہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے عرض میں لیٹی ہوتی تھی۔ | ۵۵۸ |
| ۱۳۵۹ | ۱۰۴۴ | حضرت ابن عباس مقتدیوں کے آگے سے گزرے | " |
| ۱۳۶۰ | ۱۰۴۵ | نمازی گذرنے والے کو ہاتھ سے اشارہ کر دے۔ | ۵۵۹ |
| ۱۳۶۱ | ۱۰۴۶ | نماز کسی سترے کے سامنے نماز ادا کی جائے۔ | " |
| ۱۳۶۲ | ۱۰۴۷ | سترے کے قریب ہی سجدہ کرنا چاہیے | ۵۶۰ |
| ۱۳۶۳ | ۱۰۴۸ | سترہ دائیں یا بائیں ابرو کے مقابل نصب کرنا چاہیے۔ | " |
| | | **باب** | ۵۶۱ |
| ۱۳۶۴ | | نماز کی صفت کے بیان میں | |
| ۱۳۶۵ | | وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ | " |
| ۱۳۶۶ | ب | وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ | " |
| ۱۳۶۷ | ج | وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلّٰى | " |
| ۱۳۶۸ | د | وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ | ۵۶۲ |


www.waseemziyai.com

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۳۶۹ | ـد | فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ | ۵۶۲ |
| ۱۳۷۰ | س | وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ | " |
| ۱۳۷۱ | ص | وَارْكَعُوْا۔ | " |
| ۱۳۷۲ | ط | كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ | ۵۶۳ |
| ۱۳۷۳ | ۱۰۴۹ | ارکان نماز تعدیل سے ادا کرنے کا حکم تعدیل ارکان واجب ہے | " |
| ۱۳۷۴ | ۱۰۵۰ | ایک صحابی کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم | ۵۶۵ |
| ۱۳۷۵ | ۱۰۵۱ | تعدیل کے ساتھ نماز ادا نہ کرنے والے کو تنبیہ | " |
| ۱۳۷۶ | ۱۰۵۲ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ | ۵۶۶ |
| ۱۳۷۷ | ۱۰۵۳ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کی ابتداء اللہ اکبر سے فرماتے۔ | ۵۶۷ |
| ۱۳۷۸ | ۱۰۵۴ | رکوع سے اٹھنے کے علاوہ ہر رکن ادا کرنے سے قبل اللہ اکبر سے فرماتے | " |
| ۱۳۷۹ | ۱۰۵۵ | رکوع اور دونوں سجدوں میں جاتے وقت اللہ اکبر کہنا | ۵۶۸ |
| ۱۳۸۰ | ۱۰۵۶ | چار رکعت والی نماز میں بائیس مرتبہ اللہ اکبر کہا جاتا ہے۔ | " |
| ۱۳۸۱ | ۱۰۵۷ | تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھانا چاہیئے۔ | ۵۶۹ |
| ۱۳۸۲ | ۱۰۵۸ | تکبیر تحریمہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دونوں بغلیں مبارک دیکھی جاسکتی تھیں | " |
| ۱۳۸۳ | ۱۰۵۹ | دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کے درمیان | ۵۷۰ |
| ۱۳۸۴ | ۱۰۶۰ | دونوں ہاتھوں کو روبہ قبلہ کرکے کانوں تک اٹھانا | " |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۳۸۵ | ۱۰۶۱ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بوقت قیام نماز ہاتھوں کو بلند فرماتے۔ | ۵۷۰ |
| ۱۳۸۶ | ۱۰۶۲ | نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں ہے۔ | ۵۷۱ |
| ۱۳۸۷ | ۱۰۶۳ | حضرت عبداللہ بن مسعود نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے رفع یدین نہیں کیا۔ | " |
| ۱۳۸۸ | ۱۰۶۴/۱۰۶۵ | نماز میں صرف ایک ہی مرتبہ رفع یدین۔ | ۵۷۲ |
| ۱۳۸۹ | ۱۰۶۶ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ | " |
| ۱۳۹۰ | ۱۰۶۷ | ہاتھوں کو نماز میں شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح نہ ہلایا کرو۔ | ۵۷۳ |
| ۱۳۹۱ | | نماز میں سکون و اطمینان کا حکم | " |
| ۱۳۹۲ | | كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ کا مطلب | |
| ۱۳۹۳ | | ائمہ احناف کا رفع یدین کے ترک والی احادیث پر عمل ہے۔ | ۵۷۴ |
| ۱۳۹۴ | ۱۰۶۸ | امام ابوحنیفہ، اور امام اوزاعی کا ترک رفع یدین پر مکالمہ | ۵۷۵ |
| ۱۳۹۵ | ۱۰۶۹ | حضرت ابن عمر تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ | ۵۷۶ |
| ۱۳۹۶ | | رفع یدین کے متعلق علامہ عینی فرماتے ہیں کہ وہ ابتدائے اسلام میں جائز تھا، بعد میں منسوخ ہوگیا۔ | ۵۷۷ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۳۹۷ | ۱۰۷۰ | حضرت عمر بن خطاب بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ | ۵۷۷ |
| ۱۳۹۸ | ۱۰۷۱ | حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھاتے۔ | ″ |
| ۱۳۹۹ | | رفع یدین کا حکم منسوخ ہو چکا ہے | ۵۷۸ |
| ۱۴۰۰ | ۱۰۷۲ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرات شیخین رفع یدین نہیں کیا کرتے تھے۔ | ″ |
| ۱۴۰۱ | ۱۰۷۳ | تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز کے کسی بھی حصہ میں رفع یدین نہیں۔ | ″ |
| ۱۴۰۲ | ۱۰۷۴ | حضرت ابراہیم نخعی نماز میں رفع یدین سے منع فرماتے تھے۔ | ۵۷۹ |
| ۱۴۰۳ | ۱۰۷۵ | حضرت ابراہیم نخعی نے وائل حضرمی کی تردید کی۔ | ″ |
| ۱۴۰۴ | ۱۰۷۶/۱۰۷۷ | حضرت علقمہ بن وائل کی حدیث کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع یدین کیا کرتے تھے۔ | ۵۸۰ |
| ۱۴۰۵ | | رفع یدین کے متعلق مختلف احادیث میں آئمہ کی تطبیق | ۵۸۱ |
| ۱۴۰۶ | ۱۰۷۸/۱۰۷۹ | نماز میں سیدھے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑ لینا۔ | ۵۸۲ |
| ۱۴۰۷ | ۱۰۸۰ | جماعت انبیاء کو تین حکم | ″ |
| ۱۴۰۸ | ۱۰۸۱ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابی کا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا۔ | ″ |
| ۱۴۰۹ | ۱۰۸۲ | تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے میں حنفی مذہب کے تین قول | ″ |
| ۱۴۱۰ | ۱۰۸۳ | سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر، ناف کے نیچے باندھنا۔ | ۵۸۴ |
| ۱۴۱۱ | ۱۰۸۴ | زیر ناف ہاتھ باندھنا سنت ہے۔ | ۵۸۴ |
| ۱۴۱۲ | ۱۰۸۵ | حضرت ابراہیم نخعی نماز میں زیر ناف ہاتھ باندھتے تھے۔ | ۵۸۵ |
| ۱۴۱۳ | ۱۰۸۶ | نماز میں لمبے قیام کی زیادہ فضیلت ہے۔ | ″ |
| ۱۴۱۴ | | دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ ہو۔ | ″ |
| ۱۴۱۵ | ۱۰۸۷ | چار صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا۔ | ۵۸۶ |
| ۱۴۱۶ | ۱۰۸۸ | رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے | ″ |
| ۱۴۱۷ | ۱۰۸۹ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع میں پشت مبارک سیدھی رکھتے تھے | ۵۸۷ |
| ۱۴۱۸ | ۱۰۹۰ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع میں سر مبارک نہ جھکاتے، نہ اٹھائے رکھتے۔ | ″ |
| ۱۴۱۹ | ۱۰۹۱ | رکوع سے سر اٹھا کر اطمینان سے کھڑے ہو کر سجدہ کیا جائے۔ | ″ |
| ۱۴۲۰ | ۱۰۹۲ | قومہ کے بعد فوراً سجدہ کیا جائے۔ | ۵۸۸ |
| | | عورتوں کے سجدہ کا طریقہ | ″ |
| ۱۴۲۱ | ۱۰۹۳ | چہرہ کو سجدہ کی حالت میں دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھا جائے۔ | ۵۸۹ |
| ۱۴۲۲ | ۱۰۹۴ | سجدہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر ہوتے۔ | ″ |
| ۱۴۲۳ | ۱۰۹۵ | سجدہ سے اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ سے ٹیک لگا کر نہ اٹھا جائے۔ | ۵۹۰ |
| ۱۴۲۴ | ۱۰۹۶ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ حضرت ابو حمید نے بیان کیا | ″ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۴۲۵ | ۱۰۹۷ | حضرت عبداللہ بن مسعود دوسری رکعت کے لیے پنجے کے بل کھڑے ہوتے۔ | ۵۹۱ |
| ۱۴۲۶ | ۱۰۹۸ | حضرت علی اور دیگر اصحاب رسول کا بھی یہی معمول تھا۔ | " |
| ۱۴۲۷ | ۱۰۹۹/۱۱۰۰ | صحابہ دوسری اور تیسری رکعت کے لیے جلسۂ استراحت کئے بغیر اٹھتے تھے۔ | ۵۹۲ |
| ۱۴۲۸ | ۱۱۰۱ | التحیات میں بیٹھنے کا طریقہ | " |
| ۱۴۲۹ | ۱۱۰۲ | نماز میں دائیں قدم کو کھڑا کرنا اور بائیں پر بیٹھنا سنّت ہے۔ | ۵۹۳ |
| ۱۴۳۰ | ۱۱۰۳ | نماز میں بایاں پاؤں بچھا کر بیٹھا جائے۔ | " |
| ۱۴۳۱ | | قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنے کی بحث | " |
| ۱۴۳۲ | | اختتام نماز پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے کی بحث | ۵۹۴ |
| ۱۴۳۳ | | عمداً اپنے کسی فعل سے نماز ختم کرنے کی بحث | ۵۹۵ |
| ۱۴۳۴ | ۱۱۰۴ | نماز میں سلام پھیرنے کا اختیار | " |
| ۱۴۳۵ | ۱۱۰۵ | نماز کے آخر میں حدث واقع ہو تو نماز ہو جاتی ہے۔ | ۵۹۶ |
| ۱۴۳۶ | | امام اعظم ابو حنیفہ پر غلط اعتراض کا جواب۔ | " |
| ۱۴۳۷ | ۱۱۰۶ | تشہد پر نماز ختم ہو جاتی ہے۔ | ۵۹۷ |
| ۱۴۳۸ | ۱۱۰۷ | سیدھے جانب سلام پھیرتے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آتی تھی۔ | " |
| ۱۴۳۹ | ۱۱۰۸ | ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھنا چاہیے | " |
| | | باب | ۵۹۸ |
| ۱۴۴۰ | | تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے | |
| ۱۴۴۱ | | وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ | " |
| ۱۴۴۲ | ۱۱۰۹ | تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھی جائے۔ | " |
| ۱۴۴۳ | ۱۱۱۰ تا ۱۱۱۲ | تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا کن الفاظ میں پڑھی جائے۔ | " |
| ۱۴۴۴ | ۱۱۱۳ | سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کی جگہ کوئی دوسری حمد و ثناء بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ | ۶۰۰ |
| ۱۴۴۵ | | اس حدیث کے راوی پر محدثین کلام فرماتے ہیں۔ | ۶۰۱ |
| ۱۴۴۶ | ۱۱۱۴ | سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثناء کی جگہ یہ دعا بھی پڑھتے تھے | ۶۰۲ |
| ۱۴۴۷ | ۱۱۱۵ | حضور پُرنور شافع یوم النشور ثناء کی جگہ یہ کلمات بھی پڑھتے تھے۔ | " |
| ۱۴۴۸ | | رکوع کی دعا | |
| ۱۴۴۹ | | رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہونے کی دعا۔ | ۶۰۳ |
| ۱۴۵۰ | | سجدہ کی دعا | ۶۰۴ |
| ۱۴۵۱ | | التحیات اور سلام کے درمیان کی دعا | " |
| ۱۴۵۲ | ۱۱۱۶ | تکبیر تحریمہ کے بعد حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کلمات بھی بطور ثناء پڑھے ہیں۔ | ۶۰۵ |
| ۱۴۵۳ | ۱۱۱۷ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا بھی پڑھتے تھے۔ | " |
| ۱۴۵۴ | ۱۱۱۸ | سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل میں ثناء کی جگہ یہ پڑھتے۔ | ۶۰۶ |
| ۱۴۵۵ | ۱۱۱۹ | تکبیر تحریمہ کے بعد سکوت | ۶۰۸ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۴۵۶ | ۱۱۲۰ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیسری رکعت میں کھڑے ہوتے ہی قرأت شروع فرما دیتے تھے۔ | ۶۰۸ |
| | | **باب** | ۶۰۹ |
| ۱۴۵۷ | | **نماز کی قرأت کے بیان میں** | |
| ۱۴۵۸ | | فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ | " |
| ۱۴۵۹ | | وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا الخ | " |
| ۱۴۶۰ | ۱۱۲۱ | امام کے پیچھے خاموش رہنا واجب ہے | " |
| ۱۴۶۱ | ۱۱۲۲ | مقتدی کی قرأت سے امام کو بھول ہو جاتی ہے۔ | ۶۱۰ |
| ۱۴۶۲ | ۱۱۲۳ / ۱۱۲۴ | مقتدی کو قرأت خلف الامام کی ممانعت کی گئی ہے۔ | " |
| ۱۴۶۳ | | اِسْتَمِعُوْا اور اَنْصِتُوْا امر کے صیغے ہیں۔ | " |
| ۱۴۶۴ | ۱۱۲۵ | امام کی قرأت سن کر خاموشی سے سننا اور سوچنا چاہیے۔ | ۶۱۲ |
| ۱۴۶۵ | ۱۱۲۶ تا ۱۱۲۹ | آیت فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا کے نزول کی وجہ | " |
| ۱۴۶۶ | | مقتدی کے لیے امام کے پیچھے کھڑے ہونے کے دو حکم ہیں۔ | ۶۱۳ |
| ۱۴۶۷ | | مذہب احناف کے مطابق مقتدی جہری نمازوں میں کان لگا کر سنے اور سری میں خاموش رہے۔ | " |
| ۱۴۶۸ | | قرأت خلف الامام کی ممانعت اسّی (۸۰) جلیل القدر صحابہ سے مروی ہے۔ | ۶۱۴ |
| ۱۴۶۹ | | استماع کا حکم جہری نمازوں سے متعلق ہے اور انصات کا حکم سری نمازوں سے متعلق ہے۔ | ۶۱۵ |
| ۱۴۷۰ | | مذہب حنفی کی تائید احادیث سے | ۶۱۵ |
| ۱۴۷۱ | ۱۱۳۰ | قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی | ۶۱۶ |
| ۱۴۷۲ | ۱۱۳۱ | قرآن کے بغیر کوئی نماز نہیں ہے | " |
| ۱۴۷۳ | | نماز میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا فرض نہیں ہے۔ | ۶۱۷ |
| ۱۴۷۴ | ۱۱۳۲ / ۱۱۳۳ | سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز ناقص ہے | ۶۱۸ |
| ۱۴۷۵ | | نماز میں بعض چیزیں فرض ہیں اور بعض واجب | ۶۱۹ |
| ۱۴۷۶ | | فرض اور واجب میں فرق | " |
| ۱۴۷۷ | | نماز میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے۔ | " |
| ۱۴۷۸ | ۱۱۳۴ | نماز میں سورۃ فاتحہ اور قرآن پڑھنے کا حکم | ۶۲۰ |
| ۱۴۷۹ | | نماز میں مطلق قرأت فرض ہے۔ | " |
| ۱۴۸۰ | | حنفیوں پر اعتراض اور اس کا جواب | ۶۲۱ |
| ۱۴۸۱ | | تمام تابعین نے حدیث لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کو قبول نہیں کیا | ۶۲۲ |
| ۱۴۸۲ | ۱۱۳۵ | سورۃ فاتحہ اور قرآن نہ پڑھنے والے کی نماز کامل نہیں۔ | ۶۲۳ |
| ۱۴۸۳ | ۱۱۳۶ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورہ بھی ملاتے۔ | " |
| ۱۴۸۴ | | سورۃ فاتحہ اور ضم سورۃ کا پڑھنا واجب ہے۔ | ۶۲۴ |
| ۱۴۸۵ | ۱۱۳۷ | سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی | ۶۲۵ |
| ۱۴۸۶ | ۱۱۳۸ | تنہا نماز پڑھنے والا سورۃ فاتحہ | ۶۲۶ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | بھی پڑھے گا۔ | |
| ۱۴۸۷ | ۱۱۳۹-۱۱۴۰ | بغیر سورۃ فاتحہ کے نماز ناقص ہوتی ہے۔ | ۶۲۶ |
| ۱۴۸۸ | ۱۱۴۱-۱۱۴۲ | امام کے پیچھے مقتدی کچھ نہ پڑھے | ۶۲۷ |
| ۱۴۸۹ | ۱۱۴۳ | ہر رکعت میں قرأت ضروری ہے | ″ |
| ۱۴۹۰ | ۱۱۴۴ | صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے قرأت ترک فرمادی۔ | ۶۲۸ |
| ۱۴۹۱ | ۱۱۴۵ | ہر رکن میں امام کی اقتداء کی جائے | ″ |
| ۱۴۹۲ | ۱۱۴۶ | امام کے پیچھے قرأت نہ کی جائے | ۶۲۹ |
| ۱۴۹۳ | ۱۱۴۷ | نمازی اپنے پروردگار سے راز و نیاز کرتا ہے۔ | ۶۲۹ |
| ۱۴۹۴ | | قرأت خلف الامام نہ کرنے پر عقلی دلیل | ۶۳۰ |
| ۱۴۹۵ | ۱۱۴۸-۱۱۴۹ | مقتدی کی تلاوت امام کو الجھن میں ڈال دیتی ہے۔ | ″ |
| ۱۴۹۶ | ۱۱۵۰ | امام کی قرأت مقتدی کو کافی ہے | ۶۳۱ |
| | | مقتدی مطلقاً امام کے پیچھے قرأت نہ کرے۔ | ۶۳۲ |
| ۱۴۹۷ | ۱۱۵۱-۱۱۵۲ | امام کی قرأت مقتدی کی بھی قرأت ہے۔ | ″ |
| ۱۴۹۸ | ۱۱۵۳ | صحابۂ کرام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے قرأت کو برا سمجھتے تھے۔ | ۶۳۳ |
| ۱۴۹۹ | | دس جلیل القدر صحابہ قرأت خلف الامام کی شدت کے ساتھ ممانعت فرماتے | ۶۳۴ |
| ۱۵۰۰ | ۱۱۵۴ | امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے | ۶۳۵ |
| ۱۵۰۱ | | امام کی قرأت مقتدی کی قرأت کا بدل | ″ |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | اور قائم مقام ہے۔ | |
| ۱۵۰۲ | ۱۱۵۵ | امام تو قرأت کرتا ہی ہے۔ | ۶۳۶ |
| ۱۵۰۳ | ۱۱۵۶ | قرأت خلف الامام کی ممانعت | ″ |
| ۱۵۰۴ | ۱۱۵۷ | مقتدی امام کے پیچھے خاموش کھڑا رہے۔ | ″ |
| ۱۵۰۵ | ۱۱۵۸ | امام کی قرأت کافی ہے۔ | ۶۳۷ |
| ۱۵۰۶ | ۱۱۵۹ | مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنی چاہیے۔ | ″ |
| ۱۵۰۷ | ۱۱۶۰-۱۱۶۱ | کسی بھی نماز میں قرأت خلف الامام نہ کیا کرو۔ | ″ |
| ۱۵۰۸ | ۱۱۶۲ | مقتدی سری نمازوں میں بھی قرأت خلف الامام نہ کرے | ″ |
| ۱۵۰۹ | ۱۱۶۳ تا ۱۱۶۵ | جو امام کے پیچھے قرأت کرے تو اس نے اقتداء کا حق ادا نہیں کیا | ۶۳۸ |
| ۱۵۱۰ | ۱۱۶۶-۱۱۶۷ | صحابۂ کرام امام کے پیچھے قرأت نہیں کیا کرتے تھے۔ | ″ |
| ۱۵۱۱ | ۱۱۶۸ | حضرت ابن عمر سے قرأت خلف الامام کے متعلق سوال | ۶۳۹ |
| ۱۵۱۲ | ۱۱۶۹ | حضرت عبد اللہ بن مسعود سے بھی سوال کیا گیا۔ | ″ |
| ۱۵۱۳ | ۱۱۷۰ | امام کے پیچھے سب سے پہلے قرأت کرنے والا متہم ہوا۔ | ۶۴۰ |
| ۱۵۱۴ | ۱۱۷۱ | منہ میں انگار رکھ لینا قرأت خلف الامام سے بہتر ہے۔ | ″ |
| ۱۵۱۵ | | قرأت خلف الامام کرنے والے کے دانت توڑ دیئے جائیں۔ | ″ |
| ۱۵۱۶ | ۱۱۷۲ | قرأت خلف الامام کرنے والے کے منہ میں انگار رکھنا زیادہ پسندیدہ ہے | ″ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۵۱۷ | ۱۱۷۳ | کیا ہی اچھا ہوتا قرأت خلف الامام کرنے والے کے منہ میں پتھر پڑ جاتے | ۶۲۰ |
| ۱۵۱۸ | ۱۱۷۴ | قرأت خلف الامام کرنے والے کے منہ میں مٹی بھر دی جائے۔ | ۶۲۱ |
| ۱۵۱۹ | ۱۱۷۵ | قرأت خلف الامام کرنے والے کے منہ میں پتھر | " |
| ۱۵۲۰ | ۱۱۷۶ | قرأت خلف الامام کرنے والے کی کوئی نماز نہیں۔ | " |
| ۱۵۲۱ | ۱۱۷۷ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع فرمایا کرتے تھے۔ | ۶۲۲ |
| ۱۵۲۲ | ۱۱۷۸ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلی رکعت کے آخر اور دوسری کے شروع میں سکوت نہیں فرماتے تھے۔ | ۶۲۳ |
| ۱۵۲۳ | ۱۱۷۹ | اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان سورۃ فاتحہ کے دو حصے۔ | " |
| ۱۵۲۴ | | بسم اللہ سورۃ فاتحہ کا جزو نہیں ہے | ۶۲۴ |
| ۱۵۲۵ | | علامہ ابن عبد البر نے کہا کہ قطعیت کے ساتھ ثابت ہے کہ بسم اللہ سورۃ فاتحہ کی جزو نہیں ہے۔ | ۶۲۵ |
| ۱۵۲۶ | ۱۱۸۰/۱۱۸۱ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین بسم اللہ جہر سے نہیں پڑھا کرتے تھے۔ | " |
| ۱۵۲۷ | ۱۱۸۲ | بسم اللہ کو نماز میں بلند آواز سے پڑھنا بدعت ہے۔ | ۶۲۶ |
| ۱۵۲۸ | ۱۱۸۳/۱۱۸۶ | صحابۂ کرام نماز میں بسم اللہ آہستہ پڑھا کرتے تھے | ۶۲۷ |
| ۱۵۲۹ | ۱۱۸۷ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کی ابتداء میں اعوذ باللہ آہستہ پڑھتے تھے۔ | ۶۲۸ |
| ۱۵۳۰ | ۱۱۸۸ | حضرات عمر اور علی بسم اللہ اور اعوذ باللہ نماز میں جہر سے نہیں پڑھتے تھے۔ | " |
| ۱۵۳۱ | ۱۱۸۹ | اعوذ باللہ اور ربنا لک الحمد نماز میں آہستہ پڑھی جائے۔ | " |
| ۱۵۳۲ | ۱۱۹۰ | چار چیزیں نماز میں امام آہستہ پڑھے | " |
| ۱۵۳۳ | ۱۱۹۱ | امام کے ساتھ آمین کہنے کا حکم | ۶۲۹ |
| ۱۵۳۴ | | ولا الضالین کی ضاد کو ظا پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ | ۶۵۰ |
| ۱۵۳۵ | | امام احمد رضا بریلوی نے ضاد، زا، دال اور ظا کی عمدہ تحقیق فرمائی ہے۔ | " |
| ۱۵۳۶ | | امام کی قرأت فاتحہ کے بعد کس وقت آمین کہی جائے۔ | ۶۵۱ |
| ۱۵۳۷ | ۱۱۹۲ | نماز میں امام کی اقتداء ہونی چاہیئے | " |
| ۱۵۳۸ | ۱۱۹۳/۱۱۹۵ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آمین آہستہ فرمائی۔ | ۶۵۲ |
| ۱۵۳۹ | ۱۱۹۶ | حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما نے بھی آمین آہستہ کہی۔ | ۶۵۳ |
| ۱۵۴۰ | ۱۱۹۷ | دعا کو آمین کی مہر لگا کر قبول کروایا جائے۔ | " |
| ۱۵۴۱ | ۱۱۹۸ | آخری دو رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔ | ۶۵۴ |
| ۱۵۴۲ | ۱۱۹۹ | مقتدی کسی بھی رکعت میں قرأت یا فاتحہ نہ پڑھیں۔ | " |


MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۵۴۳ | ۱۲۰۰ | فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں قرأت کیا کرو۔ | ۶۵۴ |
| ۱۵۴۴ | ۱۲۰۱ | نماز میں طوال مفصل پڑھا کرو | ۶۵۵ |
| ۱۵۴۵ | ۱۲۰۲ | نماز فجر میں سورۃ ق والقرآن المجید کی تلاوت | " |
| ۱۵۴۶ | | ظہر کی قرأت کے بارے میں فقہاء احناف کے دو قول | " |
| ۱۵۴۷ | ۱۲۰۳ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر میں واللیل اذا عسعس تلاوت فرماتے تھے۔ | ۶۵۶ |
| ۱۵۴۸ | ۱۲۰۴ | جمعہ کے دن فجر کی پہلی اور دوسری رکعت کی قرأت | " |
| ۱۵۴۹ | ۱۲۰۵ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیات کی مقدار پڑھا کرتے تھے۔ | " |
| ۱۵۵۰ | ۱۲۰۶ | نماز عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق تلاوت کی۔ | ۶۵۷ |
| ۱۵۵۱ | ۱۲۰۷ / ۱۲۰۸ | نماز مغرب میں قصار مفصل پڑھنے کا حکم | " |
| ۱۵۵۲ | ۱۲۰۹ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کی مغرب میں قل یاایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد تلاوت فرماتے تھے۔ | " |
| ۱۵۵۳ | ۱۲۱۰ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء میں اوساط مفصل پڑھا کرتے تھے۔ | " |
| ۱۵۵۴ | ۱۲۱۱ | حضرت عثمان غنی اوساط مفصل کی چند مخصوص سورتیں نماز عشاء میں تلاوت فرماتے تھے۔ | ۶۵۸ |
| ۱۵۵۵ | ۱۲۱۲ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عشاء کی ایک رکعت میں والتین تلاوت فرمائی۔ | ۶۵۸ |
| ۱۵۵۶ | ۱۲۱۳ | حضرت علی کی نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ تھی۔ | " |
| ۱۵۵۷ | | کون کونسی سورتیں طوال مفصل، اوساط مفصل اور قصار مفصل ہیں | " |
| ۱۵۵۸ | ۱۲۱۴ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر چھوٹی بڑی سورت کو نماز میں تلاوت کرتے تھے۔ | ۶۵۹ |
| ۱۵۵۹ | ۱۲۱۵ | حضرت ابوہریرہ نے نماز جمعہ میں اذا جاءك المنافقون تلاوت فرمائی | " |
| ۱۵۶۰ | ۱۲۱۶ | عیدین اور جمعہ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ کی تلاوت | " |
| ۱۵۶۱ | ۱۲۱۷ | عید اضحیٰ اور عید الفطر میں قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ کی تلاوت | ۶۶۰ |
| ۱۵۶۲ | ۱۲۱۸ | فجر کی پہلی رکعت میں قل یاایہا الکافرون اور دوسری قل ھو اللہ احد | " |
| ۱۵۶۳ | ۱۲۱۹ | فجر کی پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ کی اس آیت قولوا اٰمنا باللہ الخ کی تلاوت | " |
| ۱۵۶۴ | ۱۲۲۰ | فجر و مغرب کی سنتوں کی تلاوت | ۶۶۱ |
| ۱۵۶۵ | | جہرین کم از کم کتنی آواز ہونی چاہیے | " |
| ۱۵۶۶ | ۱۲۲۱ | لیلۃ الجن میں سورۃ الرحمٰن کی تلاوت | ۶۶۲ |
| ۱۵۶۷ | ۱۲۲۲ | سبح اسم ربك الاعلیٰ کی تلاوت کے | ۶۶۳ |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | بعد سبحان ربی الاعلیٰ کہا جائے | |
| ۱۵۶۸ | ۱۲۲۳ | سورۃ التین کی تلاوت کے بعد بلیٰ وَاَنَا عَلٰی ذَالِكَ مِنَ الشّٰاهِدِيْنَ کہے۔ | ۶۶۴ |
| ۱۵۶۹ | | علمائے احناف کے نزدیک آیات یا سورتوں کے بعد کی دعاؤں کو خارج نماز پڑھا جائے۔ | 〃 |
| | | **باب** | ۶۶۶ |
| ۱۵۷۰ | | رکوع کے بیان میں | |
| ۱۵۷۱ | | فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ | 〃 |
| ۱۵۷۲ | | سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى | 〃 |
| ۱۵۷۳ | | يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا۔ | 〃 |
| ۱۵۷۴ | ۱۲۲۴ | رکوع اور سجود ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے کیا جائے۔ | 〃 |
| ۱۵۷۵ | ۱۲۲۵ | رکوع سجود جلدی جلدی کرنے والے کی نماز کامل نہیں | ۶۶۷ |
| ۱۵۷۶ | ۱۲۲۶ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیام اور قعدہ طویل فرماتے تھے | 〃 |
| ۱۵۷۷ | ۱۲۲۷ | قومہ اور جلسہ میں تاخیر | ۶۶۸ |
| ۱۵۷۸ | ۱۲۲۸ | بدترین چور نماز چرانے والا ہے | 〃 |
| ۱۵۷۹ | ۱۲۲۹ | شرابی، زانی اور چور میں بدترین نماز کا چور ہے۔ | 〃 |
| ۱۵۸۰ | ۱۲۳۰ | تعدیل ارکان نہ کرنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔ | ۶۶۹ |
| ۱۵۸۱ | ۱۲۳۱ | تعدیل ارکان نہ کرنے والے کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ | 〃 |
| ۱۵۸۲ | ۱۲۳۲ | سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے | ۶۷۰ |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | کی ممانعت | |
| ۱۵۸۳ | | دعا کی دو قسمیں | ۶۷۰ |
| ۱۵۸۴ | ۱۲۳۳ | رکوع اور سجدے میں دعا | 〃 |
| ۱۵۸۵ | ۱۲۳۴ | رکوع اور سجدے میں تسبیح | 〃 |
| ۱۵۸۶ | ۱۲۳۵ | رکوع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا بھی پڑھی | ۶۷۱ |
| ۱۵۸۷ | ۱۲۳۶ | رکوع اور سجدے کی تسبیحات | 〃 |
| ۱۵۸۸ | | نفل نمازوں میں دوسری دعائیں اور تسبیحات بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ | |
| ۱۵۸۹ | ۱۲۳۷ | جو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا تو اس کی تعریف قبول ہوجاتی ہے۔ | ۶۷۲ |
| ۱۵۹۰ | ۱۲۳۸ | رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کی دعا | 〃 |
| ۱۵۹۱ | ۱۲۳۹ | اللھم ربنا لک الحمد کہنے والے کے صغیرہ وکبیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ | ۶۷۳ |
| ۱۵۹۲ | ۱۲۴۰ | تنہا نماز پڑھنے والا سمع اللہ لمن حمدہ کے ساتھ ربنا لک الحمد بھی کہے۔ | 〃 |
| ۱۵۹۳ | ۱۲۴۱ | سبحان ربی العظیم تین مرتبہ کہنے والے کا رکوع مکمل ہوجاتا ہے۔ | ۶۷۴ |
| ۱۵۹۴ | ۱۲۴۲ | حضرت عمر بن عبد العزیز کی نماز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ تھی۔ | 〃 |
| ۱۵۹۵ | | رکوع اور سجدے میں تسبیحات تین بار سے زائد پڑھنا مستحب ہے | 〃 |
| | | **باب** | ۶۷۶ |
| ۱۵۹۶ | | سجدہ کی کیفیت اور فضیلت میں | |
| ۱۵۹۷ | | وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا | 〃 |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۵۹۸ | | سجدوں کی اقسام | |
| ۱۵۹۹ | ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ | نماز میں سات ہڈیوں پر سجدہ کا حکم | ۶۷۶ |
| ۱۶۰۰ | | ناک اور پیشانی ایک ہی ہڈی ہے | " |
| ۱۶۰۱ | ۱۲۴۵ | سات ہڈیوں کو ٹیک کر سجدہ کا حکم | ۶۷۸ |
| ۱۶۰۲ | | امام عینی کی وضاحت | |
| ۱۶۰۳ | ۱۲۴۶ | بندے کے بدن کے سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں۔ | ۶۷۹ |
| ۱۶۰۴ | | پیشانی اور ناک کا حکم برابر ہے | " |
| ۱۶۰۵ | ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناک اور پیشانی کو زمین پر رکھ دیا۔ | " |
| ۱۶۰۶ | ۱۲۴۹ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناک پر پیشانی پر مٹی کا نشان | ۶۸۰ |
| ۱۶۰۷ | ۱۲۵۰ | اطمینان اور اعتدال سے سجدہ کا حکم | " |
| ۱۶۰۸ | ۱۲۵۱ | کوے کی ٹھونگ کی طرح سجدہ کی ممانعت | " |
| ۱۶۰۹ | ۱۲۵۲ | سجدہ میں دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھا جائے۔ | " |
| ۱۶۱۰ | ۱۲۵۳ | سجدہ میں دونوں بازو پہلوؤں سے اور پیٹ ران سے جدا ہو۔ | ۶۸۱ |
| ۱۶۱۱ | ۱۲۵۴ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ میں بازو کھول کر رکھتے۔ | " |
| ۱۶۱۲ | ۱۲۵۵ | پہلے گھٹنے پھر ہاتھ سجدہ میں رکھے جائیں۔ | " |
| ۱۶۱۳ | ۱۲۵۶ | سجدہ میں پیشانی دونوں ہاتھوں کے درمیان رہے۔ | ۶۸۲ |
| ۱۶۱۴ | ۱۲۵۷ | دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کی ممانعت۔ | " |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۶۱۵ | | اقعاء کی دو صورتیں۔ | ۶۸۲ |
| ۱۶۱۶ | ۱۲۵۸ | آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد سجدہ کرنے سے شیطان روتا ہے۔ | ۶۸۳ |
| ۱۶۱۷ | ۱۲۵۹ | حضرت ربیعہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطا | " |
| ۱۶۱۸ | | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر چیز کے مالک و مختار ہیں۔ | " |
| ۱۶۱۹ | ۱۲۶۰ | زیادہ سجدہ کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جنت عطا فرما دیتا ہے۔ | ۶۸۴ |
| ۱۶۲۰ | ۱۲۶۱ | سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے پروردگار کے انتہائی قریب ہوتا ہے۔ | " |
| ۱۶۲۱ | ۱۲۶۲ | سجدہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ | ۶۸۵ |
| ۱۶۲۲ | ۱۲۶۴ | دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ کی دعا۔ | " |
| ۱۶۲۳ | | جلسہ کی دعائیں تہجد، وتر، سنت اور نوافل میں پڑھی جائیں۔ | ۶۸۶ |
| ۱۶۲۴ | ۱۲۶۵ | دو سجدوں کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب اغفرلی فرمایا۔ | " |
| | | **باب** | ۶۸۷ |
| ۱۶۲۵ | | تشہد کے بیان میں | " |
| ۱۶۲۶ | ۱۲۶۶ | نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل مبارک | " |
| ۱۶۲۷ | ۱۲۶۷ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے التحیات میں بیٹھنے کا عمل شریف | " |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۶۲۸ | ۱۲۶۸ | کلمۂ شہادت پر انگشت شہادت سے اشارہ | ۶۸۸ |
| ۱۶۲۹ | ۱۲۶۹ | دونوں ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ کی ممانعت | 〃 |
| ۱۶۳۰ | ۱۲۷۰ | بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے اشارہ کا طریقہ | ۶۸۹ |
| ۱۶۳۱ | | احناف کے نزدیک قعدہ میں ہاتھ رکھنے اور انگشت شہادت سے اشارہ کا طریقہ۔ | 〃 |
| ۱۶۳۲ | ۱۲۷۱ | التحیات پڑھنے کی تلقین | ۶۹۰ |
| ۱۶۳۳ | ۱۲۷۲ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تشہد کی تعلیم فرمائی۔ | 〃 |
| ۱۶۳۴ | | تشہد کے بارے میں سب سے زیادہ صحیح حدیث ہے۔ | ۶۹۱ |
| ۱۶۳۵ | | حضرت ابن مسعود کی حدیث قوی ترین حدیث ہے۔ | 〃 |
| ۱۶۳۶ | ۱۲۷۳ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود کا ہاتھ پکڑ کر التحیات پڑھنی سکھائی۔ | ۶۹۲ |
| ۱۶۳۷ | ۱۲۷۴ | حضرت عبد اللہ بن مسعود نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے تشہد پڑھنا سیکھا ہے۔ | ۶۹۳ |
| ۱۶۳۸ | ۱۲۷۵ | حضرت ابو بکر صدیق صحابۂ کرام کو منبر پر بیٹھ کر تشہد سکھایا کرتے تھے | 〃 |
| ۱۶۳۹ | ۱۲۷۶ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشہد التحیات تھا۔ | ۶۹۴ |
| ۱۶۴۰ | ۱۲۷۷ | تشہد کے متعلق صحابہ کا اختلاف | 〃 |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۶۴۱ | ۱۲۷۸ | تشہد آہستہ پڑھنا چاہیے | ۶۹۴ |
| ۱۶۴۲ | ۱۲۷۹ | التحیات میں بیٹھنے کا طریقہ | 〃 |
| | | **باب** | ۶۹۵ |
| ۱۶۴۳ | | نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت | |
| ۱۶۴۴ | | إِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ الخ | 〃 |
| ۱۶۴۵ | | سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا واجب ہے | 〃 |
| ۱۶۴۶ | | نماز میں درود شریف پڑھنا امام ابو حنیفہ کے نزدیک سنت ہے۔ | 〃 |
| ۱۶۴۷ | | امام صاحب کی دلیل | 〃 |
| ۱۶۴۸ | ۱۲۸۰ | نماز کی قبولیت کا مدار التحیات اور درود شریف پر ہے۔ | ۶۹۶ |
| ۱۶۴۹ | ۱۲۸۱ | نماز میں درود پاک پڑھنے والے کی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ | 〃 |
| ۱۶۵۰ | ۱۲۸۲ | بغیر درود شریف کے، دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے | ۶۹۷ |
| ۱۶۵۱ | ۱۲۸۳ | درود پاک تحفہ ہے۔ | 〃 |
| ۱۶۵۲ | ۱۲۸۴ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود ان الفاظ میں بھیجا جائے | ۶۹۹ |
| ۱۶۵۳ | ۱۲۸۵ | اہلبیت پر درود شریف بھیجنے کے الفاظ | 〃 |
| ۱۶۵۴ | ۱۲۸۶ | حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ رحمت وسلامتی بھیجتا ہے۔ | ۷۰۰ |
| ۱۶۵۵ | ۱۲۸۷ | ایک بار درود پاک پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس بار رحمتیں نازل فرماتا ہے | ۷۰۱ |


MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
| --- | --- | --- | --- |
| ۱۶۵۶ | ۱۲۸۸ | دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، دس گناہ معاف اور دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ | ۷۰۱ |
| ۱۶۵۷ | ۱۲۸۹ | ایک مرتبہ صلوۃ والسلام پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس مرتبہ صلوۃ وسلام بھیجتا ہے۔ | " |
| ۱۶۵۸ | ۱۲۹۰ | ایک مرتبہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے ستر مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔ | ۷۰۲ |
| ۱۶۵۹ | ۱۲۹۱ | درود پڑھنے والے پر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت | " |
| ۱۶۶۰ | ۱۲۹۲ | قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب شخص۔ | " |
| ۱۶۶۱ | ۱۲۹۳ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سارا وقت درود پاک بھیجنے کا صلہ | " |
| ۱۶۶۲ | — | کثرت سے درود پاک پڑھنے کی ترغیب۔ | ۷۰۳ |
| ۱۶۶۳ | ۱۲۹۴ | بدنصیب شخص درود پاک نہ پڑھنے والا | ۷۰۴ |
| ۱۶۶۴ | ۱۲۹۵ | نام مبارک محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سُن کر درود پاک نہ پڑھنے والا بخیل ہے۔ | " |
| ۱۶۶۵ | ۱۲۹۶ | گھروں کو قبریں نہ بناؤ | " |
| ۱۶۶۶ | | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت | ۷۰۵ |
| ۱۶۶۷ | | وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ آیت سے زیارت روضۂ مبارک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استدلال | ۷۰۶ |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
| --- | --- | --- | --- |
| ۱۶۶۸ | | اعرابی کا واقعہ جس کے لیے قبر انور سے آواز آئی | ۷۰۶ |
| ۱۶۶۹ | | مقبول بندگان خدا کا وسیلہ بنانا جائز ہے۔ | " |
| ۱۶۷۰ | | دور سے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پہنچ جاتا ہے۔ | " |
| ۱۶۷۱ | ۱۲۹۷ | قبر انور کے پاس درود پاک پڑھنے والا کا درود حضور انور خود سنتے ہیں۔ | ۷۰۷ |
| ۱۶۷۲ | ۱۲۹۸ | بہت سے فرشتوں کا کام ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک صلوۃ والسلام کا پہنچانا ہے۔ | " |
| ۱۶۷۳ | ۱۲۹۹ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوۃ والسلام بھیجنے والے کا خود جواب دیتے ہیں۔ | " |
| ۱۶۷۴ | | موت کیا چیز ہے۔ | ۷۰۸ |
| ۱۶۷۵ | | ارواح زندہ ہیں، مختلف ارواح کی زندگی میں فرق، شہداء کو قبور میں رزق ملتا ہے۔ | " ۷۰۹ |
| ۱۶۷۶ | | انبیاء قبور میں شہداء سے اعلیٰ درجے میں زندہ ہیں۔ | " |
| ۱۶۷۷ | | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج سے نکاح جائز نہیں | ۷۱۰ |
| ۱۶۷۸ | | حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں کی طرف اٹھایا گیا۔ | " |
| ۱۶۷۹ | | حضرت ادریس علیہ السلام کی روح جسم سے نکالی گئی پھر واپس لوٹا دی گئی۔ | ۷۱۱ |
| ۱۶۸۰ | | فرشتے نے حضرت ادریس علیہ السلام، | " |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | سے مباحثہ کیا۔ | |
| ۱۶۸۱ | | فاضل بریلوی کی تحقیق کہ مرنے کے بعد روحیں زندہ ہوتی ہیں۔ | ۷۱۲ |
| | | باب | ۷۱۳ |
| ۱۶۸۲ | | تشہد میں دعا مانگنے کے بارے میں گناہ دو قسم کے ہیں۔ | 〃 |
| ۱۶۸۳ | ۱۳۰۰ | تشہد اور درود شریف کے بعد کی دُعا | ۷۱۴ |
| ۱۶۸۴ | ۱۳۰۱ | تشہد کے بعد کی دعا | 〃 |
| ۱۶۸۵ | ۱۳۰۲ | عذاب جہنم سے پناہ مانگنے کی دُعا | ۷۱۵ |
| ۱۶۸۶ | ۱۳۰۳ | حضرت ابوبکر صدیق کو تعلیم کی گئی تشہد کے بعد کی دعا | 〃 |
| ۱۶۸۷ | ۱۳۰۴ | حضرت معاذ کو نماز کے آخر میں یہ دعا پڑھنے کی تعلیم | 〃 |
| ۱۶۸۸ | ۱۳۰۵ | تشہد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا بھی تعلیم فرمائی ہے | ۷۱۶ |
| ۱۶۸۹ | ۱۳۰۶ | سب کلاموں سے بہتر کلام | 〃 |
| ۱۶۹۰ | ۱۳۰۷ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز سے سلام پھیرنا۔ | ۷۱۷ |
| ۱۶۹۱ | ۱۳۰۸ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختم نماز پر داہنی طرف سلام پھیرتے تھے | 〃 |
| ۱۶۹۲ | | نماز کے ختم پر دو سلام | 〃 |
| ۱۶۹۳ | ۱۳۰۹ | مقتدی سلام پھیرتے وقت امام کے سلام کا جواب دینے کی نیت کریں۔ | ۷۱۸ |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱۶۹۴ | | امام اور مقتدیوں کو اور مقتدیوں کا امام کو سلام کرنے کا طریقہ | ۷۱۸ |
| ۱۶۹۵ | ۱۳۱۰ | نماز سے فراغت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام کی طرف رخ انور پھیر لیتے۔ | ۷۱۹ |
| ۱۶۹۶ | ۱۳۱۱ | شیطان کو نماز میں حصہ دار بنانے کا مطلب | 〃 |
| ۱۶۹۷ | ۱۳۱۲ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام کے بعد اکثر بائیں جانب رخ انور پھیر کر بیٹھتے | 〃 |
| ۱۶۹۸ | ۱۳۱۳ | رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی سیدھی جانب بھی رُخ انور پھیر کر بیٹھتے۔ | 〃 |
| ۱۶۹۹ | ۱۳۱۴ | صحابہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں جانب رہنے کو پسند کرتے | ۷۲۰ |
| ۱۷۰۰ | ۱۳۱۵ | امام کے فرض نماز پڑھ لینے کی جگہ پر کوئی دوسرا وہاں نماز نہ پڑھے | 〃 |
| ۱۷۰۱ | ۱۳۱۶ | فرض نماز کی جگہ سے ہٹ کر دائیں، بائیں، آگے پیچھے کھڑے ہو کر سنت ونوافل ادا کئے جائیں۔ | 〃 |
| ۱۷۰۲ | ۱۳۱۷ | عورتیں فرض نماز پڑھ کر مردوں سے پہلے مسجد سے چلی جایا کرتیں تھیں۔ | ۷۲۱ |
| ۱۷۰۳ | ۱۳۱۸ | ہمیشہ باجماعت نماز پڑھنے کی ترغیب۔ | 〃 |


www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین !

کائنات کا تمام نظام، مشیت ایزدی کے تابع ہے، جو شخص بھی کوئی اچھا کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی توفیق ہی اس کے شامل حال ہوتی ہے، اس نے کسی کو حدیث کی خدمت کے لیے پیدا کیا، کسی کو تفسیر کی خدمت کی توفیق بخشی کسی کو فقہ کی تدوین واشاعت کا اعزاز بخشا، ہمارے ائمۂ احناف کی توجہ زیادہ تر کتاب وسنّت اور اجماع وقیاس سے مسائل فقہیہ کے استنباط اور استخراج کی طرف رہی، اور یہ بدیہی بات ہے کہ قرآن وحدیث کے علم کے بغیر دینی مسائل کا استنباط نہیں ہوسکتا، علم فقہ ادلّہ اربعہ (کتاب، سنت، اجماع اور قیاس) سے حاصل کئے جانے والے مسائل کے مرتب مجموعے ہی کا نام ہے۔

تاہم امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ احادیث کا مجموعہ جامع المسانید کے نام سے دستیاب ہے، امام محمد بن حسن شیبانی کی تصانیف موطا امام محمد اور کتاب الآثار معروف ومشہور ہیں، امام طحاوی کی شرح معانی الآثار بڑی اہمیت کی حامل ہے، امام علامہ ابن ہمام نے فتح القدیر میں اور علامہ بدرالدین عینی نے بخاری شریف کی شرح عمدۃ القاری اور دیگر تصانیف میں حضرت ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے لمعات اور اشعۃ اللمعات میں امام احمد رضا بریلوی نے فتاوی رضویہ میں کتاب وسنّت کی روشنی میں فقہ حنفی کی بھرپور تائید وتوثیق کی ہے، علامہ زبیدی نے عقود الجواہر المنیفہ میں حدیث کی مشہور کتابوں سے احناف کے دلائل جمع کر دیئے ہیں، ماضی قریب میں امام احمد رضا بریلوی کے خلیفہ اور شاگرد ملک العلماء مولانا علامہ محمد ظفر الدین بہاری نے چھ جلدوں میں صحیح البہاری کے نام سے عظیم الشان کتاب لکھی جس میں تقریباً پچاس ہزار احادیث جمع کردی گئی ہیں، مسلک اہل سنت وجماعت اور مذہب حنفی کے دلائل کا شاندار مجموعہ ہے لیکن افسوس کہ اس کی صرف ایک جلد چھپ سکی ہے جو کتاب الطہارۃ اور کتاب الصلوٰۃ پر مشتمل ہے۔

دینی مدارس میں عرصۂ دراز سے مشکوٰۃ المصابیح پڑھائی جارہی ہے، جو اپنی جامعیت کے لحاظ سے بڑی اہم کتاب ہے، چونکہ مشکوٰۃ اور مصابیح کے مصنف شافعی ہیں، اس لیے اختلافی مقامات پر وہی احادیث لائے ہیں جن سے حضرات شافعیہ استدلال کرتے ہیں، یہ ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جارہی تھی کہ طلباء کو پڑھانے کے لیے مشکوٰۃ شریف کے انداز پر ایک کتاب لکھی جائے جس میں وہ احادیث جمع کردی جائیں جن سے فقہائے احناف استدلال کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت محدث دکن، حضرت علامہ ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کو عطا فرمائی انہوں نے زجاجۃ المصابیح کے نام سے تقریباً اڑھائی ہزار صفحات پر مشتمل پانچ جلدوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں کتاب تصنیف فرمائی جسے حنفی مشکوٰۃ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کتاب کو دینی مدارس کے نصاب میں شامل کیا جائے اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے، خوشی کی بات یہ ہے کہ فرید بک سٹال لاہور کی طرف سے یہ کتاب اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کی جارہی ہے، اس کتاب کی اشاعت سے اہلِ علم قارئین کو پتہ چلے گا کہ فقہ حنفی کس قدر مضبوط دلائل کی بنیادوں پر استوار ہے۔

علامہ عبدالفتاح ابو غدہ، ملک شام کے شہر حلب کے رہنے والے اور علامہ زاہد الکوثری کے شاگرد ہیں۔ انہوں نے حج کے موقع پر زجاجہ کی پہلی جلد دیکھی تو حضرت مصنف کو مکتوب ارسال کیا، جس میں انہوں نے لکھا:

"مجھے یہاں حضرت والا کی تصنیف منیف زجاجۃ المصابیح کی جلد اوّل دستیاب ہوئی، جس کی وجہ سے میری بصر اور بصیرت دونوں روشن ہو گئے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بیش بہا نعمت سے جو نوازا ہے اس پر میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر پر اسلام اور حضرات احناف کی طرف سے جزاء خیر عطا فرمائے"۔

الفقیر الی اللہ۔ عبدالفتاح ابو غدہ

۱۴ محرم ۱۳۷۷ھ

فقیہ ہرات مولانا ابو نصر محمد اعظم برنا بادی، زجاجہ کی دو جلدوں کا مطالعہ کر چکے تھے تیسری جلد موصول ہونے پر انہوں نے اظہار مسرت کرتے ہوئے لکھا:

"زجاجہ کی دو جلدوں کی تدریس نے میری آنکھوں کو ٹھنڈک بخشی اور اب تیسری جلد کی وصولی میرے دل کی کشادگی اور شرحِ صدر کا سبب بن رہی ہے، یہ کتاب درحقیقت صحیح ترین احادیث کا ذخیرہ ہے، مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ مجھے ایسا بحر ذخار حاصل ہو گیا ہے جو میرے لیے بالکل کافی ہے، احناف کے لیے واضح حجت ہے، جہالت اور تنقید کی بیماریوں کے لیے قانون ہے اور مذہب حنفی کی توثیق میں جواب قاطع ہے۔۔۔۔۔۔ اللہ مؤلف اور اس کتاب کی طباعت اور اشاعت میں مدد کرنے والوں کو جزاء خیر مرحمت فرمائے"۔

مولانا ابوالحسن زید فاروقی (دہلی) نے اپنے تاثرات کا اظہار یوں کیا:

مصابیح ہو یا مشکوٰۃ ان کے مولف شافعی ہیں اور جن کتابوں سے مصابیح و مشکوٰۃ کی تالیف ہوئی ہے۔ وہ سب شوافع ہیں لہٰذا ان میں حضرت امام عالی مقام امام ابوحنیفہ کی ایک روایت کا بھی ذکر نہیں۔ ہمارے علماء احناف نے ان کتابوں کی شرح یا حاشیہ لکھ کر حنفی مذہب کے استدلالات لکھے ہیں۔ ۲۷ھ سے ۱۳۶۸ھ تک احناف کسمپرسی کی حالت میں رہے۔ مرقات، لمعات اور اشعۃ اللمعات کو ہر شخص خرید

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

نہیں سکتا۔ وہابیت اور غیر مقلدی کے اسباب پورے طرح اثر انداز ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے محدّث دکن کو توفیق دی کہ وہ حنفی مذہب کے استدلالات احادیث شریفہ کی مستند کتابوں سے جمع کریں ...... تقریباً بیس سال سے یہ کتاب عاجز کے پاس ہے اور جب بھی اس کتاب کو دیکھتا ہے محدث دکن کے لیے دعائے خیر کرتا ہے۔ قدس اللہ سرہ و نور ضریحہ۔

حریفاں بادہا خوردند و رفتند
تہی خمخانہا کردند و رفتند

سات سو سال سے جس شئے کی تمنا احناف کو تھی، اللہ کے لطف و کرم سے اب وہ ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ حضرت محدث دکن نے وہ کام کیا جو سات سو سال سے کوئی حنفی نہیں کرسکا۔ اس کتاب کی اشاعت سے غیر مقلدی اور وہابیت کے اثرات پھیلنے سے ان شاء اللہ بند ہوجائیں گے...... عاجز نے مختصر طور پر چند سطریں لکھ دی ہیں۔ علماء کرام اس کتاب کو دیکھیں اور مدارس عربیہ میں اس کو داخل نصاب کریں۔"

چہار شنبہ ۲۲ رصفر ۱۴۱۱ھ، ۱۲ ستمبر ۱۹۹۰ء

حضرت علامہ ابو الحسنات سید عبد اللہ شاہ نقشبندی قادری کی ولادت باسعادت دس ذوالحجہ ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۶ء بروز جمعہ حیدر آباد دکن میں ہوئی، اسی سال حیدر آباد کے مشہور جامعہ نظامیہ کی بنیاد رکھی گئی، آپ کا سلسلۂ نسب چوالیس واسطوں سے امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے، آپ کے جد اعلیٰ، سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایماء پر حجاز مقدس سے بیجا پور، ہندوستان تشریف لائے، عادل شاہی دور میں شاہی فرمان کے مطابق تعلقہ نلدرگ، ضلع عثمان آباد، مہاراشٹر میں قیام پذیر رہے، آپ کے والد ماجد مولانا حافظ سید مظفر حسین نقشبندی، حیدر آباد دکن میں منتقل ہوگئے اور وہیں ان کا وصال ہوا۔

یوں تو اس وقت حیدر آباد دکن اسلامی علوم و معارف کا مرکز تھا، ہر شہر اور گاؤں میں اولیاء کرام، علماء، فقہاء اور شعراء موجود تھے، حضرت علامہ کا خانوادہ بھی علمی، دینی اور روحانی اعتبار سے ممتاز حیثیت رکھتا تھا، آپ کے والد ماجد نہ صرف عالم و فاضل تھے بلکہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت مسکین شاہ نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۱۳۱۴ھ) کے مرید اور خلیفہ تھے، آپ کی والدۂ ماجدہ حضرت شہزادۂ قادری المعروف ہونٹ کٹے شاہ کی صاحبزادی اور عابدہ زاہدہ خاتون تھیں۔

حضرت علامہ سید عبد اللہ شاہ کی تعلیم و تربیت کا آغاز بڑے اہتمام سے ہوا، عالم ربانی محب رسول مقبول حضرت عاقبت شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ شریف پڑھائی، حیدر آباد کے مشہور فضلاء سے علوم دینیہ کی تحصیل کی،

آپ کے چند اساتذہ کے نام یہ ہیں۔

۱۔ شیخ الاسلام، فضیلت جنگ مولانا انوار اللہ خاں فاروقی، بانی جامعہ نظامیہ حیدر آباد دکن۔

۲۔ مولانا منصور علی خاں

۳۔ مولانا حبیب الرحمن بیدل سہارنپوری

۴۔ مولانا محمد یٰسین

۵۔ مولانا حکیم عبد الرحمن سہارنپوری

آخر الذکر بزرگ کے واسطے سے آپ کی سند حدیث شاہ محمد اسحاق دہلوی تک پہنچتی ہے حضرت سید عبد اللہ شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت پیر سید محمد بادشاہ بخاری کے دست اقدس پر بیعت ہوئے اور شرف خلافت سے مشرف ہوئے، آپ کے مرشد گرامی حضرت شاہ سعد اللہ کے مرید اور خلیفہ تھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا سعد اللہ تم دکن جاؤ، شاہ سعد اللہ، حضرت شاہ غلام علی دہلوی نقشبندی کے مرید اور شاہ ابو سعید مجددی کے خلیفہ تھے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔ شریعت وطریقت کی منزلیں طے کرنے کے بعد حضرت ابو الحسنات سید عبد اللہ شاہ نے تمام زندگی مسجد علی آقا حسینی علم، حیدر آباد میں مخلوق خدا کی راہنمائی اور علوم دینیہ کی خدمت میں گزار دی۔

حضرت علامہ سید عبد اللہ شاہ صحیح معنوں میں یادگار اسلاف تھے، اتباع سنت میں راسخ قدم تھے پانچوں وقت نماز کی خود امامت فرماتے، نماز فجر کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ حلقۂ ذکر قائم کرتے، اس کے بعد قرآن پاک کی تلاوت کرتے، حزب اعظم کی دعاؤں کا ورد کرتے، نماز اشراق ادا کرنے کے بعد گھر تشریف لے جاتے، ناشتہ کے بعد ظہر تک خواتین کو تلقین کرتے بعض خواتین حلقۂ ارادت میں داخل ہوتیں، نماز ظہر کے لیے مسجد میں آتے تو رات بارہ بجے کے بعد واپس گھر تشریف لے جاتے، اس دوران عقیدت مند حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے۔ رمضان المبارک میں خاص اہتمام فرماتے، پیرانہ سالی کے باوجود باقاعدہ روزے رکھتے، تراویح ادا کرتے، نماز تہجد میں ختم قرآن پاک کا اہتمام کرتے اور آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے

اللہ تعالیٰ نے عبادت وریاضت کے ذوق کے ساتھ تصنیف وتالیف کا بہترین ملکہ عطا فرمایا تھا، عربی اور اردو پر یکساں قدرت رکھتے تھے، تحریر اتنی سلیس اور شگفتہ تھی کہ معمولی پڑھا ہوا آدمی بھی ان کے بیان کردہ مطالب کو سمجھ لیتا ہے۔

ان کی تصانیف درج ذیل ہیں:

۱۔ زجاجۃ المصابیح (عربی) پانچ جلدوں میں ہندوستان اور پاکستان سے چھپ چکی ہے۔ اس کا مختصر تعارف اس سے پہلے بیان کیا جا چکا ہے، اس کے اردو ترجمہ کی آٹھ جلدیں چھپ چکی ہیں، ابھی نصف کتاب کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ترجمہ ہونے والا ہے۔

۲۔ سلوک مجددیہ : سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے سلوک پر اہم کتاب

۳۔ یوسف نامہ : (گلدستۂ طریقت) تفسیر سورۂ یوسف

۴۔ گلزار اولیاء : تذکرہ اولیاء نقشبندیہ

۵۔ فضائل نماز

۶۔ علاج السالکین

۷۔ کتاب المحبۃ

۸۔ میلاد نامہ

۹۔ معراج نامہ

۱۰۔ شہادت نامہ

۱۱۔ مواعظ حسنہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں عطا فرمائیں، بڑے صاحبزادے مولانا ابو البرکات سید شاہ خلیل اللہ نقشبندی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت کے جانشین تھے ۱۹۹۲ء کے آخر میں وصال فرماگئے ان کے جنازہ میں تقریباً دو لاکھ افراد نے شرکت کی، دوسرے صاحبزادے میاں سید احمد، مہاراشٹر (انڈیا) میں مقیم ہیں، تیسرے صاحبزادے میاں سید حبیب اللہ قادری رحمہ اللہ تعالیٰ تھے، چوتھے صاحبزادے میاں سید شاہ رحمت اللہ قادری ایم۔اے عثمانیہ، حیدرآباد دکن میں مقیم ہیں۔

حضرت شیخ طریقت محدث دکن نے درج ذیل حضرات کو خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا :

۱۔ مولانا ابو البرکات سید خلیل اللہ شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ (فرزند اکبر)

۲۔ مولانا سید رحمت اللہ شاہ (فرزند اصغر)

۳۔ مولانا سید عبد الرؤف رحمہ اللہ تعالیٰ

۴۔ حضرت غلام جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۔ حضرت صدیق حسین رحمہ اللہ تعالیٰ

۶۔ جناب میر لطف علی خاں رحمہ اللہ تعالیٰ

۷۔ جناب عبد الرزاق

۸۔ ڈاکٹر محمد عبد الستار خاں، سابق صدر شعبۂ عربی، جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد دکن۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

محدث دکن حضرت علامہ ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ۱۸ ربیع الثانی، ۲ اگست ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء بروز جمعرات ہوا، آخری آرام گاہ مصری گنج، حیدرآباد دکن، نقشبندی چمن میں ہے[1]

## پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالستار خاں نقشبندی قادری

درج ذیل سطور میں ڈاکٹر صاحب کا مختصر تعارف پیش کیا جارہا ہے، اس کی دو وجہیں ہیں۔

۱۔ محدث دکن کی قابلِ قدر تصنیف زجاجۃ المصابیح کی طباعت و اشاعت میں ان کا بڑا حصہ ہے عربی ایڈیشن کی طباعت کے وقت انہوں نے دو مرتبہ پوری کتاب اپنے مرشد گرامی کو سنائی، تیسری بار اپنے استاد محترم مولانا ابوالوفاء افغانی کو سنائی، پانچویں جلد کے باب مناقب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچے تھے کہ علامہ افغانی علیل ہو گئے اور ۱۹۷۵ء میں ان کا وصال ہو گیا، ڈاکٹر صاحب نے حیدرآباد شہر کی ایک مسجد میں ہر اتوار کو اس کتاب کا درس دینا شروع کیا اور اس طرح تیسرا دور بھی مکمل ہو گیا۔

پھر مولانا منیر الدین شیخ الادب جامعہ نظامیہ، حیدرآباد دکن نے ترجمہ کی پہلی دو جلدیں نور المصابیح کے نام سے مکمل کیں تو اس پر نظر ثانی کا کام بھی ڈاکٹر صاحب اور چند دیگر حضرات نے انجام دیا۔ اب تک اردو ترجمہ کی آٹھ جلدیں چھپ چکی ہیں ان میں بھی ڈاکٹر صاحب کا حصہ ہے، جناب سید خلیل اللہ صاحب مقیم شکاگو، امریکہ نور المصابیح کا انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر محمد عبدالستار خاں کی تحریک پر ہی فرید بک سٹال، لاہور کی طرف سے زجاجۃ المصابیح عربی، اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کی جارہی ہے، ہمارے فاضل دوست مولانا حافظ محمد شاہد اقبال عربی اور اس کے سامنے اردو ترجمہ کی ترتیب اور بعض مقامات پر ضروری حواشی لکھنے کا کام انجام دے رہے ہیں، اس سلسلے میں جناب سید جنید شوکت ان کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں، امید واثق ہے کہ اربابِ علم، جناب سید اعجاز احمد، مالک فرید بک سٹال لاہور کے اس کارنامے کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اس مختصر تفصیل سے قارئین کرام کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ ڈاکٹر صاحب کو اپنے مرشد گرامی اور ان کی تصنیف زجاجہ کے ساتھ کس قدر والہانہ لگاؤ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرید صادق کو اپنے مرشد کامل، متبع شریعت کے ساتھ ایسی ہی عقیدت ہونی چاہیے کہ وہ فنا فی الشیخ کے مقام کو پہنچ جائے تب ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انوار و برکات کے دروازے کھلتے ہیں۔

۲۔ ڈاکٹر محمد عبدالستار خاں کی اپنے شیخ سے والہانہ عقیدت و محبت کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے مرشد کا تفصیلی

---

[1] محدث دکن رحمہ اللہ تعالیٰ کے تمام حالات ڈاکٹر محمد عبدالستار خاں کے مقدمۂ زجاجۃ المصابیح (عربی، اردو) سے ماخوذ ہیں، عنقریب یہ کتاب فرید بک سٹال لاہور کی طرف سے شائع کی جارہی ہے ۱۲ اشرف قادری نقشبندی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تذکرہ مرتب کیا ہے، جو واقعی انہیں ہی لکھنا چاہیے تھا، اس تذکرہ میں انہوں نے محدث دکن حضرت مولانا ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا خاندانی پس منظر، سوانح حیات، تحصیل علم، بیعت و سلوک، اجازت و خلافت، شب و روز کے معمولات، سوز و گداز، اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت، مسلک اہل سنت اور فقہ حنفی کی خدمات جلیلہ، تبلیغ دین اور رشد و ہدایت، اولاد امجاد اور خلفاء و مریدین کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے اور اس طرح بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے شیخ طریقت، محدث دکن کے فیوض و برکات سے مستفید ہونے کا ذریعہ فراہم کر دیا ہے۔

ان وجوہ کی بنا پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا مختصر تذکرہ بھی ہدیۂ قارئین کر دیا جائے۔

ڈاکٹر محمد عبدالستار خاں ۲۸ اکتوبر ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۴ء کو حیدرآباد دکن سے اٹھارہ میل دور ایک گاؤں بیسرم میں پیدا ہوئے، ان کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔

ڈاکٹر محمد عبدالستار خاں بن محمد اسماعیل خان ابن محمد بسم اللہ خان ابن ابراہیم خان ابن بڑے خان

ان کے جد اعلیٰ بڑے خان، قندھار افغانستان سے سلطنت آصفیہ کے قیام کے کچھ عرصہ بعد حیدرآباد دکن آ کر بیسرم گاؤں میں قیام پذیر ہوئے، یہیں ڈاکٹر صاحب کی ولادت ہوئی، بچپن میں گھریلو ماحول اسلامی آداب اور مشرقی تہذیب و تربیت کے رنگ میں رنگا ہوا ملا، اسکول سے لے کر یونیورسٹی تک تعلیم حاصل کی، فراغت کے بعد جامعہ عثمانیہ کے استاذ مقرر ہوئے یہاں تک کہ شعبۂ عربی کے صدر رہے لیکن دیکھنے سے وہ کسی طرح کالج یا یونیورسٹی کے پروفیسر دکھائی نہیں دیتے تھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق داڑھی، سر پر عمامہ، پابند صوم و صلوٰۃ، بزرگان دین کے ساتھ عقیدت، مزاج میں سادگی اور دھیماپن، حسن اخلاق سے آراستہ، تبلیغ دین کے جذبے سے سرشار، مرشد گرامی کے انتہائی عقیدت مند، حنفیت کے دلدادہ، زجاجۃ المصابیح کی اشاعت اور اس کے اردو اور انگریزی ترجمہ کے لیے دن رات فکر مند، گزشتہ سال حج و زیارت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد لاہور تشریف لائے تو خاص طور پر حضرت داتا گنج بخش اور حضرت میاں میر قدس سرہ کے مزارات پر اہتمام سے حاضری دی۔

ان کی شخصیت کی تعمیر میں پہلے تو گھر کے دینی ماحول کا دخل ہے، پھر انہیں ایسے اساتذہ اور مشائخ ملے جن کی تعلیم و تربیت کا ان پر گہرا اثر ہے، حکومتی تعلیم کے دوران ہی دارس عبدالرحمن حموی اور حافظ قاری ولی اللہ سے قراءات عشر کی تعلیم حاصل کی، ابھی میٹرک تک تعلیم مکمل نہیں کی تھی کہ ۱۹۴۰ء میں محدث دکن مولانا سید عبداللہ شاہ رحمہ اللہ سے بیعت ہوئے اور ان سے ذکر الٰہی حاصل کیا، ان کے علاوہ علامہ ابوالوفاء افغانی[1] رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۱۹۷۵ء)

---

[1] محدث دکن رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تفصیلی حالات ڈاکٹر محمد عبدالستار کے مقدمہ میں موجود ہیں۔

سے علمی استفادہ کیا، سلسلۂ چشتیہ کے ایک بزرگ مولانا جمیل احمد کی خدمت میں بھی حاضری دیتے رہے اور روحانی استفادہ کرتے رہے۔

ڈاکٹر صاحب کے چند معروف اساتذہ کے نام یہ ہیں۔

۱۔ مولانا حافظ سید مقصود علی خیرآبادی (شاگرد علامہ عبدالحق خیرآبادی)
۲۔ پروفیسر مناظر احسن گیلانی
۳۔ مولانا محمد عبدالباری ندوی
۴۔ مولانا سید ابراہیم ادیب
۵۔ پروفیسر محمد عبدالحق
۶۔ مولانا سید نبی، مؤلف منہاج العربیہ
۷۔ مولانا سید عثمان جعفری الہ آبادی

ڈاکٹر صاحب کی اہل اللہ سے عقیدت کا یہ عالم ہے کہ جہاں سے انہیں روحانی فیض ملا حاصل کیا، مرشد گرامی کے وصال کے بعد دہلی کے مجددی سلسلہ کے بزرگ مولانا ابوالحسن زید فاروقی سے وابستہ ہیں اور اکتساب فیض کرتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے تمام لڑکے تعلیم یافتہ ہیں، ان کی بہو ڈاکٹر قمر النساء نے بطل حریت علامہ فضل حق خیرآبادی اور ان کی تصنیف الثورۃ الہندیہ پر عربی میں مقالہ لکھ کر عثمانیہ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اور آج کل عثمانیہ گرلز کالج میں لیکچرار ہیں، مکتبہ قادریہ لاہور نے یہ عربی مقالہ شائع کر دیا ہے۔

آج کل ڈاکٹر صاحب اپنے صاحبزادے امان اللہ خالد احمد کے پاس شکاگو، امریکہ میں مقیم ہیں، دینی تعلیم اور حفظ کے مدرسہ کی نگرانی کر رہے ہیں مسجد حمیدیہ المڈ بل (نارتھ شکاگو) میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور اتوار کے دن نماز فجر کے بعد درس تفسیر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے اور دین متین کی بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی
جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور (پاکستان)
۲۶ رشعبان ۱۴۱۲ھ مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۹۲ء

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

# دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ۔ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ وَ هُوَ الْهَادِیْ اِلٰی سُبُلِ السَّلَامِ وَفِجَاجِهٖ۔ وَ مُلْهِمُنَا طَرِیْقَ الْحَقِّ وَ مِنْهَاجَهٗ۔ وَ الْمُعْطِیْ بِاتِّبَاعِ السُّنَنِ الْبَهَاجَةِ وَ بِیَدِهِ الْكَرِیْمَةِ اِنْجَاحُ الْحَاجَةِ۔

ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے جو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاقچہ جس میں ایک چراغ ہو، ایسا چراغ جو ایک حُباب میں ہو، وُہی سلامتی کی راہوں پر لے چلتے ہیں، وُہی ہم کو مذہب حق پر چلنے کا الہام فرماتے ہیں، اور وہی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے دین و دُنیا کی رونق عطا فرماتے ہیں، اور حاجتوں کا پورا کرنا ان ہی کے قبضۂ وقدرت میں ہے۔

---

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الَّذِیْ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِلْعَالَمِیْنَ سِرَاجًا وَاَنْزَلَ عَلَیْهِ الْكِتَابَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا وَهُوَ الَّذِیْ دَخَلَ النَّاسُ فِیْ دِیْنِهٖ اَفْوَاجًا۔ وَسَمَّی الْخَلَائِقُ عَامَ وِلَادَتِهٖ اِبْتِهَاجًا۔ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ هُمْ مَصَابِیْحُ الْهُدٰی وَ نُجُوْمُ الْاِقْتِدَاءِ مَا كَانَ الزَّیْتُ یُضِیْئُ سِرَاجًا۔

اللہ تعالیٰ اپنا سلام اور اپنی رحمتیں ہمیشہ اتارا کریں، اپنے اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس کو انھوں نے تمام جہانوں کا چراغ بنایا اور ان پر اپنی مقدس کتاب قرآن اتاری جس کو ہر قسم کی کجی سے پاک رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی وہ شان ہے جن کے دین میں لوگ جوق در جوق داخل ہوئے اور سب آپ کی پیدائش کے سن مبارک کو خوشی کا سن کہا کرتے ہیں، آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر جو ہدایت کے چراغ ہیں اور اقتداء کے تارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا سلام اور اُس کی رحمتیں اس وقت تک باقی رہیں جب تک کہ تیل چراغ کو روشن کرتا رہے۔

---

اَمَّا بَعْدُ فَیَقُوْلُ اَفْقَرُ عِبَادِ اللّٰهِ اِلٰی رَحْمَةِ اللّٰهِ اَبُو الْحَسَنَاتِ

اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے آل واصحاب پر درود بھیجنے

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

السَّيِّدُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَوْلَانَا السَّيِّدُ مُظَفَّرُ حُسَيْنَ الْحَيْدَرْ آبَادِيُّ الْحَنَفِيُّ عَامَلَهُمَا اللّٰهُ بِلُطْفِهِ الْخَفِيِّ وَتَجَاوَزَ عَنْهُمَا بِكَرَمِهِ الْوَفِيِّ إِنَّ التَّمَسُّكَ بِهَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَتِبُّ إِلَّا بِالْاِكْتِفَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مِشْكٰوةِ صَدْرِهٖ وَالْاِعْتِصَامِ بِحَبْلِ اللّٰهِ لَا يُتِمُّ إِلَّا بِبَيَانِ كَشْفِ أَسْرَارِهٖ۔

وَكَانَ كِتَابُ مِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ الَّذِيْ أَلَّفَهُ مَوْلَانَا الْحَبْرُ الْعَلَّامَةُ وَالْبَحْرُ الْفَهَّامَةُ مُظْهِرُ الْحَقَائِقِ وَمُوَضِّحُ الدَّقَائِقِ الشَّيْخُ التَّقِيُّ النَّقِيُّ وَلِيُّ الدِّيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطِيْبُ التَّبْرِيْزِيُّ أَجْمَعَ كِتَابٍ فِي الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ وَأَنْفَعَ لُبَابٍ مِّنَ الْأَسْرَارِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ وَأَجْمَعَ تَالِيْفٍ صُنِّفَ فِيْ بَابِهٖ وَأَضْبَطَ لِشَوَارِدِ الْأَحَادِيْثِ وَأَوَابِدِهَا وَلَمَّا سَلَكَ الْخَطِيْبُ رَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَتَهُ فِيْ تَصْنِيْفِهٖ مَسْلَكَ إِمَامِ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

وَكَثِيْرًا مَا كَانَ يَخْتَلِجُ فِيْ قَلْبِيْ أَنْ أُؤَلِّفَ كِتَابًا عَلٰى مِنْوَالِ الْمِشْكٰوةِ أَسْلُكُ فِيْهِ مَسْلَكَ إِمَامِنَا الْأَعْظَمِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ النُّعْمَانِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ وَ

کے بعد اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اللہ کی رحمت کا سب سے زیادہ ضرورت مند ابو الحسنات سید عبد اللہ فرزند مولانا سید مظفر حسین صاحب حیدر آبادی حنفی (ان دونوں سے اللہ تعالیٰ کا برتاؤ اس کی چھپی ہوئی مہربانی سے ہو، اور اپنے بھرپور کرم سے ان کی خطاؤں کو معاف فرمائے) کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر پابندی اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ آپ کے طاقچۂ سینہ مبارک سے نکلے ہوئے انوار (یعنی آپ کی حدیثوں کی پیروی نہ کی جائے اور اللہ تعالیٰ کی رسی کا پکڑ لینا (یعنی قرآن پاک پر عمل) اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا، جب تک قرآن کریم کی چھپی ہوئی باتیں ظاہر نہ کی جائیں۔

واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کا ایک قیمتی ذخیرہ کتاب مشکوٰۃ المصابیح جس کو علم کے دریا فہم کے سمندر، دین کی حقیقتوں اور اس کی باریکیوں کو ظاہر کرنے والے، صاحب تقویٰ حضرت مولانا ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے، حقیقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کا ایک جامع ترین اور آپ کے پوشیدہ ارشادات کا ایک نہایت نفع بخش ذخیرہ، اپنے فن کی ایک مکمل کتاب اور نادر و نایاب حدیثوں کا ایک کامل دفتر ہے۔ علامہ خطیب تبریزی کی یہ قیمتی کتاب (اللہ تعالیٰ ان کے درجے کو بلند رکھے) جس میں انھوں نے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلک اور طریقہ کی حدیثوں کو جمع کیا ہے۔

مشکوٰۃ شریف کے (بنظر غائر مطالعہ) کے بعد میرے دل میں اکثر یہ بات رہا کرتی تھی کہ مشکوٰۃ کی طرز پر ایک کتاب لکھوں جس میں اپنے امام اعظم حضرت ابو حنیفہ (آپ پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، وہ آپ سے

MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

الرِّضْوَانُ إِلَّا أَنَّ ضِيقَ بَاعِي قَدْ كَانَ يُثَبِّطُنِي عَنِ الْقِيَامِ فِي هٰذَا الْمَقَامِ حَتّٰى رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنَّ شَمْسَ الضُّحٰى وَبَدْرَ الدُّجٰى وَنُوْرَ الْهُدٰى وَمِصْبَاحَ الظُّلَمِ حَبِيْبَنَا النَّبِيَّ الْأَكْرَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ عَلَيَّ وَقَالَ سَلَامًا قُلْتُ سَلَامٌ فَضَمَّنِي رُوْحِي فِدَاهُ إِلٰى صَدْرِهِ الَّذِي هُوَ مَنْبَعُ الْعِلْمِ وَالْحِكَمِ وَعَانَقَنِي فَلَمَّا اسْتَيْقَظْتُ فَرِحًا وَّمَسْرُوْرًا حَمِدْتُ اللّٰهَ عَلٰى هٰذِهِ النِّعْمَةِ وَشَكَرْتُ لَهٗ فَأَصْبَحَتْ هٰذِهِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ شَرْحًا لِصَدْرِي وَصَارَ عُسْرُهٗ عَلَيَّ بِهَا يُسْرِي فَصَمَّمْتُ عَزْمِي بِتَالِيْفِهِ وَشَدَدْتُ مِيْزَرِي لِكِتَابَتِهِ وَمَا وَضَعْتُ فِيْهِ حَدِيْثًا إِلَّا وَصَلَّيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ وَضْعِهِ وَسَمَّيْتُهٗ زُجَاجَةَ الْمَصَابِيْحِ.

وَاللّٰهَ تَعَالٰى أَسْأَلُ سُؤَالَ الضَّارِعِ الْخَاشِعِ مُتَوَسِّلًا بِحَبِيْبِهِ الْمُشَفَّعِ الشَّافِعِ أَنْ يَّجْعَلَهٗ خَالِصًا لِّوَجْهِهٖ مِنْ فَضْلِهٖ وَأَنْ يَّنْفَعَ الْمُسْلِمِيْنَ بِهٖ كَمَا يَنْفَعُهُمْ بِأَصْلِهٖ وَأَنْ يَّتَقَبَّلَ هٰذَا وَيَجْعَلَهٗ ذُخْرًا لِّمَعَادِيْ إِنَّهٗ بِالْإِجَابَةِ جَدِيْرٌ وَّعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

ہمیشہ راضی اور خوش رہیں) کے مسلک کی احادیث کو اختیار کروں، مگر میری بے بضاعتی مجھے اس مرتبہ کے حاصل کرنے سے روک رہی تھی کہ اسی زمانے میں میں نے خواب دیکھا کہ روز رسالت کے درخشاں آفتاب اور شب تاریک کے منور ماہتاب، نور ہدایت اور تاریکیوں کے روشن چراغ ہمارے پیارے اور محبوب آقائے نامدار حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما اور جلوہ افروز ہوئے اور سلام فرمایا، میں نے سلام کا جواب عرض کیا۔ میری جان آپ پر قربان، آپ نے اپنے سینۂ مبارک سے جو علم اور حکمتوں کا سرچشمہ ہے چمٹا کر گلے سے لگا لیا، جب میں نیند سے خوشی خوشی بیدار ہوا تو اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور اس کا شکر ادا کیا۔ الغرض اس نیک اور مبارک خواب سے میرا سینہ کھل گیا اور اس کام کی تمام مشکلات مجھ پر آسان ہو گئیں میں نے اس کتاب کی تکمیل و تالیف کا عزم کر لیا اور اس کے لکھنے کے لیے کمر ہمت باندھ لی، بحمد اللہ میں نے اس کتاب میں ہر حدیث کے درج کرنے وقت ضرور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے اور میں نے زجاجۃ المصابیح اس کتاب کا نام تجویز کیا۔

اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر سے میری دعا ہے ایسے عاجز بندہ کی طرح کہ جس کا دل اپنے مولیٰ کی عظمت سے معمور اور جس کی گردن اس کے جلال سے خم ہو، اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے جو شفیع الخلائق، مقبول الشفاعت ہیں کہ اس کتاب کو اپنی مہربانی سے اپنی خوشنودی کا ذریعہ بنائے اور مسلمانوں کو اس کتاب زجاجۃ المصابیح سے اصل کتاب مشکوٰۃ المصابیح کی طرح نفع بخش بنا دے اور اس کو قبول فرمائے اور اس کو میری آخرت کا ذخیرہ بنا دے، یقیناً دعاؤں کے قبول کرنے والے وہی ہیں، اور وہی ہر چیز پر قادر ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِمْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ اِمَامُ الْمَذْهَبِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مُسْنَدِهٖ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ وَفِيْهِ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ الْحَدِيْثَ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اعمال نیتوں ہی سے معتبر ہوتے ہیں (یعنی نیت ہی سے ان پر ثواب ملتا ہے) اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جیسی وہ نیت کرے، تو جو کوئی ہجرت کرے، یعنی اپنا دیس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دے تو اس کی یہ ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوگی اور جو کوئی دنیا کمانے کیلئے یا کسی عورت سے عقد کرنے کیلئے اپنے دیس کو خیرباد کہے تو اسکی ہجرت ان ہی کاموں کیلئے ہوگی (بخاری ومسلم) اور امام المذہب حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کسی قدر اختلاف کے ساتھ اپنی مسند میں امام بخاری کے الفاظ کے مطابق اس حدیث کو بیان کیا ہے اور اس میں اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (تا آخر حدیث) کے الفاظ ہیں۔

قَالَ عَلِيُّ الْقَارِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ الْبَارِيْ وَلَا يُمْكِنُ هٰهُنَا نَفْيُ نَفْسِ الْاَعْمَالِ لِثُبُوْتِهَا حِسًّا وَصُوْرَةً مِنْ غَيْرِ اقْتِرَانِ النِّيَّةِ بِهَا فَلَا بُدَّ مِنْ اِضْمَارِ شَيْءٍ يَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ النَّفْيُ وَيَتَعَلَّقُ بِهِ الْجَارُّ فَالتَّقْدِيْرُ مُعْتَبَرَةٌ اَوْ تُعْتَبَرُ عَلٰى مَذْهَبِ الْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَصْحَابِهٖ۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ اس مقام میں نفس اعمال کی نفی ممکن نہیں وجہ یہ ہے کہ اعمال حسی اور ظاہری طور پر نیت کو ملائے بغیر ثابت ہوسکتے ہیں، لہٰذا کسی ایسی چیز کو مقدر ماننا ضروری ہے جس کی جانب نفی متوجہ ہو، اور جس سے حرف جار متعلق ہو، اس لیے یہاں لفظ معتبرۃ یا لفظ تعتبر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے اصحاب کے مسلک پر مقدر ماننا جائے گا۔

ف: یہ حدیث بعض محدثین کے نزدیک متواتر ہے اور عام محدثین اس کو مشہور کہتے ہیں اور محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اپنی کتابوں کی ابتداء عام طور پر اسی حدیث سے کرتے ہیں، کیونکہ اس میں نیت (دلی ارادہ) کی اہمیت کو بتلایا گیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ارادہ کی مضبوطی اور خوبی ہی سے اعمال کا وزن ہوتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) اعمال مقصودہ (۲) اعمال غیر مقصودہ، مقصودہ اعمال سے وہ اعمال اور عبادات مراد ہیں جو شریعت میں بالذات مقصود ہیں جیسے نماز، روزہ زکوٰۃ حج یہ اعمال بغیر نیت کے نہ تو معتبر ہوتے ہیں اور نہ صحیح اور نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول۔ حدیث میں انما الاعمال بالنیات کے الفاظ سے یہی اعمال مقصودہ مراد ہیں کہ اگر ان کی ادائیگی کے وقت نیت یعنی دل سے ارادہ نہ کیا جائے تو ان کا کوئی اعتبار نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جو شخص ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کی نیت سے کرے۔ اس کی ہجرت واقعی اللہ و رسول کی طرف ہی ہوگی لہٰذا حدیث میں دَور نہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادات میں رضائے رب کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا کی نیت شرک نہیں بلکہ عبادت کو کامل کرتی ہے۔ دیکھو ہجرت عبادت ہے مگر حدیث میں فرمایا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جانا اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری ہے۔ (مرآۃ شرح مشکوٰۃ)

دوسرے اعمال غیر مقصودہ ان اعمال اور عبادات کو کہتے ہیں جو ان اعمال مقصودہ (نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کے لیے) شرط ہیں جیسے وضو شرطِ نماز ہے نہ کہ بالذات مقصودِ عبادت بلکہ عبادت کا وسیلہ اور ذریعہ ہے اس لیے ایسے اعمال جو غیر مقصود ہیں اور عبادت کے لیے شرط اور وسیلہ کا کام دیتے ہیں، بغیر نیت کے یہ صحیح اور درست ہیں مگر نیت کرنے سے ان پر ثواب اور اجر ملتا ہے اور نیت نہ کرنے پر ثواب اور اجر نہیں ملتا۔ یہ امام الائمہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مقصودہ اعمال نیت ہی سے صحیح اور معتبر ہوتے ہیں، اور غیر مقصودہ اعمال نیت سے کمال کے درجہ کو پہنچتے ہیں اور ان پر ثواب ملتا ہے اور بغیر نیت کے درست ہو جاتے ہیں۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک ہر دو اعمال مقصودہ اور غیر مقصودہ بغیر نیت یعنی دلی ارادہ کے دُرست نہیں ہوتے یعنی ان کے نزدیک ان دونوں میں نیت ضروری ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

# کِتَابُ الْاِیْمَانِ

# کتاب ایمان کے بیان میں

۱۔ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
"اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو"۔ (سورۃ نحل ۱۶ آیت ۱۰۶)

ف: آیت سے معلوم ہوا کہ حالت اکراہ میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمہ کفر کا اجرا جائز ہے جبکہ آدمی کو اپنی جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا خوف ہو۔ اور اگر اس حالت میں بھی صبر کرے اور کلمۂ کفر زبان پر نہ لائے اور قتل کر دیا جائے تو وہ ماجور اور شہید ہوگا۔ اسی طرح جس شخص کو مجبور کیا جائے اگر اس کا دل ایمان پر جما ہوا نہ ہو تو کلمۂ کفر زبان پر لاتے سے کافر ہو جائے گا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۲۔ وَ قَوْلُهٗ، اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
"یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا"
(سورۃ مجادلہ ۵۸ آیت ۲۲)

ف: بسبب ان کے ایمان واخلاص اور اطاعت کے۔

۳۔ وَ قَوْلُهٗ، وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
"اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا"۔ (سورۃ حجرات ۴۹ آیت ۱۴)

ف: محض زبانی اقرار جس کے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو معتبر نہیں اس سے آدمی مومن نہیں ہوتا۔ اطاعت وفرمانبرداری اسلام کے لغوی معنی ہیں اور شرعی معنی میں اسلام اور ایمان میں کوئی فرق نہیں۔ (خزائن العرفان)

۴۔ وَقَوْلُهٗ، اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
"بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے"۔
(سورۃ بینہ ۹۸ آیت ۷)

۵۔ وَقَوْلُهٗ، وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
"اور مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ پھر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے"۔ (سورۃ حجرات ۴۹ آیت ۹)

ف: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دراز گوش پر تشریف لے جارہے تھے۔ انصار کی مجلس پر گذر ہوا۔ وہاں تھوڑا سا توقف فرمایا اس جگہ دراز گوش نے پیشاب کیا تو ابن ابی نے ناک بند کر لی حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر خوشبو رکھتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو وہاں سے تشریف لے گئے۔ ان دونوں میں بات بڑھ گئی اور دونوں کی دو قومیں آپس میں لڑ گئیں اور ہاتھ پائی تک نوبت پہنچی تو سید عالم رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور ان میں صلح کرا دی اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ باغی گروہ کا یہی حکم ہے کہ وہ جنگ سے باز آجائے۔ (خزائن العرفان)

۶۔ وَقَوْلُهٗ، رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
۔ "اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار" (سورۂ بقرہ ۲ آیت ۱۲۸)

ف: یہ دعائے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہے۔ یہ حضرت اللہ تعالیٰ کے مطیع و مخلص بندے تھے پھر بھی یہ دعا اس لیے ہے کہ اطاعت واخلاص میں اور زیادہ کمال کی طلب رکھتے ہیں۔ ذوق اطاعت سیر نہیں ہوتا۔ سبحان اللہ ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست (خزائن العرفان)۔

۷۔ وَقَوْلُهٗ، هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
"اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔" (سورۂ حج ۲۲ آیت ۷۸)

۸۔ وَقَوْلُهٗ، اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
"میں نے گردن رکھی اس کے لیے جو رب ہے سارے جہان کا۔" (سورۂ بقرہ آیت ۱۳۱)

۹۔ وَقَوْلُهٗ، اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
"رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔" (سورۂ بقرہ ۲ آیت ۲۸)

ف: زجاج نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں نماز، روزے، زکوٰۃ اور حج کی فرضیت اور طلاق، ایلاء، حیض و جہاد کے احکام اور انبیاء کے واقعات بیان فرمائے تو سورت کے آخر میں یہ ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مؤمنین نے اس تمام کی تصدیق فرمائی۔ قرآن اور اس کے جملہ شرائع واحکام کے مُنَزَّلٌ مِنَ اللّٰهِ ہونے کی تصدیق کی۔

ف: یہ اصول وضروریات ایمان کے چار مرتبے ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا یہ اس طرح کہ اعتقاد و تصدیق کرے کہ اللہ تعالیٰ واحد اَحَد ہے اس کا کوئی شریک ونظیر نہیں۔ اس کے تمام اسمائے حسنیٰ وصفات علیا پر ایمان لائے اور یقین کرے اور مانے کہ وہ علیم اور ہر شئے پر قدیر ہے اور اس کے علم وقدرت سے کوئی چیز باہر نہیں (۲) ملائکہ پر ایمان لانا یہ

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

اس طرح پر ہے کہ یقین کرے اور مانے کہ وہ موجود ہیں معصوم ہیں پاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اور اس کے رسولوں کے درمیان احکام و پیام کے وسائط ہیں۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا اس طرح کہ جو کتابیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں اور اپنے رسولوں کے پاس بطریقِ وحی بھیجیں بلاشک وشبہ سب حق وصدق اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور قرآن کریم تغیر وتبدل وتحریف سے محفوظ ہے اور محکم ومتشابہ پر مشتمل ہے۔ (۴) رسولوں پر ایمان لانا اس طرح پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اس نے انہیں اپنے بندوں کی طرف بھیجا۔ وہ اس کی وحی کے امین ہیں۔ گناہوں سے پاک معصوم ہیں ساری خلق سے افضل ہیں ان میں بعض حضرات بعض سے افضل ہیں۔ (خزائن العرفان)

١٠ - وَقَوْلُهٗ : يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۔ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

"اے ایمان والو! ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اپنے اُن رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا" (سورۃ النساء آیت ۱۳۶۔)

١ - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ ہم ایک روز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ہمارے روبرو ایک شخص ظاہر ہوا جس کے کپڑے بے حد سفید اور بال نہایت سیاہ تھے نہ تو اس پر سفر کے آثار تھے اور نہ ہم میں سے کوئی اس سے واقف تھا وہ (شخص) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بیٹھ گیا اور اپنے دونوں زانوؤں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوئے مبارک سے لگا دیا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے دونوں زانوؤں پر رکھ لیا اور عرض کیا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو بتاؤ کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں، اور نماز کو اچھی طرح پابندی سے ادا کرے، اور زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور حج کرے خانہ کعبہ کا بشرطیکہ وہاں تک پہنچنے پر قادر ہو، اس شخص نے (یہ سن کر) کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ ہم سب کو اس پر حیرت ہوئی کہ آپ سے پوچھتا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لَهٗ يَسْأَلُهٗ وَ يُصَدِّقُهٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَ اَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهٗ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ رَوَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَ فِيْهِ فَاِذَا رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْاٰيَةَ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہے اور ساتھ ہی تصدیق بھی کر دیتا ہے اس شخص نے کہا کہ مجھے ایمان کے متعلق آگاہ کیجئے، آپ نے ارشاد فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اعتقاد رکھے اللہ پر اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے پیغمبروں پر اور روزِ قیامت پر اور یقین رکھے خیر و شر پر کہ وہ قضاء و قدر سے ہیں، اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس شخص نے پوچھا مجھے بتائیے کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کی (دل لگا کر) اس طرح عبادت کرے گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے اگر تو اس کو اس طرح نہ دیکھ سکے تو (خیر اتنا خیال رکھ) کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے، پھر اس شخص نے پوچھا مجھے قیامت کے متعلق خبر دیجئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے تم دریافت کر رہے ہو، وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا جب لونڈی مالک کو جنے اور برہنہ ننگے پاؤں چلنے والے، ننگے بدن، تنگدست، اور بکریاں چرانے والوں کو تو دیکھے کہ وہ بلند عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے راوی یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص چلا گیا اور میں دیر تک ٹھہرا رہا۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کیا تم جانتے ہو کہ سائل کون تھا؟ میں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے، تمہارے پاس اس غرض سے آئے تھے کہ تم کو تمہارا دین سکھا دیں (مسلم) اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے، اور ان کی روایت کے اختلافی الفاظ یہ ہیں، جب تم ننگے پاؤں چلنے والے، ننگے بدن، بہروں اور گونگوں کو زمین کے بادشاہ دیکھو (قیامت کا آنا) ان پانچ چیزوں میں سے ہے، جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی (ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com
MAKTABA FAIZ-UL-QURAN ISLAMIA ACADEMY

کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔" (سورۂ لقمان ۳۱ آیت ۳۴) (بخاری ومسلم)

ف: یہاں پر علم کی نفی نہیں ورنہ فرمایا جاتا لَا اَعْلَمُ میں نہیں جانتا بلکہ زیادتی علم کی نفی ہے۔ یعنی اس کا مجھ کو تم سے زیادہ علم نہیں جونکہ قیامت کا علم اسرار الٰہیہ میں سے ہے اس لیے اس کا چھپانا بھی ضروری ہے۔ (مرأۃ شرح مشکوٰۃ)

ف: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین قسم کے علم عطا کئے گئے۔ ایک وہ جن کا بتلانا ضروری ہے۔ یہ وہ علوم ہیں جن کا تعلق تبلیغ دین سے ہے دوسری قسم وہ ہے جس کے بارے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار دیا گیا ہے کہ جس شخص کو اس علم کا اہل سمجھیں ——— اس کو بتلا دیں جیسے صحابہ کرام میں سے صرف حضرت حذیفہ بن یمان کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منافقین کی شناخت کا علم دیا تھا۔ یا بعض علوم کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص کر دیا تھا۔ اور وہ کہا کرتے تھے کہ اگر میں تم کو وہ علوم بتا دوں تو تم میری گردن کاٹ ڈالو۔ تیسری قسم وہ ہے جس کا علم حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا گیا اور دوسروں کو بتلانے سے روک دیا گیا۔ وقت وقوع قیامت کا علم بھی انہی علوم میں سے ہے مگر دوسروں کو بتلانے سے روک دیا گیا ہے (شرح صحیح مسلم شریف از علامہ غلام رسول سعیدی)۔ علوم خمسہ کی تفصیل کے لیے دیکھو کتب (۱) الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ۔ اعلیٰ حضرت (۲) الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفیٰ۔ مولانا نعیم الدین مرادآبادی (۳) جاء الحق۔ مفتی احمد یار خان نعیمی)

۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءُ الزَّكٰوةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے، گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور نماز پابندی سے ادا کرنا، اور زکوٰۃ دینا، اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری ومسلم)

یہ دونوں حدیثیں اور ان کے بعد والی احادیث تین چیزوں کے بارہ میں ہیں۔ (۱) کیا قول اور عمل ایمان میں داخل ہیں؟ (۲) کیا ایمان بڑھتا گھٹتا ہے؟ (۳) کیا ایمان اور اسلام دو الگ الگ چیزیں ہیں؟ ان مباحث میں علماء کے درمیان اختلاف ہے، علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اختلاف محض لفظی ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک میں ایمان دونوں معنوں میں آیا ہے۔

(۱) ایک معنی کے لحاظ سے ایمان سے مراد محض عقیدہ ہے جس میں عمل داخل نہیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے یہی ظاہر ہوتا ہے اور وہ ارشاد یہ ہے کہ "تو ایمان رکھے اللہ بزرگ و برتر اور اس کے فرشتوں پر اور اللہ تعالیٰ سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ملنے پر اور اس کے رسولوں پر اور یقین رکھے مرنے کے بعد اٹھنے پر اور اسلام یہ ہے کہ تو اللہ بزرگ و برتر کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے اور نماز کو اچھی طرح پابندی سے ادا کرے فرض زکوٰۃ کو ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے" (تا آخر حدیث) (اس حدیث میں ایمان سے صرف عقیدہ اور اسلام سے صرف اعمال مراد ہیں)

دوسرے یہ کہ لفظ ایمان حدیث میں ایمان کامل کے معنی میں بھی آیا ہے اور اس میں عمل داخل ہے چنانچہ وفد عبدالقیس کی حدیث میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی تعریف فرماتے ہوئے اس میں عقیدے کے علاوہ عمل کو بھی داخل فرمایا ہے حدیث یہ ہے کیا تم جانتے ہو اللہ واحد پر ایمان کیا ہے ؟ انھوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، اور یہ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز پابندی سے اچھی طرح ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا، اور یہ کہ تم مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ دیا کرو، اس معنی کے لحاظ سے یہ وہی ایمان ہے جس کی نفی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک میں موجود ہے وہ حدیث یہ ہے ایسا نہیں ہوسکتا کہ زنا کرنے والا زنا کرے اور اس کا ایمان بھی باقی رہے (تا آخر حدیث) الغرض ہر وہ مقام جو ایسا ہو وہاں یہی مراد ہے۔

اور وہ ایمان جس کی وجہ سے مسلمان دوزخ میں داخل نہ ہوگا وہ باتفاق یہی ایمان کامل ہے جو اعمال سے آراستہ ہو اور اس معنی پر جمیع مسلمین کا اتفاق ہے۔

اور وہ ایمان جس کی وجہ سے دوزخ میں گناہوں کی وجہ سے داخل تو ہو جائے گا لیکن ہمیشہ نہ رہے گا۔ وہ باتفاق اہل سنت وجماعت پہلا ایمان ہے جس کے ساتھ اعمال نہ پائے جائیں اس پر کئی دلیلیں ہیں جس میں ایک حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے (کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا کہ بندہ لاالٰہ الا اللہ کہے اور اسی پر اس کی موت واقع ہو پھر وہ جنت میں داخل نہ ہو ایسا نہیں ہوسکتا۔ میں نے عرض کیا اگرچہ اس سے زنا اور چوری ہو جائے تو آپ نے جواب دیا اگرچہ اس سے زنا اور چوری ہو جائے (تا آخر حدیث)

دوسری دلیل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد ہے کہ "وہ شخص جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو وہ دوزخ سے نجات پائے گا۔"

**عمل کن معنوں میں ایمان کا رکن ہے** : خلاصہ یہ ہے کہ اسلاف اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے عمل کو ایمان کے دوسرے معنی کے لحاظ سے ایمان کا رکن بنایا اور اگر ایمان کے ساتھ اعمال نہ پائے جائیں تو پہلے معنی کے لحاظ سے اس پر ایمان کے باقی رہنے کا حکم لگایا کیوں کہ ایمان اس کے سینہ میں موجود ہے (ایسا شخص بالآخر دوزخ سے چھٹکارا پائے گا اگرچہ اس کے پاس ایمان کے ساتھ اعمال نہ ہوں۔

ایمان سے مراد تصدیق قلبی ہو تو اس معنی کے لحاظ سے ایمان میں کمی اور زیادتی نہیں ہوتی اور اگر ایمان سے مراد طاعتیں اور عبادتیں ہوں تو ایمان میں کمی اور زیادتی ہوتی ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ عبادتیں تصدیق کی تکمیل کرتی ہیں تو ہر وہ حدیث جو ایمان کے بڑھنے اور نہ گھٹنے پر دلالت کرتی ہو تو اس سے مراد ایمان کامل ہونا ہے، جس میں اعمال داخل ہیں۔

تیسری بحث اس بارے میں ہے کہ ایمان اور اسلام دو الگ چیزیں ہیں یا دونوں ایک ہیں ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا حق یہ ہے کہ ایمان اور اسلام میں لفظی اختلاف ہے کیونکہ اوّل (یعنی ایمان اور اسلام کا الگ الگ ہونا) لغت پر موقوف ہے اور ثانی (یعنی ایمان اور اسلام کا ایک ہونا) شریعت پر منحصر ہے تحقیق یہ ہے کہ ایمان اور اسلام مفہوم کے لحاظ سے ایک دوسرے سے الگ ہیں لیکن دونوں کا مصداق ایک ہی ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

ہدایۃ السالک فی حل تفسیر المدارک میں لکھا ہے کہ ایمان شرعی سے مراد تصدیق قلبی مع اقرار لسانی ہے اور عمل اس میں داخل نہیں بلکہ اس سے خارج ہے اور کمالِ ایمان کی شرط ہے اور جمیع احناف جو امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو ہیں، ان کے پاس یہی راجح ہے، البتہ محققین کا مذہب یہ ہے کہ ایمان صرف تصدیق کا نام ہے اور اشاعرہ یعنی شافعی حضرات نے اسی کو راجح قرار دیا ہے۔

پس جو شخص دل سے تصدیق کرے اور بغیر عذر کے زبان سے اقرار نہ کرے وہ عند اللہ مومن نہیں اور وہ حضرات جن کے پاس اقرار زبانی ایمان کا رکن ہے ایسا شخص دوزخی ہوگا۔ امام فخر الاسلام اور شمس الائمہ اور اکثر فقہاء نے اسی کو اختیار کیا ہے البتہ وہ حضرات جن کے پاس اقرار زبانی ایمان کا رکن نہیں، ایسا شخص ان کے نزدیک مومن تو ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس دنیاوی احکام میں غیر مومن ہے، یہ صورت منافق کے برعکس ہے (کیونکہ منافق عند اللہ کافر رہتا ہے لیکن عند الناس مومن) شرح مقاصد میں لکھا ہے کہ یہ اختلاف اسی صورت میں ہے کہ آدمی گفتگو کر سکتا ہو، اور اس کا اقرار نہ کرنا انکار کی وجہ سے نہ ہو مگر ایک شخص جس نے دل سے تصدیق کر لی، لیکن اس کو زبان سے اقرار کرنے کا وقت نہ مل سکا تو سب اس بات پر متفق ہیں کہ بالاتفاق وہ مؤمن ہوگا۔ شرح مقاصد کی عبارت سے یہی واضح ہوتا ہے اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح شفا میں لکھا ہے کہ یہ کہنا ضعیف ہے کہ وہ شخص جو اقرارِ شہادت پر قادر نہ ہو سکا باوجودیکہ اس سے تصدیق قلبی ثابت ہوئی وہ مؤمن نہیں ہے، ہاں اس کو اتنا وقت ملا کہ اس میں وہ اقرار کر سکتا تھا اور اس سے اقرار کا مطالبہ بھی کیا گیا اور اس نے انکار کیا تو ایسا شخص بالاتفاق مؤمن نہیں بلکہ وہ عناد و سرکشی کی وجہ سے کافر ہی ہوگا۔

الغرض اس تفصیل سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اقرار زبانی ایمان کا ایک ادر رکن ہے مگر یہ یاد رہے کہ اصل ایمان تو دل سے تصدیق ہی کا نام ہے، یہ ایک واضح بات ہے کہ زبان خیالات کے اظہار کا ذریعہ ہے اس لیے ایمان کا زبان سے اقرار ایمان کے دل میں ہونے یا نہ ہونے کی دلیل ہوگی اس لحاظ سے یہ صحیح ہے کہ اقرار زبانی ایمان کا ایک ایسا رکن ہے جو بعض حالات میں ساقط ہو سکتا ہے لہٰذا حالت اختیاری میں اقرار جزوِ ایمان قرار دیا جائے گا اور جبر و اکراہ کے نہ ہونے کی حالت میں اقرار کا نہ ہونا تصدیق کے نہ ہونے کی دلیل ہوگا۔ الغرض اقرار زبانی کا اس طرح رکن ہونا اس بات کے خلاف نہیں کہ ایمان کی حقیقت تصدیق ہی ہے اور جن حضرات کے پاس اقرار ایمان کا رکن ہے وہ اصل انہی معنوں میں ہے۔

جمہور محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک عمل ایمان کا جزو ہے اس طرح جیسا کہ ہاتھ انسان کا جزو ہے تو جس طرح ہاتھ کی نفی سے انسان کی نفی نہیں ہو سکتی بلکہ ایک نقص اور عیب ہوگا بالکل اسی طرح عمل کی نفی سے ایمان کی نفی نہیں ہو سکتی مختصر یہ کہ عمل کمالِ ایمان کا جزو ہے البتہ معتزلہ اور خوارج کے نزدیک عمل ایمان کا جزوِ اصلی ہے اور عمل کے نہ ہونے سے ان کے نزدیک ایمان باقی نہیں رہتا۔

خلاصہ یہ کہ ایمان سے مراد اگر تصدیق ہو تو اس میں کمی اور زیادتی نہیں ہوتی، اور ایمان سے مراد اگر تصدیق، اقرار اور عمل تینوں چیزیں ہوں تو اس میں عمل کے لحاظ سے کمی اور زیادتی ہوگی، لیکن ایمان کی کمی اور زیادتی معنیٰ اول یعنی صرف تصدیق کے لحاظ سے اس اعتبار سے ہوگی کہ جس شئے پر ایمان لایا گیا ہے اس شئے میں زیادتی یا کمی ہوئی نہ کہ نفس ایمان میں۔

ان تفصیلات سے بحمد اللہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کی وہ آیتیں اور حدیث کی وہ روایتیں جن سے ایمان کا گھٹنا اور بڑھنا ظاہر ہوتا ہے، ان سب آیتوں اور حدیثوں میں جمع اور تطبیق ممکن ہے اور یہ ایک دوسرے کے مخالف نہیں اور اس میں جو کچھ اختلاف ہوا ہے وہ نزاع لفظی کی حد تک ہے اس لیے خوب سمجھو اور غور کرو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں اور ان سب میں افضل "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کا کہنا ہے اور ان سب میں کمتر راستے سے تکلیف دہ چیز کا دور کرنا ہے۔ اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے (بخاری ومسلم)

ف: علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ لغت میں ایمان کے معنی تصدیق کے ہیں اور کمال ایمان اعمال سے حاصل ہوتا ہے اس تفصیل کے لحاظ سے وہ حدیثیں جن میں ایمان کی ساٹھ سے زیادہ یا ستر سے زیادہ شاخیں یا اسی قسم کی باتوں کا ذکر ہے۔ ان حدیثوں میں دراصل اصل کا اطلاق فرع پر کیا گیا ہے یعنی ایمان تو اصل ہے اور اعمال ایمان کی فرع اور شاخیں ہیں۔ اسی بناء پر اعمال کو ایمان میں داخل کر لینا مجازاً ہے کیونکہ اعمال ایمان ہی کی وجہ سے صادر ہوتے ہیں۔

۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَی اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور (حقیقی) مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا یہ بخاری شریف کے الفاظ ہیں اور مسلم کی عبارت یہ ہے راوی نے بیان کیا کہ کسی آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مسلمانوں میں کون سا مسلمان بہتر ہے آپ نے فرمایا کہ وہ مسلمان جس کے زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

ف: کامل مسلمان جو لغۃً وشرعاً ہر طرح سے مسلمان ہو وہ مومن ہے جو کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے گالی، طعنہ چغلی وغیرہ نہ کرے کسی کو مارے پیٹے نہیں۔ کسی سے بدتمیزی سے پیش نہ آئے کسی قسم کی اذیت ہاتھ اور زبان سے یا کسی اور عضو سے نہ پہنچائے یہ حدیث اخلاق اور اعمال حسنہ کی جامع ترین ہے اس میں مسلمانوں کی سلامتی کا ذکر خصوصیت سے اس لیے فرمایا کہ بعض صورتوں میں کافروں کے ساتھ لڑنا جہاد کرنا، انہیں اذیت پہنچانا، قتل کرنا اور انہیں برا کہنا عبادت ہے۔ یہاں ظلماً غیبت و اذیت مراد ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ ظالم مسلمان کافر ہے یا رحم دل کافر مسلمان ہے کامل مہاجر وہ ہے جو ترک وطن کے ساتھ ترک گناہ بھی کرے۔

۵ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہ ہوگا جبکہ

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تک کہ میں اس کے پاس اس کے باپ، بچوں اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں (بخاری و مسلم)

ف: ایمان کے شعبے یعنی اخلاق، اعمال، واجبات مستحبات و آداب حد و شمار سے باہر ہیں۔ ان شعبوں کے متعین عدد کا علم تو صرف شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں جو تعیین کی گئی ہے وہ اصولِ احکام اور قواعد ایمانی سے متعلق ہو جو اس عدد کی طرف رجوع کرتی ہے۔ بعض روایات میں ایمان کے ساٹھ اور زائد شعبوں کا ذکر بھی آیا ہے ممکن ہے اس اختلاف کی وجہ یہ ہو کہ دونوں عددوں کی طرف رجوع درست ہو۔ کبھی ایک کا اعتبار کرتے ہوئے اس کا ذکر کر دیا اور کبھی دوسرے کا لحاظ کرتے ہوئے اس کا ذکر فرما دیا۔ اس اختلاف کی وجہ یہ بھی ہو سکتی کہ اولاً ساٹھ اور چند کی وحی آئی ہو بعد میں جب احکام بڑھ گئے ہوں تو ستر کی اور چند کے عدد کی وحی آئی ہو۔ (اشعۃ اللمعات مترجم مولانا محمد سعید احمد ج ۱)

٦ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں ان کی وجہ سے وہ ایمان کی حلاوت پائے گا (۱) خدا و رسول اس کی نظر میں تمام ماسوا اللہ سے زیادہ پیارے ہوں (۲) اس کو اگر کسی سے محبت ہو تو صرف خدا کے لیے ہو (۳) جو کفر کی طرف لوٹ جانے کو اتنا ہی برا سمجھے جتنا آگ میں ڈالے جانے کو برا سمجھتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے بچا لیا ہے۔ بخاری و مسلم)۔

ف: حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کا ترازو ہے۔ اور محبت خداوندی کا تتمہ ہے جس کی محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کامل ہوگی اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی اس کی محبت کامل ہوگی۔ کوئی کتنا ہی محبت خداوندی کا دعویٰ کرتا پھرے مگر وہ رسالت مآب حضور ختم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان کرتا ہے مؤمن ہی نہیں۔ چاہے کتنی لمبی نمازیں پڑھ لے۔ روزوں پر روزے رکھتا جائے ہر سال حج و عمرہ کرتا رہے۔ سارا مال راہ خدا میں لٹا دے حتیٰ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا اے صحابہ تمہاری نمازیں تمہارے روزے تمہاری عبادتیں تم سمجھو گے کہ ان گستاخانِ رسول کی عبادتوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں مگر پھر بھی ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا کیونکہ وہ بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تنقیص و گستاخی کرتے پھریں گے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ من ذلک۔

٧ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو۔ (مسلم شریف)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۸/۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے جس کسی نے اس امت دعوت میں سے میرے نبی ہونے کی خبر سن لی خواہ یہودی ہو یا نصرانی، پھر اس دین پر ایمان لائے بغیر مرجائے جس کو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے تو وہ دوزخی ہوگا۔ (مسلم شریف)

**امتِ دعوت وامتِ اجابت**　ف: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر قیامت تک جتنے بھی جنات وانسان ہیں، وہ سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہیں۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے وہ امت اجابت ہیں۔ اور جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہیں لائے وہ امت دعوت ہیں۔

۹/۹ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَّطَؤُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کے لیے دوہرا ثواب ہے (۱) ایک وہ اہل کتاب (یہودی ونصرانی) شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا (۲) دوسرا وہ غلام یا لونڈی جو خدا کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی حق ادا کرے (۳) تیسرا وہ شخص جس کے پاس کوئی لونڈی ہو وہ اس سے وہ جماع کرتا تھا پس اس نے اس کو ادب سکھایا اور اس کی اچھی تربیت کی اور مسائل شریعت کی اچھی تعلیم دی، پھر آزاد کیا اور اس سے نکاح کر لیا۔ اس کے لیے بھی دوہرا ثواب ہے (بخاری ومسلم)

ف: اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ تمام مخلوق پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت لازم ہے۔ کسی ملک کسی قبیلہ یا کسی زمانہ کا ہو جو بھی خدا کا بندہ ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری اس پر لازم ہے دوسرا مسئلہ یہ کہ جس کو حضور انور شفیع مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی اطلاع نہ پہنچے وہ معذور ہے اس کی نجات کے لیے صرف عقیدۂ توحید ہی کافی ہے۔ لہٰذا حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین مغفور وجنتی ہیں۔ کہ وہ حضرات موحد تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے پہلے وفات پاگئے تھے۔

(مرآۃ شرح مشکوٰۃ)

۱۰/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے

www.waseemziyai.com
MAKTABA-E-AL-NOOR ISLAMIA ACADEMY

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْھَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَّمْ یَذْکُرْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ۔

روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں، یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے دیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، جب یہ سب کام کریں تو انھوں نے اپنے خون اور مال کو مجھ سے محفوظ کرلیا۔ بجز حق اسلام کے (یعنی مثلاً اگر کسی کو قتل کریں تو بدلے میں مارے جائیں گے) اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے اور مسلم شریف میں الا بحق الاسلام مذکور نہیں ہے۔ (بخاری ومسلم)

۱۱ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰہَ فِیْ ذِمَّتِہٖ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ہماری طرز کی نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی جانب رُخ کیا، اور ہمارا ذبح کیا ہوا کھایا تو یہ ایسا مسلمان ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذمہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس عہد و پیمان کو نہ توڑو (بخاری شریف)

۱۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَتٰی اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُہٗ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ الْمَکْتُوْبَۃَ وَتُؤَدِّی الزَّکٰوۃَ الْمَفْرُوْضَۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا شَیْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْہُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل بتلایئے کہ جب میں اسے کرلوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں، ارشاد ہوا کہ اللہ کی عبادت کراور کسی کو اس کا شریک نہ بنا، اور نماز فرض پابندی سے پڑھ لیا کر، اور زکوٰۃ واجبہ دیا کر، اور رمضان کے روزے رکھ۔ اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس پر کچھ نہ بڑھاؤں گا اور نہ گھٹاؤں گا۔ جب واپس ہوگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کسی کو جنتی کے دیکھنے کی خوشی ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے (بخاری ومسلم)

ف: یعنی ان فرائض میں اپنی طرف سے کمی بیشی نہ کروں گا کہ فجر کی دو رکعت فرض کی بجائے چار یا چھ رکعات فرض کرکے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پڑھ لوں اور روزے تیس کے چالیس رکھ لوں یا یہ معنی ہے کہ اپنی قوم تک بعینہٖ یہ ہی احکام پہنچا دوں گا تبلیغ میں کمی زیادتی نہ کروں گا یا اب سوال میں کمی زیادتی نہ کروں گا۔ لہٰذا اس حدیث سے یہ لازم نہیں آتا کہ صدقۂ فطر، روزہ نذر، نماز عیدین، قربانی وتر اور سنت مؤکدہ وغیرہ ضروری نہ ہوں۔ کیونکہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر سختی سے عمل کرنے کے متعلق حکم فرمایا ہے۔ بعض نادان اس حدیث کا سہارا لے کر سنن مؤکدہ و واجبات تک کو ترک کر دیتے ہیں جن پر سختی سے عمل کرنے کے متعلق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا یہ حدیث احناف کے خلاف نہیں ہے۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ)

۱۳/۱۳ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِّيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے اسلام کے متعلق ایسی بات ارشاد فرما دیجئے کہ آپ کے بعد پھر کسی سے اس کے متعلق دریافت نہ کروں ارشاد ہوا کہ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ (میں اللہ پر ایمان لایا) کہہ دے، پھر اس پر جما رہ۔ (مسلم شریف)

۱۴/۱۴ وَعَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ اہل نجد کا ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایسی حالت میں حاضر ہوا کہ اس کے سر کے بال پراگندہ تھے ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ کو سن رہے تھے مگر وہ جو کچھ کہہ رہا تھا ہم نہیں سمجھ رہے تھے یہاں تک کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا، پھر وہ اسلام کے متعلق پوچھنے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں پھر پوچھا کیا ان کے سوا کچھ اور مجھ پر واجب ہے ارشاد ہوا نہیں، مگر یہ کہ بطور نفل پڑھ لے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے، اس نے کہا کہ اس کے سوا کچھ اور بھی مجھ پر ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ بطور نفل رکھ لے، راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا تو اس نے کہا کہ اس کے سوا مجھ پر کچھ اور بھی ہے؟ فرمایا نہیں مگر یہ کہ بطور نفل تو دیا کرے، راوی نے کہا وہ شخص یہ کہتے

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہوئے واپس ہوا کہ خدا کی قسم نہ اس پر زائد کروں گا نہ اس سے کچھ کم، پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے نجات پالی اگر اس نے سچ کہا ہے۔
(بخاری و مسلم)

۱۵/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کس قوم کی طرف سے آئے ہو؟ یا یہ فرمایا کہ کس کی نمائندہ جماعت ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم قبیلہ ربیعہ کی طرف سے آئے ہیں، آپ نے فرمایا خوش آمدید! جس قوم کی طرف سے آئے ہو مبارک آنا آئے ہو، کوئی رسوائی لاحق ہو گی اور نہ ندامت! انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو سوائے ماہ حرام کے اور زمانہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع نہیں ملتا کیونکہ آپ کے اور ہمارے درمیان قبیلہ مُضر کے کافر حائل ہیں لہٰذا حضور ہم کو کوئی حکم فیصل سُنا دیں تاکہ ہم اُدھر والوں کو وہ حکم سنا دیں اور اس کی وجہ سے جنت میں داخل ہو سکیں، اور اس کے بعد ان لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے برتنوں کا حکم دریافت کیا تو آپ نے ان کو چار چیزوں کا حکم دیا۔ اور چار چیزوں سے منع فرمایا۔ ان کو حکم دیا کہ اللہ واحد پر ایمان لائیں اور فرمایا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے کیا معنی ہیں؟ انھوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں آپ نے فرمایا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی شہادت دی جائے، اور باقاعدہ پابندی سے نماز ادا کی جائے اور زکوٰۃ دیا کریں، اور رمضان کے روزے رکھیں، اور یہ کہ تم مال غنیمت سے پانچواں حصّہ دیا کرو، اور ان کو چار

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَّرَاءَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ لَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ ۔

چیزوں کی ممانعت فرمائی کہ ان میں نہ تو نبیذ بنائی جائے اور نہ ان سے پانی پیا جائے اور وہ یہ ہیں (۱) حَنْتَمْ (لاکھ والا برتن) (۲) دُبَّاء (کدو کا خول) (۳) نَقِیْر لکڑی کا تراشا ہوا برتن (۴) مُزَفَّت (روغنی رال والا برتن) اس کے بعد فرمایا کہ ان کو یاد رکھو، اور ادھر والوں کو ان کی اطلاع دو۔ (بخاری و مسلم) اور الفاظ حدیث بخاری شریف کے ہیں۔

۱۶/۱۶ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى أَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے (ان امور پر) بیعت کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے اور چوری نہ کرو گے اور زنا نہ کرو گے، اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے اور کسی پر اپنے دل سے بہتان نہ لگاؤ گے اور کسی نیک کام کے انجام دینے میں نافرمانی نہ کرو گے اگر ان باتوں کو تم میں سے کوئی شخص پورا کرے گا تو اس کو ثواب دینا خدائے تعالیٰ کے ذمہ ہے اور اگر کسی نے ان امور میں سے کسی امر کا ارتکاب کیا اور اس کو دنیا ہی میں اس کی سزا مل گئی تو آخروی عذاب سے اس کے لیے کفارہ ہو جائے گا اور اگر کسی نے ان باتوں میں سے کسی جرم کا ارتکاب کیا اور خدائے تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کر دی (یعنی دنیا میں کسی کو اس کے گناہ پر اطلاع نہ ہوئی اور دنیوی سزا بھی اس کو نہ ملی) تو خدا کے اختیار میں ہے چاہے معاف کر دے چاہے سزا دے (راوی کہتے ہیں) ہم نے ان امور پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ (بخاری اور مسلم)

۱۷/۱۷ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَضْحٰى وَ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّيْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ عید الاضحیٰ یا فطر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے اور عورتوں پر گزرے پس فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت! خیرات کیا کرو، کیونکہ دوزخیوں میں میں نے تمہارا ہی حصہ زیادہ دیکھا ہے، پس

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ
وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ
اللَّعْنَ وَيَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَأَيْتُ
مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّ دِيْنٍ
أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ
إِحْدٰكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ
دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ
شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ
فَذٰلِكَ مِنْ نُّقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ
أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ
تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُّقْصَانِ
دِيْنِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

18/18 وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَّبَنِيْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ
يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ
لَّهٗ ذٰلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيْبُهٗ إِيَّايَ فَقَوْلُهٗ
لَنْ يُّعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَأَنِيْ وَلَيْسَ أَوَّلُ
الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهٖ وَ
أَمَّا شَتْمُهٗ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ
وَلَدًا وَّأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ
لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا أَحَدٌ وَّفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَأَمَّا شَتْمُهٗ إِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لِيْ
وَلَدٌ وَّسُبْحَانِيْ أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً
أَوْ وَلَدًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس لیے؟ فرمایا کہ تم لعنت زیادہ کرتی ہو، اور ناشکری کرتی ہو شوہر کی، ناقص العقل اور ناقص الدین ہونے کے باوجود عقل مند کی عقل پر غالب آنے والے تم سے زیادہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ عورتوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری عقل اور ہمارے دین کا نقصان کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ایک عورت کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے نصف نہیں ہے؟ عورتوں نے کہا کہ کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ان کے نقصانِ عقل کی وجہ سے ہے، پھر آپ نے فرمایا کہ کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو وہ نماز نہیں پڑھتی اور روزہ بھی نہیں رکھتی، عورتوں نے کہا، کیوں نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کے دین کے نقصان کی وجہ سے ہے۔ (بخاری اور مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ابن آدم نے مجھ کو جھٹلایا اور اس کو ایسا نہ چاہیے تھا اور مجھ کو گالی دی اور اس کو یہ نہ چاہیے تھا اس کا مجھے جھٹلانا اس کا یہ کہنا ہے کہ ہرگز مجھے دوبارہ زندہ نہ کرے گا، جس طرح مرنے کے بعد مجھے پہلی دفعہ پیدا کیا تھا۔ حالانکہ پہلی دفعہ پیدا کرنا مجھ پر اس کے دوبارہ زندہ کرنے سے آسان تر نہیں تھا۔ (یعنی اس کے پہلے بار بنانے میں قادر ہو چکا تو دوبارہ بنانا کیا مشکل ہے) اور اس کا مجھے گالی دینا، اس کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹا بنا لیا ہے حالانکہ میں یکتا ہوں، ایسا بے نیاز ہوں کہ نہ کسی کو جنا اور نہ میں جنا گیا، اور میرے لیے کوئی ہمسر نہیں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں یہ ہے (اور اس کا مجھ کو گالی دینا، اس کا یہ کہنا کہ میرے لیے بیٹا ہے، حالانکہ میری ذات پاک ہے، میری ذات اس سے بری ہے کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

کسی کو بیوی بنا دُں یا بیٹا۔ (بخاری)

۱۹/۱۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُؤْذِيْنِيْ اِبْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ زمانہ کو بُرا کہہ کر انسان مجھے ایذا دیتا ہے، حالانکہ زمانہ میں ہی ہوں، میرے ہی ہاتھ میں حکومت ہے، رات اور دن کو میں ہی بدلتا رہتا ہوں۔ (بخاری اور مسلم)

ف: ایذا سے مراد ناراض کرنا ہے۔ یعنی میرے متعلق وہ باتیں کرتا ہے جس سے میں ناراض ہوتا ہوں۔ ورنہ خدا تعالیٰ تو دکھ، درد اور تکلیف سے پاک ہے۔ بندہ اس طرح کہتا ہے کہ ہائے زمانے نے مجھ پر ظلم کیا۔ یا میرے فلاں کو تو نے مار دیا یا لوگ آج کل یوں کہتے ہیں کہ زمانہ یا وقت ہی بُرا ہے۔ اپنی غلطیوں کا احساس نہیں کرتے بلکہ زمانے کو کوستے ہیں ایسا کہنا منع ہے۔ زمانے کو طعن وتشنیع کرنا حقیقتاً اللہ تعالیٰ کو طعن کرنا ہے اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی محکوم چیزوں کو بُرا کہنا رب تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ اور جو ذات خداوندی پر عیب وکذب کی نسبت کرتے ہیں کہ معاذ اللہ رب تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ ناراضگی کا سبب ہے۔ کیونکہ رب تعالیٰ ہر قسم کے عیب ونقص وکذب سے پاک ہے۔ ایسا کہنا کفر ہے۔ اس مسئلہ کی وضاحت وتحقیق کے لیے اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب "سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح" کا مطالعہ مفید ہے۔

۲۰/۲۰ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى يَّسْمَعُهٗ مِنَ اللّٰهِ يَدْعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ تکلیف کے سہنے پر اللہ تعالیٰ سے زائد کوئی صابر نہیں کہ اس کے لیے بیٹا ثابت کرتے ہیں پھر بھی وہ ان کو عافیت بخشتا ہے اور رزق دیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۲۱/۲۱ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ لَّيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ اِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّحَقَّ الْعِبَادِ

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں گدھے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا، میرے اور آپ کے درمیان صرف پچھلے زین کی لکڑی کے سوا کوئی چیز حائل نہ تھی، ارشاد ہوا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے؟ اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی خوب جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تحقیق اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

على الله ان لا يعذب من لا يشرك به شيئا قلت يا رسول الله افلا ابشر به الناس قال لا تبشرهم فيتكلوا۔ (متفق عليه)

۲۲/۲۲ وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم ومعاذ رديفه على الرحل قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك ثلاثا قال ما من احد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله صدقا من قلبه الا حرمه الله على النار قال يا رسول الله افلا اخبر به الناس فيستبشروا قال اذا يتكلوا فاخبر بها معاذ عند موته تاثما۔ متفق عليه۔

۲۳/۲۳ وعن ابي ذر قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وعليه ثوب ابيض وهو نائم ثم اتيته وقد استيقظ فقال ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات على ذلك الا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق على رغم انف ابي ذر وكان ابوذر

اس شخص کو جو کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ بنائے اسے عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کیا۔ کیا اس خوشخبری کو لوگوں کو نہ سنادوں، فرمایا یہ خوشخبری نہ سناؤ کہ وہ اس پر بھروسہ کر لیں گے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار تھے اور معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، حضور نے فرمایا اے معاذ تو انھوں نے کہا کہ حضور حاضر ہوں، خدمت میں موجود ہوں، اس طرح تین مرتبہ آپ نے آواز دی، ارشاد ہوا کہ جو شخص سچے دل سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے گا اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام کر دیں گے۔ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس فرمان کی خبر دے دوں کہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا تو پھر وہ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے (کہ اعمال خیر ترک کر دیں گے) معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو چھپانے کے (گناہ سے بچنے کے لیے) مرتے وقت یہ حدیث بیان کی (بخاری و مسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دیکھا کہ آپ سفید کپڑا اوڑھے سو رہے تھے، دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے، پس آپ نے ارشاد فرمایا جس بندہ نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اسی قول پر مر گیا بلا شک وہ جنت میں داخل ہوا میں نے عرض کیا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، اور اگرچہ اس نے چوری کی ہو آپ نے ارشاد فرمایا، اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، اور اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔ میں نے عرض کیا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اگرچہ اس نے چوری کی ہو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، اور اگرچہ اس نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

چوری کی ہو، میں نے عرض کیا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو آپ نے ارشاد فرمایا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو۔ اگرچہ اس نے چوری کی ہو ابوذر کی ناک خاک آلود ہونے کے باوجود (یعنی اگرچہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرضی کے خلاف ہو) اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت یہ حدیث بیان کرتے تو کہا کرتے اگرچہ خاک آلود ہو ابوذر کی ناک (بخاری ومسلم)

ف: اس حدیث پاک میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے کہنے پر دخول جنت کی جو خوشخبری وارد ہے وہ کفر کے مقابلے میں ہے کہ کافر کے لیے دخول جنت محال ہے لیکن مؤمن گناہوں کی سزا پانے کے بعد بالآخر جنت میں داخل ہوگا۔ خواہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرما کر بغیر دوزخ میں داخل کئے ہی جنت میں داخل فرمادیں یا گناہوں کے بدلے عذاب دے کر پھر جنت میں داخل فرمادیں۔ بہر حال مؤمن کے لیے دخول جنت لازمی ویقینی ہے۔

۲۴/۲۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ وَابْنُ أَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے گواہی دی، اللہ واحد کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام اس کے بندے اور اس کے رسول اور اس کی بندی کے فرزند ہیں اور اس کا کلمہ ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام تک پہنچایا تھا اور اس کی طرف سے ایک جان ہیں اور جنت اور دوزخ حق ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرلیں گے اگرچہ عمل اس کا کچھ بھی رہا ہو۔ (بخاری ومسلم)

۲۵/۲۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلِأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ فَقَبَضْتُ يَدِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ أَنْ يُغْفَرَ لِي قَالَ أَمَا عَلِمْتَ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کہ آپ اپنا داہنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ سے بیعت کروں، آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ بڑھایا۔ پس میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایسا کیوں اے عمرو؟ میں نے عرض کیا کہ میں کچھ شرط لگانا چاہتا ہوں۔ فرمایا کہ کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

يَا عَمْرُو وَاَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شرط لگائے گا؟ عرض کیا میرے گناہوں کی معافی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرو! کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اسلام لانا مٹا دیتا ہے ان گناہوں کو جو اسلام لانے سے قبل ہوئے ہیں اور تحقیق ہجرت ان گناہوں کو مٹا دیتی ہے جو قبل ہجرت ہوئے ہیں اور تحقیق حج مٹا دیتا ہے ان گناہوں کو جو قبل حج ہوئے ہیں (مسلم شریف)

۲۶/۲۶ وَعَنْ مُّعَاذٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ وَاِنَّهٗ يَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَّالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ فَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ وَاِنَّا

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ مجھے ایسا عمل بتلایئے جو مجھ کو جنت میں داخل کرے اور دوزخ سے مجھ کو دور کرے ارشاد ہوا کہ تم نے ایک امر عظیم (بڑی بات) کا سوال کیا ہے اور یقیناً وہ آسان ہے اس شخص کے لیے جس پر اللہ تعالیٰ آسان کردے۔ اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے اور نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کرے زکوٰۃ دے، اور رمضان کے روزے رکھے، اور بیت اللہ کا حج کرے، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمھیں بھلائی کے دروازوں کا پتہ نہ دوں۔ روزہ ڈھال ہے اور خیرات گناہوں کو مٹا دیتی ہے جس طرح پانی آگ کو اور آدھی رات کے وقت اٹھ کر آدمی کا نماز پڑھنا۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ترجمہ "ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور اُمید کرتے ہوئے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں"۔

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو اصلِ دین، اور دین کا ستون اور دین کا اعلیٰ مقام نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں بتلایئے یا رسول اللہ! ارشاد ہوا اصل دین اسلام (فرمانبرداری) ہے اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کا اعلیٰ مقام جہاد ہے (یعنی ہر وہ کوشش جس سے اعلاء کلمۃ اللہ ہو) پھر ارشاد ہوا کہ کیا میں تم کو ایسی چیز نہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِہٖ قَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَا مُعَاذُ وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَوْ عَلٰی مَنَاخِرِھِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ۔
(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

بتلاؤں جس پر ان تمام امور دین کا دارومدار ہے میں نے عرض کیا ہاں بتلایئے یا نبی اللہ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک پکڑلی اور فرمایا اس کو قابو میں رکھو میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی تو کیا ہم لوگ جو کچھ بولتے ہیں اس پر بھی مواخذہ ہوگا؟ فرمایا کس قدر غافل ہو اے معاذ! لوگوں کو دوزخ میں منہ کے بل یا ناک کے بل، کیا زبان کی کاٹی ہوئی کھیتی (یعنی کلمات کفر، تہمت، غیبت وغیرہ) کے سوا اور بھی کوئی چیز گرائیں گی (امام احمد، ترمذی اور ابن ماجہ)

۲۷/۲۷ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِیْمٍ وَّتَاْخِیْرٍ وَّفِیْہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ اِیْمَانَہٗ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھا، اور اللہ تعالیٰ کے لیے دیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے نہ دیا تو اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا (ابوداؤد) اور ترمذی نے معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی حدیث کو (بعض الفاظ کی) تقدیم اور تاخیر سے روایت کیا ہے، اور ترمذی کی روایت میں ہے، (تو اس نے اپنے ایمان کو مکمل کرلیا)

۲۸/۲۸ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ۔
(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام اعمال میں افضل عمل اللہ تعالیٰ کے لیے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھنا ہے۔ (ابوداؤد شریف)

۲۹/۲۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ عَلٰی دِمَائِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ بِرِوَایَۃِ فُضَالَۃَ وَالْمُجَاھِدُ مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ الْخَطَایَا وَالذُّنُوْبَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کامل مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور کامل مومن وہ ہے کہ جس سے لوگ اپنے خون اور مال پر مطمئن رہیں اور بیہقی نے شعب الایمان میں بروایت فضالہ اتنا اضافہ کیا ہے اور حقیقی مجاہد وہ ہے جس نے اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالا، اور اصل ہجرت کرنے والا وہ ہے جو چھوٹے اور بڑے گناہوں کو چھوڑ دے)

۳۰/۳۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کم ایسا خطبہ دیا ہے جس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ اس کا ایمان کامل نہیں ہے جو امانت دار نہ ہو، اور اس کا دین مکمل نہیں ہے جو عہد کا پابند نہ ہو (بیہقی نے شعب الایمان میں اس کی روایت کی ہے)

۳۱/۳۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یَسْتَقِیْمُ دِیْنُ عَبْدٍ حَتّٰی یَسْتَقِیْمَ لِسَانُہٗ وَلَا یَسْتَقِیْمُ لَہٗ حَتّٰی یَسْتَقِیْمَ قَلْبُہٗ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ فَقِیْلَ مَا الْبَوَائِقُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ غَشْمُہٗ وَظُلْمُہٗ وَاَیُّمَا رَجُلٍ اَصَابَ مَالًا مِّنْ حَرَامٍ وَاَنْفَقَ مِنْہُ لَمْ یُبَارَکْ لَہٗ فِیْہِ وَاِنْ تَصَدَّقَ مِنْہُ لَمْ یُقْبَلْ مِنْہُ وَمَا بَقِیَ فَزَادُہٗ اِلَی النَّارِ اَلَا اِنَّ الْخَبِیْثَ لَا یُکَفِّرُ الْخَبِیْثَ وَلٰکِنَّ الطَّیِّبَ یُکَفِّرُ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِیْ مُعْجَمِہِ الْکَبِیْرِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا ایمان کامل نہیں جو امانت دار نہیں، اور اس کا دین مکمل نہیں جو عہد کا پابند نہیں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اس وقت تک کسی بندہ کا دین درست نہ ہوگا جب تک کہ اس کی زبان درست نہ ہو، اور زبان درست نہ ہوگی تاوقتیکہ دل درست نہ ہو، اور وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا، جس کا پڑوسی اس کے بوائق سے امن میں نہ ہو تو عرض کیا گیا کہ بوائق کیا ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ارشاد فرمایا اس کا ظلم وستم اور جو شخص حرام مال حاصل کرے اور اس کو خرچ کرے تو اس میں اس کے لیے کوئی برکت نہ ہوگی اور اگر اس مال کو خیرات کرے تو قبول نہ ہوگی اور جو کچھ بچ رہے وہ اس کے دوزخ کا توشہ ہے سنو! گندی چیز گندی چیز کو نہیں مٹاتی لیکن پاک چیز مٹا دیتی ہے (طبرانی نے اس کی معجم کبیر میں روایت کی ہے۔

۳۲/۳۲ وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ شَھِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی دے گا اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام فرما دیں گے۔ (مسلم شریف)

۳۳/۳۳ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی موت اس یقین پر ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم شریف)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۳۴/۳۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو باتیں واجب کرنے والی ہیں، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ واجب کرنے والی دو باتیں کیا ہیں؟ فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرتے ہوئے مرے وہ دوزخ میں داخل ہوگا اور جو شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے مرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم شریف)

۳۵/۳۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا وَخَشِيْنَا اَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْتَغِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطًا لِّلْاَنْصَارِ لِبَنِى النَّجَّارِ فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ اَجِدُ لَهٗ بَابًا فَلَمْ اَجِدْ فَاِذَا رَبِيْعٌ يَّدْخُلُ فِيْ جَوْفِ حَائِطٍ مِّنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَّالرَّبِيْعُ الْجَدْوَلُ قَالَ فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا شَاْنُكَ قُلْتُ كُنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَاَبْطَاْتَ عَلَيْنَا فَخَشِيْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَاَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهٰؤُلَاۤءِ النَّاسُ وَرَائِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حاضرین کی جماعت میں شامل تھے دفعۃً حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے سے اٹھ کھڑے ہوئے، اور دیر تک تشریف نہ لائے ہم کو خوف ہوا کہیں (خدانخواستہ) کوئی افتاد نہ پڑی ہو، اس لیے ہم گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور سب سے پہلے مجھے گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا، اور انصار بنی نجار کے ایک باغ تک پہنچا ہر چند باغ کے چاروں طرف گھوما۔ مگر اندر جانے کا کوئی دروازہ نہ ملا۔ اتفاقاً ایک ربیع (نہر) دکھائی دی جو بیرونی کنویں سے باغ کے اندر جارہی تھی اور ربیع نہر کو کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کہتے ہیں کہ میں اسی نہر میں سمٹ کر اندر گھس گیا اور حضور والا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہ! میں نے عرض کیا جی حضور! آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے میں نے عرض کیا آپ ہمارے پاس تشریف فرما تھے پھر ایک دم اٹھ کر تشریف لے گئے اور واپس تشریف آوری میں آپ نے دیر فرمائی تو ہم کو خوف ہوا کہ (خدانخواستہ) کہیں حادثہ نہ گزرا ہو، اس لیے ہم گھبرا گئے سب سے پہلے مجھے ہی گھبراہٹ پیدا ہوئی تلاش کرتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرَ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاسْتِي فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ وَرَكِبَنِي عُمَرُ وَإِذَا هُوَ عَلَى أَثَرِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي بَعَثْتَنِي بِهِ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاسْتِي فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

کرتے) اس باغ تک پہنچا اور لومڑی کی طرح سمٹ کر نہر کے راستہ سے اندر آگیا، اور لوگ میرے پیچھے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نعلین (جوتیاں) مبارک مجھے دے کر فرمایا، ابوہریرہ میری یہ دونوں جوتیاں (بطور ثبوت کے) لے جاؤ اور باغ کی دیوار کے ادھر جو شخص یقینِ قلبی کے ساتھ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی گواہی دیتا ہوا ملے اس کو جنت کی بشارت دے دو (میں نے حکم کی تعمیل کی) سب سے پہلے مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے اور دریافت کیا، ابوہریرہ یہ نعلین کس کی ہیں؟ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین ہیں، حضور نے یہ دونوں نعلین دے کر مجھے بھیجا ہے کہ جو شخص یقینِ قلبی کے ساتھ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت دینے والا تجھے ملے میں اس کو جنت کی بشارت دے دوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر میرے سینہ کے بیچ میں ایک ضرب لگائی جس کی وجہ سے میں سُرین کے بل گر پڑا، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ لوٹ جاؤ اے ابوہریرہ چنانچہ میں لوٹ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور آواز سے رونے لگا، میرے پیچھے پیچھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آ پہنچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوہریرہ کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا میری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور جو پیام دے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا میں نے ان کو پہنچا دیا۔ انھوں نے میرے سینے پر ایک ضرب لگائی جس کی وجہ سے میں سُرین کے بل گر پڑا اور پھر کہنے لگے کہ لوٹ جا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر تم نے ایسا کیوں کیا؟ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا حضور نے ابوہریرہ کو اپنی نعلین مبارک دے کر حکم دیا تھا کہ جو شخص قلبی یقین کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت کا قائل ملے اس کو جنت کی بشارت دے دینا۔ ارشاد فرمایا، ہاں! عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلِّهِمْ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٣٦/٣٦ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ
شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

٣٧/٣٧ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ
حَزِنُوْا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ
قَالَ عُثْمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَبَيْنَا أَنَا
جَالِسٌ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ
أَشْعُرْ بِهٖ فَاشْتَكٰى عُمَرُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ثُمَّ أَقْبَلَا حَتّٰى سَلَّمَا
عَلَيَّ جَمِيْعًا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مَا حَمَلَكَ
أَنْ لَّا تَرُدَّ عَلٰى أَخِيْكَ عُمَرَ سَلَامَهٗ
قُلْتُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ بَلٰى وَاللّٰهِ
لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ مَا شَعَرْتُ
أَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ
أَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَكَ
عَنْ ذٰلِكَ أَمْرٌ فَقُلْتُ أَجَلْ قَالَ مَا
هُوَ قُلْتُ تَوَفَّى اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَّسْأَلَهٗ
عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ
قَدْ سَأَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ
وَقُلْتُ لَهٗ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَنْتَ
أَحَقُّ بِهَا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَجَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نے عرض کیا حضور! ایسا نہ کیجئے! مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے ان کو چھوڑ دیجئے کہ وہ عمل کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اچھا) چھوڑ دو (مسلم شریف)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی کنجیاں لا الٰہ الا اللہ کی شہادت ہے۔ (امام احمد)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی وفات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب نہایت غم زدہ ہوئے، یہاں تک کہ قریب تھا کہ بعض (نجات کے بارے میں) وسوسہ میں پڑ جائیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی ان ہی لوگوں میں تھا۔ میں ایک دن بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گذر ہوا، اور انھوں نے سلام کیا، مگر مجھے کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی شکایت کی تو دونوں تشریف لائے اور دونوں نے سلام کیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا چیز باعث ہوئی کہ آپ نے اپنے بھائی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے کہا میں نے ایسا نہیں کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم آپ نے ایسا ہی کیا ہے۔ میں نے کہا خدا کی قسم! مجھے آپ کے گزرنے اور سلام کرنے کا علم ہی نہیں ہوا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سچ کہہ رہے ہیں ان کو کسی بات نے مشغول کر رکھا ہے میں نے کہا ہاں (یہی بات ہے) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ وہ کیا بات ہے، میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے قبل ہی اٹھا لیا کہ ہم آپ سے نجات کی نسبت دریافت کر لیتے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی نسبت دریافت کر لیا ہے۔ (عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں) میں اٹھ کر

www.waseemziyai.com
MAKTABA-TUL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّیْ الْكَلِمَةَ الَّتِیْ عَرَضْتُ عَلٰی عَمِّیْ فَرَدَّهَا فَهِیَ لَهٗ نَجَاةٌ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب گیا اور کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ ہی اس کے زیادہ اہل تھے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس دین کی نجات کس میں ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ سے اس کلمہ کو قبول کر لیا جس کو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا اور انھوں نے اس کو رد کر دیا تو یہ کلمہ قبول کرنے والے کے لیے موجب نجات ہے (امام احمد)

٣٨/٣٨ وَعَنِ الْمِقْدَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَّذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِّنْ اَهْلِهَا اَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ روئے زمین پر کوئی مٹی کا مکان یا خیمہ ایسا نہ ہوگا جس میں اللہ تعالیٰ کلمۂ اسلام کو داخل نہ فرمائیں، عزت دینے عزیز کے ساتھ یا ذلت دینے ذلیل کے ساتھ یا تو ان کو اللہ تعالیٰ معزز فرمائے گا تو ان کو اس کلمہ کا اہل بنا دے گا یا ان کو ذلیل کرے گا تو وہ اس کی اطاعت قبول کریں گے میں نے کہا تو دین تمام کا تمام اللہ تعالیٰ ہی کا ہوگا۔ (امام احمد)

٣٩/٣٩ وَعَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قِيْلَ لَهٗ اَلَيْسَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَّيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَهٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَّهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت وہب سے کہا گیا کہ کیا لا الٰہ الا اللہ جنت کی کنجی نہیں ہے، انھوں نے کہا کیوں نہیں لیکن ہر کنجی کے لیے دندان ہوتے ہیں اگر تم ایسی کنجی لاؤ گے جس کے دندان ہوں تو تمھارے لیے جنت کو کھولا جائے گا ورنہ نہیں (بخاری نے اس حدیث کو ترجمۃ الباب میں روایت کیا ہے)

ف: دندان سے مراد اعمال ہیں۔

٤٠/٤٠ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلام کو (اخلاص کے ساتھ) بہتر بنا لے تو جو نیکی کرے گا اس کا اجر دس گنا سے سات سو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ضِعْفٍ وَّكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٤١/٤١ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاۤءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْاِثْمُ قَالَ اِذَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

٤٢/٤٢ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ مَّعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَّعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ طِيْبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ قَالَ قُلْتُ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ قَالَ قُلْتُ اَيُّ الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

قَالَ قُلْتُ اَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَاُهْرِيْقَ دَمُهٗ قَالَ قُلْتُ اَيُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

گنا تک لکھا جائے گا اور جو بُرائی کرے گا تو اتنی ہی لکھی جائے گی، یہاں تک کہ وہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے (بخاری و مسلم)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا کہ جب تجھ کو تیری نیکی سے خوشی ہو اور برائی سے رنج ہو تو مومن ہے پھر اس نے کہا یا رسول اللہ گناہ کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا جب تیرے دل میں کوئی چیز کھٹک جائے تو تو اس کو چھوڑ دے (امام احمد)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دین) کے اس کام میں آپ کے ساتھ کون تھے؟ فرمایا ایک حُر (آزاد یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور ایک عبد (غلام یعنی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں نے عرض کیا کہ اسلام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا خوش کلامی اور کھانا کھلانا، میں نے عرض کیا ایمان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا صبر اور سخاوت کرنا۔ میں نے عرض کیا کونسا اسلام افضل ہے؟ ارشاد فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، میں نے عرض کیا کونسا ایمان افضل ہے؟ ارشاد فرمایا اچھے اخلاق۔ راوی نے کہا کہ میں نے عرض کیا کونسی نماز افضل ہے؟ ارشاد فرمایا جس میں قیام زیادہ ہو۔ راوی نے کہا کہ میں نے عرض کیا کون سی ہجرت بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا ان باتوں کو ترک کرنا جن کو تیرا رب پسند نہیں کرتا، راوی نے کہا میں نے عرض کیا کون سا جہاد افضل ہے؟ ارشاد فرمایا جس کا گھوڑا ہلاک کیا جائے اور اس کا خون بہایا گیا ہو۔ میں نے عرض کیا کون سا وقت بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا اخیر شب کا درمیانی وقت۔

(امام احمد)

MARKAZ-UL-ULOOMI ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

۴۳/۴۳ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ قُلْتُ اَفَلَا اُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوْا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنایا اور پانچ وقتہ نماز پڑھتا رہا اور رمضان کے روزے رکھے تو اس کی بخشش ہوگی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی خوشخبری لوگوں کو دے دوں۔ آپ نے فرمایا ان کو چھوڑ دو کہ وہ عمل کریں (امام احمد)

۴۴/۴۴ وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتَعْمَلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ افضل ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے لیے دشمنی رکھنا اور زبان کو ذکرِ الٰہی میں جاری رکھنا۔ انھوں نے کہا کہ اور کیا چیز ہے، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد ہوا لوگوں کے لیے وہی بات پسند کرنا جو تم اپنے لیے کرتے ہو، اور ان کے لیے اس بات کو ناپسند کرنا جس کو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو۔ (امام احمد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

# بَابُ الْكَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ

# گناہ کبیرہ اور نفاق کی علامتوں کا بیان

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ط اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
ترجمہ: "وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے بے شک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے"۔ (النجم ۵۳، آیت ۳۲)

ف: گناہ وہ عمل ہے جس کا کرنے والا عذاب کا مستحق ہوتا ہے بعض اہل علم نے فرمایا کہ گناہ وہ ہے جس کا کرنے والا ثواب سے محروم ہوتا ہے بعض کا قول ہے ناجائز کام کرنے کو گناہ کہتے ہیں۔ بہرحال گناہ کی دو قسمیں ہیں ایک صغیرہ دوسرا کبیرہ۔ کبیرہ وہ گناہ ہے جس کا عذاب سخت ہوتا ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ صغیرہ پر وعید نہ ہو اور کبیرہ وہ جس پر وعید ہو اور فواحش پر حد ہو۔ بہرحال گناہ کوئی بھی ہو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا ندامت و شرمندگی محسوس کرتے ہوئے توبہ کے لیے ضروری ہے۔ اور آئندہ گناہ کے قریب نہ جانے پر استقامت ضروری ہے۔ (خزائن العرفان)

وَقَوْلُهٗ:
فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "تو اس کے پیچھے اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے، بدلا اس کا کہ انہوں نے اللہ سے وعدہ جھوٹا کیا اور بدلا اس کا کہ جھوٹ بولتے ہیں (التوبہ ۸، آیت ۷۷)

ف: امام فخر الدین رازی نے فرمایا اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے مسلمان پر لازم ہے کہ ان باتوں سے احتراز کرے اور عہد پورا کرنے اور وعدہ وفا کرنے میں پوری کوشش کرے۔

۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے لیے تو شریک بنائے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو پیدا کیا ہے اس نے کہا اس کے بعد کونسا؟ ارشاد فرمایا تو اپنی اولاد کو اس اندیشہ سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔ اس نے کہا کہ پھر کون سا؟ ارشاد فرمایا اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمانے کی تصدیق میں یہ آیت نازل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ الْاٰیَۃَ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۴۶ ۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَبَائِرُ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ. وَفِیْ رِوَایَۃِ اَنَسٍ وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْیَمِیْنِ الْغَمُوْسِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۴۷ ۳ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ہُنَّ قَالَ اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبَا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

۴۸ ۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَہُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَہُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُہَا وَہُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَنْتَہِبُ نُہْبَۃً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْہِ فِیْہَا اَبْصَارَہُمْ حِیْنَ یَنْتَہِبُہَا وَہُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَغُلُّ اَحَدُکُمْ حِیْنَ یَغُلُّ وَہُوَ مُؤْمِنٌ فَاِیَّاکُمْ اِیَّاکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا یَقْتُلُ حِیْنَ یَقْتُلُ وَہُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِکْرِمَۃُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ

ہوئی۔ ترجمہ "اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے۔" سورۂ فرقان ۲۵ آیت ۶۸) (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہ خدا کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، کسی کا قتل کرنا۔ اور جھوٹی قسم ہیں (بخاری) اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں جھوٹی قسم کی جگہ جھوٹی گواہی ہے (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کرنے والی باتوں سے بچو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سی ہیں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور جادو کرنا اور جس شخص کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق مار ڈالنا، اور سود کھانا، اور یتیم کا مال کھانا، اور جہاد کے دن پیٹھ پھیرنا۔ غافل، پاکدامن بھولی بھالی ایماندار عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو زنا کرتے وقت اس کا ایمان باقی نہیں رہتا ہے اور اسی طرح چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو چوری کرتے وقت اس کا ایمان باقی نہیں رہتا ہے اور شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو شراب پیتے وقت اس کا ایمان باقی نہیں رہتا اور لوٹ کھسوٹ کرنے والا جب لوٹ کھسوٹ کرتا ہے ایسی حالت میں کہ لوگ خوف و دہشت کے مارے مایوسی کے عالم میں اس کی طرف دیکھ رہے ہوں تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا اور تم میں جب کوئی خیانت کرتا ہے تو خیانت کرتے وقت اس کا ایمان باقی نہیں رہتا پس بچو تم ان مذکورہ گناہوں سے (پھر کہتا ہوں کہ بچو تم (بخاری و مسلم) اور حضرت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ لَا يَكُونُ هٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَلَا يَكُونُ لَهُ نُورُ الْإِيمَانِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے کہ قتل کرنے والا جب قتل کرتا ہے تو قتل کرنے وقت اس کا ایمان باقی نہیں رہتا ہے، عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ اس سے ایمان کس طرح علیحدہ کر لیا جاتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس طرح اور دونوں ہاتھوں کے انگلیوں میں انگلیاں ملا کر باہر نکال لیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اگر وہ توبہ کرے تو ایمان اسی طرح واپس آجاتا ہے اور آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں انگلیاں ملا دیں۔ ابو عبداللہ (یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ ایسا شخص مومن کامل نہیں رہتا، اور اس میں ایمان کا نور نہیں پایا جاتا (یہ بخاری کے الفاظ ہیں)

ف: حدیث پاک میں یہ جو فرمایا جا رہا ہے کہ زنا و چوری کرنے اور شراب پینے لوٹ کھسوٹ کرنے کے وقت ایمان اس سے خارج ہو جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یا تو کمال ایمان یا نور ایمان سے محروم ہو جاتا ہے ورنہ یہ گناہ کفر نہیں ہیں اور ان گناہوں کا مرتکب مرتد بھی نہیں ہے سخت گنہگار اور مجرم ضرور ہے۔ اگر وہ حالت گناہ میں ہی مر جائے تو کافر نہیں ہوگا جبکہ کلمۂ کفر زبان سے نہ نکالے۔ ایسے آدمی کو رب تعالیٰ چاہے تو سخت عذاب دے اور اگر چاہے تو معاف فرما دے۔ چونکہ نافرمانی رب تعالیٰ کی اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اس لیے اس سے بچتے رہنا اور احکامات الٰہیہ کی تعمیل کرتے رہنے میں ہی بندے کی سلامتی و نجات ہے۔

۴۹/۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ زَادَ مُسْلِمٌ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں (مسلم نے) اتنا اضافہ کیا اگر وہ روزہ رکھے، نماز پڑھے، اور دعوی کرے کہ وہ مسلمان ہے، (پھر بخاری اور مسلم دونوں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ) جب وہ بات کرے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف (وعدہ کرے) اور امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ یہ تین علامتیں منافق کی ہیں (بخاری اور مسلم)

۵۰/۶ وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں جس شخص میں ہوں وہ پکا منافق ہے، اور جس میں ان میں سے کوئی ایک بات پائی جائے تو اس میں نفاق کی ایک خصلت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى
يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ
كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ
فَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۱ ۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ
الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ
إِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَإِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۵۲ ۸ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ
قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ إِذْهَبْ بِنَا إِلٰى
هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ
نَبِيٌّ إِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ أَرْبَعُ
أَعْيُنٍ فَأَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ
بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا
وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا
النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ
وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ إِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ
لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَأْكُلُوا
الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَّلَا
تُوَلُّوْا لِلْفِرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ
خَاصَّةً الْيَهُوْدُ أَنْ لَّا تَعْدُوْا فِي
السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ
وَقَالَا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا
يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالَا إِنَّ دَاوٗدَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهٗ أَنْ لَّا
يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ
اتَّبَعْنَاكَ أَنْ يَّقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ہوگی، تاوقتیکہ اس کو چھوڑ نہ دے۔ جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کہے تو جھوٹ کہے اور جب قول وقرار کرے تو اس کے خلاف کرے، اور جب جھگڑے تو گالیاں دے (بخاری ومسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی سی ہے جو کہ دو ریوڑوں کے درمیان پھرتی ہے کبھی اس کی جانب اور کبھی اس کی جانب (مسلم شریف)

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا ہم کو اس نبی کے پاس لے چلو اس کے ساتھی نے کہا نبی مت کہو، اگر وہ تجھ سے سن لیں گے تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (یعنی نہایت خوش ہوں گے) تو دونوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تسع آیات بینات (نو واضح احکام) کے متعلق دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور چوری نہ کرو، اور زنا نہ کرو، اور ناحق کسی ایسے نفس کو قتل نہ کرو جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، اور کسی بے گناہ کو حکم کے پاس قتل کے لیے پیش نہ کرنا، اور جادو نہ کرو، اور سود مت کھاؤ، اور کسی پاکدامن عورت کو تہمت نہ لگاؤ اور جنگ [۹] کے دن بھاگنے کی خاطر پیٹھ نہ پھیرو، اور خاص کر تم کو اے یہود! واجب ہے کہ شنبہ کے روز حدود اللہ سے تجاوز نہ کرو۔ صفوان راوی کہتے ہیں کہ دونوں نے آپ کے ہاتھوں اور قدموں کو چوم لیا، اور دونوں نے کہا کہ ہم آپ کے نبی ہونے کی شہادت دیتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر کون امر تم کو میری اتباع سے مانع ہے؟ دونوں نے کہا بے شک حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ ان کی ذریت میں ہمیشہ نبی ہوا کرے اور ہم کو اندیشہ ہے کہ اگر ہم آپ کی

MARKAZUL-ULOOMIE ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَأَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَآئِیُّ۔

اتباع کریں تو ہم کو یہود قتل کردیں گے (ترمذی، ابوداؤد اور نسائی)

ف: درمختار میں لکھا ہے کہ کسی عالم یا زاہد سے اگر مطالبہ کیا جائے کہ وہ قدم بڑھائیں اور قدم چومنے کے لیے موقع دیں تو اس عرض کو قبول کرلے۔

ف: ظاہر یہ ہے کہ پاؤں شریف پر بھی منہ لگا کر بوسہ دیا۔ معلوم ہوا بزرگوں کے قدم چومنا جائز ہے۔ اور پابوسی کے لیے جھکنا نہ سجدہ ہے نہ ممنوع ورنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں منع فرما دیتے۔ خیال رہے کہ قرآن کریم، سنگ اسود، بزرگوں کے ہاتھ پاؤں، ان کے تبرکات اور والدین کے ہاتھ پاؤں چومنا ثواب بھی ہے اور باعث برکت بھی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منبر چومتے تھے۔ اس مسئلے کی مزید وضاحت کے لیے کتاب "جاء الحق وزھق الباطل" دیکھیں۔ (مرأۃ شرح مشکوٰۃ)

**۵۳/۹** وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِّنْ أَصْلِ الْإِیْمَانِ اَلْکَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَآ إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ لَا تُکَفِّرْہُ بِذَنْبٍ وَّلَا تُخْرِجْہُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَالْجِھَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ إِلٰٓی أَنْ یُّقَاتِلَ اٰخِرُ ھٰذِہِ الْأُمَّۃِ الدَّجَّالَ لَا یُبْطِلُہٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَالْإِیْمَانُ بِالْأَقْدَارِ۔ (رَوَاہُ أَبُوْدَاؤدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں اصل ایمان ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے قائل سے ہاتھ روک لینا، اور تم اس کو کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے کافر نہ قرار دو، اور کسی عمل کی وجہ سے اس کو اسلام سے خارج نہ کرو، اور جہاد جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے اس وقت تک جاری رہنے والا ہے کہ اس امت کا آخیر شخص دجال کو قتل کرے گا، جہاد کو نہ کسی ظالم کا ظلم اور نہ کسی عادل کا عدل باطل کرسکے گا اور تقدیر پر ایمان لانا (ابوداؤد شریف)

**۵۴/۱۰** وَعَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَی الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْہُ الْإِیْمَانُ وَکَانَ فَوْقَ رَأْسِہٖ کَالظُّلَّۃِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِکَ الْعَمَلِ رَجَعَ إِلَیْہِ الْإِیْمَانُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَأَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے اور اس کے سر پر سایہ کی طرح آجاتا ہے اور پھر جب وہ اس عمل سے فارغ ہوجاتا ہے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔ (ترمذی و ابوداؤد)

**۵۵/۱۱** وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْکَ وَإِنْ أَمَرَاکَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَھْلِکَ وَمَالِکَ وَلَا تَتْرُکَنَّ صَلَاۃً مَّکْتُوْبَۃً

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتیں بطور وصیت فرمائیں فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اگرچہ تمہیں قتل کردیا جائے اور جلا دیا جائے اور ہرگز ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو اگرچہ کہ وہ تجھے اپنے اہل اور مال کو چھوڑ دینے کا حکم دیں اور ہرگز فرض نماز کو ترک نہ کرو،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مُتَعَمِّدًا فَإِنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللهِ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاثْبُتْ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَأَخِفْهُمْ فِي اللهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اس لیے کہ جو شخص عمداً فرض نماز کو ترک کرتا ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ الگ ہو جاتا ہے، نہ دنیا میں امن کا مستحق ہے اور نہ آخرت میں نجات کا، اور ہرگز شراب (نشہ لانے والی چیز) نہ پیو کہ وہ تمام برائیوں کی جڑ ہے، (اس سے دنیا میں حد کا مستحق ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب کا) اور ہر قسم کے گناہوں سے بچو، کیونکہ گناہوں سے اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے اور جہاد میں بھاگنے سے بچتے رہو اگرچہ کہ (تمہارے ساتھ کے) تمام لوگ ہلاک ہو جائیں اور جب لوگوں میں موت عام ہو جائے اور تم ان میں ہو تو تم ثابت قدم رہو، اور اپنے کنبہ پر حسب حیثیت مال خرچ کرو، اور ادب آموزی کے لیے ان کو سزا دینے سے پہلو تہی نہ کرو اور ان کو خدا تعالیٰ کا خوف دلاتے رہو۔ (امام احمد)

۵۶/۱۲ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ أَوِ الْإِيمَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ نفاق تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا لیکن آج کفر ہے یا ایمان (البتہ وہ اعمال جن کو منافقین کی علامت بتایا گیا ہے وہ باقی ہیں)۔ (بخاری شریف)

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

# بَابٌ فِی الْوَسْوَسَۃِ

# باب وسوسہ کے بیان میں

وَقَوْلُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ:
اَلْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے (یعنی میں پناہ مانگتا ہوں) اور دبک رہے وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی"۔ (سورۃ الناس پ ۳۰)

ف: شیطان کی یہ عادت ہے کہ جب انسان غافل ہوتا ہے تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے۔ شیطان جنات میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسے شیاطین جن انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطین انس بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں۔ پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو انسانی شیطان کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور خوب گمراہ کرتا ہے۔ اگر انسان بشکل انسانی شیطان سے متنفر ہوتا ہے تو وہ ہٹ جاتا ہے۔ آدمی کو چاہیے کہ شیاطین جن کے شر سے بھی پناہ مانگے اور شیاطین انس کے شر سے بھی پناہ مانگے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب کو جب بستر مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دست مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے ہاتھ مبارک کو سر مبارک سے لے کر تمام جسم اقدس پر پھیرتے جہاں تک دست مبارک پہنچ سکتے تھے۔ یہ عمل تین مرتبہ فرماتے (خزائن العرفان)

وَقَوْلُہٗ:
اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَہٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے دشمن سمجھو (اس کی طاعت نہ کرو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہو) وہ تو اپنے گروہ کو (یعنی متبعین کو کفر کی طرف) اسی لیے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں (سورۃ فاطر پ ۲۲ آیت ۶)

۵۷/۱ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَا وَسْوَسَتْ بِہٖ صُدُوْرُھَا مَالَمْ تَعْمَلْ بِہٖ اَوْ تَتَکَلَّمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ان وسوسوں کو معاف فرما دیا ہے جو ان کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں، جب تک کہ اُن پر عمل نہ کریں یا اس کو زبان سے ظاہر نہ کریں (بخاری و مسلم)

۵۸/۲ وَعَنْہُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْہُ اِنَّا نَجِدُ فِیْ اَنْفُسِنَا مَا یَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ یَّتَکَلَّمَ بِہٖ قَالَ اَوَ قَدْ وَجَدْتُمُوْہُ قَالُوْا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ چند صحابہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے دل میں بعض ایسے خیالات آتے ہیں جن کا زبان پر لانا بڑا جرم معلوم ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ـ

علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ایسا پا رہے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں! ارشاد فرمایا کہ یہ کھلا ہوا ایمان ہے (مسلم شریف)

۵۹/۳ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ وَلْيَنْتَهِ ـ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے پاس شیطان آکر کہتا ہے اس چیز کو کس نے پیدا کیا؟ اس چیز کو کس نے پیدا کیا؟ یہاں تک کہ وہ کہے گا تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب اس نوبت پر آجائے تو اسے چاہیے کہ اللہ سے پناہ مانگے اور ایسی باتوں سے رک جائے (بخاری، مسلم)

۶۰/۴ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللهِ وَرُسُلِهِ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ مخلوق کو تو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ پس جو شخص ایسی کوئی بات اپنے دل میں پائے تو کہہ دے "اٰمَنْتُ بِاللهِ وَرُسُلِهٖ" میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا (بخاری و مسلم)

۶۱/۵ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالُوا وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَإِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ـ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ہم نشین جنوں میں سے (یعنی شیطان) اور ایک ہم نشین فرشتوں میں سے مقرر کیا گیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فرمایا میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی۔ پس وہ میرا مطیع ہو گیا ہے (اس لیے میں اس کے شر سے بچا رہتا ہوں) پس وہ مجھے صرف بھلائی کا مشورہ دیتا ہے۔ (مسلم شریف)

۶۲/۶ **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ ـ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان کا (وسوسہ اور مکر و فریب) انسان پر اس طرح جاری رہتا ہے جس طرح انسان کا خون انسان میں جاری و ساری رہا کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۶۳/۷ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَ ابْنِهَا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی آدم کے ہر پیدا ہونے والے بچہ کو اس کی پیدائش کے وقت شیطان چھوتا ہے جس کی وجہ سے بچہ چیخ اٹھتا ہے۔ بجز حضرت مریم اور ان کے فرزند حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے (کہ ان کو شیطان نے مس نہیں کیا) بخاری و مسلم

۶۴/۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نومولود کا پیدائش کے وقت چلانا شیطان کے چوکانے کی وجہ سے ہوا کرتا ہے (بخاری و مسلم)

۶۵/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاۤءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَاهُمْ مِّنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً تَجِیْٓءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِیْٓءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ قَالَ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ فَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ قَالَ الْاَعْمَشُ اَرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهٗ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنی فوجیں بھیجتا ہے کہ لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کریں، ان میں ابلیس کا زیادہ مقرب وہ ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرے، چنانچہ ایک ایک ان میں سے آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں فتنے پیدا کئے تو ابلیس کہتا ہے کہ تو نے کچھ بھی نہیں کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے ایک آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس وقت تک اس کو نہیں چھوڑتا جب تک کہ میں مرد اور اس کی بیوی میں جدائی نہ ڈال دوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابلیس اس کو اپنے قریب بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ تو بہت اچھا ہے۔ اعمش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے خیال پڑتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابلیس اس کو گلے لگاتا ہے۔ (مسلم شریف)

۶۶/۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ مِنْ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک شیطان اس بات سے ناامید ہو گیا ہے کہ جزیرۂ عرب میں نمازی (یعنی مسلمان) اس کی پرستش کریں (یعنی ان کے شرک کرنے سے مایوس ہو گیا) لیکن ان کے آپس میں خانہ جنگی کرانے سے مایوس نہیں ہوا۔ (مسلم شریف)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۶۷/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالشَّيْءِ لَاَنْ اَكُوْنَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اَمْرَهٗ اِلَى الْوَسْوَسَةِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ میں اپنے دل میں ایسے خیالات پاتا ہوں کہ ان کے اظہار کی بجائے مجھے جل کر کوئلہ ہو جانا زیادہ پسند ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کا شکر ہے کہ ان خیالات کو وسوسہ کی طرف پھیر دیا۔ (ابوداؤد)

۶۸/۱۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَّجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَرَأَ اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا درحقیقت ہر انسان پر ایک تصرف تو شیطان کا ہوا کرتا ہے اور دوسرا فرشتہ کا، شیطان کا تصرف (یعنی وسوسہ) برائی پر انسان کو ابھارنا اور حق کا جھٹلانا ہے اور فرشتہ کا تصرف (یعنی الہام) نیکی پر ابھارنا اور حق کی تصدیق کرنا ہے پس جس نے یہ کیفیت پائی تو یقین کرے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے اور جس نے دوسری کیفیت (یعنی وسوسہ شیطانی) پائی تو اسے چاہیے کہ شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے محتاج کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا۔ (البقرہ آیت ۲۶۸) (ترمذی)

۶۹/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلَاثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ایک دوسرے سے مختلف سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ اس مخلوق کو تو خدا نے پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ جب لوگ ایسا کہیں تو تم کہو اللہ ایک ہے، اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، اس کا کوئی بیٹا ہے نہ اس کے کوئی ماں باپ اور نہ کوئی ہمسر (یعنی زوجہ) پھر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے، اور شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

آئے۔ (ابوداؤد)

۷/۱۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ لِمُسْلِمٍ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ایک دوسرے پر مختلف سوالات کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہیں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہے اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا (بخاری شریف اور مسلم کی روایت اس طرح ہے) راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ فرماتا ہے آپ کی امت ہمیشہ کہتی رہے گی یہ کیسے ہوا؟ یہ کیسے ہوا؟ یہاں تک کہیں گے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا؟

۷/۱۵ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلَاتِيْ وَبَيْنَ قِرَاءَتِيْ يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُّقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّيْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ شیطان مجھ میں اور میری نماز اور قرأت میں حائل ہو گیا ہے کہ مجھ پر ان چیزوں میں شبہ ڈالتا رہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے اس کا نام خِنزَب ہے جب تم کو اس کا احساس ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور اپنی بائیں جانب تین دفعہ تھوک دو حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو مجھ سے دفع کر دیا۔ (مسلم شریف)

۷/۱۶ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اَهِمُ فِيْ صَلَاتِيْ فَيَكْثُرُ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ امْضِ فِيْ صَلَاتِكَ فَاِنَّهٗ لَنْ يَّذْهَبَ ذٰلِكَ عَنْكَ حَتّٰى تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلَاتِيْ رَوَاهُ مَالِكٌ۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شخص نے ان سے دریافت کیا کہ مجھے نماز میں وہم ہوتا رہتا ہے اور یہ بات مجھ پر گراں گذرتی ہے پس انھوں نے کہا کہ نماز ادا کرتے رہو، وہ تم سے دفع نہ ہوگا یہاں تک کہ تم اپنی نماز ختم کرتے ہوئے کہو گے کہ میں نے اپنی نماز کامل طریقہ سے ادا نہیں کی۔ (امام مالک)

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

# بَابُ الْاِیْمَانِ بِالْقَدْرِ

# باب تقدیر پر ایمان لانے کے بیان میں

(۱) وَقَوْلُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ
اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ

(۱) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ (زمر ۳۹ آیت ۶۲)

(۲) وَقَوْلُہٗ
فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ

(۲) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا (بروج ۸۵ آیت ۱۶)

(۳) وَقَوْلُہٗ
وَلَا حَبَّۃٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا
یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ۔

(۳) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ۔ اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔ (انعام ۶ آیت ۵۹)

ف: کتاب مبین سے لوح محفوظ مراد ہے اللہ تعالیٰ نے ما کان وما یکون کے علوم اس میں مکتوب فرمائے۔ اور لوح محفوظ کے تمام علوم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن کی صورت میں نازل فرمائے ہیں۔ ۱۲ خزائن العرفان

(۴) وَقَوْلُہٗ
وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ
رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔

(۴) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ۔ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ (تعالیٰ) سارے جہان کا رب (تکویر ۸۱ آیت ۲۹)

۷۳/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اللّٰہُ مَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ قَالَ وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیریں لکھ دی تھیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا (مسلم شریف)

۷۴/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّی الْعِجْزِ وَالْکَیْسِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز تقدیر سے ہے حتیٰ کہ نادانی اور دانائی بھی۔ (مسلم شریف)

۷۵/۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی عِنْدَ رَبِّہِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی قَالَ مُوْسٰی اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ خَلَقَکَ اللّٰہُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے اپنے پروردگار کے سامنے مناظرہ کیا۔ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر حجت میں غالب آ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُّوحِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَسْكَنَكَ فِيْ جَنَّتِهٖ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيْئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ قَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِيْ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ اَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَّ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ مُوْسٰى بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَّ فِيْهَا وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُوْمُنِيْ عَلٰٓى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گئے موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ وہی آدم علیہ السلام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور جن میں اپنی روح خاص پھونکی تھی اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو اپنی جنت میں رکھا اس کے باوجود آپ نے اپنی خطاء، کی وجہ سے لوگوں کو زمین پر اتار دیا۔ آدم علیہ السلام نے کہا آپ وہی موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام سے سرفراز فرمایا اور جن کو الواح (یعنی توریت کی تختیاں) دیں جس میں ہر بات واضح طور پر بیان کر دی تھی اور ہم کلام بنا کر اپنا مقرب بنایا۔ بتلاؤ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیدا کرنے سے کتنے سال پہلے توریت لکھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ چالیس سال پہلے۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا کیا آپ نے اس میں یہ دیکھا کہ "وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى" ترجمہ: "اور آدم (علیہ السلام) سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا اس کی راہ نہ پائی۔" (طٰہٰ ۲۰ پ۱۶ آیت ۱۲۱) موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ہاں! آدم علیہ السلام نے کہا پھر آپ مجھ پر ایسی بات پر ملامت کر رہے ہیں جس کو میں نے کیا ہے اور جو میری پیدائش سے چالیس سال قبل اللہ تعالیٰ نے مجھ پر لکھ دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر حجت میں غالب آگئے (مسلم)

۷۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن کی صداقت مسلمہ ہے حدیث بیان فرمائی ہے کہ تم میں سے ہر آدمی کی تخلیق ماں کے پیٹ میں چالیس روز تک بہ شکل نطفہ جمع کی جاتی ہے، پھر اتنے ہی دنوں تک منجمد خون رہتا ہے پھر اتنے ہی دنوں تک گوشت کا لوتھڑا بنا رہتا ہے، پھر خدائے تعالیٰ ایک فرشتہ کو چار باتیں لکھنے کا حکم دے کر بھیجتا ہے تو وہ اس کا عمل اور اس کی موت اور اس کا رزق اور شقی یا سعید ہونا لکھ دیتا ہے پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ اس ذات باری کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یقیناً تم میں سے ایک شخص

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جنتی کا عمل کرتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ تقدیر کا لکھا اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ دوزخیوں جیسے کام کرنے لگتا ہے اور وہ دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے اور یقیناً تم میں سے ایک شخص دوزخیوں جیسے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ تقدیر کا لکھا اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ جنت والوں کا عمل کرتا ہے پس وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۷۷/۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک بندہ دوزخیوں کا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ اہل جنت سے ہے اور بندہ جنتیوں کا عمل کرتا ہے، حالانکہ وہ دوزخی ہے اور اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہی ہے (بخاری اور مسلم)

۷۸/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْٓءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَآئِهِمْ.
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک انصار کے لڑکے کے جنازہ پر بلائے گئے۔ پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس لڑکے کی خوشحالی ہے یہ تو ایک چڑیا ہے جنتی چڑیوں میں سے، اس لیے کہ اس نے نہ تو کوئی برائی کی اور نہ اس کو پایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اس کے سوا کچھ اور بھی ہے سنو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے اس کے اہل کو پیدا کیا، اور اس حالت میں پیدا کیا کہ وہ اپنے آباء (باپ) کے صلب میں تھے اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے لیے اس کے اہل کو پیدا کیا اور ان کو اس حالت میں پیدا کیا کہ جب وہ اپنے آباء (باپ) کے صلب میں تھے۔ (مسلم شریف)

۷۹/۷ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تم میں سے ہر ایک کے لیے اس کا ٹھکانا دوزخ اور جنت کا لکھ دیا گیا ہے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہم اپنے نوشتۂ تقدیر پر بھروسہ نہ کر لیں اور عمل چھوڑ دیں تو آپ نے فرمایا عمل کرو پس ہر شخص پر وہ چیز آسان کر دی گئی ہے جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہے تو جو شخص سعادت مندوں سے ہوگا تو سعادت مندی کا عمل اس کے لیے آسان کر دیا جائے گا اور جو بدبختوں سے ہوگا تو بدبختی کا عمل اس پر آسان کر دیا جائے گا پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ترجمہ: "تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی (ممنوعات و محرمات سے بچا) اور سب سے اچھی کو سچ مانا (یعنی ملت اسلام کو) تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے، اور وہ جس نے بخل کیا ثواب اور آخرت کی نعمت حاصل کرنے سے اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے۔ اللیل ۹۲ آیت ۱۰ (بخاری و مسلم)

۸۰/۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے آدمی کی تقدیر میں زنا سے اس کا ایک حصّہ لکھ دیا ہے اور ضرور وہ اس کو پائے گا۔ پس آنکھ کا زنا (غیر محارم کو) دیکھنا ہے، اور زبان کا زنا شہوانی کلام کرنا ہے۔ دل آرزو اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے) بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی پر اس کے زنا کا ایک حصّہ لکھ دیا گیا ہے جس کو وہ ضرور پائے گا۔ آنکھوں کا زنا دیکھنا اور کانوں کا زنا سننا، اور زبان کا زنا گفتگو ہے اور ہاتھ کا زنا غیر محرم کو پکڑنا، اور پاؤں کا زنا ناجائز مقامات کی طرف چلنا ہے۔ دل فریفتہ ہوتا ہے اور آرزو کرتا ہے اور اس کی تصدیق اور تکذیب شرمگاہ کرتی ہے۔

۸۱/۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُّزَيْنَةَ قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ مزینہ کے دو آدمیوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتلائیے آج لوگ جو کچھ عمل کر رہے ہیں اور جس بات کی کوشش کرتے ہیں کیا یہ ایسی چیز ہے جو ان کی تقدیر میں مقدر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فِيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ اَوْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَ ثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ نَفْسٍ وَّمَا سَوّٰاهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰاهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہو چکی ہے کہ اس کے موافق وہ عمل کر رہے ہیں یا ایسی چیز ہے جو ان کی تقدیر میں بروز ازل نہیں لکھی گئی ہے بلکہ وہ زمانہ آئندہ میں جیسا جیسا ان کو سوجھتا ہے۔ وہ اپنے اختیار سے عمل کرتے جاتے ہیں اس کے بغیر کہ پہلے سے ان پر مقدر ہو، اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق نہ کرنے سے ان پر عذاب ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ یہ ایسی چیز ہے جو انکے مقدر میں لکھی جا چکی ہے اور وہ اپنی تقدیر کے لکھے کے موافق عمل کر رہے ہیں اور اسکی تصدیق کتاب اللہ میں موجود ہے، ترجمہ:" اور قسم ہے جان کی اور اسکی جس نے اسے ٹھیک بنایا پھر اسکی بدکاری اور پرہیزگاری دل میں ڈالی (شمس ۹۱ آیت ۸) (مسلم شریف)

۸۲/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ وَاَنَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ كَاَنَّهٗ يَسْتَاْذِنُهٗ فِي الْاِخْتِصَاءِ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک جوان آدمی ہوں اور مجھے اپنے نفس پر زنا کا اندیشہ ہے اور میرے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ عورتوں سے نکاح کر سکوں کیا مجھے خصی ہونے کی اجازت ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے میں نے (دوبارہ) ایسا ہی عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، پھر (سہ بار) میں نے ایسا ہی عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے (چوتھی بار) جب میں نے ویسا ہی عرض کیا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہ جو کچھ تمہیں پیش آنے والا ہے اس کو (لکھ کر) قلم خشک ہو چکا ہے اب تو چاہے تو خصی بنے یا اس خیال کو چھوڑ دے (جو کچھ ہونے والا ہے وہ تو ہو کر رہے گا)۔ (بخاری شریف)

ف: جو شخص حقوق زوجیت ادا کرنے پر قادر نہ ہو اسے نکاح کرنا ممنوع ہے۔ حقوق میں قوت اور قدرتِ مال سبھی شامل ہیں۔

ف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خصی ہونے کی اجازت مانگی جو آپ نے خاموشی کی صورت میں نہ دی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خیال تھا کہ بدکاری کا احتمال بھی باقی نہ رہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ انتہائی تقویٰ اور پرہیزگاری ہے کہ معصیت پر مصیبت کو ترجیح دیتے ہیں خصی ہو کر اپنے آپ کو ناقص و

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-E ISLAMIA ACADEMY

ذا سد کرلینا منظور ہے مگر فاسق اور گنہگار بننا منظور نہیں۔ (مراۃ شرح مشکوۃ)

۸۳ / ۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ يُصَرِّفُهٗ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام آدمیوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے بیچ میں قلب کے مانند ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے پھیر دیتا ہے، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے دلوں کے پھیر دینے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔ (مسلم شریف)

۸۴ / ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ کی پیدائش فطرت (یعنی اسلام) پر ہوتی ہے، پھر اسکے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جس طرح چوپایئے کے بچے پیدائش کے وقت کامل الاعضاء پیدا ہوتے ہیں، کیا تم اس میں کسی قسم کا نقصان پاتے ہو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اس آیت کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ ترجمہ "اللہ (تعالیٰ) کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا اللہ (تعالیٰ) کی بنائی ہوئی چیز نہ بدلنا یہی سیدھا دین ہے۔" (بخاری ومسلم) (سورہ روم ۳۰ پ ۲۱ آیت ۳۰)

۸۵ / ۱۳ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهٗ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان خطبہ ارشاد فرمایا جو پانچ باتوں پر مشتمل تھا پس فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نہیں سوتا اور سونا اس کے مناسب نہیں بندوں کے رزق کی ترازو کو پست کرتا ہے اور اس کو بلند کرتا ہے (یعنی کسی پر رزق تنگ کرتا ہے اور کسی پر فراخ اور بہ سبب گناہوں کے بعضوں کو ذلیل کرتا ہے اور بہ سبب اطاعت کے بعضوں کا مرتبہ بلند کرتا ہے) اس کی بارگاہ میں رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے پہلے پیش ہوتے ہیں پردہ اس کا نور ہے اگر اس کو اٹھائے تو اُس کی ذات کے انوار تمام مخلوق کو جلا دیں، جہاں تک اس کے بصر کی رسائی ہے۔ (یعنی تمام دنیا جل اُٹھے کہ خدا کی بصر کا احاطہ تمام عالم کو ہے۔ (مسلم شریف)

۸۶ / ۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدُ اللّٰہِ مَلْأَیٰ لَا تَغِیْضُھَا نَفَقَۃٌ سَحَّاءُ اللَّیْلِ وَ النَّھَارِ اَرَأَیْتُمْ مَّا اَنْفَقَ مُذْ خَلَقَ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَغِضْ مَا فِیْ یَدِہٖ وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ وَبِیَدِہِ الْمِیْزَانُ یَخْفِضُ وَیَرْفَعُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ یَمِیْنُ اللّٰہِ مَلْأَیٰ۔

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، رات دن کا ہمیشہ خرچ اس کو کم نہیں کرتا بتلاؤ کہ آسمان وزمین کو پیدا کرنے کے وقت سے لے کر اب تک کس قدر خرچ کیا ہوگا پھر بھی اس کے ہاتھ میں جو کچھ ہے، اس وقت سے کم نہیں ہوا جبکہ اس کا عرش پانی پر تھا اس کے ہاتھ میں (سب کے رزق کی) ترازو ہے، اسے وہ بلند کرتا ہے اور پست کرتا ہے (یعنی کسی پر رزق تنگ کرتا ہے اور کسی پر کشادہ) (بخاری ومسلم) اور مسلم کی روایت میں یوں ہے اللہ تعالیٰ کا سیدھا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔

۸۷/۱۵ وَعَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِی الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کی نسبت دریافت کیا گیا ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے (یعنی بہشت میں داخل ہونے والے تھے یا دوزخ میں اس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ (بخاری ومسلم)

۸۸/۱۶ وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَہٗ اُکْتُبْ قَالَ مَا اَکْتُبُ قَالَ اُکْتُبِ الْقَدَرَ فَکَتَبَ مَا کَانَ وَمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلَی الْاَبَدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے پہلی چیز جس کو پیدا کیا وہ قلم ہے پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لکھ دے قلم نے کہا کیا لکھوں فرمایا کہ (ہر چیز کی) تقدیر لکھ دے تو قلم نے جو کچھ ہوا، اور جو کچھ ابد تک ہونے والا ہے سب لکھ دیا۔ (ترمذی شریف)

۸۹/۱۷ وَعَنْ مُّسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْۢ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ الْاٰیَۃَ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْأَلُ عَنْھَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَھْرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ ذُرِّیَّۃً فَقَالَ خَلَقْتُ ھٰؤُلَآءِ لِلْجَنَّۃِ

حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا۔ ترجمہ: "اور اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب بولے کیوں نہیں۔ ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو ہمیں اس کی خبر نہ تھی (یعنی کسی نے ہم سے کسی قسم کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاۤءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اِسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهٗ بِهِ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اِسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهٗ بِهِ النَّارَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ۔

عہد نہیں لیا) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے سنا ہے اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر ان کی پشت پر اپنا سیدھا ہاتھ پھیرا اور ان کی ذریت کو نکالا اور کہا کہ میں نے ان کو دوزخ کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ دوزخیوں کا عمل کریں گے پس ایک شخص نے کہا پھر کیوں عمل کیا جائے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ (جو ہونا تھا سو ہو چکا) تو رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب بندہ کو جنت کے لیے پیدا کیا ہو گا تو اس کو جنتیوں کے کام میں لگا دے گا یہاں تک کہ اس کی موت جنتیوں کے اعمال میں سے کسی عمل پر ہو گی اور اس کی وجہ سے اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ نے جب بندہ کو دوزخ کے لیے پیدا کیا تو وہ دوزخیوں کے کام میں لگا دے گا یہاں تک کہ وہ دوزخیوں کے اعمال میں سے کسی عمل پر مرے گا اور اس کی وجہ سے اس کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں داخل کر دیں گے امام مالک، ترمذی اور ابوداؤد۔

---

۹۰/۱۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدَيْهِ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ قُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاۤءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاۤءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاۤءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاۤءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں لے کر نکلے اور فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ دو کتابیں کیا ہیں؟ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کے بتلائے بغیر ہم نہیں جان سکتے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدھے ہاتھ کی کتاب کے متعلق فرمایا کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ایک کتاب ہے اس میں جنتیوں اور ان کے باپ دادا اور قبیلوں کے نام ہیں اور پھر آخر میں سب کی جملہ تعداد بتلا دی گئی ہے پس ان میں نہ کبھی اضافہ کیا جائے گا اور نہ کمی پھر اس کتاب کی نسبت جو بائیں ہاتھ میں تھی فرمایا یہ رب العالمین کی طرف سے ایک کتاب ہے اس میں دوزخیوں اور ان کے آباء اور قبائل کے نام ہیں جس کے آخر میں سب کی جملہ تعداد درج کر دی گئی ہے ان میں نہ تو کبھی اضافہ کیا جائے گا اور نہ کمی پس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَقَالَ أَصْحَابُهُ فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ أَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ وَإِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! پھر عمل کیوں کیا جائے؟ جب کہ معاملہ ایسا ہے کہ اس سے فراغت ہو چکی ہے؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا افراط وتفریط کے بغیر اعمال کے پابند رہو، اور نیک اعمال کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرتے رہو اس لیے کہ جنتی کا خاتمہ جنتیوں کے عمل پر ہوگا خواہ اس نے کیسا ہی عمل کیا ہو اور دوزخی کا خاتمہ دوزخیوں کے عمل پر ہوگا اگرچہ اس نے کیسا ہی عمل کیا ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا وہ اس طرح کہ آپ نے ان کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا (یعنی یہ ایسا امر ہے کہ جس سے فراغت ہو چکی) پھر فرمایا تمہارا رب بندوں سے فارغ ہو گیا۔ ایک گروہ جنت کے واسطے ہے اور ایک گروہ دوزخ کے واسطے

(ترمذی شریف)

ف: حدیث پاک میں دو کتابوں کا ذکر ہے ایک کتاب میں جنتیوں کے نام، ان کے باپ دادا در قبائل کے نام اور ان کے اعمال درج تھے دوسری میں دوزخیوں کے نام ان کے باپ دادا اور قبائل اور انکے اعمال لکھے گئے جنکی بناء پر وہ دوزخ میں جائیں گے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رب تعالیٰ نے امت کے اعمال واحوال کا علم عطا فرمایا۔ یہ حدیث پاک حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی تابندہ دلیل ہے جس میں کوئی تاویل نہیں ہو سکتی ہے۔

۹۱/۱۹ وَعَنْ أَبِي خُزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

ابو خزامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میرے والد نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتلایئے کہ یہ منتر (یعنی دعائیں) جن کو ہم پڑھواتے ہیں اور وہ دوائیں جن کو ہم استعمال کرتے ہیں۔ اور وہ حفاظت کی چیزیں جن کے ذریعہ سے ہم اپنا بچاؤ کرتے ہیں کیا یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو دفع کر سکتی ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ ہی کی تقدیر سے ہیں۔

امام احمد، ترمذی اور ابن ماجہ۔

۹۲/۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اس وقت تقدیر کے بارے میں بحث کر رہے تھے بس آپ غضب ناک ہو گئے حتی کہ چہرۂ مبارک

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

سرخ ہو گیا گویا آپ کے رخساروں پر انار کے دانے توڑ کر نچوڑ دیئے گئے ہیں۔ فرمایا، کیا تم کو اسی کا حکم دیا گیا ہے یا مجھے یہی چیزیں دے کر بھیجا گیا ہے۔ تم سے پہلے لوگ جب ان باتوں پر جھگڑنے لگے تو ہلاک ہو گئے۔ میں تمہیں قسم دیتا ہوں، میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تقدیر کے معاملہ میں بحث مت کیا کرو۔ (ترمذی شریف)

۹۳/۲۱ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قُبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ایک ایسی مشت خاک سے پیدا کیا جس کو ہر طرح کی زمین سے لیا تھا۔ لہٰذا آدم علیہ السلام کی اولاد زمین کے موافق پیدا ہوئی جن میں چند سرخ رنگ والے اور چند سفید اور چند کالے اور چند سانولے اور چند نرم مزاج اور چند سخت مزاج اور چند برے اور چند اچھے ہیں (امام احمد، ترمذی اور، ابوداؤد)۔

۹۴/۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهٗ فِيْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِّنْ نُّوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا، پھر اس پر اپنا کچھ نور ڈالا جس کو اس نور کی کچھ روشنی ملی اس نے سیدھا راستہ پایا اور جس پر یہ روشنی نہیں پڑی وہ گمراہ ہو گیا پس اس لیے میں کہتا ہوں کہ قلم اللہ تعالیٰ کے علم پر خشک ہو چکا ہے یعنی اس کی تقدیر میں کسی قسم کی تبدیلی نہ ہو گی۔ جو ہونا ہے وہ لکھا جا چکا ہے (امام احمد اور ترمذی)

۹۵/۲۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ رَوَاهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر فرمایا کرتے تھے اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ہم آپ پر اور آپ کی لائی ہوئی باتوں پر ایمان لائے۔ کیا آپ کو ہم پر کچھ اندیشہ ہے فرمایا ہاں! دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے ان کو پھیر دیتا ہے۔

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

ترمذی و ابن ماجہ۔

۹۶/۲۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيشَةٍ بِأَرْضِ فَلَاةٍ يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل کی مثال ایک پر کے مانند ہے جو زمین کے کھلے میدان میں ہو جس کو ہوائیں الٹ پلٹ کرتی رہتی ہیں۔ (امام احمد)

۹۷/۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی بندہ چار باتوں پر ایمان لائے بغیر مومن نہیں ہوسکتا۔ گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں خدا کا رسول ہوں مجھے دین حق دے کر مبعوث فرمایا ہے موت پر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ایمان لائے، اور تقدیر پر ایمان لائے۔ (ترمذی و ابن ماجہ)۔

۹۸/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے دو گروہوں کے لیے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ایک مرجئہ (عمل کو بے کار سمجھنے والے) دوسرے قدریہ (تقدیر کا انکار کرنے والے)۔ (ترمذی شریف)

ف: قدریہ وہ فرقہ ہے جو تقدیر کا منکر ہے یہ کہتے ہیں کہ افعال بندوں کے پیدا کیے ہوئے ہیں خود ان کے اختیار سے ہیں اور اللہ کی قدرت سے نہیں مرجئہ سے مراد فرقہ جبریہ ہے یہ اسباب کے قائل نہیں اور ان کے پاس بندے کی طرف فعل کی نسبت ایسی ہے جیسے کہ فعل کی نسبت جمادات کی طرف کی جائے یعنی بندہ محض بے اختیار ہے۔۱۲

۹۹/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَذٰلِكَ فِي الْمُكَذِّبِينَ بِالْقَدَرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں خسف (زمین میں دھنسنا) اور مسخ (صورت کا بدل جانا) ہوا کرے گا اور یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں۔ (ابوداؤد اور ترمذی کی روایت بھی اسی طرح ہے)

۱۰۰/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ وَإِنْ مَاتُوا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قدریہ اس امت کے مجوس ہیں اگر وہ بیمار ہوجائیں تو ان کی عیادت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

مت کیا کرو، اور اگر وہ مرجائیں تو ان کے جنازے میں شریک نہ ہو۔ (امام احمد، ابوداؤد)

۱۰۱/۲۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تقدیر کے انکار کرنے والوں کی صحبت اختیار مت کرو اور فیصلہ کے لیے تم ان کو حاکم مت بناؤ (ابوداؤد شریف)

۱۰۲/۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ الزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چھ آدمی ہیں جن پر میں نے اور اللہ تعالیٰ نے اور ہر نبی نے جس کی دعا مقبول ہے لعنت کی ہے۔ (پہلا) اللہ تعالیٰ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا (دوسرا) اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلانے والا (تیسرا) جبر وطاقت سے حکومت کرنے والا کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو ذلیل کیا ہے اسے عزت دے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے اس کو ذلیل کرے (چوتھا) جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرم مکہ میں حرام قرار دیا ہے ان کو حلال قرار دینے والا اور (پانچواں) میری اولاد کو ایذا پہنچانے والا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے (چھٹا) میری سنت کو چھوڑ دینے والا (بیہقی نے مدخل میں اور رزین نے اپنی کتاب میں اس کی روایت کی ہے)

ف: اگر سستی اور کاہلی سے سنت کو چھوڑ دے تو گنہگار ہوگا اور اگر کوئی بطور تحقیر سنت کو چھوڑ دے تو کافر ہے لعنت میں دونوں شمار کئے جاتے ہیں، پہلے پر تنبیہاً لعنت ہوگی اور دوسرے پر حقیقتاً لیکن کبھی کبھار اگر سنت ترک ہو تو گنہگار نہیں ہوتا مگر یہ بھی برا ہے۔

۱۰۳/۳۱ وَعَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت مطر بن عکامس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندے کی موت اللہ تعالیٰ کسی سرزمین پر مقرر فرما دیتے ہیں تو اس بندے کی کسی حاجت کو اس سرزمین سے متعلق کر دیتے ہیں اور وہ وہاں جا کر مرجاتا ہے۔ (امام احمد و ترمذی)

۱۰۴/۳۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ قِيْلَ فَمَنْ مَّاتَ صَغِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ رَوَاهُ اِمَامُنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ۔

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ میں پیدائش کے وقت اسلام کی قابلیت ہوتی ہے پھر اس کو ماں باپ یہودی اور نصرانی بنا لیتے ہیں دریافت کیا گیا کہ یارسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی بچپن میں مر جائے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ جانتے ہیں کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی روایت کی ہے)

۱۰۵/۳۳ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَغَ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ مِنْ خَمْسٍ مِّنْ اَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَمَضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ وَرِزْقِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر بندے کے متعلق پانچ باتوں سے فارغ ہو چکا ہے ایک اس کی مدت حیات دوسرا اس کا عمل نیک و بد، تیسرا اس کا ٹھکانا (یعنی قبر کہاں ہوگی) چوتھا اس کا انجام (یعنی جنتی ہوگا یا دوزخی) پانچواں اس کا رزق تھوڑا رہے گا یا زیادہ رہے گا) (امام احمد)۔

۱۰۶/۳۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ فِيْهِ لَمْ يُسْئَلْ عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص تقدیر کے بارے میں کچھ بھی کلام کرے گا۔ اس سے قیامت کے دن اسی بارے میں سوال کیا جائے گا اور جو تقدیر کے بارے میں کوئی کلام نہ کرے تو اس سے اس بارے میں سوال نہ ہوگا (ابن ماجہ)

۱۰۷/۳۵ وَعَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِّنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّذْهِبَهٗ مِنْ قَلْبِيْ فَقَالَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَذَّبَ اَهْلَ سَمٰوٰتِهٖ وَاَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهٗ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا

حضرت ابن دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا کہ تقدیر کے بارے میں میرے دل میں کچھ تردد ہے آپ اس کے متعلق رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان فرمائیے شاید کہ میرے دل کا تردد اللہ تعالیٰ رفع فرما دے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ عزوجل آسمان اور زمین والوں کو عذاب میں مبتلا کر دے تو وہ ان پر ظالم نہیں ہوگا اور اگر ان پر رحم فرمائے تو اس کی رحمت ان کے عمل سے بہتر ہوگی اگر تم کوہ احد کی مقدار میں سونا راہ خدا میں خرچ کرو تو تم سے اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائے گا۔ تاوقتیکہ تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ اور یقین رکھو کہ جو بہتر تم

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

کو پہنچتی ہے وہ ٹلنے والی نہ تھی اور جو چیز ٹل گئی وہ تم کو پہنچنے والی نہ تھی، اگر تم اس کے سوا دوسرے اعتقاد پر مرجاؤ تو دوزخ میں داخل ہو گے پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے بھی بالکل وہی بات فرمائی جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی تھی پھر حضرت حذیفہ ابن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا تو انھوں نے بھی یہی کہا، پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث بیان کی۔

(امام احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ)

---

۱۰۸/۳۶ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ فلاں شخص نے آپ کو سلام کہلا بھیجا ہے آپ نے فرمایا مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ اس نے دین میں نئی بات پیدا کرلی ہے، اگر اس نے واقعی ایسا کیا ہے تو اس کو میرے سلام کا جواب نہ پہنچاؤ کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت یا اس امت میں خسف (زمین میں دھنسنا) اور مسخ (چہرہ کا بدل جانا) یا قذف (پتھر کا برسایا جانا) ہوگا اور یہ اہل قدر (منکرین تقدیر) کے لیے ہوگا۔

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

ف: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نیا عقیدہ ایجاد یا اختیار کرنے کو بدعت قرار دیا ہے چونکہ اس آدمی نے تقدیر کا انکار کیا تھا اس لیے آپ نے انکار تقدیر کو بدعت قرار دے کر اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔ جو تقدیر کا انکار کرے اسے قدریہ کہتے ہیں۔ اور فرقہ قدریہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں پیدا ہو چکا تھا۔ اس حدیث پاک سے چند مزید باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ بدعت سیئہ ان برے عقائد کا نام ہے جو اسلام میں ایجاد کیے جائیں حدیث میں جس بدعت یا بدعتی کی برائیاں بیان ہوئیں ہیں اس سے مراد یہی بدعت سیئہ ہے۔ احادیث سے بدعت کی دو قسمیں ثابت ہوتی ہیں ایک بدعت سیئہ دوسری حسنہ۔ بدعت سیئہ تقدیر کا انکار یا اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکامات کے خلاف کوئی عمل ایجاد کرلینا! اور بدعت حسنہ کہ صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد وہ عمل کیے ہیں جیسے تدوین قرآن کا عمل پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے روک دیا پھر اجازت دے دی اسی طرح تراویح کی باقاعدہ جماعت کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایجاد فرمایا۔ یہ بدعت حسنہ ہے۔ حدیث شریف میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

آنا ہے کہ جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا تو اس کے کرنے کا ثواب اس کو ملے گا اور جو بھی اس پر عمل کرے گا اس کا ثواب بھی اس کو ملے گا۔ لہٰذا معارض احادیث کاموں کی ممانعت ہے نہ کہ موافق احادیث کاموں کی بھی ممانعت ہو لہٰذا ہر بدعت منع نہیں ہے وہی بدعت منع ہے جو گمراہی بدعقیدگی تنقیص شان ربوبیت وتنقیص شان رسالت کی ہو یا تنقیص صالحین کی ہو۔ اس مسئلہ کی مزید تحقیق کے لیے ملاحظہ ہو کتاب جاء الحق وزھق الباطل۔ مصنفہ مفتی احمد یار خاں صاحب۔

۱۰۹/۳۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذَرَارِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْجَنَّۃِ یَکْفُلُھُمْ اِبْرَاھِیْمُ رَوَاہُ الْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے بچے جنت میں رہیں گے، ان کی پرورش سیدنا ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے (اس کو حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے)

۱۱۰/۳۸ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَھْرَہٗ فَسَقَطَ عَنْ ظَھْرِہٖ کُلُّ نَسَمَۃٍ ھُوَ خَالِقُھَا مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَجَعَلَ بَیْنَ عَیْنَیْ کُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْھُمْ وَبِیْصًا مِّنْ نُّوْرٍ ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلٰی اٰدَمَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ ھٰؤُلَآءِ قَالَ ذُرِّیَّتُکَ فَرَاٰی رَجُلًا مِّنْھُمْ فَاَعْجَبَہٗ وَبِیْصُ مَا بَیْنَ عَیْنَیْہِ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ ھٰذَا قَالَ دَاوٗدُ فَقَالَ اَیْ رَبِّ کَمْ جَعَلْتَ عُمُرَہٗ قَالَ سِتِّیْنَ سَنَۃً قَالَ رَبِّ زِدْہُ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْقَضٰی عُمُرُ اٰدَمَ اِلَّا اَرْبَعِیْنَ جَآءَہٗ مَلَکُ الْمَوْتِ فَقَالَ اٰدَمُ وَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِھَا اِبْنَکَ دَاوٗدَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُہٗ وَنَسِیَ اٰدَمُ فَاَکَلَ مِنَ الشَّجَرَۃِ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُہٗ وَخَطَأَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا تو آدم علیہ السلام کی پشت سے وہ تمام روحیں نکل پڑیں جن کو اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کی ذریت میں قیامت تک پیدا کرنے والے تھے اور ان میں سے ہر انسان کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی چمک ظاہر کی (یہ چمک فطرت اسلام کی تھی جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے) پھر ان سب کو آدم علیہ السلام کے سامنے لایا گیا۔ آدم علیہ السلام نے کہا اے رب یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ تمہاری اولاد ہیں آدم علیہ السلام نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا تو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کی چمک آپ کو پسند آئی، کہا اے رب یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ داؤد علیہ السلام ہیں۔ آدم علیہ السلام نے دریافت کیا کہ ان کی عمر کس قدر ہے؟ فرمایا ساٹھ سال۔ آدم علیہ السلام نے کہا اے رب میری عمر میں سے چالیس سال داؤد علیہ السلام کی عمر میں زائد فرما دے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدم علیہ السلام کی عمر میں صرف چالیس سال رہ گئے تو ان کے پاس ملک الموت آئے تو آدم علیہ السلام نے کہا کیا میری عمر سے چالیس برس ابھی باقی نہیں ہیں؟ ملک الموت نے کہا کیا آپ کو یاد نہیں کہ آپ نے اپنے فرزند داؤد علیہ السلام کو اپنی عمر سے ۴۰ سال دے دیئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

ادم وخطأت ذریته۔
(رواه الترمذی)

ہیں، آدم علیہ السلام نے انکار کیا (یہ انکار نسیان کی وجہ سے تھا نہ کہ عناد کی وجہ سے) تو ان کی ذریت نے بھی انکار کیا اور آدم علیہ السلام بھول گئے اور درخت (ممنوعہ) کو تناول کر لیا تو آپ کی ذریت بھی بھولنے لگی اور آدم علیہ السلام نے خطا کی تو ان کی ذریت بھی خطا کرتی ہے (ترمذی شریف)

---

۱۱۱ / ۳۹ وعن ابی الدرداء عن النبی صلی الله علیه وسلم قال خلق الله آدم حین خلقه فضرب کتفه الیمنی فاخرج ذریة بیضاء کانهم الذر وضرب کتفه الیسری فاخرج ذریة سوداء کانهم الحمم فقال للذی فی یمینه الی الجنة ولا ابالی وقال للذی فی کتفه الیسری الی النار ولا ابالی۔
(رواه احمد)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور جس وقت ان کو پیدا کیا تو ان کے سیدھے کندھے پر ایک ضرب لگائی اس سے ان کی نورانی اولاد کو نکالا جو چیونٹیوں کی طرح تھی اور بائیں کندھے پر ایک ضرب لگائی اور سیاہ اولاد کو نکالا جو کوئلہ کی مانند تھے پس اللہ تعالیٰ نے سیدھے طرف والوں کے متعلق فرمایا کہ یہ جنتی ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور بائیں جانب والوں کی نسبت فرمایا یہ جہنمی ہیں مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ (امام احمد)

۱۱۲ / ۴۰ وعن ابی نضرة ان رجلا من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم یقال له ابو عبد الله دخل علیه اصحابه یعودونه وهو یبکی فقالوا له ما یبکیك الم یقل لك رسول الله صلی الله علیه وسلم خذ من شاربك ثم اقره حتی تلقانی قال بلی ولکن سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله عز وجل قبض بیمینه قبضة واخری بالید الاخری وقال هذه لهذه وهذه لهذه ولا ابالی ولا ادری فی ای القبضتین انا۔
(رواه احمد)

حضرت ابو نضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی جن کا نام ابو عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے ان کی عیادت کے لیے ان کے چند اصحاب آئے اور وہ رو رہے تھے دوستوں نے کہا کیوں رو رہے ہو؟ کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اپنی بڑھی ہوئی مونچھوں کو ترشواؤ، اور اس پر قائم رہو مجھ سے ملنے تک ابو عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہاں حضور نے یہ فرمایا تھا لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے سیدھے ہاتھ سے ایک مٹھی اٹھائی اور دوسری مٹھی دوسرے ہاتھ میں اور فرمایا یہ اس کے (یعنی جنت کے لیے) ہے اور یہ اس کے (یعنی دوزخ کے) لیے ہے اور مجھے کسی کی پرواہ نہیں اور مجھے خبر نہیں کہ میں کس مٹھی میں ہوں (امام احمد)

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

۱۱۳/۴۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخَذَ اللّٰهُ الْمِيْثَاقَ مِنْ ظَهْرِ اٰدَمَ بِنُعْمَانَ يَعْنِيْ عَرَفَةَ فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهٖ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَأَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلًا قَالَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَكَ اٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نعمان یعنے بمیدان عرفہ میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت سے عہد لیا وہ اس طرح کہ آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی تمام ذریت کو نکالا جس کو اس نے پیدا فرمایا ہے اور آدم علیہ السلام کے سامنے ان سب کو چیونٹیوں کے مانند پھیلا دیا، پھر ان کے روبرو گفتگو کی اور کہا "کیا میں تمھارا رب نہیں سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی یا کہو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم ان کے بعد بچے ہوئے تو کیا تو ہمیں ہلاک فرمائے گا جو اہل باطل نے کیا۔" (سورۃ اعراف آیت ۱۷۲، ۱۷۳) (امام احمد)

۱۱۴/۴۲ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوْا ثُمَّ اَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاِنِّيْ اُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ وَاُشْهِدُ عَلَيْكُمْ اَبَاكُمْ اٰدَمَ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا اِعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ غَيْرِيْ وَلَا رَبَّ غَيْرِيْ وَلَا تُشْرِكُوْا بِيْ شَيْئًا اِنِّيْ سَاُرْسِلُ اِلَيْكُمْ رُسُلِيْ يُذَكِّرُوْنَكُمْ عَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ وَاُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِيْ قَالُوْا شَهِدْنَا بِاَنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ فَاَقَرُّوْا بِذٰلِكَ وَرَفَعَ عَلَيْهِمْ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسورۂ اعراف آیت ۱۷۲) کی اس آیت کے بارے میں روایت ہے۔ ترجمہ "اے محبوب یاد کرو جب تمھارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی" حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جمع فرمایا اور ان کو مختلف گروہوں میں منقسم کیا (یعنی غنی و فقیر اور نیک و بد) پھر ان کو صورت عطا فرمائی اور ان کو گویا کیا تو انھوں نے کہنا شروع کیا، پھر ان سے عہد و پیمان لیا اور خود ان کو انہی پر گواہ بنایا کہ کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ تو ان سب نے کہا کیوں نہیں! بے شک آپ ہمارے رب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تم پر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو گواہ رکھتا ہوں اور تمھارے باپ آدم کو بھی تم پر گواہ بناتا ہوں تاکہ قیامت کے روز تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہم کو اس کا علم نہ تھا۔ یقین رکھو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور نہ میرے سوا کوئی تمھارا پروردگار ہے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، میں تمھارے پاس اپنے رسولوں کو بھیجوں گا

آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَرَأَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيرَ وَحَسَنَ الصُّورَةِ وَدُونَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أُشْكَرَ وَرَأَى الْأَنْبِيَاءَ فِيهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّورُ خُصُّوا بِمِيثَاقٍ آخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ كَانَ فِي تِلْكَ الْأَرْوَاحِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحُدِّثَ عَنْ أُبَيٍّ أَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيهَا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

جو تم کو میرا یہ عہد و پیمان یاد دلاتے رہیں گے اور تمہارے لیے اپنی کتابیں نازل کروں گا ان سب نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ہمارے رب ہیں اور ہمارے معبود ہیں آپ کے سوا کوئی ہمارا رب نہیں اور نہ آپ کے سوا کوئی ہمارا معبود ہے، سب نے اس کا اقرار کر لیا اور آدم علیہ السلام کو ان تمام پر بلند فرمایا کہ سب کو دیکھیں تو آپ نے دیکھا کہ اس میں کوئی تونگر ہے، کوئی محتاج کوئی خوبصورت ہے اور کوئی بدشکل۔ آدم علیہ السلام نے کہا اے رب! سب بندوں کو آپ نے برابر کیوں نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میرا شکر ادا کیا جائے۔ آدم علیہ السلام نے ان میں انبیاء (علیہم السلام) کو چراغوں کے مانند (روشن) دیکھا جن پر نور تھا اور وہ ایک دوسرے سے خصوصی عہد رسالت اور نبوت سے مخصوص کئے گئے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول (احزاب ۳۳ آیت ۷) میں مذکور ہے۔ ترجمہ "اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے انبیاء (علیہم السلام) سے عہد لیا اور تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم (علیہم الصلوٰۃ والسلام) سے اور ہم نے ان سے گاڑھا عہد لیا۔" اور عیسیٰ علیہ السلام کی روح بھی انہی میں تھی جس کو مریم علیہا السلام کے پاس بھیجا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح مریم علیہا السلام کے منہ سے داخل ہوئی (امام احمد)

۱۱۵/۴۳ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَاكَرُ مَا يَكُونُ إِذْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَكَانِهِ فَصَدِّقُوهُ وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهِ فَلَا تُصَدِّقُوا بِهِ فَإِنَّهُ يَصِيرُ إِلَى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئندہ ہونے والی باتوں کا تذکرہ کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم یہ سنو کہ کوئی پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے تو اس کی تصدیق کر دو، اور اگر یہ سنو کہ کوئی شخص اپنے پیدائشی اوصاف سے ہٹ گیا ہے تو اس کی تصدیق نہ کرو، اس لیے کہ وہ پھر اسی طرف لوٹ جائے گا جن (صفات) پر وہ پیدا ہوا ہے۔ (امام احمد)

ف: خلاصہ حدیث یہ ہوا کہ واقعات عالم گزشتہ فیصلے کے مطابق ہو رہے ہیں اور وہ فیصلے اٹل ہیں جن کی تبدیلی ناممکن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ہے۔ خیال رہے انسان کی دو حالتیں ہیں ذاتی اور وصفی۔ وصفی حالت جیسے دن رات بدلتے رہتے ہیں ایسے ہی انسان کبھی کافر کبھی مؤمن بن جاتے ہیں، فاسق متقی اور بخیل سخی ہو جاتے ہیں۔ بزدل بہادر نیکو کار بدکار اور کبھی بزرگوں کی صحبت سے کبھی علم کی برکت سے کبھی یوں ہی رب کی قدرت سے بدکار نیکو کار ہو جاتے ہیں۔ مگر انسان کی اصلی حالت کبھی نہیں بدلتی۔ جسے حدیث میں فطرت اور جبلت کہا گیا ہے کبھی عارضی طور پر بدل بھی جائے تو اسے بقا حاصل نہیں ہوتی ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث پاک میں آتا ہے اگر تمہیں کوئی یہ کہے کہ فلاں پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے تو اس کو مان لو اور اس کو نہ مانو کہ کوئی آدمی اپنی فطرت سے باز آ گیا ہے۔ لہٰذا اس حدیث میں اصلی حال کا ذکر ہے اور جبلت سے وہ خصلت مراد ہے جو علم الٰہی میں آ چکی ہے جس میں تغیر و تبدل ناممکن ہے۔

۱۱۶/۴۴ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا يَزَالُ يُصِيْبُكَ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِّنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِيْ اَكَلْتَ قَالَ مَا اَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِّنْهَا اِلَّا وَهُوَ مَكْتُوْبٌ عَلَيَّ وَاٰدَمُ فِيْ طِيْنَتِهٖ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ہر سال زہر ڈالی ہوئی بکری کی تکلیف ہوتی رہتی ہے جس کا گوشت (ایک یہودیہ نے آپ کو خیبر میں کھلا دیا تھا) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمایا تھا۔ فرمایا مجھے اس بکری سے جو کچھ تکلیف پہنچی ہے وہ میرے لیے لکھی جا چکی تھی جب آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں تھے۔ (ابن ماجہ)

# بَابُ اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ
# عذاب قبر کے ثبوت کے بیان میں

ف: قبر سے مراد عالم برزخ ہے کہ یہ دنیا اور آخرت کا درمیانی واسطہ ہے اور وہ ہر جگہ ہو سکتا ہے۔ صرف قبر ہی سے مختص نہیں۔ بیشتر انسان ڈوب جاتے ہیں بعض کو جانور کھا جاتے ہیں بعض جل جاتے ہیں۔ تو ان کے لیے بھی عالم برزخ ہے اگرچہ قبور میں نہ بھی مدفون ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو ان کو بھی عالم برزخ میں عذاب دیتے ہیں۔

(۱) وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: رَبَّنَا اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ۔

(۱) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ترجمہ "اے ہمارے رب تو نے ہمیں دو بار مردہ کیا اور دو بار زندہ کیا۔" (مومن آیت ۱۱)

ف: کیونکہ پہلے نطفہ بے جان تھے اس نے انہیں جان دے کر زندہ کیا پھر عمر پوری ہونے پر موت دی پھر بعث کے لیے زندہ کرے گا۔ (خزائن العرفان)

(۲) وَقَوْلُهٗ: اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّ

(۲) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ترجمہ "آگ جس پر صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں اور جس

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۚ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۔

دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کر دو۔ (مومن ۴۰ آیت ۴۶)

ف: اس آیت سے عذاب قبر کے ثبوت پر استدلال کیا جاتا ہے۔ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح وشام پیش کیا جاتا ہے جنتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے تا آنکہ روز قیامت اللہ تعالیٰ تجھ کو اس کی طرف اُٹھائے۔ (خزائن العرفان)

(۳) وَقَوْلُهٗ:

(۳) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۔

اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر (یعنی کلمۂ اسلام پر) دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ (تعالیٰ) ظالموں کو گمراہ کرتا ہے۔ اور اللہ (تعالیٰ) جو چاہے کرے۔ (ابراہیم ۱۴ آیت ۲۷)

ف: یعنی قبر کہ اول منازل آخرت ہے جب منکر نکیر آکر ان سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ ان کی نسبت تو کیا کہتا ہے؟ تو مومن اس منزل میں بفضل الٰہی ثابت رہتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے میرا دین اسلام ہے اور یہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر اس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اس میں جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں اور وہ منور کر دی جاتی ہے اور آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا ہے۔ (خزائن العرفان)

۱۱۷/۱ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان سے قبر میں سوال ہوگا تو وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی شہادت دے گا پس عذاب قبر کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے (یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ اس کا ترجمہ آیت ۳ میں ملاحظہ ہو) اور ایک دوسری روایت میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ (یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الخ) عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے (میت سے) کہا جائے گا کہ تیرا رب کون ہے؟ جواب دے گا میرا رب اللہ ہے، میرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ (بخاری ومسلم)

۱۱۸/۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهٗ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ نَحْوَهٗ۔

قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے احباب اسے دفن کر کے واپس ہوتے ہیں کہ ابھی ان کے جوتوں کی آہٹ کو سن رہا ہے اتنے میں اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں تو ان حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ مؤمن کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر اس سے کہا جائے گا دیکھو تمہارا مقام دوزخ تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے جنت کے مقام سے بدل دیا ہے وہ دونوں مقاموں کو بیک وقت دیکھے گا لیکن منافق اور کافر ہر ایک سے دریافت کیا جائے گا کہ تو ان حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا تو وہ کہے گا میں نہیں جانتا، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہا کرتے تھے) اس سے کہا جائے گا تو نے نہ تو کچھ سمجھا اور نہ تو نے (قرآن) پڑھا۔ پھر لوہے کے ہتھوڑوں سے اس پر ایسی مار پڑے گی جس سے وہ ایسی آواز سے چلاّ اٹھے گا کہ جن وانس کے سوا سب آس پاس کی چیزیں اس کی چیخ دپکار کو سن لیتے ہیں (بخاری شریف)

۱۱۹/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو صبح وشام اس پر اس کا مقام پیش کیا جاتا ہے پس اگر اہل جنت سے ہو تو اس کے لیے اس کی جنت کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے اور اگر دوزخیوں سے ہو تو اس کی دوزخ کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا اس وقت کا ٹھکانا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تجھ کو اپنی طرف اٹھائے (بخاری ومسلم)

۱۲۰/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور عذاب قبر کا ذکر کیا اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عذاب قبر سے متعلق دریافت کیا تو آپ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

نے فرمایا ہاں قبر کا عذاب حق ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب بھی آپ نماز ادا فرماتے تو عذاب قبر سے پناہ مانگتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۱/۵ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهٗ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ حَادَتْ بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ فَقَالَ مَنْ يَّعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَتٰى مَاتُوْا قَالَ فِي الشِّرْكِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ اَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی نجار کے ایک باغ میں اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم آپ کے ساتھ تھے کہ وہ یکایک آپ کو لے کر بدک گیا اور قریب تھا کہ وہ آپ کو گرا دے اور یکایک وہاں چھ یا پانچ قبریں دکھائی دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی شخص جانتا ہے کہ یہ قبر والے کون ہیں؟ ایک شخص نے کہا کہ میں جانتا ہوں فرمایا کب مرے ہیں اس شخص نے کہا شرک کی حالت میں، فرمایا ان لوگوں پر قبروں کے اندر عذاب ہو رہا ہے اور فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم آئندہ سے دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں خدا سے دعا کرتا کہ وہ تم کو قبر کا عذاب سنا دے ——— جس کو میں سن رہا ہوں۔ پھر آپ میری جانب متوجہ ہو کر فرمانے لگے اللہ تعالیٰ سے دوزخ کے عذاب کی پناہ مانگو۔ صحابہ کرام نے کہا کہ ہم دوزخ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ فرمایا قبر کے عذاب کی خدا سے پناہ مانگو۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ فرمایا ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، صحابہ کرام نے کہا ہم ظاہری اور باطنی فتنوں سے خدا کی پناہ میں آتے ہیں فرمایا دجال کے فتنہ کے لیے خدا سے پناہ مانگو، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا ہم دجال کے فتنہ سے خدا کی پناہ میں آتے ہیں۔ (مسلم شریف)

۱۲۲/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقْبِرَ الْمَيِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّكِيْرُ فَيَقُوْلَانِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو سیاہ رنگ کے نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں ایک کا نام

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ نَمْ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِيْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

**۱۲۳** وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا يُدْرِيْكَ فَيَقُوْلُ قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الْاٰيَةَ

منکر ہے دوسرے کا نام نکیر ہے دونوں کہتے ہیں کہ تو ان حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق کیا کہا کرتا تھا تو وہ کہے گا وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کی شہادت دیتا ہوں، دونوں کہیں گے ہم کو اس کا علم تھا کہ تو یہی کہے گا، پھر اس کی قبر میں ستر گز طول، اور ستر گز عرض میں کشادگی کر دی جاتی ہے پھر اس کے واسطے اس کی قبر روشن کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے (آرام کی) نیند لے، وہ کہے گا کہ میں اپنے تمام اہل و عیال کے پاس جا کر اس کی اطلاع دینا چاہتا ہوں، دونوں کہیں گے اس دولہا (دلہن) کی طرح سو جا جس کو اس کا محبوب ترین اہل بیدار کرتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی خواب گاہ سے بروز قیامت اٹھائے گا اور اگر وہ منافق ہو تو کہے گا میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا وہی کہہ دیا، میں نہیں جانتا۔ دونوں کہیں گے ہم جانتے تھے کہ تو یہی کہے گا۔ پھر زمین سے کہہ دیا جائے گا اس پر مل جا، تو زمین آپس میں مل جائے گی (یعنی بھینچے گی) اور اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر ہو جائیں گی وہ اسی طرح عذاب میں مبتلا رہے گا۔ یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ اس کو ٹھکانے سے اٹھائے گا۔ (ترمذی شریف)

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے پھر دونوں دریافت کرتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے، پھر وہ دریافت کرتے ہیں کہ وہ کون حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جو تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ فرشتے دریافت کرتے ہیں تم کو یہ کیسے معلوم ہوا تو وہ جواب دیتا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَيُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى اَصَمُّ مَعَهٗ مِرْزَبَّةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيْرُ تُرَابًا ثُمَّ يُعَادُ فِيْهِ الرُّوْحُ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ۔

---

کے اس ارشاد کا "یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الخ" اللہ تعالیٰ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان سے ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کیلئے جنت کا فرش کر دو اور اس کو جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی جانب ایک دروازہ کھول دو، چنانچہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو جنت کی ہوا اور خوشبو آنے لگتی ہے اور اس کی قبر میں اس کی نظر پہنچنے کی حد تک وسعت کر دی جاتی ہے اس کے بعد کافر کی موت کا ذکر کرتے ہوئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے ہائے ہائے! میں نہیں جانتا اور وہ فرشتے پھر دریافت کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ اس پر بھی وہ یہی کہتا ہے ہائے ہائے! میں نہیں جانتا پھر دونوں سوال کرتے ہیں یہ کون حضرت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہیں جو تم میں رسول بنا کر بھیجے گئے تھے تو اس کا جواب بھی وہی ہائے ہائے میں نہیں جانتا دیتا ہے۔ پس آسمان سے ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا۔ لہٰذا اس کے لیے آگ کا فرش بچھا دو، آگ کا لباس پہناؤ اور اس کے لیے دوزخ کی جانب سے دروازہ کھول دو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو دوزخ کی گرمی کی لو آنے لگتی ہے پھر ارشاد فرمایا کہ اس پر اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر سے اُدھر نکل جاتی ہیں پھر اس پر ایک اندھا گونگا فرشتہ مسلط کر دیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے کا ایسا گرز ہوتا ہے جس کو اگر پہاڑ پر مارا جائے تو وہ خاک ہو جائے پس وہ فرشتہ اس گرز سے اس طرح مارتا ہے جس کی آواز کو انس و جن کے سوا مشرق و مغرب کی تمام مخلوق سُن لیتی ہے جس سے وہ خاک ہو جاتا ہے، پھر اس میں روح

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

واپس ڈالی جاتی ہے (قیامت تک اسی طرح عذاب میں بتلا رہتا ہے)۔ (امام احمد و ابو داؤد)

۱۲۴/۸ وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے اپنی داڑھی تر کر دیتے آپ سے کہا گیا کہ آپ جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو آپ نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر رو دیتے ہیں، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قبر منازل آخرت کی پہلی منزل ہے کسی کو اس سے نجات مل گئی تو اس کے بعد جو کچھ آئے گا وہ آسان تر ہے اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو جو چیز اس کے بعد ہے وہ اس سے سخت تر ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی منظر میں نے قبر سے زیادہ ہولناک نہیں دیکھا (ترمذی و ابن ماجہ)۔

۱۲۵/۹ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ ثُمَّ سَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو ٹھہر جاتے اور فرماتے کہ اپنے اس بھائی کے لیے مغفرت مانگو اور پھر اس کے لیے منکر نکیر کے سوال کے وقت ثابت قدم رہنے کی دعا کرو۔ اس لیے کہ اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔ (ابو داؤد شریف)

۱۲۶/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِيْ قَبْرِهٖ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ تِنِّيْنًا تَنْهَسُهٗ وَتَلْدَغُهٗ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ لَوْ اَنَّ تِنِّيْنًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ خَضِرًا ءَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر پر اس کی قبر میں ننانوے اژدھے مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو قیام قیامت تک اس کو ڈستے اور کاٹتے رہیں گے اگر ان میں سے ایک اژدھا زمین پر پھنکارے تو زمین سبزی نہ اگائے۔ (دارمی)

۱۲۷/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ فَلَمَّا صَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِيْ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ میں گئے جب کہ وہ انتقال کر گئے تھے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سبحان اللہ فرمایا تو ہم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَبْرِهٖ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِيْلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

بھی دیر تک سُبحان اللہ پڑھتے رہے پھر آپ نے اللہ اکبر فرمایا تو ہم نے بھی اللہ اکبر کہا۔ پس اس کے بعد آپ سے دریافت کیا گیا کہ کس لیے آپ نے تسبیح پھر تکبیر کہی؟ تو فرمایا کہ تحقیق اس نیک بندے پر زمین تنگ ہو گئی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس تنگی کو دور فرما دیا۔ (امام احمد)

ف: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے میں شرکت کے بعد جب انہیں قبر میں اتار دیا گیا اور مٹی ان پر ڈال دی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک ان کی قبر پر کھڑے ہو کر تسبیح و تہلیل سبحان اللہ اور اللہ اکبر پڑھتے رہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں تسبیح و تہلیل پڑھتے رہے فراغت کے بعد صحابہ کرام نے پوچھا کہ تسبیح و تہلیل میں آپ نے اتنی دیر لگا دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان پر زمین تنگ ہو گئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس تنگی کو دور فرما دیا ہے۔ اس حدیث سے چند ایک باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اہل قبور کے حالات کا علم عطا فرمایا ہے۔ اور آپ کو باخبر رکھا ہے۔ دوسری بات یہ کہ قبر پر کھڑے ہو کر تسبیح و تہلیل پڑھنی جائز ہے۔ اسی حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو رہی ہے کہ کوئی اگر کسی مسلمان کی قبر پر کھڑے ہو کر اذان کہتا ہے تو یہ بھی درست اور صحیح ہے کیونکہ اذان بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل ہے۔ قبر میں جس وقت میت کو رکھا جاتا ہے تو منکر نکیر سوالات کرنے کے لیے آتے ہیں۔ شیطان لعین اس آخری وقت بھی آدمی کو قبر میں گمراہ کرنے کے لیے آجاتا ہے وہ وقت میت پر بہت سخت ہوتا ہے چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ جب بھی شیطان کا کھٹکا محسوس کرو تو فوراً اذان کہو کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام نامی اسم گرامی سن کر شیطان چھتیس میل دور بھاگ جاتا ہے۔ وہ وقت مؤمن میت کیلئے بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے اس لیے شیطان لعین کے حملے کو روکنے کے لیے قبر پر اذان دی جائے تو یہ میت کے لیے بہتر ہو گا۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب میت کو قبر میں داخل کر دیا جائے گا تو اس کو ایسا دکھائی دے گا گویا آفتاب غروب ہونے کے قریب ہے تو وہ بیٹھ کر آنکھیں ملے گا کہ مجھے چھوڑ دو میں نماز ادا کر لوں۔" لہٰذا اس وقت تدفین کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر اگر اذان پڑھ دی جائے تو یہ اس کے لیے نہایت مفید ہو گا۔ صاحب قبر اپنی قبر کے اندر اپنے عزیز و اقارب کے جوتوں کی آواز کو بھی سنتا ہے۔ تو اذان بطریق اولیٰ اسے فائدہ پہنچائے گی۔ اس مسئلے کی زیادہ وضاحت اور تحقیق کیلئے رسائل ملاحظہ ہوں (۱) ایذان الاجر فی اذان القبر (۲) صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین (۳) جاء الحق و زھق الباطل۔ پہلے دو رسائل میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ احادیث کی روشنی میں مسئلہ اذان قبر کی عمدہ بحث فرمائی ہے۔ تیسرے رسالہ میں مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی نے معترضین کے اعتراضات کا مدلل انداز میں جواب دیا ہے۔

۱۲۸/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ (سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ) وہ شخص ہیں جن کے لیے

أَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۲۹/۱۳ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يُفْتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هٰكَذَا وَزَادَ النَّسَائِيُّ حَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَنْ أَفْهَمَ كَلَامَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيبٍ مِّنِّي أَيْ بَارَكَ اللهُ فِيكَ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ قَوْلِهِ قَالَ قَالَ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

۱۳۰/۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ دَعُونِي أُصَلِّي۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۱/۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْعُوبٍ ثُمَّ يُقَالُ فِيمَ كُنْتَ فَيَقُولُ كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَيُقَالُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ رَأَيْتَ اللهَ

عرش ہل گیا آسمان کے دروازے ان کے لیے کھول دیئے گئے اور ستر ہزار فرشتوں نے ان کے جنازہ میں شرکت کی، بے شک یہ بھینچے گئے پھر ان کی قبر کشادہ کر دی گئی۔ (نسائی)

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور قبر کے فتنہ کا ذکر فرمایا جس میں آدمی آزمایا جاتا ہے جب آپ نے اس کا بیان فرمایا تو مسلمانوں نے آہ و بکا کیا (بخاری) اور نسائی نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ راوی کا بیان ہے کہتے ہیں کہ آہ و بکا کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو میں سمجھ نہ سکا جب شور کم ہو گیا تو میں نے اپنے سے قریب شخص سے دریافت کیا خدا تعالیٰ تم کو برکت دے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اخیر خطاب میں کیا ارشاد فرمایا۔ اس شخص نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بذریعہ وحی معلوم کرا دیا گیا ہے کہ تم قریب قریب فتنۂ دجال کی طرح ہی قبر میں آزمائے جاؤ گے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو قبر میں داخل کر دیا جائے گا تو اس کو ایسا دکھائی دے گا کہ گویا آفتاب غروب ہونے کے قریب ہے تو وہ بیٹھ کر آنکھیں ملے گا اور کہے گا کہ مجھے چھوڑ دو کہ میں نماز پڑھ لوں۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مردہ (یعنی نیک مسلمان) قبر میں داخل ہونے کے بعد قبر میں اٹھ کر بیٹھے گا نہ اس کو کوئی گھبراہٹ ہوگی اور نہ وہ خائف ہوگا پھر اس سے سوال ہوگا کہ تو کس دین پر تھا؟ وہ کہے گا کہ میں اسلام پر تھا۔ پھر اس سے سوال ہوگا یہ کون حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں؟ وہ کہے گا یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLIA ISLAMIA ACADEMY

فَيَقُوْلُ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرَى اللّٰهَ فَيُفَرَّجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُفَرَّجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَجْلِسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ فِيْ قَبْرِهٖ فَزِعًا مَشْغُوْبًا فَيُقَالُ لَهٗ فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ فَيُقَالُ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُهٗ فَيُفَرَّجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفَرَّجُ لَهٗ فُرْجَةٌ اِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

آپ ہمارے ہاں اللہ تعالیٰ کی جانب سے واضح دلائل لائے تو ہم نے آپ کی تصدیق کی۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے وہ جواب دے گا کہ کوئی شخص اس لائق نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکے پس اس کے لیے دوزخ کی جانب سے ایک روشندان کھول دیا جائے گا تو وہ دیکھے گا کہ اس میں آگ کے شعلے ایک دوسرے کو توڑ رہے ہیں اس سے کہا جائے گا کہ دیکھ اس (جگہ) کو جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بچا لیا ہے پھر جنت کی جانب اس کے لیے ایک روشن دان کھول دیا جائے گا وہ جنت کی بہار اور جو کچھ اس میں ہے اس کی طرف دیکھے گا اس سے کہا جائے گا کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے تو یقین پر تھا اور اسی پر تیری موت ہوئی اور اسی پر تو ان شاء اللہ اٹھایا جائے گا اور برا آدمی قبر میں گھبراہٹ اور خوف کی حالت میں اٹھ بیٹھے گا اس سے سوال ہوگا کہ تو کس دین پر تھا؟ وہ کہے گا مجھے معلوم نہیں، پھر سوال ہوگا یہ کون حضرت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہیں؟ تو وہ اس کی بہار اور جو کچھ اس میں اس کو دیکھے گا اس سے کہا جائے گا تو اس مقام کو دیکھ جس کو اللہ تعالیٰ نے تجھ سے ہٹا دیا ہے پھر اس کے بعد دوزخ کی جانب ایک دریچہ اس کے لیے کھولا جائے گا تو وہ اس کو دیکھے گا کہ اس میں شعلے ایک دوسرے کو توڑ رہے ہیں اس سے کہا جائے گا یہ تیرا مقام ہے، کیونکہ تو شک پر تھا اور اسی پر تیری موت ہوئی اور اسی پر تو ان شاء اللہ اٹھایا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

# كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

# کتاب و سنّت پر مضبوطی سے جمے رہنے کا بیان

ف : اعتصام عصم" سے بنا ہے جس کے معنی منع اور روک کے ہیں۔ پاک دامنی کو اسی لیے عصمت کہتے ہیں کہ وہ گناہوں سے روک دیتی ہے اس کے لغوی معنی ہیں مضبوطی سے پکڑنا۔ اصطلاح شریعت میں حقانیت پر اعتقاد اور اس پر ہمیشہ عمل کرنے کو اعتصام کہا جاتا ہے۔ کتاب سے مراد قرآن مجید ہے اور سنت سے مراد حضور انور شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سارے فرمان اور وہ افعال و احوال ہیں جو مسلمانوں کے لیے قابل عمل ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ افعال شریعت کہلاتے ہیں۔ احوال شریف طریقت کہلاتے ہیں۔ صوفیاء کے نزدیک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر کے حالات شریعت، قلب کے حالات طریقت، روح کے حالات حقیقت اور سر کے حالات معرفت کہلاتے ہیں۔ سنت ان سب کو شامل ہے۔ یہاں مصنف علیہ الرحمہ نے کتاب اور سنت کا لفظ بولا ہے کہ کتاب سے مراد قرآن مجید اور سنت سے مراد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے ہیں۔ یاد رہے حدیث اور سنت میں فرق ہے۔ ہر سنت مصطفوی حدیث ہے اور ہر حدیث سنت نہیں ہے اسی لیے ہمیں ہر سنت پر عمل کرنے کا حکم ہے عليكم بسنتي۔ کہ تم پر میری سنت پر عمل کرنا لازم ہے اور ہر حدیث پر عمل کرنے کا حکم نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے چار سے زیادہ عورتوں سے شادی خصوصیت مصطفے ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو گیارہ عورتوں سے نکاح فرمایا۔ اونٹ پر طواف کرنا ممبر پر نماز پڑھنا۔ غائبانہ نماز جنازہ۔ یہ سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیات ہیں۔ اسی لیے ہم اہلسنت و جماعت ہیں اہلحدیث نہیں۔

شریعت کے دلائل جن سے مسائل کا استنباط ہوتا ہے چار ہیں۔ قرآن مجید۔ سنت رسول۔ اجماع امت قیاس مجتہد لیکن اس میں کتاب و سنت اصل اصول ہیں اور اجماع و قیاس ان کے بعد کہ اگر کوئی مسئلہ ان دونوں میں نہ مل سکے تو پھر اجماع امت اور قیاس مجتہد کی طرف رجوع کیا جائے۔ (مرآۃ شرح مشکوۃ)

(۱) وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا ترجمہ: "اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو سب مل کر"۔ (آل عمران ۳ آیت ۱۰۳)

ف : حبل اللہ کی تفسیر میں مفسرین کے چند قول ہیں بعض کہتے ہیں اس سے قرآن مراد ہے۔ مسلم کی حدیث شریف میں وارد ہوا کہ قرآن پاک حبل اللہ ہے جس نے اس کا اتباع کیا وہ ہدایت پر ہے جس نے اس کو چھوڑا وہ گمراہی پر ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حبل اللہ سے مراد جماعت ہے اور فرمایا کہ تم جماعت کو لازم کر لو کہ وہ حبل اللہ ہے۔ اس آیت کریمہ میں ان افعال و حرکات کی بھی ممانعت کی گئی ہے جو مسلمانوں کے درمیان تفرقہ کا سبب ہوں۔ مسلمانوں کا طریقہ مذہب اہلسنت و جماعت ہے۔ اس کے سوا کوئی راہ اختیار کرنا دین میں تفریق پیدا کرنا ہے جو کہ ممنوع

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

ہے۔ (خزائن العرفان)

(۲) وَقَوْلُهٗ:
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: اے محبوب تم فرما دو لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخشے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔" (آل عمران ۳ آیت ۳۱)

(۳) وَقَوْلُهٗ:
وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔" (الحشر ۵۹ آیت ۷)

(۴) وَقَوْلُهٗ:
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہداء اور نیک لوگ۔" (النساء ۴ آیت ۶۹)

ف: اس آیت میں چار قسم کے لوگوں کا ذکر ہے۔ انبیاء۔ صدیقین۔ شہداء اور صالحین۔ تو جو انبیاء کے مخلص و فرمانبردار ہوں گے ان کو جنت میں انبیاء کی صحبت اور دیدار نصیب ہوگا۔ صدیق انبیاء کے سچے متبعین کو کہتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ ان کی راہ پر قائم رہیں مگر اس آیت میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب مراد ہیں جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ شہداء وہ لوگ ہیں جنہوں نے راہ خدا میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ صالحین وہ دیندار لوگ جو حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو احسن طریقے سے ادا کرتے ہوں ان کے اعمال، احوال اور ظاہر و باطن اچھے اور پاک صاف ہوں۔ (خزائن العرفان)

(۵) وَقَوْلُهٗ:
مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔" (النساء ۴ آیت ۸۰)

(۶) وَقَوْلُهٗ:
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے" (احزاب ۳۳ آیت ۲۱)

۱۳۲ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمارے اس (دین) میں ایسی بات پیدا کرے جو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لَيْسَ مِنْهُ رَدٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اس دین میں نہیں ہے تو وہ قابل رد ہے (بخاری ومسلم)

۱۳۳/۲ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے حمد وصلوٰۃ کے بعد فرمایا واضح رہے کہ سب سے بہترین کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین سیرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت ہے اور بدترین امور نئی باتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے (مسلم شریف)

۱۳۴/۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام لوگوں میں زیادہ مبغوض تین شخص ہیں حرم (مکہ مکرمہ) میں بے دینی کا رواج دینے والا، اسلام میں جاہلیت کا طریقہ چاہنے والا، ناحق کسی مسلم کے خون کا خواہاں کہ اس کی خونریزی کرے (بخاری شریف)

۱۳۵/۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ مَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی بجز اس شخص کے جو انکار کرے، دریافت کیا گیا کہ انکار کرنے والے سے مراد کون ہے؟ فرمایا جس نے میری فرمانبرداری کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا (بخاری شریف)

۱۳۶/۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهُ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس چند فرشتے حاضر ہوئے اور آپ نیند میں تھے انھوں نے کہا کہ تمھارے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک مثال ہے اس کو بیان کرو، بعض فرشتوں نے کہا کہ وہ نیند میں ہیں اور بعض نے کہا کہ ان کی آنکھ سو رہی ہے لیکن دل بیدار ہے تو پھر وہ کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک مکان تعمیر کیا اور مکان میں کھانا تیار کیا اور ایک دعوت دینے والے کو بھیجا جس نے دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کیا تو مکان میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرِيْقٌ بَيْنَ النَّاسِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

داخل ہوا اور کھانا کھایا اور جس نے دعوت قبول نہیں کی وہ نہ گھر میں داخل ہوا اور نہ کھانا کھایا فرشتوں نے آپس میں کہا کہ اس کی وضاحت بیان کرو تاکہ وہ اس کو سمجھیں، بعضوں نے کہا وہ تو سو رہے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ آنکھ بند میں ہے اور دل بیدار ہے فرشتوں نے اس مثال کی وضاحت یوں کی کہ وہ مکان جنت ہے اور (بلانے والے) محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں تو جس نے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالی کی نافرمانی کی اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں یعنی مومن و کافر میں فرق کرنے والے ہیں (بخاری شریف)

ف: حضور اکرم محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرق کرنے والے ہیں حق اور باطل میں، کافر اور مومن میں، صالح اور فاسق میں کھانے سے مراد بہشت کی نعمتیں ہیں اور شخص سے مراد اللہ تعالی ہیں۔ یہ دونوں باتیں بالکل ظاہر تھیں اس لیے فرشتوں نے ان کی وضاحت نہیں کی۔

۱۳۷/۶ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ تین شخص (یعنی حضرت علی، حضرت عثمان بن مظعون اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالی عنہم نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بیبیوں کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت گذاری کے متعلق دریافت کریں جب آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عبادت گذاری کی ان کو تفصیل سنائی گئی تو گویا انھوں نے اس کو کم سمجھا اور انھوں نے کہا ہم کہاں اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہاں اللہ تعالی نے تو آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیئے ہیں، ان میں سے ایک نے کہا اب میں تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا۔ دوسرے نے کہا میں ہمیشہ دن میں روزہ رکھوں گا اور کسی دن کا روزہ نہیں چھوڑوں گا اور تیسرے نے کہا میں عورتوں سے کنارہ کش رہوں گا اور کبھی نکاح نہ کروں گا۔ پس آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس تشریف لائے فرمایا تم ہی وہ لوگ ہو جنھوں نے ایسا ایسا کہا ہے سنو! خدا کی

MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

قسم میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں، اور سب سے زیادہ تقویٰ کرتا ہوں اور کبھی (نفل) روزے رکھ لیتا ہوں اور کبھی چھوڑ دیتا ہوں رات میں نمازیں بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں تو جو میرے طریقے سے روگردانی کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)۔

۱۳۸/۷ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا فَرَخَّصَ فِیْہِ فَتَنَزَّہَ عَنْہُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَتَنَزَّھُوْنَ عَنِ الشَّیْءِ اَصْنَعُہٗ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُھُمْ بِاللّٰہِ وَاَشَدُّھُمْ لَہٗ خَشْیَۃً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا اور لوگوں کو اس کے متعلق رخصت دے دی ایک قوم نے اس کے کرنے سے پرہیز کیا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی خبر ملی تو آپ نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی، پھر فرمایا اس قوم کا کیا حال ہے کہ ایسی بات سے پرہیز کرتی ہے جس کو میں کرتا ہوں۔ خدا کی قسم میں ان تمام کی نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ واقف اور ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں (بخاری و مسلم)

۱۳۹/۸ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یُؤَبِّرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا کُنَّا نَصْنَعُہٗ قَالَ لَعَلَّکُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا کَانَ خَیْرًا فَتَرَکُوْہُ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ دِیْنِکُمْ فَخُذُوْا بِہٖ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِّنْ رَّاْیِیْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور اہل مدینہ (کھجور کے نر درخت کے پھول مادہ درخت میں ڈالا کرتے تھے) آپ نے فرمایا کیا کر رہے ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہم اس طرح کیا کرتے ہیں، فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو اچھا ہے تو ان لوگوں نے (یہ طریقہ) چھوڑ دیا تو کھجور کم نکلے۔ راوی نے کہا کہ ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں ایک انسان ہوں، اگر میں تم کو تمھارے دین کی کوئی بات کہوں تو تم اس کو لے لو اور جب میں تم کو اپنی رائے سے کچھ کہوں تو میں ایک انسان ہوں۔ (مسلم شریف)

ف: حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان صحابہ کو پیوندکاری سے منع فرمایا تھا۔ کہ نر شاخ کو مادہ شاخ کے ساتھ ملا کر نہ کو۔ بعض علماء نے فرمایا کہ ان حضرات نے صبر سے کام نہ لیا بلکہ جلد ہی شکایت کر دی اگر وہ توکل کر کے کچھ روز نقصان برداشت کرتے تو بڑی برکت دیکھتے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رائے بھی مبارک ہے۔ خیال رہے کہ حضور انور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باغ کے اس رمز سے بے خبر نہ تھے بلکہ صحابہ کو توکل کا سبق دیا تھا۔ آپ کی یہ بے خبری کیسے ہو سکتی ہے جبکہ رب تعالیٰ نے آپکو علم الاولین والاخرین سے نوازا ہے۔ مزید تحقیق کے لیے کتاب "جاء الحق وزھق الباطل"۔

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے فرمان دو قسم کے ہیں۔ (۱) شرعی (۲) دنیوی۔ شرعی احکام لازم العمل ہیں کیونکہ وہاں نبوت ونورانیت کا لحاظ ہے مگر رائے مبارک کا قبول کر لینا مستحب ہے۔ نہ ماننے کا بھی اختیار ہے۔ لیکن رائے مبارک مصطفوی کو برا جاننا یا حقیر سمجھنا کفر ہے۔ یہی اہلسنت کا عقیدہ وعمل ہے اور یہی اس حدیث شریف کا مطلب ہے۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ)

۱۴۰ / ۹ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَھْلِھِمْ فَنَجَوْا وَکَذَّبَتْ طَائِفَۃٌ مِّنْھُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَھُمْ فَصَبَّحَھُمُ الْجَیْشُ فَاَھْلَکَھُمْ وَاجْتَاحَھُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِہٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ مَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اس دین کی مثال جس کو اللہ تعالیٰ نے مجھے دے کر بھیجا ہے اس آدمی کے مانند ہے جو کسی قوم کے پاس آئے اور کہے اے قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج کو دیکھا ہے جس سے میں تم کو یقین کے ساتھ ڈراتا ہوں جلد سے جلد یہاں سے نکل جاؤ۔ قوم کے ایک حصّہ نے اس بات کو مان لیا اور اخیر رات میں نکل پڑے اور اطمینان سے چلے اور نجات پا گئے اور قوم کے دوسرے حصّہ نے اس کو جھوٹا سمجھا وہ اسی جگہ پڑے رہے، فوج نے ان پر صبح صبح حملہ کر دیا اور ان کو پوری طرح ہلاک کر دیا یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے میری اطاعت کی اور میری لائی ہوئی باتوں کی پیروی کی (یعنی نجات پایا) اور یہ اس شخص کی بھی مثال ہے جس نے میری نافرمانی کی اور اس حق کی تکذیب کی جس کو لے کر میں آیا ہوں (یعنی عذاب میں گرفتار ہوا۔ (بخاری ومسلم)

۱۴۱ / ۱۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ کَمَثَلِ رَجُلِ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَھَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَھٰذِہِ الدَّوَابُّ الَّتِیْ تَقَعُ فِی النَّارِ یَقَعْنَ فِیْھَا وَجَعَلَ یَحْجُزُھُنَّ وَیَغْلِبْنَہٗ فَیَقْتَحِمْنَ فِیْھَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اس شخص کے مانند ہے جس نے آگ سلگائی جب اس کے اطراف (یعنی چاروں حصے) روشن ہو گئے تو پتنگے اور آگ میں گرنے والے کیڑے آگ میں گرنے لگے، ایسا ہی میں تم کو آگ میں گرنے سے بچانے کیلئے تمہاری کمر کو پکڑ رہا ہوں اور تم آگ میں گرتے جا رہے ہو (بخاری شریف)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا هٰذِهٖ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوَهَا وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهَا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِيْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا۔

اور مسلم میں بھی یہاں تک اسی طرح ہے جس کے آخر میں یوں ہے (پس یہ میری اور تمہاری مثال ہے کہ میں تمہاری کمر پکڑے ہوئے ہوں کہ تم کو آگ سے بچاؤں میری طرف آؤ آگ سے بچو! میری طرف آؤ آگ سے بچو! مگر تم مجھ پر غالب ہو کر آگ میں گر رہے ہو (یعنی میرا کہنا نہیں سنتے ہو)

۱۴۲/۱۱ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَّا تُمْسِكُ مَاءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَّلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس ہدایت اور علم کی مثال جس کو دے کر خدا تعالیٰ نے مجھ کو بھیجا ہے کثیر بارش کے مانند ہے جو کسی زمین پر برسے زمین کا ایک عمدہ حصہ تھا کہ جس نے پانی کو قبول کر لیا اور اس سے خشک گھاس اور تر گھاس کو بکثرت اگایا، اور زمین کا دوسرا حصہ سخت تھا جس نے پانی کو روک رکھا، اللہ تعالیٰ نے اس سے لوگوں کو نفع پہنچایا، لوگ خود پیتے اور جانوروں کو پلاتے اور کھیتی باڑی کی زمین کا تیسرا حصہ جو چٹیل میدان تھا نہ تو وہ پانی کو روک سکا اور نہ گھاس پات اگائے یہ مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور اللہ نے اس کو اس علم وہدایت سے نفع پہنچایا جس کو مجھے دے کر بھیجا ہے کہ اس نے خود علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور یہ اس شخص کی بھی مثال ہے جس نے اس ہدایت کی جانب توجہ نہیں کی اور نہ اللہ کی اس ہدایت کو قبول کیا جس کو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے (بخاری ومسلم)

۱۴۳/۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ وَقَرَاَ اِلٰى وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَيْتِ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (آل عمران ۳، آیت ۷) یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: "وہی ہے جس نے تم پر کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ جن کے معنی میں اشتباہ ہے۔ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈنے کو۔ اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے۔ اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے"۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ تو دیکھے اور مسلم میں یوں ہے) جب تم ان کو دیکھو کہ جو متشابہ آیات کے پیچھے پڑ گئے ہیں تو سمجھ لو کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کا نام اللہ نے اس آیت میں (کج روی کرنے والے) رکھا ہے تو تم ایسے لوگوں سے دور رہو (بخاری ومسلم)

۱۴۴ / ۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِيْ آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی آواز سنی جو ایک آیت کے بارہ میں اختلاف کر رہے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور آپ کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار تھے فرمایا تم سے پہلے کے لوگ اللہ کی کتاب میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں (مسلم شریف)

ف: یہاں اختلاف سے مراد گمراہ فرقوں کا اختلاف ہے آئمہ مجتہدین کا اختلاف مراد نہیں، ایسا اختلاف تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بھی منقول ہے۔ جو باعث رحمت ہے۔ آئمہ مجتہدین کے اختلاف کے بارے میں فرمایا اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ"۔ لہٰذا آئمہ کے اختلاف کو سمجھنا چاہیے۔ گمراہ فرقوں سے بچنا چاہیے۔

۱۴۵ / ۱۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ نَحْوَهُ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ مسلمان ہے جس نے کسی ایسی چیز کا سوال کیا جو مسلمانوں پر حرام نہ تھی مگر اس کے سوال کی وجہ سے وہ حرام کر دی گئی (مسلم شریف اور بخاری شریف کی روایت بھی اسی طرح ہے)

۱۴۶ / ۱۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں بہت سے دجال اور کذاب پیدا ہوں گے جو اغراض فاسدہ اور احکام باطلہ ثابت کرنے کے لیے ایسی حدیثیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يُفْتِنُونَكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۷/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا الْآيَةَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۸/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۹/۱۸ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ فِي أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۰/۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ

بیان کریں گے جن کو نہ تو تم نے سنا اور نہ تمہارے باپ دادا نے۔ ان سے تم دور رہو، کہیں وہ تم کو گمراہ نہ بنا دیں اور فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں۔ (مسلم شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا اہل کتاب تورات کو عبرانی زبان میں پڑھ کر اہل اسلام کے لیے عربی میں اس کی تفسیر کیا کرتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تو تصدیق کرو اور نہ تکذیب بلکہ یوں کہو" ترجمہ: کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا۔ (پ بقرۃ آیت ۱۳۶) (بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ جو کچھ سن لے اس کو بلا تحقیق) بولتا پھرے (مسلم شریف)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی نبی کو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کسی امت میں بھیجا ہے لازماً اس نبی کے لیے اس کی امت میں چند مددگار اور ساتھی رہے ہیں جو اس نبی کے طریقہ پر پابند رہے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے رہے ان کے بعد ان کے بُرے جانشین آئے جو ایسی باتیں کہتے رہے جو خود نہیں کرتے تھے اور ایسے کام کرتے رہے جن کے کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا ایسے لوگوں کے ساتھ جس نے ہاتھ سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے ان کے ساتھ زبان سے جہاد کیا (یعنی منع کیا) وہ بھی مومن ہے اور اس کے سوا ایمان کا کوئی درجہ رائی کے دانہ کے برابر بھی نہیں ہے (یعنی جس نے دل سے برا جانا تو گویا بری بات پر راضی ہوا پس یہ کفر ہے۔ (مسلم شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلاتا ہے تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جتنا اس ہدایت پر عمل کرنے والے کو ملے گا اور ان پیروی کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ کرے گا اور جس نے گمراہی کی جانب بلایا تو اس پر اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس گمراہی کے عمل کرنیوالوں پر ہوگا اور یہ گناہ اس پر عمل کرنے والوں کے گناہوں میں سے کوئی کمی نہیں کرے گا۔ (مسلم شریف)

۱۵۱/۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کا آغاز غریب الوطنی میں ہوا اور عنقریب لوٹ کر ایسا ہی غریب الوطن بن جائے گا جیسا کہ شروع ہوا تھا پس خوشی ہو غریب الوطنوں کے لیے (مسلم شریف)

۱۵۲/۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان مدینہ کی جانب سمٹ کر آجائے گا جس طرح کہ سانپ چاروں طرف پھر کر واپس اپنی بل میں آجاتا ہے (بخاری ومسلم)

۱۵۳/۲۲ وَعَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ قَالَ اُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلْتَسْمَعْ اُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنِيْ وَسَمِعَتْ اُذُنَايَ وَعَقَلَ قَلْبِيْ قَالَ فَقِيْلَ لِيْ سَيِّدٌ بَنٰى دَارًا فَصَنَعَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَاَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ قَالَ فَاللّٰهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِيْ وَالدَّارُ الْاِسْلَامُ وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ربیعۃ الجرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں چند فرشتے دکھائی دیئے اور آپ سے کہا گیا کہ تمہاری آنکھ سوجائے اور کان سنتے رہیں اور دل سمجھتا رہے، آپ نے فرمایا میری آنکھ سوگئی اور میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرا دل سمجھا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے کہا گیا کہ ایک سردار نے مکان بنایا اور اس میں کچھ کھانا تیار کیا اور ایک دعوت دینے والے کو بھیجا تو جس نے بلانے والے کی دعوت قبول نہیں کی۔ وہ گھر میں داخل نہیں ہوا، اور کھانا بھی نہیں کھایا اور اس سے سردار ناراض ہوا آپ نے فرمایا کہ سردار تو اللہ تعالیٰ ہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعوت پہنچانے والے ہیں اور مکان اسلام ہے اور کھانا جنت ہے۔ (دارمی)

۱۵۴/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُلْفِيَنَّ

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَأْتِيْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِيْ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

کہ ہرگز نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو اس طرح کہ وہ اپنی کرسی پر ٹیک لگائے ہو، اور اس کے پاس میری کوئی حدیث پہنچے جس میں میں نے حکم کیا ہے یا جس میں میں نے منع کیا ہے اور اس پر وہ کہے کہ میں نہیں جانتا (یعنی اس حدیث کو نہیں مانتا) اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جو کچھ ہم نے پایا ہے اس کی ہم پیروی کریں گے (امام احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اس کی روایت کی ہے)

ف: اس حدیث میں حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منکرین حدیث کے متعلق واضح اشارہ فرمایا ہے کہ وہ ازراہ جہالت یوں کہا کریں گے کہ کتاب اللہ کے سوا ہم کچھ نہیں جانتے اور اس کے سوا ہم کسی کی پیروی نہیں کرتے حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جس طرح قرآن عطا ہوا ہے اسی طرح حدیث بھی عطا ہوئی ہے اور شریعت کے احکام جس طرح قرآن سے ثابت ہوتے ہیں اسی طرح احادیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہوتے ہیں اس کے بعد جو حدیثیں آرہی ہیں وہ بھی اس کی تائید کرتی ہیں۔

۱۵۵ / ۲۴ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَّقْرُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَقَالَ عَلِيُّ الْقَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ الْبَارِيُّ قَوْلُهٗ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَّقْرُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی طرح سُن لو! مجھے قرآن دیا گیا اور اسی کے ساتھ اس کے مماثل حدیث دی گئی سُن لو! عنقریب ایک شخص پیٹ بھرا ہوا اپنی کرسی پر تکیہ کئے ہوئے کہے گا کہ اس قرآن کو لے لو، اس میں جو چیز حلال پاؤ اس کو حلال سمجھو، اور جس چیز کو حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو حالانکہ خدا کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح بعض چیزوں کو حرام قرار دیا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ گھریلو گدھا تمھارے لیے حلال نہیں ہے لیکن ایسی صورت میں کہ اس کا مالک اس راستہ میں گری ہوئی چیز کی پروا نہ رکھتا ہو، اور جو شخص کسی قوم کے پاس مہمان جائے تو اس قوم پر اس کی مہمانی ضروری ہے اگر وہ اس کی مہمانی نہ کرے تو مہمان اس سے بقدر مہمانی جبراً حاصل کر سکتا ہے اور دارمی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور ابن ماجہ نے "كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ" تک ایسا ہی روایت کی ہے)۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ف : ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَقْرُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ (قوم کے مہمان کی ضیافت قوم پر ضروری ہے اگر وہ اس کی مہمانی نہ کریں تو وہ ان سے بقدر مہمانی جبراً حاصل کر سکتا ہے) یہ حکم ابتداءِ اسلام میں ضروری تھا اور میزبان سے بقدر میزبانی حاصل کر لینا منجملہ ان واجبات کے ہے جو وجوبِ زکوٰۃ سے منسوخ ہو چکے ہیں۔

ف ۲ : اس حدیث میں گھریلو گدھے کی حرمت کا ذکر ہے جو صرف سنّت یعنی حدیث سے ثابت ہے، کتاب اللہ میں اس کا ذکر نہیں ہے اور یہ حکم بطور مثال بیان کیا گیا ہے۔ اسی پر انحصار مقصود نہیں، اس کا ذکر طیبی نے کیا ہے اور اسی طرح بہت سی چیزیں حدیث سے حرام کر دی گئی ہیں اور حدیث میں ذمی کی گری ہوئی چیز کا بطور خاص ذکر فرمایا گیا ہے کہ اس سے معاہدہ کے اہتمام کا اظہار مقصود ہے کیونکہ کافر کی ملک ہونے کی وجہ سے اس کو اٹھا لینے اور اس کو لے لینے کا خیال پیدا ہوتا ہے حالانکہ کافر سے معاہدہ ہونے کے بعد معاہدہ کا لحاظ شریعت میں نہایت ضروری ہے (از مرقات)

ف ۳ : "فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَقْرُوْهُ" راہِ خدا کے مجاہد کی مہمانی کے لزوم کا حکم ابتداءِ اسلام میں تھا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاد کے لیے فوج کے جتھے روانہ فرماتے تھے جن کا گذر عرب کے قبیلوں پر ہوتا تھا، مہمان کے لیے نہ تو کوئی بازار ہوتا کہ کھانا خرید لیں اور نہ فوجیوں کے ساتھ توشہ ہوتا۔ اس لئے قبیلوں پر ان فوجیوں کی مہمانی لازمی قرار دی گئی تاکہ ان کا سفر منقطع نہ ہو جائے مگر جب اسلام قوی ہو گیا تو عام طور سے رحم و کرم کا سلوک بھی عام کر دیا گیا اور میزبانی کا لزوم منسوخ کر دیا گیا البتہ صرف جواز اور استحباب باقی رہ گیا۔ (از مرقات)

۱۵۶
۲۵
وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَآءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَكْثَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا بِاِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَآءِهِمْ وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کا یہ خیال ہے کہ وہ اپنی کرسی پر تکیہ لگائے یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے سوائے ان چیزوں کے کسی کو حرام نہیں فرمایا جن کا ذکر قرآن میں ہے۔ سنو! خدا کی قسم میں نے حکم بھی دیا ہے وعظ بھی کہا ہے اور کئی ایسی چیزوں سے منع کیا ہے جو قرآن کی ممنوعہ چیزوں کے مثل ہیں یا ان سے زائد ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ جائز قرار نہیں رکھا ہے کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر داخل ہو جاؤ اور نہ اس کی اجازت دی ہے کہ تم ان کی عورتوں کو مار پیٹ کرو، اور نہ اس کی اجازت ہے کہ ان کے پھلوں کو کھاؤ، جبکہ وہ اس رقم کو ادا کریں جس کی ادائگی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

ان پر واجب ہے۔ (ابوداؤد شریف)

**١٥٧/٢٦** **وَعَنْهُ** قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرِ الصَّلٰوةَ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر ہماری جانب متوجہ ہوئے اور ایسا بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا کہ آنسو نکل پڑے اور دل خوف سے لرز گئے ایک شخص نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ وعظ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک رخصت کرنے والے شخص کا وعظ ہے لہٰذا آپ ہم کو کچھ وصیت فرمایئے ارشاد ہوا میں تم کو خدا سے ڈرتے رہنے اور (حاکم کی) اطاعت اور تابعداری کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تمہارا امیر حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، اس لیے میرے بعد جو بھی تم میں زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا ایسی حالت میں تم پر میری سنت اور نیک ہدایت یافتہ خلفاء کا طریقہ اختیار کرنا ضروری ہوگا، ان طریقوں کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لو، اور نئی نئی باتوں سے بچتے رہو، اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (امام احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ) (ترمذی اور ابن ماجہ میں نماز پڑھانے کا ذکر نہیں ہے)۔

**١٥٨/٢٧** **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَّدْعُوْ اِلَيْهِ وَقَرَاَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الْاٰيَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچا اور پھر فرمایا یہ خدا کا راستہ ہے، پھر اس خط کے سیدھے اور بائیں جانب چند خطوط کھینچے اور فرمایا یہ چند راستے ہیں ان میں سے ہر ایک راستہ پر ایک شیطان ہے جو اپنی طرف بلاتا ہے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (سورۃ الانعام آیت ۱۵۳) تلاوت فرمائی۔ ترجمہ "اور کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو" (امام احمد، نسائی اور دارمی)

**١٥٩/٢٨** **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ رَوَاهُ الْبَغَوِیُّ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ النَّوَوِیُّ فِیْ اَرْبَعِیْنِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ رَوَیْنَاهُ فِیْ کِتَابِ الْحُجَّةِ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ۔

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اس کی خواہش اس دین کی تابع نہ بن جائے جس کو میں لایا ہوں (امام بغوی نے شرح السنۃ میں اس کی روایت کی ہے اور امام نووی نے اپنی اربعین میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کو ہم نے کتاب الحجۃ میں صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے)

۱۶۰/۲۹ وَعَنْ بِلَالِ ابْنِ الْحٰرِثِ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیَا سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا یَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری کسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد مردہ ہو گئی تھی (یعنی اس پر خود عمل کیا اور لوگوں کو اس پر عمل کرایا) تو اس کو اس پر عمل کرنیوالوں کے ثواب کی طرح بھی ثواب ملے گا اور اس سے ان کے اجر میں کسی قسم کی کمی نہ ہو گی اور جس نے کوئی نئی گمراہ کن بات ایجاد کی جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پسند نہیں کرتے ہیں تو اس کو اس کے عمل کرنیوالوں کا گناہ بھی ملے گا اور اس سے ان عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کسی قسم کی کمی نہ ہو گی۔ (ترمذی شریف)

۱۶۱/۳۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّیْنَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا وَلَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّةِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَاَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین حجاز میں سمٹ کر آجائے گا جس طرح سانپ چاروں طرف گھوم کر واپس اپنی بل میں آجاتا ہے اور دین حجاز میں اس طرح پناہ گزین ہو گا جس طرح پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی میں پناہ گزیں ہوتی ہے اور دین کی ابتدا غریب الوطنی سے ہوئی ہے اور عنقریب پھر اس کی یہی حالت ہو گی جس طرح کہ اس کی ابتداء ہوئی تھی پس غریب الوطنوں کو خوشخبری ہو، اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو میری سنت کو درست کریں گے جس کو میرے بعد لوگوں نے بگاڑ دیا تھا۔ (ترمذی شریف)

۱۶۲/۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ کَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْهُمْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بالضرور میری امت میں وہ تمام باتیں اس طرح پوری پوری ہوں گی جو بنی اسرائیل میں ہوئی ہیں حتیٰ کہ اگر ان

مَنْ اَتٰی اُمَّہٗ عَلَانِیَۃً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰلِکَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ مُعَاوِیَۃَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ وَاِنَّہٗ سَیَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰی بِھِمْ تِلْکَ الْاَھْوَاءُ کَمَا یَتَجَارَی الْکَلْبُ بِصَاحِبِہٖ لَا یَبْقٰی مِنْہُ عِرْقٌ وَّلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَہٗ۔

میں سے کسی شخص نے علانیہ اپنی ماں سے زنا کا ارتکاب کیا ہوگا تو میری امت میں بھی ایسا شخص ہوگا جو ایسا ہی کرے گا اور بنی اسرائیل (۷۲) بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت (۷۳) تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور سوائے ایک فرقہ کے سب کے سب دوزخ میں جائیں گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ ایک نجات پانے والا فرقہ کونسا فرقہ ہوگا؟ فرمایا وہی فرقہ نجات پانے والا ہوگا جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں ترمذی اور امام احمد اور ابوداؤد نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے (۷۲) بہتر فرقے آگ میں اور ایک فرقہ جنت میں ہوگا اور وہ ایسی جماعت (یعنی سواد اعظم ہوگی) جو کتاب وسنت پر قائم رہے گی اور عنقریب میری امت میں چند ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن میں ہوا (یعنی نفسانی خواہشات) اس طرح سرائت کر جائیں گے جس طرح کہ کسی مریض میں مرض کلب (کتے کاٹنے کی بیماری) سرائت کر جاتی ہے کہ کوئی رگ اور جوڑ ایسا نہیں ہوتا جس میں یہ بیماری سرایت نہ کرتی ہو۔

ف: بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹی تو فرمایا میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ایک ہدایت پر ہوگا باقی سب گمراہ ہوں گے۔ خیال رہے جیسے بعض بنی اسرائیل نبیوں کے دشمن ہیں ایسے ہی مسلمانوں میں بعض فرقے سیدالانبیاء کے دشمن ہیں اور جیسے بعض بنی اسرائیل انبیاء کو خدا کا بیٹا مان بیٹھے تھے ایسے ہی مسلمانوں میں بعض جاہل سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو عین خدا اور خدا تعالیٰ کی جز مانتے ہیں۔ معاذ اللہ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کسی طرح کی بھی جائز نہیں۔ چاہے تنقیص شان کرے یا جزو باری تعالیٰ بنا کر۔ یہ دونوں ناجائز ہیں۔

دوسری بات جس مسئلے میں اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہوں وہی حق ہے اور عین سنت بھی۔ صحابہ ایمان کی کسوٹی ہیں۔ جس کا ایمان ان سا ہوگا وہی مؤمن جیسا کہ قرآن میں ہے "تو اگر وہ ایمان لائیں ایسا جیسا کہ (اے صحابہ) تم ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پا جائیں گے"۔ تو یہاں ایمان سے مراد عقیدے ہیں۔ مطلب یہ ہوا جس کا عقیدہ صحابۂ کرام کے عقیدے کے مطابق ہوگا وہ مؤمن ہے اور ان کے اعمال کی اصل عہد صحابہ میں موجود ہو۔ تو وہ مؤمن۔ فروعی اعمال میں آج لاکھوں ایسے مسائل ہیں جو زمانہ صحابہ میں موجود نہ تھے آج ان کے کرنے والے دوزخی نہیں ہیں۔ صحابہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی قادری نقشبندی نہ تھے انہوں نے بخاری و مسلم حدیث کی کتابیں نہ پڑھی تھیں۔ آج کل کی طرح مدارس اسلامی نہ بنائے تھے۔ ہوائی جہازوں راکٹوں میزائلوں اور ریموٹ کنٹرول سے حملے کرنے کے لیے یہ آلات موجود نہ تھے۔ لہٰذا یہ حدیث وہابیوں کی دلیل نہیں بن سکتی کہ یہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بدعت ہے وہ بدعت سیئہ ہے۔ ہر نئی چیز بدعت نہیں بلکہ بدعت وہ ہے جو دین میں فساد پیدا کرے۔ جو نیا ایجاد طریقہ صحابۂ کرام کے مطابق ہو درست ہے بدعت کی بحث کے لیے جاء الحق کا مطالعہ مفید ہے۔

۱۶۳
۳۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْقَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَّیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو یا یوں فرمایا کہ امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو جماعت سے الگ ہوا وہ (جنتیوں کی جماعت سے الگ کر کے) دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (ترمذی شریف)

۱۶۴
۳۳ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑی جماعت کا اتباع کرو، اس لیے کہ جو جماعت سے جدا ہوا وہ تنہا آگ میں ڈال دیا جائے گا (ابن ماجہ)

ف: جنتی ہونے کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ (۱) سنت کی پیروی (۲) جماعت مسلمین کے ساتھ رہنا اسی لیے ہمارے مذہب کا نام اہلسنت وجماعت ہے۔ جماعت سے مراد مسلمانوں کا بڑا گروہ ہے جس میں صحابہ تابعین تبع تابعین آئمہ دین، فقہاء، محدثین علماء، صوفیاء اور اولیاء اللہ شامل ہیں یہ جماعت اہلسنت ہی ہے جس میں سب ہستیاں موجود ہیں۔ اس لیے ہمیشہ وہ عقائد اختیار کرنے چاہییں جو مسلمانوں کی بڑی جماعت کے ہوں اور مسلمانوں کی بڑی جماعت نے آیات قرآنی واحادیث نبوی کے جو معانی سمجھ کر بیان فرمائے ہیں وہی حق ہیں جیسے خاتم النبیین کا معنی ہے آخری نبی اور صلوٰۃ وزکوٰۃ کا معنی ومفہوم مروجہ نماز ومروجہ زکوٰۃ ہے تو جو یہ کہے کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی نہیں بلکہ اصلی نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور بعد میں آپ کی وساطت سے نبی آسکتے ہیں وہ جھوٹا اور جماعت مسلمین کا منکر ہے اسی طرح صلوٰۃ وزکوٰۃ سے کچھ اور مراد لے تو یہ بھی غلط ہے۔ (مرأۃ شرح مشکوٰۃ)

۱۶۵
۳۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِّاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ وَذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہوا ہے کہ اے پیارے بیٹے! اگر تجھے اس بات پر قدرت ہو کہ تیری صبح وشام ایسی گذرے کہ تیرے دل میں کسی کی نسبت کوئی برائی نہ آئے تو اس طرح گذار دے، پھر ارشاد ہوا اے بیٹے یہ میرا طریقہ ہے، جس نے میرے طریقہ کو پسند کیا اس نے مجھ کو دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا (ترمذی شریف)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۱۶۶ / ۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ لَهٗ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری امت کے بگڑ جانے کے زمانہ میں میری سنت کا پابند رہا تو اس کو (۱۰۰) شہیدوں کا اجر ملے گا (امام بیہقی نے اس کی روایت اپنی کتاب الزہد میں کی ہے)

۱۶۷ / ۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِيْثَ مِنْ يَهُوْدٍ تُعْجِبُنَا اَفَتَرٰى اَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ ہم یہود سے چند باتیں سنتے ہیں جو ہم کو پسند آتی ہیں، کیا آپ کی اجازت ہے کہ ہم اس کو قلم بند کرلیں، ارشاد ہوا کیا تم یہود و نصاریٰ کی طرح حیران و سرگرداں ہو جس طرح کہ یہود و نصاریٰ حیران ہوئے ہیں، میں تمہارے پاس روشن اور واضح اور پاک و صاف دین لایا ہوں، اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میری اتباع کے سوا ان کو کوئی چارہ کار نہ ہوتا (اسے امام احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہے)

۱۶۸ / ۳۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِي النَّاسِ قَالَ وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پاک (یعنی حلال) غذا کھائے اور سنت پر عمل کیا کرے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج ایسے لوگ بہت ہیں فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں بھی ایسے لوگ رہیں گے۔ (ترمذی شریف)

۱۶۹ / ۳۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے زمانہ میں ہو کہ اگر تم میں سے کوئی شخص بھی ان باتوں کا دسواں حصہ ترک کر دے جن کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ ہلاک ہوگا، پھر ایک زمانہ آئے گا کہ اس زمانہ میں جو شخص ان باتوں کے دسویں حصہ پر عمل کرے گا جن کا اس کو حکم دیا گیا ہے تو وہ نجات پالے گا۔ (ترمذی شریف)

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۷۰/۳۹ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ ھُدًی کَانُوْا عَلَیْہِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم بھی ہدایت پانے کے بعد گمراہ ہوئی ہے وہ صرف دین میں جھگڑنے کی وجہ سے گمراہ ہوئی ہے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (سورۂ زخرف پ۲۵ آیت ۵۸) کی یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ترجمہ "انہوں نے تم سے یہ نہ کہی مگر ناحق کے جھگڑے کو بلکہ وہ ہیں جھگڑالو لوگ"۔ (امام احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۱۷۱/۴۰ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَیُشَدِّدُ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ فَشَدَّدَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ فَتِلْکَ بَقَایَاھُمْ فِی الصَّوَامِعِ وَالدِّیَارِ رَھْبَانِیَّۃَ ۣ ابْتَدَعُوْھَا مَا کَتَبْنٰھَا عَلَیْھِمْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ (دین کے بارے میں) اپنے اوپر سختی نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ بھی تم پر سختی کرے گا۔ چنانچہ ایک قوم نے اپنے اوپر سختی کر لی تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر اس کو سخت ہی کر دیا۔ چنانچہ گرجوں میں اور یہود کے عبادت خانوں میں ان کے باقیماندہ لوگ ہی تو ہیں کہ انھوں نے رہبانیت (دنیا سے بے تعلقی) کو خود ایجاد کر لیا جس کو ہم نے ان پر لازم نہیں کیا تھا۔ (ابوداؤد شریف)

۱۷۲/۴۱ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی خَمْسَۃِ اَوْجُہٍ حَلَالٌ وَّحَرَامٌ وَّمُحْکَمٌ وَّمُتَشَابِہٌ وَّاَمْثَالٌ فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْکَمِ وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِہِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَلَفْظُہٗ فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْکَمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا نزول پانچ طرح پر ہوا ہے۔ حلال، حرام، محکم، متشابہ، امثال۔ حلال کو حلال سمجھو، اور حرام کو حرام، محکم آیتوں پر عمل کرو، اور متشابہ آیتوں پر ایمان لاؤ اور امثال (یعنی گذری ہوئی امتوں کے قصوں) سے عبرت حاصل کرو (یہ مصابیح کے الفاظ ہیں اور بیہقی نے شعب الایمان میں جو روایت کی ہے وہ یہ ہے کہ حلال پر عمل کرو، اور حرام سے بچو اور محکم کی اتباع کرو)

ف: محکم سے مراد قرآن کریم کی ایسی آیتیں ہیں جن کے معانی میں کوئی اشتباہ نہ ہو جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (نماز پابندی سے باقاعدہ پڑھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو) متشابہ وہ آیات ہیں جن کے معانی خوب واضح نہ ہوں اور ان کے کئی معانی ہو سکتے ہوں جیسے وَجَآءَ رَبُّکَ (تمہارا پروردگار آیا)۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۷۳ / ۴۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرُ ثَلَاثَةٌ أَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ وَأَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ وَأَمْرٌ اخْتُلِفَ فِيهِ فَكِلْهُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکم تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ حکم جس کی ہدایت ظاہر ہے تو اس کی پیروی کیا کرو (جیسے نماز اور زکوٰۃ کا حکم) دوسرے وہ حکم جس کی گمراہی ظاہر ہے تو اس سے بچتے رہو، (جیسے زنا) تیسرے وہ حکم جس میں اختلاف کیا گیا ہے تو اس کو اللہ عزوجل کے سپرد کر دو، (جیسے قیامت کے دن کا تعین) وغیرہ (امام احمد)

۱۷۴ / ۴۳ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جس طرح بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے کہ وہ اکیلی دور رہنے والی اور کنارے پر چرنے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے تو تم تنہا راہِ اسلام کو چھوڑ کر گمراہی کی گھاٹیوں سے بچو، اور تم لازم کر لو جماعت کو اور جمہور کو (یعنی چھوٹے چھوٹے فرقوں میں نہ بٹ جاؤ) (امام احمد)

۱۷۵ / ۴۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک بالشت بھی جماعت سے جدا ہو جائے تو اس نے اسلام کا طوق اپنی گردن سے اتار دیا۔ (امام احمد و ابوداؤد)

۱۷۶ / ۴۵ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ كَذَا فِي الْمُوَطَّا ۔

حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطور مرسل روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں ایسی دو باتیں چھوڑ رہا ہوں، جب تک تم ان پر عمل کرتے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب دوسرے اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی سنت۔ (مؤطا)

۱۷۷ / ۴۶ وَعَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً إِلَّا رُفِعَ

حضرت غضیف بن حارث ثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کبھی کسی قوم نے دین میں نئی بات

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ إِحْدَاثِ بِدْعَةٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

نکال لی تو اتنی ہی سنت اٹھالی جاتی ہے لہٰذا سنت پر عمل کرنا بدعت کے ایجاد کرنے سے بہتر ہے۔ (امام احمد)

١٧٨/٤٧ وَعَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب کبھی کسی قوم نے اپنے دین میں نئی بات ایجاد کرلی تو اللہ تعالیٰ اتنی سنت ان سے اٹھا لیتے ہیں، جس کو پھر قیامت تک ان کے پاس واپس نہیں پھیرتے۔ (دارمی)

١٧٩/٤٨ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا۔

حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی بدعتی کی تعظیم کی تو اس نے اسلام کے ڈھادینے میں مدد کی (امام بیہقی نے شعب الایمان میں اس کی روایت بطور مرسل کی ہے۔

١٨٠/٤٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيهِ هَدَاهُ اللهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُوءَ الْحِسَابِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مَنِ اقْتَدَى بِكِتَابِ اللهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقَى فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى۔ (رَوَاهُ رَزِينٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم پائی پھر اس کے احکام کی تعمیل کی تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کو گمراہی سے بچائیں گے اور قیامت میں اس کو بُرے حساب سے محفوظ رکھیں گے اور ایک دوسری روایت میں (ایسا بھی) آیا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی پیروی کی تو وہ دنیا میں گمراہ نہ ہوگا اور آخرت میں بدنصیب نہ ہوگا پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (سورۂ طٰہٰ ٢٠ آیت ١٢٣) کی یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: "تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا وہ نہ بہکے اور نہ بدبخت ہو۔" (رزین)

١٨١/٥٠ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُورَانِ فِيهِمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ مُرْخَاةٌ وَعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُولُ اسْتَقِيمُوا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوا وَفَوْقَ ذٰلِكَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی ایک مثال اس طرح بیان کی ہے کہ ایک سیدھی راہ ہے، اور اس کے ہر دو جانب دو دیواریں ہیں جس میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں سرِ راہ ایک پکارنے والا پکار رہا ہے کہ سیدھی راہ پر قائم رہو، اور ٹیڑھی راہ نہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

دَاعٍ يَدْعُوْ كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ اَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ ثُمَّ فَسَّرَهُ فَاَخْبَرَ اَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْاِسْلَامُ وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ اللّٰهِ وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاةَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَاَنَّ الدَّاعِيَ عَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْاٰنُ وَاَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقِهٖ هُوَ وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَكَذَا التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ اِلَّا اَنَّهٗ ذَكَرَ اَخْصَرَ مِنْهُ ۔

چلو (یعنی دائیں اور بائیں جو دروازے ہیں ان کا رخ نہ کرو) اور اس سیدھے راستے پر ایک اور پکارنے والا یہ بھی پکار رہا ہے، جب کبھی بندہ ان دروازوں میں سے کسی کو کھولنا چاہتا ہے (وہی پکارنے والا کہتا ہے) افسوس اس کو نہ کھول، اگر تو اس کو کھول دے گا تو اس میں داخل ہو جائے گا۔ پھر اس کی آپ نے تفسیر یوں فرمائی اور فرمایا کہ صراط سے مراد اسلام ہے، اور کھلے دروازے اللہ تعالیٰ کے محارم (یعنی حرام کردہ چیزیں) ہیں اور لٹکے ہوئے پردے اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں۔ راستہ پر کھڑا ہو کر پکارنے والا قرآن ہے اور اس کے اوپر جو دوسرا پکارنے والا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا واعظ ہے جو ہر مومن کے دل میں ہے (جو ہر برائی کے وقت اس کو اس سے روکتا ہے مگر یہ اس کی نہ سن کر اس میں مبتلا ہو جاتا ہے) رزین، امام احمد، بیہقی اور ترمذی میں اسی کا اختصار ہے)

۱۸۲/۵۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ اُولٰئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبَرَّهَا قُلُوْبًا وَاَعْمَقَهَا عِلْمًا وَاَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ وَلِاِقَامَةِ دِيْنِهٖ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰى اٰثَرِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ اَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَاِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جو شخص کسی طریقہ پر چلنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ ان لوگوں کے طریقہ پر چلے جو اس دنیا سے گذر گئے ہیں کیونکہ زندہ شخص کو فتنہ سے بچنا دشوار ہے اور یہ لوگ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں جو اس امت میں افضل تھے جن کے دل نہایت نیک اور جن کا علم بہت وسیع تھا اور جو تکلف سے دور تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت ورفاقت اور دین کے قیام کے لیے منتخب فرمایا تھا ان کی فضیلت کو سمجھو، ان کے نقش قدم پر چلو اور جس قدر ہو سکے ان کے اخلاق وسیرت کو اختیار کرو کہ وہ حضرات راہ راست اور ہدایت مستقیم پر تھے۔ (رزین)

۱۸۳/۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِّنَ التَّوْرَاةِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تورات کا ایک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ نُسْخَةٌ مِّنَ التَّوْرَاةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرٰى مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَّاَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۱۸۴/۵۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامِيْ لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ كَلَامِيْ وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ بَعْضُهٗ بَعْضًا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ۔

وَقَالَ الشَّيْخُ فِي اللَّمَعَاتِ وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ اَنَّ الْحَدِيْثَ يَكُوْنُ نَاسِخًا لِّلْكِتَابِ فَالْمُرَادُ بِكَلَامِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَيْ مَا اَقُوْلُهٗ اِجْتِهَادًا اَوْ رَاْيًا وَلَوْ حُمِلَ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ فِي الْحَدِيْثِ الْاٰتِيْ عَلٰى مَعْنٰى نَسْخِ الْاَحَادِيْثِ الْقُرْاٰنَ بِاِضَافَةِ الْمَصْدَرِ اِلَى الْمَفْعُوْلِ لَثَبَتَ الْحَدِيْثُ نَاسِخًا لِّلْكِتَابِ۔

نسخہ لے جا کر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ تورات کا ایک نسخہ ہے تو آپ نے سکوت فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو پڑھنا شروع کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک (غصہ سے) متغیر ہو رہا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعجب ہے۔ "ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ" (یہ جملہ مقام تعجب میں کہا جاتا ہے) کیا تم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے تغیر کو نہیں دیکھ رہے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو دیکھا اور کہا میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے، اگر موسیٰ علیہ السلام تم میں ظاہر ہوتے اور تم ان کی پیروی کرتے اور مجھے چھوڑ دیتے تو تم راہ راست سے گمراہ ہو جاتے اور اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پاتے تو وہ بھی صرف میری پیروی کرتے۔ (دارمی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کلام اللہ تعالیٰ کے کلام کو منسوخ نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کرتا ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ کا بعض کلام بعض کو منسوخ کرتا ہے۔ (دارقطنی)

ف: شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لمعات میں لکھا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک ثابت ہے کہ حدیث بھی کتاب اللہ کی ناسخ ہوتی ہے لہذا اس حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کلامی (میرے کلام سے) مراد وہ قول ہے جس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر وحی کے اپنے اجتہاد و رائے سے کہا ہے یعنی میرا ایسا کلام کلام اللہ کا ناسخ نہیں ہوتا۔

www.waseemziyai.com

البتہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد "کنسخ القرآن" جو اس کے بعد والی حدیث میں مذکور ہے اگر اس کے معنی مصدری کو مفعول کی طرف مُضاف کر دیں تو اس معنی کے لحاظ سے حدیث کا ناسخ قرآن ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس صورت میں "کنسخ القرآن" کے معنی کنسخ الاحادیث القرآنَ" یعنی " احادیث کا قرآن کو منسوخ کرنا ہوں گے ۱۲

## کتاب وسنت میں نسخ کی چار صورتیں

احناف کے نزدیک کتاب اور سنت میں نسخ کی چار صورتیں ہیں (۱) پہلی یہ کہ کتاب اللہ کی تنسیخ کتاب اللہ سے ہو (۲) دوسرے یہ کہ ایک سنت کی تنسیخ دوسری سنت سے ہو (۳) تیسرے یہ کہ کتاب اللہ کی تنسیخ سنت سے ہو (۴) چوتھے یہ کہ سنت کی تنسیخ کتاب اللہ سے ہو۔

## شوافع کے نزدیک نسخ کی دو صورتیں

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اختلاف کی صورت میں خلاف کیا ہے لہٰذا ان کے پاس دو ہی صورتیں نسخ کی جائز ہوں گی۔ (۱) ایک یہ کہ کتاب اللہ کی ایک آیت کتاب اللہ کی دوسری آیت کو منسوخ کر دے (۲) دوسری صورت نسخ کی یہ ہوگی کہ ایک حدیث کے ذریعہ سے دوسری حدیث منسوخ قرار پائے۔

## کلامی لاینسخ کلام اللہ سے کیا مراد ہے

حنفیہ کی دلیل یہ ہے چونکہ نسخ کے معنی حکم مطلق کی مدت کو بیان کرنا ہے کہ اس حکم کی مدت اتنی تھی پس یہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے کلام کی مدت بیان فرما دیں یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے کلام کی مدت بیان کر دیں اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کَلَامِیْ لَا یَنْسَخُ کَلَامَ اللّٰہِ۔

(میرا کلام، کلام اللہ کو منسوخ نہیں کرتا) گو مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بظاہر تائید کرتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا یہ منشاء ہے کہ جس چیز کو آپ بغیر وحی بطور اجتہاد یا بطور رائے فرما رہے ہوں وہ ناسخ قرآن نہیں ہے لیکن وہ احادیث جو وحی کے ذریعہ سے ثابت ہو رہی ہیں وہ کتاب اللہ کی ناسخ ہوتی ہیں اور اس کی تائید ارشاد نبوی "کنسخ القرآن" سے ہوتی ہے اس حدیث کے بعد والی حدیث نمبر ۱۸۵۔ (اِنَّ اَحَادِیْثَنَا یَنْسَخُ الخ) کا مطلب یہ ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث بعض احادیث کو اس طرح منسوخ کر دیتی ہیں جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعض احادیث بعض قرآن کو منسوخ کرتی ہیں۔ کنسخ القرآن میں (نسخ) مصدر کی اضافت قرآن کی جانب جاتی ہے جو مفعول ہے اور فاعل احادیث ہے یعنی حدیث کو قرآن کے لیے ناسخ کہا جائے گا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

## حدیث سے کتاب اللہ کے منسوخ ہونے کی بحث

نسخ کی پہلی قسم یعنی حدیث سے کتاب اللہ کے منسوخ ہونے کی مثال یہ ہے۔ والدین اور قرابتداروں کے لیے وصیت کا حکم قرآنی حکم تھا جو حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " لَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ (وارث کے لیے وصیت نہیں کرنا چاہیے) سے منسوخ ہو گیا۔ اس پر اعتراض کیا گیا ہے کہ اس حدیث سے وصیت والی آیت کو جو منسوخ قرار دیا جا رہا ہے اس کی ناسخ تو دراصل آیت میراث ہے نہ کہ یہ حدیث اس کا جواب یہ ہے کہ منسوخ آیت میں صرف وصیت کا ذکر ہو۔ البتہ وہی حدیث جس میں صرف وصیت کا ذکر ہے منسوخ آیت کی ناسخ ہو سکتی ہے۔

اس کی دوسری مثال قول نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " نَحْنُ مَعَاشِرُ الْاَنْبِیَاءِ لَا نُوْرِثُ" ہے (ہم انبیاء کی جماعت کسی کو وارث نہیں بناتے) یہ حدیث بھی آیت میراث کے ایک خاص حصہ کی جو نبیوں سے متعلق ہے ناسخ ہوتی ہے اور باقی آیت اپنے حال پر رہے گی۔ اس دوسری مثال سے بھی حدیث کا کلام اللہ کے لیے ناسخ ہونا ثابت ہوتا ہے، واضح رہے کہ یہ نسخ کی پہلی قسم یعنی حدیث کے ناسخ قرآن ہونے کی مثالیں ہیں۔

## قرآن سے حدیث کا منسوخ ہونا

نسخ کی دوسری قسم " وَکَلَامُ اللّٰہِ یَنْسَخُ کَلَامِیْ " ہے یعنی اللہ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کرتا ہے اور اس سے مذہب حنفی کی تائید ہوتی ہے۔ اور نسخ کی اس دوسری قسم کی مثال یہ ہے۔ بیت المقدس کی جانب رُخ کرنے کا حکم یوں منسوخ ہوا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ کی جانب رخ کر کے نماز ادا فرماتے تھے۔ بعد ازاں بیت المقدس کی جانب متوجہ ہو کر نماز پڑھنے لگے اور اس پر قرآن کا کوئی حکم موجود نہیں تھا اور پھر یہ عمل قول باری تعالیٰ " فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ " (آپ اپنے رخ کو مسجد حرام کی جانب کر دیجئے) سے منسوخ ہوا۔

## قرآن کی ایک آیت کا دوسری آیت کو نسخ کرنا

نسخ کی تیسری قسم کی مثال " وَکَلَامُ اللّٰہِ یَنْسَخُ بَعْضُہٗ بَعْضًا " (کلام اللہ کی بعض آیتیں بعض آیات کو منسوخ کر دیتی ہیں) اس بارہ میں کوئی اختلاف نہیں اور اس کی مثال صلح کی آیات ہیں جو جہاد کی آیتوں سے منسوخ ہو گئیں۔

## ایک حدیث سے دوسری حدیث کو منسوخ کرنے کی بحث

اب رہ گئی چوتھی قسم وہ نسخ السنۃ بالسنت ہے یعنی ایک حدیث سے دوسری حدیث منسوخ قرار پائے اور اس کے جائز ہونے پر سب کا اتفاق ہے اس کی مثال حدیث شریف کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ اَلَا فَزُوْرُوْھَا " ہے (یعنی میں نے تم کو زیارتِ قبور کی ممانعت کی تھی اب زیارت کیا کرو) اس حدیث

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شریف میں ناسخ اور منسوخ دونوں جمع ہیں اور حدیث "اِنَّ اَحَادِیْثَنَا یَنْسَخُ بَعْضُہٗ بَعْضًا" کا مطلب یہ ہے کہ ہماری حدیثیں ایک دوسرے کو منسوخ کر دیتی ہیں (یہ مضامین نور الانوار، قمر الاقمار، لمعات اور مرقات سے اخذ کئے گئے ہیں) ۱۲

## فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کس قسم کا تھا؟

رد المحتار میں لکھا ہے کہ فرشتوں کے سجدہ کے بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے، ایک قول یہ ہے کہ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی جانب صرف رُخ اور توجہ تھی، اور رُخ کرنے کا حکم اس لیے دیا گیا کہ اس سے حضرت آدم علیہ السلام کی بزرگی ثابت ہو، اور یہ حکم کعبہ کی طرف رُخ کرنے کی طرح ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدۂ تعظیمی کیا لیکن یہ سجدۂ تعظیمی کا حکم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد "لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِہَا" سے منسوخ ہے (یعنی اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے) (ماخوذ از تاتارخانیہ) تبیین المحارم میں صراحت کی گئی ہے کہ فرشتوں کا سجدہ آدم علیہ السلام کو بطور عبادت نہ تھا بلکہ سجدۂ تعظیمی اور توقیری تھا اور اسی لیے اس سجدہ سے ابلیس نے انکار کیا اور یہ سجدۂ تعظیمی پہلے زمانہ میں جائز تھا۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کے والدین اور بھائیوں کا یوسف علیہ السلام کو سجدہ کرنا سجدۂ تعظیمی تھا۔

امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے کہ قرآن میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کے قصوں میں سجدۂ تعظیمی کا جو جواز معلوم ہوتا تھا وہ مذکور الصدر حدیث لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِہَا سے منسوخ ہو گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حدیث قرآن کو منسوخ کر سکتی ہے ۱۲

۱۸۵/۵۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَادِیْثَنَا یَنْسَخُ بَعْضُہَا بَعْضًا کَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ۔

(رَوَاہُ الدَّارُقُطْنِیُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری بعض حدیثیں بعض کو منسوخ کر دیتی ہیں، بالکل اسی طرح جس طرح میری حدیثیں قرآن کو منسوخ کر دیتی ہیں

۱۸۶/۵۵ وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ فَرَآئِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْہَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَہِکُوْہَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْہَا وَسَکَتَ عَنْ اَشْیَاءَ مِّنْ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کئی فرائض فرض کیے ہیں پس تم ان کو ضائع نہ کرو۔ اور کئی چیزیں حرام کی ہیں ان کا ارتکاب نہ کرو اور چند حدود مقرر فرمائی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا۔ (رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ)

چند باتوں کے بارے میں بلا کسی بھول کے سکوت فرمایا ہے ان میں کرید نہ کرو۔ (دارقطنی)

# كِتَابُ الْعِلْمِ

# یہ کتاب علم کے بیان میں ہے

(۱) وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

ترجمہ: "توکیوں نہ ہو ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں"۔ (سورۃ توبہ ۹ آیت ۱۲۲)

ف: علم دین حاصل کرنا فرض ہے جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اس کے لیے ممنوع و حرام ہیں ان کا سیکھنا فرض عین ہے اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ علم سیکھنا نفل نماز سے افضل ہے۔ فقہ افضل ترین علوم میں سے ہے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بنا دیتا ہے میں تقسیم کرنے والا ہوں اللہ تعالیٰ دینے والا ہے حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس لوگ حاضر ہوتے تو تھوڑے ہی عرصہ میں انہیں علم و حکمت اور فقہ سے نواز دیتے۔ (خزائن العرفان)

(۲) وَقَوْلُهٗ: وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ترجمہ۔ "اور جسے حکمت ملی اسے بھلائی ملی"۔ (سورہ بقرہ ۲ آیت ۲۶۹)

(۳) وَقَوْلُهٗ: قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ترجمہ۔ "تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان" (یعنی عالم اور جاہل برابر نہیں ہیں) (سورۃ الزمر ۳۹ آیت ۹)

(۴) وَقَوْلُهٗ: يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ترجمہ۔ "اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا"۔ (سورۃ المجادلہ ۵۸ پ ۲۸ آیت ۱۱)

(۵) وَقَوْلُهٗ: رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ترجمہ: "اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے"۔ (سورۃ طٰہٰ ۲۰ آیت ۱۱۴)۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OVAIS ISLAMIA ACADEMY

۱۸۷/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری جانب سے ایک آیت بھی ہو تو پہنچا دو اور بنی اسرائیل کے واقعات بیان کر سکتے ہو، اور اس میں کوئی حرج نہیں اور جس نے میری جانب عمداً جھوٹ کی نسبت کی (یعنی جو بات میں نے نہیں کہی اس کو میری کہہ کر بیان کرے) تو وہ اپنا مقام جہنم میں بنالے۔ (بخاری شریف)

۱۸۸/۲ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يُرٰى أَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سمرۃ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری جانب نسبت کرتے ہوئے کوئی حدیث بیان کی، اور وہ گمان رکھتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ (مسلم شریف)

۱۸۹/۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے، میں ہی تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ بخاری ومسلم۔

۱۹۰/۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ معدن (یعنی کان) ہیں (یعنی صفات واخلاق کے اعتبار سے کمی وبیشی کا درجہ رکھتے ہیں) جیسے سونے اور چاندی کے کان (معادن ہیں، جاہلیت میں جو نیک تھے وہ اسلام میں بھی نیک ہیں جب کہ وہ دین کی سمجھ پیدا کر لیں۔ (مسلم شریف)

۱۹۱/۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں پر رشک کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عنایت کیا اور اس نے مال کو حق میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بموجب حکم شرع خرچ کیا، اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور وہ علم کے موافق فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

**۱۹۲** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان مرجاتا ہے تو تین اعمال کے ثواب کے سوا اس کے جملہ عمل کا ثواب ختم ہو جاتا ہے (۱) ایک صدقہ جاریہ ہے (۲) دوسرے وہ علم جس سے فائدہ حاصل کیا جا رہا ہے (۳) تیسرے نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے (یہ تین کام ایسے ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی انسان کو ملتا رہتا ہے)۔ مسلم شریف

**۱۹۳** وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهٗ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مومن کی کسی تکلیف کو دنیا میں دور کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی سختیوں میں سے کسی سختی کو دور کر دے گا، اور جس نے کسی تنگ حال پر آسانی کر دی تو اللہ تعالیٰ اس کی دینی اور دنیوی تنگیوں کو دور کر دے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی عیب پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد فرماتا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے، اور جو شخص کوئی راستہ علم (دین) کی طلب میں طے کرتا ہے تو طلب علم کی جزا میں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان بنا دیتا ہے اور جو قوم خدا کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتی ہے اور باہم اس کا درس دیتے ہیں تو ان پر تسکین اور اطمینان کا نزول ہوتا ہے اور رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان (فرشتوں) میں ان کا ذکر فرماتا ہے جو اس کی بارگاہ میں حاضر رہتے ہیں اور جس کسی کا عمل اس کو پیچھے ڈال دے گا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۱۹۴
۸
**وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِیْكَ حَتّٰی اُسْتُشْهِدْتُّ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُّقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَہٗ وَقَرَءَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُہٗ وَقَرَأْتُ فِیْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِیُقَالَ هُوَ قَارِیٌٔ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَعْطَاہُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّہٖ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِیْلٍ تُحِبُّ اَنْ یُّنْفَقَ فِیْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِیْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِیُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ

تو اس کا نسب اس کو تیزی سے آگے نہیں بڑھائے گا (کیونکہ اللہ تعالیٰ کا تقرب اعمال صالحہ کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ نسب سے)۔ (مسلم شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا شخص جس کا قیامت میں فیصلہ ہوگا وہ شہید ہوگا اس کو دربار الٰہی میں حاضر کیا جائے گا اور اس کو ان نعمتوں کی یاد دلائی جائے جو اس پر کی گئی تھیں تو وہ ان کا اقرار کرے گا پس کہا جائے گا کہ تو نے ان احسانات کے مقابلہ میں کیا عمل کیا، کہے گا میں نے تیرے لیے جہاد کیا حتیٰ کہ میں شہید ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا ہے بلکہ تو نے جہاد اس لیے کیا تھا کہ تجھے بہادر کہا جائے چنانچہ تجھ کو بہادر کہا گیا، پھر اس کے متعلق حکم ہوگا تم اس کو لے جاؤ تو اس کو چہرے کے بل دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور (دوسرا) وہ شخص جس نے علم سیکھا اور لوگوں کو سکھایا اور قرآن پڑھا وہ پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے ان احسانات کو بتلائے گا جو اس پر کئے گئے ہیں۔ پس وہ ان کا اقرار کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان احسانات کے مقابلے میں تو نے کیا عمل کیا جواب دے گا کہ میں نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور تیری خوشنودی کے لیے قرآن پڑھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا ہے بلکہ تو نے علم اس لیے سیکھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس لیے پڑھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں، چنانچہ تجھے (عالم وقاری) کہا گیا۔ پھر اس کے متعلق حکم ہوگا تو وہ چہرے کے بل گھسیٹا جائے گا اور دوزخ میں جھونک دیا جائے گا اور (تیسرا وہ) شخص (ہوگا) جس کو اللہ تعالیٰ نے تونگر بنایا اور ہر طرح کی دولت سے سرفراز فرمایا تھا حاضر کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان احسانات وعنایات کو یاد دلائے گا جو اس پر کیا ہے، وہ ان کا اقرار کرے گا تو باری تعالیٰ سوال فرمائے گا کہ اس دولت سے کیا کام انجام دیا جواب

www.waseemziyai.com

عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دے گا۔ میں نے مال خرچ کیا ہر اس راستہ میں جس میں مال کا خرچ کیا جانا تجھے پسند تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو نے مال و دولت اس لیے خرچ کیا تھا کہ تجھ کو سخی کہا جائے، چنانچہ تجھے سخی کہا گیا، پھر اُس کے متعلق حکم ہوگا۔ پس وہ چہرے کے بل جہنم میں ڈال دیا جائے گا (مسلم شریف)

۱۹۵/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے علم چھین لے بلکہ علم کے اٹھا لینے کی یہ صورت ہوگی کہ علماء اٹھا لئے جائیں گے تو جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہل سرداروں کو منتخب کرلیں گے اور مسائل دریافت کئے جائیں گے تو وہ بے علمی سے فتویٰ دیں گے۔ نتیجۃً خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے۔ (بخاری اور مسلم)

۱۹۶/۱۰ وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُّ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر پنجشنبہ (جمعرات) کو وعظ کیا کرتے تھے ایک شخص نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! میری آرزو ہے کہ آپ ہم کو ہر دن وعظ فرمایا کریں، آپ نے فرمایا کہ میں ہر دن اس لیے وعظ کہنا پسند نہیں کرتا کہ تمھیں روزانہ وعظ سے تنگ کروں اور میں وعظ کے لیے تمھارا ایسا ہی خیال رکھتا ہوں جس طرح آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے اکتانے کے اندیشہ سے ہمارا خیال فرماتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۷/۱۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی بات اہتمام سے فرمانا چاہتے تو اس کو تین مرتبہ فرماتے تاکہ اچھی طرح سمجھ میں آجائے اور جب کسی قوم کے پاس آتے تو تین دفعہ سلام فرماتے (پہلا سلام اجازت کا۔ دوسرا ملاقات کا، تیسرا سلام رخصتی کا) بخاری شریف

۱۹۸/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

جَاۤءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَدُلُّهٗ عَلٰى مَنْ يَّحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۹ / ۱۳ وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كُنَّا فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاۤءَهٗ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُّجْتَابِي النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاۤءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِّنْ مُّضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُّضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاۤءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ

روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری سواری چل نہیں سکتی ہے لہٰذا میرے لیے سواری کا انتظام فرما دیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس نہیں ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں اس کو ایسے شخص کے متعلق بتا دوں جو ان کے لیے سواری کا انتظام کر دے تو آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بھلائی کی جانب رہبری کی تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا ثواب اس خیر کے کرنے والے کو ملے گا (مسلم)

حضرت جریر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم دن کے ابتدائی حصہ میں آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ آپ کی خدمت میں چند اشخاص برہنہ بدن، دھاری دار بال * لنگی باندھے، عبا پہنے ہوئے گلے میں تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے، اکثر بلکہ کل قبیلہ مضر کے تھے ان کی حالتِ فاقہ کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک غم کے آثار سے متغیر ہو گیا، فوراً آپ مکان میں تشریف لے گئے پھر باہر آئے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے اذان دی اور اقامت کہی پھر آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ تا آخر آیت قرآن مجید اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا۔ یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد و عورت پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ ہر وقت تمھیں دیکھ رہا ہے" (سورۃ النساء ۴ آیت ۱ اور سورۃ الحشر ۵۹ آیت ۱۸) یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ ترجمہ۔ "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کیلئے کیا آگے بھیجا۔

MARKAZUL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَہَلَّلُ کَاَنَّہٗ مُذْھَبَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ وَّ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اور ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے دینار، اپنے درہم، اپنے پارچہ اور اپنے گیہوں اور کھجور کے باغ میں سے خیرات کرے، یہاں تک کہ فرمایا کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک انصاری ایک تھیلی درہم یا دینار کی اٹھا لایا جس کو اٹھانا مشکل ہو رہا تھا بلکہ اس کا ہاتھ اس کے اٹھانے سے عاجز ہو گیا اس کے بعد فوراً لوگ یکے بعد دیگرے خیرات لانا شروع ہوئے۔ یہاں تک کہ میں (یعنی جریر رضی اللہ عنہ) نے کھانے اور کپڑے کے دو ڈھیر دیکھے اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک خوشی سے سونے کی طرح چمکتا نظر آنے لگا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس نے اسلام میں اچھا طریقہ رائج کیا تو اس کو اس کا اجر اور ان لوگوں کا بھی اجر ملے گا جو آئندہ اس طریقہ پر عمل پیرا ہوں گے اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ رائج کیا تو اس پر اس کے رواج دینے کا عذاب ہوگا اور ان لوگوں کا بھی گناہ ہوگا جو آئندہ اس طریقہ پر عمل کریں گے اور اس سے عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ مسلم شریف

۲۰۰/۱۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِّنْ دَمِھَا لِاَنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خونِ ناحق اور ظلم کے طور پر جو بھی جان لی جاتی ہے تو اس کے خون کا ایک حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے لڑکے (یعنی قابیل) کو پہنچتا ہے اس لیے کہ اس نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ نکالا ہے (جو کوئی کسی کو ظلماً قتل کرتا ہے تو جتنا گناہ قاتل پر لکھا جاتا ہے۔ اتنا ہی گناہ قابیل پر بھی لکھا جاتا ہے اس لیے کہ اس نے سب سے پہلے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا تھا، اور دوسرے قاتلوں کے گناہ میں کچھ کمی نہیں ہوتی (بخاری و مسلم)

۲۰۱/۱۵ وَعَنْ کَثِیْرِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَّعَ اَبِی الدَّرْدَاءِ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ

حضرت کثیر بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں مسجد دمشق میں حضرت ابو درداء

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا اے ابو درداء (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں تمھاری خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ سے صرف ایک حدیث کے لیے آیا ہوں، جس کی مجھے اطلاع ملی کہ آپ اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور میں کسی اور کام کے لیے نہیں آیا ہوں، حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو کسی راستہ پر علم (دین) کی طلب میں چلتا ہے تو اس کی وجہ سے خدائے تعالیٰ اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلائے گا اور فرشتے طالب علم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں، اور عالم کے لیے آسمان اور زمین کی پوری مخلوق مغفرت طلب کرتی ہے اور مچھلی پانی میں اس کے لیے مغفرت چاہتی ہے اور اس کے لیے دعا کرتی ہے اور عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام تاروں پر ہوتی ہے اور علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ انبیاء نے دینار اور درہم کا ترکہ نہیں چھوڑا بلکہ انھوں نے علم کو ترکہ میں چھوڑا۔ پس جس نے علم حاصل کیا اس نے بڑا نصیبہ پایا (امام احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ اور دارمی)۔

۲۰۲
۱۶
وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا، ایک عابد، دوسرا عالم۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے سب سے معمولی شخص پر ہے پھر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمینوں والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے بل میں اور یہاں تک کہ مچھلی سب کے سب اس شخص کے لیے دعا کرتے ہیں جو لوگوں کو خیر یعنی

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الْخَيْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مَكْحُولٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ رَجُلَانِ وَقَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَسَرَدَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ۔

علم دین) کی تعلیم دینے والا ہے اسکی روایت ترمذی نے کی ہے اور دارمی نے مکحول سے مرسلاً روایت کی ہے (اور دو آدمیوں کا ذکر نہیں کیا بلکہ یہ بیان کیا ہے کہ "فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ" (عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمھارے معمولی شخص پر ہے) پھر آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے (سورہ فاطر پ ۲۲ آیت ۲۸) اس آیت کی تلاوت فرمائی إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (اللہ تعالی) سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں پھر اس کے بعد اخیر تک باقی حدیث کو بیان فرمایا۔

۲۰۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَإِنَّ رِجَالًا يَأْتُونَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ فَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تمھارے تابع ہیں اور اطراف زمین سے لوگ تمھارے پاس آئیں گے کہ دین میں سمجھ حاصل کریں، جب وہ تمھارے پاس آئیں تو میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ تم ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ اور انھیں علم دین کی تعلیم دیا کرو (ترمذی شریف)

۲۰۴/۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْحَكِيمِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِبْرَاهِيمُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا وہ بات جو (سراپا) حکمت (اور عقلمندی) ہو حکیم (یعنی مومن) کی گم شدہ چیز ہے، اس لیے اس کو جہاں پائے وہی سب سے زیادہ اس کا مستحق ہے (ترمذی و ابن ماجہ)

۲۰۵/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ایک عالم شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ گراں ہے (ترمذی و ابن ماجہ)

۲۰۶/۲۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا علم دین کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے اور نا اہل کو علم سکھانے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوَاهِرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمٍ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ مَتْنُهُ مَشْهُورٌ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ أَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِيفٌ۔

والے کی مثال خنزیر کے گلے میں جواہر، موتیوں اور سونے کا مالا ڈالنے والے کی ہے (مثلاً عوام کے آگے تصوف وغیرہ کی باریکیاں بیان کرنا، کیونکہ اس سے ان کے گمراہ ہوجانے کا اندیشہ ہے اور ایسا بے محل علم ان کے لیے سراسر ظلم ہے) ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں صرف (طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ) تک روایت کی ہے)۔

۲۰۷/۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّينِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں منافق میں جمع نہیں ہوتیں۔ خوش اخلاقی اور دین کی سمجھ۔ (ترمذی شریف)

۲۰۸/۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يَرْجِعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم دین کی طلب میں نکلے وہ واپس ہونے تک راہ خدا (یعنی جہاد) میں ہے۔ (ترمذی اور دارمی)

۲۰۹/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللهُ الْعُلَمَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ إِنِّي لَمْ أَجْعَلْ حِكْمَتِي فِي قُلُوبِكُمْ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ بِكُمُ الْخَيْرَ اذْهَبُوا إِلَى الْجَنَّةِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ عَلَى مَا كَانَ مِنْكُمْ رَوَاهُ إِمَامُنَا أَبُو حَنِيفَةَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام علماء کو جمع فرمائے گا اور ارشاد فرمائے گا میں نے تمھارے دلوں میں حکمت محض اس لیے ڈال دی تھی کہ تم سے میرا ارادہ بھلائی کا تھا تم سب جنت میں داخل ہوجاؤ پس میں نے تم سب کو بخش دیا خواہ تم میں سے کچھ بھی ہوا ہو (ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی روایت کی ہے)

۲۱۰/۲۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتَّى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیر کی بات سننے سے مومن کا پیٹ نہیں بھرتا (یعنی ہمیشہ سنتا رہتا ہے) یہاں تک کہ اس کی انتہا بہشت ہوتی ہے (ترمذی شریف)

۲۱۱/۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَنَسٍ۔

۲۱۲/۲۶ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۲۱۳/۲۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِّمَّا يُبْتَغٰى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِيْ رِيْحَهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۲۱۴/۲۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ إِلَّا أَنَّ

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے علم کی بات پوچھی جائے جس کو وہ جانتا ہو، پھر وہ اس کو چھپا دے تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام دی جائے گی۔ امام احمد، ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے)۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم اس غرض سے سیکھا کہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے بحث اور جھگڑا کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وہ علم سیکھا جس سے خدا کی خوشنودی مطلوب ہوتی ہے مگر اس کا مقصد دنیا کا فائدہ حاصل کرنا تھا۔ تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا (امام احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ)۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوشحال رکھے جس نے میری حدیث سُنی اور اس کو یاد رکھا اور یاد رکھ کر لوگوں تک اس کو پہنچایا کیونکہ بہت سے فقہ کا سرمایہ رکھنے والے فقیہ اور بہت سے لوگ فقہ کا علم ان لوگوں تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زائد سمجھدار ہوتے ہیں تین باتیں ایسی ہیں کہ ان میں مسلمانوں کا دل خیانت نہیں کرتا (یعنی یہ باتیں مومن میں ضرور پائی جاتی ہیں اور جب تک وہ ان پر عمل پیرا رہتا ہے تو اس کے دل میں کینہ نہیں پیدا ہوتا کہ اس کو حق سے پھیر دے) ایک یہ کہ عمل میں اخلاص اور رضاء الٰہی مقصود ہو، دوسرے مسلمانوں کی خیر خواہی کرے تیسرے مسلمانوں کی جماعت کا (اعتقاد اور عمل) میں ساتھ دے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ لَمْ يَذْكُرْ ثَلَاثٌ لَا يُغَلُّ عَلَيْهِنَّ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔

اس لیے کہ مسلمانوں کی دعا کی برکت سب کو گھیرے رہتی ہے (یعنی دعا ان کو شیطان کے مکر اور گمراہی سے بچائے رکھتی ہے اس میں اس بات کی تنبیہ ہے کہ جو کوئی مسلمانوں کی جماعت سے نکل جاتا ہے اس کو مسلمانوں کی دعا اور دعا کی برکت نہیں پہنچتی) (امام شافعی اور بیہقی نے مدخل میں اور امام احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے البتہ ترمذی اور ابوداؤد سے (وَثَلَاثٌ لَا يُغَلُّ عَلَيْهِنَّ) سے آخر تک مروی نہیں ہے)۔

۲۱۵
۲۹
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ سَامِعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کو خوش وخرم رکھے جس نے ہماری حدیث سن کر یاد رکھ لی، پھر جس طرح اس نے سنا اسی طرح دوسرے تک پہنچا دیا کیونکہ بہت سے لوگ جن کے پاس پہنچایا جاتا ہے وہ سننے والے ہی پہنچانے والے سے بہتر سمجھ والے ہوتے ہیں (ترمذی اور ابن ماجہ) اور دارمی نے اس کو ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ف: اس قسم کی حدیثوں سے مجتہدین امت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

۲۱۶
۳۰
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کرنے میں احتیاط کرو اور اسی حدیث کو بیان کرو جس کی تحقیق تم کو ہو کہ وہ حدیث میری ہی ہے پس جس نے قصداً مجھ پر جھوٹ کہا وہ اپنے لیے دوزخ کا ٹھکانا بنالے (ترمذی شریف) و ابن ماجہ نے اس کو حضرت ابن مسعود اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے جس میں (اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ) کے الفاظ نہیں ہیں۔

۲۱۷
۳۱
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

بِرَأْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

نے قرآن کی تفسیر بغیر سند کے اپنی عقل سے کی تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جس نے قرآن کی تفسیر بغیر علم (دین) کے بیان کی تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے (ترمذی شریف)

۲۱۸/۳۲ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے بیان کی اور صحیح بیان کی تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ترمذی اور ابوداؤد)

۲۱۹/۳۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمِرَآءُ فِي الْقُرْاٰنِ كُفْرٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔ (امام احمد اور ابوداؤد)

ف: جھگڑنے سے مراد یہ ہے کہ قرآن کی ایک آیت کو دوسری آیت سے جھٹلایا جائے، مناسب یہ ہے کہ قرآن کی آیتوں میں موافقت کی کوشش کرے اگر موافقت دشوار معلوم ہو تو یہ عقیدہ رکھے کہ یہ میری کج فہمی ہے اور اس کے علم کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سونپ دے۔

۲۲۰/۳۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَدَارَءُوْنَ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ وَاِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا فَلَا تُكَذِّبُوْا بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُوْلُوْا وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک جماعت کو قرآن میں جھگڑتے ہوئے سنا تو فرمایا تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ اسی قسم کے جھگڑوں کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ سے انھوں نے رد کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اس طرح نازل ہوئی کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کی تصدیق کرتا ہے تو اس کے ایک حصہ کو اس کے دوسرے حصے سے مت جھٹلاؤ جس کو تم جانتے ہو وہ کہو اور جس بات کو نہیں جانتے ہو اس کو جاننے والے کے سپرد کردو۔ (امام احمد و ابن ماجہ)

۲۲۱/۳۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ لِكُلِّ اٰيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ وَلِكُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ رَوَاهُ الْبَغَوِيُّ فِيْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن نازل کیا گیا سات طرح (کے قراءات یا احکام پر) ہر ایک آیت کے لیے ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

شَرۡحِ السُّنَّةِ.

اور ان دونوں میں سے ہر ایک کی ایک حد ہے جس کے لیے فہم کی ضرورت ہے (امام بغوی نے شرح السنۃ میں اس کی روایت کی ہے)۔

ف: ظاہر آیت کے لیے علوم عربیہ اور باطن کے لیے تزکیۂ نفس و ریاضت، اکل حلال اور صحبت کامل کی ضرورت ہے۔

۲۲۲
۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ وَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم تین ہیں آیت محکمہ یا سنت قائمہ یا فریضہ عادلہ۔ ان کے سوا قابلِ اعتبار نہیں (اس کی روایت امام بغوی نے شرح السنۃ میں کی ہے)

ف: آیت محکمہ یعنی غیر منسوخ آیت جو ایک معنیٰ کے سوا دوسرے معنیٰ کا احتمال نہ رکھے سنت قائمہ وہ احادیث ہیں جو متن و اسناد کے ساتھ ثابت ہیں۔ فریضۂ عادلہ سے مراد اجماع اور قیاس ہے جس کا ماخذ کتاب و سنت ہو، اجماع اور قیاس کو فریضہ اس لیے کہا کہ اس پر عمل واجب ہے کیوں کہ لفظ عادلہ سے یہی مراد ہے اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اصولِ دین چار ہیں۔ کتاب و سنت و اجماع اور قیاس، اور جو علم ان کے سوا ہیں وہ زائد اور بے معنی ہیں۔

۲۲۳
۳۷ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُصُّ اِلَّا اَمِيْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ اَوْ مُرَاءٍ بَدَلَ اَوْ مُخْتَالٌ.

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی وعظ کہے گا وہ یا تو حاکم ہوگا یا مقرر کردہ شخص ہوگا یا متکبر ہوگا (ابوداؤد) اور دارمی نے حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، اور ایک روایت میں متکبر کی جگہ ریاکار کا ذکر ہے)

ف: مطلب یہ ہے کہ یہ فعل صرف تین شخصوں سے صادر ہونا ہے ان میں سے دو حق پر ہیں یعنی امیر اور مامور کہ ان دونوں کو وعظ بیان کرنا چاہیے البتہ متکبر، ریاکار کو وعظ نہ کہنا چاہیے وعظ بیان کرنے کا حق اولاً حاکم کا ہے کیونکہ وہ رعیت پر مہربان ہوتا ہے اور ان کی اصلاح اور فلاح کو خوب جانتا ہے اور اگر خود نہ کہے گا تو علماء میں جو صاحب تقویٰ اور بے طمع ہوں ان کو مقرر کردے گا۔

۲۲۴
۳۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهٗ عَلٰى مَنْ اَفْتَاهُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ يَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی شخص کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس نے اپنے بھائی کو کوئی

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فِيْ غَيْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ایسا مشورہ دیا جس کے متعلق وہ جانتا ہے کہ اس کے خلاف دوسرے امر میں بھلائی ہے تو اس نے اس کی خیانت کی۔ (ابوداؤد شریف)

۲۲۵/۳۹ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ میں ڈالنے والے سوالات سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد شریف)

۲۲۶/۴۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّيْ مَقْبُوْضٌ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرائض اور قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں (دنیا سے) اٹھائے جانے والا ہوں۔ (ترمذی شریف)

ف: فرائض سے مراد علم فرائض ہے یا وہ چیزیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا ہے جو احادیث سے ثابت ہوتے ہیں۔

۲۲۷/۴۱ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانٌ يُخْتَلَسُ فِيْهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں آسمان کی جانب آپ نے نگاہ اٹھائی اور فرمایا وہ وقت آگیا ہے کہ لوگوں سے علم وحی (میری وفات کی وجہ سے) چھین لیا جائے گا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ علم وحی کی کسی شئی پر قادر نہ ہوں گے، (اس وجہ سے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے) (ترمذی شریف)

۲۲۸/۴۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ جَامِعِهٖ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اَنَّهٗ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَمِثْلُهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عنقریب لوگ علم کی طلب میں اونٹوں کو بھگا بھگا کر دور دراز کا سفر کریں گے پس وہ مدینہ کے عالم سے بڑھ کر (علم میں) کسی کو نہ پائیں گے۔ ترمذی شریف اور جامع ترمذی میں ہے کہ ابن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ عالم مدینہ سے مراد امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور عبدالرزاق سے بھی اسی طرح وضاحت ہے۔ البتہ اسحٰق بن موسیٰ نے کہا کہ میں نے ابن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ کو کہتے ہوئے سنا کہ عالم مدینہ سے مراد عمری زاہد ہیں جن کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے)۔

MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

۲۲۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ نَحْوَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بَدَلَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ وَقَالَ الْحَافِظُ السُّيُوْطِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ اَصْلٌ صَحِيْحٌ يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ فِي الْاِشَارَةِ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَهُوَ مُتَّفَقٌ عَلٰى صِحَّتِهٖ وَفِيْ حَاشِيَةِ الشَّبْرَامَلِسِيِّ عَلَى الْمَوَاهِبِ عَنِ الْعَلَّامَةِ الشَّامِيِّ تِلْمِيْذِ الْحَافِظِ السُّيُوْطِيِّ قَالَ مَا جَزَمَ بِهٖ شَيْخُنَا مِنْ اَنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ هُوَ الْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ظَاهِرٌ لَا شَكَّ فِيْهِ لِاَنَّهٗ لَمْ يَبْلُغْ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسٍ فِي الْعِلْمِ مَبْلَغَهٗ اَحَدٌ۔

۴۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ (قدرت) میں میری جان ہے اگر دین ثریا (یعنی ستارۂ پروین) کے پاس معلق ہو تو اس کو فارس کا ایک شخص ضرور حاصل کرے گا (بخاری اور مسلم) اور طبرانی نے قیس بن سعد بن عبادہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور ان کی روایت میں "دین" کی جگہ علم کا لفظ ہے۔ حافظ سیوطی نے فرمایا کہ یہ حدیث جس کو بخاری و مسلم نے بالاتفاق روایت کیا ہے اصل صحیح ہے اس میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب اشارہ ہونے پر اعتماد ہوتا ہے اور اس حدیث کی صحت پر سب کا اتفاق ہے۔ مواہب پر شبراملسی کے حاشیہ میں علامہ شامی جو حافظ سیوطی کے شاگرد ہیں لکھتے ہیں کہ ہمارے شیخ کا یہ یقین ہے کہ اس حدیث سے مراد ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں بالکل واضح بات ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں اس لیے کہ اہل فارس سے کوئی بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے درجۂ علم کو نہ پہنچ سکا۔

۲۳۰ وَعَنْهُ فِيْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَّنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

۴۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (وہ کہتے ہیں) منجملہ ان چیزوں کے جن کا مجھے علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملا ہے یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر سو سال کے بعد ایک ایسا مجدد پیدا کرے گا جو دین کی تجدید کرے گا۔

ف: اس امت کی یہ خصوصیت ہے کہ یوں تو اس میں ہمیشہ ہی علماء اور اولیاء ہوتے رہیں گے۔ لیکن ہر صدی کے اول یا آخر میں خصوصی مصلحین پیدا ہوتے رہیں گے جو سنتوں کو پھیلائیں گے بدعتوں کو مٹائیں گے غلط تاویلوں کو دور کریں گے۔ صحیح تبلیغ کریں گے۔ خیال رہے کہ اس حدیث کی بناء پر بہت لوگوں نے اپنے خیال کے مطابق مجدد گنائے ہیں کہ پہلی صدی میں فلاں دوسری میں فلاں بہت مفسدوں نے بھی اپنے آپ کو مجدد کہا ہے۔ حق یہ ہے کہ اس حدیث پاک سے نہ تو کوئی خاص شخص مراد ہے نہ کوئی خاص جماعت۔ کبھی مجدد بادشاہوں سے ہوتا ہے، کبھی فقہاء، کبھی محدثین کبھی صوفیاء، کبھی اغنیاء، سے جو دین کی منفرد اور خصوصی خدمت کرے۔ مجدد کی آمد کے دوران دین پر کئی طرح کے گرد و غبار، غلط قسم کے رسم و رواج، دین اسلام پر اعتراضات کی بوچھاڑ بدعقیدگی، بدعملی، شرک و بدعت کا عروج۔ اس قسم کی تمام خرافات سے مجدد دین کو صیقل کرتا ہے۔ اس مقصد جلیل کے لیے رب کائنات امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ میں ایک

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

مجدد کبھی مجدد دین کی جماعت پیدا کرتا ہے۔ جیسے ایک زمانے میں حضرت سلطان محی الدین اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسلام سے اکبری بدعات کو دور فرمایا قرآن و سنت کا نچوڑ اور ہزارہا نئے مسائل کا مجموعہ فتاویٰ عالمگیری کی صورت میں مرتب کروایا۔ اسی طرح قطب الوقت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اکبری بدعقیدگی بداعمالی اور بدمذہبی کے سلسلے بند باندھا۔ شہنشاہ جہانگیر کو راہ راست دکھلایا۔ اسی طرح چودھویں صدی کے مجدد برحق اعلیٰ حضرت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں کہ آپ نے اپنی زبان اور قلم سے حق اور باطل کو چھانٹ کر رکھ دیا۔ (مرأۃ شرح مشکوٰۃ) ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد

ایک طرف تو کفر ہی کفر کی حکمرانی تھی۔ دوسری طرف مسلمانوں میں تنقیص شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کرکے لوگوں میں بدعقیدگی پھیلائی جا رہی تھی۔ توحید کی آڑ میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع کو بجھایا جا رہا تھا۔ سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کو ضعیف کہہ کر چھوڑا جا رہا تھا۔ کفر کے پاؤں کو مضبوط کیا جا رہا تھا۔ اولیاء کاملین کی محبت نفرت و کدورت میں تبدیل کی جا رہی تھی۔ اس دوران رب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حبیب لبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی حفاظت کے لیے مجدد برحق اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجا۔ آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں کی بدولت کفر و شرک، رد بدعت، گمراہی و بدعقیدگی کے پردوں کو چاک کیا۔ حق و باطل میں صاف صاف فرق ڈال دیا۔ آپ نے اپنی دن رات کی مصروفیت کی بنا پر یک وقت کئی محاذوں پر کام کیا۔ تدریس، تصنیف، فتویٰ نویسی، ترجمہ قرآن، مناظرہ، حدیث، تفسیر اور فقہ جیسے اہم موضوعات پر کام کیا۔ آپ کو تقریباً استی سے زائد علوم و فنون پر عبور حاصل تھا۔ ایک ہزار کے قریب تحقیقی کتابوں کا ذخیرہ امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افادہ کے لیے چھوڑا ہے۔ جن میں فتاویٰ رضویہ جو تقریباً بارہ ضخیم مجلدات پر مشتمل ہے جو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں روزمرہ کے مسائل کا مجموعہ اہل اسلام کی راہنمائی کے لیے چھوڑا ہے۔ ترجمہ قرآن اپنے زمانے کا واحد اور منفرد ترجمہ ہے۔ یہی مجدد برحق کی خصوصیت و نشانی ہے۔

۲۳۱ / ۴۵ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْمَدْخَلِ۔

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس علم (کتاب و سنت) کو ہر بعد میں آنے والوں میں سے ایسے ثقہ اور عادل لوگ اٹھائیں گے جو تحریف اور تغیر کرنے والوں کی تحریف اور زیادتی اور اہل باطل کے جھوٹ باندھنے کو اور جاہلوں کی تاویلوں کو دور کریں گے (اس کی روایت بیہقی نے کتاب المدخل میں کی ہے)

۲۳۲ / ۴۶ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطور ارسال روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو موت ایسی حالت میں آجائے کہ وہ علم حاصل کر رہا تھا تاکہ اس کے ذریعہ اسلام زندہ کرے تو اس کے اور

وَّاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان جنت میں صرف ایک درجہ کا فرق رہے گا۔

**۲۳۳** ۴۷ وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطور ارسال روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو آدمیوں کے متعلق دریافت کیا گیا جو بنی اسرائیل میں سے تھے ایک تو عالم تھا جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں میں دین اور علم کی تعلیم کے لیے بیٹھ جاتا تھا اور دوسرا شخص ہمیشہ دن میں روزہ رکھتا اور تمام رات نماز میں گذارتا، ان میں سے کون افضل ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو دین اور علم سکھانے کے لیے بیٹھتا ہے اس عابد پر جو دن میں روزے رکھتا اور رات میں نمازیں پڑھتا ہے ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ شخص پر۔

**۲۳۴** ۴۸ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيهُ فِي الدِّينِ إِنِ احْتِيجَ إِلَيْهِ نَفَعَ وَإِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ أَغْنَى نَفْسَهُ۔

(رَوَاهُ رَزِينٌ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص کیا ہی اچھا ہے جو دین میں سمجھ رکھتا ہے اگر اس کی طرف احتیاج ہو تو وہ دوسروں کو دینی نفع پہنچائے اگر اس سے بے پروائی برتی جائے تو وہ دوسروں سے اپنے کو بے نیاز رکھے۔ (رزین)

ف: حاصل حدیث یہ ہے کہ عالم کے لیے سزاوار یہ ہے کہ وہ اپنی ضرورتوں کو عوام پر پیش نہ کرے اور ان سے طمع بھی نہ رکھے اور اس کے لیے یہ بھی مناسب نہیں کہ عوام سے مطلقاً بے تعلق ہو جائے اس کی صورت یہ ہے کہ اگر وہ بغرض استفادہ اس سے رجوع ہوں تو علم سے ان کو برابر فائدہ پہنچاتا رہے اور اگر عوام استفادہ نہ کریں تو وہ عبادت مولیٰ اور خدمت علم کے لیے مطالعہ کتب اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہو جائے۔

**۲۳۵** ۴۹ وَعَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مِرَارٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَلَا أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہر جمعہ میں ایک مرتبہ لوگوں کو وعظ کیا کرو، اگر تم کو یہ پسند نہیں تو دو مرتبہ، اگر اس سے زائد چاہتے ہو تو تین مرتبہ اور لوگوں کو اس قرآن سے تنگ مت کرو (کہ وہ اکتا جائیں) میں تم کو اس طرح دیکھنا نہیں چاہتا کہ تم لوگوں کے پاس جاؤ اور

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ اَنْصِتْ فَاِذَا اَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُوْنَهٗ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَاِنِّيْ عَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

وہ اپنی کسی بات میں مشغول ہوں اور تم ان کے سامنے وعظ کرنا شروع کردو، اور ان کی بات کاٹ دو، جس سے وہ تنگ ہو جائیں، بلکہ تم اس وقت خاموش رہو پس جب وہ تم سے خواہش کریں تو تم ان کو وعظ سناؤ اور ایسی حالت میں وعظ ختم کرو کہ ان کا شوق ابھی باقی ہے) اور دعا میں مسجع (یعنی قافیہ دار عبارت) سے احتیاط کرو، اس لیے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ اس طرح قافیہ بند دعا نہیں کیا کرتے تھے (کیونکہ تکلف سے رقت قلبی باقی نہیں رہتی ہے۔

۲۳۶
۵۰
وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهٗ كَانَ لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ لَّمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهٗ كِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم دین طلب کیا اور اس کو حاصل کرلیا تو اسے دو اجر ملیں گے اور اگر وہ حاصل نہ کرسکا تو اس کو ایک اجر ملے گا۔ (دارمی شریف)

۲۳۷
۵۱
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفًا وَّرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِّابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيَاتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا منجملہ ان اعمال اور نیکیوں کے کہ جن کا ثواب مومن کو اس کی موت کے بعد بھی پہنچتا رہتا ہے ان میں سے ایک علم ہے جس کو اس نے سیکھا اور اس کی اشاعت کی، اور نیک اولاد چھوڑا یا وارثوں کے لیے قرآن مجید چھوڑ گیا، یا مسجد بنا کر گیا، یا مسافرخانہ بنا کر چھوڑا، یا نہر جاری کیا یا وہ خیرات جس کو اس نے اپنی زندگی اور صحت میں اپنے مال سے کیا ہو جس کا اجر مرنے کے بعد اس کو ملتا رہے (اسکی روایت ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں کی ہے)

۲۳۸
۵۲
وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ وَسَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی فرمائی ہے کہ جو شخص علم دین کی طلب میں کوئی راستہ چلے گا تو میں اس کے لیے جنت کا راستہ سہل کردوں گا اور میں نے جس کی دونوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَتَيْتُهُ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ وَفَضْلٌ فِيْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلٍ فِيْ عِبَادَةٍ وَمَلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

آنکھ لے لیں (یعنی وہ نابینا ہوگیا) توان کے عوض اس کو جنت دوں گا اور علم میں زیادتی عبادت میں زیادتی سے بہتر ہے اور دین کا دارومدار پرہیزگاری پر ہے (بیہقی نے شعب الایمان میں اس کی روایت کی ہے)

۲۳۹/۵۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ اِحْيَائِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رات میں تھوڑی دیر علم کا پڑھنا پڑھانا اور تصنیف وتالیف کرنا) تمام رات عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ (دارمی)

۲۴۰/۵۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ اَمَّا هٰؤُلَاۤءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاۤءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاۤءَ مَنَعَهُمْ وَاَمَّا هٰؤُلَاۤءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گذر اپنی مسجد کی دو مجلسوں پر ہوا ارشاد ہوا کہ یہ دونوں خیر پر ہیں لیکن ایک جماعت نیکی میں دوسرے سے افضل ہے یہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہیں اور دعا میں مشغول ہیں اور اس کی طرف متوجہ ہیں اللہ تعالیٰ چاہے توان کو عطا فرمائے اور نہ چاہے تو عطا نہ کرے لیکن یہ دوسری جماعت جو فقہ سیکھ رہی ہے یا علم حاصل کر رہی ہے اور جاہل کو علم سکھلاتی رہتی ہے تو یہ پہلی جماعت سے افضل ہے اور میں معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس دوسری جماعت میں (جو علم کی تھی) بیٹھ گئے۔ (دارمی)

۲۴۱/۵۵ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاۤءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَّشَهِيْدًا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ علم کی وہ کونسی حد ہے جس تک پہنچنے سے آدمی فقیہ ہوجاتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری امت کے نفع کے لیے دینی امور کی چالیس حدیثیں حفظ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ اٹھائے گا (یعنی اس کا حشر علماء کے زمرہ میں ہوگا) اور میں اس کے لیے قیامت میں شفیع اور گواہ ہوں گا

۲۴۲/۵۶ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLAMI ACADEMY

تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ وَ اَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَمِیْرًا وَّحْدَهٗ اَوْ قَالَ اُمَّةً وَّاحِدَةً۔

کیا تم کو معلوم ہے کہ کون سب سے زیادہ سخی ہے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ سخی ہیں۔ پھر میں بنی آدم میں سب سے بڑھ کر سخی ہوں اور میرے بعد سب سے زائد سخی وہ مرد عالم ہے جس نے علم سیکھا اور اس کی اشاعت کی، ایسا شخص قیامت کے دن تنہا امیر کی طرح آئے گا یا امت واحدہ کی طرح آئے گا۔

ف: امیر واحدہ یا امت واحدہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ایک امیر کی حیثیت سے آئے گا یعنی وہ کسی کے تابع نہیں ہو گا بلکہ اس کے ساتھ کئی تابع اور خادم ہوں گے مقصود یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن معزز اور مکرم باشوکت و حشمت آئے گا۔

**۲۴۳** / ۵۷ **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْهُوْمَانِ لَا یَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِی الْعِلْمِ لَا یَشْبَعُ مِنْهُ وَ مَنْهُوْمٌ فِی الدُّنْیَا لَا یَشْبَعُ مِنْهَا رَوَی الْبَیْهَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلَاثَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَ قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِیْ حَدِیْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ هٰذَا مَتْنٌ مَّشْهُوْرٌ فِیْمَا بَیْنَ النَّاسِ وَلَیْسَ لَهٗ اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو حرص کرنے والے ایسے ہیں جن کا پیٹ نہیں بھرتا۔ ایک علم کا بھوکا جو علم سے سیر نہیں ہوتا دوسرے دنیا کا بھوکا جس کا دنیا سے پیٹ نہیں بھرتا۔

(مذکورہ ان تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے)

**۲۴۴** / ۵۸ **وَعَنْ** عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْهُوْمَانِ لَا یَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْیَا وَلَا یَسْتَوِیَانِ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَیَزْدَادُ رِضًی لِّلرَّحْمٰنِ وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْیَا فَیَتَمَادٰی فِی الطُّغْیَانِ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی قَالَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

حضرت عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دو حریص ایسے ہیں کہ سیر نہیں ہوتے ایک صاحب علم اور دوسرا دنیا دار، اور دونوں برابر نہیں ہیں، صاحب علم تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو زیادہ حاصل کرتا رہتا ہے اور دنیا دار سرکشی میں بڑھتا جاتا ہے، پھر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (سورہ علق ۹۶ پ ۳۰ کی) یہ آیت ۶، ۷ تلاوت فرمائی "كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی ۝ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی ۝" ہاں ہاں بے شک، آدمی سرکشی کرتا ہے اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا۔ اور حضرت عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا دوسرے یعنی (صاحب علم) کے متعلق حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (سورہ ۳۵ فاطر پ ۲۲ کی آیت ۲۸

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا تلاوت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ) سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں (دارمی شریف)

۲۴۵/۵۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُنَاسًا مِّنْ أُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ يَقُوْلُوْنَ نَأْتِي الْأُمَرَاءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ إِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَأَنَّهٗ يَعْنِي الْخَطَايَا۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے لوگ عنقریب دین میں سمجھ پیدا کریں گے اور قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے کہ ہم امراء (یعنی دولت مندوں) کے پاس جاتے ہیں کہ ان کی دنیا سے کچھ حاصل کرلیں اور ان سے اپنے دین کو بچائے رکھیں گے حالانکہ ایسا نہ ہوسکے گا کیونکہ جس طرح خاردار درخت سے صرف کانٹے کے سوا کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی، اسی طرح امراء کی نزدیکی سے اسی چیز کو حاصل کریں گے۔ (امام بخاری کے استاد) محمد بن صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے اور انکی مراد اس سے گناہ تھی (یعنی امراء کی ہم نشینی سے گناہ ہی حاصل ہوں گے)۔ (ابن ماجہ)

۲۴۶/۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ أَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ أَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ أَحْوَالَ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ إِلٰى اٰخِرِهٖ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا اگر اہل علم، علم کی حفاظت کرتے اور علم کو اس کے اہل تک ہی پہنچاتے تو علم کے ذریعہ سے زمانے کے سردار بن جاتے لیکن انھوں نے علم کو اہل دنیا کے لیے استعمال کیا تا کہ اس کے ذریعہ سے ان کی دنیا میں سے کچھ حاصل کریں تو دنیا داروں کی نظر میں ذلیل ہوگئے میں نے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس نے تمام فکروں کو ایک فکر یعنی آخرت کی فکر بنالیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا کی تمام فکروں کے لئے کافی ہو جاتے ہیں اور جس کو دنیا کی فکریں اور احوال پراگندہ کردیں (یعنی کبھی کسی فکر میں لگا اور کبھی کسی میں) تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ دنیا کے کسی جنگل میں ہلاک ہو جائے (ابن ماجہ) اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے (مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سے تا آخر روایت کی ہے)

۲۴۷/۶۱ وَعَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَاِضَاعَتُهٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَيْرَ اَهْلِهٖ ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا)

حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علم کی آفت بھول جانا ہے اور اس کو ضائع کرنا یہ ہے کہ تو اس کو نا اہل کے سامنے بیان کرے (اس کی روایت دارمی نے بطریق ارسال کی ہے)

۲۴۸/۶۲ وَعَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا کہ علم والے کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو علم کے مطابق عمل کرتے ہیں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پھر وہ کیا چیز ہے جو علماء کے دل سے علم کو نکال دیتی ہے؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا طمع (دارمی)

ف: حرص اور طمع علماء کے دلوں سے علم کی برکت، ہیبت اور نور کو دور کر دیتی ہے۔

۲۴۹/۶۳ وَعَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت احوص بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد حکیم سے روایت کرتے ہیں (ان کے والد حکیم) کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شر کی نسبت دریافت کیا ارشاد ہوا مجھ سے شر کی نسبت نہ پوچھو بلکہ مجھ سے خیر سے متعلق سوال کرو، اس کو تین مرتبہ فرمایا پھر ارشاد ہوا سنو! بروں میں سب سے برے برے علماء ہیں اور بھلوں میں سب سے بہتر (بھلے) علماء ہیں۔ (دارمی)

۲۵۰/۶۴ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین شخص وہ عالم ہے جس نے اپنے علم سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کیا۔ (دارمی)

۲۵۱/۶۵ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهٗ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَ

حضرت زیاد بن حدیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ اسلام کو کیا چیز تباہ کرتی ہے؟

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

جِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ہیں نے کہا میں نہیں جانتا۔ فرمایا عالم کی لغزش، منافق کا کتاب اللہ سے (تاویلات باطلہ کے ذریعہ) جھگڑنا اور گمراہ حکام کے فیصلے (یہ سب اسلام کو) تباہ کر دیتے ہیں۔ (دارمی شریف)

**۲۵۲/۶۶** وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ علم دو قسم کے ہوتے ہیں ایک علم دل میں ہوتا ہے اور یہی علم کار آمد ہے، ایک علم زبان پر ہوتا ہے اور ایسا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان پر حجت ہے (یعنی یہ الزام دے گا کہ تم کو ہم نے علم دیا تھا تو پھر کیوں تم نے اس پر عمل نہیں کیا۔ (دارمی شریف)

**۲۵۳/۶۷** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ يَعْنِي الْمَجْرَى الطَّعَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو طرح کے علم محفوظ کئے ہیں ایک علم کی تو میں نے تم میں اشاعت کی ہے، اگر دوسرے علم کی اشاعت کر دوں تو یہ گلا کاٹ دیا جائے گا (بخاری شریف)

ف: مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو قسم کے علوم ملے ہیں ایک علم شریعت جو میں نے تمھیں بتا دیا دوسرا علم اسرار وطریقت وحقیقت کہ اگر وہ ظاہر کروں تو عوام نہ سمجھیں گے اور مجھے بددین سمجھ کر قتل کر دیں گے یا اس سے مراد ہے علم احکام وعلم اخبار جس میں ظالم حاکموں اور بے دین سرداروں کے نام موجود ہیں اگر میں بتاؤں تو ان کی ذریت بھی مجھے ہلاک کر دے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی کنایۃً واشارۃً اس علم اسرار کے متعلق بیان فرما دیتے تھے چنانچہ آپ دعا مانگا کرتے تھے کہ خدایا مجھے ۶۰ھ کے فتنوں اور لونڈوں کی حکومت سے پناہ دے چنانچہ ۶۰ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی۔ یزید پلید تخت نشین ہوا اس دعا میں ان دو واقعات کی طرف اشارہ تھا آپ کی دعا قبول ہوئی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال شریف سے ایک سال پہلے آپ کا وصال شریف ہوا۔

اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ شرعی مسئلے بے دھڑک بیان کئے جائیں مگر تصوف کے اسرار نا اہل کو نہ بتائے جائیں۔ دوسرے یہ کہ غیر ضروری چیزیں جن کے اظہار سے فتنہ پھیلتا ہو ہرگز ظاہر نہ کی جائیں۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ سے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو عطا ہوئے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں ان کے علوم کا یہ حال ہے تو حضرات خلفاء راشدین کے علوم تو ہماری سمجھ سے بالا ہیں۔ (مرأۃ شرح مشکوٰۃ)

**۲۵۴/۶۸** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا اے لوگو! جو شخص کسی چیز کا علم رکھتا ہو تو اس کو بیان کر دے اور جو کسی چیز کا علم نہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رکھتا ہو تو کہہ دیا کرے اللّٰہُ اَعْلَمُ (اللہ زیادہ جاننے والے ہیں) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (سورۂ ص ۳۸ پ ۲۳ آیت ۸۶ میں) فرمایا "قُلْ مَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ (تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں) (بخاری ومسلم)

۲۵۵ / ۶۹ وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ یہ علم (کتاب وسنت) دین ہے تو تم غور کرلو کہ اپنا دین کس سے حاصل کر رہے ہو۔؟

ف: غیر ثقہ، بے دین، جاہل اور بدعتی سے علم حاصل نہ کیا جائے۔

۲۵۶ / ۷۰ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا وَّإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا اے علماء کے گروہ راہ راست پر قائم رہو کیونکہ (راہ راست پر استقامت ہیں) تمھارے اسلاف تم پر سبقت پا چکے ہیں اور اگر تم (سلف صالح کی اتباع کو چھوڑ کر) دائیں بائیں چلوگے (یعنی نئے نئے طریقے ایجاد کروگے تو راہ راست سے) بھٹک کر گمراہی میں بہت دور جا پڑوگے (بخاری شریف)

۲۵۷ / ۷۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ أَرْبَعَمِائَةِ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِ الْقُرَّاءِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ الْأُمَرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْجَوَرَةَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے جب الحزن (غم کے کنویں) کی پناہ مانگو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ جب الحزن کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم ہر دن چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں کون داخل ہوگا؟ ارشاد فرمایا وہ علماء اور قاری جو اپنے عمل میں ریا کاری کرتے ہیں (ترمذی شریف) اور ابن ماجہ نے اتنا اضافہ اور کیا ہے "وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِ الْقُرَّاءِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ الْأُمَرَاءَ (اللہ کے نزدیک مبغوض ترین قاری اور عالم وہ ہیں جو امراء کے پاس جاتے ہیں)

MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

محاربی نے کہا کہ امراء سے یہاں ظالم امراء مراد ہیں ۔

۲۵۸ / ۷۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى عُلَمَآؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایک ایسا زمانہ لوگوں پر آنے والا ہے کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور قرآن کا صرف رسم (یعنی قرآن کی تجوید اور درستگی الفاظ کی طرف تو توجہ کریں گے لیکن عمل سے دور رہیں گے) ان کی مسجدیں آباد ہوں گی مگر ہدایت اور یادِ الٰہی سے خالی ہوں گے اور ان کے علماء، آسمان کے نیچے رہنے والوں میں سب سے بدتر ہوں گے انہی سے فتنے نکلیں گے اور انہی میں یہ فتنے لوٹیں گے ۔ (اس کی روایت بیہقی نے شعب الایمان میں کی ہے)

۲۵۹ / ۷۳ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذِهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِئُهٗ اَبْنَآءَنَا وَيُقْرِئُهٗ اَبْنَآؤُنَا اَبْنَآءَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ اَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِّمَّا فِيْهِمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهٗ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ ۔

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی چیز کا ذکر فرمایا کہ یہ چیز علم کے اٹھائے جانے کے وقت ہوگی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم کیسے اٹھ جائے گا ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں اور ہمارے بچے اپنے بچوں کو قیامت تک پڑھاتے ہی رہیں گے ارشاد ہوا اے زیاد! تم پر تعجب ہے میں تو تم کو مدینہ کے نہایت سمجھدار لوگوں میں سے سمجھتا تھا کیا یہ یہود و نصاریٰ توریت اور انجیل نہیں پڑھا کرتے ہیں مگر وہ ان ہر دو کتابوں کی کسی چیز پر عمل نہیں کرتے (امام احمد اور ابن ماجہ) اور ترمذی نے حضرت زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے اسی طرح روایت کی ہے اور دارمی کی روایت ابوامامہ سے بھی ایسی ہی ہے)

۲۶۰ / ۷۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَآئِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ اِنِّيْ امْرُؤٌ مَّقْبُوْضٌ وَّالْعِلْمُ سَيُقْبَضُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علم دین سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ۔ قرآن پڑھو اور اسے لوگوں کو پڑھاؤ۔ اس لیے کہ میں وفات پانے والا ہوں اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اِثْنَانِ فِيْ فَرِيْضَةٍ لَا يَجِدَانِ اَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالدَّارُقُطْنِيُّ

علم عنقریب اٹھا لیا جائے گا اور فتنے پھوٹ پڑیں گے حتی کہ دو آدمی کسی مسئلہ میں اختلاف کریں گے تو کسی کو بھی علم کی قلت کی وجہ سے) ایسا نہیں پائیں گے کہ وہ ان میں فیصلہ کر سکے۔ (دارمی اور دار قطنی)

۲۶۱/۷۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس علم کی مثال جس سے دوسرے کو فائدہ نہ پہنچے اس خزانہ کی ہے جس کو راہِ خدا میں خرچ نہ کیا جائے۔
(امام احمد اور دارمی)

---

# كِتَابُ الطَّهَارَةِ

# کتاب طہارت کے احکام میں

ف: نماز کے لیے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بغیر طہارت کے نماز پڑھنے کو علماء کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حکم عدولی کی ہے اس لیے جب بغیر کامل طہارت کے نماز پڑھنے کا یہ وبال ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے تو طہارت کے مسائل سیکھنا اس پر نہایت ضروری ہیں۔ کیونکہ حدیث میں طہارت کو نصف ایمان قرار دیا ہے۔

اقسام طہارت اور ان کی تعریف۔

طہارت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) طہارت صغری (۲) طہارت کبری

طہارت صغری وضو ہے اور طہارت کبری غسل۔ جن چیزوں سے صرف وضو لازم ہوتا ہے ان کو حدث اصغر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہو ان کو حدث اکبر کہتے ہیں۔

تنبیہ۔ چند ضروری اصطلاحات قابل ذکر ہیں جن کی ہر جگہ پر (طہارت، عبادات، احکام معاملات اور روزمرہ کے مسائل میں) ضرورت رہتی ہے۔

## (۱) فرض اعتقادی

جو مسئلہ دلیل قطعی سے ثابت ہو (یعنی ایسی دلیل سے جس میں کوئی شبہ نہ ہو) اس کا انکار کرنے والا آئمہ حنفیہ کے نزدیک مطلقا کافر ہے اور اگر اس کی فرضیت دین اسلام کا عام خاص ہر روشن واضح مسئلہ ہو جب تو اس کے منکر کے کفر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

پر اجماع قطعی ہے ایسا کفر کہ جو اس منکر کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ بہرحال جو کسی عذر صحیح شرعی کو قصداً ایک بار بھی چھوڑے فاسق و مرتکب گناہ کبیرہ و مستحق عذاب نار ہے جیسے نماز، روزہ، بقدرِ استطاعت حج و صاحب نصاب پر زکوٰۃ۔

## ۲۔ فرض عملی

فرض عملی وہ ہے جس کا ثبوت تو ایسا قطعی نہ ہو مگر نظر مجتہدین بحکم دلائل شرعیہ جزم ہے کہ بغیر اس کے کئے آدمی بری الذمہ نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت کے اندر فرض ہے تو وہ عبادت اس کے بغیر باطل و کالعدم ہوگی اس کا بغیر کسی وجہ کے انکار فسق و گمراہی ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص دلائل شرعیہ میں نظر و غور و فکر کا اہل ہے اور دلیل شرعی سے اس کا انکار کرے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ جیسے کہ آئمہ مجتہدین کے اختلافات کہ ایک امام ایک چیز کو فرضیت کا حکم دیتے ہیں اور دوسرے امام اختلاف کرتے ہوئے دلائل شرعیہ سے فرضیت کا حکم نہیں دیتے اسی چیز کو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ "کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔ مثلاً حنفیہ کے نزدیک سر کے چوتھے حصے کا مسح کرنا وضو میں فرض ہے پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے۔ شافعیہ کے نزدیک ایک بال کا مسح کرنا وضو میں فرض ہے۔ مالکیہ کے نزدیک پورے سر کا مسح فرض ہے۔ حنفیہ کے نزدیک وضو میں بسم اللہ کہنا اور نیت وضو کرنا سنت ہے۔ حنبلیہ اور شافعیہ کے نزدیک فرض ہے اس کے سوا اور بہت سی مثالیں ہیں۔ اس فرض عملی میں ہر شخص اس امام کی پیروی کرے جس کا وہ مقلد ہے اپنے امام کے خلاف بلا ضرورتِ شرعی دوسرے کی پیروی جائز نہیں۔

## ۳۔ واجب اعتقادی

واجب اعتقادی وہ ہے کہ دلیل ظنی سے اس کی ضرورت ثابت ہو فرض عملی اور واجب عملی اسی کی دو قسمیں ہیں۔

## ۴۔ واجب عملی

واجب عملی وہ واجب اعتقادی ہے کہ اس کے کئے بغیر کوئی بھی بری الذمہ نہیں ہوگا۔ مگر غالب ظن اس کی ضرورت پر ہے۔ اور اگر کسی عبادت میں اس کا بجا لانا درکار ہو تو عبادت اس کے بغیر ناقص رہے گی مگر ادا ہو جائے گی مجتہد دلیل شرعی سے واجب کا انکار کر سکتا ہے اور کسی بھی واجب کا ایک بار قصداً چھوڑنا گناہ صغیرہ ہے اور چند بار ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

## ۵۔ سنت مؤکدہ

سنت مؤکدہ وہ حکم ہے جس کو حضور اقدس نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو البتہ بیان جواز کے واسطے کبھی ترک بھی فرمایا ہو یا وہ حکم ہے کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی مگر جانب ترک بالکل مسدود نہ فرمائی ہو اس کا ترک اساءت (برا) اور کرنا ثواب اور نادراً ترک پر عتاب اور ترک کی عادت پر مستحق عذاب ہے۔

## ۶۔ سنت غیر مؤکدہ

سنت غیر مؤکدہ وہ حکم شرعی ہے کہ نظر شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اس کے ترک کو ناپسند رکھے مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعید عذاب فرمائے عام ازیں کہ حضور انور سید عالم ہادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی یا نہیں اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادتاً ہو موجب عتاب نہیں۔

## ۷۔ مستحب

مستحب وہ حکم شرعی ہے کہ نظر شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو خواہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کیا ہو، اس کی ترغیب دی ہو۔ یا علمائے کرام نے پسند فرمایا ہو۔ اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا ہو۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں

## ۸۔ مباح

وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا دونوں یکساں ہوں۔

## ۹۔ حرام قطعی

یہ فرض کا مقابل ہے اس کا ایک بار بھی کرنا گناہ کبیرہ و فسق ہے۔ اور بچنا فرض و ثواب ہے۔

## ۱۰۔ مکروہ تحریمی

یہ واجب کا مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کے کرنے کا گناہ حرام سے کم درجے کا ہے اور چند بار اس کا ارتکاب گناہ کبیرہ ہو جاتا ہے۔

## ۱۱۔ اساءت

جس کا کرنا برا ہو اور نادرا کرنے والا مستحق عتاب اور التزام فعل پر استحقاق عذاب۔ یہ سنت مؤکدہ کے مقابل ہے

## ۱۲۔ مکروہ تنزیہی

جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعید عذاب فرمائے یہ سنت غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔

## ۱۳۔ خلاف اولیٰ

خلاف اولیٰ وہ حکم ہے کہ نہ کرنا بہتر تھا اگر کر لیا تو کچھ مضائقہ و عتاب نہیں یہ مستحب کا مقابل ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ان احکام کے بیان میں عبارتیں مختلف ملیں گی مگر یہی عطر تحقیق ہے (ماخوذ از بہار شریعت و فتاوی رضویہ)
ان شرعی و فقہی اصطلاحات کی مزید تفصیل و توضیح کے لیے دیکھئے اعلیٰحضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رسالہ "بَسْطُ الیدین فی السنۃ والمستحب والمکروھین"

وَقَوْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ۔

ترجمہ: "اور اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔" (التوبہ ۹ آیت ۱۰۸)

۲۶۲ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِیْمُهَا التَّکْبِیْرُ وَتَحْلِیْلُهَا التَّسْلِیْمُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارَمِیُّ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی طہارت اور وضو ہے) اور اس کی تحریم پہلی تکبیر اور اس کی تحلیل سلام ہے (ابو داؤد، ترمذی اور دارمی)

ف: تکبیر تحریمہ کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور ساری حلال چیزیں یعنی کھانا پینا اور وہ سارے افعال جو نماز کے منافی ہیں حرام ہو جاتے ہیں اور سلام پھیرنے سے یہ تمام چیزیں پھر حلال ہو جاتی ہیں۔

۲۶۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّهُوْرُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت اور وضو ہے (امام احمد)

ف: اس حدیث میں جنت کی کنجی سے مراد جنت کے درجات کی کنجی ہے اس سے قبل حدیث میں یہ گزر چکا ہے کہ درحقیقت کلمۂ توحید جنت کی کنجی ہے (ماخوذ از مرقات)۔

۲۶۴ وَعَنْ شَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَیْہِ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یُّصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا یُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ وَاِنَّمَا یُلَبِّسُ عَلَیْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰٓئِکَ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت شبیب بن ابی روح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی جس میں سورۂ روم کی تلاوت فرمائی تو آپ کو تشابہ ہو گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے، یہی لوگ ہم کو قرآن کے پڑھنے میں تشابہ ڈال دیتے ہیں (نسائی)

# بَابُ فَضَائِلِ الْوُضُوْءِ

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ.

**۲۶۵** عَنْ اَبِيْ مَالِكِنِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأٰنِ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَّالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَّالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَّفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّفِيْ رِوَايَةٍ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَأٰنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ.

---

# یہ باب ہے وضو کی فضیلتوں کے بیان میں

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "اللہ (تعالیٰ) نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمھیں خوب ستھرا کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم احسان مانو۔"
(المائدہ ۵ پ ۶ آیت ۶)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت اور وضو نصف ایمان ہے اور الحمد للہ کا ثواب میزانِ عمل کو بھر دیتا ہے اور دونوں کلمے سبحان اللہ اور الحمد للہ کا ثواب یا فرمایا ان میں سے ہر ایک کلمہ کا ثواب آسمان اور زمین کی درمیانی وسعت کو بھر دیتا ہے اور نماز نور ہے اور خیرات (ایمان کی صداقت پر) دلیل ہے اور صبر روشنی ہے (یعنی گناہوں سے باز رہنا، طاعتوں پر مستعد رہنا اور مصیبتوں پر جزع و فزع نہ کرنا یہ سب قبر میں روشنی کا سبب ہیں) اور قرآن تمھارے حق میں دلیل ہے یا تمھارے خلاف حجت ہے (یعنی اگر قرآن پر عمل کیا ہے تو وہ نفع دے گا اور اگر عمل نہیں کیا ہے تو وہ نقصان پہنچائے گا اور جھگڑے گا) اور ہر شخص صبح کرتا ہے تو اپنے نفس کو بیچ ڈالتا ہے اب اس کو آزاد کرا دے گا یا اس کو تباہ اور برباد کر دے گا (یعنی جب صبح ہوتی ہے تو عمل کے اعتبار سے انسان کی دو حالتیں ہوتی ہے اگر اس نے اچھے عمل کیے تو اپنے کو عذاب سے محفوظ کر لیا ورنہ برے اعمال کر کے اپنے کو ہلاک کر ڈالا) اور ایک روایت میں ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اللّٰهُ اکبر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ان دونوں کلموں کا ثواب آسمان اور زمین کی درمیانی وسعت کو بھر دیتا ہے۔

ف : طہارت اور وضو نصف ایمان ہے، ایمان کا نصف اس لیے ہے کہ ایمان سے کبیرہ اور صغیرہ گناہ مٹ جاتے ہیں اور وضوء سے صرف صغیرہ گناہ دور ہوتے ہیں اور اس وضو کو احناف کے نزدیک بھی نیت سے مشروط کرنا ضروری ہے تاکہ وضو ایسی عبادت قرار پائے جس سے گناہ دور ہوتے ہوں اور یہ بغیر نیت کے ایسی عبادت نہیں کیونکہ بغیر نیت کے وضو عبادت کے لیے صرف وسیلے اور ذریعے کا کام دیتا ہے جس سے نماز تو صحیح ہو جاتی ہے مگر ایسے وضو پر اجر و ثواب نہیں ملتا (از مرقات)

۲۶۶
۲ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِيْ اَوْ فِيْ يَدِهٖ قَالَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهٗ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

قبیلہ بنی سلیم کے ایک شخص سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ یا اپنے دست مبارک (کی پانچوں انگلیوں پر ذیل کی ان پانچوں باتوں کو) شمار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ سبحان اللہ کہنے کا ثواب نصف میزان کو اور الحمد للہ پڑھنے کا ثواب پورے میزان کو بھر دیتا ہے اور اللہ اکبر کا ثواب آسمان اور زمین کی درمیانی وسعت کو بھر دیتا ہے اور روزہ رکھنا نصف صبر ہے (پورا صبر یہ ہے کہ نفس کو طاعتوں پر لگانے اور گناہوں سے بچانے پر روک رکھے چونکہ روزہ نفس کو طاعتوں پر لگائے رکھتا ہے اس لیے یہ آدھا صبر ہے) اور طہارت و وضو نصف ایمان ہے۔ (ترمذی شریف)

---

۲۶۷
۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَاِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ رَدَّدَ مَرَّتَيْنِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمھارے گناہوں کو مٹا دے اور جس کے ذریعہ سے درجات بلند فرمائے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرور بتلائیے ارشاد فرمایا مشقت (یعنی سخت سردی یا تکلیف کے اوقات) میں کامل طور پر وضو کرنا اور مسجدوں کی طرف (باوجود دور ہونے کے) بار بار جانا اور مسجد میں بیٹھے ہوئے ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ ثَلَاثًا

اور یہی رباط ہے اس کو دو مرتبہ فرمایا (مسلم شریف) (اور ترمذی کی دوسری روایت میں تین دفعہ کا ذکر ہے)

ف: سرحد اسلام پر دشمنانِ دین کے مقابلہ میں نگہبانی کرنے کو رباط کہتے ہیں تاکہ وہ سرحد کو پار نہ کریں اور اس کا بہت ثواب آیا ہے اسی طرح سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے کو بھی رباط قرار دیا کہ جیسے وہاں کفار کے مقابلہ میں بیٹھتے ہیں یہاں شیطان کے مقابلہ میں بیٹھنا ہے کہ وہ دین کا کھلا دشمن ہے۔

۲۶۸ / ۴ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِہٖ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا تو اس کے (صغیرہ) گناہ جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخن کے نیچے سے بھی خارج ہو جاتے ہیں (مسلم شریف)

۲۶۹ / ۵ وَعَنْ أَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْہَہٗ خَرَجَ مِنْ وَّجْہِہٖ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ نَظَرَ إِلَیْہَا بِعَیْنَیْہِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ یَدَیْہِ خَرَجَ مِنْ یَّدَیْہِ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ کَانَ بَطَشَتْہَا یَدَاہُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَیْہِ خَرَجَ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ مَشَتْہَا رِجْلَاہُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندۂ مسلم یا مومن وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھولیتا ہے تو اس نے اپنی آنکھوں سے جن گناہوں کی طرف دیکھا تھا وہ تمام گناہ اس کے چہرے سے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ (بہہ کر) نکل جاتے ہیں اور جب اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ جو اس نے پکڑ کر کئے ہوتے ہیں ہاتھوں سے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ بہہ کر نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو جن گناہوں کی طرف پاؤں سے چلا تھا وہ تمام گناہ پانی کے ساتھ یا آخری قطرۂ وضو کے ساتھ بہہ کر نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ بندہ گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔ (مسلم شریف)

۲۷۰ / ۶ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُہٗ صَلَاۃٌ مَّکْتُوْبَۃٌ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَہَا وَخُشُوْعَہَا وَرُکُوْعَہَا إِلَّا کَانَتْ کَفَّارَۃً لِّمَا قَبْلَہَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ یُؤْتِ کَبِیْرَۃً وَّذٰلِکَ الدَّہْرَ کُلَّہٗ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز کا وقت آنے پر جو کوئی مسلمان نماز کے لیے اچھی طرح وضو کرے اور نماز کو خشوع کے ساتھ ادا کرے اور رکوع عمدہ طریقے سے کرے تو گناہ کبیرہ کے سوا جس قدر گناہ اس سے ہوئے ہیں وہ تمام مٹا دیئے جاتے ہیں اور ایسا ہمیشہ ہوتا رہتا ہے۔ (مسلم شریف)

۲۷۱ / ۷ وَعَنْہُ أَنَّہٗ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلٰی

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLAMIA ACADEMY

يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ۔

آپ نے وضو کیا تو دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر کلی کی اور ناک صاف کیا پھر چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر سیدھا ہاتھ کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا پھر بایاں ہاتھ کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا، پھر سیدھا پاؤں اس کے بعد بایاں پاؤں تین تین مرتبہ دھویا، پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا تھا (اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا) آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز ادا کرے اور ان دونوں رکعتوں میں اپنے دل میں وسوسہ نہ لائے (اگر خود بخود وسوسہ آئے تو کچھ مضر نہیں) تو اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (بخاری ومسلم) (اور الفاظ حدیث بخاری کے ہیں۔

۲۷۳/۹ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی مسلمان اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز دلی توجہ اور خشوع کے ساتھ ادا کرے گا تو اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔ (روایت مسلم شریف)

۲۷۳/۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ إِلَّا وَفِيْ رِوَايَةٍ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ إِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو بھی وضو میں پانی کو اعضاء کی اس مقدار تک پہنچاوے جہاں تک پہنچانا ضروری ہے پھر یوں فرمایا کہ وضو میں پوری سنتوں کو پابندی کے ساتھ ادا کرے پھر کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے (مسلم شریف) اور ترمذی نے یہ زائد کیا ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (اے خدا یا تو مجھے توبہ کرنے والوں اور خوب پاک و صاف رہنے والوں میں بنا دے)

ف:۔ حدیث پاک میں حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو میں پانی کے استعمال کی کوئی حد نہیں لگائی ہے بلکہ حد یہ لگائی ہے کہ وضو میں پانی کو اعضاء کی اس مقدار تک پہنچا دے جہاں تک پہنچانا ضروری ہے فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تقدیر شرعی سے وضو میں زیادہ پانی ڈالنا سہوا ہوگا یا بحالت شک یا

دیدہ دانستہ۔ سہو یعنی بھول جانے کی صورت میں تین بار استعمال ہو گیا تھا مگر یاد رہا کہ دو ہی بار ڈالا ہے۔ دوسری صورت کہ تین مرتبہ ڈالنے کا شبہ ہو گیا۔ تو دونوں صورتیں یقیناً ممانعت سے خارج ہیں۔ احادیث کریمہ میں وضو میں تین مرتبہ پانی ڈالنے کو سنت قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا اس سے زائد مرتبہ پانی ڈالنا یقیناً ممنوع ہے اگر اس سے کم میں شک ہو جائے تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے رُفِعَ عَنْ اُمَّتِیَ الْخَطَاءُ وَالنِّسْیَانُ۔ میری امت سے خطاء و نسیان کو اٹھا لیا گیا ہے (یعنی بھولے سے جو کام ہو جائے اس میں رخصت دے دی گئی ہے) وقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دَعْ مَا یُرِیْبُکَ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کے بارے میں تجھے شک ہو جائے اسے چھوڑ دے۔ لہٰذا تین سے کم میں سہو یا شک ہو جائے تو جس پر پختہ عزم ہو جائے اس کو کرے۔ تیسری وجہ کہ پانی کو جان بوجھ کر زیادہ استعمال کیا جائے تو اس کی تین صورتیں ہیں ایک یہ کہ کسی جائز و صحیح غرض کے لیے پانی زیادہ استعمال کیا ہے دوسری وجہ یہ کہ کسی ممنوع و فاسد غرض کے لیے پانی زیادہ استعمال کیا ہے یا محض بلاوجہ نہ کسی صحیح و جائز غرض کے لیے اور نہ کسی فاسد و ممنوع غرض کے لیے تو صورت اول جائز و صحیح غرض کے لیے زیادہ پانی کا استعمال کرنا کسی طرح بھی اسراف نہیں ہو سکتا جیسے منہ کی بدبو کے ازالہ کے لیے کلی وغیرہ کرنا یا پان چھالیہ کے ریزوں کو باہر نکالنے کے لیے تین مرتبہ سے زائد کلی کرنا یا وضو علی الوضو کی نیت سے پانی استعمال کرنا یا جسم سے میل کے ازالہ کے لیے غسل کرنا یا شدت گرمی سے جسمانی ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا۔ یہ سب جائز ہیں ممنوع و ناجائز نہیں ہیں۔ صورت ثانیہ میں یعنی کسی ناروا ممنوع اور فاسد غرض کے لیے تقدیر شرعی پر زیادت مطلقاً ممنوع و ناجائز ہے۔ اگرچہ پانی بالکل ہی ضائع نہ ہو۔ تیسری صورت بلاوجہ پانی زیادہ استعمال کرنا تو اگر پانی ضائع نہیں ہوا مثلاً زمین میں بہہ گیا۔ درخت یا پودوں کو مل گیا تو ایسی صورت میں گناہ نہیں ناروا ضرور ہے کہ زیادہ پانی استعمال کرنے کی حاجت نہ تھی۔ فتاویٰ رضویہ ج اص ۲۱۶-۲۱۵۔

تمام لوگوں کے لیے وضو و غسل میں پانی کی ایک مقدار مقرر نہیں کی جا سکتی کیونکہ جسم کی جیسی ساخت ہوگی ویسے ہی طریقے سے پانی کا استعمال ہوگا۔ فربہ اور جسیم آدمی کے لیے پانی زیادہ استعمال ہوگا نحیف اور کمزور کے لیے کم۔ کچھ لوگ تو ویسے ہی پانی زیادہ ضائع کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ نلکے کی ٹونٹی کھول کر کتنی دیر تک پانی ضائع کر لینے کے بعد وضو یا غسل کرتے ہیں اور اس میں بھی ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرتے ہیں یہ نامناسب اور ممنوع ہے۔

۶۷۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَقَالَ بَعْدَ فَرَاغِہٖ مِنْ وُّضُوْئِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ کُتِبَ فِیْ رَقٍّ ثُمَّ جُعِلَ فِیْ طَابَعٍ فَلَمْ یُکْسَرْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالْحَاکِمُ۔
۱۰

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور وضو سے فارغ ہونے کے بعد کہے "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ"، تو اس کو ایک کاغذ میں لکھ لیا جاتا ہے، پھر مہر کر دی جاتی ہے اور قیامت تک مہر نہیں توڑی جاتی (نسائی و حاکم)

۶۷۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ
۱۱

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الْوُضُوْءَ ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا اور پھر آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور کہا "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس میں چاہے وہ داخل ہو جائے (نسائی شریف)

۲۷۶ / ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کو قیامت کے دن اعضاء وضو کے منور ہونے کی وجہ سے، اے روشن پیشانی والو! اے روشن ہاتھ پیر والو! کہہ کر پکارا جائے گا بس تم میں جو شخص اپنے اس وضو کے نور کو بڑھا سکتا ہے تو بڑھائے (بخاری ومسلم)

۲۷۷ / ۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا زیور (بروز قیامت) وہاں تک ہوگا جہاں تک اس کے وضو کا پانی پہنچا ہوگا۔ (مسلم شریف)

۲۷۸ / ۱۴ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال خیر کے ہمیشہ پابند رہو اور راہ راست سے مت ہٹو) اور تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے (کیونکہ اعمال خیر کی پابندی اور راہ راست پر استقامت بہت مشکل ہے) اور یقین رکھو کہ تمہارے سب اعمال میں سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی محافظت صرف مومن ہی کر سکتا ہے (امام مالک، امام احمد، ابن ماجہ اور دارمی)

---

۲۷۹ / ۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کے ہوتے ہوئے دوبارہ وضو کیا تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (ترمذی شریف)

ف: مستحبات وضو سے یہ ہے کہ باوضو ہونے کے باوجود دوبارہ وضو کرلے یہ منیہ میں مذکور ہے اور ردالمحتار میں لکھا ہے کہ دوبارہ وضو کرنا اس وقت مستحب ہے کہ پہلے وضو سے نماز پڑھی ہو یا کوئی ایسا عمل کیا ہو جس کا شمار عبادت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مقصودہ بن ہے جیسے سجدۂ تلاوت اور مسِ مُصحف وغیرہ، تو اس قسم کا عمل کئے بغیر وضو کرنا مستحب نہیں ہوگا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ فتاوے رضویہ میں فرماتے ہیں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ ہر حدث کے بعد فوراً وضو کرنا مستحب ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بعض آئمہ کے نزدیک ہر وقت باوضو رہنا سنت ہے۔ اَلْمُحَافَظَةُ عَلَى الْوُضُوْءِ سُنَّةُ الْإِسْلَامِ۔

۲۸۰
۱۶

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ وَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ وَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَّهُ رَوَاهُ مَالِكٌ مُّرْسَلًا۔

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندۂ مومن وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو اس کے منہ کے گناہ منہ سے نکل جاتے ہیں اور جب ناک چھینکتا ہے تو اس کی ناک سے ناک کے گناہ نکل جاتے ہیں، اور جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی دونوں آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں کے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے دونوں ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ جھڑ جاتے ہیں جب وہ مسح کرتا ہے تو اس کے دونوں کانوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب اپنے دونوں پاؤں کو دھوتا ہے تو اسکے دونوں پاؤں کے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ اسکے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے گناہ جھڑنے لگتے ہیں۔ پھر اسکے مسجد کی طرف چلنے اور نماز پڑھنے کا ثواب اسکے علاوہ رہا (امام مالک نے اس کی روایت بطور ارسال کی ہے)

ف: حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ وضو کرنے سے بندے کے گناہ دُھل جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اولیاء، صالحین اپنی آنکھوں سے وضو کے دھوون میں لوگوں کے گناہ دیکھتے ہیں۔ امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ کہ اکابر علمائے شافعیہ سے ہیں۔ میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سردار حضرت علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (کہ وہ بھی شافعی ہیں) فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدارک باریک ہیں قریب ہے کہ ان پر مطلع نہ ہوں مگر اکابر اولیاء اور اہل مشاہدہ۔ اور فرمایا کہ جب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حوض میں وضو کا پانی دیکھتے تو لوگوں کے وضو کرنے میں گناہ کبیرہ، گناہ صغیرہ، مکروہ اور جو کچھ دُھل کر اس میں گرا ہوتا سب پہچان لیتے۔ اسی لیے امام اعظم امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مائے مستعمل (یعنی استعمال شدہ پانی) کے تین حکم رکھے ہیں۔ ایک یہ کہ پانی نجاست غلیظہ ہے یہ اس صورت میں ہے کہ پانی استعمال کرنے والے نے کوئی گناہ کبیرہ کیا ہو۔ دوم نجاست خفیفہ ہے یہ اس صورت میں ہے کہ گناہ صغیرہ کا دھوون ہو۔ سوم۔ استعمال شدہ پانی پاک

www.waseemziyai.com
TARIQ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہے مگر دوسرے کو پاک نہیں کرسکتا ہے۔ کہ یہ مکروہ کا غسالہ ہو۔ ماخوذ از فتاوے رضویہ ص ۲۶۹ ج ۱۔

۲۸۱ / ۱۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَی الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ بَیْنَ ظَهْرَیْ خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَهٗ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ یَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَی الْحَوْضِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے اور فرمایا (اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ) سلام ہو تم پر اے مسلمانوں کی جماعت یقیناً ہم تم سے ملنے والے ہیں ان شاء اللہ (اس کے بعد پھر فرمایا) مجھے آرزو تھی کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ ارشاد ہوا تم میرے صحابہ ہو، اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے ہیں؟ ارشاد ہوا کہ تم بتلاؤ کہ کسی شخص کے ایسے گھوڑے ہوں جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پیر سفید ہوں اور وہ سیاہ گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ شخص اپنے گھوڑوں کو نہیں پہچان لے گا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ ضرور پہچان لے گا ارشاد ہوا میری امت (قیامت میں) وضو کے نور کی وجہ سے روشن چہرے اور چمکدار ہاتھ پاؤں کے ساتھ آئے گی۔ (اس علامت سے میں ان کو پہچان لوں گا اور میں حوض (کوثر) پر ان سے پہلے پہنچ جاؤں گا اور ان کیلئے راحت و آرام کا سامان مہیا کرتا رہوں گا (مسلم شریف)

۲۸۲ / ۱۸ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَهٗ اَنْ یَّرْفَعَ رَاْسَهٗ فَاَنْظُرُ اِلٰی مَا بَیْنَ یَدَیَّ فَاَعْرِفُ اُمَّتِیْ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ وَمِنْ خَلْفِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ شِمَالِیْ

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے سجدہ کرنے کی اجازت ہوگی اور سب سے پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کی اجازت بھی مجھے ہوگی پس میں اپنے روبرو دیکھوں گا اور اپنی امت کو تمام امتوں میں پہچان لوں گا میں اپنے پیچھے دائیں اور بائیں بھی۔ اسی طرح اپنی امت کو پہچان لوں گا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ حضرت نوح علیہ السلام

www.waseemziyai.com
MAKTABA-UL-ILMI ISLAMIA ACADEMY

مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ إِلٰى أُمَّتِكَ قَالَ هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوْءِ لَيْسَ أَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ تَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

سے لے کر آپ کے زمانہ تک کی درمیانی امتوں میں اپنی امت کیسے پہچان سکیں گے؟ ارشاد فرمایا میری امت وضو کے نور کی وجہ سے روشن ہاتھ پاؤں والی ہوگی اور یہ بات کسی اور میں نہ ہوگی اور ان کو اس وجہ سے بھی میں پہچان لوں گا کہ ان کو نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیئے جائیں گے (اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس امت کی خصوصیت ہے کہ ان کو سب سے پہلے داہنے ہاتھ میں اعمالنامہ دیا جائے گا یا ان کے اعمال نامہ دینے کی کوئی خاص صفت ہوگی اور اس وجہ سے بھی پہچان لوں گا کہ ان کے چھوٹے بچے (جو چھوٹی عمر میں انتقال کر گئے ہیں ان کی مغفرت کی کوشش میں) ان کے آگے دوڑتے ہوں گے (امام احمد)

---

# بَابُ مَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

# یہ باب ان چیزوں کے بیان میں ہے جن سے وضو کرنا واجب ہوتا ہے

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ترجمہ۔ "یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو۔"

(النساء ۴ پ۵ آیت ۴۳)

۲۸۳/۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز جس کا وضو نہ ہو بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی (بخاری و مسلم)

۲۸۴/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر طہارت اور وضو کے نماز قبول نہیں کی جاتی اور

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

غُلُوْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

**۲۸۵/۲** وَعَنْ مُنْذِرٍ اَبِیْ یَعْلٰی الثَّوْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّۃِ قَالَ سَمِعْتُهٗ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنْتُ اَجِدُ مَذِیًّا فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ اَنْ یَّسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَاسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ لِاَنَّ ابْنَتَهٗ عِنْدِیْ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ کُلَّ فَحْلٍ یَّمْذِیْ فَاِذَا کَانَ الْمَنِیُّ فَفِیْهِ الْغُسْلُ وَاِذَا کَانَ الْمَذِیُّ فَفِیْهِ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَرَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ نَحْوَهٗ۔

مال حرام سے خیرات بھی قبول نہیں ہوتی۔ (مسلم شریف)

حضرت منذر ابو یعلی ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محمد بن الحنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، منذر کہتے ہیں محمد بن الحنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے والد (سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ ان کے والد یعنی (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا مجھے مذی کثرت سے آیا کرتی تھی تو میں نے حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کریں اور مجھے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہیں شرم محسوس ہوئی تھی کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں، اس لیے کہ (مذی اس رقیق پانی کو کہتے ہیں جو عورتوں کے ساتھ مذاق کرنے یا ان کو شہوت کے ساتھ دیکھنے سے نکلتا ہے) حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو ارشاد ہوا کہ ہر جوان مرد کو مذی آتی ہے اگر منی خارج ہو تو غسل واجب ہے اور اگر مذی نکلے تو اس سے صرف وضو واجب ہے غسل واجب نہیں ہے (طحاوی) (بخاری اور مسلم)

ف: مرد سے جب مذی نکلے تو اس پر وضو ضروری ہے اس بارے میں امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اولاً ایک جماعت کے مسلک کو نقل کیا ہے جو حنفیوں کے خلاف ہے جن کا قول یہ ہے کہ مرد کو جب مذی نکلے تو اس پر شرمگاہ کا دھونا واجب جس طرح پیشاب کرنے کے بعد شرمگاہ کا دھونا ضروری ہے لیکن احناف نے ان کی مخالفت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ بعض حدیثوں سے مذی نکلنے پر شرمگاہ کا جو دھونا معلوم ہوتا ہے اس سے شرمگاہ کے دھونے کا واجب کرنا مقصود نہیں بلکہ اس کی غرض مذی کی آمد کا بند کرنا ہے اسی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں شرمگاہ کے دھونے کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ صرف وضو کرنے کا ذکر ہے جس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں، امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا یہی ارشاد ہے۔ ۱۲

**۲۸۶/۳** وَعَنْ عَائِشِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَرَدْتُّ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْیَیْتُ مِنْهُ

حضرت عائش بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر کہتے ہوئے سنا کہ میں ایسا شخص تھا کہ مجھ سے مذی بکثرت خارج ہوا کرتی تھی تو میں اس بارے میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لِاَنَّ اِبْنَتَہٗ کَانَتْ تَحْتِیْ فَاَمَرْتُ عَمَّارًا فَسَاَلَہٗ فَقَالَ یَکْفِیْ مِنْہُ الْوُضُوْءُ۔ (رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ)

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کرنا چاہا مگر آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہونے کی وجہ سے مجھے شرم محسوس ہوئی تو میں نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دریافت کرنے کے لیے کہا حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا اس کے لیے وضو کافی ہے (امام طحاوی)

---

۲۸۷ (۵) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَذِیِّ فَقَالَ مِنَ الْمَذِیِّ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِیِّ الْغُسْلُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذی کی نسبت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مذی کے نکلنے سے وضو لازم آتا ہے اور منی کے نکلنے سے غسل۔ (ترمذی شریف)

۲۸۸ (۶) وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اِذَا اَمْذَی الرَّجُلُ غَسَلَ الْحَشَفَۃَ وَتَوَضَّاَ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ۔ (رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب مرد سے مذی خارج ہو جائے تو حشفہ یعنی شرمگاہ کو دھوڈالے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرلے۔ (طحاوی شریف)

۲۸۹ (۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَلَ کَتِفَ شَاۃٍ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَرَوَی الطَّحَاوِیُّ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کا دست تناول فرمایا اور اس کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔ (بخاری و مسلم) (اور طحاوی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

۲۹۰ (۸) وَعَنْہُ قَالَ اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ یَدَہٗ بِمِسْحٍ کَانَ تَحْتَہٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کے دست کا گوشت تناول فرمایا پھر اس ٹاٹ سے ہاتھ صاف فرمایا جس پر آپ تشریف فرما تھے، پھر کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی (گوشت تناول فرمانے کی وجہ سے وضو نہیں فرمایا) (ابوداؤد اور ابن ماجہ)

---

۲۹۱ (۹) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ قَرَّبْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِیًّا فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھنے ہوئے پہلو کا گوشت پیش کیا تو آپ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں فرمایا (امام احمد)

۲۹۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ حَدِّثِيْنِيْ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَقَالَتْ قَلَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنَا إِلَّا قَلَيْنَا لَهُ حَبَّةً تَكُوْنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَيَأْكُلُ مِنْهَا وَيُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ۔
(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) میں سے ایک کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اس چیز کے متعلق کوئی حدیث بیان فرمایئے جو آگ سے پکائی گئی ہو، انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کبھی پاس تشریف لاتے تو اکثر ہم آپ کے لیے ایک غلہ کی دانہ دار قسم کی چیز جو مدینہ میں پائی جاتی ہے تل دیا کرتے تو آپ اس کو تناول فرماتے اور نماز پڑھتے اور (تازہ) وضو نہیں فرماتے (طحاوی شریف)

۲۹۳ وَعَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ أَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ أَشْوِيْ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ نَحْوَهُ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بکری کا دل اور کلیجی بھونتا آپ اس کو تناول فرما کر نماز ادا فرماتے اور (تازہ) وضو نہیں فرماتے تھے (مسلم) اور طحاوی کی روایت بھی اسی طرح ہے۔

۲۹۴ وَعَنْهُ قَالَ أُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ أُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا أَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِيْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتَّ

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ابو رافع کے پاس بکری کا گوشت بطور ہدیہ بھیجا گیا تو انھوں نے اس کا گوشت پکانے کے لیے ہنڈیا چڑھائی تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے ابو رافع یہ کیا ہے؟ تو انھوں نے کہا یا رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بکری کا گوشت ہے جو ہمارے ہاں تحفہ میں آیا ہے جس کو میں نے ہنڈیا میں پکا لیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے ابو رافع اس کا ایک دست مجھے دو، پس میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دست پیش کر دیا۔ ارشاد ہوا مجھے دوسرا دست دو، میں نے دوسرا دست پیش کر دیا، پھر ارشاد فرمایا ایک اور دست لا دو حضرت ابو رافع نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَتَمَضْمَضَ فَاهُ وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِمْ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَاَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی وَلَمْ يَمَسَّ مَآءً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔

تعالیٰ علیہ وسلم بکری کے دو ہی دست ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اے ابو رافع تم اگر خاموش رہتے تو تم دست پر دست دیتے جاتے جب تک تم خاموش رہتے پھر آپ نے پانی منگوا کر کلی فرمائی اور انگلیوں کے سروں کو دھو ڈالا، پھر کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی۔ پھر آپ دوبارہ ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے ہاں ٹھنڈا گوشت موجود پایا پھر اس کو تناول فرمایا اور پھر مسجد میں جا کر نماز ادا فرمائی اور پانی استعمال نہیں کیا۔ (امام احمد) اور دارمی نے اس کو ابو عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت کیا ہے جس میں پانی منگوانے سے لے کر آخر تک کا واقعہ مذکور نہیں ہے)

۲۹۵ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ
۱۳ اَنَا وَاُبَيٌّ وَاَبُوْ طَلْحَةَ جُلُوْسًا فَاَكَلْنَا لَحْمًا وَّخُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ فَقَالَا لِمَ تَتَوَضَّاُ فَقُلْتُ لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْنَا فَقَالَا اَتَتَوَضَّاُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَمْ يَتَوَضَّاْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں اور ابی ابن کعب اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے ہم نے گوشت اور روٹی کھائی پھر میں نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو دونوں نے کہا وضو کیوں کرتے ہو؟ میں نے کہا اس کھانے کی وجہ سے جس کو ہم نے کھایا ہے تو ان دونوں نے کہا کیا پاکیزہ چیز میں کھا کر وضو کرتے ہو؟ حالانکہ جو تم سے بہتر یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے انھوں نے تو پکی ہوئی چیز کھا کے وضو نہیں فرمایا (امام احمد)

۲۹۶ وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّهٗ خَرَجَ
۱۴ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا السَّوِيْقَ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ وَمُحَمَّدٌ مِّثْلَهٗ۔

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فتح خیبر کے سال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور جب مقام صہبا پر پہنچے جو خیبر سے قریب تر ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا فرمائی پھر آپ نے توشے طلب فرمائے، صرف ستو حاضر کیا گیا، ستو کے متعلق فرمایا کہ بھگو یا جائے، خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی تناول فرمایا اور ہم نے بھی پھر آپ نماز مغرب کے لیے اٹھے اور آپ نے کلی کی ہم نے بھی کلی کی پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا (اس کی روایت بخاری نے کی ہے اور امام طحاوی اور امام محمد نے بھی اسی کے مثل روایت

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

کی ہے)

۲۹۷ / ۱۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَقًا بِلَحْمٍ ثُمَّ صَلّٰى رَوَاهُ اِمَامُنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شوربا گوشت کے ساتھ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی (اس کو ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے)

۲۹۸ / ۱۶ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ اَبَا بَكْرِ ﹰالصِّدِّيْقَ اَكَلَ لَحْمًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُؤَطَّا۔

حضرت وہب بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو دیکھا کہ آپ نے گوشت تناول فرمایا۔ پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا (اس کی روایت امام محمد نے موطاء میں کی ہے)

۲۹۹ / ۱۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ تَعَشّٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُؤَطَّا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے ساتھ شام کا کھانا کھایا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ (اس کی روایت امام محمد نے موطاء میں کی ہے)

۳۰۰ / ۱۸ وَعَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَكَلَ لَحْمًا وَّخُبْزًا فَتَمَضْمَضَ وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَسَحَهُمَا بِوَجْهِهٖ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُؤَطَّا۔

حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے گوشت اور روٹی تناول فرمائی پھر کلی کی اور دونوں ہاتھ دھوئے، پھر دونوں ہاتھوں کو چہرے پر مل دیا۔ اس کے بعد نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا (اس کی روایت امام محمد نے موطاء میں کی ہے)

۳۰۱ / ۱۹ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا تَقُوْلُ فِي الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ قَالَ تَوَضَّأْ مِنْهُ قَالَ فَمَا تَقُوْلُ فِي الدُّهْنِ وَالْمَاءِ الْمُسَخَّنِ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ اَنْتَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّاَنَا رَجُلٌ مِّنْ دَوْسٍ قَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ لَعَلَّكَ تَلْتَجِئُ

حضرت سعید بن ابی بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ اپنے والد ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ وہ چیز کھا کر وضو کرنے کے متعلق کیا کہتے ہیں جس کو آگ نے پکایا ہے فرمایا وضو کیجئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا آپ چکنی چیز اور گرم پانی کی نسبت کیا فرماتے ہیں کہ آیا ان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اِلٰی ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ
رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ۔

کے استعمال سے وضو کیا جائے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تم قریبی ہو، اور میں قبیلہ دوس کا ہوں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاید آپ (سورۂ زخرف ۴۳ آیت ۵۸ کی) اس آیت سے استدلال کر رہے ہیں "بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ" (بلکہ وہ ہیں جھگڑالو لوگ)۔ (طحاوی شریف)

۳۰۲
۲۰
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ اٰخِرُ الْاَمْرَیْنِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرْکَ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ الْاِمَامُ النَّوَوِیُّ فِیْ شَرْحِ مُسْلِمٍ وَھُوَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ سے پکی ہوئی چیز کے استعمال کے بعد وضو نہ کرنا تھا (طحاوی اور نسائی) (اور شرح مسلم میں امام نووی نے کہا ہے کہ یہ صحیح حدیث ہے)

۳۰۳
۲۱
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُّحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّاْ قَالَ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُّحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّاْ مِنْ لُّحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ اُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اُصَلِّیْ فِیْ مُبَارِکِ الْاِبِلِ قَالَ لَا۔
(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آیا بکری کا گوشت کھانے کے بعد ہم وضو کریں ارشاد ہوا اگر تم چاہو تو وضو کر لو اور اگر نہیں چاہتے ہو تو مت کرو، کیا اونٹ کا گوشت کھائیں تو وضو کریں فرمایا ہاں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کر لیا کرو (اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے کا حکم بطور استحباب ہے واجب نہیں، علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی صراحت کی ہے) میں نے عرض کیا کہ بکریوں کے باندھنے کی جگہ نماز ادا کر سکتا ہوں ارشاد ہوا ہاں، عرض کیا کہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھ سکتا ہوں فرمایا نہیں۔ (مسلم شریف)

۳۰۴
۲۲
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَہٗ سَمًّا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ پینے کے بعد کلی کی اور فرمایا اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔ (بخاری اور مسلم)

۳۰۵
۲۳
وَعَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الصَّلَوٰتِ یَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ فَقَالَ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فتح مکہ کے روز کئی نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرمائیں اور موزوں پر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَمَدًا صَنَعْتُهٗ يَا عُمَرُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مسح کیا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ آپ نے آج ایسی بات کی ہے جس کو آپ نے اس سے قبل نہیں کیا ہے (یعنی ایک ہی وضو سے جملہ نمازیں ادا کیں) ارشاد ہوا، اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے قصداً ایسا کیا ہے (تاکہ اس کا جواز معلوم ہو) (مسلم شریف)

**۳۰۶ / ۲۴** **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهٖ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں کچھ (حرکت) پائے اور اس پر شبہ ہو کہ اس سے کچھ ہوا خارج ہوئی یا نہیں تو وہ ہرگز مسجد سے نہ نکلے جب تک کہ آواز سُن لے یا ہوا نہ محسوس کر لے (مسلم شریف)

ف: درمختار اور ردمختار میں ہے کہ اگر وضو رہنے پر یقین ہو، اور وضو کے ٹوٹنے پر شک ہو تو یا اس کے برعکس ہو یعنے وضو ٹوٹنے پر یقین ہو اور وضو قائم رہنے پر شک ہو تو جس پر یقین ہو اس پر عمل کرے۔

**۳۰۷ / ۲۵** **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيْحٍ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آواز سے ہوا خارج ہو، یا بدبو (ظاہر ہونے) سے وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے البتہ صرف شک کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوتا (امام احمد و ترمذی)

**۳۰۸ / ۲۶** **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت علی بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی شخص سے (بلا آواز کے) ہوا خارج ہو تو وضو کرلے اور تم اپنی عورتوں سے لواطت مت کرو (ترمذی اور ابوداؤد)

**۳۰۹ / ۲۷** **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَاِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں آنکھیں سرین کی بندش ہیں جب آنکھیں نیند سے بند ہو جائیں تو سرین کی گرہ کھل جاتی ہے (یعنی نیند میں اعصاب ڈھیلے ہو جاتے اور ہوا خارج ہو جاتی ہے) تو وضو ٹوٹ جاتا ہے (دارمی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۳۱۰ / ۲۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا فِيْ غَيْرِ الْقَاعِدِ لِمَا صَحَّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّؤُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ ذَكَرَ فِيْهِ يَنَامُوْنَ بَدَلَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُسُهُمْ وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ ابْنُ الْهُمَامِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذَا فِيْ غَيْرِ الْقَائِمِ وَالسَّاجِدِ وَالرَّاكِعِ اَيْضًا لِمَا صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِبُ الْوُضُوْءُ عَلٰى مَنْ نَامَ جَالِسًا اَوْ قَائِمًا اَوْ سَاجِدًا حَتّٰى يَضَعَ جَنْبَهٗ فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهٗ مَوْقُوْفًا وَاِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ سرین کا بند دونوں آنکھیں ہیں تو جو شخص سو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرلے (ابوداؤد شریف) اور شیخ امام محی السنۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ یہ حکم بیٹھے ہوئے سوجانے والوں کے لیے نہیں ہے، کیونکہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث صحیح میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے سر نیند کی وجہ سے نماز عشاء کے انتظار میں جھک جاتے تھے پھر وہ نماز ادا فرماتے اور دوبارہ وضو نہیں کرتے تھے (ابوداؤد شریف) اور ترمذی نے اپنی روایت میں یَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُسُهُمْ کی بجائے یَنَامُوْنَ (یعنی بیٹھے بیٹھے ہوئے بغیر کسی چیز کے سہارے کے) سوجایا کرتے تھے نقل کیا ہے اور شیخ امام ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ وضو نہ ٹوٹنے کا حکم اس شخص سے بھی متعلق ہے جو بیٹھے ہوئے یا سجدہ یا رکوع کی حالت میں سو جائے جیسا کہ صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (دوبارہ) وضو کرنا اس شخص پر واجب نہیں جو بیٹھنے کی حالت میں یا کھڑے ہوئے یا سجدے میں سو جائے بشرطیکہ وہ کروٹ لے کر نہ سویا ہو، کیونکہ زمین پر کروٹ کے بل لیٹ جائے تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں (اور ہوا نکلنے کا شبہ ہو جاتا ہے) اور ایسی صورت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے (بیہقی) اور بیہقی نے دوسری روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً کی ہے جس کی سند جید ہے)

۳۱۱ / ۲۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰى غَطَّ اَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ اِنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ اِلَّا عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدے کی حالت میں سوتے دیکھا یہاں تک کہ آپ زور سے سانس لے رہے تھے پھر کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ سو گئے تھے ارشاد ہوا کہ وضو اس شخص پر واجب ہے جو کروٹ کے بل سو جائے اس لیے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

کہ جب وہ کروٹ پر سوجاتا ہے تو اس کے جوڑ بند ڈھیلے پڑجاتے ہیں (جس سے ہوا نکلنے کا شبہ ہوجاتا ہے اور ایسی صورت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے) ابوداؤد و ترمذی

---

۳۱۲/۳۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلٰی مَنْ نَامَ قَائِمًا اَوْقَاعِدًا وُضُوْءٌ حَتّٰی یَضْطَجِعَ جَنْبُہٗ اِلَی الْاَرْضِ۔

(رَوَاہُ ابْنُ عَدِیٍّ)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد اور ان کے والد ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص پر وضو واجب نہیں جو کھڑے رہ کر یا بیٹھ کر سوجائے یہاں تک کہ وہ زمین پر پہلو رکھ کر نہ سو جائے (تو ایسی صورت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

(ابن عدی)

۳۱۳/۳۱ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا فِیْ مَسْجِدِ الْمَدِیْنَۃِ اَخْفِقُ فَاحْتَضَنَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَجَبَ عَلَیَّ وُضُوْءٌ قَالَ لَا حَتّٰی تَضَعَ جَنْبَکَ عَلَی الْاَرْضِ۔

(رَوَاہُ ابْنُ عَدِیٍّ)

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کہتے ہیں کہ مدینہ (منورہ) کی مسجد میں اونگھتے ہوئے بیٹھا تھا کہ ایک حضرت نے مجھے پیچھے سے گود میں لے لیا میں نے پلٹ کر دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے وضو کرنا ضروری ہے فرمایا نہیں، جب تک تم اپنے پہلو کو زمین پر رکھ کر نہ سوجاؤ

(ابن عدی)

۳۱۴/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰی مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّہٗ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وضو اس شخص پر واجب ہے جو لیٹے ہوئے سوجائے، کیوں کہ جب وہ لیٹ کر سوجاتا ہے تو اس کی جوڑیں ڈھیلی ہوجاتی ہیں (ترمذی و ابوداؤد)

۳۱۵/۳۳ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَکَرَہٗ بَعْدَ مَا یَتَوَضَّأُ قَالَ وَھَلْ ھُوَ اِلَّا بِضْعَۃٌ مِّنْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَمُحَمَّدٌ فِی الْمُوَطَّا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ مُّسْتَقِیْمُ الْاِسْنَادِ غَیْرُ

حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آدمی وضو کرلینے کے بعد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگادے تو (کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے) اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ بھی آدمی کے جسم کا ایک حصہ ہے (یعنی اس کو ہاتھ لگ جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، جیسے اور عضو کو ہاتھ لگ جانے سے وضو نہیں جاتا) ابوداؤد، ترمذی

MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

مُضْطَرِبٌ فِي إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ وَأَسْنَدَ إِلَى ابْنِ الْمَدِينِيِّ أَنَّهُ قَالَ حَدِيثُ مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو أَحْسَنُ مِنْ حَدِيثِ بُسْرَةَ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ الْفَلَّاسِ أَنَّهُ قَالَ حَدِيثُ طَلْقٍ عِنْدَنَا أَثْبَتُ مِنْ حَدِيثِ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ۔

نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام محمد نے اپنی موطا میں اسکی روایت کی ہے اور ترمذی نے صراحت کی ہے کہ حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث ان تمام حدیثوں میں جو اس مسئلے کے تعلق سے بیان کی گئی ہیں، ان سب میں زیادہ صحیح ہے اور طحاوی کی روایت بھی اسی طرح ہے اور طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند نہایت مستقیم ہے جس کے اسناد اور متن دونوں میں کسی قسم کا اضطراب نہیں ہے ـــــ

امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابن مدینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث جس کی سند میں ملازم بن عمرو ہیں۔ بسرۃ بنت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث (جس میں شرمگاہ کو ہاتھ لگ جانے سے وضو کا ٹوٹنا ثابت ہوتا ہے) سے زیادہ قوی ہے

---

وَقَوْلُ مُحْيِي السُّنَّةِ وَغَيْرِهِ حَدِيثُ بُسْرَةَ نَاسِخٌ لِأَنَّ طَلْقًا قَدِمَ فِي أَوَّلِ سَنَتَيِ الْهِجْرَةِ وَمَتْنُ حَدِيثِ بُسْرَةَ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَهُوَ مُتَأَخِّرُ الْإِسْلَامِ۔

امام محی السنۃ وغیرہ کا یہ قول ہے کہ بُسرۃ کی حدیث ناسخ ہے اور انھوں نے ناسخ ہونے کی یہ وجہ بتلائی ہے کہ طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کے پہلے سال آئے ہیں اور حدیث بسرۃ کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنھوں نے بعد میں اسلام قبول کیا ہے اس وجہ سے حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث جو اسلام لانے میں پہلے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ناسخ ہوتی ہے۔

---

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ ابْنُ الْهُمَامِ إِنَّمَا يَصِحُّ أَنْ لَوْ أَثْبَتُوا أَنَّ طَلْقًا تُوُفِّيَ قَبْلَ إِسْلَامِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ رَجَعَ إِلَى أَرْضِهِ وَلَمْ تَبْقَ لَهُ صُحْبَةٌ بَعْدَ ذٰلِكَ وَلَيْسُوا بِقَادِرِينَ عَلَى ذٰلِكَ كَيْفَ وَهُمْ قَدْ رَوَوْا عَنْهُ حَدِيثًا ضَعِيفًا مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَقَالُوا سَمِعَ مِنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوخَ

امام ابن ہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث جس میں شرمگاہ کو ہاتھ لگ جانے سے وضو کا باقی رہنا ثابت ہوتا ہے اس وقت منسوخ قرار پاتی جبکہ حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے سے قبل وفات پانے یا اس بات کا ثبوت مل جاتا کہ وہ اپنے وطن واپس گئے جس کے بعد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا موقع ان کو پھر حاصل نہ ہوسکا اور حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَلٰی اَنَّ حَدِیْثَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ضَعِیْفٌ اَیْضًا لِاَنَّ فِیْ سَنَدِهٖ یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ثُمَّ حَدِیْثُ طَلْقٍ مُّرَجَّحٌ بِمَا تَقَدَّمَ عَنِ ابْنِ الْمَدِیْنِیِّ وَغَیْرِهٖ وَبِاَنَّ حَدِیْثَ الرِّجَالِ اَقْوٰی لِاَنَّهُمْ اَحْفَظُ وَاَضْبَطُ وَلِذَا جُعِلَتْ شَهَادَةُ امْرَاَتَیْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَّبِاَنَّ اَمْرَ النَّوَاقِضِ مِمَّا یَحْتَاجُ اِلَیْهِ الْخَاصُّ وَالْعَامُّ وَقَدْ ثَبَتَ عَنْ عَلِیٍّ وَّعَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَاَبِی الدَّرْدَآءِ وَسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِنَّهُمْ لَا یَرَوْنَ النَّقْضَ مِنْهُ فَخِفَآءُهٗ عَنْ هٰؤُلَآءِ مَعَ احْتِیَاجِهِمْ اِلَیْهِ وَظُهُوْرُهٗ لِامْرَاَةٍ غَیْرُ مُحْتَاجَةٍ اِلَیْهِ فِیْ غَایَةِ الْبُعْدِ مَعَ مَا فِیْهِ مِنْ مُّخَالَفَةِ الْقِیَاسِ فَفِیْهِ الْاِنْقِطَاعُ الْبَاطِنُ مِنْ وُّجُوْهٍ اِنْتَهٰی مُلَخَّصًا هٰكَذَا فِی الْحَلَبِیِّ۔

کے اسلام سے قبل وفات پا جانا یا وطن واپس ہو کر پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کو نہ پانا ان دونوں باتوں کو حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کو منسوخ ماننے والے ثابت نہیں کر سکتے اور یہ کس طرح ثابت کر سکتے ہیں کہ خود انھوں نے حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ضعیف حدیث "مَنْ مَّسَّ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ" (جس نے اپنی شرمگاہ کو چھو لیا تو وہ وضو کرے) کی روایت کی ہے اور یہ قول بھی انہی کا ہے کہ حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث ناسخ و منسوخ کو سنا ہے تو ظاہر ہے کہ حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وفات پانا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا نہ ملنا ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا، علاوہ بریں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ضعیف ہے اس لیے کہ ان کی سند میں یزید بن عبد الملک ہیں جو ضعیف ہیں اور حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اس وجہ سے بھی مرجح ہے جس کو ابن مدینی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے شروع میں نقل کیا گیا ہے اور حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اس وجہ سے بھی مرجح ہے کہ حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرد ہیں اور بسرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورت ہیں اور مردوں کی حدیث قوی تر ہوتی ہے کہ وہ زیادہ حافظ اور ضابطہ (یاد رکھنے والے) ہوتے ہیں، اسی وجہ سے دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کی شہادت کے مساوی قرار دی گئی ہے نیز نواقض وضو کا حکم خاص و عام سے متعلق ہے بسرۃ رضی اللہ عنہا پر وضو ٹوٹنے کا حکم تو ظاہر ہو جائے اور ان حضرات سے پوشیدہ رہے جن کا ذکر ذیل میں آتا ہے چنانچہ حضرت علی، عمار بن یاسر، عبد اللہ بن مسعود، ابن عباس، حذیفہ بن یمان، عمران بن حصین، ابوالدرداء، اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک شرمگاہ کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ لہٰذا ان حضرات سے اس مسئلہ کا حکم باوجودیکہ اس کی ان کو زیادہ ضرورت ہے پوشیدہ نہیں رہ سکتا اور صرف بسرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ظاہر ہونا کہ جس حکم کی ان کو ضرورت نہیں قیاس کے خلاف ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

پس حدیث بسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں کئی وجوہ سے انقطاع باطن ہے، یہ تمام تفصیل حلبی میں مذکور ہے

**٣١٦/٣٤** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وَاَنْتَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ مَا اُبَالِيْ مَسَسْتُهٗ اَوْ مَسَسْتُ اَنْفِيْ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَالطَّحَاوِيُّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر آپ نماز میں ہوں اور آپ کا ہاتھ شرمگاہ کو لگ جائے تو (کیا وضو ٹوٹ جائے گا) تو آپ نے جواب دیا کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میرا ہاتھ شرمگاہ کو لگ جائے یا ناک کو (یعنی وضو کے نہ ٹوٹنے میں دونوں مساوی ہیں (امام محمد اور طحاوی)

**٣١٧/٣٥** وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ عَنِ الرَّجُلِ مَسَّ ذَكَرَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ كَمَسِّهٖ رَاْسَهٗ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَالطَّحَاوِيُّ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ۔

حضرت براء بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرمگاہ کے چھونے کی نسبت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا (وضو کے نہ ٹوٹنے میں شرمگاہ کو ہاتھ لگانا ایسا ہے جیسا اپنے سر کو ہاتھ لگ جائے (امام محمد و طحاوی اور ابن ابی شیبہ)۔

**٣١٨/٣٦** وَعَنْ قَيْسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنِّيْ مَسَسْتُ ذَكَرِيْ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَفَلَا قَطَعْتَهٗ ثُمَّ قَالَ وَهَلْ ذَكَرُكَ اِلَّا كَسَائِرِ جَسَدِكَ۔

(رَوَاهُ مُحَمَّدٌ)

حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہا میں نے نماز کی حالت میں اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر (شرمگاہ کو ہاتھ لگ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے) تو تم نے اسے کیوں نہ کاٹ دیا، پھر فرمایا تیری شرمگاہ تیرے جسم کے دیگر عضو کے مانند ہے۔ (امام محمد)

**٣١٩/٣٧** وَعَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اَيَحِلُّ لِيْ اَنْ اَمُسَّ ذَكَرِيْ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنْ عَلِمْتَ اَنَّ مِنْكَ بِضْعَةً نَجِسَةً فَاقْطَعْهَا رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَالطَّحَاوِيُّ وَرَوَى الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ نَحْوَهٗ وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ قَالَهٗ فِيْ مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ۔

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا ایک شخص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ آیا میرے لیے بحالت نماز شرمگاہ کو ہاتھ لگانا جائز ہے تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم اس کو اپنے جسم کا ایک نجس ٹکڑا سمجھتے ہو تو کاٹ ڈالو تمھارا یہ خیال صحیح نہیں کہ بحالتِ نماز اس کو ہاتھ لگ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (اس کی روایت امام محمد اور طحاوی نے کی ہے اور طبرانی کی کبیر میں اسی طرح روایت ہے اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ اس کے تمام رجال (یعنی راوی) قابل بھروسہ ہیں۔

۳۲۰/۳۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ صَاحِبُ الْمِشْكٰوةِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا بِحَالِ إِسْنَادِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ الطِّيْبِيُّ هٰذَا كَلَامٌ لَا يَصِحُّ بِحَالٍ لِأَنَّ فِي الصَّحِيْحَيْنِ سِمَاعُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصٰى فَإِنَّهُ كَانَ تِلْمِيْذُهَا انْتَهٰى وَأَيْضًا قَالَ صَاحِبُ الْمِشْكٰوةِ لَا يَصِحُّ إِسْنَادُ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْهَا وَقَالَ أَبُوْدَاوُدَ هٰذَا مُرْسَلٌ وَإِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ لٰكِنْ لَا بَأْسَ بِهِ لِأَنَّ الْمُرْسَلَ حُجَّةٌ عِنْدَنَا وَعِنْدَ الْجُمْهُوْرِ وَرَوَى الْبَزَّارُ فِي مُسْنَدِهِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ مِثْلَهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی بعض بیبیوں کا بوسہ لیتے پھر نماز ادا فرماتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ) صاحب مشکوٰۃ نے کہا کہ ترمذی کا یہ قول ہے کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک عروۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث کی روایت کرنا صحیح نہیں ہے۔ علامہ طیبی نے اس کا جواب دیا ہے کہ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نہ کرنا کس طرح صحیح نہیں ہے کیونکہ بخاری اور مسلم میں حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شاگرد تھے۔ صاحب مشکوٰۃ نے یہ بھی کہا ہے کہ ابراہیم تیمی کی سند حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے درست نہیں، اور ابوداؤد نے بھی اسی کی تائید میں کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نہیں سُنا اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے کوئی حرج واقع نہیں ہوتا کیونکہ مرسل نہ صرف ہمارے نزدیک بلکہ جمہور کے نزدیک حجت ہے اور بزار نے اپنی سند میں اسناد حسن کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۲۱/۳۹ وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ رَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ الزَّيْلَعِيُّ وَإِسْنَادُ النَّسَائِيِّ عَلٰى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سوتی رہتی تھی اور میرے دونوں پاؤں آپ کے سامنے قبلہ کی طرف رہتے جب آپ سجدہ فرماتے تو مجھے ہاتھ سے ٹھوکا دیتے اور میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور جب آپ کھڑے ہوجاتے تو میں اپنے پاؤں دراز کردیتی آپ فرماتی ہیں کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہ تھے (اس کی روایت امام محی السنۃ نے کی ہے) اور بخاری اور مسلم نے بھی اسی طرح روایت کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

شَرْطِ الصَّحِيْحِ۔

ہے اور زیلعی نے کہا ہے کہ نسائی کے اسناد شرط صحیح کے مطابق ہیں)

۳۲۲ وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً إِلَى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهُ بِيَدِي فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ رَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ وَرَوَى مُسْلِمٌ نَحْوَهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں سو رہی تھی کہ رات میں آپ کو موجود نہ پایا میں نے ہاتھ سے ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر پڑا آپ سجدے میں تھے اور یہ فرما رہے تھے "أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ" (میں آپ کی رضامندی کی پناہ میں آتا ہوں آپ کی ناراضی سے اور آپ کی معافی کی پناہ میں آتا ہوں آپ کے عذاب سے اور میں آپ کی رحمت کی پناہ میں آتا ہوں آپ کے غضب سے، میں آپ کی پوری تعریف نہیں کر سکتا ہوں جس طرح کہ خود آپ نے اپنی تعریف کی ہے) اس کی روایت محی السنۃ نے کی ہے اور مسلم کی روایت بھی اسی طرح ہے)۔

۳۲۳ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَبَّلَتْهُ امْرَأَتُهُ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کے لیے نکلے تو ان کی بیوی نے ان کا بوسہ لیا اور آپ نے نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا (عبد الرزاق)

۳۲۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا أُبَالِي قَبَّلْتُهَا أَوْ شَمَمْتُ رَيْحَانًا۔ (رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ عورت کا بوسہ لوں یا کسی پھول کو سونگھ لوں وضو کے ٹوٹنے میں دونوں برابر ہیں (اس کی روایت عبد الرزاق نے کی ہے) ایسے ہی اوپر کی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کے مس کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۳۲۵ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ اللَّمْسُ هُوَ الْجِمَاعُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ كَنّٰى عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَرَوَى مُحْيِي السُّنَّةِ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَتَادَةَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ لمس (جس کا ذکر قرآن میں آیا اس سے مراد) جماع ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بطور کنایہ جماع کے لیے لمس کا ذکر فرمایا ہے (ابن ابی شیبہ اور ابن جریر

مِثْلَهُ۔

۳۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ أَوْ لَامَسْتُمُ
۴۴ النِّسَاءَ قَالَ هُوَ الْجِمَاعُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ
وَابْنُ جَرِيْرٍ۔

۳۲۷ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْمُلَامَسَةُ الْجِمَاعُ
۴۵ رَوَاهُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ۔

۳۲۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ
۴۶ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ
دَمٍ سَائِلٍ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَقَالَ
صَاحِبُ الْمِشْكٰوةِ۔
قَالَ الدَّارُ قُطْنِيُّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ
لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ وَلَا رَآهُ۔

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ ابْنُ الْهُمَامِ لَا بَأْسَ
بِهِ لِأَنَّ الْمُرْسَلَ عِنْدَنَا وَعِنْدَ جُمْهُوْرِ
الْعُلَمَاءِ حُجَّةٌ اِنْتَهٰى۔
ثُمَّ قَالَ الدَّارُ قُطْنِيُّ فِيْهِ يَزِيْدُ بْنُ
خَالِدٍ وَيَزِيْدُ ابْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُوْلَانِ وَ
الْجَوَابُ عَنْهُ أَنَّهُ رُوِيَ مِنْ طُرُقٍ يُقَوِّيْ
بَعْضُهَا بَعْضًا فَارْتَقٰى إِلٰى مَرْتَبَةِ الْحَسَنِ وَ
رَوَى ابْنُ عَدِيٍّ فِيْ كَامِلِهِ عَنْ زَيْدٍ مِثْلَهُ
مَرْفُوْعًا۔

وَقَالَ الشَّيْخُ الدِّهْلَوِيُّ فِيْ فَتْحِ الْمَنَّانِ
يَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَيَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدِ
اخْتُلِفَ فِيْهِمَا وَقَدْ وُثِّقُوْهُ كَمَا فِي الْكَاشِفِ
لِلذَّهَبِيِّ وَالْمَجْهُوْلُ مَجْهُوْلُ الْعَيْنِ

اور امام محی السنۃ کی روایت مجاہد اور قتادہ سے اسی طرح کی ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ "اولمستم النساء" کی تفسیر میں (لمس کا جو ذکر ہے) اس سے جماع مراد ہے (ابن ابی شیبہ اور ابن جریر)

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ملامسۃ سے مراد جماع ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے اور وہ تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بہنے والے خون سے (وضو ٹوٹ جاتا ہے اس لیے پھر وضو کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ (دار قطنی)

صاحب مشکوٰۃ نے دار قطنی سے دو اعتراض نقل کیے ہیں جن میں پہلا اعتراض یہ ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہ تو سنا ہے اور نہ ان کو دیکھا ہے

شیخ ابن ہمام نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ اس سے کوئی حرج واقع نہیں ہوتا کیونکہ ہمارے اور جمہور کے نزدیک حدیث مرسل حجت ہے

دار قطنی کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اس حدیث کی سند میں یزید ابن خالد اور یزید بن محمد مجہول ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے جن میں بعض کو بعض سے تقویت پہنچتی ہے اور اس طرح سے یہ حدیث مرتبہ حسن تک پہنچ جاتی ہے، علاوہ ازیں ابن عدی کامل میں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح کی حدیث مرفوعاً روایت ہے۔

شیخ دہلوی نے فتح المنان میں صراحت کی ہے کہ یزید بن خالد اور یزید بن محمد کی نسبت اختلاف ہے لیکن بعض علماء نے ان میں سے ایک کی توثیق کی ہے چنانچہ ذہبی کی کاشف میں اسی طرح مذکور ہے اور مجہول سے مراد مجہول العین ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَهُوَ مَنْ لَّمْ يَرْوِ عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ وَّلَمْ يُوَثَّقْ وَمَنْ رَوٰى عَنْهُ اِثْنَانِ اَوْ اَكْثَرُ فَهُوَ لَيْسَ بِمَجْهُوْلٍ۔

کہ جس سے صرف ایک شخص روایت کرے اور وہ قابل بھروسہ نہ ہو اور جس شخص سے دو یا دو سے زیادہ راوی روایت کریں وہ مجہول نہیں، اور چونکہ ان دونوں راویوں یزید بن خالد اور یزید بن محمد سے کئی حضرات نے روایت کی ہے اس وجہ سے یہ مجہول نہیں ہو سکتے۔ ۱۲

ف: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری فرماتے ہیں کہ زخم اگر جسم کے اندر دور تک پھیلا ہو صرف منہ ظاہر ہے اور اس کے گہراؤ میں خون وغیرہ بہتے رہیں کچھ حرج نہیں جب زخم کے منہ پر آکر ڈھلکے گا تب وضو جاتا رہے گا۔ اگرچہ زخم کی سطح سے آگے نہ بڑھے۔

اسی طرح زخم اگر ظاہر جسم ہی پر دور تک پھیلا ہے مگر ایک خط یا ڈورے کی طرح دراز و باریک ہے کہ اس کی اندرونی سطح باہر سے نظر نہیں آتی تو ظاہر یہ ہے کہ اس کا حکم بھی اسی محل اندرونی زخم کی طرح ہوگا کہ خون اندر دورہ کرے تو مضائقہ نہیں اور اگر اس کے کناروں تک آجائے تو بھی مضائقہ نہیں جب تک ڈھلکے نہیں اور اگر اس کے باہر کے کنارے پر اُبل کر بدن کی جلد پر ڈھلکا تو وضو نہ رہے گا اگرچہ زخم کی حد سے آگے نہ بڑھے۔

۳۲۹/۴۷ وَعَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ بِسَنَدِهٖ اِلٰى مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّاَ قَالَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هُوَ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ قَالَ الْحَاكِمُ هُوَ عَلٰى شَرْطِهِمَا۔

حضرت حسین معلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جن کی سند معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتی ہے وہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قے فرمائی اور وضو کیا حضرت معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دمشق کی مسجد میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی تو حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کا ذکر ان کے سامنے کیا تو حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ کہا میں ہی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وضو کا پانی ڈال رہا تھا (ابو داؤد، ترمذی اور نسائی) (ترمذی نے صراحت کی ہے کہ اس باب میں جتنی حدیثیں آئی ہیں ان سب میں یہ حدیث زیادہ صحیح ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق ہے)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی فتاویٰ رضویہ ج اص ۵۲ میں اپنے ایک رسالہ الطراز المعلم فیما ھو حدث من احوال الدم میں فرماتے ہیں کہ قے اگر منہ بھر کر ہو تو ناقض وضو ہے۔ پھر اگر چند بار میں تھوڑی تھوڑی آئے کہ سب ملانے سے منہ بھر کر ہو جائے تو اگر ایک ہی متلی سے آئی ہے وضو جاتا رہے گا اگرچہ قے مختلف مجلسوں میں آئی ہو اور اگر متلی ختم ہو گئی پھر دوسری متلی سے قے آئی تو پہلے متلی کی قے کے ساتھ اس کو ملایا نہیں جائے گا اگرچہ دونوں متلیاں ایک ہی مجلس میں آئی ہوں۔

۳۳۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلٰوةِ قَهْقَهَةً فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلدَّارَقُطْنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا قَهْقَهَ فِي الصَّلٰوةِ أَعَادَ الْوُضُوْءَ وَأَعَادَ الصَّلٰوةَ۔
۴۸

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسے وہ نماز اور وضو دونوں کا اعادہ کرے (اس کی روایت ابن عدی نے کامل میں کی ہے اور دارقطنی کی ایک روایت میں) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا جب نماز میں کوئی قہقہہ لگائے تو نماز اور وضو دونوں کا اعادہ کرے۔

۳۳۱ وَعَنْ مَعْبَدِ بْنِ أَبِي مَعْبَدِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي الصَّلٰوةِ إِذْ أَقْبَلَ أَعْمٰى يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَوَقَعَ فِي زُبْيَةٍ فَاسْتَضْحَكَ الْقَوْمُ فَقَهْقَهُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ قَهْقَهَةً فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ رَوَاهُ إِمَامُنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَرَوَى الدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَدِيٍّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ فِي مَرَاسِيْلِهِ نَحْوَهُ وَرِجَالُ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ رِجَالُ الصَّحِيْحَيْنِ كَذَا فِي نَصْبِ الرَّايَةِ۔
۴۹

حضرت معبد بن ابی معبد الخزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا نماز پڑھنے کے لیے آیا اور ایک گڑھے میں گر گیا قوم کو ہنسی آ گئی اور قہقہہ لگایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم میں سے جس نے قہقہہ لگایا ہے وہ وضو اور نماز ہر دو کا اعادہ کرے (اس کی ہمارے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مسند میں روایت کی ہے اور اس کی روایت دارقطنی، طبرانی، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور ابن عدی نے کی ہے اور ابو داؤد نے بھی اپنے مراسیل میں اسی طرح روایت کی ہے اور عبد الرزاق کی روایت کے رجال بخاری اور مسلم کے رجال ہیں نصب الرایہ میں یہی مذکور ہے)

ف: یہ حدیث مسند امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں مسند اور مرسل ہر دو طرح سے مروی ہے اور کتاب الآثار میں بھی یہ حدیث موجود ہے، اور کتاب الآثار کے رجال سب کے سب ثقہ اور مشہور ہیں اور حضرت معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں۔ ۱۲

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی بہاری نے جامع الرضوی، صحیح البہاری جو کہ فقہ حنفی کی احادیث میں بہترین اور نادر ضخیم کتاب ہے اس میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے قہقہہ لگا کر ہنسنے پر گیارہ احادیث کو مختلف صحابہ کرام سے جن میں حضرت عمر فاروق اعظم حضرت انس بن مالک، حضرت جابر، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت عمران بن حصین۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ذکر کیا ہے۔

ایک حدیث میں ہے جو کہ امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حماد سے اور انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا ہے۔
فِي الرَّجُلِ يُقَهْقِهُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ وَيَسْتَغْفِرُ فَإِنَّهُ أَشَدُّ الْحَدَثِ (رواہ الامام محمد فی کتاب الآثار) اس

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

آدمی کے بارے میں جو نماز میں قہقہہ لگائے تو فرمایا کہ وہ وضو اور نماز کو لوٹائے اور استغفار کرے کیونکہ یہ بہت ہی شدید قسم کا حدث ہے۔ امام صاحب یہی مسئلہ نکالتے ہیں کہ قہقہہ ناقض وضو اور ناقض صلوٰۃ ہے۔

۳۳۲/۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَءَيْتَ رَجُلًا لَقِيَ امْرَأَةً وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَلَيْسَ يَأْتِي الرَّجُلُ اِلَى امْرَأَتِهٖ شَيْئًا اِلَّا قَدْ اَتٰى هُوَ اِلَيْهَا اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يُجَامِعْهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَتَوَضَّاَ وَيُصَلِّيَ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِيَ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ صَاحِبُ الْبَدَائِعِ هٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمُبَاشَرَةَ الْفَاحِشَةَ تَنْقُضُ الْوُضُوْءَ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتلایئے کہ ایک شخص کی ایک عورت سے ملاقات ہوگئی اور وہ ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے اور اس شخص نے اس اجنبی عورت کے ساتھ جماع تو نہیں کیا مگر باقی تمام ایسی چیزیں کیں جس کو ایک مرد اپنی بیوی سے کرتا ہے (تو ایسے شخص کے متعلق کیا حکم ہے) حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اس پر (سورۂ ہود پ۱۲ آیت ۱۱۴ کی) یہ آیت نازل ہوئی۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ. ترجمہ "اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں[1] اور کچھ رات کے حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔" تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کو وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا یہ حکم اسی شخص کے لیے خاص ہے یا تمام ایمان والوں کے لیے ہے ارشاد فرمایا بلکہ تمام ایمان والوں کے لیے عام ہے (ترمذی شریف) صاحب البدائع کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مباشرت[2] فاحشہ وضو توڑ دیتی ہے۔

---

[1]: دونوں کناروں سے مراد فجر، ظہر اور عصر کی نمازیں ہیں اور کچھ رات کے حصوں سے مراد مغرب اور عشاء کی نمازیں ہیں اس آیت کریمہ سے پانچ وقت کی نمازوں کا اشارہ ملتا ہے۔

[2]: مباشرت فاحشہ سے مراد یہ ہے کہ مرد اور عورت برہنہ ہو کر بغیر کپڑوں کے ایک دوسرے کے بدن کو مس کریں اور آلۂ تناسل میں انتشار ہو اور دونوں اپنی شرمگاہوں کو ملا دیں۔ (شرح وقایہ میں اسی طرح مذکور ہے) ۱۲۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

# بَابُ اٰدَابِ الْخَلَاءِ

# آداب بیت الخلاء کا بیان

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ.

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ "اُس میں (یعنی مسجد قبا میں) وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ (تعالیٰ) کو پسند ہیں۔"
(سورہ توبہ ۹ آیت ۱۰۸)

۳۳۳ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء کو جائے تو قبلہ کی جانب رخ کرے نہ پشت بلکہ مشرق کی طرف یا مغرب کی جانب رخ کرے (بخاری ومسلم) (یہ مسئلہ خاص مدینہ والوں کے لیے ہے اس لیے کہ ان کا قبلہ رخ جنوب کی جانب ہے)

قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ صَدْرُ الشَّرِيْعَةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدَنَا عَلٰى عُمُوْمِهٖ يَسْتَوِی الصَّحْرَاءُ وَالْبُنْيَانُ فِیْ حُرْمَةِ الْاِسْتِقْبَالِ وَالْاِسْتِدْبَارِ لِمَا رُوِیَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِیِّ قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالطَّحَاوِیُّ.

شیخ امام صدر الشریعہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث ہمارے نزدیک عام ہے کہ جنگل اور آبادی دونوں جگہ قبلہ کی جانب رخ اور پیٹھ کرنا حرام ہے، اس لیے کہ حضرت عطاء بن یزید لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ملک شام کو آئے تو بیت الخلاء ایسے بنے ہوئے پائے کہ جن کا رُخ قبلہ کی طرف تھا ہم قبلہ کی طرف سے رُخ پھیر لیتے تھے اور استغفار کیا کرتے تھے۔ (بخاری وطحاوی)

۱؎ بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف منہ کرنا یا پیٹھ کرنا دونوں حرام ہیں خواہ گھروں کے اندر بیت الخلاء ہوں یا جنگل میں حاجت کے لیے بیٹھ رہے ہوں دونوں کا حکم ایک ہے۔ یہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ بیت الخلاء میں قبلہ کی جانب رخ کرنا اور اسی طرح پیٹھ کرنا جائز ہے جب کہ بیت الخلاء گھروں کے اندر ہو، البتہ اگر جنگل میں رفع حاجت کے لیے بیٹھیں تو قبلہ کی جانب رخ کرنا یا پیٹھ کرنا دونوں اس حالت میں جائز نہیں ہیں اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک یہ حکم ہے کہ رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا جائز ہے گھروں کے بیت الخلاء میں ہو یا جنگل میں، رہا قبلہ کی طرف رخ کرنا کسی حالت میں ان کے نزدیک جائز نہیں ہے لیکن درحقیقت حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام سے مذہب حنفی کی تائید ہوتی ہے کیونکہ رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے یا پیٹھ کرنے کی ممانعت گھروں یا جنگل دونوں صورتوں میں عام نہ ہوتی تو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بیت الخلاء میں جو قبلہ رخ تھے رفع حاجت کے لیے بیٹھتے وقت قبلہ سے نہ تو اپنے رُخ کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پھیرتے اور نہ استغفار ہی کرتے۔ واضح ہو کہ استغفار دل سے ہوتا تھا کیونکہ ان مقامات میں زبان سے استغفار نہیں کہا جا سکتا یا یوں ہوتا تھا کہ بیت الخلاء میں دل سے استغفار کرتے اور نکلنے کے بعد زبان سے استغفار کرتے۔ ۱۲

۳۳۴ (۲) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ اِسْحٰقَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ وَهُوَ بِمِصْرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَايِيْسِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ اَوِ الْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ۔

حضرت رافع بن اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انھوں نے مصر میں یہ کہتے سُنا کہ بخدا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان بیت الخلاؤں کو کیا کروں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء یا پیشاب کو جائے تو قبلہ کی جانب نہ تو منہ کرے اور نہ پیٹھ۔ (النسائی و طحاوی)

ف: قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے کے بارہ میں آئمہ مجتہدین کے حسب ذیل مسالک ہیں

(۱) امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما کا مسلک یہ ہے کہ قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ اور نہ ہی پیٹھ کرنا جائز ہے۔ نہ جنگل میں نہ بیت الخلاء میں یعنی کسی بھی مقام پر جانب قبلہ ایسا نہیں کر سکتے۔

(۲) امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ بوقت قضائے حاجت قبلہ کی جانب منہ اور پیٹھ کرنا جنگل میں ناجائز البتہ بیت الخلاء میں دونوں جائز ہیں۔

(۳) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک ایک روایت میں امام شافعی کے ساتھ ہے اور دوسری روایت امام احمد کی یہ ہے کہ قبلہ کی جانب منہ کرنا جنگل اور بیت الخلاء دونوں میں ناجائز ہے اور پیٹھ کرنا دونوں میں جائز ہے۔

ان تمام مسالک میں احادیث کے مطابق صحیح ترین مسلک امام اعظم امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگل یا گھر کی قید لگائے بغیر مطلق قضاء حاجت کے وقت قبلہ شریف کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (شرح صحیح مسلم از علامہ غلام رسول سعیدی)

۳۳۵ (۳) وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ نَحْوَهٗ۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا قضاء حاجت کے وقت ہم کو قبلہ رخ ہونے کی ممانعت کی گئی ہے (اور مسلم نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

۳۳۶ (۴) وَعَنْ اُسَامَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ۔

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بول و براز کے وقت قبلہ رُخ رہنے سے منع فرمایا ہے (بزار اور سعید بن منصور)

۳۳۷ (۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا يَسْتَطِبْ بِيَمِيْنِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّحَاوِىُّ۔

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے باپ کی طرح ہوں کہ تمھاری تعلیم اور تربیت کرتا ہوں پس جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب نہ تو منھ کرے اور نہ پیٹھ کرے اور داہنے ہاتھ سے طہارت نہ کرے (امام احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان اور طحاوی)

۳۳۸ ۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنِّىْ اَظُنُّ اَنَّ صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ اَنَّهٗ لَيُعَلِّمُكُمْ كَيْفَ تَاْتُوْنَ الْغَائِطَ فَقَالَ لَهٗ اَجَلْ وَاِنْ شَجَرْتَ اَنَّهٗ لَيَفْعَلُ اِنَّهٗ لَيَنْهَانَا اِذَا اَتٰى اَحَدُنَا الْغَائِطَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ رَوَاهُ الطَّحَاوِىُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ نَحْوَهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کیا ہے کہ ان سے ایک شخص نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم کو تعلیم دیتے ہیں یہاں تک کہ تم کو اس بات کی بھی تعلیم دی گئی کہ تم بیت الخلاء کو کس طرح جاؤ ان صحابی نے اس شخص سے کہا کہ ہاں اگرچہ تم اعتراض کرتے ہو کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسی باتوں کی تعلیم دیتے ہیں آپ نے ہم کو منع فرمایا ہے کہ جب ہم میں سے کوئی بیت الخلاء کو جائے تو قبلہ رخ نہ رہے (طحاوی اور مسلم اور امام احمد)

۳۳۹ ۷ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَمْ يَسْتَدْبِرْهَا فِى الْغَائِطِ كُتِبَ لَهٗ حَسَنَةٌ وَّمُحِىَ عَنْهُ سَيِّئَةٌ رَوَاهُ الطَّبْرَانِىُّ فِى الْاَوْسَطِ وَسَنَدُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیت الخلاء میں قبلہ کی جانب نہ رخ کرے اور نہ پیٹھ کرے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹادیا جاتا ہے (طبرانی نے اس کی روایت اوسط میں کی ہے اور اس کی سند حسن ہے)

۳۴۰ ۸ وَعَنْ اَبِىْ مِجْلَزٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَالَ فِىْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ فِىْ مَرَاسِيْلِهٖ مُرْسَلًا۔

حضرت ابو مجلز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی جانب پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی ہے اس کی روایت ابو داؤد نے اپنی مراسیل میں بطور مرسل[1] کی ہے)

۱ : مرسل حدیث : وہ جس کی سند کے آخیر سے راوی کو ساقط کر دیا جائے مثلاً تابعی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرے اور صحابی کو چھوڑ دے۔ ایسی حدیث امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک معتبر ہے۔

۳۴۱ ۹ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَالَ بِاَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ فِيْ مَرَاسِيْلِهٖ مُرْسَلًا۔

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مساجد کے دروازوں پر پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی ہے (اس کی روایت ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں بطور مرسل کی ہے۔)

۳۴۲ / ۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" اے اللہ میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں ناپاک نر اور مادہ جنوں سے (بخاری و مسلم)

۳۴۳ / ۱۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پاخانے ایسے ہیں جن میں شیاطین حاضر رہتے ہیں لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو یہ دعا پڑھے "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں ناپاک نر اور مادہ جنوں سے (ابوداؤد و ابن ماجہ)

۳۴۴ / ۱۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِقَوِيٍّ قَالَ عَلِيٌّ اِلْقَارِيُّ وَمَعَ هٰذَا يُعْمَلُ بِهٖ فِيْ فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ سِيَّمَا وَقَدْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُ وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهٗ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہ کے درمیان پردہ بسم اللہ کہنے سے پڑتا ہے جب کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو تو بسم اللہ کہے (امام احمد، نسائی و طبرانی)

۳۴۵ / ۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلتے تو فرمایا کرتے غُفْرَانَكَ اے اللہ تیری مغفرت چاہتا ہوں (ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی)

۳۴۶ / ۱۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ" سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ سے تکلیف کو دور فرمایا اور مجھے عافیت دی۔ (ابن ماجہ شریف)

۳۴۷ / ۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

MARKAZ-UL-ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انھوں نے کہا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا گذر دو قبروں پر سے ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کسی ایسی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے جس کا کرنا دشوار تھا (کیونکہ اگر وہ بچنا چاہتے تو آسانی سے بچ سکتے تھے) ان میں سے ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا (یعنی اس بات کی احتیاط نہ کرتا تھا کہ پیشاب کے چھینٹے نہ پڑیں) (مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ یہ پیشاب سے احتیاط نہ کرتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرتا پھرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز شاخ منگوا کر اس کے دو حصے کئے اور ہر ایک ٹکڑا ہر قبر پر لگا دیا لوگوں نے عرض کیا آپ نے ایسا کیوں کیا؟ ارشاد ہوا امید ہے کہ ان کے سوکھنے تک عذاب میں تخفیف ہو جائے گی (بخاری اور مسلم)

**۳۴۸** (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسی دو چیزوں کے بارے میں احتیاط کرو جن کے سبب سے لعنت کی جاتی ہے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ دو چیزیں کیا ہیں جن کے سبب سے لعنت کی جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ جو پیشاب یا پاخانہ پھرتا ہے لوگوں کے راستہ میں یا ان کے سایہ لینے کی جگہ میں (مسلم شریف)

---

**۳۴۹** (۱۷) وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان تین چیزوں سے بچو جن کے سبب لعنت کی جاتی ہے پاخانہ پھرنا نہر اور چشموں کے گھاٹ پر یا سڑکوں پر اور سایہ کی جگہ پر (ابوداؤد و ابن ماجہ)۔

**۳۵۰** (۱۸) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پی رہا ہو تو برتن میں سانس نہ لے (بلکہ برتن کو منھ سے علیحدہ کرکے سانس لے) اور جب بیت الخلاء کو جائے تو داہنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہ چھوئے اور نہ

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اپنے داہنے ہاتھ سے طہارت کرے (بخاری و مسلم)

## قضاء حاجت کے آداب

جب کوئی شخص قضاء حاجت کرنا چاہے تو اگر صحرا میں ہو تو دور کسی جگہ میں چلا جائے جہاں لوگ اسے نہ دیکھیں اگر آبادی میں ہو تو پردہ کرے یا کسی گڑھے وغیرہ میں چلا جائے اور زمین سے قریب ہو کر شرم گاہ سے کپڑا اٹھائے جیسا کہ ابوداؤد شریف کی حدیث میں ہے ننگے سر قضاء حاجت نہ کرے اور نہ ہی اس وقت کوئی بات کرے۔ بائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔ بعد فراغت استنجاء مٹی یا صابن سے ہاتھ دھوئے۔ استنجاء کے لیے مٹی کے ڈھیلے استعمال کرے۔ ہڈی اور گوبر وغیرہ سے استنجاء نہ کرے کہ جنات کی خوراک ہیں۔ غسل خانہ میں پیشاب کرنے کی جگہ پر وضو نہ کرے کیونکہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص غسل خانہ میں پیشاب کر کے پھر وہاں پر غسل نہ کرے۔ یعنی غسل خانہ میں جہاں غسل کا پانی گرتا ہے اس جگہ پر پیشاب نہ کیا جائے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے اکثر وسواس اسی وجہ سے ہوا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نام والی انگوٹھی یا کوئی اور چیز پہن کر بیت الخلاء میں نہ جائے۔ سورج چاند کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے اور نہ ہی کھڑے ہو کر کرے۔ نہ راستہ میں، نہ سایہ کی جگہ میں، نہ کھڑے پانی میں، نہ پھلوں کے گرنے کی جگہ میں اور نہ ہی نہروں کے کناروں پر پیشاب کرے۔ قضاء حاجت کے وقت بائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔ پیشاب کی شرمگاہ کو تین بار حرکت دے کر صاف کرے۔ قضائے حاجت کے وقت اپنی سُرین زمین سے اٹھائی رکھے تاکہ پشت کو گندگی نہ لگ جائے ۱۲

(تفہیم البخاری شرح صحیح بخاری از غلام رسول رضوی مولانا)

۳۵۱ [19] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْسِكَنَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهٖ وَهُوَ يَبُوْلُ وَلَا يَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیشاب کرنے وقت تم میں سے کوئی شخص ہرگز اپنی شرمگاہ کو سیدھے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ سیدھے ہاتھ سے طہارت کرے اور نہ پانی پیتے وقت پانی کے برتن میں سانس چھوڑے (مسلم شریف)

۳۵۲ [20] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَطَابَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَسْتَطِبْ بِيَمِيْنِهٖ لِيَسْتَنْجِ بِشِمَالِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے طہارت کرے تو سیدھے ہاتھ سے طہارت نہ کرے (بلکہ) بائیں ہاتھ سے طہارت کرے (ابن ماجہ)

۳۵۳ [21] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سیدھا ہاتھ پاک کاموں اور کھانے کے لیے مخصوص تھا اور بایاں ہاتھ طہارت اور دیگر ایسی چیزوں کے لیے مخصوص تھا جس سے طبیعت کو ناگواری

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

(رواہ ابوداود) ہوتی ہے (جیسے ناک صاف کرنا وغیرہ) (ابوداؤد شریف)

ف: مسلمانوں کو چاہیے کہ آداب شریعت سے واقف ہوں ان کی رعایت رکھیں اور ان سے غفلت نہ برتیں، اس زمانہ میں لوگوں نے بعض عجیب اطوار اختیار کر رکھے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ کتاب بائیں ہاتھ میں لیتے ہیں اور جوتی دائیں ہاتھ میں، حالانکہ یہ خلاف سنت ہے ۱۲

**۳۵۴ / ۲۲** وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکتحل فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن استجمر فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا ولا حرج ومن اکل فما تخلل فلیلفظ وما لاک بلسانہ فلیبتلع من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اتی الغائط فلیستتر فان لم یجد الا ان یجمع کثیبا من رمل فلیستدبرہ فان الشیطان یلعب بمقاعد بنی آدم من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج رواہ ابوداود وابن ماجۃ والدارمی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سرمہ لگائے تو طاق مرتبہ لگائے اور جس نے اس طرح کیا تو اس نے (امر) مستحب ادا کیا اور جس نے طاق مرتبہ نہ لگایا تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو شخص طہارت کے لیے ڈھیلے لے تو طاق عدد ڈھیلے لے اور جس نے طاق عدد ڈھیلے لئے تو اس نے مستحب (امر) ادا کیا اور جس نے طاق عدد ڈھیلے نہ لئے تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو شخص کھانا کھائے اور خلال کے ذریعہ دانتوں کے درمیان سے کچھ نکالے تو اسے پھینک دے اور جو کچھ زبان کے ذریعہ سے نکالے تو اسے نگل جائے جس نے ایسا کیا تو اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کچھ مضائقہ نہیں اور جو شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو پردہ کرے اگر کوئی دیوار وغیرہ پردے کے لیے نہ پائے تو وہ ریت کا تودہ پیٹھ کے پیچھے (ستر کے لیے) جمع کرے، کیونکہ شیطان انسان کی شرمگاہوں سے کھیلتا ہے (کہ اگر وہ رفع حاجت کے موقع پر پردہ نہ کریں تو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ وہ شرمگاہوں کو دیکھیں) جس نے اس طرح کیا تو اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی)

**۳۵۵ / ۲۳** وعن سلمۃ بن قیس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استجمرت فاوتر رواہ النسائی وقال فیہ الرخصۃ فی الاستطابۃ بحجر واحد۔

حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم طہارت کے لیے ڈھیلے لیتے ہو تو طاق عدد لیا کرو (نسائی شریف) نسائی نے کہا کہ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ایک پتھر یا ڈھیلے سے طہارت کرنے کی اجازت ہے)۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۳۵۶/۲۴ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَهٗ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُّ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْهُ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُ بِهِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذِهٖ رِكْسٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَقَالَ فِيْهِ الرُّخْصَةُ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِحَجَرَيْنِ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مِّثْلَهٗ وَقَالَ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ لِلْغَائِطِ فِيْ مَكَانٍ لَيْسَ فِيْهِ اَحْجَارٌ لِقَوْلِهٖ لِعَبْدِ اللّٰهِ نَاوِلْنِيْ ثَلٰثَةَ اَحْجَارٍ وَلَوْ كَانَ بِحَضْرَتِهٖ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَمَا احْتَاجَ اِلٰى اَنْ يُّنَاوِلَهٗ مِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ الْمَكَانِ فَلَمَّا اَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بِحَجَرَيْنِ وَعَلٰى اَنَّهٗ قَدْ رَاٰى اَنَّ الْاِسْتِجْمَارَ بِهِمَا يُجْزِئُ مِمَّا يُجْزِئُ مِنْهُ الْاِسْتِجْمَارُ بِالثَّلٰثِ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ لَا يُجْزِئُ الْاِسْتِجْمَارُ بِمَا دُوْنَ الثَّلٰثِ لَمَا اكْتَفٰى بِالْحَجَرَيْنِ وَلَاَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ اَنْ يَّبْغِيَهٗ ثَالِثًا فَفِيْ تَرْكِهٖ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اِكْتِفَائِهٖ بِالْحَجَرَيْنِ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے نکلے اور مجھے حکم دیا کہ تین پتھر لے آؤ مجھے دو پتھر ملے میں نے تیسرا پتھر تلاش کیا تو نہیں ملا تو میں خشک لید لے آیا اور تینوں کو لے کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دو پتھر لے لئے اور لید کو پھینک دیا اور فرمایا یہ نجس ہے (نسائی شریف) اور نسائی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں دو پتھر سے طہارت کرنے کی اجازت ملی ہے طحاوی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت کی ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسی جگہ قضاء حاجت کے لیے تشریف رکھے تھے کہ جہاں پتھر نہ تھے اس لیے آپ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوسری جگہ سے تین پتھر لانے کے لیے فرمایا تھا اور اگر اس جگہ پر کچھ پتھر ہوتے تو آپ کو اس کی احتیاج نہ ہوتی کہ دوسری جگہ سے پتھر منگوائیں اور جب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک خشک لید لے آئے تو لید کو پھینک دیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے دو ہی پتھر استعمال فرمائے اور جس طرح تین پتھر سے طہارت ہو جاتی ہے اسی طرح دو سے بھی ہو جاتی ہے اور اگر دو پتھر سے طہارت کرنا کافی نہ ہوتا اور تین کا لینا ضروری ہوتا تو آپ دو پر اکتفا نہ فرماتے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیتے کہ تیسرا پتھر تلاش کریں، جب آپ نے تیسرے کی تلاش کا حکم نہیں دیا تو معلوم ہوا کہ دو پر اکتفا کرنا جائز ہے۔

ف: ڈھیلوں کی کوئی تعداد معین سنت نہیں بلکہ جتنے ڈھیلوں سے صفائی ہو جائے۔ اگر ایک ڈھیلے سے صفائی ہو گئی تو سنت ادا ہو گئی اور اگر دو یا تین ڈھیلوں سے بھی صفائی نہ ہوئی تو سنت ادا نہ ہوئی البتہ مستحب یہ ہے کہ طاق ہوں اور کم از کم تین ہوں اگر ایک یا دو سے صفائی ہو گئی تو تین کی گنتی پوری کر لے اور اگر چار سے صفائی ہو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

ایک اور لے تاکہ طاق ہو جائیں۔

کنکر، پتھر، پھٹا ہوا کپڑا یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں ان سے بھی صفائی کر لینا بلا کراہت جائز ہے جس طرح ہڈی، کھانا گوبر، پکی اینٹ، ٹھیکری، شیشہ، جلد، کوئلہ، جانور کے چارہ سے اور ایسی چیز سے جس کی قیمت ہو اگرچہ ایک آدھ پیسہ ہی سہی ان چیزوں سے استنجاء منع ہے اسی طرح کاغذ سے استنجاء کرنا منع ہے اگرچہ اس پر کچھ نہ لکھا ہو یا کسی کافر کا نام لکھا ہو ان سب صورتوں میں استنجاء کرنا منع ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت۔ علامہ امجد علی اعظمی)

۳۵۷/۲۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهَا زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خشک لید اور ہڈیوں سے طہارت مت کرو، اس لیے کہ یہ تمھارے بھائی جنوں کی غذا ہے (ترمذی و نسائی) اور نسائی نے "زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ" یعنی تمھارے بھائی جنوں کی خوراک ہے) کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

۳۵۸/۲۶ وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِيْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ اَوْ تَقَلَّدَ وِتْرًا اَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِّنْهُ بَرِيْءٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَسَنَدُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے رویفع میرے بعد تمھاری زندگی دراز ہو تو تم لوگوں سے کہہ دینا کہ جس نے اپنی ڈاڑھی میں گرہ لگائی (یعنی اس کو تکلیف سے گھونگر والے بنائے یا ڈاڑھی چڑھائی) یا (گھوڑوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے) ان کے گلوں میں تانت ڈالے یا کسی جانور کے پاخانہ سے یا ہڈی سے طہارت کرے تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں (ابوداؤد و نسائی) (اور نسائی کی سند حسن ہے)

---

۳۵۸/۲۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْهَ اُمَّتَكَ اَنْ يَّسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب جنوں کا وفد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان جنوں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ اپنی امت کو فرما دیجئے کہ وہ ہڈی، لید اور کوئلہ سے طہارت نہ کریں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ہمارا رزق رکھا ہے، اس بناء پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو ان کے استعمال سے منع

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد) — فرما دیا۔ (ابوداؤد شریف)

۳۶۰ ۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسْتَنْجٰى بِبَعْرَةٍ اَوْعَظْمٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مینگنیوں یا ہڈیوں کے ذریعہ طہارت لینے سے ممانعت فرمائی ہے۔ (امام احمد، مسلم، ابوداؤد اور نسائی)

۳۶۱ ۲۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَالَ ثُمَّ مَسَحَ ذَكَرَهٗ بِالتُّرَابِ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا فَقَالَ هٰكَذَا عُلِّمْنَا رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحُلْيَةِ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا اور اس کے بعد مٹی سے طہارت کی پھر ہماری جانب متوجہ ہوکر فرمایا ہم کو ایسی ہی تعلیم دی گئی ہے (اس کی روایت طبرانی نے اوسط میں اور ابونعیم نے حلیہ میں کی ہے)

ف: نیل الاوطار میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پاخانہ کو جائے تو تین پتھروں سے طہارت کرے اور یہ تین پتھر اس کے لیے پانی کے بدلے کافی ہیں (امام احمد، نسائی، ابوداؤد اور دارقطنی) اور نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ اس کی اسناد صحیح حسن ہے) نیل الاوطار نے مزید صراحت کی ہے کہ اس حدیث کے اس قول (فَاِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ اَیْ تُكْفِيْهِ) طہارت کے لیے پانی کے بدلے میں تین پتھر کافی ہیں) حنفی اور شافعی حضرات کی دلیل ہے کہ ڈھیلوں سے طہارت کافی ہے اور پانی سے طہارت کرنا ضروری نہیں، چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیر حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن المسیب اور حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی قول ہے، جب یہ بات ثابت ہوچکی کہ پاخانہ کے لیے بعض اوقات صرف ڈھیلوں سے طہارت کافی ہے تو بالکل اسی طرح پیشاب سے طہارت کے لیے صرف ڈھیلے کا استعمال کافی ہوجاتا ہے کیونکہ ارشاد گرامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے (اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ) پیشاب کے بعد طہارت کیا کرو) جب آپ نے پیشاب کے بعد پانی سے طہارت نہیں فرمائی اور صرف ڈھیلوں پر اکتفا کیا تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ پیشاب کی طہارت کے لیے ڈھیلا کافی ہے۔ ۱۲

واضح رہے کہ یہ بحث پیشاب اور پاخانہ کی طہارت کے لیے پانی کے بدلے صرف ڈھیلوں کے کافی ہونے کے ثبوت میں تھی اور مزید پانی سے طہارت کرنے کا تفصیلی بیان آئندہ حدیثوں میں آرہا ہے۔

۳۶۲ ۳۰ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَبُوْلُ ثُمَّ يَمْسَحُ ذَكَرَهٗ بِحَجَرٍ اَوْ بِغَيْرِهٖ ثُمَّ اِذَا تَوَضَّأَ لَمْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ الْمَاءَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد اپنی شرمگاہ کی پتھر یا کسی اور چیز سے طہارت کرتے اور جب وضو کرتے تو شرمگاہ کو پانی سے نہیں دھوتے تھے (عبدالرزاق)

۳۶۳ ۳۱ وَعَنْ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ

حضرت مولیٰ عمر یسار بن نمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ كَانَ عُمَرُ اِذَا بَالَ قَالَ نَاوِلْنِي شَيْئًا اَسْتَنْجِي بِهٖ فَاُنَاوِلُهُ الْعُوْدَ اَوِ الْحَجَرَ اَوْ يَاْتِي حَائِطًا يَتَمَسَّحُ بِهٖ اَوْ يُمِسُّهُ الْاَرْضَ وَلَمْ يَكُنْ يَغْسِلُهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ اِنَّهٗ اَصَحُّ مَا فِي الْبَابِ نَقَلَهٗ فِي رَسَائِلِ الْاَرْكَانِ وَكَذَا نَقَلَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْحَقِّ۔

روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب پیشاب سے فارغ ہوتے تو مجھے فرماتے کہ کوئی چیز دو کہ میں اس سے طہارت کروں تو میں ان کو لکڑی یا پتھر دیتا وہ دیوار کے پاس آتے اور اس سے طہارت حاصل کرتے یا زمین سے طہارت لیتے اور اپنی شرمگاہ کو پانی سے نہیں دھوتے تھے (بیہقی) اور بیہقی نے کہا ہے کہ اس باب میں جتنی حدیثیں آئی ہیں ان سب میں زیادہ صحیح یہی حدیث ہے اِس کو رسائل الارکان میں نقل کیا ہے اور شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی اس طرح منقول ہے۔

---

۳۶۴ / ۳۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا برتن اور برچھی لے جاتے (تاکہ زمین کو برچھی سے نرم کیا جائے اور پیشاب کے چھینٹیں نہ اڑنے پائیں) اور آپ پانی سے طہارت کرتے (بخاری ومسلم)

۳۶۵ / ۳۳ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْخَلَاءَ اَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ اَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجَى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِاِنَاءٍ اٰخَرَ فَتَوَضَّاَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلاء جاتے تو میں لوٹے یا چھاگل میں پانی لے جاتا اس سے آپ طہارت لیتے پھر ہاتھ کو زمین سے رگڑتے پھر میں پانی کا برتن لاتا تو آپ اس سے وضو فرماتے (ابوداؤد اور دارمی) اور نسائی کی روایت بالمعنی ہے)

۳۶۶ / ۳۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَبْعَرُوْنَ بَعْرًا وَّاَنْتُمْ تَثْلِطُوْنَ ثَلْطًا فَاَتْبِعُوا الْحِجَارَةَ الْمَاءَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ تم سے پہلے کے لوگوں کو مینگنیوں کی طرح حاجت ہوتی تھی اور تم لوگ گوبر کی طرح حاجت کرتے ہو لہٰذا پتھر سے صاف کرنے کے بعد پانی سے طہارت کیا کرو (اس کی روایت ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے اسنادِ حسن کے ساتھ کی ہے)

۳۶۷ / ۳۵ وَعَنْ اَبِي اَيُّوْبَ وَجَابِرٍ وَّاَنَسٍ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ

حضرت ابوایوب، حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جب (سورۂ توبہ ع ۱۳) کی یہ آیت فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ قَالُوْا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِيْ بِالْمَآءِ فَقَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ" اُس میں (یعنی مسجد قبا شریف میں) وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور اللہ (تعالیٰ) کو ستھرے پیارے ہیں نازل ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انصار کی جماعت! اللہ تعالیٰ نے تمہاری طہارت کی تعریف فرمائی ہے تو تمہاری طہارت کس طرح ہوئی ہے؟ انھوں نے کہا ہم نماز کے لئے وضو اور جنابت کے لیے غسل کرتے ہیں (اور ڈھیلوں کے بعد) پانی سے بھی طہارت کر لیتے ہیں ارشاد ہوا یہی بات ہے بس ہمیشہ اس کے پابند رہو (ابن ماجہ)

۳۶۸ / ۴۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ دَلَّ تَصْحِيْحُ التِّرْمِذِيِّ لَهٗ عَلٰى اَنَّهٗ ثَبَتَ عِنْدَهٗ فَانْجَبَرَ مَا ذَكَرَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ فَيَكُوْنُ حُجَّةً وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَضَعَ بَدَلَ نَزَعَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنی انگوٹھی نکال دیتے (ابوداؤد، نسائی اور ترمذی) ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح اور غریب ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے ابن حجر نے کہا کہ امام ترمذی کے نزدیک یہ حدیث ثابت ہے۔ امام ابوداؤد نے جس کمزوری کا ذکر کیا ہے وہ دور ہو گئی تو یہ حدیث حجت ہو گئی۔ ابوداؤد شریف کی ایک حدیث نزع کی جگہ وضع کا لفظ آیا ہے۔

ف: انگوٹھی اس لئے اتارتے کہ اس میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کندہ تھا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ طہارت کرنے والے پر واجب ہے کہ اپنے ساتھ بیت الخلاء میں اللہ تعالیٰ کے نام نہ لے جائے۔ ۱۲

۳۶۹ / ۴۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ اِنْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ اَحَدٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب قضاءِ حاجت کی ضرورت ہوتی تو آپ اتنی دور تشریف لے جاتے کہ کوئی شخص آپ کو نہیں دیکھ سکتا تھا (ابوداؤد شریف)

۳۷۰ / ۴۲ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَرَادَ اَنْ يَّبُوْلَ فَاَتٰى دَمِثًا فِيْ اَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّبُوْلَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں ایک دن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے پیشاب کرنا چاہا تو ایک دیوار کے پاس تشریف لائے جس کی زمین نرم تھی اور پیشاب کیا پھر فرمایا تم میں کسی کو پیشاب کرنے کی ضرورت ہو تو اس کے لیے نرم مقام تلاش کرے (ابوداؤد شریف)

www.waseemziyai.com

۳۷۱/۴۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت کا تقاضا ہوتا تھا تو زمین سے قریب ہونے تک کپڑا نہ اٹھاتے (ترمذی، ابوداؤد اور دارمی)

۳۷۲/۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص حمام میں پیشاب نہ کرے جب کہ اسی میں غسل یا وضو بھی کرتا ہو، اس لیے کہ اکثر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں (ابوداؤد، ترمذی اور نسائی) اور ترمذی اور نسائی نے (ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اور يَتَوَضَّأُ مِنْهُ) کا ذکر نہیں کیا ہے۔

۳۷۳/۴۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہرگز کوئی شخص کسی سوراخ میں پیشاب نہ کرے (ابوداؤد و نسائی)

۳۷۴/۴۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی قضاء حاجت کے لیے اس طرح نہ جائیں کہ اپنی شرمگاہ کو برہنہ رکھ کر گفتگو کرتے رہیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح قضاء حاجت کرنے سے یقیناً غضب میں آتے ہیں۔ (امام احمد، ابوداؤد و ابن ماجہ)

۳۷۵/۴۶ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَالَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیشاب کرنے کے بعد وضو فرماتے اور اپنی شرمگاہ (کی جگہ تہبند پر) پانی چھڑک لیتے تھے۔ (ابوداؤد و نسائی)

ف: ارباب تصوف کی کتابوں میں اس مسئلہ (اپنی شرمگاہ کی جگہ تہبند پر پانی چھڑک لینے) کا نام "بَلُّ السَّرَاوِيْل" پاجامہ کو تر کرنا ہے اور اس کے استحباب کے قائل ہیں اور اس کا مقصد شبہات کو دور کرنا ہے، البتہ کتب فقہ میں اس مسئلہ کا نام نہیں پایا جاتا تو جس کو پیشاب کے قطرے نکلنے کا غالب گمان ہو، اس کی نماز باطل ہوگی ۱۲

۳۷۶/۴۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَاهُ فِيْ

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَوَّلِ مَا أُوْحِيَ إِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ أَخَذَ غُرْفَةً مِّنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ۔

میں ابتداء وحی کے زمانہ میں جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور آپ کو وضو اور نماز کی تعلیم دی۔ وضو سے فارغ ہونے کے بعد چلو بھر پانی لے کر شرمگاہ (کی جگہ ازار) پر چھڑکا (امام احمد و دار قطنی)

۳۷۷/۴۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ نِ الْهَاشِمِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ قَالَ الطِّيْبِيُّ مَعَ ذٰلِكَ فَهُوَ لَمْ يَشْتَدَّ ضُعْفُهُ لِتَعَدُّدِ طُرُقِهِ السَّابِقَةِ فَيَكُوْنُ حُجَّةً فِيْ فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ وضو کریں تو شرمگاہ پر (ازار کی جگہ) پانی چھڑک لیں۔ (ترمذی شریف) امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور میں نے امام بخاری سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی حسن بن علی ہاشمی منکر الحدیث ہے طیبی نے کہا کہ اس کے سابقہ متعدد طرق کی بنا پر اس کا ضعف شدید نہیں ہے لہٰذا یہ حدیث فضائل اعمال میں حجت ہو جائے گی۔

۳۷۸/۴۹ وَعَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهِ يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تخت کے نیچے لکڑی کا ایک پیالہ رہتا تھا جس میں آپ رات کے وقت پیشاب کرتے تھے (ابو داؤد اور نسائی)

۳۷۹/۵۰ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ إِلَّا قَاعِدًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ جَيِّدٌ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثُ عَائِشَةَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جو تم سے بیان کرے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اس کو صحیح نہ سمجھو آپ بیٹھ کر ہی پیشاب کیا کرتے تھے (امام احمد، ترمذی اور نسائی) اور نسائی کے اسناد حسن اور جید ہیں، اور ترمذی نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ حدیث اس باب میں جتنی حدیثیں مروی ہیں ان سب میں زیادہ صحیح ہے۔

۳۸۰/۵۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ إِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُنْظُرُوْا إِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَهُ

حضرت عبد الرحمن بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں ڈھال تھی اس کو آپ نے (بے ستری سے حیا کرنے کی غرض سے) اپنے سامنے رکھا پھر بیٹھ کر اس جانب پیشاب کیا، کسی نے کہا ان کو دیکھو عورتوں کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْحَكَ اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ کَانُوْا اِذَا اَصَابَھُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْہُ بِالْمَقَارِیْضِ فَنَھَاھُمْ فَعُذِّبَ فِیْ قَبْرِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْہُ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی ۔

طرح پیشاب کر رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا، افسوس کیا تجھے معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص پر کیا آفت آئی تھی، جب ان کو پیشاب لگ جاتا تو اس حصہ کو قینچیوں سے کتر دیتے تھے اس شخص نے ان کو اس حکم شرع سے منع کیا تو وہ اپنی قبر میں بتلاءِ عذاب ہوا۔ (ابوداؤد و ابن ماجہ) اور اس حدیث کو نسائی نے عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے ۔

ف : بنی اسرائیل کی شریعت میں نجاست بدن یا کپڑے کو لگ جاتی تو یہ حکم تھا کہ جسم کے اتنے گوشت کو چھیل ڈالیں اور اتنے کپڑے کو کاٹ ڈالیں تو جس شخص کو ان کے اس حکم شریعت کے منع کرنے پر اگرچہ اس میں عقل کے خلاف جان اور مال کا نقصان تھا، عذاب میں بتلا کیا گیا تو شرم وحیا کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کو سامنے رکھ کر ستر پوشی فرمائی تو اس کام سے منع کرنے اور مذاق اڑانے پر ایسا شخص بطریق اولیٰ لائق عذاب ہوگا کیونکہ پردہ اور حیا شریعت اور عقل دونوں حیثیت سے اچھی چیز ہیں ۔ ۱۲

۳۸۱ / ۵۲ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبُوْلُ قَائِمًا فَقَالَ یَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِی السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَدْ صَحَّ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبَاطَۃَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَرَوٰی اِمَامُ الْمَذْھَبِ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْہُ نَحْوَہٗ قِیْلَ کَانَ ذٰلِكَ لِعُذْرٍ ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے رہ کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو کر پیشاب مت کرو، اس کے بعد کبھی میں نے کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ (ترمذی و ابن ماجہ)
شیخ امام محی السنۃ نے کہا ہے کہ صحیح حدیث میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کے گندگی کے ڈھیر پر تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ (بخاری و مسلم) امام المذہب حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت بھی اسی طرح ہے۔ اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ (آپ کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا) عذر کی وجہ سے تھا۔

ف : علماء نے کہا ہے کہ بلا عذر کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ تنزیہی ہے مکروہ تحریمی نہیں ہے۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گھروں کے قریب گندگی کے ڈھیر پر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی وجہ یہ تھی کہ آپ کے گھٹنے کے پچھلے حصہ میں درد تھا یا پشت میں درد ہونے کی وجہ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا، عرب لوگ اس کا علاج اس طرح کیا کرتے تھے یا وہاں بیٹھنے کے لیے جگہ نہ تھی یا آپ نے بیان جواز کے لیے ایسا کیا ہے ۔ (یہ مضمون ردالمختار سے ماخوذ ہے) ۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

۳۸۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
۵۳ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ
بِكُوْزٍ مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ
مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهٖ قَالَ مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا
بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ
سُنَّةً رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیشاب کیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیچھے پانی کا لوٹا لئے کھڑے رہے آپ نے فرمایا اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ کے وضو کے لیے پانی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ مجھے ایسا حکم نہیں ہوا ہے کہ جب کبھی پیشاب کروں تو وضو ہی کرلوں اور اگر میں ایسا کروں تو یہ عمل سنت بن جائے گا۔ (ابو داؤد و ابن ماجہ)۔

# بَابُ السِّوَاكِ

# باب مسواک کرنے کے بیان میں

۳۸۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
۱ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ
عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ
وُضُوْءٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَ
الطَّحَاوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ وَرَوَى
الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ عَنْ عَلِيٍّ مِّثْلَهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا (اسکی روایت امام مالک، امام شافعی، طحاوی اور بیہقی نے سنن میں کی ہے اور طبرانی نے اوسط میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت کی ہے)۔

ف: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسواک ہمارے (حنفیہ) کے نزدیک سنت وضو ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز کی سنت ہے۔ اسی لیے احناف کے نزدیک جو آدمی ایک وضو سے چند نمازیں پڑھے تو ہر نماز کے لیے مسواک کرنا مطلوب نہیں جب تک کہ منہ میں کسی وجہ سے تغیر نہ آگیا ہو اب اس دفع تغیر کے لیے مسواک کرنا مستقل سنت ہوگی۔ کسی آدمی نے وضو بغیر مسواک کے کیا تو اب نماز ادا کرنے سے پہلے صرف مسواک کرے تو سنت ادا ہو جائے گی۔ رسالہ بارق النور فی مقادیر ماء الطہور۔ فتاویٰ رضویہ) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا۔

اس بارے میں بہار شریعت ، فتاویٰ رضویہ ج ا اور جامع الرضوی ج ا میں اس دور کے جید حنفی علماء نے اپنی اپنی کتابوں میں مسائل، فضائل و فوائد مسواک پر بڑی عمدہ ابحاث کی ہیں جو کہ مفید مطالعہ ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۳۸۴ / ۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ بِوُضُوْءٍ وَّمَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ بِسِوَاكٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لیے وضو کا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا (اسی کی روایت امام احمد، نسائی اور حاکم نے مستدرک میں کی ہے)

۳۸۵ / ۳ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا خیال نہ ہوتا تو ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (نسائی، ابن خزیمہ اور حاکم) اور حاکم نے کہا ہے اس کی اسناد صحیح ہے اور امام بخاری نے اس کو تعلیقاً بیان کیا ہے)

۳۸۶ / ۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوْءِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وقت وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (ابن حبان)

۳۸۷ / ۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو نماز عشاء کے دیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (بخاری و مسلم)

ف : حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے اپنی امت پر دشواری کا خیال نہ ہوتا تو نماز عشاء کو دیر سے پڑھنے کا حکم دیتا اس کے متعلق جمہور علماء کا اتفاق ہے کہ عشاء کے دیر سے پڑھنے کا استحباب تہائی رات یا نصف شب تک ہے، البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک اول شب پڑھنا مستحب ہے۔ ۱۲

ف ۲: رد المحتار میں لکھا ہے کہ مسواک کرنا احناف کے نزدیک وضو کی سنت ہے اور شوافع کے نزدیک مسواک نماز کی سنت ہے یہ بحر الرائق میں مذکور ہے اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک ہی وضو سے کئی نمازیں ادا کیں تو احناف کے نزدیک ایسے شخص کا وضو میں ایک دفعہ مسواک کرنا کافی ہوگا اور حدیث میں مسواک کے متعلق جو فضیلت مذکور ہے وہ اس کو حاصل ہو جائے گی لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک ایسے شخص کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وضو میں ایک دفعہ مسواک کر لینا کافی نہ ہوگا بلکہ ہر نماز کے لیے اس کو مسواک کرنا ضروری ہوگا۔ کیونکہ ان کے نزدیک مسواک نماز کی سنت ہے۔

صاحب ردالمحتار نے اس بارے میں احناف اور شوافع کے مسلک کی موافقت پر بڑے عمدہ طریقہ سے توضیح فرمائی ہے فرماتے ہیں کہ امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسواک کی فضیلت میں یہ حدیث روایت کی ہے "صَلَاۃٌ بِسِوَاکٍ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِیْنَ صَلَاۃً بِغَیْرِ سِوَاکٍ" (ایک نماز مسواک کے ساتھ افضل ہے ایسی ستر نمازوں سے جو بغیر مسواک کے ادا کی جائیں) لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک اس حدیث میں مسواک کی جو فضیلت موجود ہے وہ فضیلت اس وقت تک حاصل نہیں ہوگی جب تک کہ مسواک کو ہر نماز کے وقت نہ کیا جائے لیکن احناف کے نزدیک یہ فضیلت اس وقت بھی حاصل ہوجاتی ہے جب کہ وضو کے وقت مسواک استعمال کی جائے اگرچہ کہ نماز کے وقت مسواک نہ کی ہو، احناف کے پاس مسواک کو وضو کی سنت قرار دینے سے اس بات کی نفی نہیں کہ مسواک نماز کے وقت مستحب نہیں بلکہ احناف کے نزدیک مسواک نماز کے وقت بھی مستحب ہے احناف کے نزدیک مسواک جب محفلوں میں لوگوں سے ملاقات کے موقع پر مستحب ہے تو نماز کے وقت جس میں اللہ تعالیٰ سے مناجات اور سرگوشی کی جاتی ہے تو ایسے مبارک موقع پر کیسے مستحب نہ قرار دی جائے گی۔

چنانچہ نماز کے وقت مسواک کو مستحب قرار دینے کا ذکر حلبی نے شرح المنیۃ الصغیر میں کیا ہے اور تاتارخانیہ نے تتمہ سے نقل کیا ہے کہ "وَیُسْتَحَبُّ السِّوَاکُ عِنْدَنَا عِنْدَ کُلِّ صَلَاۃٍ وَوُضُوْءٍ" (مسواک ہمارے یعنی احناف کے نزدیک ہر نماز اور ہر وضو کے وقت مستحب ہے) خلاصہ یہ ہے کہ حدیث میں "عِنْدَ کُلِّ صَلَاۃٍ" کے حکم پر شوافع اور احناف دونوں نے عمل کیا ہے کہ شوافع نے مسواک کو نماز کی سنت قرار دیا اور احناف نے مسواک کو وضو کی سنت قرار دیا نماز کے لیے مستحب رکھا، حدیث پر دونوں نے عمل کیا، فرق صرف اتنا ہے کہ شوافع نے اس کو سنت قرار دیا اور احناف نے مستحب اصحاب ردالمحتار فرماتے ہیں کہ اس نایاب تحریر کی قدر کرو، اور اس کو غنیمت سمجھو ردالمحتار کی عبارت یہاں ختم ہوئی ۱۲

۳۸۸ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْھِمُ السِّوَاکَ مَعَ الْوُضُوْءِ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ اِلٰی اٰخِرِ نِصْفِ اللَّیْلِ رَوَاہُ الْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی السُّنَنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے میری امت پر تکلیف کا اندیشہ نہ ہوتا تو وضو کے ساتھ مسواک کو بھی فرض کر دیتا اور نماز عشاء کو نصف شب کے آخری حصہ تک تاخیر کر دیتا (اس کی روایت حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے سنن میں کی ہے)

۳۸۹ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ تَمَّامِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت جعفر بن تمام بن العباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے اپنے والد تمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ چند صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ارشاد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E ISLAMIA ACADEMY

فَقَالَ مَا أَرَاكُمْ قُلْحًا اِسْتَاكُوْا فَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا أَرَاكُمْ تَدْخُلُوْنَ عَلَيَّ قُلْحًا اسْتَاكُوْا فَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يَّسْتَاكُوْا عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ أَوْ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ رَوَاهُ إِمَامُنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ مُرْسَلًا قَالَ ابْنُ حِبَّانَ تَمَّامُ الرَّاوِيُّ ثِقَةٌ تَابِعِيٌّ وَلَيْسَ هُوَ تَمَّامًا الضَّعِيْفُ -

ہوا کہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تمھارے دانت زرد ہیں تم سب مسواک کیا کرو، اگر مجھے اپنی امت پر تکلیف کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا ایک روایت میں یوں ہے (آپ نے فرمایا کہ) تم میرے پاس کیوں زرد رنگ کے دانت لیے آتے ہو تم سب مسواک کیا کرو، اگر مجھے اپنی امت پر تکلیف کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا یا آپ نے یوں فرمایا کہ ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم دیتا (حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو بطور ارسال روایت کیا ہے) اور ابن حبان نے کہا ہے کہ حضرت تمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ ایک ثقہ تابعی ہیں اور یہ وہ تمام نہیں جو ضعیف ہیں)

۳۹۰ (۸) وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکان میں تشریف لاتے تو ابتدا کس چیز سے فرماتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مسواک سے (مسلم شریف)

۳۹۱ (۹) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تہجد کا ارادہ فرماتے تو اپنا منہ مسواک سے ملتے (بخاری و مسلم)

۳۹۲ (۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ قَالَ الرَّاوِيُّ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ الْخِتَانُ بَدَلَ إِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہیں، اس لیے بمنزلہ فطرت ہیں (۱) مونچھ کتروانا (۲) ڈاڑھی بڑھانا (کم از کم ایک مٹھی تک) (۳) مسواک کرنا (۴) ناک کو پانی سے صاف کرنا (یہ غسل میں فرض ہے اور وضو میں سنت ہے) (۵) ناخن تراشنا (۶) انگلیوں کے جوڑوں کا دھونا (۷) بغل کے بال صاف کرنا (۸) زیر ناف کے بال مونڈھنا (اور پاخانہ کی جگہ کے گرد کے بال کا مونڈھنا بھی مستحب ہے) (۹) پانی سے

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَرَوَى اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ مِثْلَهٗ ۔

طہارت کرنا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں دسویں چیز بھول گیا۔ غالباً وہ کلی کرنا ہے۔ (اس کی روایت مسلم نے کی ہے اور ایک دوسری روایت میں ڈاڑھی رکھنے کی جگہ ختنہ کرنے کا ذکر ہے) (اور ابوداؤد نے بھی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت کی ہے)

---

۳۹۳ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاكُ مُطَهَّرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيْحِهٖ بِلَا اِسْنَادٍ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک کرنا منھ کی پاکی کا سبب ہے اور پروردگار کی خوشنودی کا ذریعہ ہے (امام شافعی، امام احمد، دارمی اور نسائی) اور اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں بغیر اسناد کے ذکر کیا ہے۔

ف: مسواک کو وضو کرنے سے پہلے کرنا چاہیے۔ مسواک سنت مؤکدہ اسی وقت ہے جبکہ منہ میں تغیر ہو۔ اس تحقیق پر جب کہ مسواک کو کرنے سے پہلے دھونا سنت ہے اسی طرح فراغ کے بعد دھو کر رکھی جائے۔ کم از کم اوپر کے دانتوں میں اور نیچے کے دانتوں میں تین تین بار تین نئے پانیوں سے کی جائے۔

کسی شخص کے منہ میں بدبو ہو تو جب تک وہ بدبو دور نہ ہو گی اور مسواک کرتا رہے کیونکہ منہ کی بدبو سے فرشتوں کو اور ساتھ کھڑے ہوئے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اسی لیے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب منہ میں بدبو ہو تو مسجد میں جانا حرام اور نماز میں داخل ہونا منع ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۱ ص ۱۲۹)

۳۹۴ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ الْحَيَاءُ وَيُرْوَى الْخِتَانُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنت ہیں (۱) حیا کرنا، اور ایک روایت میں حیا کے بدلے) ختنہ کرنا ہے اور (۲) عطر لگانا اور (۳) مسواک کرنا، اور (۴) نکاح کرنا (ترمذی شریف)

۳۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَّيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دن یا رات میں سو کر اٹھنے تو ضرور وضو سے پہلے مسواک کرتے (امام احمد اور ابوداؤد)

۳۹۶ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِيْنِي السِّوَاكَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسواک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E ISLAMIA ACADEMY

لاَ غْسِلَهٗ فَاَبْدَءُ بِهٖ فَاسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهٗ وَاَدْفَعُهٗ اِلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ۔

کرنے کے بعد مجھے مسواک عنایت فرماتے تاکہ میں اس کو دھوؤں تو اس کو دھونے سے پہلے میں آپ کی ہوئی مسواک سے خود (بغرض تبرک) مسواک کر لیتی، پھر اس کو دھولیتی (اس کے بعد جب آپ کو ضرورت ہوتی پھر آپ کو دے دیتی (ابوداؤد شریف)

ف: اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ مسواک دھو کر کی جائے۔ اور کرنے کے درمیان بھی دوبارہ دھوئی جائے اور دھو کر رکھی جائے۔ دوسرے یہ کہ مسواک دوسرے سے دھلوانا بھی جائز ہے تیسرے یہ کہ دوسرے کی مسواک کرنا جائز ہے اگر وہ اس سے ناراض نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن شریف برکت کے لیے استعمال کرنا سنت صحابہ ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا برکت کے لیے مسواک کیا کرتی تھیں پھر دھو کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت پاک میں پیش کرتیں ورنہ عورتوں کے لیے مستحب یہ ہے کہ بجائے مسواک کے مسکڑا مسی استعمال کریں۔ ۱۲ (مرآۃ شرح مشکوٰۃ مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی)

ف: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی استعمال کی ہوئی مسواک کو اس کے دھونے کے پہلے اپنے منہ میں پھیر لینا۔ اس سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ دوسرے کی مسواک کو اس کی اجازت سے استعمال کر لینا مکروہ نہیں ہے (از مرقات)

۳۹۷/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِیْ فِی الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِیْ رَجُلاَنِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِیْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ اِلَی الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں خود کو مسواک کرتے دیکھا اتنے میں دو شخص میرے پاس آئے، ان میں ایک دوسرے سے بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو دیا تو مجھ سے کہا گیا بڑے کو دیجئے تو میں نے مسواک بڑے کو دے دی (بخاری و مسلم)

ف: اس حدیث میں جو واقعہ مذکور ہے اس سے مسواک کی بزرگی معلوم ہوتی ہے کہ مسواک ایسی چیز ہے جس کے لیے بڑے کو دینے کا حکم ہوا۔ اس میں اس بات کا بھی اشارہ ہے کہ کھانا اور خوشبو وغیرہ کے دینے میں پہل بڑے ہی سے کرے۔ ۱۲

۳۹۸/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِیْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَطُّ اِلاَّ اَمَرَنِیْ بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ اُحْفِیَ مُقَدَّمَ فِیَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام جب آتے تو مجھے مسواک کرنے کا حکم دیتے اس سے مجھے اندیشہ ہوا کہ کثرت مسواک سے منہ نہ چھل جائے (امام احمد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۳۹۹ ۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اَکْثَرْتُ عَلَیْکُمْ فِی السِّوَاکِ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو مسواک کرنے کے بارے میں کثرت سے تاکید کی ہے۔ (بخاری شریف)

ف : علامہ ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مایہ ناز حدیث شریف کی کتاب جامع الرضوی میں مسواک کے فوائد میں چھبیس ۲۶ احادیث فضائل میں سینتیس ۳۷ احادیث۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک شریف کے بارے میں اڑتیس ۳۸ احادیث۔ مسواک کیسے کی جائے پر تقریباً انتالیس ۳۹ احادیث، مسواک کے مختلف احکامات پر مشتمل کل چار سو ستائیس ۴۲۷ احادیث ذکر فرمائی ہیں، حدیث میں مضامین کے اعتبار سے نہایت عمدہ اور بے مثال کتاب ہے۔

۴۰۰ ۱۸ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَنُّ وَعِنْدَہٗ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا اَکْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَاُوْحِیَ اِلَیْہِ فِیْ فَضْلِ السِّوَاکِ اَنْ کَبِّرْ اَعْطِ السِّوَاکَ اَکْبَرَھُمَا۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کے پاس دو آدمی موجود تھے جن میں ایک دوسرے سے بڑا تھا پس آپ پر مسواک کی فضیلت میں وحی نازل ہوئی کہ بڑے سے شروع کیجئے (یعنی مسواک ان میں سے بڑے کو دیجئے) (ابو داؤد شریف)

۴۰۱ ۱۹ وَعَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَفْضُلُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ یُسْتَاکُ لَہَا سَبْعِیْنَ ضِعْفًا رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس نماز کی فضیلت جس کے لیے مسواک استعمال کی جائے بہ نسبت اس نماز کے جس کے لیے مسواک کا استعمال نہ ہوا ہو ستر درجہ زائد ہے (اس کی روایت بیہقی نے شعب الایمان میں کی ہے)

۴۰۲ ۲۰ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُھَنِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ قَالَ فَکَانَ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ یَشْھَدُ الصَّلَوَاتِ فِی الْمَسْجِدِ وَسِوَاکُہٗ عَلٰی اُذُنِہٖ مَوْضِعَ

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن خالد جھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف کا خوف نہ ہوتا تو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور نماز عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرنے کا حکم دیتا راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت زید بن خالد جھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلَّا اَسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلٰى مَوْضِعِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

مسجد میں نماز کے لیے آیا کرتے تو ان کے کان میں کاتب کے کان کی طرح بجائے قلم کے مسواک رہتی اور نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہی مسواک کر لیتے پھر مسواک کو اس کی جگہ کان پر رکھ دیتے (ترمذی و ابوداؤد) لیکن ابوداؤد نے (وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ) کا ذکر نہیں کیا ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

# بَابُ فَرَائِضِ الْوُضُوْءِ وَسُنَنِهٖ وَاٰدَابِهٖ

# وضو کے فرائض سنتوں اور مستحبات کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ بِالنَّصْبِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ.

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
ترجمہ: ”اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ“ (سورۃ مائدہ ۵ آیت ۶)

ف: اَرْجُلَكُمْ میں دو قرائتیں ہیں ایک اَرْجُلَكُمْ لام کے زبر کے ساتھ اور دوسرے اَرْجُلِكُمْ لام کے زیر کے ساتھ تو لام کے زبر کے ساتھ جو قرأت ہے وہ موزہ نہ پہنے ہوں تو وضو میں پاؤں دھونے سے متعلق ہے اور لام کے زیر کے ساتھ جو قرأت ہے وہ موزہ پہنے ہوئے ہوں تو وضو میں پاؤں کے مسح کرنے سے متعلق ہے ۱۲۔

۴۰۳/۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُتَقَلِّدًا سَيْفَهٗ فَلَقِيَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ زُهْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تَعْمِدُ يَا عُمَرُ فَقَالَ اُرِيْدُ اَنْ اَقْتُلَ مُحَمَّدًا قَالَ وَكَيْفَ تَاْمَنُ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِيْ زُهْرَةَ وَقَدْ قَتَلْتَ مُحَمَّدًا فَقَالَ مَا اَرَاكَ اِلَّا قَدْ صَبَوْتَ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلَى الْعَجَبِ اِنَّ خَتَنَكَ وَاُخْتَكَ صَبَوَا وَتَرَكَا دِيْنَكَ فَمَشٰى عُمَرُ فَاَتَاهُمَا وَعِنْدَهُمَا خَبَّابٌ فَلَمَّا سَمِعَ بِحِسِّ عُمَرَ تَوَارٰى فِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلوار گلے میں لٹکا کر نکلے تو ان سے بنی زہرہ کا ایک آدمی ملا، اس نے پوچھا اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں کا ارادہ ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس شخص نے کہا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے بعد بنی ہاشم اور بنی زہرہ سے کیسے بچ سکو گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے بھی نیا دین اختیار کر لیا ہے (یعنی مسلمان ہو گیا ہے) تو اس شخص نے آپ سے کہا اس سے زیادہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

الْبَیْتِ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْهَیْمَنَةُ
وَكَانُوْا یَقْرَءُوْنَ طٰهٰ قَالَا مَا عَدَا حَدِیْثًا
تَحَدَّثْنَاهُ بَیْنَنَا قَالَ فَلَعَلَّكُمَا قَدْ
صَبَوْتُمَا فَقَالَ لَهٗ خَتَنُهٗ یَا عُمَرُ إِنْ كَانَ
الْحَقُّ فِیْ غَیْرِ دِیْنِكَ فَوَثَبَ عَلَیْهِ عُمَرُ
فَوَطِئَهٗ وَطْأً شَدِیْدًا فَجَاءَتْ أُخْتُهٗ
لِتَدْفَعَهٗ عَنْ زَوْجِهَا فَنَضَحَهَا نَضْحَةً
بِیَدِهٖ فَدَمِیَ وَجْهُهَا فَقَالَتْ وَهِیَ غَضْبَاءُ
وَإِنْ كَانَ الْحَقُّ فِیْ غَیْرِ دِیْنِكَ إِنِّیْ
أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَقَالَ عُمَرُ أَعْطُوْنِیَ
الْكِتَابَ الَّذِیْ هُوَ عِنْدَكُمْ فَأَقْرَأَهٗ وَكَانَ
عُمَرُ یَقْرَأُ الْكِتَابَ فَقَالَتْ أُخْتُهٗ إِنَّكَ
رِجْسٌ وَإِنَّهٗ لَا یَمَسُّهٗ إِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ
فَقُمْ فَاغْتَسِلْ أَوْ تَوَضَّأْ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ
ثُمَّ أَخَذَ الْكِتَابَ فَقَرَأَ طٰهٰ اَلْحَدِیْثُ
رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَأَبُوْ یَعْلٰی وَالْحَاكِمُ
وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّلَائِلِ وَفِی الْحَدِیْثِ
الْاٰخِرِ الَّذِیْ أَخْرَجَهٗ أَبُوْ نُعَیْمٍ فِی
الدَّلَائِلِ وَابْنُ عَسَاكِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رُوِیَ قَوْلُ عُمَرَ بِأَنَّهٗ قَالَ فَقُمْتُ فَاغْتَسَلْتُ
فَأَخْرَجُوْا إِلَیَّ صَحِیْفَةً اَلْحَدِیْثُ هٰذِهِ
الرِّوَایَاتُ كُلُّهَا فِیْ تَارِیْخِ الْخُلَفَاءِ لِلْإِمَامِ
الْعَلَّامَةِ السُّیُوْطِیِّ وَرَوَی الدَّارَ قُطْنِیُّ
نَحْوَهٗ وَقَدْ جَوَّدَهٗ فِیْ نَصْبِ الرَّایَةِ
فَقَالَ اٰثَارٌ جِیِّدَانِ فَسَاقَهٗ وَاٰخَرَ۔

عجیب بات سنو، تمہارے بہنوئی اور تمہاری بہن دونوں نے نیا مذہب اختیار کر لیا ہے اور تمہارا دین چھوڑ دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سُن کر چلے اور بہن بہنوئی کے پاس آئے اس وقت ان کے پاس حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود تھے جب خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آہٹ سُنی کمرہ میں چھپ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر میں داخل ہو گئے اور پوچھا یہ دھیمی آواز کیا تھی؟ اس وقت وہ دونوں ''سورۂ طٰہٰ'' پڑھ رہے تھے۔ دونوں نے کہا ہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے اس کے سوائے کوئی اور بات نہ تھی۔ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا شاید تم دونوں نے نیا دین اختیار کر لیا ہے تو ان سے بہنوئی نے کہا اے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب حق تمہارے دین کے سوا دوسرے دین میں ہے تو کیا پھر بھی اس کو اختیار نہ کیا جائے گا؟ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان پر حملہ کیا اور ان کو خوب روندا، بہن درمیان میں آگئیں تاکہ اپنے شوہر کو مار سے بچائیں تو حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان کو زور سے تھپڑ مارا، اور ان کا چہرہ خون آلود کر دیا۔ بہن نے غضب ناک حالت میں کہا جب حق تمہارے دین کے سوا دوسرے دین میں ہے۔ اور میں اسی لیے گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ کتاب لاؤ جو تمہارے پاس ہے کہ میں اس کو پڑھ کر دیکھوں اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھنا جانتے تھے اس پر ان کی بہن نے کہا تم ناپاک ہو، اس کتاب کو غسل یا وضوء کے ساتھ ہی چھو سکتے ہیں تو اٹھو اور غسل کرو، یا وضو ہی کر لو تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور وضوء کیا پھر کتاب لی اور ''سورۂ طٰہٰ'' پڑھی (آخر حدیث تک پڑھا لیا جائے) استنباط مسئلہ کے لیے یہاں تک کافی ہے (اس کی روایت ابن سعد، ابو یعلی، حاکم اور بیہقی نے دلائل میں کی ہے) اور

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اور دوسری حدیث جس کی تخریج ابو نعیم نے دلائل میں اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کی ہے اس طرح مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں اٹھا اور غسل کیا اس کے بعد ان دونوں نے کتاب نکالی (یہ تمام روایتیں امام علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ الخلفاء میں موجود ہیں اور دار قطنی نے اس کی اسی طرح روایت کی ہے اور نصب الرایہ نے اس حدیث کی سند کو جید کہا ہے (اور اس واقعہ سے متعلقہ) دونوں حدیثوں کی سند کے بارے میں کہا ہے کہ دونوں سندیں جید ہیں اور دونوں حدیثوں کو بیان کیا ہے۔

ف: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن ہاتھ میں لینا چاہا تو آپ کی بہن نے فرمایا اگر قرآن ہاتھ میں لینا چاہتے ہو تو غسل کر دیا وضو کرو، اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وضو نیت کے بغیر صحیح ہے اور یہی حنفی مذہب ہے)

اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ کافر کی نیت معتبر نہیں تو اس واقعہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وضو کرنا بغیر نیت ہی کے تھا۔ کیوں کہ آپ نے اس وقت تک اسلام قبول نہیں کیا تھا اور اسی لیے ہمارے مذہب حنفی کے لحاظ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وضو کرنا درست ہے اگر چہ کہ وہ بغیر نیت کے ہوا ہے کس طرح صحیح ثابت کر سکتے ہیں، حالاں کہ آپ کا وضو صحیح تھا جب ہی تو آپ کی بہن نے آپ کو قرآن دیا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ نیت وضو میں شرعاً مشروط نہیں اب رہا یہ کہ یہ حدیث موقوف ہے تو اس حدیث کا موقوف ہونا ہم کو مضر نہیں کیونکہ ایسے مقامات میں حدیث موقوف کا حکم حدیث مرفوع کے مثل ہے اس لیے ایسے احکام قیاس سے ثابت نہیں ہوتے ہیں۔

دوسری روایت میں جس کی تخریج ابو نعیم نے دلائل میں کی ہے جس کے الفاظ ہیں فَقُمْتُ فَاغْتَسَلْتُ فَاَخْرِجُوْا اِلَیَّ صَحِیْفَۃً " (یعنی میں اٹھا اور غسل کیا اور کہا کہ اس کتاب کو مجھے دے دو) اس میں وضو کا ذکر نہیں ہے اس بارے میں ہمارا قول یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس غسل میں وضو ضمناً خود بخود شامل ہے کیونکہ غسل میں اعضاء وضو کے دھوئے بغیر خود غسل کامل نہیں ہو سکتا اور یہ وضو جو ضمناً ثابت ہوا ہے وہ بغیر نیت ہی کے تھا اور ایسے وضو سے قرآن کو ہاتھ لگانا اور دوسرے عباداتِ مقصودہ جیسے نماز وغیرہ کا ذریعہ بننا صحیح سمجھا جائے گا مگر خود ایسا وضو عبادت نہ ہوگا۔ اس لیے صاحبِ ہدایہ نے مذہبِ حنفی کے لحاظ سے وضو کو عبادت بنانے کے لیے نیت کو وضو کی سنت قرار دی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس نیت وضو میں فرض ہے کیونکہ وضو ان کے پاس نماز کی طرح عبادت

MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

مقصودہ ہے اور عبادت مقصودہ بغیر نیت کے درست نہیں تو جس طرح تیمم میں نیت فرض ہے اسی طرح ان کے نزدیک وضو میں بھی نیت فرض ہے۔

ہمارے احناف کے نزدیک وضو اور تیمم میں نیت کے اعتبار سے فرق کرنے کی دلیل یہ ہے کہ وضو عبادت مقصودہ نہیں بلکہ قربت الٰہی کا ذریعہ ہے اور خود عبادت غیر مقصودہ ہے اس وجہ سے وضو کو عبادت مقصودہ کا ذریعہ بننے کے لیے نیت کی ضرورت نہیں، ہاں عبادت بننے کے لیے نیت کی ضرورت ہے اور نماز ایسے وضو سے جو بغیر نیت کے ہو اس وجہ سے جائز ہے کہ وضو پانی سے کیا جاتا ہے اور پانی فی نفسہ پاک کرنے والا ہے بخلاف تیمم کے کہ وہ مٹی سے کیا جاتا ہے اور مٹی بنفسہ پاک کرنے والی نہیں ہے بلکہ طہارت کی نیت سے وہ پاک کرنے والی بنتی ہے اور اسی لیے تیمم میں ہمارے نزدیک بھی نیت فرض ہے اور بغیر نیت کے تیمم درست ہی نہیں ہوتا تو پانی کو مٹی پر قیاس کر کے نیت کو جس طرح تیمم میں فرض ہے ایسا ہی وضو کے لئے بھی فرض کرنا قیاس مع الفارق ہے واضح رہے کہ تیمم میں نیت اس لیے بھی فرض ہے کہ خود تیمم کے معنوں میں قصد اور نیت داخل ہے اس لیے یہ نیت کے بغیر صحیح نہیں ہو سکتا۔ ۱۲

۴۰۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ یَطْهُرُ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ یَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ یَطْهُرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِی السُّنَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِّثْلَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ حضرت ابن مسعود اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان تینوں صحابہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور بسم اللہ نہ پڑھے تو اس نے صرف وضو کے اعضا کو پاک کیا (دارقطنی) اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی ہی روایت کی ہے)۔

۴۰۵ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ فَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ طَهُرَ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ وَاِنْ لَّمْ یَذْكُرْ لَمْ یَطْهُرْ اِلَّا مَا اَصَابَهُ الْمَآءُ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی وضو کرتا ہے اور بسم اللہ پڑھتا ہے تو اپنا تمام بدن پاک کر لیتا ہے اور اگر بسم اللہ نہ پڑھے تو صرف جس عضو کو پانی پہنچتا ہے اسی عضو کو پاک کرتا ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

۴۰۶ وَعَنْ مَّكْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ طَهُرَ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ وَاِذَا لَمْ یَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ حِیْنَ یَتَوَضَّأُ لَمْ

حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب آدمی وضو کرتا ہے۔ اور بسم اللہ پڑھتا ہے تو اپنے پورے بدن کو پاک کر لیتا ہے اور اگر وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے تو صرف وضو کے اعضاء کو

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

يَطْهُرُ مِنْهُ إِلَّا مَكَانَ الْوُضُوْءِ. رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ.

پاک کرتا ہے (سعید بن منصور)

۴۰۷/۵ وَعَنِ الْحَسَنِ الْكُوْفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ الْوُضُوْءِ طَهُرَ جَسَدُهُ كُلُّهُ فَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ إِلَّا مَا أَصَابَ الْمَاءُ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُرْسَلًا.

حضرت حسن کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو وہ اپنا سارا جسم پاک کر لیتا ہے اور اگر بسم اللہ نہ پڑھے تو جسم کے جس حصہ کو پانی پہنچتا ہے صرف اسی کو پاک کر لیتا ہے (عبدالرزاق)

۴۰۸/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَسَّ طَهُوْرًا سَمَّى اللّٰهَ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي سُنَنِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَزَّارِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَدَأَ الْوُضُوْءَ سَمَّى.

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو شروع فرماتے تو بسم اللہ پڑھتے (دارقطنی) اور بزار کی ایک روایت میں یوں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو شروع فرماتے تو بسم اللہ پڑھتے۔

۴۰۹/۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ نَحْوَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھونے کے بغیر (پانی کے) برتن میں نہ ڈالے، اس لیے کہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ رات کو کہاں کہاں رہا؟ (مسلم شریف) (اور بخاری نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

ف: طہارت میں ہر عضو کا تین بار دھونا سنت مؤکدہ ہے۔ تین مرتبہ سے کم دھونے کی عادت ڈالنا گناہ ہے۔ اعضاء وضو پر پانی ڈالنے کی گنتی معتبر نہیں۔ جتنا عضو دھونے کا حکم ہے اس پورے پر پانی بہہ جانا معتبر ہے۔ مثلاً ہاتھ پر ایک مرتبہ پانی ڈالا کہ تنہا کلائی پر پانی بہا باقی بازو پر بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لیا اور دوسری مرتبہ پانی ڈالا تو کہنی تک پہنچا پھر گیلے ہاتھ سے کہنی کو تر کیا تیسری مرتبہ جب پانی ڈالا تو کہنی سمیت دُھلا اس سے نمازی یہ سمجھتا ہے کہ اس نے تین مرتبہ پانی بہایا ہے حقیقتاً یہ ایک مرتبہ پانی بہایا گیا ہے۔ کیونکہ حکم یہ ہے کہ ہر عضو پر تین مرتبہ پانی بہانا ہے لہٰذا مکمل عضو پر یہ ایک مرتبہ ہوا تھا۔ اس لیے دو مرتبہ اور اسی عضو کو دھویا جائے گا۔ اسی طرح کسی نے عضو وضو پر دو مرتبہ پانی ڈالا اور وہ پانی ایک ہی جگہ پر بہا کچھ حصہ ہر مرتبہ سوکھا رہا اور اس پر پانی نہ بہا اگرچہ بھیگا ہاتھ پھیرا تو وضو ہی نہ ہوگا۔ اگر پانی کم ہے یا سردی ہے یا کسی اور ضرورت کے لیے پانی درکار

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

ہے اس وجہ سے اعضاء وضو ایک ایک بار دھوئے تو مضائقہ نہیں (رسالہ بارق النور فی مقادیر ماء الطہور۔ اعلیٰ حضرت بریلوی) فتاویٰ رضویہ۔

اس مسئلہ پر مزید کلام اور سنّت کی تعریف واقسام اور سنّت غیر مؤکدہ کی تحقیق، احکام اور اس کا مستحب سے فرق اور مکروہ تحریمی وتنزیہی کی بحث جلیل اور یہ کہ مکروہ تنزیہی اصلاً گناہ نہیں اور یہ کہ مکروہ تحریمی مطلقاً گناہ ہے۔ یہ تمام تحقیق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ "بسط الیدین فی السنۃ والمستحب والمکروھین" میں ملاحظہ ہو۔

۴۱۰/۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَضْمَضُوْا وَاسْتَنْشِقُوْا وَالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کلی کرو، اور ناک پانی سے صاف کرو، اور دونوں کان سر کے جزء ہیں (اس کی روایت ابونعیم نے حلیہ میں کی ہے)

۴۱۱/۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِّنْ مَّنَامِهٖ فَتَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو، اور وضو کرے تو تین مرتبہ ناک کو چھنکے، اس لئے کہ شیطان اس کے ناک کے نتھنوں میں رات گذارتا ہے (بخاری) (اور مسلم نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

۴۱۲/۱۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْدَاوٗدَ مَعْنَاهُ۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر وضو کا طریقہ پوچھنے لگا، آپ نے تین تین مرتبہ اعضاء وضو کو دھو کر دکھلایا اور پھر فرمایا کہ اس طرح وضو کیا جائے جس نے تین پر اضافہ کیا اس نے بُرا کیا اور زیادتی کی اور ظلم کیا (نسائی اور ابن ماجہ) (اور ابوداؤد نے اسی کے ہم معنیٰ الفاظ میں روایت کی ہے۔)

ف: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ وضو وغسل میں تین بار سے زائد پانی ڈالنا جبکہ کسی غرض صحیح سے ہو ہرگز اسراف نہیں کہ جائز غرض میں خرچ کرنا نہ خود معصیت ہے نہ بیکار اضاعت۔ اس کی بہت سی مثالیں ہم نے ان پانیوں میں بیان کیں جن کو آب وضو سے مستثنیٰ بتایا اعلیٰ حضرت فرماتے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہیں تبرید (ٹھنڈک) اور تنظیف (صفائی) کی خاطر کوئی آدمی دوبارہ وضو کرتا ہے تو یہ اس کی صحیح غرض ہے اسراف (فضول خرچی) نہیں ہے۔

ان کے علاوہ علماء نے اور بھی دو صورتیں بیان فرمائی ہیں جن سے فضول خرچی اور اضاعتِ مال ثابت نہیں ہوتی ایک کہ وضو علی الوضو کی نیت کرے کہ یہ نور علی نور ہے۔ یعنی پہلے وضو کیا ہوا تھا اب دوبارہ عبادت یا نماز کے لیے وضو کر رہا ہے تو اس میں زیادہ ثواب ہے کیونکہ احادیث کریمہ میں ایسا ہی آیا ہے دوسری یہ کہ وضو کرتے وقت اگر کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہو کہ ایک مرتبہ دھویا ہے یا دو مرتبہ یا تین تو کم پر بنا کر کے تین مرتبہ دھونے کو پورا کرے۔ مثلاً آدمی کو شک ہوا کہ منہ یا ہاتھ یا پاؤں دو ہی مرتبہ دھوئے ہیں تو ایک مرتبہ اور دھو لے اگرچہ واقع میں چار مرتبہ دھویا ہو اگر ایک بار کا خیال ہوا تو دوبارا اور دھوئے تو تین ہو جائیں گے۔ اگر عضو کو بالکل ہی نہ دھونے کا شک واقع ہو تو نئے سرے سے تین مرتبہ مکمل طور پر دھوئے اگرچہ واقع کے لحاظ سے یہ چھ بار ہوا اس لیے یہ اسراف نہیں بلکہ اطمینان قلب حاصل کرنا ہے۔ حضور انور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ کہ شک کی بات چھوڑ کر وہ کر جس میں شک نہ رہے۔ (بارق النور فی مقادیر ماء الطہور) ہر عضو پر اگر تین مرتبہ پانی بہہ جائے تو زیادہ مرتبہ دھونا مناسب نہیں ہے۔

۴۱۳/۱۱ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ أَلَا أُرِيكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ نَحْوَهُ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ اعْتَمَدَ الشَّافِعِيُّ فِي تَكْرَارِ الْمَسْحِ عَلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرِوَايَةُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عُثْمَانَ مُطْلَقَةٌ وَالرِّوَايَاتُ الثَّابِتَةُ عَنْهُ الْمُفَسَّرَةُ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ التَّكْرَارَ وَقَعَ فِيْمَا عَدَا الرَّأْسِ مِنَ الْأَعْضَاءِ وَأَنَّهُ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے مقاعد (ایک مقام) میں وضو فرمایا اور فرمایا کہ کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو نہ بتلا دوں؟ یہ فرما کر آپ نے تین تین مرتبہ اعضاء کو دھویا (مسلم) (اور طحاوی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے) اور بیہقی نے کہا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تکرار مسح کا حکم اسی حدیث سے لیا ہے اور ابو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت مطلق ہے (جس میں تفصیل نہیں) اور وہ روایات جو آپ سے تفصیلی طور پر ثابت ہیں، ان میں وضاحت ہے کہ سر کے سوا بقیہ اعضاء میں تکرار ہے اور سر کا مسح آپ نے ایک ہی مرتبہ فرمایا۔

ف: صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تین مختلف پانیوں سے تین مرتبہ مسح کرنا سنت ہے وہ مسح کا قیاس اعضاء وضو پر کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ تین مرتبہ دھوئے جاتے ہیں تو اسی طرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تین دفعہ مسح کرنا سنت ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OULOOM ISLAMIA ACADEMY

صاحب ہدایہ نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک ایک مرتبہ مسح کرنا سنت ہے اور جو روایات تفصیل سے آئی ہیں ان میں ایک ہی مرتبہ مسح کرنے کا ذکر ہے، البتہ ایک ہی پانی سے سر پر سے ہاتھ اٹھائے بغیر تین مرتبہ مسح کرنا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی مستحب ہے۔ ۱۲

۴۱۴
۱۲ وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ مَسَحَ رَاْسَهٗ وَمَسَحَ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً وَّالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو فرماتے دیکھا ہے آپ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر کے اگلے اور پچھلے حصّہ اور دونوں کنپٹیوں اور دونوں کانوں کا مسح ایک ہی مرتبہ فرمایا (ترمذی شریف)

اور ترمذی نے کہا ہے کہ متعدد اسناد سے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور اکثر صحابۂ کرام اور تابعین رضی اللہ عنہم کا عمل اسی پر رہا ہے اور بخاری کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ آپ نے سر کا مسح کیا تو دونوں ہاتھوں کو سر کے اگلے اور پچھلے حصہ پر ایک ہی مرتبہ گزارا، پھر

ف: اس حدیث پاک سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو فرماتے وقت سر کے مسح کے ساتھ ہی کانوں کا مسح فرمالیا کرتے تھے۔ نئے پانی سے ہاتھوں کو تر کر کے کانوں کا مسح نہیں کرتے تھے۔ یہاں دو باتیں بیان ہوئی ہیں ایک یہ کہ سر کے مسح کے ساتھ ہی کانوں کا مسح دوسری یہ کہ کانوں کے مسح کے لیے آب جدید کی ضرورت۔ مسئلہ اول میں آئمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ سر کے مسح کے ساتھ ہی کانوں کا مسح کیا جائے گا۔ بعض کہتے ہیں کہ چونکہ کان چہرے میں شامل ہیں اس لیے چہرہ دھوتے وقت کانوں کا مسح کر لیا جائے۔

دوسرا مسئلہ کانوں کا مسح سر کے مسح کی تری سے کیا جائے آب جدید (نئے پانی) سے نہ کیا جائے یہ ہمارے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد کا یہی مذہب ہے۔ کیونکہ جن لوگوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو شریف کا ذکر کیا ہے انہوں نے اس بات کو زیادہ تر ذکر کیا ہے کہ آپ سر اور کانوں کا مسح ایک ہی پانی سے کرتے تھے بہت سی احادیث میں اسی طرح بیان ہوا ہے۔
(اشعۃ اللمعات ترجمہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی)

۴۱۵
۱۳ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ مَرَّةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا ہے کہ آپ نے سر کا مسح ایک ہی مرتبہ فرمایا ہے (ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLIA ISLAMIA ACADEMY

۴۱۶ / ۱۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا اِلَّا الْمَسْحَ مَرَّةً مَرَّةً ۔ (رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعضاء وضو کو تین تین دفعہ دھویا کرتے تھے اور سر کا مسح صرف ایک مرتبہ فرماتے (ابن ابی شیبہ)

ف: معلوم ہونا چاہیے کہ مسح کے بارے میں احادیث یا تو مطلق وارد ہوئی ہیں یا ایک بار کے ساتھ مقید ہیں اور یہ سب صحیح احادیث ہیں۔ بعض احادیث میں مرتین (دوبار مسح) کا ذکر بھی آیا ہے اسے دوگنا کے لفظ سے موسوم کرتے ہیں مگر تین دفعہ مسح کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں آیا۔ کیونکہ جو کچھ احادیث میں آیا ہے وہ اسی قدر ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک بار یا دو دو بار یا تین تین بار وضو کیا۔ اور وضو، غسل و مسح دونوں کو شامل ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تین بار مسح کا قول اس حدیث کو دھونے پر قیاس کرنے کی وجہ سے ہے مگر اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں تین بار مسح کا محض احتمال ہے اور دوسری احادیث ایک مرتبہ مسح کرنے پر صریح ہیں۔ اس لیے قواعد کی رو سے محتمل کا حمل متعین کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ مسح کی بناء تخفیف و آسانی پر ہے۔ اسے دھونے پر قیاس نہیں کر سکتے۔

فتح الباری میں لکھا ہے کہ بخاری و مسلم کے کسی بھی طریق میں مسح کے عدد کا ذکر نہیں آیا اور اکثر اسی پر ہیں۔ مگر امام شافعی فرماتے ہیں کہ تین تین بار دوسرے اعضاء وضو کو دھونے کی طرح۔ سر کا مسح بھی تین تین بار کرنا مستحب ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ حضرت عثمان کی تمام احادیث جو صحیح ہیں صرف ایک ایک بار مسح پر دلالت کرتی ہیں۔

شیخ ابن الہمام نے کہا کہ مسح کا تکرار غریب اسناد میں آیا ہے لیکن احادیث صحیحہ کے مخالف ہونے کی بنا پر وہ اہل علم کے نزدیک حجت نہیں بن سکتا۔ ۱۲

پھر جہاں جہاں تکرار مسح کا ذکر ہے اس سے ایک ہی بار کا تکرار مراد ہے۔ نئے پانی سے تکرار نہیں ہے علامہ شمنی نے کہا کہ آب جدید کے ساتھ تین تین بار مسح کرنا بدعت ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایک غریب روایت میں آیا ہے۔ ہاں ایک ہی پانی سے تین بار سر کا مسح کرنا ہدایہ میں اسے مشروع اور جائز قرار دیا گیا ہے۔ ہدایہ کے بعض شارحین نے لکھا ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر کوئی ایک ہی پانی سے تین بار مسح کرے جدید پانی نہ لے تو یہ مسنون ہوگا۔ (اشعۃ اللمعات۔ مترجم مولانا محمد سعید احمد نقشبندی)

۴۱۷ / ۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح فرمایا اس طرح کہ سر کے اگلے اور پچھلے حصہ پر دونوں ہاتھ گذارے اس طور پر کہ سر کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ ULOOM ISLAMIA ACADEMY

حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ مِثْلَهٗ۔

اگلے حصہ سے ابتدا فرمائی پھر دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے۔ بعد ازاں دونوں ہاتھوں کو اس حصہ تک واپس لائے جہاں سے آپ نے ابتداء فرمائی پھر آپ نے دونوں پاؤں کو دھویا (ترمذی) اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس باب میں جتنی حدیثیں مروی ہیں ان سب میں زیادہ صحیح اور زیادہ حسن ہے اور بخاری نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

۴۱۸/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَیْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے سر کا اور دونوں کانوں کے بیرونی اور اندرونی حصہ کا مسح فرمایا (ترمذی شریف)

۴۱۹/۱۷ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَیْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَیْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِاِبْهَامَیْهِ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے سر اور کانوں کا مسح فرمایا (اس طرح سے کہ) کانوں کے اندرونی حصہ کا مسح شہادت کی انگلیوں سے اور بیرونی حصہ کا مسح انگوٹھوں سے فرمایا (نسائی شریف)

۴۲۰/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ تَوَضَّاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَیَدَیْهِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَقَالَ اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا اور سر کا مسح فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ہر دو کان سر میں شامل ہیں (یعنی سر کے مسح کے ساتھ ان کا بھی مسح کیا جائے) ترمذی شریف۔

۴۲۱/۱۹ وَعَنْهُ ذَکَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَکَانَ یَمْسَحُ الْمَاْقَیْنِ وَقَالَ اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَذَکَرَا قَالَ حَمَّادٌ لَا اَدْرِیْ اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ مِنْ قَوْلِ اَبِیْ اُمَامَةَ اَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپ وضو کرتے وقت آنکھوں کے کویوں کو پانی سے ملتے تھے اور یہ بھی فرمایا کہ دونوں کان سر میں شامل ہیں (ابن ماجہ، ابوداؤد اور ترمذی) ابوداؤد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ کے الفاظ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَلِیُّ نِ الْقَارِیُّ وَاَنْتَ خَبِیْرٌ بِاَنَّ مِثْلَ هٰذَا هٰذَا لَا یُقَالُ مِنْ قِبَلِ الرَّاْیِ فَمَوْقُوْفُهٗ فِیْ حُکْمِ الْمَرْفُوْعِ اَیْضًا ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ تو جانتا ہے کہ اس حدیث کی مثل رائے سے نہیں کہی گئی ہے تو ان کی موقوف حدیث بھی مرفوع حدیث کے حکم میں ہے۔

ف : لفظ "ماق" جو اس حدیث میں آیا ہے آنکھ کے اس گوشہ کو کہتے ہیں جو ناک کی طرف ہوتا ہے۔ قاموس میں یہی ہے اور جوہری نے کہا ہے کہ ماق آنکھ کے دونوں گوشوں کو کہتے ہیں، تو افضل یہی ہے کہ دونوں کونوں کو منھ دھوتے وقت مل لیا کریں تاکہ میل نکل جائے۔ ۱۲

ف : حدیث کے الفاظ "اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ" (دونوں کان سر میں شامل ہیں) اس سے دو باتیں نکلتی ہیں، ایک تو یہ کہ کانوں کا مسح سر کے مسح کے ساتھ کرے، دوسرے یہ کہ کانوں کے مسح کے لیے نئے پانی کی ضرورت نہیں ہے۔ ۱۲

۴۲۲ / ۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَّمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَیْهِ مَسْحَةً وَّاحِدَةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو فرماتے دیکھا کہ آپ نے تین تین مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا اور سر اور کانوں کا ایک ہی مرتبہ مسح فرمایا۔ (ابو داؤد شریف)

۴۲۳ / ۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الدَّارَ قُطْنِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِّثْلَهٗ قَالَ ابْنُ الْقَطَّانِ اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ لِاتِّصَالِهٖ وَثِقَةِ رُوَاتِهٖ وَقَالَ الزَّیْلَعِیُّ هٰذَا اَمْثَلُ اِسْنَادًا فِیْ هٰذَا الْبَابِ ۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں کان سر میں شمار کیے جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ) (اور دار قطنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے ابن القطان نے کہا ہے کہ اس کے اسناد صحیح ہیں اس لیے کہ یہ متصل ہے اور اس کے راوی سب ثقہ ہیں اور زیلعی نے کہا کہ اس کے اسناد سب اسنادوں سے زیادہ صحیح ہیں)

۴۲۴ / ۲۳ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ اُذُنَیْهِ مَعَ الرَّاْسِ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنے کانوں کا مسح سر کے مسح کے ساتھ کیا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ کان سر میں شامل ہیں۔ (طحاوی شریف)

۴۲۵ / ۲۴ وَعَنْ رُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-QOOM ISLAMIA ACADEMY

تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ رَأْسَهُ عَلٰى مَجَارِي الشَّعْرِ وَمَسَحَ صُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

ان کے (مکان میں) وضو فرمایا اور سر کے بالوں پر اس طرح مسح فرمایا کہ جمے ہوئے بال پراگندہ نہ ہوئیں۔ کنپٹیوں اور کانوں کے باہر اور اندر بھی مسح فرمایا (طحاوی شریف)

ف: اس حدیث میں "فَمَسَحَ رَأْسَهُ عَلٰى مَجَارِي الشَّعْرِ" ہے مجاری الشعر کے وہی معنی ہیں جس کو ہم نے ترجمہ میں ظاہر کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر کے جمے ہوئے بالوں پر بکھیرنے اور پلٹنے کے بغیر مسح فرمایا اور مجاری الشعر کے یہی معنی ہیں۔ چنانچہ بیہقی نے سنن کبریٰ میں اسی طرح وضاحت کی ہے ۱۲

۴۲۶/۲۵ وَعَنْ حُمَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا مَعَ رَأْسِهِ وَقَالَ إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَأْمُرُ بِالْأُذُنَيْنِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

حضرت حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے دیکھا تو آپ نے سر کے مسح کے ساتھ کانوں کے باہر اور اندر مسح کیا اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ کانوں کا بھی مسح کیا کرو (طحاوی شریف)

۴۲۷/۲۶ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ فَامْسَحُوهُمَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ دونوں کان سر میں شامل ہیں اس لیے ان کا بھی مسح کر لیا کرو۔ (طحاوی شریف)

۴۲۸/۲۷ وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَهُ فِي جُحْرَيْ أُذُنَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ.

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو آپ نے مسح کے وقت اپنی انگلی کانوں کے سوراخ میں داخل فرمائی (ابو داؤد، امام احمد اور ابن ماجہ)

۴۲۹/۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدَ قَالَ عَلِيٌّ الْقَارِيُّ وَفِيهِ أَنَّهُ عَمَلٌ بِأَحَدِ الْجَائِزَيْنِ عِنْدَنَا.

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ آپ نے سر کا مسح اپنے ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے نہیں کیا (بلکہ دوسرے نئے پانی سے کیا۔ (ترمذی) (اور کچھ زیادتی کے ساتھ مسلم نے بھی اس کی روایت کی ہے)

ف: ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ہمارے پاس دونوں امر جائز ہیں ایک تو یہی ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث میں عمل فرمایا ہے اور دوسرا وہ بھی جائز ہے جو اس کے بعد والی حدیث میں آرہا ہے اور اس پر بھی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمل فرمایا ہے۔

۴۳۰/۲۹ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLIYA ISLAMIA ACADEMY

سَلَّمَ تَوَضَّأَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَاءٍ غَيْرَ مِنْ فَضْلِ يَدَيْهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور آپ نے سر کا مسح اپنے ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے فرمایا (ترمذی شریف)

۴۳۱/۳۰ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ مَرَّةً وَّاحِدَةً حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کی ہے ان کے دادا نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سر کا مسح گدی تک ایک ہی دفعہ فرمایا (ابوداؤد شریف)

۴۳۲/۳۱ وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَاْسِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ مِنْ مُقَدَّمِ عُنُقِهٖ۔

(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا کہ سر کے اگلے حصہ سے آپ نے گدی یعنی گردن کے ابتدائی حصہ تک مسح فرمایا (طحاوی شریف)

۴۳۳/۳۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ لِحْيَتَهٗ وَقَفَاهُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ السَّكَنِ)

حضرت عمرو بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کے توسط سے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے اپنی ریش مبارک اور سر کے پچھلے حصہ کا مسح فرمایا (ابن السکن)

۴۳۴/۳۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْحُ الرَّقَبَةِ اَمَانٌ مِّنَ الْغُلِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ فِي الْفِرْدَوْسِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گردن کا مسح کرنا قیامت کے دن طوق سے امن کا سبب ہوگا (اس کی روایت دیلمی نے فردوس میں کی ہے

۴۳۵/۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِيَدَيْهِ عَلٰى عُنُقِهٖ اَمِنَ مِنَ الْغُلِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْنُعَيْمٍ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور دونوں ہاتھوں سے گردن کا مسح کیا تو قیامت کے دن طوق سے محفوظ رہے گا (ابونعیم)

۴۳۶/۳۵ وَعَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ مَسَحَ قَفَاهُ مَعَ رَاْسِهٖ وُقِيَ الْغُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ اَبُوْعُبَيْدٍ مَوْقُوْفًا قَالَ الْعَيْنِيُّ هٰذَا مَوْقُوْفٌ فِيْ حُكْمِ الْمَرْفُوْعِ

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جو شخص سر کے ساتھ سر کے پچھلے حصہ کا مسح کرے تو اس کو قیامت کے روز طوق سے محفوظ رکھا جائے گا (اس کی روایت ابوعبید نے موقوفاً کی ہے (علامہ عینی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لِكَوْنِهٖ مِمَّا لَا مَجَالَ لِلرَّأْيِ فِيْهِ ۔

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ یہ موقوف مرفوع کے حکم میں ہے اس لیے کہ اس میں قیاس کی گنجائش نہیں۔

---

۴۳۷ / ۳۶ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْصِلُ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ ۔

حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کلی علیحدہ پانی سے اور ناک علیحدہ پانی سے صاف کرتے تھے (ابوداؤد شریف)

۴۳۸ / ۳۷ وَعَنْ أَبِيْ وَائِلٍ شَهِدْتُّ عَلِيًّا وَّعُثْمَانَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَّأَفْرَدَ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ ثُمَّ قَالَا هٰكَذَا رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ رَوَاهُ ابْنُ السَّكَنِ فِيْ صَحِيْحِهٖ ۔

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے اور کلی اور ناک علیحدہ علیحدہ پانی سے صاف کرتے تھے، پھر دونوں نے فرمایا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو فرماتے دیکھا ہے (اس کی روایت ابن السکن نے اپنی صحیح میں کی ہے)

---

۴۳۹ / ۳۸ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ شَهِدْتُّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَّأَفْرَدَ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبَغَوِيُّ ۔

حضرت سفیان بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو دیکھا وہ تین تین مرتبہ اعضاء وضو کو دھوتے اور کلی تین دفعہ اور ناک میں پانی تین دفعہ علیحدہ علیحدہ استعمال فرمایا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو فرماتے دیکھا ہے (بغوی)

---

۴۴۰ / ۳۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عَمْرٍو الْيَمَامِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلٰثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا يَأْخُذُ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مَاءً جَدِيْدًا رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ۔

حضرت کعب بن عمرو یمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے وضو فرمایا تو کلی تین دفعہ فرمائی اور ناک کو تین دفعہ صاف کیا اور ہر ایک کے لیے نیا پانی لیتے تھے (طبرانی)

۴۴۱ / ۴۰ وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَّرَّةً رَوَاهُ إِمَامُنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ ۔

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا ایک ایک مرتبہ (اس کی روایت ہمارے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کی ہے)

---

۴۴۲ / ۴۱ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَقَالَ هُوَ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ۔
(رَوَاهُ رَزِیْنٌ)

دو مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا اور فرمایا کہ یہ نورٌ علیٰ نور ہے (رزین)

۴۴۳ (۴۲) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِیْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِیَآءِ قَبْلِیْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِیْمَ رَوَاهُ رَزِیْنٌ وَالنَّوَوِیُّ ضَعَّفَهٗ فِیْ شَرْحِ مُسْلِمٍ وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ وَقَضِیَّةُ کَلَامِ غَیْرِهٖ اِنَّ سَنَدَهٗ حَسَنٌ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا اور فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام اور ابراہیم علیہ السلام کا وضو ہے (یعنی یہ سب حضرات تین تین مرتبہ اعضاء وضو کر دھوتے تھے) (رزین) اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم کی شرح میں اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے لیکن ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ دوسروں نے اس حدیث کی سند کو حسن لکھا ہے۔

۴۴۴ (۴۳) وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِیْ صَفِیَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدُ نِ الْبَاقِرُ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَّمَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ثابت بن ابی صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے ابوجعفر محمد یعنی امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک بار، دو دو بار اور تین تین بار اعضاء وضو کو دھویا ہے؟ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت مجھے ملی ہے) (ترمذی اور ابن ماجہ)

۴۴۵ (۴۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ وَاحِدَةً فَتِلْكَ وَظِیْفَةُ الْوُضُوْءِ الَّتِیْ لَابُدَّ مِنْهَا وَمَنْ تَوَضَّأَ اِثْنَتَیْنِ فَلَهٗ کِفْلَانِ وَمَنْ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا فَذٰلِكَ وُضُوْئِیْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلدَّارَقُطْنِیْ وَالْبَیْهَقِیُّ وَابْنِ حِبَّانَ وَابْنِ مَاجَةَ وَاَحْمَدَ وَالطَّبْرَانِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَّقَالَ هٰذَا وُضُوْءٌ لَّا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا تو ایک ایک مرتبہ اعضاء کا دھونا وضو میں ضروری ہے اور جس نے دو دو مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا تو اس کو دو حصہ اجر ملے گا اور جس نے تین تین مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا یہ میرا اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام کا وضو ہے (اور دارقطنی، بیہقی، ابن حبان، ابن ماجہ، امام احمد اور طبرانی ان سب کی ایک روایت یوں ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک ایک مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا اور فرمایا کہ اس طرح وضو کئے بغیر اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOMI ISLAMIA ACADEMY

يَقْبَلُ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ اِلَّا بِهٖ وَتَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ يُّضَاعِفُ الْاَجْرَ مَرَّتَيْنِ وَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِيْ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوُضُوْءَ يُجْزِئُ مَرَّةً مَرَّةً وَّمَرَّتَيْنِ اَفْضَلُ وَاَفْضَلُهٗ ثَلٰثٌ وَّلَيْسَ بَعْدَهٗ شَيْءٌ

نماز کو قبول نہیں فرماتے اور آپ نے دو دو مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا اور فرمایا یہ وضو اس شخص کا ہے جس کو دوہرا اجر دیا جائے گا اور آپ نے تین تین مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا اور فرمایا کہ یہ میرا اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام کا وضو ہے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ ایک ایک مرتبہ اعضاء وضو کا دھونا کافی ہے اور دو دو مرتبہ دھونا افضل ہے اور اس سے افضل تین مرتبہ دھونا ہے اور اس کے بعد کچھ نہیں (یعنی تین مرتبہ سے زائد دھونا اسراف اور لغو)

۴۴۶ / ۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَّمِيْنِ الْجَنَّةِ قَالَ اَيْ بُنَيَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَآءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے اپنے لڑکے کو کہتے سنا کہ الٰہی میں تجھ سے جنت کے دائیں جانب کے قصر ابیض (یعنی سفید محل) کی درخواست کرتا ہوں حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا اے لڑکے اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کر اور دوزخ سے پناہ مانگ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب اس امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو طہارت اور دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے۔ (امام احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ)

ف: طہارت میں حد سے بڑھنا یہ ہے کہ تین بار سے زیادہ اعضاء کو دھوئے اور پانی زیادہ خرچ کرے اور دھونے میں اس قدر مبالغہ کرے کہ حد وسواس کو پہنچے اور دعا میں حد سے بڑھنا یہ ہے کہ بے ادبی کرے اور مطلب کے مانگنے میں قیدیں لگائے یا ایسی چیز کا سوال کرے جو امکان اور عادت سے باہر ہو۔ ۱۲

۴۴۷ / ۴۶ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُّقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَآءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّا لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غَيْرَ خَارِجَةَ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ وضو کا ایک شیطان ہے جس کا نام ولہان ہے لہذا پانی کے وسوسوں سے بچو، کیوں کہ یہ وسوسے اسی شیطان کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں (ترمذی اور ابن ماجہ)

۴۴۸ / ۴۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَّهُوَ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

یَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ یَا سَعْدُ قَالَ اَفِی الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ کُنْتَ عَلٰی نَهْرٍ جَارٍ
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

کا گذر سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سے ہوا اور وہ وضو کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کیا اسراف ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اگرچہ کہ تم نہر جاری پر بھی کیوں نہ ہو۔
(امام احمد اور ابن ماجہ)

ف: وضو کرتے وقت پانی کو بے دردی کے ساتھ ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ بعض لوگ تو ساری ٹونٹی کھول کر بیٹھ جاتے ہیں اور کتنی کتنی دیر صرف ایک ہی عضو کو دھونے میں لگا دیتے ہیں یا ٹونٹی کھول کر مسواک کرتے رہتے ہیں تو پانی زیادہ ضائع ہوتا رہتا ہے دوران وضو و غسل اندازے اور ضرورت کے مطابق پانی استعمال کرنا چاہیے۔

۴۴۹/۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَکَّةَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِیْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّؤُوْا وَهُمْ عُجَّالٌ فَانْتَهَیْنَا اِلَیْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ یَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی جانب واپس آرہے تھے کہ راستہ میں ایک چشمہ پر پہنچے تو عصر کی نماز کے وقت لوگوں نے جلدی جلدی وضو کر لیا۔ اور ہم نے پہنچ کر دیکھا کہ ان کی ایڑیاں نمایاں طور پر خشک نظر آرہی تھیں تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خشک رہ جانے والی ایڑیوں کے لیے دوزخ کا عذاب ہے۔ لوگو وضو پورا پورا کرو (مسلم شریف)

ف: کچھ لوگ وضو کرتے وقت احتیاط نہیں کرتے ان کے وضو کے اعضاء خشک رہتے ہیں خصوصاً پیشانی کا کچھ حصہ، کانوں کے درمیان کا حصہ، بازوؤں کی کہنیاں ٹھوڑی کے نیچے کا حصہ، پاؤں کی ایڑیاں اور گٹے وغیرہ۔ یہ مواضع احتیاط ہیں۔ دوران وضو ان کی خوب احتیاط چاہیے۔ ورنہ وضو نہ ہوگا کیونکہ وضو میں ان کا دھونا اور ان پر پانی بہانا فرض ہے۔ اگر فرض کی ادائیگی میں کمی رہ جائے بے احتیاطی کی بنا پر تو فرض ادا نہیں ہوتا جس کی بنا پر آدمی گنہگار ہی رہتا ہے۔ اسی لیے تو حدیث پاک میں ایڑیوں کے خشک رہ جانے کی بنا پر عذاب جہنم کی وعید سنائی ہے۔ یہی حال دوسرے اعضاء وضو کا ہے۔

۴۵۰/۴۹ وَعَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَیْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَائِمًا رَوَاهُ

حضرت لقیط بن صبرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے وضو کے متعلق فرمایئے ارشاد ہوا کہ وضو کامل کرو، اور انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرو اور ناک کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ إِلٰى قَوْلِهٖ بَيْنَ الْأَصَابِعِ۔

اچھی طرح صاف کیا کرو مگر یہ کہ تم روزہ دار ہو تو ناک میں پانی پہنچانے میں زیادتی نہ کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ) (اور دارمی نے انگلیوں کے خلال تک روایت کی ہے)

۴۵۱/۵۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم وضو کیا کرو تو دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرو (ترمذی) اور ابن ماجہ کی روایت بھی اسی طرح ہے)

۴۵۲/۵۱ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ وضو فرماتے تو چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں میں خلال فرماتے (ترمذی، ابوداؤد، اور ابن ماجہ)

۴۵۳/۵۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ فَأَدْخَلَهٗ تَحْتَ حَنَكِهٖ فَخَلَّلَ بِهٖ لِحْيَتَهٗ وَقَالَ هٰكَذَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو فرماتے تو چلو بھر پانی ہاتھ میں لے کر ٹھوڑی کے نیچے داخل فرماتے تھے اور اس سے اپنی ریش مبارک کا خلال فرماتے اور ارشاد فرماتے تھے کہ مجھ کو میرے رب نے ایسا ہی حکم دیا ہے (ابوداؤد شریف)

۴۵۴/۵۳ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی داڑھی کا خلال فرمایا کرتے تھے (ترمذی اور دارمی)

۴۵۵/۵۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ عَرَكَ عَارِضَيْهِ بَعْضَ الْعَرْكِ ثُمَّ شَبَّكَ لِحْيَتَهٗ بِأَصَابِعِهٖ مِنْ تَحْتِهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو فرماتے تو دونوں رخساروں کو خفیف سا رگڑتے، پھر داڑھی کے نیچے انگلیوں کے ذریعہ خلال فرماتے۔ (ابن ماجہ شریف)

۴۵۶/۵۵ وَعَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ حَرَّكَ خَاتَمَهٗ فِيْ إِصْبَعِهٖ رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے وضو فرماتے تو انگلی کی انگوٹھی کو حرکت دیتے تھے۔ (دار قطنی اور ابن ماجہ)

۴۵۷/۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنے تمام کاموں میں بقدر امکان داہنے جانب سے شروع کرنے کو پسند فرمانے خواہ وضو (کے وقت یا) کنگھی کرتے وقت یا جوتا پہننے وقت (بخاری اور مسلم)

۴۵۸/۵۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَؤُوْا بِأَيَامِنِكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کپڑے پہنو اور جب وضو کرو تو داہنی طرف سے شروع کیا کرو۔ (امام احمد اور ابوداؤد)

۴۵۹/۵۸ وَعَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَحَسَرَ الْعِمَامَةَ وَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهٖ أَوْ قَالَ نَاصِيَتَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو عمامہ کو سر سے ہٹایا اور سر کے اگلے حصہ پر مسح فرمایا (بیہقی)

۴۶۰/۵۹ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهٖ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى الْحَاكِمُ عَنْ أَبِيْ مَعْقِلٍ نَحْوَهٗ وَقَالَ الشُّمُنِّيُّ وَمَعْلُوْمٌ أَنَّ النَّاصِيَةَ وَمُقَدَّمَ الرَّأْسِ أَحَدُ جَوَانِبِهَا الْأَرْبَعَةِ فَلَوْ كَانَ مَسْحُ الرُّبُعِ لَيْسَ بِمُجْزِئٍ لَمْ يَقْتَصِرْ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ عَلَيْهِ وَلَوْ كَانَ مَسْحُ مَا دُوْنَهٗ مُجْزِئًا لَفَعَلَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَوْ مَرَّةً فِيْ عُمُرِهٖ تَعْلِيْمًا لِلْجَوَازِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ مقام قطریہ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے تو آپ نے مسح فرمانے وقت عمامہ میں ہاتھ داخل فرما کر سر کے اگلے حصہ کا مسح فرمایا (ابوداؤد شریف)

(اور حاکم نے ابومعقل سے ایسی ہی روایت کی ہے علامہ شمنی رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحت کی ہے ناصیہ اور مقدم راس سر کے چاروں جانب میں سر کا ایک جانب ہے اگر سر کے چوتھائی حصہ کا مسح ناکافی ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت اسی پر اکتفاء نہ فرماتے اور اگر اس سے کم پر مسح ہوتا تو آپ چوتھائی سے کم پر بھی مسح فرماتے اور تعلیم جواز کے لیے کم از کم عمر میں ایک مرتبہ ضرور ایسا فرماتے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۴۶۱/۶۰ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ إِذَا تَوَضَّأَ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ وضو کرتے وقت سر کے اگلے حصہ پر مسح کرتے تھے۔ (طحاوی)

۴۶۲/۶۱ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعِمَامَةِ فَقَالَ لَا حَتَّى يُمَسَّ الشَّعْرُ الْمَاءَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَقَالَ بِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ۔

حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مجھے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ملی ہے کہ ان سے عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا (عمامہ پر مسح صحیح) نہیں کیونکہ مسح اس وقت تک درست نہیں جب تک کہ پانی سر کے بالوں تک نہ پہنچ جائے (اس کی روایت امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کی ہے اور وضاحت کی ہے کہ اسی کو اختیار کرتے ہیں اور یہی قول امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے)

۴۶۳/۶۲ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ تَتَوَضَّأُ وَتَنْزِعُ خِمَارَهَا ثُمَّ تَمْسَحُ بِرَأْسِهَا قَالَ نَافِعٌ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ صَغِيرٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَقَالَ بِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يُمْسَحُ عَلَى الْخِمَارِ وَلَا الْعِمَامَةِ بَلَغَنَا أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْعِمَامَةِ كَانَ فَتُرِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے صفیہ بنت ابو عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا کہ وہ وضو کرتیں تو اوڑھنی ہٹا کر سر کا مسح کرتیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس وقت کم عمر تھا (اس کی روایت امام محمد نے کی ہے اور وضاحت کی ہے کہ اسی پر ہمارا عمل ہے کہ نہ تو عمامہ پر مسح کیا جائے اور نہ اوڑھنی پر، ہم کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ عمامہ پر مسح کیا جاتا تھا پھر وہ متروک و منسوخ ہوگیا اور اور یہی قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ہمارے جمہور فقہا کا ہے۔

ف: سر کے مسح کے بارے میں آئمہ کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض آئمہ جیسے امام مالک اور امام احمد وغیرہما سارے سر کے مسح کو واجب قرار دیتے ہیں۔ بعض آئمہ جیسے امام شافعی وغیرہ بعض سر کے مسح کو واجب قرار دیتے ہیں اور بعض کی کوئی حد معین نہیں فرماتے۔ اسی لیے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک ایک انگلی سے مسح کر لینا بھی کافی ہے۔ امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک ایک یا دو انگلیوں سے مسح کرنا صحیح نہیں ہے۔

امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک سر کے چوتھائی حصہ کا مسح کرنا فرض ہے پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے۔ ہماری دلیل بہت ساری احادیث ہیں کہ حضور انور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جب عمامہ شریف پر مسح کرتے تو عمامہ شریف ہٹا کر سر کے اگلے حصے پر مسح فرماتے اگر سارے سر کا مسح فرض ہوتا تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمامہ شریف ہٹا کر سر کے اگلے حصے کا مسح نہ فرماتے بلکہ سارے سر کا مسح کرتے۔

اسی طرح صرف عمامہ شریف پر مسح کرنا جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں صحیح نہیں ہے احادیث میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل مبارک یہ بیان ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشانی پر یا عمامہ شریف ہٹا کر سر کے اگلے حصے کا مسح کیا کرتے تھے پھر عمامہ شریف کے اوپر سارے سر کا مسح کرتے تھے۔ یہی عمل صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے۔ اور یہی امام اعظم امام ابوحنیفہ کا قول اور مذہب ہے کہ صرف عمامہ شریف پر مسح نہ کیا جائے بلکہ عمامہ شریف ہٹا کر چوتھائی حصہ سر کا مسح کر لیا جائے پھر پورے عمامہ پر مسح کر لیا جائے۔

۴۶۴/۶۳ وَعَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت ابوحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو فرماتے دیکھا کہ پہلے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور ان کو پاک کیا پھر تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی لیا اور تین مرتبہ چہرہ کو دھویا اور ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا اور سر کا ایک مرتبہ مسح کیا، پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا، پھر کھڑے ہوئے اور وضو سے بچا ہوا پانی اسی قیام کی حالت میں پی لیا، پھر فرمایا کہ میں تم کو یہ بتلانا چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو کس طرح ہوتا تھا (ترمذی اور نسائی)

۴۶۵/۶۴ وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ دَعَا عَلِيٌّ بِوُضُوْءٍ فَقَرَّبْتُ لَهٗ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا فِيْ وُضُوْئِهٖ ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ لِيْ نَاوِلْنِيْ فَنَاوَلْتُهُ الَّذِيْ فِيْهِ فَضْلُ وُضُوْئِهٖ فَشَرِبَهٗ

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ان کے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کرنے کے لیے پانی طلب کیا تو پانی پیش کیا گیا تو آپ نے تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو پہونچوں تک پانی میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے دھویا۔ پھر تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی لیا۔ پھر تین مرتبہ چہرے کو دھویا، پھر سیدھے ہاتھ کو کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا اسی طرح بائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر سر کا صرف ایک دفعہ مسح کیا، پھر سیدھے پاؤں کو تین دفعہ ٹخنوں سمیت دھویا، پھر اسی طرح بائیں پاؤں کو بھی تین مرتبہ دھویا پھر کھڑے ہو گئے اور مجھ سے فرمایا کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قَآئِمًا فَعَجِبْتُ فَلَمَّا رَاٰی عَجَبِیْ قَالَ لَا تَعْجَبْ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَبَاكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَاَیْتَنِیْ یَقُوْلُ بِوُضُوْئِهٖ هٰذَا وَیَشْرَبُ فَضْلَ وُضُوْئِهٖ قَآئِمًا رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ وَالطَّحَاوِیُّ وَابْنُ جَرِیْرٍ وَصَحَّحَهٗ وَابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ۔

وَفِیْ مُسْنَدِ اِمَامِنَا اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّیْهِ ثَلٰثًا وَمَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَیْهِ ثَلٰثًا وَّمَسَحَ رَاْسَهٗ وَغَسَلَ قَدَمَیْهِ وَقَالَ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ دَعَا بِمَآءٍ فَغَسَلَ كَفَّیْهِ ثَلٰثًا وَتَمَضْمَضَ ثَلٰثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَیْهِ ثَلٰثًا وَّمَسَحَ رَاْسَهٗ ثَلٰثًا وَّغَسَلَ قَدَمَیْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَعْقُوْبَ یَعْنِیْ بِهٖ مَنْ رَوٰی عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَاْسَهٗ ثَلٰثًا عَلٰی اَنَّهٗ وَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی یَافُوْخِهٖ ثُمَّ مَدَّ یَدَیْهِ اِلٰی مُؤَخَّرِ رَاْسِهٖ ثُمَّ اِلٰی مُقَدَّمِهٖ فَجَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّاِنَّمَا ذٰلِكَ مَرَّةٌ وَّاحِدَةٌ لِاَنَّهٗ لَمْ یُبَایِنْ یَدَهٗ وَلَا اَخَذَ الْمَآءَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَهُوَ كَمَنْ

برتن دے دو تو میں نے برتن دے دیا جس میں وضو کا بقیہ پانی تھا تو آپ نے کھڑے ہو کر اس پانی کو پی لیا، اس پر میں نے تعجب کیا، جب میرے تعجب کو دیکھا تو فرمایا کہ تعجب مت کرو میں نے تمہارے اباجان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح وضو فرماتے تھے اور وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی لیتے (نسائی، طحاوی اور ابن جریر) اور ابن جریر نے اس کو صحیح بتلایا ہے اور ابن ابی شیبہ نے بھی اس کی روایت کی ہے) ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ان کی مسند میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو فرمایا تو دونوں ہاتھوں کو پہونچوں تک تین مرتبہ دھویا اور تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک کو پانی سے صاف فرمایا اور تین مرتبہ چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو (کہنیوں سمیت) تین مرتبہ دھویا اور سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھویا اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو ہے اور ایک دوسری روایت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے وضو کے لیے پانی طلب فرمایا اور دونوں ہاتھوں کو پہونچوں تک تین مرتبہ دھویا تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ پانی سے ناک صاف فرمایا اور تین مرتبہ چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ کہنیوں سمیت دھویا اور تین مرتبہ سر کا مسح کیا اور تین مرتبہ پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھویا پھر فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو ہے حضرت عبداللہ بن محمد بن یعقوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وضاحت کی ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ جس شخص نے تین مرتبہ سر کے مسح کرنے کی روایت کی ہے اس کی مراد یہ ہے کہ تین مرتبہ سر کا مسح اس طرح کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے اپنا دست مبارک تالو پر رکھا اور پھر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

جَعَلَ الْمَاءَ فِي كَفِّهِ ثُمَّ مَدَّهُ إِلَى كُوعِهِ أَلَا تَرَى أَنَّهُ بَيَّنَ فِي الْأَحَادِيثِ الَّتِي رُوِيَ عَنْهُ وَهُمُ الْجَارُودُ بْنُ زَيْدٍ وَخَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ وَأَسَدُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ الْمَسْحَ كَانَ مَرَّةً وَاحِدَةً وَبُيِّنَ أَنَّ مَعْنَاهُ مَا ذَكَرْنَا.

دونوں ہاتھوں کو سر کے پچھلے حصہ تک لے گئے پھر وہاں سے ہاتھوں کو سر کے اگلے حصہ تک واپس لائے اور اسی کو تین مرتبہ مسح قرار دیا حالانکہ وہ (پورے سر پر) ایک ہی مرتبہ تھا اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو سر سے الگ نہیں کیا اور نہ تین مرتبہ آپ نے پانی لیا یہ ایسا ہے جیسے کوئی پانی ہاتھ میں لے پھر اس کو پہونچوں کے کنارے تک کھینچ لے جائے، چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جارود بن زید، خارجہ بن مصعب اور اسد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جو روایت کی ہے اس میں صرف ایک مرتبہ مسح کرنے کا ذکر ہے تو جب خود امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ مسح کرنے کی روایت کی ہے تو ایسی صورت میں تین مرتبہ مسح کرنے کا مفہوم وہی ہوگا جس کو ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ ۱۲

۴۶۶/۶۵ وَعَنْ حُمْرَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلٰثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ مِنْ نَحْوِ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

حضرت حمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے دیکھا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پہونچوں تک تین مرتبہ پانی ڈالا اور ان کو دھویا، پھر تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی لے کر ناک سینکا پھر تین مرتبہ چہرے کو دھویا، پھر دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا، اور بائیں ہاتھ کو کہنی سمیت اسی طرح تین مرتبہ دھویا، پھر آپ نے سر کا مسح کیا پھر سیدھے پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین دفعہ دھویا، پھر بائیں پاؤں کو اسی طرح تین دفعہ دھویا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میرے اس وضو کی طرح وضو فرماتے دیکھا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اور دو رکعتیں اس طرح ادا کیں کہ ان رکعتوں میں کوئی وسوسہ نہ لائے تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے (بخاری، مسلم، ابوداؤد، امام احمد، دارقطنی، ابن حبان اور ابن خزیمہ)

۴۶۷/۶۶ وَعَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ

حضرت ابوعلقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

MARKAZ UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

بْنِ عَفَّانَ اَنَّهٗ دَعَا يَوْمًا بِوُضُوْءٍ ثُمَّ دَعَا نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفْرَغَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى وَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثًا اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَاَنْقَاهُمَا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ مِثْلَ هٰذَا الْوُضُوْءِ الَّذِيْ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَوَضَّاْتُهٗ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ثُمَّ قَالَ اَكَذٰلِكَ يَا فُلَانُ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اَكَذٰلِكَ يَا فُلَانُ قَالَ نَعَمْ حَتّٰى اسْتَشْهَدَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَافَقْتُمُوْنِيْ عَلٰى هٰذَا۔

(رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک دن وضو کے لیے پانی طلب کیا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے چند حضرات کو بلوایا پھر اپنے داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بائیں ہاتھ پر ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا، پھر تین مرتبہ کلی فرمائی اور تین مرتبہ ناک میں پانی لیا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین تین مرتبہ دھویا، پھر سر کا مسح فرمایا پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھویا اور صاف کیا پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بالکل اسی طرح وضو فرماتے دیکھا ہے جسطرح تم نے مجھے اب وضو کرتے دیکھا ہے پھر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھ لیں تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا جیسے وہ اس دن پاک تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (حاضرین صحابہ میں سے) ایک سے پوچھا کہ اے فلاں کیا ایسا ہی ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں ایسا ہی ہوا ہے پھر آپ نے دوسرے سے پوچھا بات ایسی ہی ہے؟ تو انھوں نے بھی یہی جواب دیا جی ہاں، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے چند حضرات کی (اس بات پر) گواہی لے لی، پھر فرمایا اللہ بزرگ و برتر کا شکر ہے کہ تم نے اس معاملہ میں میری تائید کی۔ (دار قطنی)

۲۶۸/۶۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْاِبِلِ فَجَاءَتْ نَوْبَتِيْ فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَاَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُّحَدِّثُ النَّاسَ فَاَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهٖ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اونٹوں کی چرواہی کیا کرتے تھے جب میری باری آئی تو میں ایک دن شام کے وقت اونٹوں کو واپس لا رہا تھا میں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے لوگوں سے بیان فرماتے ہوئے پایا، اور آپ (اس وقت) یہ ارشاد فرما رہے تھے ہر وہ مسلمان جو وضو کرے اور اپنے وضوء کو اچھی طرح کرے پھر کھڑا ہو جائے اور دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ دونوں رکعتوں میں اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

لَهُ الْجَنَّةُ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کا دل اور اس کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف رہے تو جنت اس پر واجب ہوگی (مسلم شریف)

۴۶۹/۶۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِیْ سَاعَةٍ مِّنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا کہ اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا ایسا عمل مجھے بتلاؤ کہ جس پر سب سے زیادہ ثواب کی اُمید قائم کی جا سکے کیونکہ میں نے تمہارے دونوں جوتوں کی آہٹ جنت میں اپنے آگے سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا ہے جس پر ثواب کی اُمید سب سے زیادہ کی جا سکتی ہو۔ بجز اس بات کے کہ جب کبھی رات کے یا دن کے کسی حصہ میں طہارت (یعنی وضو یا غسل) کرتا ہوں تو اس طہارت سے اللہ تعالیٰ نے میرے حصّہ میں جو نمازیں مقدر فرمائی ہیں ان کو ضرور پڑھ لیا کرتا ہوں (یعنی وضو کرنے کے بعد نفل ادا کرتا ہوں) (بخاری شریف)

۴۷۰/۶۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ فِیْ اَثَرِ وُضُوْئِهٖ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاحِدَةً كَانَ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَمَنْ قَرَاَهَا مَرَّتَيْنِ كَانَ فِیْ دِيْوَانِ الشُّهَدَآءِ وَمَنْ قَرَاَهَا ثَلٰثًا يَحْشُرُهُ اللّٰهُ مَحْشَرَ الْاَنْبِيَآءِ رَوَاهُ الدَّيْلَمِیُّ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو وضو سے فارغ ہونے کے بعد سورہ (اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ) ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اس کا شمار صدیقین میں ہوگا اور جو دو مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اس کو شہدا کے دفتر میں شریک کیا جائے گا اور جو تین مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا حشر انبیاء علیہم السلام کے ساتھ فرمائے گا (دیلمی)

ف: حلبی کا قول ہے کہ اس خصوص میں اس قسم کی کئی روایتیں موجود ہیں جو فضائل اعمال میں قابلِ قبول ہیں انہی میں سے ایک یہ ہے کہ جس نے وضو کے بعد سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ کو پڑھا تو اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ ۱۲

۴۷۱/۷۰ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ وضو فرماتے تو چہرہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQOOL ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

مبارک کو اپنے کپڑے کے ایک کنارہ سے صاف کر لیتے۔ (ترمذی شریف)

۴۷۱ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُّنَشِّفُ بِهَا اَعْضَاءَهٗ بَعْدَ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَاَبُوْ مُعَاذٍ الرَّاوِيُّ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ قَالَ عَلِيُّ نِ الْقَارِيُّ لَا يُتَصَوَّرُ اَنْ يَّفْعَلَ مِثْلَ عُثْمَانَ وَاَنَسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مِّنْ قِبَلِ اَنْفُسِهِمْ شَيْئًا بَلْ فِعْلُهُمْ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ لِلْحَدِيْثِ اَصْلًا وَّالْعَمَلُ بِالْحَدِيْثِ وَلَوْ ضَعِيْفًا اَوْلٰى مِنَ الْعَمَلِ بِالرَّاْيِ وَلَوْ قَوِيًّا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک کپڑا تھا جس سے آپ وضو کے بعد اعضاء مبارک کو خشک فرما لیا کرتے تھے (ترمذی شریف)

امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث قوی نہیں ہے اور اہل حدیث کے نزدیک ابو معاذ راوی ضعیف ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور ان کے بعد اہل علم کی ایک جماعت نے وضو کرنے کے بعد تولیہ (یعنی اعضائے وضو کو پونچھنے) استعمال کرنے کے بارے میں رخصت دی ہے۔ ملا علی قاری نے کہا کہ حضرت عثمان غنی، حضرت انس اور حضرت حسن بن علی رضوان اللہ علیہم اجمعین سے یہ متصور نہیں ہے کہ وہ اپنی طرف سے کوئی کام کریں۔ بلکہ ان کا فعل اس بات کی دلیل ہے کہ اس حدیث کی اصل ہے۔ اور حدیث اگرچہ ضعیف ہی ہو رائے پر عمل کرنے سے بہتر ہے اگرچہ قوی ہی ہو۔

ف: ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے بعد رومال پیش کیا تو آپ نے اس کو واپس فرمایا اور دست مبارک سے پانی کو پونچھنے لگے۔ اسی بنا پر شوافع کہتے ہیں کہ وضو اور غسل کرنے والے کے لیے مسنون یہ ہے کہ وہ رومال وغیرہ سے اعضاء کو پونچھا نہ کرے۔ لیکن خانیہ میں لکھا ہے کہ احناف کے نزدیک وضو کرنے والے اور غسل کرنے والے کے لیے اعضاء کو کپڑے سے خشک کرنے میں کوئی حرج نہیں اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے اس طرح پونچھا ہے اور یہی صحیح ہے البتہ پونچھنے میں بہت ہی زیادہ نہ کرے۔ چنانچہ شرح کنز اور زیلعی میں مذکور ہے کہ وضو کے بعد کپڑے سے پونچھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اس لیے کہ حضرت عثمان، حضرت انس، حضرت امام حسن بن علی اور حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پونچھنے کی روایت آئی ہے اور معراج الدرایۃ میں مذکور ہے کہ پونچھنے میں بہت ہی زیادتی نہ کرے بلکہ اس طرح پونچھے کہ اعضاء وضو کے پانی کے علامات باقی رہیں، پونچھنے کے مستحب ہونے کی صراحت مصنف قنیہ نے کی ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رومال واپس فرما دیا وہ خود کسی عذر کے لیے ہو، یا یہ بتلانے کے لیے کہ نہ پونچھنا بھی جائز ہے (ماخوذ از مرقات وغیرہ) ۱۲

MARKAZUL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد اول میں فرماتے ہیں کہ جو یہ کہتے ہیں کہ وضو کرنے کے بعد اعضاء وضو کسی کپڑے یا تولیے کے ساتھ پونچھنے سے وضو کا ثواب جاتا رہتا ہے بالکل غلط ہے بغیر ضرورت کے پونچھنا نہ چاہیے۔ اور امیر و متکبر لوگوں کی طرح اس کی عادت نہ ڈالے۔ تو جس وقت پونچھے تو بالکل ہی خشک نہ کر دے کچھ تری بھی اعضائے وضو پر باقی رہنے دے کیونکہ حدیث پاک میں آیا ہے اِنَّ الْوُضُوْءَ یُوْزَنُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ کہ وضو کا پانی قیامت کے دن نیکیوں کے پلے میں رکھا جائے گا۔

ایک دوسری حدیث میں فرمایا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِثَوْبٍ نَظِیْفٍ فَلَا بَأْسَ بِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَھُوَ اَفْضَلُ لِاَنَّ الْوُضُوْءَ یُوْزَنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ سَائِرِ الْاَعْمَالِ۔ یعنی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی وضو کر کے پاکیزہ کپڑے سے پونچھ لے تو کچھ حرج نہیں اور جو ایسا نہ کرے تو یہ بہتر ہے اس لیے کہ قیامت کے دن آب وضو بھی سب اعمال کے ساتھ تولا جائے گا۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ وضو یا غسل کے پانی کو کپڑے کے ساتھ پونچھنے کی اس کے سوا احادیث میں نہ تو کوئی ممانعت ہے اور نہ ہی کراہت بیان ہوئی ہے۔ بلکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعدد احادیث میں اس کا فعل (یعنی کرنا) مروی ہوا ہے۔ جیسے حضرت عائشہ صدیقہ حضرت ابوبکر صدیق حضرت سلمان فارسی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی احادیث میں اعضاء وضو کو کپڑے سے پونچھنے کے متعلق ثبوت ملتا ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ ان چاروں صحابۂ کبار رضی اللہ عنہم کی احادیث اگرچہ ضعیف مگر تعدد طرق سے اس کا انجبار ہوتا ہے معہذا حلیہ میں فرمایا کہ جب حدیث ضعیف بالاجماع فضائل میں مقبول ہے تو اباحت میں بدرجہ اولیٰ مقبول ہوگی۔ اس کے علاوہ اس مسئلہ میں ایک حدیث حسن قولی بھی موجود ہے جسے امام ابوالمحاسن محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب الالمام فی آداب دخول الحمام میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا بَأْسَ بِالْمِنْدِیْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ کہ وضو کے بعد رومال سے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد امام موصوف فرماتے ہیں ھٰذَا الْاِسْنَادُ لَا بَأْسَ بِہٖ اس حدیث کے اسناد میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہم اسی کو اختیار فرماتے ہیں اور ہمارے نزدیک اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ اور یہی قول امام اعظم امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ اور یہیں سے معلوم ہوا کہ وضو و غسل دونوں کا اسباب میں ایک ہی حکم ہے بلکہ بسا اوقات غسل میں کپڑے سے بدن خصوصاً سر پونچھنے کی حاجت بہ نسبت وضو کے زائد ہوتی ہے۔

(رسالۃ تنویر القندیل فی اوصاف المندیل مصنفہ امام احمد رضا قادری)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۴۷۳/۴۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَّ كَانَ اَحَدُنَا يَكْفِيْهِ الْوُضُوْءُ مَالَمْ يُحْدِثْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرماتے اور ہم میں سے بعض ایسے تھے کہ جب تک وضو نہ ٹوٹتا تو ایک ہی وضو سے کئی نمازیں ادا کرتے۔ (دارمی)

۴۷۴/۴۳ وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَرَءَيْتَ وُضُوْءَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْغَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ اَخَذَهٗ فَقَالَ حَدَّثَتْهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ عَامِرِ الْغَسِيْلِ حَدَّثَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْغَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَفَعَلَهٗ حَتّٰى مَاتَ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پوچھا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا باوضو ہونا یا نہ ہونا، ہر دو حالت میں ہر نماز کے لیے وضو کرنا، اس عمل کو انھوں نے کس سے اختیار کیا ہے؟ عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسماء بنت زید بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی اور اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عبد اللہ بن حنظلہ ابن ابی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن کو ملائکہ نے غسل دیا تھا حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دیا گیا تھا خواہ وضو سے ہوں یا بے وضو ہوں، اور جب ہر نماز کے وقت وضو کرنا حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شاق گذرا تو آپ کو ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا اور آپ سے اس طرح پابندی وضو کے بارے میں دور کر دی گئی مگر یہ کہ بے وضو ہونے کی صورت میں تو (وضو ضروری ہے) عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بعد بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ خیال تھا کہ (وضو اور بے وضو ہر دو حالتوں میں ہر نماز کے لیے کرنے کی) ان میں قوت موجود ہے، اس بناء پر وہ مرتے دم تک اس پر عمل کرتے رہے (امام احمد بن حنبل)

۴۷۵/۴۴ وَعَنْ اَبِيْ غُطَيْفٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الظُّهْرَ فَانْصَرَفَ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْ دَارِهٖ فَانْصَرَفْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا نُوْدِيَ بِالْعَصْرِ

حضرت ابو غطیف ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز ظہر پڑھی اس کے بعد وہ اپنے گھر اپنی نشست گاہ کو واپس ہوئے تو میں بھی آپ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَجْلِسِهٖ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا نُوْدِيَ بِالْمَغْرِبِ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ لَهٗ اَيُّ شَيْءٍ هٰذَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلْوُضُوْءُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ فَقَالَ وَقَدْ فَطِنْتَ لِهٰذَا مِنِّيْ لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ اِنْ كَانَ لَكَافٍ وُضُوْئِيْ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلَوَاتِيْ كُلَّهَا مَالَمْ اُحْدِثْ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللهُ لَهٗ بِذٰلِكَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَفِيْ ذٰلِكَ رَغِبْتُ يَا ابْنَ اَخِيْ

(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

کے ساتھ لوٹا، جب عصر کی اذان دی گئی تو آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا، اور وضو فرمایا، پھر آپ گھر سے نکلے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا، اور جب مغرب کی اذان ہوئی تو آپ نے وضو کے لیے پانی طلب کیا اور وضو کیا تو اس پر میں نے پوچھا اے ابو عبد الرحمن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہر نماز کے لیے وضو کرنا کیسا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ میرا ہر نماز کے لیے وضو کرنا سنت نہیں ہے اور مجھے چاہیئے تھا صبح کی نماز کے وضو سے اگر درمیان میں وضو نہ ٹوٹے تو باقی تمام نمازیں پڑھ لوں، ایسا نہیں ہے میرا ہر نماز کے لیے وضو کرنا سنت ہے، اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی وضو کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں تو اے بھتیجے! اسی ثواب کے لیے میرا یہ عمل ہے (طحاوی شریف)

۴۷۶/۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْضَعُ لَهٗ وَضُوْءُهٗ وَسِوَاكُهٗ فَاِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَخَلّٰى ثُمَّ اسْتَاكَ.

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی اور مسواک رکھی جاتی، جب آپ رات میں بیدار ہوتے تو ضرورت سے فارغ ہوتے اور مسواک کیا کرتے (ابو داؤد شریف)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

# بَابُ الْغُسْلِ — یہ باب غسل کے بیان میں ہے

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
ترجمہ: "اور اگر تمھیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو" (سورۃ مائدہ ۵ آیت ۶)

ف: جنابت سے طہارت کاملہ لازم ہوتی ہے۔ جنابت کبھی بیداری میں دفق وشہوت کے ساتھ انزال سے ہوتی ہے اور کبھی نیند میں احتلام سے جس کے بعد اثر پایا جائے حتیٰ کہ اگر خواب یاد آیا مگر تری نہ پائی تو غسل واجب نہ ہوگا۔ اور کبھی سبیلین میں سے کسی میں ادخال حشفہ سے فاعل ومفعول دونوں کے حق میں خواہ انزال ہو یا نہ ہو یہ تمام صورتیں جنابت میں داخل ہیں ان سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ (خزائن العرفان)

وَقَوْلُهٗ:
وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ بِالتَّشْدِيْدِ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
ترجمہ: "اور ان (عورتوں) سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہو جائیں" (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۲)

وَقَوْلُهٗ:
اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
ترجمہ: "یا تم نے عورتوں کو چھوا" (سورۃ نساء ۴ آیت ۴۳)

ف: یعنی تم نے عورتوں سے جماع کیا ہو تو غسل فرض ہے۔

۴۷۷/۱ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ يُنْزِلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِیُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص عورت کے چار شاخوں (یعنی دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں) میں بیٹھ جائے پھر کوشش کرے یعنی جماع کرے تو اس پر غسل واجب ہوگا اگرچہ منی نہ نکلے (اس کی روایت مسلم نے کی ہے اور بخاری کی روایت بھی اسی طرح ہے)

---

ف: چار شاخوں سے مراد عورتوں کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں ہیں اس کا حاصل یہ ہے کہ بوقت جماع ذکر کے سر کو داخل ہو جانے سے غسل لازم ہو جاتا ہے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے خلفاء راشدین اور اکثر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور چاروں اماموں کا یہی مذہب ہے۔ ۱۲

۴۷۸/۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانی سے پانی واجب ہوتا ہے (یعنی غسل انزال منی سے واجب ہوتا ہے بغیر انزال منی کے جماع کرنے سے غسل لازم نہیں آتا) مسلم شریف

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِيُ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ فِي الْاِحْتِلَامِ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

محی السنتہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وضاحت کی ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے کہ منی سے غسل کا وجوب احتلام میں ہے (ترمذی شریف) یعنی خواب میں جماع کرتے ہوئے دیکھے تو بلا انزال غسل واجب نہیں لہٰذا یہ حکم احتلام کے ساتھ مخصوص ہوگا)

٤٧٩/٣ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ خروج منی سے غسل واجب ہوتا ہے اور اگر انزال نہ ہو، اور جماع کرے تو غسل واجب نہیں (یہ حکم ابتداءِ اسلام میں تھا، پھر اس کی ممانعت کر دی گئی ہے اس لیے اگر جماع کرے اور انزال نہ ہو تو بھی غسل واجب ہے) (ترمذی، ابوداؤد، دارمی اور امام احمد) اور ترمذی نے اس کو صحیح بتایا ہے)

٤٨٠/٤ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَآءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَايَةِ أُمِّ سُلَيْمٍ إِنَّ مَآءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ أَبْيَضُ وَمَآءُ الْمَرْأَةِ رَقِيْقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا حق بات سے نہیں شرماتا اگر عورت مثل مرد جماع کا خواب دیکھے تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟ فرمایا کہ ہاں بشرطیکہ منی نظر آئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شرما کر منہ ڈھانک لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا عورت کو بھی احتلام ہوا کرتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں ہوتا ہے۔ تعجب ہے تم پر اے ام سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اگر عورت کو منی نہ ہوتی تو بچہ کس طرح اس کے مشابہ ہوتا (بخاری و مسلم) اور مسلم نے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اپنی روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ مرد کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے۔ اور عورت کی منی پتلی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اور زرد تو ان دونوں میں جس کی منی غالب ہو یا سبقت کر جائے بچہ اسی کے مشابہ ہوا کرتا ہے۔

**۴۸۱/۵** **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَ الْخَطَّابِيُّ فِيْهِ مِنَ الْفِقْهِ اِثْبَاتُ الْقِيَاسِ وَاِلْحَاقُ النَّظِيْرِ بِالنَّظِيْرِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو نیند سے بیدار ہو کر جسم یا کپڑے پر تری دیکھے اور اس کو احتلام یاد نہ ہو، آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ غسل کر لے اور ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کو احتلام یاد ہو اور تری نہ پائے آپ نے ارشاد فرمایا اس پر غسل واجب نہیں۔ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اگر عورت کو ایسا اتفاق پیش آئے تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں غسل واجب ہے کیونکہ عورتیں (پیدائش اور طبائع میں) مردوں کے مانند ہیں۔ ترمذی اور ابوداؤد البتہ دارمی اور ابن ماجہ نے صرف (لَا غُسْلَ عَلَيْهِ) تک روایت کی ہے، خطابی کا بیان ہے کہ اس حدیث میں قیاس کا اثبات اور ایک نظیر کو دوسری نظیر کے حکم سے الحاق کا ثبوت ملتا ہے۔

---

**۴۸۲/۶** **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهٗ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مرد کا ختان (ذکر کا سر) عورت کے ختان (فرج کے ابتدائی) حصہ میں سے گزر جائے (اگرچہ کہ انزال نہ ہو) تو غسل واجب ہو گا۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا پھر ہم دونوں نے غسل کیا (ترمذی و ابن ماجہ)

**۴۸۳/۷** **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب منی تم سے کود کر نکلے تو غسل کر لیا کرو اور امام احمد

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

لِاَحْمَدَ اِذَا خَذَفْتَ الْمَآءَ فَاغْتَسِلْ وَاِذَا لَمْ يَكُنْ خَاذِفًا فَلَا تَغْتَسِلْ۔

بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک روایت میں ہے کہ جب منی کو دکر نکلے تو غسل کر لیا کرو اور جب کو دکر نہ نکلے تو غسل نہ کرو۔

ف : امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ منی اپنے محل (یعنی مرد کی پشت اور عورت کے سینہ) سے جدا ہوتے وقت شہوت چاہیے۔ پھر اگرچہ بلا شہوت منی نکلے غسل واجب ہو جائے گا شلاً کسی کو احتلام ہوا اور نظر و فکر سے یا کسی اور طریقہ سے سوائے ادخال سے (یعنی عورت سے ہمبستری کی وجہ سے شہوت کے ساتھ) منی نہ نکلی اور اس نے عضو تناسل کو مضبوط تھام لیا منی کو نکلنے نہ دیا یہاں تک کہ شہوت ختم ہو گئی یا بعض لوگ سانس اوپر چڑھا کر اترتی ہوئی منی کو روک لیتے ہیں یا بعض لوگوں سے شدت ضعف کی بنا پر یا کروٹ بدل لینے کی بنا پر یا اٹھ کر بیٹھنے کی وجہ سے یا پشت پر پانی کا چھینٹا دے لینے کی بنا پر منی رک جاتی ہے۔ غرض کہ کسی طرح شہوت کے وقت اترتی ہوئی منی کو روک لیا یا خود رک گئی پھر جب شہوت جاتی رہی تو اس وقت منی نکلی اس بارے میں امام اعظم امام ابوحنیفہ اور امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک غسل واجب ہو جائے گا کہ اترتے وقت شہوت تھی اگرچہ نکلتے وقت نہ تھی امام ابو یوسف کے نزدیک منی کا نکلتے وقت بھی شہوت شرط ہے۔ ہاں جب تک منی اپنے مقام سے خارج نہ ہو گی غسل واجب نہ ہو گا کہ نکلنا ضرور شرط ہے۔

(رسالہ الاحکام والعلل فی اشکال الاحتلام والبلل۔ مصنفہ شاہ احمد رضا قادری)

۴۸۴/۸ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّآءً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتَ الْمَذِيَّ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ وَاِذَا فَضَخْتَ الْمَآءَ فَاغْتَسِلْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاَحْمَدُ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَرِجَالُهٗ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں مجھ سے مذی اکثر نکلا کرتی تھی تو آپ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مذی کو دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو لیا کرو، اور نماز کے لیے جس طرح وضو کرتے ہو، ویسا ہی وضو کیا کرو، اور جب تم سے منی کود کر نکلے تو غسل کیا کرو۔ (اس کی روایت نسائی نے اور امام احمد نے اپنی مسند میں کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں)

۴۸۵/۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْسَلُ وَلَا يَغْتَسِلُ اِلٰى فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ اغْتَسَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِالْغُسْلِ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ مکہ معظمہ فتح ہونے تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (جماع کے بعد) انزال نہ ہونے کی صورت میں غسل نہیں فرماتے تھے لیکن فتح مکہ معظمہ کے بعد آپ نے خود بھی غسل کا حکم دیا (اور غسل نہ کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا) (اس کی روایت ابن حبان

نے اپنی صحیح میں کی ہے )

۴۸۶
۱۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُوْجِبُ الْمَاءَ اِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَغَابَتِ الْحَشَفَةُ فَقَدْ اَوْجَبَ الْغُسْلَ اَنْزَلَ اَوْلَمْ يُنْزِلْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِيْ مُعْجَمِهِ الْوَسْطِ وَرَوَى الْاِمَامُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ فِيْ مُسْنَدِهٖ نَحْوَهٗ۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ بروایت والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ کسی سائل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا غسل صرف منی کے نکلنے سے واجب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا جب مرد کا محل ختنہ عورت کے محل ختنہ سے مل جائے اور حشفہ (یعنی ذکر کا سر) غائب ہو جائے تو یہ غسل کو واجب کر دیتا ہے، انزال ہو یا نہ ہو (اس کی روایت طبرانی نے معجم اوسط میں کی ہے اور امام ابو محمد عبد اللہ بن وہب نے اپنی مسند میں اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۸۷
۱۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ لِلْجُنُبِ فَرِيْضَةٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَبَرَكَةُ الرَّاوِيْ ضَعِيْفٌ نَقَلَ الْعَلَّامَةُ الْعَيْنِيُّ عَنِ الْاِمَامِ تَقِيِّ الدِّيْنِ اَنَّهٗ قَالَ قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَوْصُوْلًا مِّنْ غَيْرِ طَرِيْقِ بَرَكَةَ اَيْضًا اَخْرَجَهُ الْاِمَامُ اَبُوْ بَرَكَةَ الْخَطِيْبُ مِنْ جِهَةِ الدَّارَقُطْنِيِّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْمَهْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا جنب کے لیے فرض ہے (دارقطنی، بیہقی اور حاکم نے اس کی روایت کی ہے، دارقطنی اور حاکم کا بیان ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں اور برکہ راوی ضعیف ہے لیکن علامہ عینی نے امام تقی الدین سے اس حدیث کے ضعف کی تحقیق میں) نقل کیا ہے کہ امام موصوف کا بیان ہے کہ حدیث مذکور کی روایت بلا واسطہ برکہ راوی کے طریقہ کے علاوہ اور دیگر طریقوں سے کی گئی ہے جس کو امام ابو برکۃ خطیب نے دارقطنی کی سند سے بیان کیا ہے اور جس کی سند یہ ہے (حدثنا علی بن محمد بن مہران، حدثنا سلیمان المہدی، حدثنا حماد بن سلمۃ، حدثنا سفیان الثوری عن خالد عن ابن سیرین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بہٰذا الحدیث۔

۴۸۸
۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سُئِلَ عَمَّنْ نَسِيَ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ قَالَ لَا يُعِيْدُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ جُنُبًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَرَوَى الْاِمَامُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا بھول گیا۔ کیا وہ (نماز کا اعادہ کرلے؟ آپ نے جواب دیا ہاں اگر وہ جنب ہو تو نماز لوٹائے، اس لیے کہ کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا غسل میں فرض ہے (اس کی روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بیہقی نے کی ہے، اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے)

۴۷۹ وَعَنْهُ قَالَ إِذَا نَسِيتَ الْمَضْمَضَةَ وَالْإِسْتِنْشَاقَ وَأَنْتَ جُنُبٌ فَأَعِدْ صَلٰوتَكَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ۔
۱۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جب تم کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا بھول جاؤ اور تم حالت جنابت میں ہو تو اپنی نماز کو لوٹاؤ (اس کی روایت عبد الرزاق اور سعید بن منصور نے کی ہے)

ف: درمختار میں لکھا ہے سُنَّتُهُ الْمُبَالَغَةُ بِمُجَاوَزَةِ الْمَارِنِ بِغَيْرِ الصَّائِمِ إِسَالَةُ الْمَاءِ عَلٰى ظَاهِرِ الْبَدَنِ۔ غسل جنابت کے لیے جنبی (مرد و عورت) کو اپنے ظاہر جسم پر پانی بہانا اور قطرات پانی کا پورے جسم پر بہہ جانا ضروری ہے سوائے روزہ دار کے کہ وہ غرغرہ اور ناک میں پانی چڑھانے کا مبالغہ نہ کرے۔ لوگ دوران غسل دو قسم کی بے احتیاطیاں کرتے ہیں جن کی بنا پر غسل نہیں ہوتا آدمی پلید کا پلید رہتا ہے نمازیں اکارت جاتی ہیں۔ اولاً غسل بالفتح کے معنی سے ناواقفی کی بنا پر لوگ پانی جسم پر تیل کی طرح چپیڑ لیتے ہیں یا ہاتھ بھگو کر جسم پر پھیر لیتے ہیں حالانکہ اسے مسح کہتے ہیں غسل یعنی دھونا نہیں کہتے۔ غسل میں تقاطر اور پانی کا بہنا ضروری ہے۔ جب تک ایک ایک عضو اور ذرے ذرے پر پانی بہتا ہوا نہ گزرے گا غسل ہرگز نہ ہوگا درمختار میں ہے غُسْلٌ أَيْ إِسَالَةُ الْمَاءِ مَعَ التَّقَاطُرِ غسل یہ ہے کہ پانی کا قطروں کی صورت میں جسم پر بہہ جانا۔

دوسری بے احتیاطی دوران غسل لوگ یہ کرتے ہیں کہ پانی جسم پر اس طریقے سے بہاتے ہیں کہ بعض اعضاء بالکل خشک رہ جاتے ہیں یا بھیگے ہاتھ کی تری ان اعضاء پر پھیر لیتے ہیں۔ ان کے خیال میں شاید پانی میں ایسی کرامت ہوتی ہے کہ وہ خود ہی ہر عضو ہر موضع اور ہر ذرہ ہر بال کی جڑ میں بہہ جاتے اس میں بندے کو کچھ احتیاط خاص کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ حالانکہ ظاہری جسم میں بے شمار جگہیں ایسی ہیں کہ وہاں جسم کی ایک سطح دوسرے جسم سے چھپ گئی ہے یا پانی کی گزرگاہ سے جدا واقع ہے کہ بغیر احتیاط اور توجہ کے پانی اس عضو سے گذر ہی نہیں سکتا۔ اور حکم یہ ہے کہ اگر ایک ذرہ بھر جگہ یا کسی بال کی نوک بھی پانی بہنے سے رہ گئی تو غسل نہ ہوگا نہ صرف غسل بلکہ لوگ تو وضو میں بھی ایسی ہی بے احتیاطیاں کرتے ہیں کہ کہیں ایڑیوں پر پانی نہیں بہتا کہیں کہنیوں پر کہیں پیشانی سوکھی رہ جاتی ہے۔ کہیں کانوں کے پاس کنپٹیوں پہ پانی نہیں بہتا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے وضو و غسل کے ان مسائل و مواضع پر جن کی لوگ احتیاط نہیں کرتے مستقل ایک رسالہ تبیان الوضوء کے نام سے تحریر کیا ہے۔ غسل کرتے وقت مرد و عورت کے لیے بائیس ایسی جگہیں جنکی احتیاط نہایت ہی لازمی ہے۔ اکثر لوگ ان سے غافل ہیں۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ص ۱۰۸)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۴۹۰/۱۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الْعَلَّامَةُ الْعَیْنِیُّ فِی الْاَنْفِ اَیْضًا شُعُوْرٌ فَیُفْتَرَضُ غَسْلُهٗ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَیْضًا وَقَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ اِنَّ الْبَشَرَةَ مَا ظَهَرَ مِنَ الْبَدَنِ فَفَرْضِیَّةُ الْمَضْمَضَةِ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَیْضًا لِاَنَّ الْفَمَ مِنْ ظَاهِرِ الْبَدَنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر بال کے نیچے جنابت ہوا کرتی ہے اس لیے تم بالوں کو (اس طرح) دھویا کرو کہ (بالوں کے نیچے تک پانی پہنچ جائے) اور بدن کو (اس طرح) پاک و صاف کیا کرو کہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہنے پائے (ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ)۔

ف: علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ناک میں بھی بال ہوا کرتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ناک میں پانی لینا بھی فرض ہے اور اہل لغت کا بیان ہے کہ بشرہ میں بدن کا تمام ظاہری حصہ داخل ہے اس طرح اس حدیث سے غسل جنابت میں کلی کرنے کی فرضیت بھی ثابت ہوتی ہے کیونکہ منھ ظاہر بدن میں داخل ہے۔ ۱۲

۴۹۱/۱۵ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِّنْ جَنَابَةٍ لَّمْ یَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِیٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَاْسِیْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَاْسِیْ ثَلَاثًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَفِی التَّلْخِیْصِ الْحَبِیْرِ اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ وَقَالَ عَلِیُّ الْقَارِیُّ وَالْحَدِیْثُ حَسَنٌ فَیُقَوّٰی بِهٖ حَدِیْثُ التِّرْمِذِیِّ السَّابِقُ مَعَ اَنَّ الضُّعْفَ فِیْهِ اِنَّمَا هُوَ فِیْ اِسْنَادِ التِّرْمِذِیِّ دُوْنَ اِسْنَادَیْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَوٰی اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ یُكَرِّرَا فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَاْسِیْ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ بھی چھوڑ دی کہ اس کو نہ دھویا ہو تو اس کو دوزخ میں قسم قسم کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسی وجہ سے اپنے سر کا دشمن ہو گیا۔ میں اسی وجہ سے اپنے سر کا دشمن ہو گیا۔ اس جملہ کو تین بار فرمایا (یعنی غسل میں سر کے بالوں کے نیچے تک پانی نہ پہنچنے کی وعید سن کر میں نے اپنے سر کے بالوں سے دشمن جیسا معاملہ کیا جس طرح ایک دشمن دوسرے دشمن کو مار ڈالتا ہے۔ اسی طرح میں نے اپنے سر کے بال مونڈھ دیئے) (اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے اور سکوت اختیار کیا ہے اور ابوداؤد کا سکوت صحت کی علامت ہے اور تلخیص حبیر میں مذکور ہے کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے امام ترمذی کی سابق حدیث کو اس کے ساتھ تقویت دی جائے گی باوجودیکہ اس میں پایا جانے والا ضعف ترمذی کی سند میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دونوں سندوں میں نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

امام احمد اور دارمی نے اس کی مثل روایت کی ہے مگر ان دونوں نے فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ کا دوبارہ ذکر نہیں کیا۔

ف: ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ سر منڈا یا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تینوں خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سر میں بال رکھتے تھے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فعل رخصت اور اجازت پر محمول ہوگا خلاصہ یہ کہ تمام سر کا منڈوانا مستحب اور تمام سر کے بالوں کا رکھنا سنت ہوگا لیکن اس بحث سے حج کا مسئلہ خارج ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ احکام حج سے فراغت کے بعد سر کا منڈوانا سنت ہے۔ ۱۲

۴۹۲/۱۶ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَاُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يَاْخُذُ الْمَآءَ فَيُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِيْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ حَتّٰى اِذَا رَاٰى اَنْ قَدِ اسْتَبْرَاَ حَفَنَ ثَلٰثَ حَفَنَاتٍ عَلٰى رَاْسِهٖ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْ اٰخِرِهٖ فَاِذَا فَرَغَ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت کیا کرتے تو (یوں) شروع فرماتے کہ دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک) دھو لیتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھوتے، اور پھر ایسا وضو فرماتے جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے، پھر پانی لے کر پانی کو اپنی انگلیوں کے ذریعہ بالوں کی جڑوں میں پہنچاتے اور جب یقین ہو جاتا کہ تمام بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ چکا ہے تو تین چلو اپنے سر پر ڈالتے، اس کے بعد تمام جسم پر پانی بہاتے اور پھر دونوں پاؤں کو دھو لیتے تھے (مسلم شریف) اور ابوداؤد طیالسی نے بھی اس کی روایت اسی طرح کر کے یہ اضافہ کیا ہے کہ جب فارغ ہو جاتے تو دونوں پاؤں دھو لیتے تھے۔

۴۹۳/۱۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ بِكَفَّيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ مَرَافِغَهٗ وَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَآءَ فَاِذَا اَنْقَاهُمَا اَهْوٰى بِهِمَا اِلٰى حَآئِطٍ ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ الْوُضُوْءَ وَيُفِيْضُ الْمَآءَ عَلٰى رَاْسِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں سے شروع فرماتے یعنی ہاتھوں کو گٹوں تک دھو لیتے، پھر جسم کے ان حصوں کو دھوتے جہاں عموماً میل جمع ہوا کرتا ہے (یعنی اطراف شرم گاہ چڈا اور بغل اور (ان پر) پانی بہاتے اور جب اچھی طرح دھو لیتے تو دیوار پر ہاتھوں کو رگڑتے پھر وضو فرماتے اور اپنے سر پر پانی بہاتے۔ ابوداؤد شریف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

**۴۹۴** (۱۸) **وَعَنْهَا** قَالَتْ لَئِنْ شِئْتُمْ لَأُرِيَنَّكُمْ أَثَرَ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَائِطِ حَيْثُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک کے نشانات بتلادوں جہاں آپ غسل جنابت کے وقت دیوار پر رگڑتے تھے (ابو داؤد شریف)

**۴۹۵** (۱۹) **وَعَنْهَا** قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ أَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِيْ بِهَا فَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ انصار کی ایک عورت نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ حیض کا غسل کس طرح کیا کرے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو غسل کا طریقہ بتلایا (تفصیل وار بتلایا) پھر فرمایا کہ مشک میں یا کسی اور خوشبو میں بسایا ہوا کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرنی چاہیے (دوسری حدیث میں ممسکہ کے لفظ سے جس کے معنی "مشک میں بسایا ہوا" کے ہیں اسی کی تائید ہوتی ہے) اس عورت نے پوچھا کہ میں کس طرح اس سے پاکی حاصل کروں آپ نے ارشاد فرمایا اس سے پاکی حاصل کرو پھر اس نے پوچھا کہ میں اس سے کس طرح پاکی حاصل کروں آپ نے فرمایا سبحان اللہ اس سے پاکی حاصل کرو (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ) میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اس خوشبودار کپڑے کو خون کے اثرات اور نشانات کے مقام پر مل لینا چاہیئے

(بخاری ومسلم)

ف: علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے عمدۃ القاری میں استنباط احکام کے بیان میں کہا ہے کہ اس حدیث میں اس چیز کی دلیل ہے کہ حیض ونفاس سے فارغ ہو کر غسل کرنے والی عورت کے لیے مستحب ہے کہ اس کے بدن کے جن جگہوں کو خون لگا تھا ان پر خوشبو لگائے اور محاملی نے کہا کہ خوشبو لگانے سے جلد حمل قرار پاتا ہے اور بہت جلد بدبو دور ہوتی ہے۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ خوشبودار کپڑا کب استعمال کیا جائے؟ بعضوں نے کہا کہ غسلِ حیض یا نفاس کے بعد استعمال کیا جائے۔ اور دوسروں نے کہا ہے کہ غسل کے پیشتر استعمال کیا جائے اور اس حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ عورت کے لیے مستحب ہے کہ اپنی شرمگاہ کو ایسے کپڑے سے خوشبودار کرے جس کو مشک یا کسی اور خوشبو میں بسایا گیا ہو اور غسل کے بعد اس خوشبودار کپڑے کو اپنی شرمگاہ میں رکھ لے اور نفاس والی عورت کے لیے بھی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

یہی مستحب ہے ۱۲۔

۴۹۶
۲۰
وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِىْ اَفَاَنْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِىْ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں اپنے سر کے بالوں کی چوٹیوں کو خوب مضبوط گوندتی ہوں کیا غسل جنابت کے وقت ان کو کھول دیا کروں؟ تو فرمایا نہیں، تمھارے لیے یہی کافی ہے کہ سر پر تین چلو پانی اس طرح ڈالو کہ (پانی بالوں کی جڑوں تک اچھی طرح پہنچ جائے) پھر باقی بدن پر پانی بہا کر (اس طرح پاک ہو جایا کرو (کہ جسم میں بال برابر جگہ بھی خشک رہنے نہ پائے) (مسلم شریف)

ف: عورتوں کے سر کے بال اگر گوندھے ہوئے ہوں اور وہ بوقت غسل اپنے سر کے بالوں پر اس طرح پانی ڈالیں کہ بالوں کی جڑیں اچھی طرح تر ہو چکی ہوں تو ایسی صورت میں عورتیں اپنے بالوں کو نہ کھولیں، اگر یہ معلوم ہے کہ بالوں کو کھولے بغیر جڑیں تر نہ ہوں گی تو پھر بالوں کا کھولنا ضروری ہے۔ بخلاف مردوں کے کہ وہ بوقت غسل اپنے سر کے بال ضرور کھول لیا کریں۔ ۱۲۔

۴۹۷
۲۱
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ جَنَابَةٍ فَلَا تَنْقُضُ شَعْرَهَا وَلٰكِنْ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى اُصُوْلِهٖ وَتَبُلُّهٗ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِىُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب عورت غسل جنابت کرے تو وہ اپنے سر کے بال نہ کھولے بلکہ بالوں کی جڑوں میں پانی بہائے اور جڑوں کو تر کرے (دارمی)

۴۹۸
۲۲
وَعَنْ عَطَاءٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ يُصِيْبُهَا الْجَنَابَةُ وَرَاْسُهَا مَعْقُوْصٌ تَحُلُّهٗ قَالَ لَا وَلٰكِنْ تَصُبُّ رَاْسَهَا الْمَاءَ صَبًّا حَتّٰى تَرْوِىَ اُصُوْلَ الشَّعْرِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِىُّ)

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے ایسی عورت کے متعلق سوال کیا گیا کہ جس کو غسل جنابت کی ضرورت پیش آگئی ہو اور اس کے سر کی چوٹیاں گوندھی ہوئی ہوں تو کیا وہ اسے کھول دیں؟ عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ وہ سر پر اچھی طرح پانی ڈالے کہ جس سے اس کے سر کے بالوں کی جڑیں خوب بھیگ جائیں (دارمی)

۴۹۹
۲۳
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰى خَمْسَةِ اَمْدَادٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مُد (یعنی ایک سیر مقدار) پانی سے وضو اور ایک صاع (یعنی ۴ سیر) سے لے کر پانچ مُد (یعنی ۵ سیر پانی سے) غسل فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کرتے۔ (بخاری ومسلم)

ف: امام اہلسنت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مد اور صاع کی عمدہ اور نفیس تحقیق اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو شریف کی کیفیت اپنے رسالہ بَارِقُ النُّوْرِ فِیْ مَقَادِیْرِ مَاءِ الطُّهُوْرِ میں بیان فرمائی ہے۔ اس مسئلہ کے لیے یہ نہایت ہی بہترین اور بے مثال رسالہ ہے۔

اس حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سیر مقدار پانی سے وضو اور ۴ سیر سے لے کر ۵ سیر مقدار پانی سے غسل فرمایا کرتے، اس کے بارے میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے رد المحتار میں بحوالہ حلیہ یہ تحقیق بیان فرمائی ہے کہ وضو اور غسل میں پانی کی مقدار کے متعلق بہت سے علماء نے مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے کہ وضو اور غسل میں پانی کی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں ہے البتہ ظاہر الروایۃ میں وضو میں کم سے کم پانی کی مقدار ایک سیر اور غسل میں ۴ سیر سے لے کر ۵ سیر جو بیان کی گئی ہے وہ بخاری اور مسلم کی اسی زیر بحث حدیث کی بنا پر ہے۔ لیکن یہ ایسی مقدار نہیں کہ جس کی پابندی لازمی ہے بلکہ یہ وضو اور غسل کی کم سے کم مسنون مقدار ہے۔ چنانچہ بحر میں لکھا ہے کہ جس کسی کا وضو یا غسل اس سے کم مقدار پانی سے پورا ہو جاتا ہے تو اس مقدار سے کم سے اس کا وضو یا غسل جائز ہے اور اگر یہ مقدار اس کے لیے کافی نہیں تو وہ اس مقدار سے زیادہ پانی استعمال کر سکتا ہے۔ کیونکہ انسانوں کی طبیعتیں اور احوال مختلف ہوا کرتے ہیں۔ بدائع اور امداد اور دیگر کتابوں میں یہی توضیح مذکور ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ پانی کے استعمال میں اسراف نہیں ہونا چاہیے جہاں تک ہو سکے پانی کافی احتیاط سے استعمال کیا کریں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی کے استعمال میں اسی احتیاط کو عملاً کر کے دکھایا ہے (یہ پورا مضمون رد المحتار شامی سے لیا گیا ہے۔ ۱۲۔

۵۰۰/۲۴ وَعَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ أُتِيَ مُجَاهِدٌ بِقَدَحٍ حَزَرْتُهُ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هٰذَا۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت موسیٰ الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک بڑا برتن لایا گیا۔ میں نے اس کے متعلق اندازہ کیا کہ اس میں آٹھ رطل (یعنی ۴ سیر) کی گنجائش تھی، پھر کہا کہ مجھے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس برتن بھر پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے (نسائی شریف)

۵۰۱/۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ رِطْلَانِ مِنْ مَّاءٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو میں دو رطل (یعنی ایک سیر) پانی کافی ہے

www.waseemziyai.com

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(ترمذی شریف)

۵۰۲/۲۶ وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَيُبَادِرُنِيْ حَتّٰى اَقُوْلَ دَعْ لِيْ دَعْ لِيْ قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معاذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے جو ہمارے درمیان میں رکھا جاتا تھا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانی لینے میں جلدی فرماتے تھے تو میں کہتی تھی کہ میرے لیے چھوڑیئے، میرے لیے چھوڑیئے ام المومنین فرماتی ہیں دونوں جنابت کی حالت میں ہوتے تھے جس کے لیے غسل کرتے تھے (بخاری ومسلم)

۵۰۳/۲۷ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کرنے کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے (پہلے کئے ہوئے وضو پر اکتفا فرماتے تھے) (ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ) (اور اس حدیث کے اسناد صحیح ہیں)

۵۰۴/۲۸ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَآءَ.
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل جنابت میں سر مبارک کو خطمی سے (جو ایک قسم کی خوشبودار بوٹی ہے) دھو لیا کرتے تھے اور آپ اسی پر اکتفا فرماتے اور اس پر اور پانی نہ ڈالتے (یعنی خطمی کے نکالنے کے لیے جس پانی کو سر پر ڈالتے اسی پر کفایت فرماتے اور نہاتے وقت سر دھونے کے لیے مزید پانی استعمال نہیں فرماتے) (ابوداؤد شریف)

---

۵۰۵/۲۹ وَعَنْ يَعْلٰى قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُّحِبُّ الْحَيَآءَ وَالتَّسَتُّرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ

حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ میدان میں (برہنہ) غسل کر رہا ہے تو آپ منبر پر چڑھے اور بعد حمد وثنا کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بے حد حیا والے ہیں اور بہت پردہ پوش ہیں، حیا اور پردہ کرنے کو دوست رکھتے ہیں جب تم میں سے کوئی شخص

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

رِوَایَتِهٖ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ سَتِيْرٌ فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ۔

غسل کرے تو پردے میں کیا کرے (ابوداؤد و نسائی) اور نسائی کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہایت پردہ پوش ہیں، جب تم میں سے کوئی غسل کرنا چاہے تو کسی چیز سے پردہ کرلے۔

۵۰۶
۳۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ فَرَاَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفُرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَآءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ اَجْزَاَكَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے کہا کہ میں نے غسل جنابت کیا اور فجر کی نماز پڑھی، اس کے بعد دیکھا کہ ناخن برابر جگہ چھوٹ گئی ہے جہاں پانی نہیں پہنچا ہے تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس جگہ پر (غسل کے وقت) بھیگا ہوا ہاتھ جس سے پانی ٹپکتا ہو) پھیر لیتے تو کافی تھا اور غسل ہو جاتا چونکہ ایسا نہیں ہوا ہے اس لیے اس جگہ کا دھولینا اور نماز کا لوٹانا ضروری ہے (ابن ماجہ شریف)

ف: غسل جنابت میں ناخن برابر بھی جگہ دھونے اور پانی بہنے سے رہ جائے تو غسل نہ ہوگا اس کے لیے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تقریباً ستر جگہیں بیان کی ہیں کہ لوگ دوران غسل و وضو جسم میں ان کی احتیاط نہیں کرتے جس سے ان کا غسل نہیں ہوتا اور وہ ناپاک ہی رہتے ہیں نہ نمازیں ہوتی ہیں نہ کوئی اور عبادت۔ ان ستر میں سے تیس مواضع احتیاط کو اعلیٰ حضرت رحمہ الباری نے وضو کے مسائل میں بیان کیا ہے اور چالیس مواضع احتیاط کو غسل کے مسائل میں بیان کیا ہے چند مواضع بیان کیے جاتے ہیں۔ بقیہ کے لیے فتاویٰ رضویہ جلد ا کا مطالعہ فرمائیں۔

(۱) سر کے بال کہ گوندھے ہوں ہر بال کی جڑ سے نوک تک پانی بہنا۔

(۲) کانوں اور ناک کے سوراخ جن کو عورتیں چھدوا کر زیورات پہنتی ہیں دوران غسل و وضو ان کو ہلا کر ان میں پانی بہنا کیونکہ وہ سوراخ اب ظاہر بدن کے حکم میں ہیں۔ ہاں اگر وہ سوراخ بند ہو چکے ہیں تو پھر ان میں کوئی حرج نہیں۔

(۳) بھنوؤں کے نیچے کی کھال اگرچہ بال کیسے ہی گھنے کیوں نہ ہوں۔

(۴) کان کا ہر پرزہ اس کے سوراخ کا منہ۔

(۵) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہانا۔

(۶) غرغرہ کرنا یعنی کلی اس طرح کرنا کہ حلق تک پانی لے جائے اگر روزے کی حالت میں پانی حلق سے نیچے اترنے کا احتمال ہو تو پھر صرف کلی کرے۔

(۷) ناک میں پانی ڈالنا ناک کی ہڈی تک۔ اگر روزے کی حالت میں دماغ تک پانی پہنچنے کا احتمال ہو تو پھر ناک میں ہڈی سے نیچے تک پانی ڈالے۔ ناک میں کوئی میل کچیل پھنسی ہے تو دوران غسل اس کا چھڑانا ضروری ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

(۸) منہ میں داڑھوں کے پیچھے زبان کے اوپر نیچے تالو کے ساتھ منہ کی سب جگہوں پر اچھی طرح پانی بہانا فرض ہے۔

(۹) دانتوں کی کھڑکیوں میں جو سخت چیز جمی ہے گوشت، روٹی یا کوئی اور چیز دانتوں کے درمیان پھنسی ہے اسے چھڑوانا بھی ضروری ہے۔

(۱۰) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اٹھائے بغیر صحیح نہ دھلے گا۔

(۱۱) بغلیں ہاتھ اٹھائے بغیر صحیح نہ دھلیں گی۔

(۱۲) بازو کا ہر پہلو ہر جوڑ۔

(۱۳) پیٹھ کا ہر ذرہ

(۱۴) پیٹ وغیرہ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں۔ بڑی توند والا پیٹ کو نیچے سے اٹھا کر صحیح طور پر پانی بہائے۔

(۱۵) ناف میں انگلی ڈال کر دھونا جبکہ خود بخود پانی نہ پہنچتا ہو۔

(۱۶) جسم کا کوئی رونگٹا کھڑا نہ رہ جائے۔

(۱۷) ران گھٹنے اور پاؤں کا جوڑ۔

(۱۸) دونوں سُرین ملنے کی جگہ خصوصاً جب کھڑے ہوکر نہائیں تو درمیان کی جگہ کو اچھی طرح دھونا۔

(۱۹) رانوں کی گولائی پنڈلیوں کی کروٹیں اچھی طرح دھونا۔

(۲۰) مونچھوں کے نیچے کی کھال اگرچہ گھنی ہو۔

(۲۱) داڑھی کا ہر بال جڑ سے نوک تک۔

(۲۲) مرد و عورت کے دونوں شرمگاہوں کے درمیان کی جگہ اچھی طرح دھونا

(۲۳) جس مرد کا ختنہ نہیں ہوا تو اس پر لازم اور ضروری ہے کہ اگر حشفہ کی کھال اوپر چڑھ سکتی ہے تو کھال کو اوپر چڑھا کر حشفہ کو دھوئے ورنہ وہ پلید ہی رہے گا۔

(۲۴) عورتوں یا مردوں کی ڈھلکی ہوئی پستان اوپر اٹھا کر نیچے سے دھونا فرض ہے۔

(۲۵) پستان و شکم کے درمیان کی جگہ دونوں پستانوں کے درمیان کی جگہ

(۲۶) فرج خارج کے ہر گوشے ہر پرزے کا خیال لازم رکھا جائے۔ ہاں فرج داخل میں انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں ہے۔ یہ مواضع احتیاط ہیں جن کی ہر مرد و عورت کو دوران غسل احتیاط لازم ہے۔ ورنہ غسل نہیں ہوگا۔

( "تبیان خلاصۃ الوضو" اعلیٰ حضرت امام احمد رضا )

۵۰۷ / ۳۱ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَوْلِ فَقَالَ إِذَا مَسَّكُمْ شَيْءٌ فَاغْسِلُوْهُ فَإِنِّيْ أَظُنُّ أَنَّ مِنْهُ عَذَابَ الْقَبْرِ رَوَاهُ الْبَزَّارُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیشاب لگ جانے کے متعلق سوال کیا اور ارشاد فرمایا کہ جب تم کو کچھ پیشاب لگ جائے تو اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَقَالَ فِي التَّلْخِيصِ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَفِي حَدِيثِ غَسْلِ الثَّوْبِ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ وَقَدِ اخْتَلَفُوا فِي تَضْعِيفِهِ -

کو دھوڈالو، اس لیے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ عذاب قبر اس کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اور تلخیص میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند ہے اور وہ حدیث کہ جس کی سند میں ایوب بن جابر ہیں جس میں کپڑے کو پیشاب لگ جانے پر ایک دفعہ دھونے کا ذکر ہے ان کے ثقہ ہونے میں اختلاف ہے -

ف: ظاہر حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کپڑے کو پیشاب لگ جانے سے ایک دفعہ دھو لینا چاہیے اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلک کے موافق ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ کپڑا ایک دفعہ دھونے سے پاک ہوجاتا ہے، وجہ یہ ہے کہ پانی پاک کرنے والا ہے جب پانی ایک دفعہ استعمال کرلیا جائے تو کپڑا پاک ہوجائے گا۔ جس طرح بدن بھی نجاست حکمیہ سے ایک بار دھونے سے پاک ہوجاتا ہے۔ لیکن ہمارے علماء حنفیہ نے کہا ہے کہ کپڑا اتنا دھویا جائے کہ گمانِ غالب اس کے پاک ہونے کا ہوجائے اور گمانِ غالب کے حصول کی مقدار تین دفعہ دھونا بتلایا ہے، وجہ یہ ہے کہ بار بار دھونے سے نجاست خارج ہوجاتی ہے اور اس کی دلیل یہ بیان کی ہے کہ نیند سے بیدار ہونے والے کے متعلق جو حدیث وارد ہوئی اس میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صراحت ہے کہ آپ نے نجاست موہومہ کے بارے میں تین دفعہ دونوں ہاتھوں کے دھونے کا حکم فرمایا لہٰذا اگر حقیقی نجاست ہو تو تین دفعہ دھونے کا حکم بطور اولیٰ ہوگا اور ہمارے مذہب حنفی کے ظاہر الروایۃ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ ہر دفعہ نچوڑنا ضروری ہے اس لیے کہ نچوڑنے سے ہی نجاست خارج ہوجاتی ہے امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک روایت یہ ہے کہ انھوں نے کہا ہے کہ جب تم نے تین دفعہ دھو لیا اور تیسری دفعہ دھو کر نچوڑ لیا تو کپڑا پاک ہوجائے گا۔ (ماخوذ از مرقات و مستخلص) ۱۲-

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA-ACADEMY

# بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَمَا يُبَاحُ لَهٗ

# (باب جنبی کیساتھ اختلاط[لہ] کے بیان میں اور ان چیزوں کے بیان میں جو اس کیلئے مُباح یعنی جائز ہیں)

لہ : اختلاط سے بیٹھنا، کلام کرنا، مصافحہ کرنا اور اسی قسم کے معاملات مراد ہیں، اور مباح سے مراد کھانا پینا اور نیند وغیرہ ہیں ۔۱۲

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "اسے (یعنی قرآن کو) نہ چھوئیں مگر باوضو"
(سورۂ واقعہ ۵۶ پ۲۷ آیت ۷۹)

ف : جس کو غسل کی حاجت ہو یا جس کا وضو نہ ہو یا حائضہ عورت یا نفاس والی ان میں سے کسی کو قرآن مجید کا بغیر غلاف وغیرہ کسی کپڑے کے چھونا جائز نہیں۔ بے وضو کو اگر قرآن شریف کا کچھ حصہ زبانی یاد ہو تو پڑھنا جائز ہے لیکن بے غسل اور حیض ونفاس والی کو پڑھنا جائز نہیں ہے۔ جب تک کہ پاک صاف نہ ہوجائیں (حاشیہ خزائن العرفان ترجمہ کنزالایمان)

۵۰۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَاَتَيْتُ الرَّجُلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ لَقَدْ لَقِيْتَنِيْ وَاَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ حَتّٰى اَغْتَسِلَ وَكَذَا الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوگئی، اور میں اس وقت جنبی تھا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ ہو لیا یہاں تک کہ ایک مقام پر بیٹھ گئے تو میں چپکے سے نکل گیا اور اپنے مقام پر پہنچا اور غسل کرکے پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ارشاد فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تم کہاں گئے تھے میں نے آپ سے اپنے غسل کرنے کا حال بیان کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب سے سبحان اللہ فرمایا کہ مومن تو ناپاک ہوتا ہی نہیں (یہ الفاظ بخاری شریف کے ہیں اور مسلم نے بھی اسی طرح معناً روایت کی ہے) البتہ مسلم میں یہ زائد ہے کہ آپ سے میری ملاقات ایسی حالت میں ہوئی تھی کہ میں جنبی تھا تو میں نے اچھا نہیں جانا (یعنی میں نے ناپسند سمجھا) کہ آپ کے پاس بلا غسل بیٹھوں (اور بخاری کی دوسری روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

بھی اسی طرح ہے)

ف: اس حدیث میں ارشاد ہے کہ مومن ناپاک نہیں ہوتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جنابت نجاست حکمی ہے جس کا حکم شارع علیہ السلام نے دیا ہے اور غسل اس پر واجب کیا ہے، اس لیے جنابت کی وجہ سے حقیقتاً مسلمان اور مومن نجس نہیں ہو جاتا اور اسی لیے جنبی کا پسینہ اور جھوٹا اور اس سے مصافحہ اور اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا وغیرہ جائز ہے (لمعات) ۱۲

۵۰۹/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِيْ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل جنابت فرماتے، پھر آپ غسل جنابت کرنے سے قبل گرمی حاصل کرنے کی خاطر مجھ سے چمٹ جایا کرتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ جنبی کا بدن پاک ہے) (ابن ماجہ) اور ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور مصابیح کے الفاظ سے شرح السنۃ میں بھی یہ حدیث مذکور ہے)۔

---

۵۱۰/۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ان کو رات میں غسل جنابت کی ضرورت درپیش ہو جاتی ہے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کر لیا کرو۔ اور اپنے عضو مخصوص کو دھو کر سو جایا کرو (بخاری ومسلم)

۵۱۱/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيْبُ مِنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً فَاِنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَادَ وَاغْتَسَلَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّا عَنْ اِمَامِنَا اَبِيْ حَنِيْفَةَ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ وَالنَّوَوِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَرَوَى اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی بیوی سے جماع کرتے پھر سو جایا کرتے تھے اور پانی چھوتے نہ تھے اور اگر آخر شب میں بیدار ہوتے تو پھر جماع کرتے اور غسل فرماتے (اس کی روایت امام محمد نے مؤطا میں ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کی ہے اور بیہقی اور نووی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ابوداؤد اور ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

۵۱۲/۵ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَجَعَ مِنَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْمَسْجِدِ صَلّٰى مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ مَالَ إِلٰى فِرَاشِهٖ وَإِلٰى أَهْلِهٖ فَإِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ قَضَاهَا ثُمَّ يَنَامُ كَهَيْأَتِهٖ وَلَا يَمَسُّ الْمَآءَ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرَوٰى ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مِّثْلَهٗ ۔

تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد سے واپس ہوتے تو اللہ تعالیٰ کو جتنی نمازیں منظور ہوتیں ان کو ادا فرماتے پھر اپنے بستر اور اپنی بیوی کی جانب مائل ہو جاتے تھے اور اگر حاجت (یعنی جماع کرنا ہوتا تو اس سے فارغ ہو جاتے) پھر پانی کو ہاتھ لگائے بغیر اسی حالت میں سو جاتے تھے (اس کی روایت طحاوی نے کی ہے اور ابن ابی شیبہ، ابن جریر، عبد الرزاق اور سعید بن منصور نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

**۵۱۳/۶ وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ ثُمَّ يَنْتَبِهُ ثُمَّ يَنَامُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنبی ہو جاتے تھے پھر سو جاتے پھر بیدار ہونے اور پھر سو جاتے (امام احمد)

**۵۱۴/۷ وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنبی ہونے اور آپ کھانے اور سو جانے کا ارادہ فرماتے تو آپ نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیا کرتے تھے (بخاری و مسلم)

**۵۱۵/۸ وَعَنْهَا** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ وَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ كَفَّيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ طَعِمَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ صَحِيْحٌ ۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے وضو کی طرح سونے سے قبل وضو فرما لیا کرتے تھے اور جب حالت جنابت میں کھانے کا ارادہ فرماتے تو دونوں گٹوں تک ہاتھوں کو دھو لیا کرتے اور کلی کرتے پھر تناول فرماتے (اس کی روایت دارقطنی نے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے)

**۵۱۶/۹ وَعَنْ** أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ قَالَتْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ رَوَاهُ

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ وضو فرما لیا کرتے تھے اور جب آپ کھانے یا پینے کا ارادہ فرماتے تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

النَّسَآئِیُّ وَرَوَی ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَسَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَحْوَہٗ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھولیا کرتے، پھر کھاتے یا پیتے تھے (نسائی) اور ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

---

۵۱۷/۱۰ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاْکُلَ وَھُوَ جُنُبٌ غَسَلَ کَفَّیْہِ ۔ (رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت جنابت میں کھانے کا ارادہ فرماتے تو آپ گٹوں تک دونوں ہاتھوں کو دھولیا کرتے تھے۔ (طحاوی شریف)

۵۱۸/۱۱ وَعَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاْکُلَ اَوْ یَشْرَبَ وَھُوَ جُنُبٌ غَسَلَ یَدَیْہِ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ شَرِبَ اَوْ اَکَلَ رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَسَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَصْحَابُنَا فَظَھَرَ مِنْ ھٰذِہِ الْاَحَادِیْثِ اَنَّہٗ لَا بَاْسَ اَنْ یَّاْکُلَ الْجُنُبُ اَوْ یَشْرَبَ اَوْ یَنَامَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ وَاُحِبُّ اِلَیْھِمْ اَنْ یَّتَوَضَّأَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت جنابت میں کھانے یا پینے کا ارادہ فرماتے تو آپ دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھولیا کرتے اور کلی فرماتے پھر پیتے یا کھاتے (اس کی روایت عبد الرزاق اور سعید بن منصور نے کی ہے) حضرت احناف نے کہا ہے کہ ان احادیث سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جنبی کے لیے اس امر میں کوئی مضائقہ نہیں کہ وہ حالت جنابت میں بغیر وضو کے کھائے اور پیئے یا سو جائے، البتہ جنبی کے لیے مستحب ہے کہ وہ وضو کرے، جس نے وضو کر لیا تو اچھا کیا اور جس نے وضو نہیں کیا تو کوئی حرج نہیں۔

ف: جنبی کے لیے ضروری ہے کہ وہ غسل کرے ورنہ وضو تو ضرور کرے کیونکہ احادیث میں آتا ہے جس گھر میں جنبی ہو ملائکۂ رحمت اس میں داخل نہیں ہوتے۔ یہ حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث سے آئمہ مجتہدین نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے جیسا کہ درمختار میں ہے لَا بَأْسَ بِاَکْلٍ وَّشُرْبٍ بَعْدَ مَضْمَضَۃٍ وَّغَسْلِ یَدٍ وَاَمَّا قَبْلَھَا فَیُکْرَہُ لِلْجُنُبِ۔ کلی کر لینے اور ہاتھ دھو لینے کے بعد کھانا پینا جنبی کے لیے جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام طحاوی شرح معانی الآثار میں حضرت مالک بن عمارہ غافقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حاجت غسل میں کھانا تناول فرمایا انہوں نے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اس کا ذکر کیا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا اعتبار نہ آیا انہیں کھینچتے ہوئے بارگاہ نبوی میں لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کہتے ہیں کہ حضور انور نے بحالت جنابت کھانا تناول فرمایا ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نَعَمْ اِذَا تَوَضَّأْتُ اَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَلٰكِنِّيْ لَا اُصَلِّيْ وَلَا اَقْرَءُ حَتّٰى اَغْتَسِلَ فرمایا ہاں ہیں وضو فرمالوں تو کھاتا پیتا ہوں مگر قرآن و نماز بغیر نہانے کے نہیں پڑھتا ہوں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۴۱۔ مصنفہ امام احمد رضا القادری)

۵۱۹/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے پھر دوبارہ اپنی بیوی سے جماع کا ارادہ کرتا ہو تو وہ ہر دو جماع کے درمیان وضو کرے (مسلم شریف)

۵۲۰/۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجَامِعُ ثُمَّ يَعُوْدُ وَلَا يَتَوَضَّأُ۔ (رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جماع کرتے تھے پھر دوبارہ جماع کرتے اور وضو نہیں فرماتے تھے (طحاوی شریف)

۵۲۱/۱۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اَنْ لَّا بَأْسَ اَنْ يَّعُوْدَ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سب بیبیوں سے مجامعت کے بعد ایک ہی غسل پر اکتفا فرماتے تھے (مسلم شریف) اور ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

اور ترمذی نے کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث صحیح ہے اور اہل علم میں بہت سے حضرات نے ایسا ہی کہا ہے جن میں حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں اور انھوں نے کہا ہے کہ جماع کے بعد وضو کئے بغیر دوبارہ جماع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۵۲۲/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَائِهٖ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهٖ وَعِنْدَ هٰذِهٖ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَجْعَلُهٗ غُسْلًا وَّاحِدًا اٰخِرًا قَالَ هٰذَا اَزْكٰى وَاَطْيَبُ وَاَطْهَرُ رَوَاهُ

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن اپنی بیبیوں میں ہر ایک کے ساتھ جماع فرمایا اور ان میں سے ہر ایک کے پاس غسل فرماتے جاتے تھے ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں آپ آخر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ قَالَ الْعَلَّامَةُ الشَّامِيُّ فَيُسْتَفَادُ مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ أَنَّ الْمُعَاوَدَةَ مِنْ غَيْرِ وُضُوْءٍ وَّلَا غُسْلٍ بَيْنَ الْجِمَاعَيْنِ أَمْرٌ جَائِزٌ وَّأَنَّ الْأَفْضَلَ أَنْ يَّتَخَلَّلَهَا الْغُسْلُ أَوِ الْوُضُوْءُ۔

ہیں ایک ہی غسل پر اکتفا نہیں فرماتے؟ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ الگ الگ غسل کرنا زائد صفائی زائد بہتری اور زائد پاکی ہے (امام احمد اور ابو داؤد) (اور اس کی اسناد صحیح ہے)

علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ ان احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو دفعہ جماع کرنے کے درمیان وضوء نہ کرنا اور غسل نہ کرنا جائز ہے اور افضل یہ ہے کہ دو دفعہ جماع کرنے کے درمیان میں غسل یا وضو کر لیا جائے

۵۲۳ / ۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر حالت میں (خواہ جنبی ہوں یا بے وضو) اللہ تعالیٰ کا ذکر فرمایا کرتے تھے (مسلم شریف)

۵۲۴ / ۱۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَّحْجُبُهٗ أَوْ يَحْجُزُهٗ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلتے تو (بغیر وضو کئے) ہم کو قرآن پڑھاتے تھے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے (اس سے معلوم ہوا کہ بے وضو زبانی سے قرآن کا پڑھنا جائز ہے، ہاں بے وضو قرآن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے) اور آپ کو قرآن پڑھنے میں جنابت کے سوا کوئی اور چیز مانع نہیں ہوتی تھی (ابو داؤد و نسائی) (اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

۵۲۵ / ۱۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیض والی عورت اور جنبی قرآن کو تھوڑا یا بہت کچھ بھی نہ پڑھے (ترمذی شریف)

ف: حائضہ اور جنبی کے لیے قرآن کی آیت یا جزء آیت کا (تلاوت کی نیت سے) پڑھنا ناجائز ہے کیونکہ حدیث میں "شیئًا" کا لفظ آیا ہے البتہ معلمہ بحالت حیض قرآن کو ایک ایک کلمہ کر کے پڑھا سکتی ہے جو اس حدیث کے حکم میں داخل نہیں ہے ایسا ذکر یا دعا کی نیت سے اگر قرآن کی کوئی آیت یا جزء آیت پڑھ لی جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہ بھی اس حدیث کے حکم میں شامل نہیں ہوگا۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

٥٢٦ وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهٗ
١٩ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ وَقَالَ اِنِّىْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى النَّسَآئِىُّ اِلٰى قَوْلِهٖ حَتّٰى تَوَضَّأَ وَقَالَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ ۔
قَالَ عُلَمَآءُنَا فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ اَنَّ الْوُضُوْءَ لِمُطْلَقِ الذِّكْرِ مَنْدُوْبٌ وَتَرْكُهٗ خِلَافُ الْاَوْلٰى وَهُوَ مَرْجِعُ كَرَاهَةِ التَّنْزِيْهِ ۔

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایسے وقت حاضر ہوئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے انھوں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ نے وضو فرما لینے تک سلام کا جواب نہیں دیا اس کے بعد آپ نے ان سے عذر بیان کیا اور فرمایا میں نے بغیر وضو کے ذکر الٰہی پسند نہیں کیا (ابوداؤد شریف) اور نسائی نے حتی توضأ (یعنی آپ نے وضو کیا) تک روایت کی ہے اور اپنی سند میں یہ اضافہ کیا ہے کہ مہاجر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اس کے بعد سلام کا جواب دیا۔

ہمارے علماء فرماتے ہیں ان احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مطلق ذکر کے لیے وضو کرنا مستحب ہے اور وضو نہ کرنا خلاف اولیٰ اور مکروہ تنزیہی ہے۔ ۱۲

٥٢٧ وَعَنْ نَّافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ
٢٠ ابْنِ عُمَرَ فِىْ حَاجَةٍ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهٗ وَكَانَ مِنْ حَدِيْثِهٖ يَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِىْ سِكَّةٍ مِّنَ السِّكَكِ فَلَقِىَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى اِذَا كَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَّتَوَارٰى فِى السِّكَّةِ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِىْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّىْ لَمْ اَكُنْ عَلٰى طُهْرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ مَشَائِخُنَا فِى الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ التَّيَمُّمَ يَجُوْزُ لِكُلِّ مَا لَا تُشْتَرَطُ الطَّهَارَةُ لَهٗ وَلَوْ مَعَ وُجُوْدِ الْمَآءِ

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہو لیا جب وہ حاجت کے لیے نکلے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاجت سے فراغت حاصل کرلی، اس دن جتنی حدیثیں آپ نے بیان فرمائیں اس میں سے ایک حدیث یہ تھی آپ نے فرمایا کہ ایک شخص گلی میں گذرا تو یکایک اس کی ملاقات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی حالت میں ہو گئی۔ آپ براز یا پیشاب سے فارغ ہو کر نکلے تھے اس نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ جب وہ شخص (جانے لگا) اور قریب تھا کہ وہ گلی میں نگاہ سے دور ہو جائے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دیوار پر مار کر اپنے چہرے پر پھیرا۔ پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو دیوار پر مار کر دونوں کہنیوں تک پھیرا اس کے بعد آپ نے اس شخص کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تم کو سلام کے جواب دینے میں صرف یہی چیز مانع تھی کہ میں وضو سے نہ تھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَاَمَّا مَا تُشْتَرَطُ لَهٗ فَيُشْتَرَطُ فَقْدُ الْمَاۤءِ كَتَيَمُّمٍ لِلْقِرَاءَةِ فَاِنْ مُحْدِثًا فَكَالْاَوَّلِ اَوْ جُنُبًا فَكَالثَّانِيْ۔

(ابوداؤد شریف)

ہمارے علماء کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ تیمم شرائط تیمم کے پائے جانے کے بغیر ہر ایسی چیز کے لیے جائز ہے جس کے لیے وضو مشروط نہیں ہے اگرچہ کہ پانی موجود ہے اور پانی کے استعمال کے لیے کوئی عذر نہیں ہے لیکن ایسی چیز جس کے لیے وضو شرط ہے تو تیمم شرائط تیمم پائے جانے کے بغیر جائز نہیں ہوگا مثلاً قرآن پڑھنے کے لیے تیمم کرنا کہ اس کے لیے وضو مشروط نہیں ہے تو قرآن پڑھنے کے لیے شرائط تیمم پائے جانے کے بغیر تیمم کرسکتا ہے لیکن جنبی ہے یا قرآن کو ہاتھ لگانا مقصود ہے تو ان صورتوں میں تیمم ایسی حالت میں جائز ہوگا کہ تیمم کے شرائط پائے جاتے ہوں ورنہ پانی کی موجودگی میں جنبی کے لیے غسل اور مس قرآن کے لیے وضو کرنا ضروری ہوگا۔ ۱۲

۵۲۸ / ۲۱ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرد آدمی کو عورت کے غسل یا وضو کے بعد بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کی ممانعت فرمائی ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی) اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ترمذی نے "اَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا" یعنی لفظ فضل کے بجائے لفظ سؤر کی روایت کی ہے (جس کے معنی یہ ہیں کہ عورت کے پینے کے بعد بچے ہوئے پانی سے یا عورت کے نہانے یا وضو کرنے کے بعد باقی ماندہ پانی سے مرد وضو یا غسل نہ کرے۔

ف: اس حدیث میں عورت کے بچائے ہوئے پانی سے وضو یا غسل کی ممانعت ثابت ہو رہی ہے اور اس کے بعد والی حدیث جس کے راوی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں اور جس کو شرح السنۃ میں آپ نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے اس سے بظاہر عورت کے بچائے ہوئے پانی سے وضو یا غسل کا جواز معلوم ہوتا ہے تو یہ بات واضح رہے کہ اس حدیث میں جو ممانعت مذکور ہے وہ تنزیہی ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بعد میں آنے والی حدیث میں جو اجازت وارد ہے وہ بیانِ جواز کے لیے ہے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۵۲۹ ۲۲ وَعَنْ حُمَيْدِنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ كَمَا صَحِبَهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ اَوْ يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَحْمَدُ فِيْ اَوَّلِهٖ نَهٰى اَنْ يَّمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ اَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ۔ قَالَ عُلَمَآؤُنَا اِنَّ هٰذَا النَّهْيَ لِلتَّنْزِيْهِ۔

حضرت حمید حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے ملا جو چار سال تک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح حاضر رہے اس صحابی نے مجھ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورت کو مرد کے بچے ہوئے پانی سے یا مرد کو عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت فرمائی ہے البتہ مسدد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ دونوں ایک ساتھ چلو سے پانی استعمال کریں۔ (ابوداؤد و نسائی)

اور امام احمد نے اس حدیث کی ابتداء میں یہ بڑھایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم میں سے کسی کو روزانہ کنگھی کرنے یا غسل خانے میں پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے اس کی روایت ابن ماجہ نے عبداللہ بن سرجس سے کی ہے اور ہمارے علماء نے کہا کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے۔ ۱۲

۵۳۰ ۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَآءَ لَا يُجْنِبُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک بڑے ٹب سے غسل فرمائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کرنے کا ارادہ فرمایا تو وہ عرض کرنے لگیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جنبی تھی تو آپ نے فرمایا کہ پانی جنبی نہیں ہوتا (ترمذی، ابوداؤد، اور ابن ماجہ) اور دارمی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور شرح السنۃ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے)

۵۳۱ ۲۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ يَتَوَضَّؤُوْنَ جَمِيْعًا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِاَنْ تَتَوَضَّاَ الْمَرْاَةُ وَتَغْتَسِلَ مَعَ الرَّجُلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں مرد اپنی بیبیوں کے ساتھ مل کر وضو کیا کرتے تھے (امام احمد و نسائی و امام محمد نے کہا ہے کہ کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ عورت اپنے شوہر کے ساتھ مل کر ایک ہی برتن سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مِّنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ اِنْ بَدَأَتْ قَبْلَهٗ اَوْ بَدَأَ قَبْلَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

وضو اور غسل کرے خواہ ابتداء عورت کی جانب سے ہو یا شوہر کی جانب سے ہو، اور یہی قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے)

ف: اس حدیث میں "کَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ یَتَوَضَّؤُنَ جَمِیْعًا" (مرد اور عورتیں ایک ساتھ مل کر وضو کیا کرتے تھے) جو مذکور ہے اس زمانے کا عمل ہے جب کہ پردے کے احکام نازل نہیں ہوئے تھے اور جب پردے کے احکام نازل ہو چکے تو یہ عمل شوہر اور بی بی کے ساتھ مختص ہو گیا۔۱۲

۵۳۲ / ۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ فِی الْكِتَابِ الَّذِیْ كَتَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ لَّا یَمُسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارُقُطْنِیُّ وَرَوَی الْحَاكِمُ فِی الْمُسْتَدْرَكِ نَحْوَهٗ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ وَرَوَی الطَّبْرَانِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ سُنَنِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ اس خط میں جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامل بنا کر بھیجتے وقت دیا تھا اس میں لکھا تھا کہ قرآن شریف کو با وضو ہاتھ لگایا جائے (اس کی روایت امام مالک اور دارقطنی نے کی ہے اور مستدرک میں حاکم نے اسی طرح روایت کی ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور بخاری و مسلم کی شرط کے موافق اگرچہ کہ انھوں نے اس کی روایت نہیں کی ہے)

ف: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں کہ محدث یعنی بے وضو کو مصحف (یعنی قرآن کریم) چھونا مطلقاً حرام ہے خواہ اس میں صرف نظم قرآن عظیم مکتوب ہو یا اس کے ساتھ ترجمہ و تفسیر اور رسم الخط وغیرہا بھی کہ ان کے لکھنے سے نام مصحف شریف زائل نہ ہوگا۔ آخر اسے قرآن مجید ہی کہا جائے گا۔ ترجمہ یا تفسیر یا کوئی اور نام نہ رکھا جائے گا۔ یہ زوائد قرآن عظیم کے توابع ہیں اور مصحف شریف سے جدا نہیں۔ اسی لیے حاشیہ مصحف کی بیاض سادہ کو بھی چھونا ناجائز ہوا بلکہ چولی پر سے بھی بلکہ ترجمہ کا چھونا خود ہی ممنوع ہے اگرچہ قرآن مجید سے جدا لکھا ہو۔

قرآن مجید کی وہ آیات جو ذکر و ثناء مناجات و دعا ہوں اگرچہ پوری آیت ہو جیسے آیۃ الکرسی بلکہ متعدد آیات کاملہ جیسے سورۂ حشر کی آخری تین آیات هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ سے آخر سورت تک بلکہ پوری سورت جیسے الحمد شریف بہ نیت ذکر و دعا نہ بہ نیت تلاوت پڑھنا جنب و حائض و نفاس والی سب کو پڑھنا جائز ہے۔ اسی لیے کھانا کھانے یا سبق کی ابتداء میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ سکتے ہیں اگرچہ یہ تسمیہ ایک مستقل آیت ہے کہ اس سے مقصود تبرک و استفتاح ہوتا ہے نہ کہ مقصود تلاوت ہوتا ہے۔ اسی طرح حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور انا للہ وانا الیہ راجعون کسی مہم یا مصیبت میں بہ نیت ذکر و دعا پڑھے جاتے ہیں نہ کہ بہ نیت تلاوت قرآن مجید پڑھے جاتے ہیں۔ اگرچہ پوری آیت بھی ہوتی تو کوئی مضائقہ نہیں تھا۔

www.waseemziyai.com
MAKTABA-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

لہٰذا قرآن مجید کا اتنا ٹکڑا کہ ایک چھوٹی آیت کے مقدار برابر ہو جائے جنبی (جس نے عورت سے ہم بستری کی ہے) حائضہ (جسے ماہواری آتی ہے) نفاس والی (بچہ کی ولادت کے بعد جو خون آتا ہے) کے لیے بالاتفاق پڑھنا بھی ممنوع ہے اور چھونا بھی ممنوع ہے۔ البتہ جو بے وضو ہے وہ قرآن مجید کو چھو نہیں سکتا ہے زبانی الفاظ قرآن کی تلاوت کر سکتا ہے۔ مگر یہ بھی خلاف ادب ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝

(ارتفاع الحجب عن وجوہ قرأۃ الجنب اعلیٰ حضرت بریلوی)

جامع الرضوی میں مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مستقل باب باندھا ہے جس کے تحت تقریباً پندرہ احادیث لائے ہیں کہ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ کہ حائضہ اور جنبی تلاوت قرآن مجید نہ کریں حضرت علی کی روایت میں آتا ہے قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اِلَّا الْجَنَابَةَ کہ حضور انور سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر حالت میں قرآن مجید کی تلاوت فرمایا کرتے تھے سوائے حالت جنابت کے۔

علامہ بہاری قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صحیح بہاری شریف میں مسّ قرآن پر بھی ایک مستقل باب باندھا ہے جس میں آپ احادیث لائے کہ بے وضو قرآن پاک کو نہ چھونا چاہیے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت لائے ہیں اَنَّهٗ قَالَ لَا یَمَسُّ الْمُصْحَفَ اِلَّا عَلَی الطَّهَارَةِ کہ آدمی مصحف شریف (یعنی قرآن مجید) کو بغیر طہارت کے ہاتھ نہ لگائے۔ یعنی جسے غسل کی حاجت ہو وہ غسل کرلے اور جسے وضو کی حاجت ہو وہ وضو کرے۔ اس کے بعد قرآن مجید کو چھوئے اور پڑھے۔

**۵۳۳** وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُیُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّیْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ۔
**۲۶**
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کے دروازے مسجد کے رخ سے دوسری جانب پھیر دو، اس لیے کہ میں حیض والی عورت اور جنبی کے لیے مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں قرار دیتا۔ (ابوداؤد شریف)

ف: یہ حدیث اور اس کے بعد والی حدیث سے جس کے راوی مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ حائضہ اور جنبی کا مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنا دونوں برابر ہیں۔ اس وجہ سے کہ دخول مسجد کی ممانعت جنابت یا حیض کی وجہ سے ہے اور گذرنے والا اسی حالت میں گذر رہا ہے تو اس حالت کے باقی رہتے ہوئے مسجد میں سے گذر جانا یقیناً بیٹھنے کے مساوی ہوگا اسی وجہ سے احناف کے نزدیک حائضہ اور جنبی دونوں کے لیے مسجد میں بیٹھنا اور گذر جانا دونوں باتیں ناجائز ہیں لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حائضہ اور جنبی مسجد میں بیٹھ نہیں سکتے مگر گذر سکتے ہیں اور اسی لیے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آیت "وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ"۔ میں عابری سبیل کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

معنی گزرنے والے کے مراد لئے ہیں، حالانکہ عابری سبیل کے معنی مسافر کے ہیں، چنانچہ اس کی تفسیر میں حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے، مسافر ہی منقول ہے اور "عابری سبیل" سے مسافر مراد لینے کی دلیل کی یہ حدیث بھی ہے جس سے جنبی اور حائضہ کو مرورِ مسجد کی اجازت ثابت نہیں ہو رہی ہے ۱۲

۵۳۴/۲۷ وَعَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ لَا يَمُرُّ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ فِي الْمَسْجِدِ إِنَّمَا نَزَلَتْ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيْلٍ لِلْمُسَافِرِ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّيْ رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جنبی اور حائضہ مسجد میں سے نہ گذرے، آیت کریمہ "وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيْلٍ" (مسجد میں سے گذرنے والے کے لیے نہیں ہے بلکہ) مسافر کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو (پانی نہ ملنے کی صورت میں) تیمم کرکے نماز پڑھتا ہے۔ (اس کی روایت عبد بن حمید نے کی ہے)

ف: آیت "وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيْلٍ" کا ترجمہ یہ ہے (اسی طرح نہانے کی حاجت ہو تو نماز کے نزدیک نہ جانا، یہاں تک کہ غسل کرلو، ہاں سفر کی حالت میں کسی راستہ پر جارہے ہو، اور پانی نہ ملے تو تیمم کرکے نماز پڑھ لو)۔ ۱۲

۵۳۵/۲۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوا کرتے جس میں تصویر یا کتا یا جنبی ہو (ابوداؤد و نسائی)

ف: اس حدیث میں فرشتوں سے رحمت اور برکت لانے والے فرشتے اور وہ فرشتے مراد ہیں جو ذکر سننے کے لیے اترتے ہیں کہ یہ فرشتے ان صورتوں میں گھر میں داخل نہیں ہوتے ۔ ۱۲

ف: جنبی سے وہ جنبی مراد ہیں جن کو غسل نہ کرنے کی عادت ہوا کرتی ہے اور وہ جنبی بھی مراد ہے جو غسل کرنے میں اتنی دیر کرے کہ نماز کا وقت گذر جائے ۔ ۱۲

۵۳۶/۲۹ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ جِيْفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَّتَوَضَّأَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے رحمت کے فرشتے قریب نہیں ہوتے۔ ایک کافر (خواہ زندہ ہو یا مردہ) دوسرے وہ شخص جو ایسی خوشبو استعمال کرے جو عورتوں کے لیے مخصوص ہے) کیونکہ اس سے عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے) اور تیسرے ملائکہ اس جنبی کے پاس بھی نہیں آتے جب تک کہ وہ غسل نہ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہلے یا کم سے کم وضو (ابوداؤد شریف)

# بَابُ اَحْکَامِ الْمِیَاہِ

# یہ باب پانی کے احکام کے بیان میں ہے

وَقَوْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ:
یُحَرِّمُ عَلَیْہِمُ الْخَبَائِثَ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
ترجمہ "اور (رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا" (سورۃ اعراف ، آیت ۱۵۷)

ف: یعنی جو حلال وطیب چیزیں بنی اسرائیل پر ان کی نافرمانی کی وجہ سے حرام ہوگئیں تھیں وہ نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے حلال فرما دیں گے۔ اور خبیث وگندی چیزوں کو حرام فرمائیں گے۔ (بحوالہ نورالعرفان مع ترجمہ کنزالایمان) (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو حلال وحرام کرنے کا اختیار دیا ہے جیسا کہ آیت قرآن کریم سے واضح ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گندی اشیاء کو حرام فرماتے ہیں)

وَقَوْلُہٗ:
وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَہُوْرًا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا پاک کرنے والا" (سورۃ فرقان ۲۵ آیت ۴۸)

ف: اس سے معلوم ہوا کہ بارش کے پانی سے وضو اور غسل درست ہے (حاشیہ نورالعرفان مفتی احمد یار خان)

وَقَوْلُہٗ:
وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَہِّرَکُمْ بِہٖ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
(ترجمہ اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا کر دے (سورۃ انفال ۸ پ۹ آیت ۱۱)

وَقَوْلُہٗ:
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَۃٌ بِقَدَرِہَا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
(ترجمہ: اس (اللہ تعالیٰ) نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنے اپنے لائق بہہ نکلے۔ (سورۃ رعد ۱۳ آیت ۱۷)

ف: اس سے اشارہ معلوم ہوا کہ رب ذوالجلال کا دین متین بہت وسیع ہے مگر اس سے لینا اپنے برتن کے مطابق ہے۔ (حاشیہ نورالعرفان ترجمہ کنزالایمان)

۵۳۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَآءِ الرَّاکِدِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ٹھہرے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ) ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی ہے (مسلم شریف)

ف: پانی سے مراد یہاں قلیل پانی ہے اگر پانی کثیر ہو تو جاری کا حکم رکھتا ہے اور وہ پیشاب وغیرہ سے نجس نہیں ہوتا اور اس میں نہانا بھی جائز ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر پانی کثیر ہو تو نجس ہوتا لیکن اس میں پیشاب کرنا ٹھیک نہیں، شائد دیکھا دیکھی اور لوگ بھی پیشاب کرنے لگیں، اور یہ رواج پا جائے اور رفتہ رفتہ پانی میں تغیر واقع ہو جائے الغرض قلیل پانی میں پیشاب کرنا مکروہ تحریمی اور کثیر پانی میں پیشاب کرنا مکروہ تنزیہی ہے ۱۲۔

۵۳۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ لَا یَغْتَسِلُ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ وَھُوَ جُنُبٌ قَالُوْا کَیْفَ یَفْعَلُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ یَتَنَاوَلُہٗ تَنَاوُلًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو بہتا نہ ہو پیشاب کر کے اس سے غسل وغیرہ نہ کرے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی شخص جنابت کی حالت میں ٹھہرے ہوئے قلیل پانی میں غسل نہ کرے۔ لوگوں نے کہا کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ پھر کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاتھوں سے تھوڑا تھوڑا پانی لے کر غسل کرنا چاہیئے۔

ف: ٹھہرے ہوئے پانی میں جنابت کے غسل کی ممانعت کے متعلق قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث میں غسل کی ممانعت کو حالت جنابت کے ساتھ مشروط قرار دیا گیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ پانی جو غسل جنابت میں استعمال کیا جائے جب کہ وہ ٹھہرا ہوا ہو تو وہ اپنی اصلی حالت پر نہیں رہتا اگر یہ بات نہ ہوتی تو ممانعت سے کوئی فائدہ مقصود نہ ہوتا اسی لیے امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ وہ پانی طاہر نہ رہا بلکہ ناپاک ہو گیا اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مسلک یہ ہے کہ وہ پانی پاک رہا لیکن پاک کرنے والا نہ رہا۔ اور یہی قول امام محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا ہے اور اسی پر فتوی ہے (مرقات)

۵۳۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرِضْتُ فَاَتَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَاَبُوْبَکْرٍ فَوَجَدَانِیْ قَدْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَتَوَضَّاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْءَہٗ عَلَیَّ فَاَفَقْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں بیمار ہو گیا تو میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ عیادت کے لیے تشریف لائے دونوں حضرات نے مجھے بے ہوش پایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے وضو فرمایا پھر وضو کا مستعملہ پانی مجھ پر ڈال دیا تو مجھے ہوش آگیا (بخاری و مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۵۴۰ وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُتِیَ بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ یَاْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وُضُوْئِہٖ فَیَتَمَسَّحُوْنَ بِہٖ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے آپ کے لیے وضو کا پانی لایا گیا تو آپ نے وضو فرمایا تو صحابہ کرام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مستعملہ پانی لے کر اپنے اپنے بدن پر مل رہے تھے۔ (بخاری شریف)

۵۴۱ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَادُوْا یَقْتَتِلُوْنَ عَلٰی وُضُوْئِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِی السِّعَایَۃِ فَھٰذِہِ الْاَخْبَارُ وَاَمْثَالُھَا تَدُلُّ عَلٰی طَھَارَۃِ الْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ وَاِلَّا لَمْ یَکُنْ لِّلتَّبَرُّكِ وَالتَّمَسُّحِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ مَعْنًی اھ وَالْفَتْوٰی عَلٰی اَنَّ الْمَاءَ الْمُسْتَعْمَلَ طَاھِرٌ فِیْ مَذْھَبِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو فرماتے تو لوگ آپ کے وضو کے مستعملہ پانی پر باہم لڑ پڑنے کے قریب ہو جاتے (بخاری شریف) سعایۃ میں لکھا ہے کہ یہ اور اسی قسم کی احادیث اس بات پر دلیل ہیں کہ مستعملہ پانی پاک ہوتا ہے ورنہ اس کو تبرک سمجھنے اور جسم پر ملنے اور اس طرح استعمال کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی مذہب حنفی میں فتویٰ اس پر ہے کہ استعمال شدہ پانی پاک ہے مگر پاک کرنے والا نہیں ہے۔

ف : تفہیم البخاری میں علامہ غلام رسول رضوی صاحب دامت فیوضہم نے فرمایا کہ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال شریف مکرم و معظم ہیں۔ اسی طرح آپ کے فضلات اور خون سب طاہر ہیں۔ اس میں کثیر احادیث آئی ہیں حضرت علی اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خون مبارک پیا۔ جیسا کہ بزار، طبرانی، حاکم، بیہقی اور ابو نعیم نے حلیہ میں اس کی روایت کی ہے۔ نیز یہ بھی روایت ہے کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بول شریف پیا۔ اس کی روایت حاکم، دارقطنی، طبرانی اور ابو نعیم نے کی ہے۔ طبرانی نے اوسط میں روایت کی ہے کہ حضرت ابو رافع کی بیوی حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ پانی پیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل شریف کا بچا ہوا تھا تو نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے بدن کو دوزخ پر حرام کر دیا ہے۔

بعض آئمہ شافعیہ نے سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بول شریف اور تمام فضلات کے طاہر ہونے کی تصحیح کی ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ علامہ بیری نے شرح الاشباہ میں اس کی تصریح کی ہے۔ حافظ ابن حجر نے کہا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بول شریف کی طہارت پر کثیر ادلہ قائم ہیں اور آئمہ کرام نے اس کو سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ذکر کیا ہے حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ ہم اسے کثیر اصحاب نے اسے پسند کیا ہے اور شرح الشمائل میں بسط کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ساتھ اس کی تحقیق کی ہے۔ علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کسی دوسرے کو قیاس نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی ایسا کہے تو اس کا کلام سننے سے میرے کان بہرہ ہیں۔ اور ایسے لوگ غبی اور جاہل ہیں۔

متن کی تین احادیث سے یہ دلیل بھی نکلتی ہے کہ پانی دم کرکے مریض پر ڈالنا جائز ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت ہر بیماری کو دور کر دیتی ہے معلوم ہوا کہ آپ دافع البلاء اور شافی الامراض ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں سے تبرکاً فیض لینا دم وغیرہ کرانا ان کا مرض کی جگہ پر ہاتھ پھیرنا ان کے تبرکات کو جسم پر ملنا حصول برکت کے لیے یہ سب جائز ہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث سے ثابت ہے۔ بے شمار ایسی احادیث ہیں جن سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تبرکات سے فیض حاصل کرتے تھے۔

۵۴۲/۶ وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ زَنْجِيًّا وَّقَعَ فِيْ زَمْزَمَ يَعْنِيْ مَاتَ فَاَمَرَ بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاُخْرِجَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُنْزَحَ قَالَ فَغَلَبَتْهُمْ عَيْنٌ جَاءَتْ مِنَ الرُّكْنِ قَالَ فَاَمَرَ بِهَا فَدُسَّتْ بِالْقُبَاطِيِّ وَالْمَطَارِفِ حَتّٰى نَزَحُوْهَا فَلَمَّا نَزَحُوْهَا انْفَجَرَتْ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيْ مُرْسَلًا وَقَالَ الْعَلَّامَةُ النِّيْمَوِيُّ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَسَنَدُ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زمزم کے چشمہ میں ایک حبشی گر کر مر گیا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حکم دیا کہ اس آدمی کو نکالا جائے چنانچہ وہ نکالا گیا پھر آپ نے زمزم کے پورے پانی کو نکالنے کا حکم دیا۔ راوی کہتے ہیں رکن (یعنی حجر اسود) کی جانب ایک کشادہ سوراخ تھا جس سے پانی اس چشمہ میں چلا آرہا تھا اور بند نہ ہوتا تھا آپ نے حکم دیا تو اس کشادہ سوراخ کے منہ کو سفید باریک کپڑوں اور ریشمی چادروں سے بند کیا گیا یہاں تک کہ پورا پانی کھینچ لیا اور جب سب پانی کھینچ چکے تو کشادہ سوراخ کھل گیا (اس کی روایت دارقطنی نے بطریق مرسل کی ہے، علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے اسناد کو صحیح بتلایا ہے اور بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے اور عبد الرزاق نے اسی طرح روایت کی ہے اور ابن ابی شیبہ کی سند صحیح ہے)

---

۵۴۳/۷ وَعَنْ عَطَاءٍ اَنَّ حَبْشِيًّا وَّقَعَ فِيْ زَمْزَمَ فَمَاتَ فَاَمَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَنُزِحَ مَاؤُهَا فَجَعَلَ الْمَاءُ لَا يَنْقَطِعُ فَنُظِرَ فَاِذَا عَيْنٌ تَجْرِيْ مِنْ قِبَلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَسْبُكُمْ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَ رَوَى ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ الْاِمَامُ ابْنُ

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حبشی زمزم کی باؤلی میں گر کر مر گیا تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر اس کا پانی خالی کیا جانے لگا پس اس کا پانی رکتا نہیں تھا تو دیکھا گیا کہ ایک کشادہ سوراخ حجر اسود کی طرف سے جاری ہے جس سے پانی جا رہا ہے حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام پانی کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

الْهُمَامِ سَنَدُهٗ صَحِيْحٌ ۔

کھینچ لیے جانے کے بعد فرمایا کہ بس کافی ہے (کیونکہ پورا پانی تقریباً خالی ہوچکا تھا) طحاوی اور ابن ابی شیبہ نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔ امام ابن ہمام کہتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے)

۵۴۴ (۸) وَعَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الطَّيْرِ وَالسِّنَّوْرِ وَنَحْوِهِمَا يَقَعُ فِي الْبِئْرِ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ دَلْوًا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَقَالَ الْاِمَامُ ابْنُ الْهُمَامِ سَنَدُهٗ صَحِيْحٌ ۔

حضرت شعبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ پرندہ، بلی اور ان دونوں کی طرح کوئی جانور جب کنوئیں میں گر جائے تو ان کے بارے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں سے چالیس ۴۰ ڈول پانی کھینچا جائے۔ (طحاوی) اور امام ابن ہمام نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے)

۵۴۵ (۹) وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فِي الْبِئْرِ يَقَعُ فِيْهَا الْجُرَذُ وَالسِّنَّوْرُ فَيَمُوْتُ قَالَ يُدْلُوْا مِنْهَا اَرْبَعِيْنَ دَلْوًا ۔ (رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ جب کنوئیں میں چوہا یا بلی گر کر مرجائے تو ان کے بارے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں سے چالیس ڈول پانی نکالا جائے (طحاوی شریف)

۵۴۶ (۱۰) وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ دُجَاجَةٍ وَقَعَتْ فِيْ بِئْرٍ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرَ اَرْبَعِيْنَ دَلْوًا اَوْ خَمْسِيْنَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهَا ۔ (رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت حماد بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مرغی کنوئیں میں گر کر مرجائے تو اس کے بارے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں سے چالیس یا پچاس ڈول پانی کھینچ کر نکالا جائے۔ پھر اس کنوئیں کے پانی سے وضو کریں۔ (طحاوی شریف)

۵۴۷ (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْفَارَةِ اِذَا مَاتَتْ فِي الْبِئْرِ وَاُخْرِجَتْ مِنْ سَاعَتِهَا نُزِحَ مِنْهَا عِشْرُوْنَ دَلْوًا اَوْ ثَلٰثُوْنَ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ مِنْ طُرُقٍ فِيْ غَيْرِ شَرْحِ الْاٰثَارِ قَالَهُ الْاِمَامُ ابْنُ الْهُمَامِ وَالزَّيْلَعِيُّ وَرَوٰى اَبُوْ عَلِيِّ نِ الْحَافِظُ السَّمَرْقَنْدِيُّ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ مَرْفُوْعًا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے چوہے کے بارے میں کہا کہ جب وہ کنوئیں میں گر کر مرجائے اور اسی وقت نکالا جائے تو کنوئیں سے بیس یا تیس ڈول پانی خارج کیا جائے (امام ابن ہمام اور امام زیلعی نے بتلایا ہے کہ امام طحاوی نے شرح الآثار کی سند کے سوا دوسرے چند اسناد سے اس کی روایت کی ہے اور ابوعلی حافظ سمرقندی نے اس قسم کی ایک حدیث اپنے سند مرفوع سے روایت کی ہے)

۵۴۸ (۱۲) وَعَنْ مَعْمَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ اِذَا مَاتَتِ الدَّابَّةُ فِي الْبِئْرِ اَخَذْنَا مِنْهَا وَاِنْ تَفَسَّخَتْ نُزِحَتْ

حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مجھ سے ایسے شخص نے بیان کیا جس نے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ آپ نے کہا جب کنوئیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ)

---

۵۴۹ / ۱۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلٰى غَدِيْرٍ فَاِذَا فِيْهِ حِمَارٌ مَيِّتٌ فَكَفَفْنَا عَنْهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَاسْتَقَيْنَا وَاَرْوَيْنَا وَحَمَلْنَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ نَحْوَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ اَوْ شَرِبَ مِنْ غَدِيْرٍ كَانَ يُلْقٰى فِيْهِ لُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالْجِيَفُ فَذُكِرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ اِخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيْ نَجَاسَةِ الْمَاءِ فَقَالَتِ الظَّاهِرِيَّةُ وَالْاِمَامُ مَالِكٌ لَا يَتَنَجَّسُ الْمَاءُ بِمُلَاقَاةِ النَّجَاسَةِ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ اَحَدُ اَوْصَافِهِ الثَّلَاثَةِ وَذَهَبَ الْحَنَفِيَّةُ وَالشَّافِعِيَّةُ وَالْحَنَابِلَةُ وَاِسْحَاقُ اِلٰى اَنَّهُ يَتَنَجَّسُ الْقَلِيْلُ بِمُلَاقَاةِ النَّجَاسَةِ وَاِنْ لَمْ يَتَغَيَّرْ اَحَدُ اَوْصَافِهِ لٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فِيْ تَعْيِيْنِ الْقَلِيْلِ فَذَهَبَ الْاِمَامَانِ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ اِلَى التَّحْدِيْدِ بِالْقُلَّتَيْنِ وَقَالَ الْاِمَامُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَلٰى مَا فِي الْهِدَايَةِ اَنَّ الْغَدِيْرَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا يَتَحَرَّكُ اَحَدُ طَرَفَيْهِ بِتَحْرِيْكِ الطَّرَفِ الْاٰخَرِ اِذَا وَقَعَتْ نَجَاسَةٌ فِيْ اَحَدِ جَانِبَيْهِ جَازَ الْوُضُوْءُ مِنَ الْجَانِبِ الْاٰخَرِ وَبَعْضُهُمْ قَدَّرُوا الْمَسَاحَةَ

میں جانور مرجائے تو ہم اس کنویں سے کچھ پانی نکال لیتے تھے اور اگر مر کر اس میں پھول جاتا تو پورا کنواں خالی کیا جاتا۔
(عبدالرزاق)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں ایک تالاب پر آیا جس میں ایک گدھا مرا پڑا تھا ہم اس کے پانی کو استعمال کرنے سے رک گئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ کثیر پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرسکتی تو ہم نے اس کا پانی پیا اور پلاتے اور ساتھ لے لیا (ابن ماجہ) اور طحاوی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور عبدالرزاق کی ایک روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے تالاب سے وضو فرماتے یا پانی پیتے جس میں کتے کا گوشت اور مردار چیزیں ڈالی جاتی تھیں، جب لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ کثیر پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

علما نے پانی کے ناپاک ہونے کے بارے میں اختلاف کیا ہے، امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ نجاست سے ملنے پر پانی اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس کے تین اوصاف میں سے ایک وصف بدل نہ جائے لیکن حنفیہ شافعیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ قلیل پانی نجاست سے ملنے پر ناپاک ہوجاتا ہے، خواہ اس کا کوئی بھی وصف نہ بدلے لیکن آب قلیل کے تعین کے بارے میں ان کا اختلاف ہے امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما نے آب قلیل کا تعین دو قلہ سے کیا ہے

اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول جس کی صراحت ہدایہ میں ہے یہ ہے کہ ایسا تالاب کہ جس کے ایک جانب حرکت دینے سے دوسری جانب پانی متحرک نہ ہو۔ ایسے تالاب کے کسی ایک جانب میں اگر نجاست گر جائے تو اس کی دوسری جانب سے وضو کرنا جائز ہے اور بعضوں نے عوام کی سہولت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

عَشَرًا فِي عَشَرٍ بِذِرَاعِ الْكِرْبَاسِ تَوْسِعَةً لِلْأَمْرِ عَلَى النَّاسِ وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى۔

کے خیال سے مقدار کا اندازہ دہ دردہ کپڑے ناپنے کے گز سے کیا ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

ف: ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح نقایہ میں بیان کیا ہے واضح رہے کہ ہمارے علماء کا اتفاق اس بات پر ہے کہ بڑے تالاب کا حکم آبِ جاری کا ہے متقدمین نے کہا ہے کہ ایک جانب حرکت دینے سے پانی کو دوسری جانب حرکت نہ ہو، اس طرح کہ حرکت دیتے وقت پانی نہ تو بلند ہو جائے اور نہ پست یہ امر وضاحت طلب ہے کہ حرکت سے کونسی حرکت مراد ہے، حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ غسل کی حرکت مراد ہے اس لئے کہ غسل کے وقت حوض کی زائد ضرورت پیش آتی ہے۔

چنانچہ ایک روایت میں امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اسی طرح منقول ہے اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک دوسری روایت یہ بھی ہے کہ ہاتھ سے حرکت دینے کا اعتبار کیا جائے اور اسی میں لوگوں کے لیے آسانی ہے البتہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ وضو کرنے وقت کی حرکت کا لحاظ ہوگا اور یہ درمیانی صورت ہے اور یہ بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک روایت میں مروی ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ظاہر الروایۃ میں یہ مروی ہے کہ غالب گمان کا اعتبار کیا جائے گا اس طرح کہ وضو کرنے والے کو غالب گمان پیدا ہو جائے کہ وضو کے وقت پانی کو حرکت دینے میں ناپاکی دوسری جانب تک پہنچ گئی ہے تو اس سے وضو نہ کرے اور اگر یہ گمان غالب پیدا نہ ہو تو وضو کرے۔ غایۃ میں مذکور ہے کہ یہی قول صحیح ترین ہے اور ابوعصمہ نے کہا ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کا تعین دہ دردہ سے کیا کرتے تھے پھر انھوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول کی جانب رجوع کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ میں اس بارہ میں کوئی مقدار معین نہیں کرتا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے رسالہ النمیۃ الانقی میں دہ دردہ حوض کی تحقیق میں فرماتے ہیں کہ دہ دردہ صرف یہ نہیں ہے کہ دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا حوض ہو۔ بلکہ صرف سو ہاتھ کی مساحت میں ہونا درکار ہے اگر سو ہاتھ طول میں اور ایک ہاتھ عرض یا دوسو ہاتھ طول اور ایک بالشت عرض میں ہے تو وہ بھی دہ دردہ ہے۔

البتہ دہ دردہ سے مقدار مقرر کرنے کا تعین ابن مبارک اور علماء بلخ اور متاخرین میں سے ایک جماعت نے اختیار کیا ہے، امام ابواللیث نے کہا ہے کہ دہ دردہ پر فتویٰ ہے اور صاحب ہدایہ بھی اسی کے قائل ہیں اور جس طرح احناف کے پاس پانی کی مقدار آبِ جاری کے حکم میں داخل ہونے کے لیے دہ دردہ مقرر ہے، اسی طرح امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قلتین کی حدیث کی بنا پر قلتین کے مقدار پانی کو آبِ جاری کے حکم میں داخل کیا ہے۔

جواباً ہم کہتے ہیں کہ قلتین کی حدیث کو ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے جس میں حافظ ابن عبدالبر

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

قاضی اسمٰعیل بن اسحاق اور ابو بکر بن العربی مالکی ہیں اور امام بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث قوی نہیں ہے اور اس حدیث کو خود امام غزالی اور امام رویانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے ترک کر دیا ہے باوجودیکہ یہ دونوں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی شدید اتباع کرنے والے تھے اسی طرح علی بن المدینی جو امام بخاری کے استاد ہیں انھوں نے کہا کہ قلتین کی حدیث صحیح ثابت نہیں ہوئی ہے مزید برآں یہ کہ جب چاہ زمزم میں ایک حبشی گر کر مر گیا تھا اس وقت حضرت عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں حضرات نے چاہِ زمزم کے خالی کرنے کا حکم دیا تھا اگر قلتین کی حدیث صحیح ہوتی تو بقیہ صحابہ اور تابعین قلتین کی اس حدیث کی بنا، پر ان دونوں صحابیوں سے احتجاج فرماتے کہ قلتین نجس نہیں ہوتا ہے تو زمزم کا کنواں کیوں خالی کیا جا رہا ہے؟ ان دونوں حضرات کا حکم رد کر دیا جاتا جس طرح وہ حدیث رد کر دی گئی جس میں آگ سے پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنے کا حکم معلوم ہوتا ہے دیگر یہ کہ قلتین کی حدیث کو ابو داؤد نے بھی ضعیف ٹھہرایا ہے اور یہ بتلایا ہے کہ اس کی سند میں اضطراب ہے اور متن میں بھی اضطراب ہے۔

۵۵۰/۱۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرِیْمُ الْبِئْرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا مِّنْ جَوَانِبِهَا كُلِّهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کنویں کے گور (۴۰) ہاتھ یعنی اس کے چاروں جانب دس دس ہاتھ تک کوئی دوسرا نہ تو کنواں کھود سکتا ہے اور نہ بیت الخلاء بنا سکتا ہے (اس کی روایت امام احمد نے کی ہے)

۵۵۱/۱۵ وَعَنِ الْحَسَنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَفَرَ بِئْرًا كَانَ لَهٗ مِمَّا حَوْلَهَا اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا رَوَاهُ اَبُوْ یُوْسُفَ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ نَحْوَهٗ مَرْفُوْعًا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کنواں کھدوائے تو کنویں کے اطراف ہر چہار جانب سے دس دس ہاتھ جملہ چالیس ہاتھ اسی کے ہیں (کہ اس کے اندر نہ تو کوئی کنواں کھدوا سکتا ہے اور نہ بیت الخلاء بنا سکتا ہے) (اس کی روایت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کی ہے اور ابن ماجہ اور طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۵۲/۱۶ وَعَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّهٗ قَالَ حَرِیْمُ الْبِئْرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا مِّنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا لَا یَدْخُلُ اَحَدٌ فِیْ حَرِیْمِهٖ وَلَا فِیْ مَائِهٖ

حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ کنویں کی ہر چار طرف سے دس دس ہاتھ جملہ چالیس ہاتھ ہے کوئی شخص اس حد کے اندر دخل نہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

رَوَاهُ اَبُوْ يُوْسُفُ وَ قَالَ صَدْرُ الشَّرِيْعَۃِ فَيَكُوْنُ لَهَا حَرِيْمُهَا مِنْ كُلِّ جَانِبٍ عَشَرَةٌ فَفُهِمَ مِنْ هٰذَا اَنَّهٗ اِذَا اَرَادَ اٰخَرُ اَنْ يَّحْفِرَ فِيْ حَرِيْمِهَا بِئْرًا يُّمْنَعُ مِنْهُ لِاَنَّهٗ يَنْجَذِبُ الْمَآءُ اِلَيْهَا وَيَنْقُصُ الْمَآءُ فِي الْبِئْرِ الْاُوْلٰى وَاِنْ اَرَادَ اَنْ يَّحْفِرَ بِئْرَ بَالُوْعَۃٍ يُّمْنَعُ اَيْضًا لِسِرَايَۃِ النَّجَاسَۃِ اِلَى الْبِئْرِ الْاُوْلٰى وَتَنْجِيْسِ مَائِهَا وَلَا يُمْنَعُ فِيْ مَا وَرَآءَ الْحَرِيْمِ وَهُوَ عَشَرٌ فِيْ عَشَرٍ فَعُلِمَ اَنَّ الشَّرْعَ اِعْتَبَرَ الْعَشَرَ فِي الْعَشَرِ فِيْ عَدَمِ سِرَايَۃِ النَّجَاسَۃِ حَتّٰى لَوْ كَانَتِ النَّجَاسَۃُ تَسْرِيْ يُحْكَمُ بِالْمَنْعِ۔

دیوے اور نہ اس حد کے اندر دوسرا کنواں کھود کر اس کے پانی میں تصرف کرے (اس کی روایت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کی ہے) امام صدر الشریعہ نے کہا ہے کہ کنویں کے ہر جانب سے دس دس ہاتھ کا احاطہ اسی کنویں کا ہے اور اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اگر کوئی دس ہاتھ کے اندر دوسرا کنواں کھدوانا چاہے تو اس کو روک دیا جائے گا اس لیے کہ پہلے کنویں کا پانی دوسرے کی جانب کھنچ جائے گا اور پہلے کنواں کا پانی کم ہو جائے گا اور اگر کوئی حد کے اندر گڑھا کھدوائے کہ جس میں غلیظ پانی جمع ہوتا ہو تو اس سے بھی روک دیا جائے گا اس لیے کہ پہلے کنویں میں اس کی نجاست سرایت کر جائے گی اور اس کا پانی ناپاک ہو جائے گا۔ البتہ کسی کو دہ در دہ کے احاطہ کے بعد سے کنواں کھدوانے سے منع نہیں کیا جائے گا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ شریعت نے ناپاکی کے سرایت نہ کرنے کے متعلق دہ در دہ کا اعتبار کیا ہے، ہاں اگر اس کے بعد بھی نجاست سرایت کر جاتی تو وہاں سے بھی روکا جاتا اور چونکہ ایسا نہیں ہوا ہے اس لیے ثابت ہو گیا کہ دہ در دہ کے بعد نجاست سرایت نہیں کرتی ہے اس تمام تقریر کا نتیجہ یہ ہے کہ فقہا کا دہ در دہ پانی ہی کو آب کثیر کی تعریف میں داخل کرنے کا ماخذ یہی حدیثیں ہیں اور وہ حضرات جنھوں نے قلتین مقدار والے پانی کو آب کثیر کے حکم میں داخل کیا ہے وہ بئر بضاعۃ مدینہ منورہ میں ایک کنواں تھا جس میں نجاست گرتی تھی اور اس کا پانی لوگ استعمال کرتے تھے تو اس سے ان حضرات نے ثابت کیا ہے کہ قلتین مقدار والا پانی نجاست کا متحمل ہوتا ہے اور آب کثیر کا حکم اس پر صادق آجاتا ہے اس کے جواب میں احناف نے یہ وضاحت کی ہے کہ بئر بضاعۃ ایسا کنواں تھا جس کی تہ میں ایک نہر تھی جس سے مدینہ منورہ کے باغوں کو زمین کے اندر سے ہمیشہ پانی بہا کرتا تھا جس کی وجہ سے نجاست رہنے نہیں پاتی تھی، بئر بضاعۃ بظاہر تو ایک کنواں تھا لیکن حقیقت میں اس نہر کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وجہ سے اس کا پانی نہر جاری کے حکم میں تھا۔

۵۵۳ / ۱۷ وَعَنِ الْوَاقِدِيِّ قَالَ إِنَّ بِئْرَ بُضَاعَةَ كَانَتْ فِيهِ طَرِيقًا لِلْمَاءِ إِلَى الْبَسَاتِينِ فَكَانَ الْمَاءُ لَا يَسْتَقِرُّ فِيهَا فَكَانَ حُكْمُ مَائِهَا كَحُكْمِ مَاءِ الْأَنْهَارِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَفِي السِّعَايَةِ أَنَّ جَمَاعَةً مِنَ النُّقَّادِ قَدْ وَثَّقُوا الْوَاقِدِيَّ وَقَالَ الْعَيْنِيُّ فِي الْبِنَايَةِ إِنَّ الْوَاقِدِيَّ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَعْلَمُ بِحَالِهَا وَمَنْ أَنْكَرَهُ فَلَعَلَّ مُرَادَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مَاءٌ جَارٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَمَاءُ بُضَاعَةَ كَانَ جَارِيًا تَحْتَ الْأَرْضِ۔

حضرت واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے انھوں نے کہا ہے کہ بئر بضاعۃ نامی کنویں میں ایک نہر تھی جو باغوں کی طرف بہتی رہتی تھی جس کا پانی ہمیشہ جاری رہتا تھا تو اس کا حکم نہر جاری کے پانی کا تھا (اس کی روایت طحاوی نے کی ہے، اور سعایۃ میں لکھا ہے کہ ناقدین کی ایک جماعت نے واقدی کی توثیق کی ہے اور علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بنایہ میں لکھتے ہیں کہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ اہل مدینہ میں سے تھے اور وہاں کے حالات سے خوب واقف تھے مگر جن حضرات نے ان کی روایت کا انکار کیا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ بئر بضاعۃ کا پانی سطح زمین پر نہیں بہتا تھا بلکہ وہ زمین کے اندر سے جاری تھا، اور اسی ناواقفیت کی بنا پر ان کی روایت کا انکار کیا گیا ہے۔ ۱۲

۵۵۴ / ۱۸ وَعَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى لَوْنِهِ أَوْ طَعْمِهِ أَوْ رِيحِهِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ مُرْسَلًا وَصَحَّحَ أَبُو حَاتِمٍ إِرْسَالَهُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ نَحْوَهُ۔

حضرت راشد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی، جب تک کہ اس چیز کا اثر اس کے رنگ یا مزہ یا بو پر غالب نہ آجائے (اس کی روایت طحاوی نے کی ہے اور دارقطنی نے بطریق مرسل اس کی روایت کی ہے جس کو ابوحاتم نے صحیح قرار دیا ہے اور ابن ماجہ اور طبرانی سے بھی اوسط اور کبیر میں اسی طرح روایت ہے۔

۵۵۵ / ۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَمُحَمَّدٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم لوگ کشتی میں دریا کا سفر کرتے ہیں اور ہمارے ساتھ تھوڑا پانی رہتا ہے اگر اس سے وضو کرلیں پیاسے رہ جائیں تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے (یعنی مری ہوئی مچھلی) (اس کی روایت امام مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی اور امام محمد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نے کی ہے)

ف: اس حدیث میں "اَلْحِلُّ مَیْتَتُہٗ" (اس کا مردار حلال ہے) سے حنفیہ کے نزدیک صرف مچھلی مراد ہے کیوں کہ وہ ذبح کے بغیر خود بخود مر جاتی ہے۔ اس کا شکار کرنا اور اس کو پانی سے نکالنا ہی ذبح کرنا ہے۔ ۱۲

**۵۵۶/۲۰** وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا سَلْمَانُ كُلُّ طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَقَعَتْ فِيهِ دَابَّةٌ لَيْسَ لَهَا دَمٌ فَمَاتَتْ فِيهِ فَهُوَ حَلَالٌ أَكْلُهُ وَشُرْبُهُ وَوُضُوْءُهُ۔ (رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سلمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کسی کھانے یا پانی میں کوئی ایسا جانور جس میں بہتا خون نہیں ہوتا گر کر مر جائے تو ایسے کھانے کا کھالینا اور اس پانی کو پینا اور اس سے وضو کرنا جائز ہے (دار قطنی)

**۵۵۷/۲۱** وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اِغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک ایسے برتن سے غسل فرمایا جس کے پانی میں آٹے کا اثر تھا لیکن وہ اثر اس قدر غالب نہ تھا کہ پانی کی حالت کو بدل دے (نسائی اور ابن ماجہ)

**۵۵۸/۲۲** وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِي إِدَاوَتِكَ قَالَ قُلْتُ نَبِيْذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُوْرٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالدَّارُقُطْنِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّحَاوِيُّ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَبُوْ زَيْدٍ مَجْهُوْلٌ وَالْجَوَابُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ الْعَرَبِيِّ ذَكَرَ فِي شَرْحِ جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ أَنَّ أَبَا زَيْدٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَوَى عَنْهُ رَاشِدُ بْنُ كَيْسَانَ الْعَبْسِيُّ الْكُوْفِيُّ وَأَبُوْ رَوْقٍ وَبِهٰذَا يَخْرُجُ

حضرت ابو زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنوں کی (حاضری کی) رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تمہارے چھاگل میں کیا ہے؟ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ نبیذ ہے، آپ نے فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی بھی پاک کرنے والا ہے۔ (ابوداود، ابن ماجہ، بزار، طبرانی، دار قطنی اور ابن عدی) امام احمد، ترمذی، ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ نے اس سے وضو فرمایا۔ ترمذی کہتے ہیں کہ ابو زید راوی مجہول ہیں ترمذی نے ابو زید راوی کو جو مجہول کہا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ابو بکر بن عربی نے ترمذی کی شرح میں لکھا ہے کہ ابو زید عمرو ابن حریث کے مولی ہیں ان سے راشد بن کیسان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ جَدِّ الْجَهَالَةِ وَلَا يُعْرَفُ اِلَّا بِكُنْيَةٍ فَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ التِّرْمِذِيُّ اَرَادَ بِهٖ اَنَّهٗ مَجْهُوْلُ الْاِسْمِ وَلَا يَضُرُّ ذٰلِكَ فَاِنَّ جَمَاعَةً مِّنَ الرُّوَاةِ لَا تُعْرَفُ اَسْمَاؤُهَا وَاِنَّمَا عُرِفُوْا بِالْكُنٰى كَذَا ذَكَرَهُ الْاِمَامُ ابْنُ الْهُمَامِ وَالْعَيْنِيُّ وَقَالَ صَاحِبُ الْمِشْكٰوةِ صَحَّ۔ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمْ اَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

عبسی کوفی اور ابوروق دونوں حضرات نے روایت کی ہے اور جن سے دو راوی روایت کریں ان کو مجہول نہیں قرار دیا جا سکتا علاوہ ازیں یہ کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ ترمذی کا منشا ابوزید کے مجہول ہونے سے یہ ہو سکتا ہے کہ یہ نام کے اعتبار سے مجہول ہیں جس سے کوئی ضرر واقع نہیں ہوتا کیونکہ ایسے راویوں کی ایک جماعت ہے جن کے اسماء نامعلوم ہیں، اور وہ کنیتوں سے مشہور ہو گئے۔ امام ابن ہمام اور علامہ عینی نے یہی کہا ہے اور صاحب مشکوٰۃ نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح روایت یہ آئی ہے اور وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں جنوں کی حاضری کی رات آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھا (مسلم شریف)

وَالْجَوَابُ عَنْهُ مِنْ وُّجُوْهٍ اَحَدُهَا اَنَّهٗ ذَكَرَ الْاِمَامُ ابْنُ الْهُمَامِ اَنَّ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْجِنِّ فَقَالَ لَمْ اَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ مُعَارِضٌ بِمَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ مِنْ اَنَّهٗ كَانَ مَعَهٗ وَرَوٰى اَيْضًا اَبُوْحَفْصِ بْنُ شَاهِيْنٍ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ وَعَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى قَوْمًا مِّنَ الزُّطِّ فَقَالَ هٰؤُلَاۤءِ اَشْبَهُ مَنْ رَاَيْتُ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ وَالْاِثْبَاتُ مُقَدَّمٌ عَلَى النَّفْيِ

اس اعتراض کا جواب کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیلۃ الجن میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھے کئی طریقوں سے دیا گیا ہے۔

ایک جواب تو یہ ہے جس کو امام ابن ہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ہے کہ وہ روایت جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آئی ہے کہ انھوں نے خود کہا ہے کہ میں لیلۃ الجن میں آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھا یہ حدیث ابن ابی شیبہ کی حدیث سے متعارض ہے جس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں ساتھ موجود تھا ایک اور روایت جس کو ابوحفص ابن شاہین نے بیان کیا ہے اس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صراحت ہے کہ میں لیلۃ الجن میں آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ انھوں نے قبیلہ زط کے چند لوگوں کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ لوگ ان جنوں سے ہیں جن کو میں نے لیلۃ الجن میں دیکھا تھا زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جہاں ثبوت اور نفی دو قسم کی روایتیں جمع ہو جاتی ہیں وہاں ثبوت کی روایت کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مقدم رکھا جاتا ہے اس لیے یہاں لیلۃ الجن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کو مرجح قرار دیا جائے گا۔

وَثَانِيْهَا مَا ذَكَرَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ وَغَيْرُهُ فِي التَّطْبِيْقِ بَيْنَ رِوَايَاتِ الْإِثْبَاتِ وَبَيْنَ رِوَايَاتِ النَّفْيِ إِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ لَمْ يَكُنْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْضِعِ مُلَاقَاتِهِ مَعَ الْجِنِّ وَقِرَاءَتِهِ الْقُرْاٰنَ عَلَيْهِمْ وَإِنَّمَا جَلَسَ حَيْثُ خَطَّ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَنْ أَتَاهُ كَمَا فِي مُسْنَدِ أَحْمَدَ فَحَيْثُ نَفَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَوْ غَيْرُهُ مَعِيَّتَهُ أَرَادَ بِهَا الْمَعِيَّةَ الْخَاصَّةَ فَلَا تُنَافِيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رِوَايَةِ الْمَعِيَّةِ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ۔

دوسرا جواب ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ نے دیا ہے کہ اثبات و نفی کی روایات کے درمیان مطابقت اس طرح پیدا کی جا سکتی ہے کہ لیلۃ الجن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تو تھے مگر اس خاص مقام پر نہیں تھے، جہاں جنات نے آپ سے ملاقات کی اور آپ نے ان کو قرآن پڑھ کر سنایا بلکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسی جگہ بیٹھے رہے جہاں آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے لیے ایک خط کھینچ کر آپ کو اس کے اندر بٹھا دیا تھا اور آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جنوں سے ملاقات کر کے واپس آنے تک اسی جگہ بیٹھے رہے اور اس کی روایت مسند امام احمد میں موجود ہے لہذا یہ واضح ہو گیا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کے متعلق لیلۃ الجن میں آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کی جو نفی وارد ہے اس نفی کا تعلق اس مقام سے ہے جس میں آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنوں سے ملاقات فرمائی اس طرح اس خاص مقام میں نہ رہنے سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمراہی سے انکار نہیں کیا جا سکتا لہذا اس سے اس رات آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رہنے یا نہ رہنے کی روایتوں میں اختلاف باقی نہ رہا۔

وَثَالِثُهَا أَنَّهُ ذَكَرَ الْعَيْنِيُّ أَنَّ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا رَوَوْا شِرْكَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ وَذٰلِكَ كَافٍ لِلْاِسْتِدْلَالِ انْتَهٰى۔

اور تیسرا جواب وہ ہے جس کو علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ چودہ حضرات سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لیلۃ الجن میں موجود تھے اور یہ چیز استدلال کیلئے کافی ہے

۵۵۹ / ۲۳ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ

عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا بِالْوُضُوْءِ بِنَبِيْذِ التَّمْرِ وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَقَالَ عِكْرِمَةُ النَّبِيْذُ وُضُوْءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ قَالَهٗ فِيْ عُمْدَةِ الْقَارِيِّ ـ

نبیذ (خرما) سے وضو کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے ایسا ہی حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام اوزاعی نے بھی کہا ہے اور حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ جس کو پانی نہ ملے اس کے لیے نبیذ وضو کے لیے کافی ہے یہ عمدۃ القاری میں مذکور ہے۔

۵۶۰/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّنَّوْرُ سَبُعٌ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهٗ وَرَوَى الدَّارَ قُطْنِيُّ وَاَحْمَدُ نَحْوَهٗ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی درندہ (جانور) ہے۔ (اس کی روایت حاکم نے کی ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے اور دارقطنی اور امام احمد نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

۵۶۱/۲۵ وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهٗ وَضُوْءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِيْ قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَمُحَمَّدٌ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ـ

حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو حضرت ابن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں کہ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تشریف لائے تو میں ان کے لیے وضو کا پانی ڈالتی پس ایک بلی آکر اس میں سے پانی پینے لگی تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلی کے پینے کے لیے برتن کو اور جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے پی لیا حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے دیکھ لیا جب کہ میں حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی تھی اور کہنے لگے اے میری بھتیجی! کیا تم تعجب کرتی ہو؟ میں نے کہا ہاں، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلی نجس نہیں ہے وہ تو تمہارے پاس (خادموں کی طرح) آتی جاتی رہتی ہے۔ (اس کی روایت امام مالک، امام احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ دارمی اور امام محمد نے کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ حدیث حسن صحیح ہے)

---

ف : بلی تمہارے پاس (خادموں کی طرح) آتی جاتی رہتی ہے اس کے متعلق علامہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ بلی کی بار بار آمد ورفت کو بلی کے ناپاک نہ ہونے کی علت قرار دی گئی ہے جس سے پتہ چلتا ہے دراصل وہ ناپاک ہے اور اس کی ناپاکی حاجت و ضرورت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-E ISLAMIA ACADEMY

کے تحت (کہ وہ موذی جانور کو مارتی ہے) معاف قرار دی گئی ہے اس لحاظ سے درندہ کا جھوٹا ناپاک ہوگا اور بلی کا جھوٹا اس کے درندہ ہونے کے باوجود ناپاک نہیں ہے اس لیے کہ اس میں ضرورت اور حاجت ہے، احیاء السنن میں یہی مذکور ہے بلی کی حاجت اور ضرورت اس طرح ہے کہ وہ خدمت کرتی ہے اور اس کی خدمت یہ ہے کہ وہ موذی جانوروں کو مارتی ہے اور ان کی خبرگیری میں ثواب ہوتا ہے، اور اسی ضرورت کے تحت بلیوں کے جھوٹے پانی کو پاک قرار دیا گیا کہ اس سے وضو کیا جا سکتا ہے۔ ۱۲

**۵۶۲/۲۶** وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيْسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّيْ فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيْهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ النِّيْمَوِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً وَصَحَّحَهُ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ وَآخَرُوْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُهُوْرُ الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْهِرُّ أَنْ يُغْسَلَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ هٰذَا صَحِيْحٌ۔

حضرت داؤد بن صالح بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ ان کی مالکہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ہریسہ دے کر روانہ کیا، وہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہی ہیں مجھے اشارہ سے فرمایا کہ اسے رکھ دو، اتنے میں ایک بلی آئی اور اس سے کچھ کھالیا اور جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نماز سے فارغ ہوئیں تو اسی جگہ سے تناول فرمایا جہاں سے بلی نے کھایا تھا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلی ناپاک نہیں ہے وہ تمہارے پاس (خادموں کی طرح) آنے جانے والوں میں سے ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلی کے جھوٹے پانی سے وضو فرماتے دیکھا ہے (ابوداؤد شریف) اور علامہ نیموی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کے اسناد صحیح ہیں) اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب برتن میں بلی منہ ڈال کر پی لے تو برتن کو ایک دفعہ دھولیا جائے اور اس کو ترمذی نے صحیح کہا ہے اور امام طحاوی اور دیگر محدثین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب بلی برتن میں منہ ڈال کر پی لے تو برتن کو پاک کرنے کی صورت یہ ہے کہ برتن ایک دفعہ یا دو دفعہ دھولیا جائے اور دارقطنی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے

۵۶۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْهِرُّ فِي الْاِنَاءِ فَاهْرِقْهُ وَاغْسِلْهُ مَرَّةً رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ مَوْقُوْفًا وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔
۲۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب بلی برتن میں منہ ڈال کر پی لے تو اس کے پانی کو گرا دے اور برتن کو ایک دفعہ دھولے (اس کی روایت دارقطنی نے موقوفاً کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے)

ف: علامہ حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ درندوں کے متعلق دو حکم ہیں، ایک حکم ان کے جھوٹے کے متعلق ہے اور دوسرا حکم ان کے گوشت کے متعلق ہے بلی کے گوشت کے متعلق یہ حکم ثابت رہا کہ دیگر درندوں کی طرح اس کا گوشت بھی حرام ہے اس لیے کہ اس کے خلاف کوئی حکم صادر نہیں ہوا، رہا بلی کے جھوٹے کا حکم اور بلی کی خدمت کی وجہ سے اس کی ضرورت کا حکم دو مختلف چیزیں ہیں جانوروں میں بلی کی حیثیت ایک تو چیر پھاڑ کر کھانے والے درندوں اور دوسرے گوشت خور پرندوں کی طرح ہے، چیر پھاڑ کر کھانے والے درندوں کی حیثیت سے اس کا جھوٹا نجس ہے اور گوشت خور پرندوں کی حیثیت سے اس کا جھوٹا مکروہ ہے، بلی کی خدمت اور ضرورت کی بنا پر اس کے جھوٹے کی نجاست کا حکم باقی نہ رہا تو ظاہر ہے کہ لازماً اس کی کراہت کا حکم متعین ہوگیا چنانچہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول یہی ہے کہ بلی کا جھوٹا مکروہ ہے اور سابقہ متعارض حدیثوں کی وجہ سے یہ کراہت بھی تنزیہی ہوگی اور اس کراہت تنزیہی کی وجہ سے اس کے جھوٹے برتن کو ایک بار دھونے کا حکم دیا گیا ہے اور امام ابن الہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کراہت تنزیہی کے قائل ہیں البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے جھوٹے کو پاک قرار دیا ہے۔

۵۶۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔
۲۸

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی لڑائی کے دن گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کے متعلق رخصت و اجازت دی (بخاری شریف) اور بخاری کی دوسری روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی لڑائی کے دن گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی۔

ف: گدھے کا گوشت کھانے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے، اس کے متعلق تحقیق یہ ہے کہ اس کے گوشت کے حلال ہونے اور حرام ہونے کے متعلق دلائل میں خود اختلاف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہے اور خود صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی گدھے کے ناپاک ہونے کے متعلق اختلاف کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ گدھا پاک ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مکروہ ہے اس اختلاف نے گدھے کے جھوٹے کے متعلق شک پیدا کر دیا کہ اس کا حکم کیا ہے؟ اس بارے میں صحیح ترین استدلال جو بحر اور بنایۃ وغیرہ میں مذکور ہے یہ ہے کہ گدھے کے جھوٹے کی ضرورت کے بارے میں تردد اور شک ہے کہ کیا کہا جائے ضرورت اس لیے کہ گدھا گھر کے کنارے میں باندھا جاتا ہے اور گھر کے برتنوں سے پانی پی جاتا ہے اور یہ مسلم ہے کہ ضرورت اور حاجت اس بات کی داعی ہوتی ہے کہ ناپاک ہونے کا حکم نہ دیا جائے اسی وجہ سے بلی اور چوہے کے جھوٹے کو ناپاک نہیں قرار دیا گیا۔ مگر گدھے کی ضرورت کم ہے اور بلی اور چوہے کی ضرورت زائد ہے، کیونکہ بلی اور چوہے گھر کے تنگ مقامات میں گھس جایا کرتے ہیں اس لیے ان سے بچنا مشکل ہے اور گدھے سے آسان ہے اور اگر بالکلیہ ضرورت نہ ہوتی تو گدھے کے جھوٹے کے متعلق بلا اشکال یہ حکم دیا جاتا کہ وہ نجس ہے جس طرح کتے اور دوسرے درندوں کا حکم ہے اور گدھے کی ضرورت اس طرح ہوتی جس طرح کہ بلی اور چوہے کی ضرورت درپیش ہوتی ہے تو گدھے کے جھوٹے کا حکم بالکل بلا اشکال وہی دیا جاتا جو بلی اور چوہے کا ہے کہ ان کا جھوٹا بھی ناپاک نہیں ہے۔ پس جب ایک حیثیت سے ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ وہ گھروں میں باندھا جاتا ہے اور برتنوں سے پانی پی جاتا ہے اور دوسری حیثیت سے ضرورت ثابت نہیں ہوتی ہے یعنی وہ بالکل بلی اور چوہے کی طرح ہر تنگ مقام تک نہیں جایا کرتا تو اس کے لیے دونوں باتیں ایک دوسرے کے معارض اور مخالف ہونے کی وجہ سے ساقط ہو گئیں۔ اس طرح ان دونوں باتوں میں کسی کا بھی اعتبار نہیں کیا جا سکتا اس لیے اصل کی جانب لوٹنا ضروری ہوا۔ اور یہاں اصل دو چیزیں ہیں، ایک تو پانی کہ وہ پاک ہے اور دوسرے گدھوں کا تھوک کہ وہ ناپاک ہے اس لیے کہ اس کا گوشت حرام ہے اگر پانی کو دیکھا جائے تو گدھے کے جھوٹے کو پاک کہنا پڑتا ہے اور اس کے تھوک کا لحاظ کیا جائے تو اس کے جھوٹے کو ناپاک کہنا پڑتا ہے اسی لیے گدھے کے جھوٹے کا تصفیہ معرض اشکال میں ہونے کی وجہ سے فقہاء نے گدھے کے جھوٹے کو مشکوک کہا ہے، گدھے کے جھوٹے کی دو حیثیتیں ہیں ایک حیثیت خود اس کے پاک ہونے کی ہے۔ جس میں کوئی شک نہیں ہے البتہ دوسری حیثیت جس میں شک ہے وہ یہ کہ کیا وہ پاک کرنے والا بھی ہے یعنی طاہر تو ہے کیا مطہّر ہے؟ تو اس کے مطہر ہونے میں شک کی بنا پر پانی ملنے کی ضرورت میں اس کو استعمال نہیں کرنا چاہیئے اگر پانی نہ ملے تو گدھے کے جھوٹے پانی سے وضو بھی کرنا چاہیے۔ اور تیمم بھی (یہ عبارت سعایہ اور ردالمحتار کا ماحصل ہے)

۵۶۵ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۲۹ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فَإِنَّهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ایسا پانی جو دھوپ سے گرم

یُوْرِثُ الْبَرَصَ رَوَاہُ الدَّارُ قُطْنِیْ۔

ہوا ہو، اس سے غسل مت کیا کرو، اس لیے کہ وہ کوڑھ کو پیدا کرتا ہے۔ (دار قطنی)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی فتاوی رضویہ ج ا ص۴۴۶ میں فرماتے ہیں کہ دھوپ کا گرم پانی جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے اسے کسی طرح بھی بدن پر نہیں پہنچانا چاہیے وضو سے نہ غسل سے اور نہ ہی پینے سے۔ یہاں تک کہ جو کپڑا اس سے بھیگا ہو جب تک کہ سرد نہ ہو جائے پہننا مناسب نہیں ہے کہ کپڑے کے ذریعے دھوپ کا گرم پانی جسم پر لگنے سے برص پیدا نہ ہو جائے۔ آپ اپنے رسالہ النور والنورق میں فرماتے ہیں اس بارے میں اختلاف بہت ہے۔ اور ہم نے اس اختلاف کو اپنی کتاب منتہی الامال فی الادفاق والاعمال میں بیان کیا ہے اور ہر اختلاف سے اصح اور ارجح قول چنا ہے۔ اور مختصر الفاظ میں اسے ذکر کیا ہے۔

ف: صاحب رد المحتار نے وضو کے مستحبات کے بیان میں امداد کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ منجملہ وضو سے یہ بھی ہے کہ وضو ایسے پانی سے نہ کیا جائے جو دھوپ پڑنے کی وجہ سے گرم ہو گیا ہے جس کی صراحت حلیہ میں کی گئی ہے مصنف حلیہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے اس کے استعمال سے منع فرمایا اسی لئے فتح میں دھوپ زدہ پانی کے مکروہ ہونے کی صراحت کی گئی ہے اور سحر میں بھی یہی مذکور ہے اور معراج الدرایۃ اور قنیہ میں مذکور ہے کہ وہ پانی جو دھوپ سے گرم ہو گیا ہو، اس سے وضو کرنا مکروہ ہے اس لیے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ممانعت فرما دی تھی جب کہ انھوں نے پانی کو دھوپ میں گرم کیا تھا۔ یہ فرمایا کہ اے حمیراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا دھوپ سے پانی گرم مت کیا کرو۔ اس سے برص (یعنی کوڑھ) کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

۵۶۶ وَعَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰی عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یَسْخُنُ لَہٗ مَآءٌ فِیْ قُمْقُمَۃٍ وَّ یَغْتَسِلُ بِہٖ رَوَاہُ الدَّارُ قُطْنِیْ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔
۳۰

حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولیٰ ہیں روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے تانبے کے برتن میں پانی آگ سے گرم کیا جاتا تھا اور آپ اس سے غسل فرماتے تھے۔ (اس کی روایت دار قطنی نے کی ہے اور یہ وضاحت کی ہے کہ اس کے اسناد صحیح ہیں۔

۵۶۷ وَعَنْ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ کَانَ یَتَوَضَّأُ بِالْحَمِیْمِ وَیَغْتَسِلُ بِہٖ رَوَاہُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ۔
۳۱

حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ گرم پانی سے وضو فرماتے تھے اور اس سے غسل بھی فرماتے۔ (اس کی روایت سعید بن منصور نے کی ہے)

۵۶۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ
۳۲

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

يَغْتَسِلَ بِالْحَمِيْمِ وَيَتَوَضَّأُ مِنْهُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ

ہے انہوں نے کہا کہ آگ کے گرم شدہ پانی سے غسل اور وضو کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں (عبدالرزاق نے سند صحیح کے ساتھ اس کی روایت کی ہے)

---

## بَابُ تَطْهِيْرِ النَّجَاسَاتِ

## باب، نجاستوں کے پاک کرنے کے بیان میں

۱۔ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
"اور اپنے کپڑے پاک رکھو" (سورۃ مدثر ۷۴ آیت ۴)

ف: ہر طرح کی نجاست سے کیونکہ نماز کے لیے طہارت ضروری ہے نماز کے علاوہ کی حالت میں کپڑوں کا پاک رکھنا بہتر ہے۔ کیونکہ ناپاکی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۲۔ وَقَوْلُهٗ:
مِنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
"(کیا ہم نے تمھیں) ایک بے قدر پانی سے (پیدا نہ فرمایا)" (یعنی نطفہ سے)

۳۔ وَقَوْلُهٗ:
وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَا اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
"اور اُن (جانوروں) کی اُون اور ان کی بری (یعنی روئی) اور بالوں سے کچھ گرہستی کا سامان (گھروں میں بچھانے اور اوڑھنے کا سامان) اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک (برتنا ئیں ہیں)" (سورۃ نحل ۱۶ آیت ۸۰)

ف: یہ آیت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بیان میں ہے مگر اس سے اشارۃً اُون، پشمینے اور بالوں کی طہارت اور ان سے نفع اٹھانے کی علت ثابت ہوتی ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۵۶۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُهْرِقْهُ وَلْيَغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَرَوَى الدَّارَقُطْنِيُّ نَحْوَهٗ مَرْفُوْعًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال کر پی جائے تو اس چیز کو گرادو۔ اور اس برتن کو تین مرتبہ دھولو۔ (ابن عدی نے اس کی روایت کی ہے۔ دارقطنی نے بھی اس کی مرفوعاً روایت کی ہے)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۵۷۰ وَعَنْهُ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاهْرِقْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ مَوْقُوْفًا وَفِي نَصْبِ الرَّايَةِ قَالَ الشَّيْخُ تَقِيُّ الدِّيْنِ فِي الْاِمَامِ وَهٰذَا سَنَدٌ صَحِيْحٌ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ نَحْوَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب کتا برتن میں منہ ڈال کر پی جائے تو اس برتن کی چیز کو گرا دو اور برتن کو تین مرتبہ دھولو (اس کی روایت دارقطنی نے موقوفاً کی ہے اور نصب الرایہ میں مذکور ہے کہ شیخ تقی الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الامام میں کہا ہے کہ یہ سند صحیح ہے اور طحاوی نے بھی اس کی اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۷۱ وَعَنْهُ اَنَّهُ كَانَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ اَهْرَاقَهُ ثُمَّ غَسَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کتا برتن میں منہ ڈال کر پی جاتا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس برتن کی چیز کو گرا دیتے اور اس کے بعد برتن کو تین بار دھو ڈالتے (دارقطنی نے بسند صحیح اس کو روایت کیا ہے)

۵۷۲ وَعَنْ مَعْمَرٍ قَالَ سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْكَلْبِ يَلِغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ يُغْسَلُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ۔

حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتے کے متعلق دریافت کیا جب کہ وہ برتن میں منہ ڈال کر پی جائے تو امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ برتن کو تین مرتبہ دھولو۔ (عبدالرزاق)

ف: بہار شریعت میں لکھا ہے کہ سور، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جوٹھا ناپاک ہے۔ کتے نے برتن میں منہ ڈالا تو اگر وہ برتن چینی یا دھات کا ہے یا مٹی کا روغنی برتن ہے یا استعمالی چکنا (پرانا برتن) ہے تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار سکھا کر پاک ہوگا۔ ہاں چینی کے برتن میں بال ہوں یا اور برتن میں دراڑ ہو تو تین بار سکھا کر پاک ہوگا فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا۔ مٹکے (یا کسی اور برتن) کو کتے نے اوپر سے چاٹا ہو تو اس برتن کا پانی ناپاک نہ ہوگا۔

۵۷۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ فَتًى شَابًّا عَزَبًا وَكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُوْلُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد میں شب گذاری کرتا تھا۔ اس زمانے میں ایسا جوان تھا کہ ابھی میری شادی نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت کتے مسجد میں پیشاب کرتے اور آیا جایا کرتے تھے۔ لیکن اس کی وجہ سے مسجد کو کچھ بھی نہ دھویا جاتا تھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

نَحْوَهُ۔ وَقَالَ اَبُوْدَاؤدَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى طُهُوْرِ الْاَرْضِ اِذَا يَبِسَتْ۔

(اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے۔ اور اس کی سند کے متعلق سکوت کیا ہے جو ان کے نزدیک صحت کی علامت ہے اور بخاری نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ زمین جب خشک ہو جائے تو پاک ہو جاتی ہے)

۵۷۴/۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ ذَكَاةُ الْاَرْضِ يُبْسُهَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ زمین کی پاکی اس کا خشک ہو جانا ہے (ابن ابی شیبہ نے اس کی روایت کی ہے اور ابن ابی شیبہ کی ایک دوسری روایت میں حضرت امام ابوجعفر باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح مروی ہے

۵۷۵/۷ وَعَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ جُفُوْفُ الْاَرْضِ طُهُوْرُهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرَوَى ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَحْوَهُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ۔

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ زمین کا خشک ہو جانا ہی اس کے لیے پاکی ہے (عبدالرزاق) اور ابن ابی شیبہ کی روایت بھی اسی طرح ہے اور ابن ابی شیبہ کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

۵۷۶/۸ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَى ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ مُصَنَّفِهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اِنْ كَانَ بَعْضُ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَتَقْرُصُ الدَّمَ عَنْ ثَوْبِهَا بِرِيْقِهَا۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بتلائیے کہ ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو اس کو چٹکیوں سے ملے، پھر اس کو پانی سے دھولے، پھر اسی کپڑے میں نماز پڑھے (بخاری اور مسلم) اور ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعض بیبیاں اپنے کپڑے سے خون کو تھوک کے ذریعہ مل کر پاک فرما لیا کرتی تھیں۔

ف: اس حدیث کے الفاظ "ثم لتنضحہ بماء" (یعنی پھر کپڑے کو پانی سے دھو لے) اس کے متعلق خطابی نے کہا ہے کہ اس ارشاد میں اس بات کی دلیل ہے کہ نجاست دُور کرنے کے لیے پانی ہی معین ہے اور بیہقی نے بھی اپنی سنن میں اس حدیث سے یہی استدلال کیا ہے نجاست پانی سے ہی دُور کی جائے اور امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام محمد اور امام زفر رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے، یہ حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ جس چیز سے حدث دور ہوتا ہے، نجاست سے پاکی اسی چیز کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے لیکن امام اعظم و امام ابو یوسف رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ نجاست سے پاکی حاصل کرنا ہر ایسی چیز کے ذریعہ جائز ہے جو بہنے والی اور پاک ہو۔

بہرایک واضح بات ہے کہ اس حدیث کو حنفیہ کے خلاف دلیل نہیں بنایا جا سکتا کیونکہ اس حدیث سے صرف یہ ثابت ہو رہا ہے کہ کپڑے کی پاکی پانی سے حاصل ہوئی ہے جس کا انکار ناممکن ہے اور اختلاف تو اس بارے میں ہے کہ کیا پانی کے سوا کسی دوسری چیز سے بھی پاکی حاصل کی جا سکتی ہے یا نہیں؟ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ حدیث جس میں پانی سے طہارت حاصل کرنے کا ذکر ہے اس میں اس بات کا حصر نہیں ہے کہ پانی کے سوا کسی اور بہنے والی پاک چیز سے پاکی حاصل نہ کی جائے بلکہ اس حدیث میں پانی کے سوا کسی اور چیز سے طہارت حاصل کرنے کے بارے میں سکوت موجود ہے دوسری چیز سے پاکی حاصل کرنے کا نہ تو ثبوت ہے نہ نفی بلکہ ابن ابی شیبہ کی وہ حدیث جو حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، جس میں ام المومنین نے اپنے کپڑے کی طہارت تھوک کے ذریعہ کی ہے اس میں پاک بہنے والی چیز سے طہارت حاصل کرنے کا ثبوت موجود ہے امام بیہقی اور خطابی نے اپنی دلیل میں جو نجاست کا قیاس حَدَث پر کیا ہے اور جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ نجاست دور کرنے کے لیے پانی اسی طرح لازمی ہے جس طرح حدث دور کرنے کے لیے پانی بالاتفاق لازمی ہے صحیح نہیں کیونکہ نجاست کا حکم اور حدث کے حکم میں کافی فرق ہے اور سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث اور اس کے بعد آنے والی حدیثیں اس بات پر قوی دلیل ہیں کہ بہنے والی پاک چیز سے پاکی حاصل کی جا سکتی ہے۔

علاوہ ازیں نجاست کے دور کرنے کے لیے ڈھیلا یا پتھر استعمال کیا جائے اور پانی سے طہارت کے بغیر نماز پڑھ لی جائے تو ایسے شخص کی نماز درست ہے حالانکہ صرف ڈھیلے یا پتھر سے طہارت پر اکتفا کرنے میں نجاست کا اثر باقی رہ جاتا ہے، برخلاف حدث کے کہ اس میں اگر بال برابر جگہ بھی خشک رہ جائے تو حدث دور نہیں ہوتا تو اس طرح یہ نتیجہ نکلا کہ پاکی کے حاصل کرنے میں حدث پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اور پانی کے علاوہ ہر پاک بہنے والی چیز سے پاکی حاصل کی جا سکتی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

٥٧٧ ٩ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ رَاٰى فِيْ قَمِيْصِهٖ دَمًا فَبَزَقَ فِيْهِ ثُمَّ دَلَكَهٗ، وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ مَيْمُوْنَ بْنِ مِهْرَانَ مِثْلَهٗ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِيْ بَابِ هَلْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ لِاِحْدَانَا اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ تَحِيْضُ فِيْهِ فَاِذَا اَصَابَهٗ شَيْءٌ مِّنْ دَمٍ قَالَتْ (اَيْ فَعَلَتْ) بِرِيْقِهَا فَمَصَعَتْهُ بِظُفْرِهَا وَيُرْوَى فَقَصَعَتْهُ۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنی قمیص میں خون دیکھا تو آپ نے خون کی جگہ تھوک کر اس کو مل دیا، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میمون بن مہران سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "کیا عورت اس کپڑے میں نماز پڑھ سکتی ہے جس میں اس کو حیض آیا ہو" کے باب میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ام المومنین نے فرمایا ہم میں سے کسی کو ایک کپڑے کے سوا دوسرا کپڑا میسر نہ تھا، اس لیے حیض کے ایام میں وہی کپڑا جسم پر رہتا تھا اور جب حیض کا کچھ خون اس میں لگ جاتا تھا تو وہ خون کے دھبہ پر تھوک دیا کرتی تھیں اور اس کو ناخن سے مل لیتی تھیں، اور ایک روایت میں (فمصعتہ) کی بجائے (فقصعتہ) ہے جس کے معنے بھی ملنے کے ہیں۔

٥٧٨ ١٠ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَاَةٌ اِنِّيْ اُطِيْلُ ذَيْلِيْ وَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ الْمَرْاَةُ اُمُّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ان سے ایک عورت نے دریافت کیا کہ میرا دامن لمبا ہوا کرتا ہے اور میں ناپاک جگہ سے گذرتی ہوں (تو کیا میرا دامن پاک رہے گا) تو اس پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کپڑے کو اس مقام کے بعد کی جگہ پاک کر دیتی ہے (امام مالک، امام شافعی، امام احمد، ترمذی ابوداؤد اور دارمی) اور دارمی نے کہا ہے کہ وہ سوال کرنے والی عورت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد (لونڈی) تھیں۔

ف: حدیث میں ناپاک جگہ کا ذکر کیا گیا ہے اس کے متعلق تحقیق یہ ہے کہ جگہ سے مراد خشک جگہ ہے کہ اس پر دامن گذر جائے تو ناپاک نہیں ہوتا اگر جگہ تر ہو تو اس کا یہ حکم نہیں ہوگا کیوں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ کپڑے کو جب نجاست لگ جائے تو وہ دھونے سے ہی پاک ہوتا ہے البتہ چمڑے کے موزے کا یہ حکم نہیں ہے اور اس کا حکم بھی آئندہ حدیثوں میں مذکور ہے اور اس حدیث میں زمین کا کپڑے کو پاک کر دینے کا جو ذکر موجود ہے قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

سائلہ عورت کا دامن خشک زمین پر ہی سے گذرتا تھا (ماخوذ از مرقات) ۱۲

**۵۷۹/۱۱** وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْاَذٰى فَاِنَّ التُّرَابَ لَهٗ طُهُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِی الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے جوتے سے نجاست کو روندے تو مٹی اس کو پاک کرنے والی ہے (اس کی روایت ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ کی ہے) اور ابن ماجہ سے یہ حدیث امام مسلم کی شرط کے موافق ہے۔

ف: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت النور والنورق میں فرماتے ہیں کہ موزے یا جوتے میں کوئی جرم دار نجاست مثل لید اور گوبر کے لگ جائے یا پیشاب وغیرہ رقیق نجاست مٹی یا ریت سے جرم دار ہو جائے تو اتنا رگڑ دینے سے اس نجاست کا اثر زائل ہو جائے تو طہارت ہو جائے گی۔ لہٰذا جوتے کے تلے کا موضع نجاست پر گذر کر پاک زمین یا ریت پر چلنے سے اور ان کے ساتھ رگڑ کھا کر سوکھ کر جھڑ جانے کی صورت میں جوتا پاک ہو جاتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ ج ا ص ۵۳۲

**۵۸۰/۱۲** وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلْیَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰى فِیْ نَعْلِهٖ اَذًى اَوْ قَذَرًا فَلْیَمْسَحْهُ وَلْیُصَلِّ فِیْهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَى ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد کو آئے تو دیکھ لے کہ اگر اس کے جوتے میں کوئی گندی چیز یا نجاست موجود ہے تو اس کو رگڑ دے اور ان جوتوں کے ساتھ نماز پڑھ لے (اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے اور ابن حبان اور حاکم نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

**۵۸۱/۱۳** وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمُ الْاَذٰى بِنَعْلِهٖ اَوْ خُفَّیْهِ فَطُهُوْرُهُمَا التُّرَابُ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَابْنُ خُزَیْمَةَ وَعَنْ یَحْیَى بْنِ وَثَّابٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَوَطِئَ عَلٰى عَذِرَةٍ قَالَ اِنْ كَانَتْ رَطْبَةً غُسِلَ مَا اَصَابَهٗ وَاِنْ كَانَتْ یَابِسَةً لَمْ تَضُرَّهٗ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے جوتے یا اپنے موزوں سے گندی چیز کو روندے تو ان دونوں کو پاک کرنے والی مٹی ہے (یعنی مٹی پر رگڑنے سے موزہ پاک ہو جاتا ہے) (طحاوی و ابن خزیمہ) اور یحییٰ بن وثاب سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کوئی شخص نماز کے لیے نکلا اور اس نے غلاظت کو رگڑ ڈالا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب دیا کہ اگر غلاظت تر ہو تو جس چیز کو وہ لگ جائے اس کو دھولے اور اگر خشک ہو تو اس کے لیے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ضرر رساں نہیں ہے (ابن ابی شیبہ) اور اس حدیث کی روایت کرنے والے صحیح کے راوی ہیں)

ف: اس حدیث میں تر نجاست کو دور کرنے کے لیے دھونا ثابت ہے اور اگر خشک نجاست ہو تو رگڑ دینا کافی ہے بالکل اسی طرح اس حدیث سے پہلے کی حدیثیں گو کہ وہ مطلق ہیں ان سے بھی یہی حکم مراد ہے کہ اگر نجاست تر ہو تو دھولی جائے اور اگر خشک ہو تو زمین پر رگڑ دینے سے پاک ہو جاتی ہے ۱۲

۵۸۲ وَعَنِ الْاَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاِمَامُنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ وَاِمَامِنَا اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَفِيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ قَالَ الطَّحَاوِيُّ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا دَلِيْلٌ عَلٰى طَهَارَةِ الْمَنِيِّ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ تَفْعَلُ بِهِ هٰذَا فَيَطْهُرُ بِذٰلِكَ الثَّوْبُ وَالْمَنِيُّ فِيْ نَفْسِهِ نَجِسٌ كَمَا قَدْ رُوِيَ فِيْمَا اَصَابَ النَّعْلَ وَالْخُفَّ مِنَ الْاَذٰى فَكَانَ التُّرَابُ يُجْزِئُ مِنْ غَسْلِهِمَا وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى طَهَارَةِ الْاَذٰى فِيْ نَفْسِهِ فَكَذٰلِكَ مَا رُوِيَ مِنَ الْمَنِيِّ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ حُكْمُهُ كَذٰلِكَ يَطْهُرُ الثَّوْبُ بِاِزَالَتِهِمْ اِيَّاهُ عَنْهُ بِالْفَرْكِ وَهُوَ فِيْ نَفْسِهِ نَجِسٌ كَمَا كَانَ الْاَذٰى يَطْهُرُ النَّعْلَ بِاِزَالَتِهِمْ اِيَّاهُ عَنْهَا وَهُوَ فِيْ نَفْسِهِ نَجِسٌ۔

حضرت اسود اور ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے خشک منی کو کھرچ لیا کرتی تھی (اس کی روایت مسلم نے اور ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کی ہے) اور علقمہ، اسود اور ہمارے امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کی سند سے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح روایت کیا ہے، اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی کپڑے میں نماز پڑھتے تھے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وضاحت کی ہے کہ ہمارے مذہب کے مطابق اس حدیث میں منی کے پاک ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے اور اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق جو مذکور ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ لیا کرتی تھیں تو اس بارے میں یہ صراحت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کپڑے سے خشک منی کو جس کا اثر کپڑے میں سرایت نہ کیا ہو، ایسے طریقہ سے مل دیا کرتی تھیں جس سے کپڑا پاک ہو جاتا تھا اور اس طرح رگڑنا بھی کپڑے کو پاک کرنے کا ایک طریقہ ہے، منی درحقیقت ناپاک ہے۔ اس کی توضیح یہ ہے کہ جوتے یا موزے کو خشک ناپاک چیز لگ جائے تو اس نجاست کو دور کرنے کے بارے میں روایت یوں ہے کہ پانی سے دھونے کے بجائے مٹی پر رگڑنا کافی ہے اور چمڑے کو پاک کرنے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے تو اس طرح ثابت ہوا کہ اس روایت میں بھی کوئی

دلیل درحقیقت نجس شے کے پاک ہونے کی نہیں ہے تو جیسے چمڑے کے پاک ہونے سے نجاست کو پاک نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا والی حدیث میں کپڑا جس کو خشک منی لگی ہوئی ہو رگڑنے سے کپڑا تو پاک ہو گیا لیکن کپڑے کے پاک ہونے سے منی کو پاک نہیں قرار دیا جا سکتا۔ ۱۲

۵۸۳/۱۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَابِسًا وَّاَغْسِلُهٗ اِذَا كَانَ رَطْبًا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَاَبُوْ عَوَانَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ النِّيْمَوِيُّ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ لیا کرتی تھی جب وہ خشک ہوتی اور کپڑے کو دھو لیا کرتی تھی اگر منی تر ہوتی (اس کی روایت دارقطنی، بیہقی اور طحاوی نے کی ہے اور ابو عوانہ نے بھی اپنی صحیح میں اس کی روایت کی ہے اور نیموی نے کہا کہ اس کی اسناد صحیح ہے)

۵۸۴/۱۶ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى بِئْرٍ اَدْلُوْ مَاءً فِيْ رَكْوَةٍ فَقَالَ يَا عَمَّارُ مَا تَصْنَعُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَغْسِلُ ثَوْبِيْ مِنْ نُخَامَةٍ اَصَابَتْهُ فَقَالَ يَا عَمَّارُ اِنَّمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالْقَيْءِ وَالدَّمِ وَالْمَنِيِّ يَا عَمَّارُ مَا نُخَامَتُكَ وَدُمُوْعُ عَيْنَيْكَ وَالْمَاءُ الَّذِيْ فِيْ رَكْوَتِكَ اِلَّا سَوَاءٌ۔

(رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں کنویں سے ایک برتن میں پانی ڈال رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اے عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں میں اپنے کپڑے کو دھونا چاہتا ہوں جس میں رینٹھ لگ گیا ہے، آپ نے فرمایا اے عمار (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کپڑا تو صرف پانچ چیزوں کے لگ جانے سے دھویا جاتا ہے۔ پاخانہ، پیشاب، قے، خون اور منی سے۔ اے عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہاری رینٹھ اور تمہارے آنکھوں کے آنسو اور یہ پانی جو تمہارے برتن میں ہے یہ سب برابر ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ رینٹھ اور آنسو نجس نہیں ہیں (اس کی روایت دارقطنی نے کی ہے)

۵۸۵/۱۷ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منی کے متعلق دریافت کیا کہ اگر وہ کپڑے کو

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لگ جائے (تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ صدیقہ عنہا نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تھی اور آپ اسی کپڑے میں نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور دھونے (یعنی تری) کا نشان آپ کے کپڑے پر رہتا (بخاری اور مسلم)

۵۸۶ / ۱۸ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي كَانَ يُجَامِعُ فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَقَالَ ابْنُ الْمَلِكِ وَالشَّيْخُ عَبْدُ الْحَقِّ إِنَّ هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ أَدِلَّةٌ عَلَى نَجَاسَةِ الْمَنِيِّ كَمَا هُوَ قَوْلُ إِمَامِ الْمَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى انْتَهَى وَكَذَا رُطُوبَةُ فَرْجِ الْمَرْأَةِ نَجِسَةٌ فَإِنَّهَا مَخْلُوطَةٌ بِالْمَنِيِّ النَّجِسِ

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیوی ہیں دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز پڑھا کرتے تھے کہ جس میں جماع کرتے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں جب اس کپڑے میں نجاست نہیں پاتے تھے (اس کی روایت نسائی اور ابوداؤد نے کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے) ابن الملک اور شیخ عبدالحق رحمہما اللہ نے کہا ہے کہ یہ حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ منی نجس ہے، اور یہی قول امام المذہب ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے اور اسی طرح عورت کے شرمگاہ کی تری بھی نجس ہے اس لیے کہ وہ منی سے جو ناپاک ہے ملی ہوئی ہوتی ہے۔

۵۸۷ / ۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمُحَمَّدٌ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ إِتْبَاعُ الْمَاءِ حُكْمُهُ حُكْمُ الْغَسْلِ أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَصَابَ ثَوْبَهُ عَذِرَةٌ فَأَتْبَعَهَا الْمَاءَ حَتّٰى ذَهَبَ بِهَا أَنَّ ثَوْبَهُ قَدْ طَهُرَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس (ایک شیر خوار) بچہ لایا گیا اس نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور آپ نے اس پر سے پانی بہا دیا اس کی روایت بخاری نسائی اور امام محمد نے کی ہے اور طحاوی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور امام طحاوی نے یہ صراحت کی ہے کہ پانی بہا دینے کا حکم درحقیقت دھو دینے کا ہے۔ چنانچہ اگر کسی آدمی کے کپڑے کو غلاظت لگ جائے اور وہ اس پر پانی بہا دے یہاں تک کہ پانی اس غلاظت کو دور کر دے تو اس کا کپڑا پاک ہو جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLAMIA ACADEMY

۵۸۸ (۲۰) وَعَنْهَا قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يَرْضَعُ فَبَالَ فِي حِجْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک شیرخوار بچہ لایا گیا اس نے آپ کی گود میں پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگوا کر اس پر بہا دیا۔ (مسلم)

ف: دودھ پینے بچوں کے بارے میں لوگوں میں جو مشہور ہے کہ ان کے پیشاب سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے کیوں کہ وہ اناج وغیرہ نہیں کھاتے محض بے اصل غیر فطری بات ہے۔ دودھ پیتا بچہ ہو یا بچی اس کا پیشاب پاخانہ ناپاک ہے اگر جسم پر لگ جائے تو اسے دھویا جائے اور اگر کسی کپڑے وغیرہ پر لگ جائے تو اسے تین مرتبہ دھویا جائے اور ہر مرتبہ نچوڑا بھی جائے۔

۵۸۹ (۲۱) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُوْ لَهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ مَرَّةً فَبَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ صُبُّوْا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے تھے تو آپ ان کے لیے دعا فرماتے تھے۔ ایک دفعہ ایک بچہ آپ کے پاس لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس پر پانی خوب بہا دو (اس کی روایت طحاوی نے کی ہے، جس کی اسناد صحیح ہے)

۵۹۰ (۲۲) وَعَنْ أَبِيْ لَيْلٰى أَنَّهٗ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى بَطْنِهِ الْحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ قَالَ فَبَالَ حَتّٰى رَأَيْتُ بَوْلَهٗ عَلٰى بَطْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَارِيْعَ قَالَ فَوَثَبْنَا إِلَيْهِ قَالَ فَقَالَ دَعُوْا ابْنِيْ فَلَا تُفْزِعُوْا ابْنِيْ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهٗ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھے انھوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بطن مبارک پر امام حسن یا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ ابو لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ صاحبزادے نے پیشاب فرما دیا۔ ابو لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بطن مبارک پر پیشاب کی دھاریں بہہ رہی ہیں۔ ابو لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم فوراً جھپٹے کہ ان کو ہٹا دیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بچہ کو چھوڑ دو اور میرے بچہ کو مت گھبرا دو۔ حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ پھر آپ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا (اس کی روایت امام احمد نے کی ہے اور طحاوی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

۵۹۱ (۲۳) وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ إِنَّ أُمَّ

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْفَضْلِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ رَاَيْتُ اِنَّ عُضْوًا مِّنْ اَعْضَائِكَ فِيْ بَيْتِيْ قَالَ تَلِدُ فَاطِمَةُ غُلَامًا وَتُرْضِعِيْهِ بِلَبَنِ قُثَمٍ فَوَلَدَتْ حُسَيْنًا فَاَخَذْتُهُ فَبَيْنَا هُوَ يُقَبِّلُهُ اِذْ بَالَ عَلَيْهِ فَقَرَصْتُهُ فَبَكٰى فَقَالَ اٰذَيْتِنِيْ فِيْ اِبْنِيْ ثُمَّ جَاءَ بِمَاءٍ فَحَدَرَهُ حَدْرًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ نَحْوَهُ ۔

ہے وہ کہتے ہیں کہ ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا میرے گھر میں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لڑکا پیدا ہوگا اور تم اس بچے کو اپنے قثم نامی بچہ کے ساتھ دودھ پلاؤ گی، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تو میں ان کو لے آئی ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو پیار کر رہے تھے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ پر پیشاب کر دیا تو میں نے ان کو اٹھا لیا تو صاحبزادے نے رو دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تم نے میرے بچہ کی وجہ سے تکلیف دی۔ پھر آپ نے پانی منگوایا اور اس پر خوب بہا دیا (اس کی روایت امام احمد نے کی ہے اور طحاوی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

۵۹۲ ۲۴ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّهَا اَبْصَرَتْ اُمَّ سَلَمَةَ تَصُبُّ عَلٰى بَوْلِ الْغُلَامِ مَالَمْ يَطْعَمْ فَاِذَا طَعِمَ غَسَلَتْهُ وَكَانَتْ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہاتی تھیں جب تک وہ شیرخوار تھا اور کھانا نہ کھاتا ہو اور جب بچہ کھانا کھانے لگ جاتا تو اس کے پیشاب کو دھولیا کرتی تھیں اور لڑکی کے پیشاب کو دھولیا کرتی تھیں (خواہ وہ کھانا کھائے یا نہ کھائے)

ف: شیرخوار بچہ یا بچی اگرچہ کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں دونوں کا پیشاب نجس ہے، بچہ کے پیشاب کے لیے خفیف طور سے دھولینا کافی ہے کیوں کہ بچہ کے پیشاب میں بدبو کم ہوتی ہے اور وہ پتلا ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں بچہ کے پیشاب کے لیے "نضح" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی خفیف طور سے دھونے کے ہیں لیکن بچی کے پیشاب کو بدبو کی زیادتی اور گاڑھے پن کی وجہ سے مبالغہ کے ساتھ دھونا ضروری ہے، جیسے اور نجاست کو دھویا جاتا ہے اسی لیے بچی کے پیشاب کے لیے حدیث میں "غسل" کا لفظ آیا ہے جس کے معنی اہتمام اور مبالغہ سے دھونے کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۵۹۳ / ۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّحَاوِيُّ ۔

وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى نَهْيِ الْاِنْتِفَاعِ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ قَبْلَ الدِّبَاغِ كَذَا قَالَ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَفِيْ سُنَنِ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ يُسَمّٰى اِهَابًا مَّا لَمْ يُدْبَغْ فَاِذَا دُبِغَ لَا يُسَمّٰى اِهَابًا وَّاِنَّمَا يُقَالُ لَهٗ شَنٌّ وَّقِرْبَةٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان آیا کہ غیر مذبوح مردار جانوروں کا چمڑا بغیر دباغت کے استعمال نہ کریں اور نہ ان کے پٹھوں سے نفع حاصل کیا کریں (اس کی روایت ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور طحاوی نے کی ہے) اور بیہقی نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ دباغت سے قبل مردار جانور کے چمڑے سے نفع حاصل نہ کیا جائے۔ اسی طرح ابن حبان نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے اور سنن ابوداؤد میں یہ صراحت ہے کہ نضر بن شمیل نے کہا ہے کہ چمڑے کو "اہاب" اس وقت تک کہا جاتا ہے جب تک اس کو دباغت نہ دی گئی ہو اور جب اس کی دباغت ہو جائے تو اس کو "اِھاب" نہیں کہتے بلکہ اس کو شنٌّ اور "قربۃ" کہتے ہیں۔

ف:۔ حضرت عبد اللہ بن عکیم تابعی ہیں۔ آپ نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر شرفِ ملاقات نہیں ہو سکی قبیلہ بنی ہالہ یا قبیلہ جہینہ سے ہیں۔ حضرت عمر فاروق اعظم حضرت ابن مسعود اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ان کی ملاقات ہے۔ ان کا قیام کوفہ میں رہا اہاب کہتے ہیں کچی کھال کو اور پکی کھال کو جلد کہتے ہیں۔ مردار جانور کی کچی کھال اور پٹھے نجس ہیں ان سے نفع لینا جائز نہیں اور نہ ہی ان کی تجارت جائز ہے مردار جانور کی کچی کھال کو پکانے اور خشک کرنے کے بعد اس سے نفع لینا اور تجارت کرنا جائز ہے اسی طرح مردار جانور کے سینگ اور ناخن وغیرہ جن میں زندگی کا اثر نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کو کاٹنے سے جانور کو تکلیف ہوتی ہے ان سے نفع اٹھانا مطلقاً جائز ہے اور یہی تمام آئمہ کا مذہب ہے۔

(ماخوذ از مرآۃ شرح مشکوٰۃ)

۵۹۴ / ۲۶ وَعَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَازِلْنَا نَنْبِذُ فِيْهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوٰى اِمَامُنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ وَالطَّحَاوِيُّ نَحْوَهٗ ۔

ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مرگئی تو ہم نے اس کے چمڑے کو دباغت دی پھر ہم نبیذ (جو کھجور اور پانی سے تیار ہوتی ہے) اس میں ڈالتے تھے یہاں تک کہ وہ پرانی مشک بن گیا۔ (اس کی روایت بخاری اور ہمارے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے کی ہے اور امام طحاوی سے بھی اسی طرح مروی ہے)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۵۹۵/۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّمُحَمَّدٌ وَّرَوَى الطَّحَاوِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جب چمڑے کو دباغت دی جاتی ہے تو وہ پاک ہوجاتا ہے (اس کی روایت مسلم اور امام محمد نے کی ہے اور امام طحاوی سے بھی اسی طرح مروی ہے)

۵۹۶/۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّأَبُوْ دَاوٗدَ وَمُحَمَّدٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جب مُردار جانور کے چمڑے کو دباغت دی جائے تو اس کے استعمال سے فائدہ اٹھایا جائے۔ (امام مالک، ابوداؤد اور امام محمد)

ف: کیونکہ چمڑہ دباغت (رنگنے) سے پاک ہوجاتا ہے۔

۵۹۷/۲۹ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَلٰى أَهْلِ بَيْتٍ فَإِذَا قِرْبَةٌ مُّعَلَّقَةٌ فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوْا لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُوْرُهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالطَّحَاوِيُّ وَفِي التَّلْخِيْصِ إِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ)

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک میں ایک گھر پر تشریف فرما ہوئے تو اس میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا آپ نے پانی مانگا۔ گھر والوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ مشکیزہ مردہ جانور کے چمڑے کا ہے۔ حضور انور نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دباغت اس کو پاک کرنے والی ہے۔ (امام احمد، ابوداؤد اور امام طحاوی) تلخیص میں مذکور ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

۵۹۸/۳۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ رَوَاهُ إِمَامُنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چمڑے کو دباغت دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ (اس کی روایت امام اعظم امام ابوحنیفہ، امام طحاوی، ترمذی اور ابن ماجہ نے کی ہے)

۵۹۹/۳۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَغَانِمِنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْأَسْقِيَةَ فَنَقْتَسِمُهَا وَكُلُّهَا مَيْتَةٌ فَنَنْتَفِعُ بِذٰلِكَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات کے مال غنیمت میں مشرکین کے مشکیزے ملا کرتے تھے تو ہم ان کو تقسیم کر لیتے تھے۔ حالانکہ یہ مشکیزے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

مردار جانوروں کے ہوتے تھے۔ اور ہم ان کے استعمال سے نفع حاصل کرتے تھے۔ (طحاوی)

٦٠٠/٣٢ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُصُدِّقَ عَلٰى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ فَقَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ وَمُحَمَّدٌ نَحْوَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک باندی کو ایک بکری خیرات میں دی تھی اور وہ مرگئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گذر اس پر ہوا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیوں تم نے اس کے چمڑے کو نہیں لیا کہ اس کو دباغت دے کر اس سے نفع حاصل کرتے ہیں۔ ان لوگوں نے عرض کیا کہ وہ مردار ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صرف اس کا گوشت کھانا حرام ہے (بخاری، مسلم، طحاوی اور امام محمد)

٦٠١/٣٣ وَعَنْهُ قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَتْ فُلَانَةُ تَعْنِي الشَّاةَ قَالَ فَلَوْلَا اَخَذْتُمْ مَسْكَهَا فَقَالَتْ نَاْخُذُ مَسْكَ شَاةٍ قَدْ مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ "قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ" اَلْاٰيَةَ فَاِنَّهٗ لَا بَاْسَ بِاَنْ تَدْبُغُوْهُ فَتَنْتَفِعُوْا بِهٖ قَالَتْ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهَا فَسَلَخْتُ مَسْكَهَا فَدَبَغْتُهٗ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ قِرْبَةً حَتّٰى تَخَرَّقَتْ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاَحْمَدُ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک بکری مرگئی انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ مرگئی ہے یعنی بکری، آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیوں تم نے اس کے چمڑے کو نہیں لیا؟ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ ہم کیسے بکری کے چمڑے کو لے سکتے تھے؟ جو مردار ہوگئی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ انعام کی آیت (ر پ۸ ع ۱۸ میں) یہی فرمایا ہے قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ۔ (اے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لوگوں سے) تم فرماؤ (ان چیزوں میں سے جن کو تم حرام کہتے ہو) میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے) اس لیے اگر تم اس کو (یعنی مری ہوئی بکری کے چمڑے کو) دباغت دے دیتے اور اس سے نفع اٹھاتے تو کوئی حرج نہیں تھا حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آدمی روانہ کر دیا اور کھال کھنچوا کر منگوائی اور اس کو دباغت دلوا کر اس سے مشکیزہ بنوایا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وہ استعمال میں رہا یہاں تک کہ وہ پھٹ گیا (امام طحاوی) اور امام احمد نے اسنادِ صحیح سے روایت کی ہے۔

۶۰۲/۳۴ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَّجُرُّوْنَ شَاةً لَّهُمْ مِّثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَآءُ وَالْقَرَظُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالطَّحَاوِيُّ۔

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے چند قریش کے لوگ اپنی ایک مری ہوئی بکری کو جو گدھے کی طرح پھول گئی تھی کھینچتے ہوئے لے جارہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کاش تم نے اس کے چمڑے کو لے لیا ہوتا ان لوگوں نے جواب دیا کہ وہ مردار ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی اور کیکر پاک کر دیتے ہیں (اور یہ بھی دباغت کی ایک قسم ہے) (اس کی روایت امام احمد، ابوداؤد اور طحاوی نے کی ہے)

۶۰۳/۳۵ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَمْتِعُوْا بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا هِيَ دُبِغَتْ تُرَابًا كَانَ اَوْ رَمَادًا اَوْ مِلْحًا اَوْ مَا كَانَ بَعْدَ اَنْ يَّظْهَرَ صَلَاحُهٗ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردار جانور کے چمڑے کے استعمال سے جب اُسے دباغت دی جائے تو فائدہ اٹھاؤ خواہ دباغت مٹی سے دی گئی ہو یا راکھ سے یا نمک سے یا ایسی کسی چیز سے دباغت دی گئی ہو کہ جس سے چمڑے میں صلاحیت پیدا ہو جائے۔ (اس کی روایت دار قطنی نے کی ہے)

---

ف: چمڑے سے اس کی بدبو اور ناپاک رطوبتوں کے دُور کرنے کو دباغت کہتے ہیں، واضح رہے کہ دباغت کی دو قسمیں ہیں (۱) حقیقی (۲) حکمی۔ دباغت حقیقی یہ ہے کہ چمڑے کو دواؤں کے ذریعہ مثلاً نمک، انار کے چھلکے، مازو اور کیکر یعنی ببول کے پتوں سے پاک کیا جائے اور دباغت حکمی یہ ہے کہ چمڑے کو دھوپ میں اس طرح تپایا جائے یا مٹی اور راکھ میں اس طرح روندا جائے کہ اس کی بدبو اور رطوبت دُور ہو جائے۔

دباغت حقیقی سے چمڑا ہمیشہ کے لیے پاک ہو جاتا ہے اور اس کی نجاست پھر عود نہیں کرتی البتہ دباغت حکمی میں اختلاف ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے دو روایتیں منقول ہیں، ایک یہ کہ نجس رطوبت پانی کی تری کی وجہ سے عود کر جائے گی تو چمڑا پھر نجس ہو جاتا ہے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ دباغت حکمی کے بعد چمڑا دوبارہ پانی میں تر ہو جائے اور رطوبت ظاہر ہو جائے تو یہ رطوبت جو ظاہر ہوئی ہے اصلی پہلے کی رطوبت نہیں ہے کیونکہ چمڑے کی اصلی رطوبت دھوپ یا مٹی یا راکھ سے جا چکی تھی اس وجہ سے چمڑے کو نجس نہیں قرار دیا جاسکتا اور اسی دوسرے قول پر (جس سے چمڑے کا پاک رہنا ثابت ہوتا ہے) فتویٰ ہے (شرح وقایہ، عمدۃ الرعایۃ، غیاث اللغات) البتہ مختارات النوازل میں یہ صراحت ہے کہ دباغت حکمی میں اگر

چمڑے کو دباغت سے پہلے پانی سے دھولیا جائے اور پھر دھوپ یا مٹی یا راکھ کے ذریعہ دباغت دی جائے تو چمڑے کی نجاست بالاتفاق عود نہیں کرے گی اور یہ دباغت حکمی دباغت حقیقی کے شل ہوجائے گی۔ ۱۲

۶۰۴/۳۶ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ يَمْنَعُ الْجِلْدَ مِنَ الْفَسَادِ فَهُوَ دِبَاغٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْآثَارِ۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ ہر ایسی چیز جو چمڑے کو خراب ہونے سے روک دے تو یہی اس کے لیے دباغت ہے (اس کی روایت امام محمد نے کتاب الآثار میں کی ہے)

۶۰۵/۳۷ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ إِنَّمَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ لَحْمَهَا فَأَمَّا الْجِلْدُ وَالشَّعْرُ وَالصُّوفُ فَلَا بَأْسَ بِهِ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردہ جانور کے صرف گوشت کو حرام قرار دیا ہے مگر چمڑا (جس کو دباغت دی گئی ہو) بال اور اُون ان سب کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں (اس کی روایت دارقطنی نے کی ہے۔)

۶۰۶/۳۸ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْمَيْتَةِ حَلَالٌ إِلَّا مَا أُكِلَ مِنْهَا فَأَمَّا الْجِلْدُ وَالْقُرُونُ وَالشَّعْرُ وَالصُّوفُ وَالسِّنُّ وَالْعَظْمُ فَكُلُّهُ حَلَالٌ لِأَنَّهُ لَا يُذَكَّى

(رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (سورۂ انعام آیت ۱۴۵ کی اس آیت کو) ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ "قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ" (اے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لوگوں سے) تم فرماؤ (کہ جن چیزوں کو تم حرام کہتے ہو) میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی ہے کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانور کا گوشت، وہ نجاست ہے واضح رہے کہ مردہ جانور کی ہر چیز حلال ہے مگر اس کو کھانا حرام ہے تو چمڑا، سینگ، بال، اُون دانت اور ہڈی یہ سب حلال ہیں، اس لیے کہ ان چیزوں کا ذبح سے کوئی تعلق نہیں ہے (اس کی روایت دارقطنی نے کی ہے)

۶۰۷/۳۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَشِطُ بِمُشْطٍ مِنْ عَاجٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہاتھی کے دانت کی کنگھی سے کنگھی کیا کرتے تھے۔ (بیہقی)

۶۰۸/۴۰ وَعَنْهُ قَالَ لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَۃَ نَحَرَ نُسُکَہٗ ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّہُ الْاَیْمَنَ فَحَلَقَہٗ فَاَعْطَاہُ اَبَا طَلْحَۃَ ثُمَّ نَاوَلَہٗ شِقَّہُ الْاَیْسَرَ فَحَلَقَہٗ فَقَالَ اقْسِمْہُ بَیْنَ النَّاسِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

وَقَالَ صَاحِبُ الْعِنَایَۃِ وَعَلِی الْقَارِیْ فِیْہِ دَلِیْلٌ عَلٰی طَھَارَۃِ شَعْرِ الْاٰدَمِیِّ۔

نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج میں جمرات پر کنکریاں پھینکنے سے فارغ ہوئے تو اپنی قربانی کے اونٹ کو ذبح فرمایا اس کے بعد اپنے سر مونڈھنے والے کو سر کی سیدھی جانب دی اس نے اس کو مونڈھ دیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدھے جانب کے بال ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیئے اس کے بعد بائیں جانب مونڈھنے کے لیے دیئے تو مونڈھنے والوں نے مونڈھ دیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان بالوں کو لوگوں میں تقسیم کردو۔ (ترمذی)

صاحب عنایۃ اور ملا علی قاری رحمہما اللہ نے وضاحت کی ہے کہ اس حدیث میں آدمی کے بال کے پاک ہونے پر دلیل ہے

۶۰۹ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ یْکَرِبَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّکُوْبِ عَلَیْھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑوں کے پہننے اور ان پر سوار ہونے سے ممانعت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد اور نسائی)

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑوں کے پہننے اور ان پر سوار ہونے سے ممانعت فرمائی ہے اس کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ یہ نہی امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس نہی تحریمی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ درندوں کے چمڑوں کا استعمال دباغت سے قبل جائز نہیں، اس لیے کہ وہ نجس ہیں۔ اب رہا یہ کہ دباغت کے بعد کیا کیا جائے؟ اگر درندوں کے چمڑوں پر بال ہوں تو وہ چمڑے بھی نجس ہیں، اس لیے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس بالوں کو دباغت دینے سے بال پاک نہیں ہوتے کیونکہ دباغت سے بالوں کی اصلی حالت نہیں بدلتی یا اس حدیث میں جو نہی وارد ہے اس سے نہی تنزیہی مراد ہے اور یہ مسلک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ بال امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک پاک ہیں اور حدیث میں نہی اس لیے آئی ہے کہ درندوں کے چمڑوں کو پہننا اور ان کے چمڑوں پر سوار ہونا سرکش لوگوں اور عجمی کفار اور عیش پرستوں کا دستور ہے لہٰذا نیک لوگوں کے لیے ان کا استعمال مناسب نہیں، اس لیے مکروہ تنزیہی ہے (میں نے اس مضمون کو مرقات سے اخذ کیا ہے) درندوں کے چمڑوں کے ناپاک نہ ہونے کے متعلق عالمگیریہ میں وضاحت ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس طرح منقول ہے کہ لومڑیوں کے چمڑوں کی ٹوپی کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں اور مبسوط میں بھی اسی طرح مذکور ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہر طرح کے درندوں کے پوستین اور دیگر مردار جانوروں کے دباغت دیئے ہوئے چمڑوں اور اسی طرح ذبح کئے ہوئے جانوروں کے چمڑوں کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں اگرچہ کہ ان کو دباغت نہ دی گئی ہو، اس لیے کہ ان کا ذبح کرنا ہی دباغت دینا ہے۔ چنانچہ محیط میں یہی مذکور ہے، نیز تیندوے اور دوسرے درندوں

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے چمڑوں کے استعمال میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے، بشرطیکہ ان کو دباغت دی جائے پھر ان سے جا نماز یا زین کا چار جامہ بنایا جائے، یہ ملتقط میں مذکور ہے۔ ۱۲

۶۱۰/۴۲ وَعَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ بْنِ اُسَامَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَ النَّسَائِیُّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اَنْ تُفْتَرَشَ۔

حضرت ابو الملیح بن اسامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد اسامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے (امام احمد، ابوداؤد اور نسائی) اور ترمذی اور دارمی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑوں کو بطور فرش استعمال کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

۶۱۱/۴۳ وَعَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ اَنَّہٗ کَرِہَ ثَمَنَ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت ابو الملیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے درندوں کے چمڑوں کی قیمت لینے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

ف: ابو الملیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درندوں کے چمڑوں کی قیمت کے استعمال کو مکروہ کہا ہے۔ اس بارے میں مظہر نے کہا ہے کہ قیمت کا لینا اس وقت مکروہ ہوگا کہ چمڑے کی دباغت نہ ہوئی ہو، اس لیے کہ قبل دباغت چمڑا نجس رہتا ہے لیکن دباغت کے بعد اس کو فروخت کرکے قیمت کا حاصل کرنا مکروہ نہیں ہے، اور فتاوائے قاضی خاں میں صراحت ہے کہ مردہ جانوروں کے چمڑوں کا فروخت کرنا باطل اور ناجائز ہے بشرطیکہ وہ جانور ذبح کیے ہوئے نہ ہوں، یا ان کے چمڑوں کو دباغت نہ ہوئی ہو (مرقات)

۶۱۲/۴۴ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ کَانَ لَا یَرٰی بِجُلُوْدِ السِّبَاعِ بَاْسًا اِذَا دُبِغَتْ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ درندوں کے چمڑوں کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جب کہ ان کی دباغت ہو چکی ہو۔

۶۱۳/۴۵ وَعَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ کَانَ لَہٗ سَرْجُ نُمُوْرٍ۔

حضرت عروۃ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ ان کے پاس تیندوے کی کھال کا زین تھا۔

۶۱۴/۴۶ وَعَنْ یَحْیَی بْنِ عَتِیْقٍ قَالَ رَاَیْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِیَّ عَلٰی سَرْجٍ مُّنْمِرٍ وَرَاَیْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِیْرِیْنَ عَلٰی سَرْجٍ مُّنْمِرٍ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلَاثَۃَ الطَّحَاوِیُّ فِیْ مُشْکِلِ الْاٰثَارِ۔

حضرت یحییٰ بن عتیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تیندوے کی کھال کی زین پر سوار دیکھا ہے اور محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی تیندوے کی کھال کی زین پر سوار دیکھا۔ ان تینوں حدیثوں کی روایت امام طحاوی نے مشکل الآثار میں کی ہے)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

٦١٥/٤٧ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِئِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ عَلِيُّ نِ الْقَارِيُّ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ طِيْنَ الشَّارِعِ مَعْفُوٌّ لِعُمُوْمِ الْبَلْوٰى ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور ہم زمین پر ننگے پاؤں چل کر آنے سے دوبارہ وضو نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی شریف) اور مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ راستہ کا کیچڑ عموم بلویٰ کی وجہ سے معاف ہے۔ ۱۲

٦١٦/٤٨ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا وَرَوَى الْبَزَّارُ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ صَحِيْحٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پیشاب (کی چھینٹوں سے) احتیاط کیا کرو، اس لئے کہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے (اس کی روایت حاکم نے کی ہے) اور حاکم نے وضاحت کی ہے کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کے شروط کے موافق صحیح ہے اور بزار نے اسی طرح روایت کی ہے اور دارقطنی نے بھی اس کو روایت کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْحَاكِمِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ صَحَابِيٍّ صَالِحٍ اُبْتُلِيَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ جَاءَ اِلٰى اِمْرَاَتِهٖ فَسَاَلَهَا عَنْ اَعْمَالِهٖ فَقَالَتْ كَانَ يَرْعَى الْغَنَمَ وَلَا يَتَنَزَّهُ مِنْ بَوْلِهٖ فَحِيْنَئِذٍ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ قَالَ الْحَاكِمُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاتَّفَقَ الْمُحَدِّثُوْنَ عَلٰى صِحَّتِهٖ ۔

اور حاکم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک نیک صحابی کے دفن سے فارغ ہوکر جو عذاب قبر میں مبتلا ہوئے تھے ان صحابی کی بیوی کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے ان صحابی کے اعمال کے متعلق دریافت فرمایا تو ان کی بیوی نے جواب دیا کہ وہ بکریاں چرایا کرتے تھے اور ان کے پیشاب سے پرہیز نہیں کرتے تھے تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پیشاب سے بچا کرو، کیوں کہ عموماً عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور تمام محدثین نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

ف: یہ حدیث دراصل حدیث عرنیین کے اس جزء کی ناسخ ہے جس میں آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل عرینہ کو اونٹوں کے پیشاب کے پینے کی اجازت دی تھی اور "عرنیین" کا واقعہ اس طرح پیش آیا تھا کہ وادی عرینہ کے چند لوگ جب مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو ان کو آب و ہوا موافق نہ آئی جس سے ان کے رنگ زرد پڑ گئے اور ان کے پیٹ پھول گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ صدقہ کے اونٹوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کی جگہ چلے جائیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پیا کریں، اس طریقہ سے جب ان کو صحت حاصل ہوگئی تو وہ سب کے سب مرتد ہوگئے چرواہوں کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو لے کر بھاگ نکلے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں ایک جماعت روانہ فرمائی اور اس جماعت نے ان کو گرفتار کرکے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کر دیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔ اور آنکھوں میں سلائی پھیر دی جائے اور ان کو دھوپ میں چھوڑ دیا جائے یہاں تک وہ مرجائیں۔ ”عرینیین“ کی اس حدیث سے دو چیزیں ثابت ہو رہی ہیں۔ ایک تو مثلہ کرنے کی اجازت اور دوسرے وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کے پاک ہونے اور پینے کا ثبوت حدیث عرینین کا ایک جزء یعنی مثلہ کرنے کا حکم ابتدائے اسلام میں تھا جو بالاتفاق منسوخ ہوگیا۔ اب رہا دوسرا جزء یعنی وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا پینا اور اس کا پاک ہونا تو حدیث عرینین کا یہ دوسرا جزء بھی ان دونوں حدیثوں سے منسوخ ہے ایک تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورۃ الصدر حدیث (اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ) پیشاب سے بچو کیونکہ بالعموم عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے) اور دوسرے حاکم کی وہ حدیث جس کی صحت پر سب محدثین متفق ہیں اور جس کے الفاظ یہ ہیں (كَانَ يَرْعَى الْغَنَمَ وَلَا يَتَنَزَّهُ مِنْ بَوْلِهٖ فَحَيْثُ عَنٰى قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ) وہ صحابی بکریاں چرایا کرتے اور بکریوں کے پیشاب سے نہیں بچتے تھے اس پر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پیشاب سے بچو کیونکہ اکثر عذاب قبر پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوا کرتا ہے) تو یہ دونوں حدیثیں حدیث عرینین کے دوسرے جزء جو گوشت کھائے جانے والے جانوروں کے پیشاب کے پینے اور ان کے پاک ہونے سے متعلق ہے ناسخ ہیں، الغرض ثابت ہوگیا کہ مثلہ کرنا حرام ہے اور وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب ناپاک ہے اور ان کے پیشاب کا پینا بھی حرام ہے (نور الانوار، قمر الاقمار) ۱۲

۶۱۷/۴۹ وَعَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَرِهَ اَبْوَالَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے اونٹ، گائے، بیل اور بکریوں کے پیشاب کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے (طحاوی شریف)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ فِيْ رِجْسٍ اَوْ فِيْمَا حَرَّمَ شِفَآءً۔

اور طحاوی کی دوسری روایت جو ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ابوالاحوص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ نجس شئے یا ایسی چیز میں شفا رکھیں جس کو اس نے حرام ٹھہرایا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

# بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

# باب موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:
يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ" اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑا ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔"
(سورۃ مائدہ ۵ پ ۶ آیت ۶)

ف: تم بے وضو ہو تو تم پر وضو فرض ہے اور فرائض وضو کے یہ چار ہیں۔ حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واصحابہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین ہر نماز کے لیے تازہ وضو کے عادی تھے۔ اگرچہ ایک وضو سے بھی بہت سے فرائض ونوافل درست ہیں مگر ہر نماز کے لیے جداگانہ وضو کرنا زیادہ برکت وثواب کا موجب ہے۔

ف: کہنیاں بھی دھونے کے حکم میں داخل ہیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے اور جمہور اسی کے قائل ہیں۔

ف: چوتھائی سر کا مسح فرض ہے یہ مقدار مسح حدیث مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے اور حدیث مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کا بیان ہے۔

ف:۔ پاؤں کا گٹوں سمیت دھونا وضو کا چوتھا فرض ہے۔ حدیث صحیح میں ہے کہ سید عالم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو پاؤں پر مسح کرتے دیکھا تو منع فرمایا اور حضرت عطاء سے مروی ہے وہ بقسم فرماتے ہیں کہ میرے علم میں اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سے کسی نے بھی وضو میں پاؤں پر مسح نہیں کیا (تفسیر خزائن العرفان)

ف:۔ اَرْجُلَکُمْ میں دو قرائتیں ہیں ایک اَرْجُلَکُمْ لام کے زبر کے ساتھ اور دوسرے اَرْجُلِکُمْ لام کے زیر کے ساتھ لام کے زبر کے ساتھ جو قراءت ہے وہ موزہ نہ پہنے ہوں تو وضو میں پاؤں دھونے سے متعلق ہے اور لام کے زیر کے ساتھ جو قراءت ہے وہ موزہ پہنے ہوئے ہوں تو وضو میں پاؤں کے مسح کرنے سے متعلق ہے۔ ۱۲

۶۱۸ / ۱ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَسِيْتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ نَسِيْتَ بِهٰذَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا آپ فراموش کر گئے ہیں؟ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلکہ تم بھول گئے ہو میرے رب عزوجل نے مجھے اسی کا حکم دیا ہے۔ (اس کی روایت امام احمد اور ابوداؤد نے کی ہے)

۶۱۹ / ۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مُنْذُ أُنْزِلَتْ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ۔

پر سورۂ مائدہ نازل ہوئی ہے اس وقت سے آپ اللہ تعالیٰ سے ملنے تک وضو میں موزوں پر مسح فرماتے رہے (اس کی روایت دار قطنی نے کی ہے)

۶۲۰ ۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ وَضِّئْ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ تَغْسِلْ رِجْلَيْكَ قَالَ اِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَانِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ وضو کراؤ تو میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وضو کا پانی لے آیا، آپ نے وضو فرمایا اور بجائے پاؤں دھونے کے اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے دونوں پاؤں نہیں دھوئے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے دونوں پاؤں کو موزوں میں ایسی حالت میں ڈالا ہے کہ وہ دونوں پاک تھے (اس کی روایت امام احمد اور بیہقی نے کی ہے۔)

---

۶۲۱ ۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ رَوَاهُ الْبَزَّارُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (وضو میں) موزوں پر مسح فرمایا ہے (اس کی روایت بزار نے کی ہے)

قَالَ اِمَامُنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ مَا قُلْتُ بِالْمَسْحِ حَتّٰى جَاءَنِيْ فِيْهِ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ وَاَخَافُ الْكُفْرَ عَلٰى مَنْ لَّمْ يَرَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

ہمارے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں موزوں پر مسح کرنے کا قائل اس وقت تک نہیں ہوا یہاں تک کہ میرے پاس اس مسئلہ میں تشفی بخش وضاحت روز روشن کی طرح حاصل نہ ہوگئی اور اس شخص کے کافر ہو جانے کا اندیشہ کرتا ہوں جو موزوں پر مسح کے جائز ہونے کا عقیدہ نہ رکھتا ہو۔ ۱۲

۶۲۲ ۵ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ الْاَسْوَافَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ اُسَامَةُ فَسَاَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلّٰى۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مقام اسواف میں داخل ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور حاجت سے فراغت کے بعد باہر آئے اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاجت کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

گئے تھے بعد ازاں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اپنا چہرہ دھویا دونوں ہاتھوں کو دھویا اور سر کا مسح فرمایا اور دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔ پھر آپ نے نماز ادا فرمائی (اس کی روایت نسائی نے کی ہے)

٦٢٣ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ مِّنْ وُّلْدِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ بِمَآءٍ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَبْتُ عَلَيْهِ قَالَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ مِنْ ضِيْقِ كُمَّيْ جُبَّتِهٖ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهٖ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَّؤُمُّهُمْ قَدْ صَلّٰى بِهِمْ سَجْدَةً فَصَلّٰى مَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ فَفَزِعَ النَّاسُ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ قَدْ اَحْسَنْتُمْ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّاِ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت عباد بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک لڑکے ہیں روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبوک کی لڑائی میں حاجت کو تشریف لے گئے عباد ابن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پانی لے کر گیا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد فراغت آئے تو میں آپ کے لیے پانی ڈالتا گیا انھوں نے کہا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرہ دھویا پھر آپ ہاتھوں کو نکالنے لگے تو جبہ کے آستینوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے نکال نہ سکے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبہ کے نیچے سے ہاتھوں کو نکالا اور دونوں ہاتھوں کو دھولیا اور اپنے سر کا مسح فرمایا اور دونوں موزوں پر مسح کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تشریف لائے جب کہ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نماز میں امامت کر رہے تھے اور ایک رکعت نماز پڑھا چکے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ مقتدی بن کر نماز ادا فرمائی۔ اس کے بعد جو رکعت آپ کی رہ گئی تھی اس کو تنہا ادا فرمایا (تو بغیر انتظار کے نماز شروع کرنے کی بنا پر) لوگ گھبرا گئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اچھا کیا (اس کی روایت امام محمد نے موطا میں کی ہے اور اسی طرح اس کی روایت بخاری نے بھی کی ہے۔

٦٢٤ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا رَوَاهُ الْاَثْرَمُ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے تین دن اور تین رات تک اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات تک مسح کرنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فِيْ سُنَنِهٖ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ هُوَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

کی اجازت دی ہے جب کہ اس نے طہارت کرکے (خواہ وضوء کیا ہو یا صرف پاؤں دھوکر) موزوں کو پہن لیا ہو (اس کی روایت اثرم نے اپنی سنن میں کی ہے اور ابن خزیمہ اور دار قطنی نے بھی اس کی روایت کی ہے اور خطابی نے وضاحت کی ہے کہ یہ حدیث صحیح اسناد والی ہے اور منتقیٰ میں بھی یہی مذکور ہے اور اس حدیث کو ابن خزیمہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

ف:۔ موزوں پر مسح کرنے کی شرط طہارت پر موزوں کا پہن لینا ہے، واضح رہے کہ طہارت دو قسم کی ہوتی ہے، ایک طہارت کامل جو پورے وضوء سے حاصل ہوتی ہے اور دوسری غیر کامل جو صرف پاؤں کے دھو لینے سے حاصل ہو جاتی ہے اور ان دونوں طہارتوں میں سے کسی ایک طہارت کے بعد موزوں کو پہن لیا گیا ہے تو موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث جس میں طہارت کا ذکر ہے مطلقاً ہے جو مذکورہ ہر دو قسم کی طہارتوں کو شامل ہے البتہ خفین کے پہننے کے بعد جو پہلا حدث ہوگا اس حدث کے وقت طہارت کامل ضروری ہے مثلاً کسی شخص نے پاؤں دھوکر موزے پہن لئے اور ابھی اس نے وضوء پورا نہیں کیا تھا کہ اس کو حدث ہو گیا تو ایسا شخص موزوں پر مسح نہیں کر سکتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ طہارتِ کامل یعنی پورا وضوء موزوں کے پہننے کے وقت ضروری نہیں ہے، البتہ حدث کے وقت طہارتِ کامل یعنی پورا وضوء لازمی ہے (تاکہ موزوں پر مسح صحیح ہو سکے)

۶۲۵/۸ وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِّلْمُقِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّرَوَى الطَّحَاوِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے موزوں پر مسح کرنے کی مدت تین دن اور تین راتیں مقرر فرمائی اور مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات ٹھہرائی ہے (اس کی روایت مسلم نے کی ہے اور طحاوی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

۶۲۶/۹ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ لِّلْمُقِيْمِ لَا تَنْزِعُهُ مِنْ نَّوْمٍ وَّلَا بَوْلٍ وَّلَا غَائِطٍ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین دن اور تین راتیں مسافر کے لیے اور ایک دن اور ایک رات مقیم کے لیے مدت مسح ہے تو موزوں کو نیند پیشاب اور پاخانہ آنے کی وجہ سے مت نکالا کرو لیکن جنابت کی وجہ سے نکال دو اگرچہ مدت مسح ابھی باقی ہے)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۶۲۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ وَلَبِسَ خُفَّیْہِ فَلْیُصَلِّ فِیْھِمَا وَلْیَمْسَحْ عَلَیْھِمَا ثُمَّ لَا یَخْلَعْھُمَا اِنْ شَاءَ اِلَّا مِنْ جَنَابَۃٍ رَوَاہُ الدَّارُ قُطْنِیُّ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ۔

(اس کی روایت طبرانی نے کبیر میں کی ہے اور اسی طرح ترمذی اور نسائی نے بھی اس کی روایت کی ہے۔)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص وضو کر کے موزوں کو پہن لے تو انہی موزوں کے ساتھ نماز پڑھے اور وضو کے وقت ان پر مسح کر لیا کرے (اور مدت باقی رہنے پر) چاہے تو نہ اتارے البتہ جنابت واقع ہو جائے تو نکال دے (اس کی روایت دارقطنی اور حاکم نے کی ہے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)

---

۶۲۸ وَعَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّھْدِیِّ قَالَ اِخْتَلَفَ سَعْدٌ وَّابْنُ عُمَرَ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقَالَ سَعْدٌ اَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا اَمْسَحُ فَقَالَ سَعْدٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ اَبُوْکَ فَقَدِمْنَا عَلٰی عُمَرَ فَذَکَرْنَا ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ عُمَرُ عَمُّکَ اَعْلَمُ مِنْکَ اِذَا لَبِسْتَ خُفَّیْکَ عَلٰی طَھَارَۃٍ ثُمَّ اَحْدَثْتَ تَوَضَّأْتَ وَمَسَحْتَ عَلٰی خُفَّیْکَ اَجْزَأَ مَسْحُ ذٰلِکَ اِلٰی سَاعَتِکَ تِلْکَ مِنْ لَیْلٍ کَانَ اَوْ نَھَارٍ رَوَاہُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ۔

حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت سعد اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان موزوں پر مسح کے متعلق اختلاف ہو گیا تو سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں موزوں پر مسح کرتا ہوں اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں (موزوں پر) مسح نہیں کرتا ہوں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے اور تمھارے درمیان فیصلہ کرنے والے ثالث تمھارے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ٹھہراتا ہوں حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچے اور ہم نے ان کے سامنے اس مسئلہ کا ذکر کیا، تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ تمھارے چچا تم سے بڑھ کر عالم ہیں جب تم اپنے موزوں کو وضو کر کے پہن لو اور اس کے بعد وضو ٹوٹ جانے پر تم نے وضو کر لیا اور موزوں پر مسح کیا تو تمھارے لیے (مقیم ہونے کی حالت میں) مسح کرنا دوسرے دن کے اس وقت تک کے لیے کافی ہو گا (جس وقت سے کہ تم نے پہلے حدث کے بعد مسح کرنا شروع کیا تھا خواہ وہ رات کا ہو یا دن کا (اس کی روایت سعید بن منصور نے کی ہے)

---

ف: موزوں پر مسح کرنے کی مدت مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لیے تین دن اور تین

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

راتیں ہیں اس مدت کی ابتداء موزوں کے پہننے کے وقت سے نہیں ہوگی بلکہ موزوں کے پہننے کے بعد جو پہلا حدث ہوا ہے اس وقت سے ہوگی۔ مثلاً ایک شخص نے صبح صادق کے وقت وضو کرکے موزے پہن لئے اور سورج نکلنے کے بعد اس کو حدث لاحق ہوا اور وضو ٹوٹ گیا اور اس نے زوال کے بعد وضو کرکے پاؤں پر مسح کیا تو مسح کی مدت سورج نکلنے کے وقت سے شروع ہوگی صبح صادق سے نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس کو پہلا حدث سورج نکلنے کے بعد لاحق ہوا ہے اور اس مثال کے لحاظ سے اگر وہ مقیم ہے تو دوسرے دن سورج نکلنے کے بعد تک پاؤں پر مسح کرسکتا ہے اور اگر مسافر ہے تو تین دن اور تین رات تک مسح کرے گا۔

**۶۲۹/۱۲** وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفِّهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ أَعْلَاهُمَا مَسْحَةً وَّاحِدَةً حَتّٰى كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ نَحْوَهُ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب فرمایا پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا اس طرح کہ سیدھے ہاتھ کو سیدھے جانب کے موزے پر رکھا اور بائیں ہاتھ کو بائیں جانب کے موزے پر رکھا اور صرف ایک دفعہ دونوں موزوں کے اوپر کے حصّہ پر مسح فرمایا مجھے اب تک یاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگلیوں کے نشانات جو موزوں پر پڑے تھے گویا میں ان کو اب تک موزوں پر دیکھ رہا ہوں۔ اس کی روایت ابن ابی شیبہ نے کی ہے اور بیہقی کی روایت بھی اسی طرح ہے)

**۶۳۰/۱۳** وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَّلِلدَّارِمِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي التَّلْخِيْصِ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ اگر دین کا انحصار صرف رائے پر ہوتا تو موزوں کا نچلا حصّہ بہ نسبت اُوپر کے حصہ کے مسح کے لیے زیادہ موزوں تھا حالانکہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو موزوں کے اُوپر کے حصہ پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا ہے (اس کی روایت ابوداؤد نے اسناد صحیح کے ساتھ کی ہے اور دارمی کی روایت اس کے ہم معنی ہے اور تلخیص میں مذکور ہے کہ اس کے اسناد صحیح ہیں)

**۶۳۱/۱۴** وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ خُفَّيْهِ فَنَخَسَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ لَيْسَ هٰكَذَا السُّنَّةُ أُمِرْنَا بِالْمَسْحِ هٰكَذَا وَأَمَرَّ بِيَدَيْهِ عَلٰى خُفَّيْهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ ثُمَّ أَرَاهُ بِيَدِهِ مِنْ مُقَدَّمِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو وضو کر رہا تھا اس نے اپنے موزوں کو دھویا تو آپ نے اس کو اپنے پاؤں سے ٹھونسا دیا اور فرمایا کہ (موزوں پر مسح کرنے میں) سنّت یہ نہیں ہے! ہم کو مسح کرنے کا حکم اس طرح دیا گیا ہے یہ کہہ کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

الْخُفَّيْنِ اِلٰی اَصْلِ السَّاقِ مَرَّةً وَّ فَوَّجَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّابْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ مَسَحَ عَلٰی خُفَّيْهِ حَتّٰی رُؤِيَ اٰثَارُ اَصَابِعِهٖ عَلٰی خُفَّيْهِ خُطُوْطًا۔

دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو دونوں موزوں پر گذار کر انھیں مسح کرنا بتلایا (اس کی روایت طبرانی نے اوسط میں کی ہے) اور طبرانی کی دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو مسح کرنے کا طریقہ اس طرح بتلایا کہ ہاتھوں کو ایک دفعہ موزوں کے اگلے حصہ سے پنڈلی تک اس طرح گذار دیا کہ ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوتی تھیں اور ابن المنذر کی روایت میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موزوں پر اس طرح مسح کیا کہ ہاتھ کی انگلیوں کے نشانات موزوں پر لکیروں کی طرح نمایاں تھے۔

٦٣٢/١٥ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَلْمَسْحُ عَلَی الْخُفَّيْنِ خُطُوْطًا بِالْاَصَابِعِ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انگلیوں کے ذریعہ موزوں پر خطوط کھینچے جائیں (اس کی روایت سعید بن منصور نے کی)

٦٣٣/١٦ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰی جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرَوٰی اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں جرابوں پر (یعنی چمڑے کے ان لفافوں پر جو موزوں پر پہنے جاتے ہیں) اور اپنی نعلین پر مسح فرمایا (اس کی روایت طحاوی نے کی ہے اور امام احمد، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت بھی اسی طرح ہے)

وَقَالَ الطَّحَاوِيُّ لَا نَرَی الْمَسْحَ عَلَی النَّعْلَيْنِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰی نَعْلَيْنِ تَحْتَهُمَا جَوْرَبَانِ وَكَانَ قَاصِدًا بِمَسْحِهٖ ذٰلِكَ اِلٰی جَوْرَبَيْهِ لَا اِلٰی نَعْلَيْهِ وَجَوْرَبَاهُ مِمَّا لَوْ كَانَتَا عَلَيْهِ بِلَا نَعْلَيْنِ جَازَ لَهٗ اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا فَكَانَ مَسْحُهٗ ذٰلِكَ مَسْحًا اَرَادَ بِهِ الْجَوْرَبَيْنِ فَاَتٰی ذٰلِكَ عَلَی الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ فَكَانَ مَسْحُهٗ عَلَی الْجَوْرَبَيْنِ هُوَ الَّذِيْ

امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ ہمارے پاس نعلین (یعنی چپل) پر مسح جائز نہیں ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چپل پر مسح کرنے کا جو ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نے چمڑے کی ان جرابوں پر مسح فرمایا جو چپل کے اندر تھیں تو چپل پر مسح کرنا دراصل جرابوں پر مسح تھا کیونکہ اگر جراب کے اوپر چپل موجود نہیں ہوتے تو بھی جراب پر مسح کیا جاتا تو اس طرح آپ نے چپل کو شامل کرتے ہوئے جرابوں پر مسح فرمایا اور آپ کا جراب پر مسح کرنا ہی اصل باقی ہے اس طرح چپل پر مسح کرنا نا قابل قرار دیا جائے گا۔ جب اس حدیث میں ہماری اس وضاحت کا احتمال موجود ہے اور

MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

تُطَهِّرُ بِهِ وَمَسْحُهُ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَضْلٌ فَلَمَّا احْتَمَلَ حَدِيْثَهُ مَا ذَكَرْنَا وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ حُجَّةٌ فِي جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ اِلْتَمَسْنَا ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهُ فَرَأَيْنَا الْخُفَّيْنِ الَّذَيْنِ قَدْ جَوَّزَ الْمَسْحَ عَلَيْهِمَا اِذَا تَخَرَّقَا حَتّٰى بَدَتِ الْقَدَمَانِ مِنْهُمَا اَوْ اَكْثَرُ الْقَدَمَيْنِ فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهُ لَا يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا كَانَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِنَّمَا يَجُوْزُ اِذَا غَيَّبَا الْقَدَمَيْنِ وَيَبْطُلُ ذٰلِكَ اِذَا لَمْ يُغَيِّبَا الْقَدَمَيْنِ وَكَانَتِ النَّعْلَانِ غَيْرَ مُغَيِّبَيْنِ لِلْقَدَمَيْنِ ثَبَتَ اَنَّهُمَا كَالْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ لَا يُغَيِّبَانِ الْقَدَمَيْنِ۔

اس میں چپل پر مسح کرنے کی دلیل پائی نہیں جاتی تو ہم نے بذریعہ قیاس اس کا حکم معلوم کرنے کی کوشش کی تو ہم نے دیکھا کہ وہ موزے جن پر مسح جائز ہے جب وہ پھٹ جائیں اور ان میں سے پنجے ظاہر ہوں یا پنجوں کا بڑا حصّہ دکھائی دینے لگے تو سب ائمہ کرام اس بات پر متفق ہیں کہ ایسے موزوں پر مسح جائز نہیں، اس طرح جب ثابت ہو گیا کہ موزوں پر مسح اسی صورت میں جائز ہے جب کہ دونوں پنجے موزوں میں چھپ جائیں اور موزوں پر مسح ایسی صورت میں باطل ہے جب کہ پنجے ظاہر ہو جاتے ہوں اور یہ واضح بات ہے کہ چپل میں بھی پنجے ظاہر رہتے ہیں اور چھپنے نہیں پاتے تو چپل ان موزوں کی طرح ہو گئے جن میں سے پنجے دکھائی دیتے ہوں اور یہ بھی بالاتفاق ثابت ہو چکا ہے کہ ایسے موزے جن میں سے پنجے ظاہر ہو جاتے ہوں ان پر مسح باطل ہے تو چپل پر بھی مسح باطل ہو گا۔ ۱۲

۶۳۴/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَعْرِضُ اَهْلَ السُّجُوْنِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ۔

حضرت عبد خیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ قیدیوں کا معائنہ کر رہے تھے آپ نے پیشاب کیا بعد ازاں وضو کیا اور اپنے جرابوں پر مسح کیا (اس کی روایت سعید بن منصور نے کی ہے)

۶۳۵/۱۸ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ وَيَمْسَحُ عَلَى جَوْرَبَيْهِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کرتے تھے اور جرابوں پر بھی مسح کرتے تھے (اس کی روایت عبد الرزاق نے کی ہے)

۶۳۶/۱۹ وَعَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْسَحُوْا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْمُوْقِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَغَوِيُّ۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موزوں پر مسح کرو اور چمڑے کے جرابوں پر بھی مسح کرو (جو موزوں کے اوپر پہنے جاتے ہیں) (اور اس کی روایت طبرانی اور بغوی نے کی ہے۔

۶۳۷/۲۰ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ دَارَ حَمَلٍ هُوَ

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَبِلَالٌ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا بِلَالٌ فَاَخْبَرَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْمُوْقَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَرَوَى اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ عَنْ بِلَالٍ نَحْوَهٗ مَرْفُوْعًا۔

علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ محلہ وار حمل میں تشریف لے گئے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن رواحۃ اور اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس باہر آئے اور ان دونوں حضرات کو انھوں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ اور جرابوں پر مسح فرمایا (اس کی روایت ابن عساکر نے کی ہے اور امام احمد اور ابوداؤد نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح مرفوعًا روایت کی ہے)

ف: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا بریلوی فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص۱۷۱ پر موزوں پر مسح کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سوتی یا اونی موزے جیسے کہ ہمارے بلاد میں رائج ہیں ان پر مسح کسی کے نزدیک بھی درست نہیں کہ وہ نہ تو مجلد ہیں یعنی ٹخنوں تک چمڑا منڈھے ہوئے ہیں نہ منعّل ہیں یعنی تلا چمڑے کا لگا ہوا ہو اور نہ ثخینین ہیں یعنی ایسے دبیز و محکم کہ تنہا انہی کو پہن کر قطع مسافت کریں تو شق (پھٹ) نہ ہو جائیں۔ اور ساق پر اپنے دبیز ہونے کی بناء پر بے بندش رکے رہیں ڈھلک نہ آئیں۔ (ساق بمعنی پنڈلی ہے) اور اگر ان موزوں پر پانی پڑے تو قطرات کو روک لیں فوراً پانی کی طرف چھن نہ جائے جو پائتابے ان تینوں وصفوں مجلد، منعل اور ثخین سے خالی ہوں ان پر مسح بالاتفاق ناجائز ہے۔ ہاں اگر ان پر چمڑا منڈھ لیں یا چمڑے کا تلا لگا لیں تو بالاتفاق ان پر مسح جائز ہے۔ یا موزے ہی اتنے دبیز و محکم بنائیں جائیں تو صاحبین کے نزدیک ان پر مسح جائز ہوگا اور اسی پر فتویٰ ہے۔

موزوں پر مسح جائز ہونے کے لیے سات شرائط ہیں۔

(۱) موزے وضو کی حالت میں پہنے گئے ہوں۔

(۲) وہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں میں پہنے گئے ہوں۔

(۳) ایسے مضبوط ہوں کہ ان کو پہن کر تین میل شرعی یا اس سے زیادہ چل سکے۔

(۴) کسی چیز کے باندھنے کے بغیر پاؤں کے ساتھ چمٹے ہوں۔

(۵) موزے پاؤں کی چوٹی سے کم از کم تین انگلیوں کے برابر پھٹے ہوئے نہ ہوں۔

(۶) پانی کو جذب نہ کرتے ہوں۔ اگر ان پر پانی ڈالا جائے تو وہ پانی ان کے نیچے کی سطح تک نہ پہنچے (جیسے اونی، سوتی اور نائلون کی جرابیں کہ پانی کو جذب بھی کرتی ہیں اور اگر پانی ان پر ڈالا جائے تو پاؤں کی سطح تک پہنچ جاتا ہے ایسے موزے مسح کے لیے ممنوع ہیں)

(۷) اتنے موٹے ہوں کہ ان سے نیچے کی جلد دکھائی نہ دیتی ہو

۶۳۸ / ۲۱ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجُرْمُوْقَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْاٰثَارِ)

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جرابوں پر مسح کرتے تھے۔ (اس کی روایت امام محمد نے کتاب الآثار میں کی ہے)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۶۳۹ / ۲۲ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ
رَاٰى اَبَاهُ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظُهُوْرِهِمَا
لَا يَمْسَحُ بُطُوْنَهُمَا قَالَ ثُمَّ يَرْفَعُ الْعِمَامَةَ
فَيَمْسَحُ بِرَاْسِهٖ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُؤَطَّا

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد عُروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا اور وہ موزے کے پچھلے حصّہ پر جو تلووں سے ملا ہوا تھا مسح نہیں کرتے حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ پھر وہ سر سے عمامہ اٹھاتے اور سر کا مسح کیا کرتے تھے (اس کی روایت امام محمد نے موطا میں کی ہے)۔

---

۶۴۰ / ۲۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ غَزْوَةٍ
فَنَزَعَ خُفَّيْهِ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ وَلَمْ يُعِدِ
الْوُضُوْءَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک غزوہ میں تھے انہوں نے اپنے موزوں کو اتارا اور پاؤں دھوئے اور وضو کا اعادہ نہیں کیا۔

۶۴۱ / ۲۴ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا كُنْتَ عَلٰى
مَسْحٍ وَّاَنْتَ عَلٰى وُضُوْءٍ فَنَزَعْتَ خُفَّيْكَ
فَاغْسِلْ قَدَمَيْكَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْاٰثَارِ .

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب تم باوضو رہ کر موزوں پر مسح کر چکے ہو اور تم نے موزوں کو اتار دیا ہے تو اپنے پاؤں کو دھو تو اس کی روایت امام محمد نے کتاب الآثار میں کی ہے۔

# بَابُ التَّيَمُّمِ

# باب، تیمم کے بیان میں

وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

ترجمہ: "اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا (یعنی ہمبستری کی) اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو۔" (سورۂ نساء پ۵ آیت ۴۳) (کنز الایمان)

ف۱: یہ حکم مریضوں، مسافروں جنابت اور حدث والوں کو شامل ہے جو پانی نہ پائیں یا اس کے استعمال سے عاجز ہوں۔ حیض و نفاس والی کے لیے بھی تیمم کے ساتھ طہارت جائز ہے بشرطیکہ پانی دستیاب نہ ہو۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے (خزائن العرفان)

ف۲: طریقۂ تیمم: تیمم کرنے والا دل میں پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے۔ تیمم میں نیت بالاجماع شرط ہے کیونکہ وہ نص سے ثابت ہے۔ جو چیز مٹی کی جنس سے ہو جیسے گرد، ریت اور پتھر ان سب پر تیمم جائز ہے خواہ پتھر پر غبار نہ بھی لگی ہو۔ لیکن ان چیزوں کا (گرد، ریت اور پتھر کا) پاک ہونا شرط ہے۔ تیمم میں دو ضربیں ہیں ایک مرتبہ ہاتھ مار کر چہرہ پر پھیر لیں دوسری مرتبہ ہاتھوں پر (خزائن العرفان)

ف۳: پانی کے ساتھ طہارت اصل ہے اور تیمم پانی سے عاجز ہونے کی حالت میں اس کا پورا پورا قائم مقام ہے جس طرح حدث پانی سے زائل ہو جاتا ہے اسی طرح تیمم سے بھی حتیٰ کہ ایک ہی تیمم سے بہت سے فرائض و نوافل پڑھے جا سکتے ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان)

وَقَوْلُهٗ:

وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ترجمہ: "اور (اسی طرح) نہ ناپاکی کی حالت میں (نماز کے قریب جاؤ) بے نہائے مگر مسافری میں (جب کہ پانی نہ پاؤ تو تیمم کر لو)" (کنز الایمان) (سورۂ نساء پ۵ آیت ۴۳)

وَقَوْلُهٗ:

مَا يُرِيْدُ اللهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ترجمہ: "اللہ (تعالیٰ) نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمھیں خوب ستھرا کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم احسان مانو۔" (سورۂ مائدہ پ۶ آیت ۶) (کنز الایمان)

۶۴۲/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالْبَیْدَآءِ اَوْذَاتِ الْجَیْشِ اِنْقَطَعَ عِقْدٌ لِّیْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْتِمَاسِہٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَہٗ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَآءٍ وَّلَیْسَ مَعَھُمْ مَآءٌ فَاَتَی النَّاسُ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰی مَا صَنَعَتْ عَآئِشَۃُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَآءٍ وَّلَیْسَ مَعَھُمْ مَآءٌ فَجَآءَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَہٗ عَلٰی فَخِذِیْ وَقَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَآءٍ وَّلَیْسَ مَعَھُمْ مَآءٌ قَالَتْ عَآئِشَۃُ فَعَاتَبَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَّقَالَ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقُوْلَ وَجَعَلَ یَطْعُنُ بِیَدِہٖ فِیْ خَاصِرَتِیْ فَمَا مَنَعَنِیْ مِنَ التَّحَرُّکِ اِلَّا مَکَانُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَخِذِیْ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَصْبَحَ عَلٰی غَیْرِ مَآءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اٰیَۃَ التَّیَمُّمِ فَقَالَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ مَا ھِیَ بِاَوَّلِ بَرَکَتِکُمْ یَا اٰلَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِیْرَ الَّذِیْ کُنْتُ عَلَیْہِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَہٗ رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ نَحْوَہٗ۔

وسلم کے ساتھ آپ کے ایک سفر میں نکلے یہاں تک کہ جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش پہنچے تو میرا ایک ہار ٹوٹ کر گر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی تلاش کے لیے ٹھہرنا پڑا، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کو بھی، اور ہمارا یہ قیام پانی پر نہیں تھا یعنی اس مقام میں پانی نہیں تھا۔ اور نہ ہی لوگوں کے پاس پانی تھا تو لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ نے دیکھا کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا کیا ہے؟ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹھہرا لیا اور دوسروں کو بھی۔ حالانکہ یہ قیام پانی پر ہے نہ کسی کے پاس پانی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یہ سن کر میرے پاس) تشریف لائے اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھ کر سو گئے تھے آتے ہی فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اور لوگوں کو بھی روک رکھا ہے۔ حالانکہ ان کا قیام پانی پر ہے نہ ان کے پاس پانی ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے برا بھلا کہا اور حسب مشیت الٰہی بہت کچھ ڈانٹا اور میرے کوکھے میں ہاتھ سے کوچ دینے لگے چونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر میرے ران پر تھا اس وجہ سے میں حرکت نہ کر سکی، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور پانی بالکل نہ تھا تب اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان والو! تمہاری یہ پہلی برکت نہیں ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں پھر ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو اس کے نیچے سے ہار مل گیا۔ (نسائی، بخاری اور مسلم)

---

۶۴۳ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَآءَ عَشَرَ سِنِیْنَ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کے لیے پانی کے قائم مقام ہے (اگرچہ وہ دس سال

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIE ISLAMIA ACADEMY

فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ عَشْرَ سِنِيْنَ۔

قَالَ الزُّجَاجُ الصَّعِيْدُ وَجْهُ الْأَرْضِ كَانَ عَلَيْهِ تُرَابٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ تُرَابًا كَانَ أَوْ صَخْرًا لَا غُبَارَ عَلَيْهِ قَالَ وَلَا أَعْلَمُ خِلَافًا بَيْنَ أَهْلِ اللُّغَةِ فِيْ أَنَّ الصَّعِيْدَ وَجْهُ الْأَرْضِ۔

وَقَالَ عُلَمَاءُنَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ التَّيَمُّمَ رَافِعٌ لِلْحَدَثِ لَا مُبِيْحٌ لَهُ وَأَنَّ خُرُوْجَ الْوَقْتِ غَيْرُ نَاقِضٍ لِلتَّيَمُّمِ بَلْ حُكْمُهُ حُكْمُ الْوُضُوْءِ فَيَصِحُّ فِي الْوَقْتِ وَقَبْلَهُ وَيُصَلِّيْ بِهٖ مَا شَاءَ مِنْ فَرْضٍ وَّنَفْلٍ وَّلَا يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا لِمَا فِيْهِ مِنَ الْجَمْعِ بَيْنَ الْبَدَلِ وَالْمُبْدَلِ وَفِيْ إِطْلَاقِهٖ دَلَالَةٌ عَلٰى نَفْيِ تَخْصِيْصِ النَّافِضِيَّةِ بِالْوُجْدَانِ خَارِجَ الصَّلَاةِ۔

تک پانی نہ پائے اور جب اس کو پانی مل جائے تو غسل کرے یہ اس کے لیے بہتر ہے (اس کی روایت امام احمد، ترمذی اور ابوداؤد نے کی ہے اور نسائی کی روایت میں بھی عشر سنین (دس سال) کے الفاظ تک اسی طرح ہے۔

زجاج نے کہا کہ "صعید" زمین کی سطح کو کہتے ہیں خواہ اس پر مٹی ہو یا نہ ہو یا، ایسی چٹان ہو کہ اس پر گرد نہ ہو، زجاج نے یہ بھی کہا ہے کہ "صعید" کو سطح زمین کہنے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے۔

ہمارے علماء نے وضاحت کی ہے کہ اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ تیمم وضو کا مطلقاً یعنی کامل طور پر قائم مقام ہونے کی حیثیت سے پانی کے ملنے تک رافع حدث یعنی ناپاکی کو ایسا ہی دور کر دینے والا ہے جیسا کہ پانی اور تیمم اپنے اصل یعنی پانی کی طرح ایسا ہی پاک کرنے والا ہوگا۔ جیسا کہ خود پانی اور نماز کے وقت کا گزر جانا تیمم کو نہیں توڑے گا جس طرح وقت کے گزرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ تیمم کا حکم بعینہٖ وضو کے حکم کی طرح ہے کہ وقت کے اندر اور وقت سے قبل بھی جائز ہے اور تیمم سے فرض اور نفل جتنی نمازیں چاہیں ادا کر سکتے ہیں، اور انہی وجوہ کی بناء پر تیمم اور وضو کو جمع نہیں کیا جا سکتا کہ بدل اور مُبدل یعنی قائم مقام اور اصل کا جمع کرنا درست نہیں ہے، اور تیمم کے مطلق قائم ہونے کی وجہ سے یہ ضروری نہیں کہ خارج نماز پانی کے ملنے پر بھی تیمم باطل ہو جائے بلکہ جس طرح خارج نماز پانی مل جانے سے تیمم باطل ہو جاتا ہے اسی طرح دوران نماز میں بھی پانی کے مل جانے کے علم سے بھی تیمم باطل ہو جائے گا۔

ف: علاوہ ازیں اس حدیث کے الفاظ (عشر سنین) یعنی دس برس تک پانی نہ ملنے کی صورت میں بھی برابر تیمم کرتا رہے سے اس بات کی دلیل ملتی ہے کہ تیمم مطلقاً وضو کا قائم مقام ہے نہ کہ ضرورتاً یہ حنفی مذہب ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک تیمم ضرورتاً وضو کا قائم مقام ہے تیمم کے ضرورتاً قائم مقام ہونے کی حیثیت سے امام موصوف کے نزدیک تیمم حقیقت میں حدث کو دور کرنے والا نہ ہوگا بلکہ حدث کے باقی رکھتے ہوئے ادائی فرض کے لیے تیمم ان کے نزدیک جائز ہوگا یہی وجہ ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسلک کے لحاظ سے وقت سے پہلے تیمم جائز نہیں کیوں کہ وقت نماز کے شروع ہونے پر ادائی فرض کے لیے تیمم کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

ضرورت لاحق ہوتی ہے

**٦٤٤ وَعَنْ** عَلِيٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّحُذَيْفَةَ وَ اَنَسٍ وَّاَبِيْ اُمَامَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ قَالُوْا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّطُهُوْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ رَوَى الْبُخَارِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت علی، عبداللہ بن عمرو، ابوہریرہ، جابر، ابن عباس حذیفہ، انس ابوامامہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے ان سب حضرات نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لیے تمام رُوئے زمین، نماز کی جگہ اور تمام روئے زمین پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے (اس کی روایت ترمذی نے کی ہے اور بخاری کی روایت بھی اسی طرح ہے)

ف: مسجد سے مراد موضع سجود ہے یعنی زمین پر پیشانی رکھنا۔ تو امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ کی نماز کے لیے کسی خاص زمین کو نماز اور سجدہ کے لیے مقرر نہیں فرمایا گیا۔ بلکہ تمام روئے زمین کو مسجد بنایا گیا ہے اور یہ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ امم سابقہ اپنے کنیسوں اور صوامع کے سوا کسی دوسری جگہ نماز نہیں پڑھ سکتے تھے۔ اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے یہ قید نہیں ہے۔ وہ جہاں بھی ہوں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ کوئی خاص جگہ کہ صرف وہاں ہی نماز پڑھیں گے دوسری جگہ نہیں پڑھ سکتے یہ بات اس امت کے لیے نہیں ہے۔

اسی طرح جب پانی پر قدرت نہ ہو تو وضو وغسل کے لیے مٹی سے تیمم کرکے نماز پڑھ سکتے ہیں یہ بھی اسی امت مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی خصوصیت ہے یہ تمام انعامات الٰہیہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اس امت کو ملے ہیں

سوال: اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سیر وسیاحت فرماتے تھے اور جہاں بھی نماز کا وقت آجاتا نماز پڑھ لیتے تھے پھر یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کیسے ہوئی؟

جواب: زمین کا مسجد وطہور ہونا یہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔ حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ السلام کو یہ تو جائز تھا کہ جس جگہ چاہیں نماز پڑھ لیں لیکن زمین ان کے لیے طہور نہ تھی تیمم ان کو جائز نہ تھا یعنی مٹی سے طہارت حاصل نہیں کرسکتے تھے بلکہ صرف پانی سے ہی طہارت کرتے تھے۔ اور یہ خاص حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔ (ماخوذ فیوض الباری)

ف: اس حدیث میں ارشاد مبارک ہے کہ میرے لیے تمام روئے زمین کو نماز کی جگہ بنا دیا گیا ہے اس سے اس امت کی خصوصیت کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح سابقہ امتوں پر نماز بجز کلیسوں اور عبادت خانوں کے جائز نہیں تھی اس کے برخلاف اس امت کو یہ امتیاز عطا فرمایا گیا ہے کہ یہ جہاں نماز ادا کرنا چاہیں وہاں جائز ہو جائے گی اس حدیث میں دوسرا ارشاد یہ ہے کہ تمام روئے زمین میرے لیے طہور یعنی پاک کرنے والی قرار دی گئی ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ جہاں پانی نہ ملے تو مٹی یا اس کی جنس سے تیمم کرے جو وضو اور غسل ہر دو کے لیے کافی ہو جائے گا۔ (مرقات) ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۶۴۵ وَعَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهٖ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَآءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاضرین کو نماز پڑھائی، جب آپ (نماز سے) فراغت کے بعد (قوم کی جانب) متوجہ ہوئے تو آپ نے اچانک ایک شخص کو دیکھا کہ وہ دور بیٹھا ہوا ہے اور اس نے جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے فلاں شخص کس چیز نے تم کو قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے روک رکھا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے اور پانی نہیں ہے اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پاک مٹی سے تیمم کرلو یہی تمھارے لیے کافی ہے (بخاری اور مسلم)

ف: حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تم نے جماعت کے ساتھ نماز کیوں نہیں ادا کی۔ کیونکہ جماعت سے علیحدہ بیٹھا رہنا بُرا ہے۔ اسی لئے فقہا فرماتے ہیں کہ جو شخص جماعت سے نماز نہ پڑھ سکے وہ جماعت اُولیٰ کے وقت جماعت کی جگہ میں نہ بیٹھے کہ اس علیحدہ بیٹھنے میں بوقت جماعت نماز باجماعت سے روگردانی ہے۔ بلکہ وہ آدمی وہاں سے چلا جائے۔

اس حدیث میں لفظ صعید (پاک مٹی) استعمال ہوا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہاں صعید کا معنی صرف مٹی کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک تیمم صرف مٹی سے ہوسکتا ہے جب کہ امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ صعید کا معنی روئے زمین کرتے ہیں، اس لیے ان دونوں بزرگوں کے ہاں ہر جنس زمین سے تیمم کرسکتے ہیں۔ ان دونوں بزرگوں کی دلیل بخاری شریف کی حدیث جابر ہے جس میں حضور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا۔ میرے لیے تمام روئے زمین کو مسجد اور پاک بنایا گیا ہے۔ تمام روئے زمین سے ہر قسم کی زمین کو مطہر قرار دیا گیا ہے (مرأۃ شرح مشکوٰۃ)

۶۴۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْمُسَافِرِ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ فَيَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَقْرَبُ الصَّلٰوةَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مُسَافِرًا تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ فَلَا يَجِدُ الْمَآءَ فَيَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّيْ حَتّٰى يَجِدَ الْمَآءَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالْفِرْيَابِيُّ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے قول باری تعالیٰ "وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ" کے متعلق ارشاد فرمایا کہ یہ آیت مسافر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ کہ جس کو جنابت لاحق ہوگئی ہو (وہ پانی نہ ملنے کی صورت میں) تیمم کرکے نماز ادا کرے، اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ نہانے کی حاجت ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ ہاں مسافر ہو اور پانی نہ ملے تو پانی کے حاصل ہونے تک تیمم کرکے نماز ادا کرلیا کرو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَبِیْ حَاتِمٍ۔

(اس کی روایت بیہقی، ابن ابی شیبہ، فریابی، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے کی ہے)

۶۴۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِیْ قَوْلِهٖ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ یَقُوْلُ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ جُنُبٌ اِذَا وَجَدْتُّمُ الْمَآءَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوا الْمَآءَ فَقَدْ اُحِلَّتْ لَكُمْ اَنْ تَمْسَحُوْا بِالْاَرْضِ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ مِّنْ طُرُقٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے قول باری تعالیٰ "وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ" کے مطابق روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب تمھیں پانی مل گیا ہے تو (غسل کرنے تک) نماز کے قریب نہ جاؤ اگر تم نے پانی نہیں پایا تو تمھارے لیے جائز قرار دیا گیا ہے کہ زمین پر ہاتھ مار کر تیمم کرو (اس کی روایت ابن جریر نے کی ہے اور عبد بن حمید نے بھی متعدد اسناد سے اس کی روایت کی ہے)

ف: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے رسالہ حسن التعمیم لبیان حد التیمم میں بڑی وضاحت کے ساتھ تیمم کے مسائل تحریر کئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت ایک مسئلہ کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے پاس پانی موجود ہے اور اسے استعمال کرنے کی قدرت بھی حاصل ہے تو وہ بغیر پانی کے طہارت کرے یعنی تیمم کرکے فرض، واجب یا سنّت ادا کرے گا تو اس کی وہ عبادت قابلِ قبول نہ ہوگی۔ اور جہاں پانی نہ معلوم ہونے کے سبب تیمم کی اجازت تھی وہاں شرط ہے کہ وہ جگہ نہ آبادی ہو اور نہ ہی آبادی کے قریب یعنی میل بھر سے کم فاصلے پر ہو تو وہاں ظاہر علامتیں ایسی ہوں جن سے پانی کا قرب معلوم ہو جیسے پرندے چرندے کا ہجوم یا کسی ثقہ آدمی کا کہنا کہ پانی یہاں میل سے کم پر موجود ہے ان باتوں کے ہوتے ہوئے پانی تلاش کرنے کے بغیر اگر کسی نے تیمم کرلیا تو وہ تیمم باطل ہوگا اور نماز نہ ہوگی۔ اگرچہ بعد میں یہی ظاہر ہو کر واقع میں پانی اس جگہ سے قریب نہیں تھا۔ ہاں جہاں یہ نشانیاں نہ ہوں اور کوئی بتانے والا بھی نہ ہو وہاں پر پانی کو تلاش کئے بغیر اگر تیمم کرلیا اور نماز پڑھی تو نماز ہوجائے گی۔ اگرچہ بعد میں پتہ چلا کہ پانی اسی جگہ پر موجود تھا۔ فتاویٰ رضویہ ج ۱ صـ۲۰۳

۶۴۸ وَعَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ قَالَ هُوَ الْمُسَافِرُ لَا یَجِدُ الْمَآءَ فَيَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّیْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ وَابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے قول باری تعالیٰ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ کے بارے میں روایت ہے انھوں نے کہا کہ اس آیت میں وہ مسافر مراد ہے جس کو پانی نہ ملے تو وہ تیمم کرکے نماز پڑھ لے (اس کی روایت طبرانی، ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے کی ہے)

۶۴۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا نَكُوْنُ بِالرِّمَالِ الْاَشْهُرَ الثَّلَاثَةَ وَالْاَرْبَعَةَ وَيَكُوْنُ فِيْنَا الْجُنُبُ وَالنُّفَسَاءُ وَالْحَائِضُ وَلَسْنَا نَجِدُ الْمَآءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جنگل میں چند رہنے والے لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان لوگوں نے کہا کہ ہم ریگستان میں تین چار مہینے رہا کرتے ہیں اور ہم میں جنبی اور نفاس وحیض والی عورتیں ہوا کرتی ہیں اور ہمیں

www.waseemziyai.com
MAKTABA AL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَرْضِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ لِوَجْهِهِ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرٰى فَمَسَحَ بِهَا إِلٰى يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى۔

پانی نہیں ملتا تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم زمین پر تیمم کر لیا کرو۔ پھر آپ نے چہرے کے لیے زمین پر ایک دفعہ ہاتھ مار کر چہرے پر مل لیا اور دوسری مرتبہ زمین پر ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کیا (اس کی روایت امام احمد، طبرانی اور ابو یعلیٰ نے کی ہے)

**۶۵۰/۹ وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ أَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَّإِنِّيْ تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِضْرِبْ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ إِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَّفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ ثُمَّ نَفَضَهُمَا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے جنابت لاحق ہو گئی تو میں مٹی میں لوٹ گیا، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں بلکہ اس طرح زمین پر ہاتھ مارو کہہ کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر چہرے کا مسح فرمایا پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا مسح کہنیوں سمیت فرمایا (اس کی روایت حاکم نے مستدرک میں کی ہے اور وضاحت کی ہے کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہے اور بخاری کی ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارنے کے بعد کنکریوں کے گرانے کے لیے ہر ہاتھ کے انگوٹھے کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے پر مار کر جھٹک دیا۔

**۶۵۱/۱۰ وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِّلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِّلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ رِجَالُهٗ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَّرَوَى الْحَاكِمُ مِثْلَهٗ وَقَالَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیمم یہ ہے کہ ایک دفعہ زمین پر ہاتھ مارنا چہرے کے لیے اور دوسری دفعہ ہاتھ مارنا کہنیوں سمیت ہاتھوں کے لیے (اس کی روایت دارقطنی نے کی ہے) اور وضاحت کی ہے کہ اس حدیث کے جملہ راوی ثقہ ہیں اور حاکم کی روایت بھی اسی طرح ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہے)

**۶۵۲/۱۱ وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِّلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِّلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیمم دو دفعہ (زمین پر) ہاتھ مارنا ہے ایک دفعہ تو چہرے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ وَرَوَى الْبَزَّارُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ مَرْفُوعًا۔

کے لیے اور دوسری دفعہ کہنیوں سمیت ہاتھوں کے لیے (اس کی روایت حاکم اور دار قطنی اور ابن عدی نے کی ہے اور بزار نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح برسند مرفوع روایت کی ہے)

۶۵۳ ۱۲ وَعَنِ الْأَسْلَعِ قَالَ اَرَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَمْسَحُ فَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ رَفَعَهُمَا لِوَجْهِهِ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَظَاهِرَهُمَا حَتّٰى مَسَّ بِيَدَيْهِ الْمِرْفَقَيْنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ۔

حضرت اسلع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ کو (تیمم کرنے کا طریقہ) بتلایا کہ کس طرح مسح کروں؟ پس آپ نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر چہرے پر ہاتھ پھیرنے کے لیے دونوں ہاتھوں کو اٹھا لیا پھر دوسری دفعہ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کے اندرون و بیرون دونوں حصّوں کا مسح اس طرح فرمایا کہ دونوں ہاتھ کہینوں سمیت مسح میں آگئے اور کچھ حصّہ بھی نہیں چھوٹا (اس کی روایت بیہقی، دار قطنی اور طبرانی نے کی ہے)

ف: تیمم میں تین فرض ہیں۔

(۱) نیت: اگر کسی شخص نے بغیر نیت کے تیمم کیا اور نماز پڑھی تو اس کی نہ تو نماز ہوگی اور نہ تیمم کیونکہ نیت اس میں فرض ہے۔

(۲) ہاتھوں کو زمین پر مار کر چہرے پر پھیرنا جتنے چہرے کے حصّہ کو وضو میں دھونا فرض ہے اتنے ہی حصّہ پر تیمم میں مسح کرنا فرض ہے۔ چہرے کی حد یہ ہے کہ پیشانی جہاں ختم ہوتی ہے یعنی سر کے بال جہاں اُگتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے لے کر دوسرے کان کی لَو تک مسح کرنا فرض ہے

(۳) ہاتھوں کا کہینوں سمیت مسح کرنا۔ وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح کا ہوتا ہے۔ اس میں کچھ فرق نہیں ہے

ف: تیمم کی سُنتیں: تیمم کی تقریباً دس سنتیں ہیں۔

(۱) بسم اللہ کہنا

(۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا

(۳) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا

(۴) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے۔

(۵) زمین پر ہاتھ مار کر لوٹا لینا۔

(۶) پہلے منہ پھر ہاتھ کا مسح کرنا

(۷) دونوں کانوں کا مسح پے در پے ہونا

(۸) پہلے داہنے ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(۹) داڑھی کا خلال کرنا

(۱۰) انگلیوں کا خلال جب کہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غبار نہ پہنچا مثلاً پتھر وغیرہ سے کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو اس صورت میں انگلیوں کا خلال فرض ہے۔

ہاتھوں کے مسح میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت کو مس کرتا ہوا گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے داہنے انگوٹھے کی پشت کو مسح کرے۔ یونہی داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے۔ یہ تیمم کا سنت طریقہ ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت ج ا ص ۵۳)

۶۵۴/۱۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَمَّا بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ ذَاتِ السَّلَاسِلِ احْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ شَدِيْدَةِ الْبَرْدِ فَاَشْفَقْتُ اِنِ اغْتَسَلْتُ اَنْ اُهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِاَصْحَابِي الصُّبْحَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِاَصْحَابِكَ وَاَنْتَ جُنُبٌ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي احْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ شَدِيْدَةِ الْبَرْدِ فَاَشْفَقْتُ اِنِ اغْتَسَلْتُ اَنْ اُهْلِكَ وَذَكَرْتُ قَوْلَ اللّٰهِ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ اَبِي حَاتِمٍ وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ کو غزوۂ ذات السلاسل کے ساتھ روانہ فرمایا تو مجھے ایک نہایت سردی کی رات میں احتلام ہوگیا مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر غسل کروں تو ہلاک ہو جاؤں گا چنانچہ میں نے تیمم کرلیا پھر میں نے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو میں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اپنے ساتھیوں کی نماز ایسی حالت میں پڑھادی کہ تم جنبی تھے میں نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نہایت ٹھنڈی یا سخت سردی کی رات محتلم ہوگیا اور خوف کیا کہ اگر غسل کرلوں تو میں ہلاک ہو جاؤں گا اور مجھے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے (سورۂ نساء ہ ۵ پ آیت ۲۹) یاد آیا تو میں نے تیمم کیا پھر اسی سے نماز ادا کی یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے اور کچھ نہیں فرمایا (اس کی روایت امام احمد، ابو داؤد، حاکم، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے کی ہے اور طبرانی کی روایت بھی اسی طرح ہے)

۶۵۵/۱۴ وَعَنْ عَلِيٍّ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ فِي السَّفَرِ فَتُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ وَمَعَهُ الْمَاءُ الْقَلِيْلُ يَخَافُ اَنْ يَعْطَشَ قَالَ يَتَيَمَّمُ وَلَا يَغْتَسِلُ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق روایت ہے جو سفر میں ہو اور اس کو جنابت لاحق ہو جائے اور اس کے ساتھ تھوڑا سا پانی ہو، اگر اس پانی سے غسل کرلے

(رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

تو پیا سا رہنے کا اندیشہ ہوگا ہو تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ تیمم کرلے اور غسل نہ کرے (اس کی روایت دارقطنی نے کی ہے)

۶۵۶/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَتِ الْجَنَازَةُ وَأَنْتَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَتَيَمَّمْ۔ (رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنازہ آجائے اور تم بے وضو ہو، (اور وضو کرنے تک نماز جنازہ کے فوت ہوجانے کا خوف ہو) تو تیمم کرلو (اس کی روایت ابن عدی نے کی ہے)

ف: اس حدیث میں مذکور ہے کہ نماز جنازہ تیار ہو اور اندیشہ ہو کہ اگر وضو کرنے لگیں تو نماز جنازہ فوت ہوجائے گی تو ایسی صورت میں جائز ہے کہ تیمم کرلے اور نماز جنازہ میں شریک ہوجائے کیونکہ نماز جنازہ کا بدل اور قائم مقام کوئی اور نماز نہیں ہے البتہ میت کا ولی یعنی ایسے قریبی رشتہ دار ہو کہ جس کو نماز جنازہ پڑھانے کا حق ہے اور اس طرح بادشاہ اور قاضی یہ تینوں مذکورہ بالا صورت میں تیمم نہیں کریں گے بلکہ وضو ہی کریں گے اس لیے کہ ان کا انتظار کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲

۶۵۷/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ إِذَا خِفْتَ أَنْ تَفُوْتَكَ الْجَنَازَةُ وَأَنْتَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَتَيَمَّمْ وَصَلِّ رَوَاهُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَرِجَالُهُ رِجَالُ مُسْلِمٍ إِلَّا الْمُغِيْرَةَ وَهُوَ مُحْتَجٌّ بِهِ قَالَهُ الزَّيْلَعِيُّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب تم کو اندیشہ ہو کہ جنازہ کی نماز تم سے چھوٹ جائے گی اور تم بے وضو ہو تو تیمم کرلو اور نماز جنازہ پڑھ لو (اس کی روایت ابن ابی شیبہ نے کی ہے اور اس حدیث کے راوی صرف مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا سب مسلم کے راوی ہیں اور زیلعی نے کہا ہے کہ مغیرہ بھی ثقہ اور قابل حجت ہیں)

---

۶۵۸/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَتَيَمَّمَ وَصَلّٰى عَلَيْهَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بے وضو تھے تو انھوں نے تیمم کیا اور نماز جنازہ پڑھ لی (اس کی روایت دارقطنی اور بیہقی نے معرفہ میں کی ہے۔

۶۵۹/۱۸ وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ فِي الْجَنَازَةِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَإِنْ ذَهَبَ يَتَوَضَّأُ تَفُوْتُهُ قَالَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّيْ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو نماز جنازہ پڑھنا چاہتا تھا مگر بے وضو ہے اور اگر وہ وضو کرنے کے لئے جائے تو نماز جنازہ چھوٹ جاتی ہے تو حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ وہ تیمم کرلے اور نماز جنازہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

٦٦٠/١٩ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ تَفْجَأُهُ الْجَنَازَةُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ قَالَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّيْ عَلَيْهَا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ ۔

٦٦١/٢٠ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَجْنَبَ فَاَرَادَ اَنْ يَّنَامَ تَوَضَّأَ اَوْ تَيَمَّمَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ ۔

٦٦٢/٢١ وَعَنْ اَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحٰرِثِ ابْنِ الصِّمَّةِ قَالَ اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قَالَ عُلَمَآؤُنَا فَيُسْتَفَادُ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ اَنَّ كُلَّ مَوْضِعٍ يَفُوْتُ فِيْهِ الْاَدَاءُ لَا اِلٰى خَلَفٍ فَاِنَّهُ يَجُوْزُ لَهُ التَّيَمُّمُ كَنَوْمٍ وَسَلَامٍ وَرَدِّهٖ وَصَلٰوةِ الْجَنَازَةِ وَالْعِيْدِ وَالْكُسُوْفِ وَسُنَنٍ رَوَاتِبَ وَمَا يَفُوْتُ اِلٰى خَلَفٍ لَا يَجُوْزُ لَهُ التَّيَمُّمُ كَالْجُمُعَةِ ۔

پڑھ لے۔ (اس کی روایت سعید بن منصور نے کی ہے)

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق روایت ہے کہ جس کے پاس یکایک جنازہ آجائے اور وہ بے وضو ہے تو آپ نے فرمایا کہ تیمم کرلے اور اس جنازہ کی نماز پڑھ لے (اس کی روایت طحاوی نے کی ہے)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنبی ہو جاتے تھے اور سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرماتے یا تیمم کرتے (اس کی روایت بیہقی نے اسناد حسن کے ساتھ کی ہے)

حضرت ابوالجہیم بن الحارث بن الصمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل کی جانب سے (جو ایک کنواں تھا) تشریف فرما ہوئے تو ایک شخص آپ سے ملا اور آپ کو اس نے سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا یہاں تک کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیوار کی طرف بڑھے اور اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح فرما لیا (یعنی تیمم فرمایا) پھر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا (بخاری اور مسلم)

ہمارے علماء نے کہا ہے کہ مذکورہ بالا ان حدیثوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایسی عبادتیں کہ جن کا قائم مقام اور بدل موجود نہیں ہے اور وضو کرنے تک وقت کے گزر جانے یا نماز کے ختم ہو جانے سے ان کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایسی عبادتوں میں باوجودیکہ صحت مند ہوں اور پانی موجود ہو، اور پانی کے استعمال پر قدرت بھی حاصل ہو، ان ساری صورتوں کے باوجود تیمم جائز ہے جیسے نماز جنازہ و عیدین، نماز کسوف، سلام اور جواب سلام وغیرہ اور ایسی عبادتیں جن کا قائم مقام اور بدل موجود ہے ان کے فوت ہو جانے کے اندیشہ سے تیمم نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ ان کا بدل اور قائم مقام موجود ہے جیسے جمعہ اور پنجگانہ نمازیں۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ف : واضح ہو کہ عبادتیں دو طرح کی ہوا کرتی ہیں ایک وہ عبادتیں جن کا قائم مقام اور بدل موجود ہے جیسے نماز جمعہ، اس کا قائم مقام ظہر ہے اور نماز پنجگانہ کہ ان کا قائم مقام اور بدل ان کی قضاء ہے اور دوسری وہ عبادتیں کہ جن کا بدل اور قائم مقام موجود نہیں جیسے نماز جنازہ اور عیدین وغیرہ ۔

۶۶۳/۲۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ فَلْيُؤَخِّرِ التَّيَمُّمَ إِلَى الْوَقْتِ الْاٰخِرِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب پانی نہ پائے تو تیمم کو نماز کے آخری وقت تک کے لیے (پانی کی تلاش اور انتظار میں) مؤخر کر دے (اس کی روایت عبدالرزاق نے کی ہے)

۶۶۴/۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ يُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى هُوَ وَأَبُو دَاوُدَ أَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا دو آدمی سفر کو نکلے جب نماز کا وقت آ گیا تو دونوں کے ساتھ پانی نہ تھا۔ دونوں نے پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز ادا کی بعد ازاں دونوں نے وقت نماز کے اندر ہی پانی پا لیا تو ان میں سے ایک شخص نے وضو کر کے نماز دہرائی لیکن دوسرے نے نہیں دہرائی پھر دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں نے اپنے واقعہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے مخاطب ہو کر فرمایا جس نے نماز دہرائی نہ تھی کہ تم نے سنّت کو پا لیا اور تمھاری نماز تم کو کافی ہوئی اور جس نے وضو کر کے نماز دہرائی تھی ان سے فرمایا کہ تمھارے لیے دگنا اجر ہے (اس کی روایت ابوداؤد اور دارمی نے کی ہے) اور نسائی کی روایت بھی اسی طرح ہے اور نسائی اور ابوداؤد نے بطور مرسل عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت کی ہے۔

---

ف : علماء کا اس پر اجماع ہے کہ اگر تیمم سے نماز پڑھنے والا نماز سے فارغ ہو جانے کے بعد پانی دیکھ لے تو اس پر نماز کا اعادہ نہیں اگرچہ کہ وقت باقی ہو، البتہ علماء کا اختلاف اس صورت میں ہے کہ نماز شروع کرنے کے بعد نماز کی حالت میں پانی مل جائے تو احناف کے سوا جمہور کا مسلک یہ ہے کہ نماز کو نہ توڑے اس کی نماز درست ہو جائے گی۔ چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اور امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک دوسری روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ اس شخص کا تیمم باطل ہو جائے گا اور اگر تیمم کرنے کے بعد نماز شروع کرنے سے قبل پانی مل جائے تو اس شخص کے تیمم کے باطل ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com MAKTABATUL ISLAMIA ACADEMY

۶۶۵/۲۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْسَحُ عَلَی الْجَبَائِرِ رَوَاہُ الدَّارُ قُطْنِیُّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پٹیوں پر مسح فرمایا کرتے تھے۔ (اس کی روایت دار قطنی نے کی ہے)

۶۶۶/۲۵ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ انْکَسَرَتْ اِحْدٰی زَنْدَیَّ فَسَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَمْسَحَ عَلَی الْجَبَائِرِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ وَالدَّارُ قُطْنِیُّ۔

حضرت زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے فرمایا کہ میری ایک کلائی ٹوٹ گئی تو میں نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ پٹیوں پر مسح کیا کرو اور تیمم کی ضرورت نہیں ہے (اس کی روایت ابن ماجہ، بیہقی اور دار قطنی نے کی ہے۔)

ف: اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ زخم پر پٹی باندھی گئی ہو تو پٹی پر مسح کیا جائے اور بدن کے مابقی صحیح حصہ کو دھولیا جائے اور صحیح حصہ بدن کو دھو کر پٹی پر مسح کے بجائے تیمم کرنا جائز نہیں ہے کیوں کہ اس سے وضو اور تیمم کو جمع کرنا لازم آتا ہے حالانکہ بدل اور مبدل کو جمع کرنا درست نہیں ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک ہے البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ پٹی پر مسح کرنے کے بجائے تیمم کیا جائے اور مابقی حصۂ بدن کو دھولیا جائے (مرقات)۔

۶۶۷/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ تَوَضَّأَ وَکَفُّہٗ مَعْصُوْبَۃٌ فَمَسَحَ عَلَیْہَا وَعَلَی الْعِصَابَۃِ وَغَسَلَ سِوٰی ذٰلِکَ رَوَاہُ الْمُنْذِرِیُّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق مروی ہے کہ آپ نے ایسی حالت میں وضوء کیا کہ آپ کی ہتھیلی پر پٹی باندھی ہوئی تھی تو آپ نے ہتھیلی کے دوسرے جانب کے (اس حصہ پر مسح کیا جو زخم کی پٹی کی وجہ سے کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا (اور ہتھیلی کی) پٹی پر بھی مسح کیا اس کے بعد دوسرے اعضاء وضوء کو دھولیا اور تیمم نہیں فرمایا (اس کی روایت منذری نے کی ہے)

ف: اس حدیث سے بھی حنفی مسلک کی تائید ہوتی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے زخم کے علاوہ مابقی حصۂ بدن کے دھولنے اور زخم پر مسح کرنے کو جمع فرمایا اور دھونے اور تیمم کو جمع نہیں فرمایا ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

# بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُوْنِ

٦٦٨ ١ عَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كُفِّرَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ وَخَطَايَاهُ فَاِذَا اَخَذَ فِي الْمَشْيِ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ حِبَّانَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَمْ يَزَلْ طَاهِرًا اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى۔

٦٦٩ ٢ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ جَآءُوْا فَقَالُوْا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ اَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِّمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَّسَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُّقَارِبَ السَّقْفِ اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَّعَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ اٰذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَفْضَلَ مَا يَجِدُهٗ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَآءَ اللهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ

# باب مسنون غسل کے بیان میں

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا تو اس کے تمام گناہ اور خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔ اور جب وہ نماز جمعہ کے لیے چلنے لگتا ہے تو اس کے لیے ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں (اس کی روایت طبرانی نے کبیر اور اوسط میں کی ہے) اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا تو وہ آئندہ جمعہ تک پاک رہے گا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ عراق کے چند لوگ آئے اور ان لوگوں نے کہا کہ اے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیا آپ جمعہ کے دن کے غسل کو واجب سمجھتے ہیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نہیں بلکہ وہ بڑی پاکی کی بات ہے اور غسل کرنے والے کے حق میں بہتر ہے اور جس نے اس دن غسل نہیں کیا تو اس پر واجب بھی نہیں اور میں تم کو بتلاتا ہوں کہ (جمعہ کے دن) غسل کی ابتدا کس طرح ہوئی؟ لوگ محنت مزدوری کیا کرتے تھے اور کمبل پہنتے تھے اور اپنی پیٹھوں پر بوجھ ڈھوتے تھے اور ان کی مسجد تنگ تھی اور چھت ان کے قریب تھا (یعنی زیادہ بلند نہ تھا) گویا کہ وہ چھپر تھا (مثل جھونپڑی کے) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور گرمی کا موسم تھا لوگوں کو کمبل کے لباس میں پسینہ آیا جس سے بو پھیلی اور ایک کو دوسرے کے پسینہ کی بو سے تکلیف پہنچی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح کی بو کو موجود پایا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! جب جمعہ کا دن آئے تو غسل کر لیا کرو اور چاہیے کہ تم میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِي كَانَ يُؤْذِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِّنَ الْعَرَقِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَ الطَّحَاوِيُّ۔

سے ہر ایک بہتر تیل اور خوشبو جو اسے میسر ہو لگایا کرے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے مال سے سرفراز فرمایا اور لوگ کمبل کے لباس کے سوا دوسرے کپڑے پہننے لگے اور محنت کے کام سے بچ گئے اور ان کی مسجد وسیع کر دی گئی اور پسینہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو جو اذیت پہنچتی تھی وہ جاتی رہی (اس کی روایت ابو داؤد اور طحاوی نے کی ہے)

۶۷۰/۳ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْغُسْلُ مِنَ الْحِجَامَةِ وَالْغُسْلُ فِي الْعِيدَيْنِ قَالَ إِنِ اغْتَسَلْتَ فَحَسَنٌ وَإِنْ تَرَكْتَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ قَالَ بَلَى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِنَ الْأُمُورِ الْوَاجِبَةِ وَ إِنَّمَا هُوَ كَقَوْلِهِ تَعَالَى "وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ" فَمَنْ أَشْهَدَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ تَرَكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ وَكَقَوْلِهِ تَعَالَى "فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ" فَمَنِ انْتَشَرَ فَلَا بَأْسَ وَمَنْ جَلَسَ فَلَا بَأْسَ۔

(رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُؤَطَّا)

حضرت حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے وہ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت کرتے ہیں۔ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روز جمعہ کے غسل اور پچھنا لگانے کے بعد کے غسل اور عیدین کے غسل کے متعلق دریافت کیا انھوں نے جواب دیا کہ اگر غسل کرو تو بہتر ہے اور اگر غسل نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں، میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو جمعہ کو جائے تو وہ غسل کرے، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ کیوں نہیں؟ (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے) لیکن یہ غسل ان چیزوں میں سے نہیں ہے جو واجب ہیں بلکہ یہ حکم اللہ تعالیٰ کے ارشاد (وَاشْهِدُوْا إِذَا تَبَايَعْتُمْ اور جب تم خرید فروخت کرو تو گواہ کر لو (سورۃ بقرہ ۲ پ۳ آیت ۲۸۲ کی طرح ہے تو جس نے گواہ رکھا اس نے اچھا کیا اور جس نے گواہ رکھنا ترک کیا تو اس پر گواہ رکھنا واجب نہیں اور یہ (یعنی غسل جمعہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ. یعنی جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ سورۃ جمعہ ۶۲ پ۲۸ آیت۱۰) کی طرح ہے تو جو نماز جمعہ کے اختتام پر باہر نکل جائے تو اس پر کوئی حرج نہیں اور جو بیٹھ جائے تو مضائقہ نہیں (اس کی روایت امام محمد نے مؤطا میں کی ہے)

۶۷۱/۴ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اس نے فرض ادا کیا، اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

اچھا کیا اور جس نے غسل کیا تو اس کا غسل کرنا افضل ہے (اس کی روایت امام احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور دارمی نے کی ہے)

٦٧٢/٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ قَالَهٗ فِيْ مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا سنّت ہے (اس کی روایت بزار نے کی ہے اور اس حدیث کے سب راوی ثقہ ہیں جو مجمع الزوائد میں مذکور ہیں۔

٦٧٣/٦ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَآءَ مِنْكُمْ لِلْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ فَلَمَّا كَانَ الشِّتَآءُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَرْتَنَا بِالْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ وَقَدْ جَآءَ الشِّتَآءُ وَنَحْنُ نَجِدُ الْبَرْدَ فَقَالَ مَنِ اغْتَسَلَ فِيْهَا فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَلَا حَرَجَ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص جمعہ کے لیے آئے تو وہ غسل کر لیا کرے اور جب موسم سرما آگیا تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے ہم کو جمعہ کے لیے غسل کا حکم دیا اب تو موسم سرما آگیا ہے اور ہم سردی محسوس کرتے ہیں اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غسل کیا تو اس نے سنّت پر عمل کیا اور بہت اچھا کیا اور جس نے غسل نہیں کیا تو اس پر کوئی حرج نہیں (اس کی روایت ابن عدی نے کامل میں کی ہے)۔

٦٧٤/٧ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ الرَّوَاحُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلٰى مَنْ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْغُسْلُ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ۔

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بالغ پر جمعہ کے لیے جانا واجب ہے اور جو مسجد کو جائے تو اس پر غسل کرنا (سنّت) ہے (اس کی روایت طحاوی نے کی ہے)

٦٧٥/٨ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَّغْسِلُ فِيْهِ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ہر ہفتہ میں ایک دن غسل کرے کہ جس میں اپنے سر اور اپنے پورے جسم کو دھولیا کرے (بخاری و مسلم)

ف: اس حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہفتہ میں ایک دن غسل کو جو لازم فرمایا ہے۔ اگر وہ دن جمعہ کا مقرر کر لیں تو اس سے سنّت کی ادائیگی بھی ہو جاتی ہے۔ ۱۲

٦٧٦/٩ وَعَنِ الْفَاكِهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت فاکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ الْفِطْرِ وَ یَوْمَ النَّحْرِ وَیَوْمَ عَرَفَۃَ۔
(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِیُّ)

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز جمعہ اور روز عید الفطر اور روز عید قربانی اور روز عرفہ میں غسل کیا کرتے تھے۔ (امام احمد و طبرانی)

ف: حلیۃ المحلی شرح بغیۃ المصلی میں لکھا ہے عرفہ کے دن غسل میدانِ عرفات میں وقوف عرفہ کے لیے مسنون ہے تو اُس دن تمام دنیا کے مسلمانوں پر غسل مسنون نہ ہوگا بلکہ اُن ہی حضرات پر یہ غسل مسنون ہوگا جو عرفات میں ہوں اور وقوف عرفہ کر رہے ہوں

۶۷۷/۱۰ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ اِنَّ اَبَا قَتَادَۃَ قَالَ لَہٗ اِغْتَسِلْ لِلْجُمُعَۃِ فَقَالَ لَہٗ قَدِ اغْتَسَلْتُ لِلْجَنَابَۃِ۔
(رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ)

حضرت مصعب بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جمعہ کے لیے غسل کر لو تو حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ میں نے جنابت کی وجہ سے غسل کر لیا ہے۔ (طحاوی شریف)

۶۷۸/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰی رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزِ عید الفطر اور روزِ عید الاضحیٰ میں غسل فرمایا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

۶۷۹/۱۲ وَعَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ اِغْتَسَلَ لِلْعِیْدِ وَقَالَ اِنَّہُ السُّنَّۃُ۔
(رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ)

حضرت عروۃ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے عید کے لیے غسل کیا اور فرمایا کہ یہ سنّت ہے (بیہقی)

۶۸۰/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَغْتَسِلُ یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ یَّغْدُوَ رَوَاہُ مَالِکٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ عید الفطر کے دن نماز کے لیے نکلنے سے قبل غسل کرتے تھے (امام مالک)

۶۸۱/۱۴ وَعَنِ الْفَاکِہِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْتَسِلُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ النَّحْرِ وَیَوْمَ عَرَفَۃَ۔
(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت فاکہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اور عید قربانی کے دن اور عرفہ کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

۶۸۲/۱۵ وَعَنْ خَارِجَۃَ بْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِہْلَالِہٖ وَاغْتَسَلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

حضرت خارجۃ بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان کے والد نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَالدَّارِمِيُّ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام کے لیے کپڑے اتارے اور غسل فرمایا (ترمذی و دارمی)

۶۸۳ / ۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مَكَّةَ اِغْتَسَلَ حِيْنَ يُرِيْدُ اَنْ يُّحْرِمَ۔ (رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ کو روانہ ہوتے اور جس وقت احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو غسل فرماتے تھے (طبرانی)

۶۸۴ / ۱۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّغْتَسِلَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّحْرِمَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ یہ سنت ہے کہ جب احرام کا ارادہ کرے تو غسل کرلے (اس کی روایت ابن ابی شیبہ نے کی ہے)

۶۸۵ / ۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چار چیزوں کی وجہ سے غسل فرمایا کرتے تھے، جنابت کی وجہ سے اور بروز جمعہ اور پچھنا لگوانے کی وجہ سے اور میت کو غسل دینے سے۔ (ابوداؤد شریف)

۶۸۶ / ۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَمَنْ حَمَلَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میت کو غسل دے تو وہ غسل کرلے۔ ابن ماجہ اور امام احمد ترمذی اور ابوداؤد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ جو میت کو اٹھائے تو وہ وضو کرلے۔

۶۸۷ / ۲۰ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ ایسے پانی سے غسل کریں کہ جس میں بیری کے پتے ڈالے گئے ہوں (ترمذی، ابو داؤد اور نسائی)۔

۶۸۸ / ۲۱ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ لَمَّا اَسْلَمْتُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْتَسِلْ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاحْلِقْ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّرَوَى الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ عَنْ قَتَادَةَ اَبِيْ هِشَامٍ نَحْوَهٗ وَرِجَالُهٗ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب میں نے اسلام قبول کیا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی اور بیری کے پتے سے غسل کرلو، اور کفر کی حالت کے بالوں کو اپنے سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ثِقَاتٌ (قَالَهُ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ)

مونڈھ دو (اس کی روایت ابونعیم نے کی ہے اور طبرانی نے کبیر میں اسی طرح قتادہ ابی ہشام سے روایت کی ہے اور اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں اور یہ مجمع الزوائد میں مذکور ہے۔

---

٦٨٩/٢٢ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا دَخَلَ أَدْنَى الْحَرَمِ أَمْسَكَ ثُمَّ يَبِيتُ بِذِي طُوًى ثُمَّ يُصَلِّي بِهِ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ وَيُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حرم (یعنی مکۃ المکرمہ) کے قریب ترین مقام کو پہنچ جاتے تو ٹھہر جایا کرتے اور مقام ذی طوی میں شب گذارتے پھر صبح کی نماز وہیں ادا کرتے اور وہیں غسل کرتے تھے اور یہ بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل مبارک بھی ایسا ہی تھا۔ (بخاری شریف)

---

# بَابُ الْحَيْضِ

# باب حیض کے بیان میں

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
(ترجمہ) "اور تم سے (اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں" (یعنی ان سے جماع نہ کرو)۔
(سورۂ بقرہ ۲ پ ۲ آیت ۲۲۲)

---

٦٩٠/١ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلُّ الْحَيْضِ لِلْجَارِيَةِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ الثَّلَاثُ وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ عَشَرَةُ أَيَّامٍ فَإِذَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ۔
رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باکرہ اور ثیبہ دونوں کے لیے کم از کم حیض کی مدت تین دن کی ہے اور زائد سے زائد مدت دس دن کی ہے اس لیے اگر حیض دس دن سے زیادہ ہو جائے تو عورت مستحاضہ کہلائے گی۔ (اس کی روایت دارقطنی)

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

ف: مستحاضہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کے رحم سے خون بغیر ایام حیض اور نفاس کے جاری رہتا ہے عورت کے رحم میں ایک رگ ہوتی ہے جس کو عاذل کہتے ہیں اور اس رگ کے پھٹ جانے سے خون جاری ہوتا ہے تو عورت کو جب اس قسم کا خون جاری ہو تو وہ نماز، روزہ اور تمام عبادتیں بدستور پڑھا کرے اور اس حالت میں صحبت بھی ممنوع نہیں ہے (مرقات) ۱۲

۶۹۱/۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيْضُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّاَرْبَعَةٌ وَّخَمْسَةٌ وَّسِتَّةٌ وَّسَبْعَةٌ وَّثَمَانِيَةٌ وَّتِسْعَةٌ وَّعَشَرَةٌ فَاِذَا جَاوَزَتِ الْعَشَرَةَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَرَوَى الدَّارُ قُطْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مِّثْلَهٗ مَوْقُوْفًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیض کی مدت تین دن اور چار دن اور پانچ دن اور چھ دن اور سات دن اور آٹھ دن اور نو دن اور دس دن ہے اور جب دس دن سے زائد ہو جائے تو عورت مستحاضہ کہلائے گی (اس کی روایت ابن عدی نے کی ہے اور دار قطنی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح موقوفاً روایت کی ہے)

۶۹۲/۳ وَعَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّاَكْثَرُهٗ عَشَرَةُ اَيَّامٍ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ۔

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیض کی کم از کم مدت تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے (اس کی روایت دار قطنی نے کی ہے)

۶۹۳/۴ وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَيْضَ دُوْنَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَّلَا حَيْضَ فَوْقَ عَشَرَةِ اَيَّامٍ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیض کی مدت تین دن سے کم کی نہیں، اور دس دن سے زائد مدت حیض میں شمار نہیں ہے (اس کی روایت ابن عدی نے کی ہے)

۶۹۴/۵ وَعَنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثٌ وَّاَكْثَرُهٗ عَشَرٌ وَّاَقَلُّ مَا بَيْنَ الْحَيْضَتَيْنِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔
(رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیض کی کم سے کم مدت تین دن، اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن کی ہے اور دو حیض کے درمیان کم سے کم پاک رہنے کی مدت پندرہ دن ہے (ابن الجوزی)

وَقَالَ فِيْ رَدِّ الْمُحْتَارِ وَقَدْ رُوِيَ تَقْدِيْرُ الْاَقَلِّ وَالْاَكْثَرِ عَنْ سِتَّةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ

رد المحتار میں لکھا ہے کہ حیض کی کم سے کم اور زائد مدت کے تعین کے متعلق چند صحابہ سے مختلف اسناد کے ذریعہ روایتیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بِطُرُقٍ مُتَعَدِّدَةٍ هِيَ تَرْتَفِعُ إِلَى الْحَسَنِ كَمَا بَسَطَ ذٰلِكَ الْكَمَالُ وَالْعَيْنِيُّ فِي شَرْحِ الْهِدَايَةِ وَلَخَّصَهُ فِي الْبَحْرِ۔

آئی ہیں اور یہ تمام اسناد حسن کے درجہ تک پہنچتی ہیں جس کی تفصیل علامہ کمال اور علامہ عینی رحمہما اللہ نے شرح ہدایہ میں بیان کی ہے اور جس کی تلخیص بحر میں بھی گئی ہے۔ ۱۲

۶۹۵ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ الْحَائِضُ إِذَا جَاوَزَتْ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ هٰذَا الْأَثَرُ لَا بَأْسَ بِإِسْنَادِهِ۔
۶

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حیض والی عورت کا خون دس دن سے متجاوز ہوجائے تو وہ عورت متحاضہ کی طرح ہے اس لیے وہ غسل کرے اور نماز پڑھے (اس کی روایت دارقطنی نے کی ہے اور بیہقی نے اس اثر (یعنی حدیث کے متعلق کہا ہے کہ اس کے اسناد میں کوئی مضائقہ نہیں)

۶۹۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْنَى الْحَيْضِ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ فِي سُنَنِهٖ رِجَالُهُ رِجَالُ مُسْلِمٍ۔
۷

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حیض کی کم سے کم مدت تین دن ہے (اس کی روایت دارمی نے اپنی سنن میں کی ہے اور اس حدیث کے راوی مسلم کے راوی ہیں)

۶۹۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَقْعُدُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔
۸

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نفاس والی عورت چالیس دن تک بیٹھی رہا کرتی تھی۔ (اس کی روایت ابو داؤد اور ترمذی نے کی ہے)

۶۹۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِلنُّفَسَاءِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔
۹

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نفاس والی عورت کے لیے چالیس دن ہمیں فرمایا ہے مگر یہ کہ چالیس دن سے پہلے پاکی دیکھ لے (یعنی چالیس دن کے اندر خون بند ہوجائے تو وہ پاک سمجھی جائے گی (اس کی روایت دارقطنی اور ابن ماجہ نے کی ہے)

۶۹۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْتَظِرُ النُّفَسَاءُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنْ بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَلَمْ تَرَ الطُّهْرَ فَلْتَغْتَسِلْ وَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَابْنُ
۱۰

حضرت ابو درداء اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کرے مگر یہ کہ پاکی کو چالیس دن کے پہلے دیکھ لے اور اگر چالیس دن کی مدت کو پہنچ جائے اور پاکی نہ دیکھے تو وہ غسل کرلے اور مستحاضہ کی طرح ہوگی (اس کی روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

عَسَاكِرَ۔

ابن عدی اور ابن عساکر نے کی ہے)

۷۰۰/۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ لَا يَمْنَعُهَا ذٰلِكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي مُصَنَّفِهِ رِجَالُهُ رِجَالُ الْجَمَاعَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایسی عورت کے متعلق روایت ہے جو حاملہ ہو اور حمل کی حالت میں خون دیکھتی ہو تو اس کو خون کا آنا ادائی نماز کے لیے مانع نہیں ہے اس لیے کہ یہ مستحاضہ سمجھی جائے گی۔ (اس کی روایت ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں کی ہے اور اس کے راوی جماعت محدثین کے راوی ہیں)

ف: ان حدیثوں کے پیش نظر صاحب ہدایہ نے وضاحت کی ہے کہ وہ خون جس کو حاملہ عورت حمل کے زمانہ میں دیکھے یا زچگی کے وقت بچہ کے پیدا ہونے سے پہلے دیکھے وہ استحاضہ کا خون ہوگا اور اگر دوران حمل میں خون زیادہ دنوں تک جاری رہے تو وہ بھی استحاضہ ہی ہوگا۔ البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس خون کو جو ولادت کے وقت بچہ کی پیدائش سے قبل نظر آتا ہے نفاس کا اعتبار کرتے ہوئے حیض قرار دیا ہے کیونکہ امام موصوف کے نزدیک نفاس کا خون اور وہ خون جو ولادت سے پہلے نظر آتا ہے رحم ہی سے نکلتے ہیں۔ لیکن احناف کی تحقیق یہ ہے کہ عادتاً حمل کی وجہ سے رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے جو بچہ کے پیدا ہونے کے بعد کھلتا ہے۔ اس لیے ولادت سے پہلے جو خون نظر آئے گا۔ وہ رحم کا خون نہیں ہے بلکہ ایک رگ کے پھٹ جانے کی وجہ سے آرہا ہے، اس خون کو حیض کا خون کہنا یا نفاس کا خون کہنا مناسب نہیں اور اسی بناً پر ہمارے نزدیک یہ خون استحاضہ ہی ہے (عمدۃ الرعایۃ میں ایسا ہی مذکور ہے)

۷۰۱/۱۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّ اللهَ رَفَعَ الْحَيْضَ عَنِ الْحُبْلٰى وَجَعَلَ الدَّمَ بِمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ حیض کے خون کو حاملہ سے روک دیتے ہیں اور اس حیض کے خون کو جو رحم میں جمع ہوتا ہے بچہ کی غذا بنا دیتے ہیں

ف: اس حدیث میں تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ کا ترجمہ تکملہ مجمع البحار سے لیا گیا ہے ۱۲

۷۰۲/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللهَ رَفَعَ الدَّمَ عَنِ الْحُبْلٰى وَجَعَلَهُ رِزْقًا لِلْوَلَدِ رَوَاهُمَا ابْنُ شَاهِيْنَ نَقَلَهُمَا صَاحِبُ الْجَوْهَرِ النَّقِيِّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حاملہ کے خون کو روک دیا ہے اور اسی کو بچہ کا رزق بنایا ہے۔

ف: ان دونوں حدیثوں کی روایت ابن شاہین نے کی ہے جن کو صاحب الجوہر النقی نے نقل کیا ہے

۷۰۳/۱۴ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا رَأَتِ الْحُبْلَى الدَّمَ فَلَيْسَتْ بِحَائِضٍ فَلْتُصَلِّ وَلْتَصُمْ وَلْيَاْتِهَا زَوْجُهَا وَتَصْنَعُ مَا تَصْنَعُ الطَّاهِرُ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْاٰثَارِ۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ اگر حاملہ عورت خون دیکھے تو وہ حائضہ نہیں ہے تو اس کو چاہیے کہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اس سے اس کا شوہر صحبت بھی کر سکتا ہے اور وہ ان تمام کاموں کو کر

MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

سکتی ہے جو ایک پاک عورت کرتی ہے۔ (اس کی روایت امام محمد نے کتاب الآثار میں کی ہے)

**۴۰۴ / ۱۵** وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ مَوْلَاةِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يَبْعَثْنَ اِلٰى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيْهَا الْكُرْسُفُ فِيْهِ الصُّفْرَةُ مِنَ الْحَيْضِ فَتَقُوْلُ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مِثْلَهٗ تَعْلِيْقًا۔

حضرت علقمہ بن ابی علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں جو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ باندی تھیں حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں نے کہا کہ عورتیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں تھیلی میں حیض کی چندیاں رکھ کر بھیجا کرتی تھیں اگر حیض کے خون کا رنگ زرد ہوتا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمادیا کرتیں کہ جلدی مت کرو، تاوقتیکہ تم حیض کو سفید پانی کی طرح نہ دیکھ لو (کیونکہ حیض جب ختم ہوجاتا ہے تو آخر میں سفید پانی خارج ہوتا ہے جس سے رحم کی پاکی معلوم ہوتی ہے) یہ فرمانے سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا منشا یہ ہوتا تھا کہ حیض سے بالکل پاکی حاصل ہوجائے (اس کی روایت امام مالک نے کی ہے اور عبدالرزاق نے بھی اس کی روایت اسناد صحیح کے ساتھ کی ہے اور امام بخاری نے بھی اسی طرح تعلیقاً روایت کی ہے)

**۴۰۵ / ۱۶** وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُوْرِيَّةٍ وَّلٰكِنِّيْ اَسْاَلُ قَالَتْ كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معاذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا، کیا وجہ ہے کہ حائضہ روزے کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کیا تم خارجی عورت ہو؟ میں نے جواب دیا کہ جی نہیں میں خارجی عورت نہیں ہوں بلکہ صرف دریافت کرنا چاہتی ہوں، تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم کو حیض آیا کرتا تھا تو ہم کو روزوں کی قضا کرنے کا حکم دیا جاتا تھا لیکن نمازوں کی قضا کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ (بخاری ومسلم)

ف: اس حدیث میں لفظ حروریۃ جو مذکور ہے وہ حروراء کی طرف منسوب ہے جو کوفہ کے نواح میں ایک قریہ ہے اور حروراء وہ قریہ ہے جہاں سے فتنہ خارجیت کا آغاز ہوا، اور خوارج ایک ایسا فرقہ ہے جنہوں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQMIL ISLAMIA ACADEMY

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بغاوت کی اور اہل سنت وجماعت کے مسلک سے ہٹ کر عقائد اور اعمال میں ایک علیحدہ راستہ اختیار کیا جو آگے چل کر ایک گمراہ فرقہ بن گیا۔

اس حدیث میں ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سائلہ عورت نے جب سوال کیا تو ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کو اندیشہ ہوا کہ ان کا یہ سوال بداعتقادی کی وجہ سے تو نہیں ہے اس لیے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ تمہارا تعلق حروریہ یعنی فرقہ خوارج سے تو نہیں ہے ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ اس لیے بھی دریافت کیا کہ خوارج کی ایک جماعت نے حائضہ پر ایام حیض میں فوت شدہ نمازوں کی قضاء کو واجب قرار دیا تھا جو خلاف اجماع ہے اور جب سائلہ عورت نے جواب دیا کہ میں خارجی نہیں ہوں تو پھر ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو جواب دیا تھا جو صدر میں مذکور ہے (عینی، معجم البلدان اور دائرۃ المعارف بستانی) ۱۲

۴۰۶
۱۷
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ لَكَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَفِي النَّيْلِ فِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ صَدُوْقَانِ وَبَقِيَّتُهٗ ثِقَاتٌ وَرَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى عَنْ عُمَرَ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ۔

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری بیوی حیض کی حالت میں ہو تو مجھے اپنی بیوی سے کیا چیز حلال ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے لیے جائز ہے کہ ناف اور گھٹنے کے درمیانی حصہ پر کپڑا ڈھانک کر کپڑے کے اوپر سے نفع لیں (اور بغیر کپڑا ڈھانکے ناف اور گھٹنے کے درمیانی حصہ سے نفع لینا جائز نہیں) (اس کی روایت ابوداؤد، ابن ماجہ اور امام احمد نے کی ہے) اور نیل میں مذکور ہے کہ ابوداؤد کی روایت میں دو راوی صدوق ہیں اور ابوداؤد کے باقی راوی بھی ثقہ ہیں، نیز اس کی روایت ابویعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کی ہے اور ابویعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

ف: عورت جب حیض کی حالت میں ہو تو اس کے بدن سے استفادہ کے متعلق علامہ شامی رحمہ اللہ نے وضاحت کی ہے کہ عورت کی ناف اور ناف کے اوپر کے سارے بدن اور گھٹنہ اور گھٹنے کے نیچے پاؤں تک کے حصہ سے کپڑا ڈھانکے بغیر عورت کے جسم سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے بلکہ ناف اور گھٹنے کے درمیانی حصہ سے بھی کپڑا ڈھانک کر نفع حاصل کیا جا سکتا ہے اگرچہ کرسف یعنی حیض کے کپڑے پر خون آرہا ہو، امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کا قول یہی ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے قول جدید میں اسی کو اختیار کیا ہے (رد المحتار اور مرقات)

۴۰۷
۱۸
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں خود اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَاحِدٍ وَّ كِلَانَا جُنُبٌ وَّ كَانَ يَأْمُرُنِيْ فَاَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَاَنَا حَائِضٌ وَّكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهٗ اِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علیہ وسلم جنابت کی حالت میں ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور حیض کی حالت میں آپ مجھ کو حکم دیا کرتے تھے کہ میں ناف اور گھٹنے کے درمیانی حصہ پر کپڑا اڈھانک لوں اور آپ مجھ سے لپٹتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں (مسجد میں بیٹھ کر) میری جانب اپنے سر مبارک کو بڑھاتے (اور میں مسجد کے باہر رہتی تھی) اور حیض کی حالت میں آپ کے سر مبارک کو دھویا کرتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

۴۰۸/۱۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَاَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشُدُّ عَلَيْهَا اِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنَكَ بِاَعْلَاهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَّالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری بیوی حائضہ ہو تو ایسی حالت میں میرے لیے میری بیوی کی کیا چیز حلال ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا کہ تمھاری بیوی اپنی ناف اور گھٹنے کے درمیانی حصہ پر کپڑا باندھ لے اور پھر تم (ناف اور گھٹنے کے درمیانی حصہ سے) کپڑے کے اوپر سے بغیر جماع کئے نفع حاصل کرو (اس کی روایت امام مالک اور دارمی نے مرسلاً کی ہے)

۴۰۹/۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیا کرتی اور پھر اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتی تو آپ (اس پانی کے کٹورے سے) جہاں میں منھ لگا کر پانی پیتی تھی، اسی جگہ پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منھ لگا کر پانی پیتے اور اسی طرح حیض کی حالت میں گوشت والی ہڈی کے گوشت کو منھ سے چھڑا کر کھاتی اور اسی ہڈی کو خدمت اقدس میں پیش کرتی تو آپ میرے منھ لگا کر کھانے کی جگہ سے اپنا دہن مبارک لگا کر گوشت کھاتے تھے۔

۴۱۰/۲۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِيْ حِجْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری گود سے ٹیک لگاتے پھر قرآن پڑھتے (مسلم شریف)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۱۱/۲۲ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ہاتھ بڑھا کر مسجد میں سے مجھے چٹائی دے دو، میں نے جواب دیا کہ میں حالتِ حیض میں ہوں آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے (مسلم شریف)

۱۲/۲۳ وَعَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَأَنَا حَائِضٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چادر اوڑھ کر نماز پڑھا کرتے تھے کہ جس کا کچھ حصہ مجھ پر ہوتا تھا اور کچھ حصہ آپ پر ہوتا اور میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ (بخاری ومسلم)

۱۳/۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَنَامُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لِحَافٍ وَهِيَ حَائِضٌ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حیض کی حالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی لحاف میں سوجایا کرتی تھیں۔ (سعید بن منصور نے اسے روایت کیا ہے)

---

۱۴/۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِمَا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے حائضہ سے جماع کیا، یا عورت کی پچھلی راہ سے صحبت کی، یا نجومی کے پاس گیا تو اس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو چیز اتاری گئی ہے اس سے کفر کیا۔ (ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی) اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں ہے کہ جس نے نجومی کے قول کی تصدیق کی، پس بے شک وہ کافر ہوا۔

۱۵/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں جماع کرے تو وہ نصف دینار خیرات کرے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی اور ابن ماجہ)

ف: جس سے نادانستہ ایسا واقع ہوا (یعنی اس نے حالت حیض میں اپنی بیوی سے ہم بستری کی) اگر تو حیض کے آخری دنوں میں ایسا واقع ہوا (اور اسی میں حکماً وہ صورت داخل کہ خون دس دن سے کم میں منقطع ہوا اور عورت نے ابھی غسل نہ کیا۔ اور نہ کوئی نماز اس پر دین ہوئی) وہ ایک خمس دینار کفارہ دے اور اگر شباب حیض میں تھا تو دو خمس اور جس نے دانستہ ایسا کیا (یعنی جان بوجھ کر حالت حیض میں ہم بستری کی) اگر تو آخر حیض میں تھا نصف دینار دے اور اول میں تو ایک دینار۔ ہاں ایک کی طاقت نہ ہو تو نصف ہی دے۔ یہ سب حکم استحبابی ہے۔ واجب نہیں مگر استغفار۔ فتاویٰ رضویہ جلد ۲

۱۶/۲۷ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِيْنَارٌ وَّ اِذَا كَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر (ایسی حالت میں جماع کرے کہ) حیض کا خون سُرخ ہو تو ایک دینار (یعنی ساڑھے چار ماشہ سونا) خیرات کرے اور اگر خون کا رنگ زرد ہو تو نصف دینار خیرات کرے (ترمذی)

وَقَالَ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ لَاشَيْءَ عَلَيْهِ سِوَى الْاِسْتِغْفَارِ وَهُوَ قَوْلُ اَصْحَابِنَا اَيْضًا ثُمَّ اِنَّ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى عَدَمِ وُجُوْبِ الصَّدَقَةِ اَجَابُوْا اَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَصَدَّقُ مَحْمُوْلٌ عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ اِنْ شَاءَ تَصَدَّقَ وَاِلَّا لَا قَالَهُ الْعَلَّامَةُ الْعَيْنِيُّ فِيْ عُمْدَةِ الْقَارِيْ وَكَذَا فِي الْعَالَمْكِيْرِيَّةِ وَقَالَ فِيْ بَذْلِ الْمَجْهُوْدِ اِخْتَلَفُوْا فِيْ وُجُوْبِ الْكَفَّارَةِ فِيْ اِتْيَانِ الْحَائِضِ فَقَالَ مَالِكٌ وَّاَبُوْحَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ لَايَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ بَلْ يُسْتَحَبُّ اَنْ يَّتَصَدَّقَ اِنْ وَطِئَ فِيْ اَوَّلِ الْحَيْضِ بِدِيْنَارٍ وَفِيْ اٰخِرِهٖ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ وَّيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى۔

اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ حیض کی حالت میں جماع کرنے والے پر استغفار کے سوا کوئی چیز واجب نہیں ہے اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے، واضح رہے کہ جو علماء اس بات کے قائل ہیں کہ حالت حیض میں جماع کرنے سے خیرات واجب نہیں ہوتی، انھوں نے یہ جواب دیا کہ حائضہ سے جماع کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد میں خیرات کرنے کا جو ذکر ہے وہ استحباب پر محمول ہے چاہے تو خیرات کرے اور چاہے تو نہ کرے۔ چنانچہ علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو عمدۃ القاری میں بیان کیا ہے اور اسی طرح عالمگیریہ میں مذکور ہے البتہ بذل المجہود میں لکھا ہے کہ علماء نے حائضہ سے جماع کرنے سے کفارہ واجب ہونے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ امام مالک، امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے کہا ہے کہ ایسے شخص پر کچھ بھی واجب نہیں ہے بلکہ خیرات دینا مستحب ہے اگر

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

ابتدائی حیض میں جماع کر لیا ہو تو ایک دینار خیرات کرے اور اگر آخری حیض میں جماع کیا ہو تو نصف دینار خیرات کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے۔

# بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

# باب مستحاضہ کے بیان میں

ف: مستحاضہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کے رحم سے خون بغیر ایام حیض اور نفاس کے جاری رہتا ہے، عورت کے رحم میں ایک رگ ہوتی ہے جس کو عاذِل کہتے ہیں اور اس رگ کے پھٹ جانے کی وجہ سے خون جاری رہتا ہے تو عورت کو جب اس قسم کا خون جاری ہو تو وہ نماز، روزہ اور تمام عبادتیں بدستور پڑھا کریں اور اس حالت میں صحبت بھی ممنوع نہیں (مرقات) ۱۲

۷۱۷/۱ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَقَالَ النَّوَوِيُّ إِسْنَادُ أَبِي دَاوُدَ عَلَى شَرْطِهِمَا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت کو مدت حیض سے زائد خون آیا کرتا تھا تو اس عورت کے لیے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ان کو جو یہ خون جاری ہوا ہے اس سے پہلے کے مہینے میں جتنی راتیں اور دنوں تک ہر ماہ عادتاً حیض آیا کرتا تھا۔ ان کو وہ شمار کرے اور مہینے کے اتنے ہی دن پر ایام حیض میں شمار ہونے کی وجہ سے نماز ترک کیا کرے اور جب اتنے دن گذار دے تو غسل کرے پھر کپڑے سے لنگوٹ باندھ لے اور نماز پڑھا کرے۔ اس کی روایت امام مالک، امام شافعی، امام احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارقطنی بیہقی اور دارمی نے کی ہے اور نسائی نے اسی کے ہم معنی روایت کی ہے اور امام نووی نے کہا ہے۔ کہ ابو داؤد کی اسناد مسلم اور بخاری کی شرط کے موافق ہیں)

۷۱۸/۲ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

حضرت ہشام بن عروۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ اَنْ تَغْتَسِلَ اِلَّا غُسْلًا وَّاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ عَنْ مَّالِكٍ فِي الْمُوَطَّأِ وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ عَنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ نَحْوَهُ مَرْفُوْعًا وَّكَذَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّحَاوِيُّ وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَائِشَةَ مَوْقُوْفًا۔

وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ مستحاضہ پر خون جاری رہنے کی وجہ سے صرف ایک ہی غسل کے سوا بار بار غسل کرنا واجب نہیں ہے پھر وہ اس کے بعد ہر نماز کے لیے وضو کرتی جائے (اس کی روایت امام محمد نے امام مالک سے مؤطا میں کی ہے اور طبرانی نے اسی طرح حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی روایت مرفوعًا کی ہے اور اسی طرح عبد الرزاق، امام طحاوی اور سعید بن منصور نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے موقوفًا روایت کی ہے)

۷۱۹/۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَّاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی عورت جس کے استحاضہ سے پہلے حیض کے معینہ دن تھے وہ استحاضہ کی حالت میں ان معینہ دنوں میں نماز چھوڑ دے اور اس کے بعد ایک دفعہ غسل کرلے پھر ہر نماز کے وقت وضو کرتی رہے (اس کی روایت ابن حبان نے اپنی صحیح میں اسناد صحیح کے ساتھ کی ہے)

۷۲۰/۴ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ تَوَضَّئِيْ لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ اِمَامُنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَرَوٰى مُحَمَّدٌ مِّثْلَهُ فِي الْاَصْلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ وَالتِّرْمِذِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُسْتَحَاضَةِ ثُمَّ تَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَجِيْئَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے (جب کہ وہ مستحاضہ تھیں) فرمایا کہ ہر نماز کے وقت وضو کرلیا کرو (اس کی روایت ہمارے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کی ہے اور اسی طرح امام محمد نے اصل میں روایت کی ہے اور بخاری اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مستحاضہ کو فرمایا کہ پھر تم ہر نماز کے لیے وضو کرلیا کرو، یہاں تک کہ (دوسری نماز) کا وقت آجائے (یعنی جب دوسری نماز کا وقت آجائے تو پھر تازہ وضو کرلیا جائے اگرچہ کہ پہلے وضو کو توڑنے والی کوئی بات صادر نہ ہوئی ہو)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ف : اس حدیث میں ( ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلٰوةٍ ) جو مذکور ہے اس کے معنی محاورۂ عرب کے لحاظ سے (لِوَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ ) یعنی ہر نماز کے وقت وضو کیا کرو کے ہوں گے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ ( اٰتِيكَ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ اى وَقْتِهَا ) یعنی میں تمہارے پاس نماز ظہر کے وقت آؤں گا، اس محاورہ سے معلوم ہوا کہ لام بمعنی وقت کے ہے جس پر امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کی روایت کردہ حدیث دلیل ہے جس میں ( لِوَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ ) بھی وارد ہے جس سے وقت کی طرف اشارہ ہوتا ہے، چنانچہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہی مذہب ہے ( فتح القدیر ) ۔ ۱۲

۴۲۱/۵ وَعَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ وَاِنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيَ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ نَحْوَهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ مَاجَةَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ ۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خون جاری رہتا تھا تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے حکم دیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کیا کریں اور نماز پڑھیں (اس کی روایت سعید بن منصور نے کی ہے ) اسی طرح طحاوی نے بھی روایت کی ہے اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ پھر تم غسل کرو اور ہر نماز کے لیے وضو کرتی جاؤ اور مسلم کی ایک روایت میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح مروی ہے ۔

---

۴۲۲/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَتَمْكُثُ السِّنِيْنَ وَاِنَّهَا كَانَتْ تَدْخُلُ الْمِرْكَنَ حَتّٰى يَعْلُوَ الدَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَّكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّرَوَى الطَّحَاوِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ نَحْوَهُ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا متحاضہ ہوئیں اور استحاضہ کی حالت میں سالہا سال رہیں اور وہ ٹب میں بیٹھ جایا کرتیں یہاں تک کہ استحاضہ کے خون کا رنگ پانی پر غالب آجاتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک خاص رگ کا خون ہے، چنانچہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں (اس کی روایت سعید بن منصور نے کی ہے اور امام طحاوی اور عبد الرزاق نے بھی اسی طرح روایت کی ہے )

---

وَقَالَ فُقَهَاءُنَا فَيُسْتَفَادُ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ اَنَّ الْمُعْتَادَةَ تَرُدُّ لِعَادَتِهَا وَتَغْتَسِلُ غُسْلًا وَّاحِدًا اِذَا مَضَتْ اَيَّامُ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّ

ہمارے فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان مذکورہ حدیثوں کے پیش نظر بصراحت کی ہے کہ جس عورت کو استحاضہ کا خون ہمیشہ جاری رہتا ہو جس کی وجہ سے اس کے لیے حیض اور استحاضہ میں فرق کرنا دشوار ہو چکا ہے تو ایسی صورت میں اس

تُصَلِّيْ إِلَى الْوَقْتِ الْآخِرِ وَإِنْ سَأَلَ دَمُهَا وَأَمَّا الْمُعْتَادَةُ الَّتِيْ اسْتَمَرَّ دَمُهَا وَاشْتَبَهَ عَلَيْهَا كُلٌّ مِّنْ عَدَدِ أَيَّامِ الْحَيْضِ وَالْمَكَانِ فَتَتَحَرّٰى وَمَضَتْ عَلٰى مَا اسْتَقَرَّ رَأْيُهَا عَلَيْهِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا رَأْيٌ لَا يُحْكَمُ بِشَيْءٍ مِّنَ الْحَيْضِ وَالطُّهْرِ عَلَى التَّعْيِيْنِ بَلْ تَأْخُذُ بِالْأَحْوَطِ فَتَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَإِنِ اشْتَبَهَ عَلَيْهَا الْبَعْضُ فَإِنْ تَرَدَّدَتْ بَيْنَ الطُّهْرِ وَبَيْنَ دُخُوْلِ الْحَيْضِ صَلَّتْ بِالْوُضُوْءِ لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ وَإِنْ تَرَدَّدَتْ بَيْنَ الطُّهْرِ وَبَيْنَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْحَيْضِ اغْتَسَلَتْ لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ ۔

عورت کے ایام حیض کے بارے میں اگر ایک معینہ عادت ہے تو وہ ایسی عادت کی طرف پلٹائی جائے گی یعنی ایام عادت تو حیض میں شمار ہوں گے اور ایام عادت سے جتنے دن زائد خون جاری رہے گا وہ استحاضہ ہوں گے تو ایسی عورت کے جب ایام حیض ختم ہو جائیں تو وہ ختم حیض پر صرف ایک دفعہ غسل کر لے اور بعد ازاں ہر نماز کے وقت وضو کرتی جائے اور دوسری نماز کے وقت تک اسی وضو سے جو نماز چاہے پڑھ لے اگرچہ کہ خون بہہ رہا ہو، اور وہ عادت والی عورت کہ جس کو استحاضہ کا خون ہمیشہ جاری رہتا ہو لیکن اس پر ایام حیض کی تعداد اور ایام حیض کی تاریخیں مشتبہ ہو چکی ہوں تو وہ تحری کرلے کہ اس کا ظن غالب حیض کے دنوں کے متعلق کیا ہے تو جتنے دن اس کے خیال میں حیض کے ثابت ہوں اتنے دنوں کو حیض سمجھے اور باقی کو استحاضہ اور اگر ایسی عورت کا خیال کسی بات پر نہیں جمتا ہو تو حیض یا طہر میں سے کسی کا تصفیہ معین طور پر نہیں کیا جائے گا بلکہ ایسی عورت احتیاط پر عمل کرے اور احتیاط یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت غسل کیا کرے اور بعض حالات میں مستحاضہ کو شبہ ہو جائے کہ جو دن گذر رہے ہیں وہ طہر کے تھے اور اب حیض شروع ہو رہا ہے تو ایسی حالت میں ہر نماز کے وقت وضو کر کے نماز ادا کیا کرے اور اگر مستحاضہ کو اس بارے میں شبہ ہو کہ جو دن گذر رہے ہیں وہ حیض کے تھے اور اب طہر شروع ہو رہا ہے تو ایسی صورت میں ہر نماز کے وقت غسل کر کے نماز ادا کی جائے۔ ۱۲

---

ف: مستحاضہ کے اقسام اور احکام کو وضاحت کے پیش نظر حسب تفصیل ذیل نمبر وار مرتب کیا گیا ہے۔

(۱) معینہ عادت والی مستحاضہ: ایسی مستحاضہ پر حکم یہ ہے کہ اس کے ایام عادت حیض میں شمار ہوں گے اور جو ایام اس کی عادت سے زائد ہوں ان کا شمار استحاضہ میں ہوگا اس لیے یہ ایام حیض کے ختم پر ایک دفعہ غسل کرے اور اس کے بعد ہر نماز کے وقت وضو کرے اور اس کا وضو دوسری نماز کے وقت تک باقی رہے گا اور یہ اپنے اس وضو سے جملہ عبادات ختم وقت تک ادا کر سکے گی۔

(۲) ایسی مستحاضہ جس کا خون جاری ہو اور اس پر ایام حیض کی تعداد اور ایام حیض کی مقررہ تاریخ مشتبہ ہو جائے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تو ایسی مستحاضہ پر حکم یہ ہے کہ تحری (ظن غالب) یعنی ایام حیض کی تعداد اور تاریخ کے بارے میں اپنے گمان غالب پر عمل کرے۔

(۳) ایسی مستحاضہ جس کا خون جاری ہو اور اس کا خیال کسی بات پر جمتا نہ ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ وہ اَحْوَط پر عمل کرے اور احوط یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کر لیا کرے۔

(۴) ایسی مستحاضہ جس پر بعض حالات میں حیض اور طہر مشتبہ ہو جائیں اور اس کو تردد ہو کہ موجودہ ایام طُہر کے ہیں یا حیض شروع ہو گیا ہے تو ایسی صورت میں ہر نماز کے وقت وضو کر کے نماز ادا کرے

(۵) اگر مستحاضہ کو یہ تردد ہے کہ وہ حالت استحاضہ یعنی طُہر میں ہے یا حیض سے فارغ ہو چکی ہے تو اس صورت میں وہ ہر نماز کے وقت غسل کر کے نماز ادا کرے، اس لیے کہ حیض سے فارغ ہونے کے بعد غسل ضروری ہے اور چونکہ حیض سے فارغ ہونے کا یقین نہیں بلکہ اس میں تردد ہے، اس لیے اس پر ہر نماز کے وقت غسل کرنا ضروری ہے۔

۷۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ لَا بَأْسَ اَنْ يُجَامِعَهَا زَوْجُهَا - رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً وَّكَانَ زَوْجُهَا يُجَامِعُهَا وَسَكَتَ اَبُوْ دَاوُدَ عَنْهُ وَقَالَ النَّوَوِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مستحاضہ سے اگر اس کا شوہر جماع کرے تو اس میں مضائقہ نہیں ہے (اس کی روایت عبدالرزاق نے کی ہے) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں اور بیہقی کی روایت جو حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے اور وہ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مستحاضہ تھیں اور ان کے شوہر ان سے مجامعت کرتے تھے اور ابوداؤد نے اس حدیث کے اسناد کے متعلق سکوت اختیار کیا ہے جو صحت حدیث کی دلیل ہے اور امام نووی نے بھی وضاحت کی ہے کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

# کِتَابُ الصَّلٰوۃِ
# یہ کتاب نماز کے بیان میں ہے

وَقَوْلُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ :
اللہ تعالٰی کا فرمان ہے۔

(۱) اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ۔

ترجمہ: "اور نماز قائم رکھو"۔ (سورۃ البقرۃ۲ آیت ۴۳) (ترجمہ کنز الایمان)

وَقَوْلُہٗ :
اللہ تعالٰی کا فرمان ہے

(۲) وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔

ترجمہ: "اور نماز قائم فرماؤ بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے"۔ (سورۃ عنکبوت آیت ۴۵) (کنز الایمان)

ف: یعنی ممنوعات شرعیہ سے۔ لہٰذا جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان برائیوں کو ترک کر دیتا ہے جس میں مبتلا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی گئی فرمایا اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہوگیا۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔ (خزائن العرفان ترجمہ کنز الایمان)

وَقَوْلُہٗ :
اللہ تعالٰی کا فرمان ہے۔

(۳) وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا۔

ترجمہ: "اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ"۔ (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۳۲) (ترجمہ کنز الایمان)

ف: نمازی کامل وہ شخص نہیں جو صرف خود نماز پڑھے بلکہ وہ ہے جو خود بھی نمازی ہو اور اپنے سارے گھر والوں کو بھی نمازی بنا دے۔ اس آیت کریمہ میں حکم صلاۃ کے متعلق ارشاد ہے۔ حکم کی مختلف نوعیتیں ہیں چھوٹے بچوں اور بیوی کو مار پیٹ کر نماز پڑھائے جیسا کہ احادیث میں وارد ہے بھائی برادر اور بڑوں کو زبانی حکم دے کر نماز پڑھائے۔ (نور العرفان ترجمہ کنز الایمان)

(۴) وَقَوْلُہٗ :
اللہ تعالٰی کا فرمان ہے۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ۔

ترجمہ: "تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں"۔ سورۃ مائدہ آیۃ ۵۵ (ترجمہ کنز الایمان)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ف : اس آیت میں ان کا بیان فرمایا جن کے ساتھ موالات واجب ہے۔ شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام کے حق میں نازل ہوئی۔ انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری قوم قریظہ اور نضیر نے ہمیں چھوڑ دیا ہے اور قسم کھالی ہے کہ وہ ہمارے ساتھ مجالست (ہم نشینی) نہ کریں گے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر۔ اس کے رسول کے نبی ہونے پر مؤمنین کے دوست ہونے پر۔ آیت کا حکم تمام مؤمنین کے لیے عام ہے سب ایک دوسرے کے دوست ومحب ہیں۔ (خزائن العرفان)

(۵) وَقَوْلُهٗ : اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ أُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ۔

ترجمہ: "اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ ہیں جن کا باغوں (بہشت) میں اعزاز ہوگا۔" (کنزالایمان)

(سورۃ معارج آیت ۳۴، ۳۵)

ف : یعنی نماز کے ارکان فرائض، واجبات، سنتوں اور مستحبات کو کامل طور پر ادا کرتے ہیں۔

(تفسیر خزائن العرفان)

(۶) وَقَوْلُهٗ : اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔

ترجمہ: "اور بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر (نہیں) جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پھرنا" (کنزالایمان)

(سورۃ البقرہ پ۱ آیت ۴۵، ۴۶)

ف : اس آیت کریمہ میں مومنین کو بشارت ہے کہ انہیں قیامت کے دن دیدار الٰہی کی نعمت نصیب ہوگی۔ (حاشیہ خزائن العرفان)

(۷) وَقَوْلُهٗ : اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ۔

ترجمہ: "اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو بھی" (کنزالایمان) سورۃ ابراہیم آیت ۴۰

ف : کیونکہ بعض اولاد کے بارے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باعلام الٰہی معلوم تھا کہ کافر ہوں گے۔ اس لیے بعض ذریت کے واسطے نمازوں کی پابندی ومحافظت کی دعا کی۔ (حاشیہ خزائن العرفان)

(۸) وَقَوْلُهٗ : اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۔

ترجمہ: "تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے (کنزالایمان) سورۃ مریم آیت ۵۹

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ف : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ غی جہنم کی ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم کی وادی بھی پناہ مانگتی ہے یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو زنا کے عادی ہیں اور اس پر مصر ہوں اور جو شراب کے عادی ہوں۔ اور جو سود خوار سود کے خوگر ہوں اور جو والدین کی نافرمانی کرنے والے ہوں اور جو جھوٹی گواہی دینے والے ہوں۔
(تفسیر خزائن العرفان مع ترجمہ کنزالایمان)

(۹) وَقَوْلُهٗ :

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَاءُوْنَ النَّاسَ ـ

ترجمہ : "بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ (تعالیٰ) کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوں (مومنین کے ساتھ) تو ہارے جی سے لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں۔ (کنزالایمان)
(سورۃ نساء پ۵ آیت ۱۴۲)

ف : حقیقت میں رب تعالیٰ کو دھوکا دینا ممکن ہی نہیں ہے۔ وہ منافقین صحابۂ کرام اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے گمان میں دھوکہ دیتے تھے۔ ان کو دھوکہ دینا دراصل رب تعالیٰ کو دھوکہ دینے کی کوشش ہے۔ اس آیت میں منافقین کی نمازوں کا راز بیان کیا گیا ہے کہ وہ دکھاوے کے لیے نمازیں پڑھتے تھے نماز میں انتہائی سستی کرتے تھے۔ اس سستی کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ مسجد میں حاضر نہ ہونا بغیر کسی وجہ کے نماز با جماعت ادا نہ کرنا۔ جان بوجھ کر تاخیر سے مسجد میں پہنچنا کہ جماعت کھڑی ہو جائے۔ سر پر ٹوپی یا عمامہ باندھنے کی سستی کرنا۔ نماز میں توجہ نہ کرنا اور مختلف حرکات کرنا وغیرہ وغیرہ (نور العرفان ترجمہ کنزالایمان)

۷۲۴ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَلِمَ أَنَّ الصَّلٰوةَ حَقٌّ وَّاجِبٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ ـ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے یقین کر لیا کہ نماز (اللہ تعالیٰ کا ہم پر) حق ہے، اور فرض ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا (اس کی روایت امام احمد نے کی ہے، اور حاکم نے بھی مستدرک میں اس کی روایت کی ہے)

۷۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الشَّيْطَانُ ذَعِرًا مِّنَ الْمُؤْمِنِ مَا حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فَإِذَا ضَيَّعَهُنَّ تَجَرَّأَ عَلَيْهِ وَأَوْقَعَهٗ فِي الْعِظَامِ وَطَمِعَ فِيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَّأَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبُخَارِيُّ فِيْ أَمَالِيْهِ وَالرَّافِعِيُّ ـ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن سے شیطان اس وقت تک ڈرتا رہتا ہے جب تک کہ وہ پنجگانہ نمازوں کی پابندی کرتا رہتا ہے، اور جب مومن نمازوں کو ضائع کرتا ہے تو شیطان اس پر جری ہو جاتا ہے اور اس کو کبیرہ گناہوں میں ڈال دیتا ہے اور اس پر (قابو پانے کی) حرص کرتا ہے (اس کی روایت ابو نعیم نے کی ہے اور ابو بکر محمد بن الحسین بخاری

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

نے اپنی امالی میں اور رافعی نے بھی اس کی روایت کی ہے)

۷۲۶/۳ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الْعَبْدُ فِيْ صَلَاتِهٖ ذُرَّ الْبِرُّ عَلٰى رَأْسِهٖ حَتّٰى يَرْكَعَ فَإِذَا رَكَعَ عَلَتْهُ رَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يَسْجُدَ وَالسَّاجِدُ يَسْجُدُ عَلٰى قَدَمِ اللّٰهِ فَلْيَسْأَلْ وَلْيَرْغَبْ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مُرْسَلًا۔

حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ نماز میں کھڑا ہو جاتا ہے تو رکوع میں جانے تک اس کے سر پر رحمت نازل ہوتی رہتی ہے، اور جب رکوع میں چلا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سجدہ میں جانے تک اس کو گھیر لیتی ہے، اور سجدہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ (اس وقت دل میں) اللہ تعالیٰ سے مانگے اور بہت رغبت سے مانگے، (کیونکہ یہ مقبولیت کا وقت ہے) (اس کی روایت سعید بن منصور نے مرسلاً کی ہے)

ف: حدیث مرسل اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند کے آخیر سے راوی کو ساقط کر دیا جائے۔ مثلاً تابعی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرے اور صحابی کو سلسلہ سند سے چھوڑ دے۔

۷۲۷/۴ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُصَلِّيْ لَيَقْرَعُ بَابَ الْمَلِكِ وَإِنَّهٗ مَنْ يُّدِمْ قَرْعَ الْبَابِ يُوْشِكُ أَنْ يُّفْتَحَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھنے والا یقیناً شہنشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور جو دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے توقع ہے کہ بہت جلد اس کے لیے دروازہ کھول دیا جائے (اس کی روایت دیلمی نے کی ہے)

۷۲۸/۵ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی پانچوں نمازوں کو ادا کرتے رہو، اور اپنے مہینے (رمضان) کے روزے رکھا کرو، اور اپنے اموال کی زکوٰۃ دیا کرو، اور جب تم کو تمہارا امیر کوئی حکم دے (اور وہ حکم خلاف شرع نہ ہو) تو اس کے حکم کی اطاعت کیا کرو تو تم (اس کے صلہ میں) اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے (اس کی روایت امام احمد اور ترمذی نے کی ہے)

۷۲۹/۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا تذکرہ اس طرح فرمایا کہ جو شخص نماز کی پابندی

MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

کیا کرتا ہے تو قیامت کے دن نماز اس کے لیے نورِ ایمان کی زیادتی اور کمالِ ایمان کی دلیل اور مغفرت کا سبب ہوگی، اور جو شخص نماز کی پابندی نہیں کرتا تو اس کے نورِ ایمان میں نہ تو زیادتی ہوگی اور نہ اس کے کمالِ ایمان کی کوئی دلیل ہوگی اور نہ اس کی بخشش کا کوئی ذریعہ ہوگا، اور بے نمازی قیامت کے دن قارون فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ رہے گا۔ (اور عذاب میں مبتلا ہوگا) (اس کی روایت امام احمد اور دارمی نے کی ہے اور بیہقی نے بھی اس کی روایت شعب الایمان میں کی ہے)

۳۰/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ نُوْرٌ فِيْ قَلْبِهٖ فَمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ فَلْيُنَوِّرْ قَلْبَهٗ رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز سے نمازی کے دل میں نور پیدا ہو جاتا ہے تو تمہارے اختیار میں ہے کہ نماز کی پابندی سے اپنے دل میں نور پیدا کر لیں (اس کی روایت دیلمی نے کی ہے)

۳۱/۸ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَلَكًا يُّنَادِيْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ يَا بَنِيْ اٰدَمَ قُوْمُوْا اِلٰى نِيْرَانِكُمُ الَّتِيْ اَوْقَدْتُمُوْهَا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاَطْفِئُوْهَا بِالصَّلٰوةِ رَوَاهُ الضِّيَآءُ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک فرشتہ (مقرر) ہے جو ہر نماز کے وقت یہ آواز دیتا ہے کہ اے اولاد آدم! اٹھو تم نے اپنے اوپر (اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے) جو آگ سلگائی ہے اس کو نماز پڑھ کر بجھا دو (اس کی روایت ضیاء نے کی ہے اور طبرانی نے بھی کبیر میں اس کی روایت کی ہے)

۳۲/۹ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُصَلِّيْ ثَلَاثُ خِصَالٍ يَتَنَاثَرُ الْبِرُّ مِنْ عِنَانِ السَّمَآءِ اِلٰى مَفْرَقِ رَاْسِهٖ وَتَحُفُّ بِهِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ لَّدُنْ قَدَمَيْهِ اِلٰى عِنَانِ السَّمَآءِ وَيُنَادِيْهِ مُنَادٍ لَّوْ يَعْلَمُ الْمُصَلِّيْ مَنْ يُّنَاجِيْ مَا انْفَتَلَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ فِي الصَّلٰوةِ مُرْسَلًا۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی کو تین باتیں حاصل ہوتی ہیں (ایک) یہ کہ آسمان سے لے کر اس کے سر تک رحمت الٰہی نازل ہوتی رہتی ہے (دوسرا) ملائکہ اس کو اس کے دونوں قدموں سے لے کر آسمان تک گھیرے ہوئے رہتے ہیں اور (تیسرے) یہ کہ ندا کرنے والا ندا کرتا رہتا ہے کہ اگر نمازی جان لیتا کہ وہ کس سے راز و نیاز کر رہا ہے تو وہ نماز سے نہ پلٹتا (اس کی روایت محمد بن نصر نے اپنی کتاب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

الصلوٰۃ میں مُرسلاً کی ہے)

۷۳۳ (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلَاتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ سَائِرُ عَمَلِهٖ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ نَافِلَةٍ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ نَافِلَةٌ اُتِمَّ بِهَا الْفَرِیْضَةُ ثُمَّ الْفَرَائِضُ كَذٰلِكَ لِعَائِدَةِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَهُوَ حَسَنٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً پہلی چیز جس کا حساب بندہ سے لیا جائے گا وہ نماز ہے پس اگر نماز درست ہوگی تو بندہ کے جملہ اعمال درست ہوں گے اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو دوسرے تمام اعمال بھی درست نہیں ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ دیکھو کیا میرے بندے کے اعمال میں نفل (عبادتیں) ہیں؟ اگر نفل (عبادتیں) ہوں گی تو ان کے ذریعہ سے فرض کی تکمیل کر دی جائے گی۔ کیونکہ نفل فرض کی تکمیل کے لیے ہیں اور اصل تو فرائض ہی ہیں (اس لیے معلوم ہونا چاہیے کہ) اللہ تعالیٰ فرائض کے ذریعہ سے (بندوں پر) نعمت کی تکمیل اور اپنی رحمت نازل کرنا چاہتے ہیں (اس کی روایت ابن عساکر نے کی ہے)

۷۳۴ (۱۱) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز پنج گانہ، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ، اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک یہ تینوں چیزیں ان گناہوں کو جو ان کے درمیان ہوئے ہوں مٹانے والے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہ صادر نہ ہوئے (مسلم شریف)

ف: اس حدیث اور اس کے بعد والی حدیثوں میں نماز اور دیگر عبادات کی وجہ سے گناہوں کے مٹا دیئے جانے کا جو ذکر ہے اس سے صغیرہ گناہ مراد ہیں نہ کہ کبیرہ، کیونکہ گناہ کبیرہ کی معافی کے لیے باتفاق اہل سنت وجماعت توبہ ضروری ہے (ماخوذ از مرقات)

۷۳۵ (۱۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَءَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ كُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا هَلْ یَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا.

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بتلاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کیا کرتا ہے کیا اس کے جسم پر کچھ بھی میل باقی رہے گا؟ سب نے عرض کیا کہ اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی نہ رہے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی مثال نماز پنجگانہ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پانچ نمازوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے ذریعہ سے خطاؤں کو مٹا دیتے ہیں (بخاری و مسلم)

۴۳۶
۱۳
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ اِمْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلِيْ هٰذَا قَالَ لِجَمِيْعِ أُمَّتِيْ كُلِّهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص نے کسی اجنبی عورت کا بوسہ لیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ (اے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز کی پابندی کیجیے دن کے دونوں کناروں اور رات کے قریبی ساعتوں میں یقیناً نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں (اس آیت کے الفاظ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ سے پانچوں نمازوں کی طرف اس طرح اشارہ ہو رہا ہے کہ طَرَفَيِ النَّهَارِ دن کے دونوں طرف ہیں، طرف اول سے نماز فجر اور طرف آخر سے نماز ظہر اور عصر اور زُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ رات کے قریبی ساعتوں سے نماز مغرب اور عشاء مراد ہے) اُس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا یہ میرے ہی لیے ہے؟ تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ میری تمام امت کے لیے ہے اور ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ میری امت میں جو بھی اس آیت پر عمل کرکے برائیوں کے بعد (برائیوں پر نادم ہو کر) نیکیاں کرے گا اس کے لیے بھی یہی ہے۔ (بخاری و مسلم)

ف: اس صحابی کا نام ابوالیسر ہے۔ کھجوروں کی دکان کیا کرتے تھے ایک عورت خریدنے کے لیے آئی، ان کا دل اس عورت کی طرف مائل ہو گیا۔ کہنے لگے کہ اچھی کھجوریں گھر میں ہیں۔ اسی بہانے عورت کو گھر کے اندر لے جا کر بوسہ لے لیا۔ وہ بولی خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتا، چونکہ صحابی رسول تھے اپنے کئے پر سخت نادم ہوئے۔ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے حالانکہ ان کا یہ گناہ صغیرہ ہی تھا مگر پھر بھی شفیع المذنبین کی بارگاہ بےکس پناہ میں حاضر ہو کر اقرار جرم کر کے بخشش مانگ رہے ہیں۔ چونکہ صحابہ کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ گناہ ہو جانے کے بعد بارگاہ محبوب کریم میں حاضر ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ قرآن مجید میں بھی رب تعالیٰ نے اسی کا حکم دیا ہے۔ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ اب ہم گنا ہگاروں کے لیے بھی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات کریم ہی جائے پناہ ہے۔ گناہ ہو جانے کے بعد سرکار دوجہاں کی بارگاہ عالیہ میں پریشان دل پشیمان توبہ استغفار کرتے ہوئے حاضر ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ یہ نہ سوچنا چاہیے کہ اب تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہراً ہم میں موجود نہیں ہیں پھر آپ کی شفقت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور رحمت کیسے ہم پر پہنچے گی تو صحابہ کرام نے اس مسئلہ کو پہلے ہی حل فرما دیا تھا کہ آپ ہمارے درود و سلام کا جواب اس دنیا سے ظاہر اً چلے جانے کے بعد بھی عطا فرمائیں گے فرمایا ہاں تو آقا کریم اب ہمارے صلوٰۃ و سلام کا جواب بھی دیتے ہیں اور سنتے بھی ہیں۔ اگر ہم ان سے گناہ کی معافی کے لیے درخواست کریں تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرکار دو جہاں ضرور دعا فرمائیں گے۔ جس کے لیے حضور دعا فرما دیں تو اللہ تعالیٰ کبھی بھی آپ کی دعا کو رد نہیں فرماتا (مرآۃ)

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اجنبی عورتوں کے ساتھ گفتگو کرنا اور وہ بھی تنہائی میں یہ بہت خطرناک ہے مرد و عورت دونوں کے لیے۔ اس لیے کہ جہاں دو غیر محرم اکٹھے ہوں گے وہاں تیسرا شیطان بھی ان میں ضرور ہوگا۔ از روئے قرآن غیر محرم مردوں کو عورتوں کی طرف اور عورتوں کو مردوں کی طرف دیکھنے کا بھی حکم نہیں ہے۔ چہ جائے کہ آپس میں دل لگی اور باتیں کرتے پھریں۔

۳۷ / ۱۴ وَعَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا وَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهٗ خَاصَّةً فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک عورت سے مدینہ منورہ کی آخری آبادی میں لپٹ گیا تھا اور اس سے جماع تو نہیں کیا لیکن بوس و کنار وغیرہ کر لیا، اور اب میں حاضر ہوں تو حضور مجھ پر جو سزا چاہیں جاری فرمائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص سے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھاری پردہ پوشی کی ہے، کاش کہ تم بھی اپنی پردہ پوشی کر لیتے! ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہیں دیا۔ وہ شخص اٹھا اور جانے لگا

تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے ایک آدمی کو روانہ کر کے اس شخص کو بلوایا اور یہ آیت اس کو پڑھ کر سنائی وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے" (ترجمہ کنز الایمان) یہ سن کر مجمع میں سے ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ حکم کیا خاص اسی شخص کے لیے ہے؟ تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ تمام لوگوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

۴۳۸/۱۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ اَوْ حَدَّكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے لیے عام حکم ہے (مسلم شریف)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ایسا گناہ سرزد ہوا ہے جس پر حد جاری فرمائیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص سے اس کے فعل کے متعلق دریافت نہیں فرمایا کہ تم نے کیا کیا ہے؟ اسی اثنا میں نماز کا وقت آگیا تو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز باجماعت ادا کی اور جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو وہی شخص اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے ایسا گناہ کیا ہے جس پر حد جاری ہوتی ہے اس لیے آپ مجھ پر کتاب اللہ کا حکم جاری فرمائیں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز باجماعت ادا نہیں کی ہے؟ اس نے جواب دیا جی ہاں! حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھارے گناہ کو معاف کر دیا ہے، یا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھاری حد کو بخش دیا ہے (بخاری و مسلم)

ف: یعنی میں نے ایسا گناہ کیا ہے جو شرعی سزا کا موجب ہے۔ "حد" سزائے معین کو کہتے ہیں جس طرح کہ زانی کی سزا سو کوڑے یا سنگساری ہے اور چور کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے "تعزیر" اس سزا کو کہتے ہیں جو شرعاً معین نہ ہو۔ قاضی اپنی رائے سے جو سزا تعزیر کی مقرر کردے اسی کو تعزیر کہیں گے۔ ہاں یہ بات ہے کہ سزائے تعزیر سزائے حد سے تجاوز نہ کرے۔ اس صحابی رسول نے کوئی معمولی سا گناہ کیا تھا مگر سمجھے کہ حد شرعی والا گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ اس لیے اپنی کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے آپ کو حد کے لیے پیش کر دیا۔ صحابہ کے دلوں میں یہ بات بھی ہوا کرتی تھی کہ آخرت کی سزا دنیا کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ اگر دنیا میں ہی کسی جرم کی سزا بندے کو مل جائے تو پھر آخرت میں اس جرم کی سزا نہ ہوگی۔ صحابہ اس وجہ سے اپنے آپ کو سزا کے لیے پیش کر دیا کرتے تھے۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتا ہوں کہ شاید کبیرہ گناہ کا معاف ہو جانا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی وجہ سے ہو اور یہ آپ کی خصوصیت ہو کیونکہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تو نے ہمارے پیچھے نماز ادا کرلی ہے عرض کی جی ہاں فرمایا تیرا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

گناہ معاف ہوگیا۔ لہٰذا یہ آپ کی خصوصیت ہوسکتی ہے کہ کبیرہ گناہ آپ کے پیچھے نماز ادا کرنے کی برکت سے مٹ جائے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بندوں کے گناہ نمازیں پڑھنے کی برکت سے معاف ہوجاتے ہیں اس لیے نماز پنجگانہ کی پابندی نہایت ہی ضروری چیز ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر۔ بے شک نماز برائی اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے۔ تو نماز پڑھنے سے بندہ برے کاموں سے بچتا ہے۔

ف: اس حدیث میں سائل سے جس گناہ کے سرزد ہونے کا ذکر ہے انھوں نے اس کو اپنے خیال میں گناہ کبیرہ سمجھا اور اسی خیال میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس گناہ کی پاداش میں حد جاری کردی جائے لیکن حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بذریعہ وحی معلوم فرمالیا کہ وہ گناہ ایسا نہیں ہے کہ جس پر حد جاری کی جائے اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم صادر فرمایا کہ وہ گناہ نماز باجماعت ادا کرنے کی وجہ سے معاف ہوگیا ہے۔ اس لیے اب حد جاری کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی (لمعات)

۵۳۹/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَآءِ وَالْوَرَقُ یَتَھَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَۃٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَھَافَتُ قَالَ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّیَ الصَّلٰوۃَ یُرِیْدُ بِھَا وَجْہَ اللّٰہِ فَتَھَافَتُ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ کَمَا تَھَافَتُ ھٰذَا الْوَرَقُ عَنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرما کے موسم میں جب پتے (درختوں سے) گر رہے تھے باہر نکلے، آپ نے ایک درخت کی دو شاخوں کو پکڑ لیا، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں شاخ سے پتے گرنے لگے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اے ابوذر کہہ کر پکارا میں نے جواباً لبیک یا رسول اللہ کہا! حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان بندہ جب نماز اس مقصد سے پڑھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوجائے تو اس کے گناہ اسی طرح گر جاتے ہیں جس طرح پتے اس درخت سے گرتے جارہے ہیں (اس کی روایت امام احمد نے کی ہے)

۵۴۰/۱۷ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّیْ وَخَطَایَاہُ مَرْفُوْعَۃٌ عَلٰی رَاْسِہٖ فَکُلَّمَا سَجَدَ تَحَاتَّتْ فَیَفْرُغُ عَنْہُ حِیْنَ یَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِہٖ وَقَدْ تَحَاتَّتْ خَطَایَاہُ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک مسلمان نماز پڑھتا ہے اور اس کے گناہ گرتے چلے جاتے ہیں، اور جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کی حالت ایسی ہوجاتی ہے کہ اس کے تمام گناہ اس سے گر چکے ہوتے ہیں (اور وہ گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے) (اس کی روایت طبرانی نے کبیر میں کی ہے اور بیہقی نے بھی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

شعب الایمان میں اس کی روایت کی ہے)

۷۴۱/۱۸ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَتَمَّ وُضُوْئَهٗ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَاَتَمَّ صَلَاتَهٗ خَرَجَ مِنْ صَلَاتِهٖ كَمَا يَخْرُجُ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ مِنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرٍ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے اور (سنتوں کی ادائیگی کے ساتھ) کامل وضو کرتا ہے، پھر نماز شروع کرتا ہے اور (سنتوں اور مستحبات کے ساتھ) کامل نماز ادا کرتا ہے تو نماز سے فراغت کے بعد وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے جس طرح انسان اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت گناہوں سے پاک تھا (اس کی روایت ابن عساکر نے کی ہے)

۷۴۲/۱۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دو رکعت نماز حضورِ قلب کے ساتھ ادا کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہوں کو بخش دیتے ہیں (اس کی روایت امام احمد نے کی ہے)

۷۴۳/۲۰ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوٰى مَالِكٌ وَّالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے، جس نے ان نمازوں کے وضو (سنتوں اور مستحبات کے ساتھ) اچھی طرح ادا کیا، اور ان نمازوں کو ان کے مستحب اوقات میں ادا کیا، اور ان نمازوں کے رکوع اور سجود کو خشوع کے ساتھ سنّت طریقہ سے ادا کیا تو ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے اور جس نے ایسا نہیں کیا۔ اگر چاہے تو اس کی مغفرت فرمادے اور چاہے تو اس کو عذاب دے (اس کی روایت امام احمد اور ابوداؤد نے کی ہے، اور امام مالک اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۴۴/۲۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اعمال میں کونسا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهٗ لَزَادَنِیْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

سے زیادہ پسندیدہ ہے، حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز اس کے مستحب وقت پر (ادا کرنا افضل اعمال ہے) میں نے پھر عرض کیا کہ اس کے بعد کونسا عمل (افضل اعمال سے ہے؟) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا میں نے پھر عرض کیا کہ اس کے بعد کون سا عمل ہے) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے راستہ میں جہاد کرنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں کو بیان فرمایا، اگر میں اسی طرح اور سوال کرتا جاتا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح جواب دیتے جاتے (بخاری و مسلم)

۴۴۵/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے نماز ترک کر دی تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے (اس کی روایت طبرانی نے کبیر میں کی ہے)

۴۴۶/۲۳ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میرے خلیل حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اگرچہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور تمھیں جلا دیا جائے اور فرض نماز کو جان بوجھ کر ہرگز ترک مت کرو۔ پس جو شخص عمداً نماز کو ترک کر دیتا ہے تو ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ کی وہ ذمہ داری (جو مسلمانوں کے ساتھ ہے اس بے نمازی سے) اٹھ جاتی ہے (اور وہ کفر سے قریب ہو جاتا ہے) اور شراب مت پیو، کیونکہ بلاشبہ شراب (اور ہر نشہ لانے والی چیز) برائی کی کنجی ہے

۴۴۷/۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَلْکُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوۃِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ارشاد فرمایا کہ بندے کو کفر سے ملا دینے والی چیز ترک صلوٰۃ ہے (یعنی جب بندہ نماز چھوڑ دیتا ہے تو وہ کفر سے قریب ہو جاتا ہے) (مسلم شریف)

۴۸/۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْإِيْمَانِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوۃِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کو کمزور کر کے کفر سے قریب کرنے والی چیز ترک صلوٰۃ ہے (یعنی جب بندہ نماز چھوڑ دیتا ہے تو اس کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے اور کفر کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ (ترمذی شریف)

ف: ان احادیث میں تارک نماز کے لیے کتنی سخت وعیدیں ہیں حتیٰ کہ اس کے کفر کا خطرہ ہے نماز افضل ترین عبادات میں سے ہے جب کہ صحیح طور پر اوقات مستحبہ میں تعدیل ارکان (یعنی کامل قیام، قرأت، رکوع، سجود، قومہ جلسہ وغیرہ) کے ساتھ اور کامل و احسن وضو کے ساتھ ادا کی جائے تو بندے کی نجات، گناہوں سے معافی اور دخول جنت کا سبب بنتی ہے۔ اور جو نماز اچھی طرح ادا نہ کی جائے وہ بندے کے منہ پر ہی ماری جاتی ہے ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تارک صلوٰۃ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ترک نماز سے کافر نہیں ہوتا کیوں کہ نماز چھوڑنے سے ایمان کمزور ہوتا ہے۔ ایمان ختم نہیں ہوتا۔ تارک صلوٰۃ جب تک سچی توبہ نہیں کرے گا اس کا گناہ معاف نہیں ہوگا۔ لہٰذا گناہوں کی معافی کے لیے نماز پنجگانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے کیونکہ پانچ وقت کی نماز ہی بندہ مومن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے۔ جو چیز فرض ہو اس کے ترک پر گناہ کبیرہ ہوتا ہے۔

۴۹/۲۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ اِلَّا تَرْكُ الصَّلٰوۃِ فَاِنْ تَرَكَهَا فَقَدْ اَشْرَكَ۔

(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ کو مشرک بنانے والی کوئی چیز ترک صلوٰۃ سے بڑھ کر نہیں ہے، بندہ جب نماز چھوڑ دیتا ہے تو وہ مشرک کہلانے کے لائق بن جاتا ہے (ابن ماجہ)

ف: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ حدیث نمبر ۴۳/۲۰ اس بات پر دلیل ہے کہ تارک صلوٰۃ اس لیے کافر نہیں قرار دیا جا سکتا کہ وہ منکر صلوٰۃ نہیں۔ اس حدیث میں تارک صلوٰۃ کی وعید پر ارشاد ہے اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ (اللہ تعالیٰ چاہیں تو اس کی مغفرت فرما دیں اور چاہیں تو اس کو عذاب دیں) ان الفاظ سے بخوبی ظاہر ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہیں تو تارک صلوٰۃ کی مغفرت فرما دیں گے، اگر تارک صلوٰۃ کافر ہوتا تو کسی حال میں بھی اس کی مغفرت نہیں ہو سکتی تھی اس لیے بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ تارک صلوٰۃ کافر نہیں ہوتا بلکہ کفر کے قریب پہنچ جاتا ہے، اسی بناء پر اس باب میں اس مضمون کی جو حدیثیں موجود ہیں اور ان میں فَقَدْ كَفَرَ، اور فَقَدْ اَشْرَكَ کے الفاظ ہیں، ان کا ترجمہ کفر سے قریب پہنچ جانے اور شرک سے قریب پہنچ جانے سے کیا گیا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ مذہب حنفی میں تارک صلوٰۃ کو قتل نہیں کیا جاتا بلکہ اس کو زد و کوب کر کے قید

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں رکھا جاتا ہے تاکہ وہ توبہ کرکے نماز کا عادی بن جائے۔ (اشعۃ اللمعات)

۷۵۰/۲۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ جِهَارًا رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے عمداً نماز چھوڑ دی تو وہ علانیہ کافروں جیسے فعل کا مرتکب ہوا (اس کی روایت طبرانی نے اوسط میں کی ہے)

۷۵۱/۲۸ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ کَفَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ عہد و پیمان جو ہمارے اور منافقوں کے درمیان ہے وہ نماز ہی کی وجہ سے باقی رہتا ہے، تو جس نے نماز ترک کردی اس کا کفر ظاہر ہوگیا اور وہ عہد و پیمان باقی نہ رہا (اس کی روایت امام احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے کی ہے)

ف: واضح ہو کہ منافقین نماز پڑھنے، جماعت میں حاضر ہونے اور اسلام کے ظاہری احکام کی تابعداری کرنے کی وجہ سے مسلمانوں سے مشابہت رکھتے ہیں، اسی لیے منافقین کو امن دیا جاتا ہے کہ ان کو قتل نہیں کیا جاتا اور ان پر احکام اسلام جاری ہوتے ہیں تو جس نے نماز جیسی عمدہ ترین عبادت چھوڑ دی تو اس کا کفر و نفاق ظاہر ہوگیا اور وہ جن رعایتوں کا مستحق تھا اس کا یہ استحقاق باقی نہ رہا۔ ۱۲

۷۵۲/۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُهٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوۃِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کسی گناہ کو بجز صلوٰۃ کے کفر سے قریب نہیں سمجھتے تھے۔ (ترمذی شریف)

ف: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۱۶۸ میں تارک صلوٰۃ کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بیان فرماتے ہیں کہ تارک صلوٰۃ کا کفر و اسلام قدیم سے ہمارے آئمہ کرام میں مختلف فیہ رہا ہے صدر اول یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں ترک نماز بمعنی کف (رکنا نماز سے) بھی کہ حقیقتاً فعل من الافعال ہے۔ اسی قبیل (کفر) سے گنا جاتا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُهٗ کُفْرًا غَیْرَ الصَّلٰوۃِ"

ترجمہ: اصحاب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کو کفر نہ جانتے تھے۔

"رواہ الترمذی والحاکم وقال صحیح علی شرطهما ورویٰ الترمذی عن عبد اللہ بن شقیق العقیلی مثلہ"۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

ولہٰذا بہت سارے صحابہ و تابعین تارک صلوٰۃ کو کافر کہتے تھے۔ سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ علی مرتضیٰ مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ” مَنْ لَمْ یُصَلِّ فَهُوَ كَافِرٌ “ جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبخاری فی التاریخ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

” مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَقَدْ كَفَرَ “ جس نے نماز چھوڑی وہ بے شک کافر ہو گیا۔ رواہ محمد بن نصر المروزی وابو عمر بن عبدالبر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ” مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَلَا دِيْنَ لَهٗ “ جس نے نماز ترک کی وہ بے دین ہے۔ رواہ المروزی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ” مَنْ لَمْ يُصَلِّ فَهُوَ كَافِرٌ “ بے نماز کافر ہے۔ رواہ ابو عمر

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ” لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَّا صَلٰوةَ لَهٗ “ بے نمازی کے لیے ایمان نہیں۔ رواہ ابن عبدالبر

ایضاً امام اسحٰق فرماتے ہیں: ” صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ تَارِكَ الصَّلٰوةِ كَافِرٌ وَكَذٰلِكَ كَانَ رَأْيُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ لَّدُنِ النَّبِيِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ تَارِكَ الصَّلٰوةِ عَمْدًا مِّنْ غَيْرِ عُذْرٍ حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا كَافِرٌ “

ترجمہ: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت ثابت ہوا کہ حضور انور نے تارک الصلوٰۃ کو کافر فرمایا اور زمانہ اقدس سے علماء کی یہی رائے ہے کہ جو شخص عمداً و قصداً بے عذر نماز ترک کرے یہاں تک کہ وقت نکل جائے وہ کافر ہے۔

اسی طرح امام ابو ایوب سختیانی سے مروی ہوا کہ ” تَرْكُ الصَّلٰوةِ كُفْرٌ لَا يُخْتَلَفُ فِيْهِ “ ترک نماز بغیر اختلاف کفر ہے

ابن حزم کہتا ہے: ” قَدْ جَاءَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَغَيْرِهِمْ مِّنَ الصَّحَابَةِ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اَنَّ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَرْضًا وَّاحِدًا مُّتَعَمِّدًا حَتّٰى يَخْرُجَ وَقْتُهَا فَهُوَ كَافِرٌ مُّرْتَدٌّ وَلَا يَعْلَمُ لِهٰؤُلَاءِ مُخَالِفٌ “

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف احد العشرۃ المبشرۃ حضرت معاذ بن جبل امام العلماء، حضرت ابو ہریرہ حافظ الصحابۃ وغیرہم اصحاب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم اجمعین سے وارد ہوا کہ جو شخص ایک نماز فرض قصداً چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے وہ کافر مرتد ہے۔

ابن حزم کہتا ہے کہ اس حکم میں صحابہ کا خلاف کسی صحابی سے معلوم نہیں۔ انتہی

امام اہلسنت مجدد مأتہ حاضرہ امام احمد رضا القادری البریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آگے چل کر پھر فرماتے ہیں کہ بالجملہ اس قول (تارک صلوٰۃ کے کفر) کو مذاہب اہلسنت سے کسی طرح خارج نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ وہ ایک جم غفیر قدمائے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

اہلسنت صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مذہب ہے اور بلاشبہ وہ اس وقت وحالت کے لحاظ سے ایک بڑا قوی مذہب تھا۔ صدر اول کے بعد جب اسلام میں ضعف آیا اور بعض عوام کے قلب میں سستی وکسل نے جگہ پائی۔ نمازیں کامل چستی ومستعدی نہ رہی کہ صدر اول میں مطلقاً ہر مسلمان کا شعار دائم تھی۔ اب بعض لوگوں سے چھوٹ چلی۔ وہ امارت مطلقہ وعلامت فارقہ ہونے کی حالت نہ رہی لہٰذا جمہور آئمہ نے اسی اصل اجماعی مؤید بدلائل قاہرہ آیات متکاثرہ واحادیث متواترہ پر عمل واجب جانا کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں۔ یہی مذہب آئمہ حنفیہ، آئمہ شافعیہ، آئمہ مالکیہ اور ایک جماعت آئمہ حنبلیہ وغیرہم جماہیر علمائے دین وآئمہ معتمدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ہے کہ اگرچہ تارک نماز کو سخت فاجر جانتے ہیں مگر دائرہ اسلام سے خارج نہیں کہتے۔

یہی ایک روایت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہے اس کی رو سے یہ مذہب مہذب حضرات ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مجمع علیہ ہے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ اس طرف بحمد اللہ نصوص شرعیہ سے وہ دلائل ہیں جن میں اصلاً تاویل کو گنجائش نہیں بلکہ بخلاف دلائل مذہب اول کہ اپنے نظائر کثیرہ کی طرح استحلال واستخفاف وجحود وکفران وفعل قتل فعل کفار وغیرہا تاویلات کو اچھی طرح جگہ دے رہے ہیں۔ یعنی فرضیت نماز کا انکار کرے یا اسے ہلکا اور بے قدر جانے یا اس کا ترک حلال سمجھے تو کافر ہے یا یہ کہ ترک نماز سخت کفران نعمت ونا شکری ہے

حدیث حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ" پانچ نمازیں خدا نے بندوں پر فرض کیں۔

اِلٰی قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تعالیٰ علیه وسلم مَنْ لَّمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ جو انہیں نہ پڑھے اس کے لیے خدا تعالیٰ کے پاس کوئی عہد نہیں اگر چاہے تو عذاب فرمائے اور چاہے تو جنت میں داخل کرے۔ رواہ الامام مالک وابوداؤد والنسائی وابن حبان فی صحیحہ۔ یہ حدیث بے نمازی کے اسلام پر نص قاطع ہے۔ اگر معاذ اللہ وہ کافر ہوتا تو اس کہنے کا کوئی موقع نہ تھا۔

دوسری حدیث میں ہے حضور انور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے:

اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ فَدِيْوَانٌ لَّا يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا وَّدِيْوَانٌ لَّا يَعْبَؤُ اللّٰهُ بِهٖ شَيْئًا وَّدِيْوَانٌ لَّا يَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا فَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِيْ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا فَالْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِيْ لَا يَعْبَؤُ اللّٰهُ بِهٖ شَيْئًا فَظُلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَهٗ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ مِنْ صَوْمِ يَوْمٍ تَرَكَهٗ اَوْ صَلٰوةٍ تَرَكَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغْفِرُ ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ وَتَجَاوَزَ وَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِيْ لَا يَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا فَمَظَالِمُ الْعِبَادِ بَيْنَهُمُ الْقِصَاصُ لَا مَحَالَةَ۔"

ترجمہ: دفتر تین ہیں۔ ایک دفتر (کتاب حساب یعنی اعمال نامہ) میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ بخشے گا اور ایک دفتر جس کی اللہ تبارک وتعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں اور ایک دفتر میں سے اللہ تبارک وتعالیٰ کچھ نہ چھوڑے وہ دفتر جس میں سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-E-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اللہ تبارک وتعالیٰ کچھ نہ بخشے گا وہ دفتر کفر ہے۔ اور وہ جس کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے۔ اپنے اور اپنے رب تعالیٰ کے معاملے ہیں۔ مثلاً کسی دن کا روزہ ترک کیا۔ یا کوئی نماز چھوڑ دی کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے معاف فرما دے گا اور درگزر فرمائے گا۔ اور وہ دفتر جس میں کچھ نہ چھوڑے گا وہ حقوق العباد ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ضرور بدلہ ہونا ہے۔ رواہ الامام احمد والحاکم عن ام المؤمنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

بالجملہ وہ فاسق ہے اور سخت فاسق، مگر کافر نہیں، وہ شرعاً سخت سزاؤں کا مستحق ہے۔ ائمہ ثلثہ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں اسے قتل کیا جائے۔ ہمارے آئمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک وہ فاسق فاجر اور مرتکب (گناہ) کبیرہ ہے۔ اسے ہمیشہ کے لیے قید میں رکھیں یہاں تک کہ توبہ کرے یا قید میں ہی مرجائے اگر (ترک نماز سے توبہ نہیں کرتا) امام محبوبی وغیرہ مشائخ حنفیہ فرماتے ہیں اتنا ماریں کہ خون بہادیں اس کے بعد قید کریں۔ یہ تعزیرات یہاں جاری نہیں۔ لہٰذا اس کے ساتھ کھانا پینا، میل جول اور سلام کلام وغیرہ معاملات ہی ترک کریں کہ یونہی زجر ہو۔ اسی طرح بنظر زجر ترک عیادت (بیمار پرسی) میں مضائقہ نہیں۔ (رہی نماز جنازہ کی بات تو وہ ہر مسلمان جس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہے اس کی پڑھی جائے گی) چونکہ ترک نماز سے بندہ کافر نہیں ہوجاتا بلکہ یہ کبیرہ گناہ ہے۔ گناہ کبیرہ کے بارے میں سرکار ابد قرار سرور کون ومکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے "شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ" میری شفاعت امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لیے ہے۔

۵۷۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی اولاد کو جب وہ سات سال کے ہوجائیں تو نماز کا حکم کیا کرو، اور جب وہ دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو (نماز کی پابندی نہ کرنے پر) ان کو مار کر نماز کے پابند بناؤ اور ان کے سونے کی جگہ الگ الگ کردو اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے)

ف: اس حدیث میں بچوں کے درمیان بستروں کے جدا کرنے کا جو ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب بچے دس برس کی عمر کو پہنچ جائیں تو بھائی بہن کے بستر الگ الگ کردیئے جائیں (اشعۃ اللمعات اور مرقات)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQOMIL ISLAMIA ACADEMY

# بَابُ الْمَوَاقِيْتِ

# باب، اوقاتِ نماز کے بیان میں

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ترجمہ: "بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔" (کنز الایمان) (سورۃ نساء پ۵ آیت ۱۰۳)

وَقَوْلُهٗ:

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ترجمہ: "اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔" (کنز الایمان) (سورۃ ہود پ۱۲ آیت ۱۱۴)

ف: اس آیت کریمہ میں طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ سے پانچوں نمازیں مراد ہیں۔ دن کے دو کناروں سے صبح اور شام کی دو نمازیں مراد ہیں زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا وقت شام میں داخل ہے صبح کی نماز فجر اور شام کی نمازیں ظہر اور عصر ہیں اور رات کے حصوں کی نمازیں مغرب و عشاء ہیں۔ (حاشیہ خزائن العرفان)

وَقَوْلُهٗ:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ترجمہ: "نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔" (کنز الایمان) (سورۃ بنی اسرائیل پ۱۵ آیت ۷۸)

ف: اس آیت کریمہ میں لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ (سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک) ظہر سے عشاء تک کی چار نمازیں آگئیں وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ میں فجر کی نماز مراد ہے۔ نماز فجر کو قرآن اسی لیے فرمایا گیا کہ قرأت نماز کا ایک رکن ہے اور جزء سے کل تعبیر کیا جاتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں نماز کو رکوع اور سجود سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرأت نماز کا رکن ہے۔ نماز فجر میں رات کے فرشتے بھی موجود ہوتے ہیں اور دن کے فرشتے بھی آجاتے ہیں۔ (حاشیہ خزائن العرفان)

وَقَوْلُهٗ:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

ترجمہ: "اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی اور دن کے کناروں پر اس امید پر کہ تم راضی ہو۔ (یعنی اس کے فضل و عطا اور انعام و اکرام سے) (کنز الایمان)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

(سورۃ طٰہٰ ۲۰ پ ۱۶ آیت ۱۳۰)

ف : قبل طلوع الشمس سے مراد فجر کی نماز ہے وقبل غروبہا سے مراد ظہر و عصر کی نمازیں ہیں جو دن کے نصف اخیر میں زوال و غروب کے درمیان واقع ہیں۔ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ (رات کی گھڑیوں میں) سے مراد نماز مغرب و عشاء ہیں اور اطراف نہار میں فجر اور مغرب کی نمازوں کی تاکید کی گئی ہے۔ بعض مفسرین قبل غروب سے نماز عصر اور اطراف نہار سے ظہر کی نماز مراد لیتے ہیں ان کی توجیہ یہ ہے کہ نماز ظہر زوال کے بعد ہے اور اس وقت دن کے نصف اول اور نصف آخر کے اطراف ملتے ہیں یعنی نصف اول کی انتہا ہے اور نصف آخر کی ابتداء۔

(حاشیہ خزائن العرفان)

وَقَوْلُہٗ : اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْہِرُوْنَ۔

ترجمہ : تو اللہ (تعالیٰ) کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور کچھ دن رہے اور جب تمہیں دوپہر ہو۔ (کنز الایمان)

(سورۃ روم ۳۰ پ ۲۱، آیت ۱۸،۱۷)

ف : پاکی بولنے سے یا تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و ثنا مراد ہے اور اس کی احادیث میں بہت فضیلتیں وارد ہیں یا اس سے مراد نماز ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا پنجگانہ نمازوں کا بیان قرآن پاک میں ہے؟ فرمایا ہاں اور یہ آیتیں تلاوت فرمائیں۔ اور فرمایا کہ ان میں پانچوں نمازیں اور ان کے اوقات مذکور ہیں۔

نماز کے لیے یہ پنجگانہ اوقات مقرر فرمائے گئے اس لیے کہ افضل وہ ہے جو مدام (ہمیشہ) ہو اور انسان یہ قدرت نہیں رکھتا کہ اپنے تمام اوقات نماز میں صرف کرے کیونکہ اس کے ساتھ کھانے پینے اور دوسری حوائج و ضروریات ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بندہ پر عبادت میں تخفیف فرمائی اور دن کے اول و اوسط (درمیانے) و آخر میں اور رات کے اول و آخر میں نمازیں مقرر کیں تاکہ ان اوقات میں مشغول رہنا نماز کے لیے دائمی عبادت کے حکم میں ہو۔

(حاشیہ خزائن العرفان)

۷۵۴/۱ عَنْ ھَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِّنْھُمْ اِنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ عَنْ مَّوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّشْھَدَ الصَّلٰوۃَ مَعَہٗ فَصَلَّی الصُّبْحَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّی الظُّھْرَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّی الصَّلَوَاتِ کُلَّھَا مِنَ الْغَدِ فَاَخَّرَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ مَا بَیْنَ صَلَاتَیَّ فِیْ ھٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ

حضرت ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ان کو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ایک صحابی نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اوقات نماز کے متعلق سوال کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ آپ کے ساتھ نمازوں میں شریک رہے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز صبح ادا فرمائی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَقْتٌ كُلُّهُ ۔

(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

اور اول وقت میں ادا فرمائی، پھر نماز ظہر ادا فرمائی، پھر نماز عصر ادا فرمائی اور اوّل وقت میں ادا فرمائی، پھر نماز مغرب ادا فرمائی اور اول وقت میں ادا فرمائی پھر نماز عشاء ادا فرمائی اور اوّل وقت میں ادا فرمائی، پھر دوسرے دن پانچوں نمازیں ادا فرمائیں اور ہر نماز اس کے آخروقت میں ادا فرمائی، پھر دوسرے دن پانچوں نمازیں ادا فرمائیں اور ہر نماز اس کے آخر وقت میں ادا فرمائی. بعد ازاں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص سے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں دنوں کی میری نمازوں کو تم نے دیکھا ہے (اور تم کو ان دونوں دنوں کی ہر نماز کا اوّل وقت اور آخروقت معلوم ہو گیا) تو ان دونوں دنوں کی ہر نماز کے اوّل وقت اور آخر وقت کے درمیان کا پورا وقت ہے (امام طحاوی)

**۷۵۵** وَعَنْ أَبِي جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الظُّهْرِ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُرْسَلًا۔

حضرت ابو جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز ظہر کا وقت آفتاب کے ڈھلنے سے شروع ہو جاتا ہے (اس کی روایت عبدالرزاق نے مرسلاً کی ہے)

**۷۵۶** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَاٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ہر نماز کے لیے ایک اوّل وقت ہے اور نماز ظہر کا ابتدائی وقت یہ ہے کہ جب آفتاب ڈھل جائے اور نماز ظہر کا آخری وقت وہ ہے کہ جب وقت عصر آجائے۔ (ترمذی و امام احمد)

ف: زوال سورج ڈھلنے کو کہتے ہیں۔ یہ وقت وہ ہے کہ نماز کی ممانعت کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور نماز ظہر یا نوافل کے جواز کا وقت آتا ہے۔ كَمَا صَرَّحَ بِهٖ فِي الْبَحْرِ عَنِ الْحِلْيَةِ تو وقت ممانعت کو زوال کا وقت کہنا صریح مسامحت ہے اور غایت تاویل مجاز مجاورت ہے۔ بلکہ (جسے ہم اپنے عرف میں زوال کا وقت کہتے ہیں اور اس میں نماز نہیں پڑھتے) اسے وقت استواء کہنا چاہیے۔ یعنی نصف النہار کا وقت (دن کا نصف حصہ) اب علماء کو اختلاف ہے کہ اس سے نہار عرفی کا نصف حقیقی مراد ہے یا نہار شرعی کا نصف حقیقی مراد ہے۔ نہار عرفی یہ ہے کہ طلوع کنارہ شمس سے غروب کل قرص شمس تک ہے اِس کا نصف، نصف النہار عرفی کہلاتا ہے۔ نصف النہار شرعی سے مراد یہ ہے کہ طلوع فجر صادق سے غروب کل آفتاب تک ہے۔ تو اس کا نصف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نصف النہار، شرعی اور ضحوۂ کبری کہلاتا ہے۔ اور نصف النہار شرعی ہمیشہ نصف النہار عرفی سے پہلے ہو گا۔ اور اسی ضحوۂ کبری اور نصف النہار شرعی سے پہلے اگر کوئی روزے کی نیت کرے اور اس نے کھایا پیا بھی نہ ہو تو ایسی نیت جائز ہے۔ اور نصف النہار شرعی اور ضحوۂ کبری کے وقت نماز پڑھنا اور نیت روزہ ممنوع ہے۔
( فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۱۸۶ )

ف : ظہر کا وقت اس وقت تک رہتا ہے کہ سایۂ اصلی کے علاوہ سایہ جو اس دن ٹھیک دوپہر کو شروع ہوا ہو دو مثل ہو جائے۔ اور عصر کا وقت غروب آفتاب تک یعنی جس وقت سورج کی کوئی کرن بالائے افق پر نہ رہے تو عصر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ (یعنی اگر کوئی ایک کرن بھی سورج کی افق آسمان پر موجود رہے گی عصر کی نماز کا وقت رہے گا۔ وقت مستحب یہ ہے کہ آفتاب کے قرص (ٹکیہ) پر نظر اچھی طرح نہ جمے جس وقت بغیر کسی عارضہ کے بخار یا گرد و غبار وغیرہ کے نگاہ قرص آفتاب پر جمنے لگے تو وقت کراہت شروع ہو جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ یہ وقت فقیر کے تجربہ کے مطابق اس وقت آتا ہے جب سورج ڈوبنے میں بیس منٹ رہ جاتے ہیں۔ مغرب کا وقت سپیدی ڈوبنے تک رہتا ہے۔ یعنی چوڑی سپیدی کہ جنوباً شمالاً پھیلی ہوتی ہے اور سرخی کے غائب ہو جانے کے بعد دیر تک باقی رہتی ہے۔ جب وہ سپیدی نہ رہے تو مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور وقت عشاء شروع ہو جاتا ہے۔ مغرب کے اختتامی وقت کے لیے دراز سپیدی کا کوئی اعتبار نہیں وہ دراز سپیدی صبح کاذب کی طرح شرقاً غرباً ہوتی ہے۔ فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۲۰۳

۵۷/۴ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَّوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَنَا اُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَیْكَ رَوَاهُ مَالِكٌ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَرَوٰی عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَحْوَهٗ مَوْقُوْفًا وَرَوٰی عَنْهُ مَرْفُوْعًا فِی التَّمْهِیْدِ۔

حضرت عبد اللہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں ان سے روایت ہے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وقت نماز کے متعلق دریافت کیا تھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تم کو ظہر اور عصر کی نمازوں کا وقت بتلاتا ہوں نماز ظہر اس وقت پڑھو جب کہ تمھارا سایہ (سایہ اصلی کو چھوڑ کر) تمھارے ایک مثل ہو جائے اور نماز عصر اس وقت ادا کرو جب کہ تمھارا سایہ (سایۂ اصلی کو چھوڑ کر) تمھارے دو مثل ہو جائے (اس کی روایت امام مالک نے اسناد صحیح کے ساتھ کی ہے اور عبد الرزاق نے بھی اسی طرح موقوفاً کی ہے، اور تمہید میں بھی عبد اللہ بن رافع سے ہی مرفوعاً اسی طرح مروی ہے۔

فَثَبَتَ بِظَاهِرِ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ اَدَآءَ الظُّهْرِ حِیْنَ صَارَ الظِّلُّ مِثْلًا یَجُوْزُ وَیَبْقٰی وَقْتُ الظُّهْرِ بَعْدَ الْمِثْلِ اَیْضًا وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ مَرْفُوْعًا فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰی سَاوَی الظِّلُّ التُّلُوْلَ اِحْتَجَّ اَبُوْ حَنِیْفَةَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَمَرَ فِیْهِ بِاِبْرَادِ الظُّهْرِ حَتّٰی سَاوَی الظِّلُّ التُّلُوْلَ وَلَا یَحْصُلُ ذٰلِكَ الْاِبْرَادُ اِلَّا اِذَا بَلَغَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِّثْلَیْهِ۔

ف : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے الفاظ "صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ" نماز ظہر اس وقت پڑھو جب کہ تمھارا سایہ (سایۂ اصلی کو چھوڑ کر) تمھارے ایک مثل ہو جائے، حدیث کے ان الفاظ سے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

یہ ثابت ہو رہا ہے کہ نمازِ ظہر کا شروع کرنا اس وقت بھی جائز ہے جب کہ کسی چیز کا سایہ اس کے سایۂ اصلی کو چھوڑ کر اس چیز کے ایک مثل کو پہنچ جائے اور یہ ایک واضح بات ہے کہ جب نماز ایک مثل پر شروع کی جائے گی تو باقی نماز ایک مثل کے بعد ہی ادا ہوگی، اگر ایک مثل کے بعد ظہر کا وقت باقی نہیں رہتا ہے تو پھر یہ نماز جو ایک مثل کے بعد ادا ہو رہی ہے اس کا شمار ادا میں ہوگا یا قضا میں؟ حدیث شریف سے تو یہی معلوم ہو رہا ہے کہ ایک مثل کے بعد بھی ادا ہونے والی نماز کا شمار ادا میں ہوگا تو اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ ایک مثل کے بعد ظہر کا وقت باقی رہتا ہے اور یہی حنفی مذہب ہے۔

ف ۲: بخاری شریف کی ایک روایت میں مرفوعاً مذکور ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی شخص سے فرمایا "اَبْرِدْ حَتّٰی سَاوَی الظِّلُّ التُّلُوْلَ" (نمازِ ظہر) ٹھنڈی کر کے پڑھو یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو جائے (اور جب سایہ ٹیلوں کے برابر ہو جاتا ہے تو دو مثل ہو جاتا ہے، اور نمازِ ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے) بخاری شریف کے ان مذکورہ الفاظ "اَبْرِدْ حَتّٰی سَاوَی الظِّلُّ التُّلُوْلَ" سے دو چیزیں ثابت ہو رہی ہیں ایک تو یہ چیز کہ ظہر کا وقت ایک مثل کے بعد بھی باقی رہتا ہے اور یہ لفظ "اَبْرِدْ" (نمازِ ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھو) سے حاصل ہوا کیوں کہ ٹھنڈک ایک مثل کے بعد ہی شروع ہوتی ہے اور حدیث کے باقی الفاظ "حَتّٰی سَاوَی الظِّلُّ التُّلُوْلَ" (یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو جائے) ان الفاظ کے برابر ہونے تک باقی رہتا ہے اور یہ حالت اس وقت ہوتی ہے جب کہ سایہ دو مثل کو پہنچ جائے تو اس سے ثابت ہوا کہ نمازِ ظہر کا وقت دو مثل پر ختم ہو جاتا ہے اور یہی حنفی مذہب ہے۔

ف: واضح ہو کہ مذکورہ فائدہ ۱ میں نمازِ ظہر کے وقت کے بارے میں جو وضاحت کی گئی ہے؟ وہ از راہ تحقیق ہے اس لیے مناسب یہ ہے کہ شیخ الاسلام نے سراج میں جو لکھا ہے اسی پر عمل ہو اور وہ یہ ہے کہ گو ظہر کا وقت ایک مثل کے بعد بھی باقی رہتا ہے لیکن احتیاط اس میں ہے کہ نمازِ ظہر کو ایک مثل سے پہلے ختم کر دیں اور نمازِ عصر اس وقت تک نہ پڑھی جائے جب تک کہ دو مثل نہ ہو جائیں۔ اس سے دونوں نمازیں بالاجماع اپنے اپنے وقت پر ادا ہوں گی۔ یہ ردالمحتار میں مذکور ہے۔

۷۵۸/۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ بِسَنَدٍ لَا بَأْسَ بِهٖ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز ایسے وقت پڑھائی جب کہ ہر چیز کا سایہ (سایۂ اصلی کو چھوڑ کر) دو مثل کو پہنچ گیا تھا۔ (اس کی روایت ابن ابی شیبہ نے ایسی سند کے ساتھ کی ہے جو قابل قبول ہے)

۷۵۹/۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری چھوٹی عمریں تم سے پیشتر امتوں کی عمروں کے مقابلہ میں اتنی ہیں جتنا وقت عصر

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ISLAMI ISLAMIA ACADEMY

الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَآءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

وَاسْتَدَلَّ بِهٖ عُلَمَآءُنَا تَقْوِيَةً لِقَوْلِ اِمَامِنَا اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اَوَّلَ الْعَصْرِ بِصَيْرُوْرَةِ ظِلِّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَيْهِ اِذْ لَا يُتَصَوَّرُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّصَارٰى اَكْثَرَ عَمَلًا مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا بِاِعْتِبَارِ هٰذِهِ الْمُدَّةِ ۔

سے لے کر غروبِ آفتاب تک ہوا کرتا ہے، اور تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) ایسی ہے کہ ایک شخص نے چند کام کرنے والوں کو کام میں اُجرت پر لگایا اور یہ کہا کہ کون میرا کام صبح سے دوپہر تک ایک ایک قیراط اُجرت پر کرے گا؟ تو یہود صبح سے دوپہر تک ایک ایک قیراط اُجرت پر کام انجام دیتے رہے، پھر اس شخص نے کہا دوپہر سے لے کر نمازِ عصر تک ایک ایک قیراط اُجرت پر کون میرا کام کرے گا؟ تو نصاریٰ دوپہر سے لے کر نمازِ عصر تک ایک ایک قیراط کی اجرت پر کام کرتے رہے پھر اس شخص نے کہا کہ کون میرا کام نمازِ عصر سے لے کر آفتاب کے ڈوبنے تک دو دو قیراط کی اجرت پر انجام دے گا؟ (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا) خوب سُن لو کہ تم ہی وہ لوگ ہو جو نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک عمل کرتے ہو! پھر سُن لو کہ تم ہی دوہرے اجر کے مستحق ہو! یہود و نصاریٰ اس پر ناراض ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم تو زیادہ عمل کریں اور اُجرت کم پائیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہارے حق کے ادا کرنے میں تم پر کچھ ظلم کیا ہے؟ یہود و نصاریٰ نے جواب دیا کہ نہیں! بس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دوگنا اجر دینا میرا فضل ہے جس کو چاہوں دے دوں

(بخاری شریف)

اس حدیث سے ہمارے علما نے ہمارے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کی تائید میں استدلال کیا ہے کہ نمازِ عصر کا ابتدائی وقت اس وقت ہوتا ہے جب کہ ہر شئے کا سایہ (سایۂ اصلی چھوڑ کر) اس شئے کے دو مثل ہو جائے کیونکہ اگر عصر کا وقت ایک مثل پر قرار دیا جائے تو ایک مثل سے غروب تک زیادہ مدت ہوتی ہے اور دوپہر سے ایک مثل تک تھوڑی مدت حالانکہ اس حدیث میں جو مثال دی گئی ہے اس میں نصاریٰ کی مدت جو دوپہر سے عصر تک ہے اس کو زیادہ بتایا گیا ہے اور عصر سے مغرب تک کی مدت کو جو اس امت کی مدت ہے کم بتایا گیا ہے؟ اس طرح اس سے ثابت ہوا کہ عصر کا وقت دو مثل کے بعد شروع ہوتا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے۔" ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۷۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرِ الشَّمْسُ وَيَسْقُطْ قَرْنُهَا الْاَوَّلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَغْرُبِ الشَّمْسُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز عصر کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک کہ آفتاب کا رنگ زرد نہ پڑ جائے اور آفتاب کا پہلا کنارہ ڈوب نہ جائے (اس کی روایت مسلم نے کی ہے) اور مسلم کی دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ نماز عصر کا وقت اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ آفتاب ڈوب نہ جائے۔

ف: اس حدیث میں نماز عصر کے آخری وقت کے بارے میں مسلم کی ایک[1] روایت جو عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے یہ ہے (وَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَغْرُبِ الشَّمْسُ) نماز عصر کا وقت غروب آفتاب تک رہتا ہے (اور غروب ہوتے ہی ختم ہو جاتا ہے) اور نماز فجر کی ابتداء اور انتہا کے بارے میں امام احمد اور ترمذی کی یہ حدیث[2] مروی ہے "عن ابی هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ" نماز فجر کا ابتدائی وقت صبح صادق کے طلوع ہونے سے شروع ہوتا ہے اور نماز فجر کا آخری وقت طلوع آفتاب سے ختم ہو جاتا ہے۔

وہ اوقات جن میں نمازوں کا پڑھنا ممنوع ہے، اس بارے میں بخاری و مسلم کی متفقہ ایک[3] حدیث یہ ہے "عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ وَلَا تَحَيَّنُوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ" حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آفتاب کا کنارہ طلوع ہونے لگے تو صبح کی نماز کو چھوڑ دو، یہاں تک کہ آفتاب خوب ظاہر ہو جائے (اس کا اندازہ فقہاء نے سورج کے ایک نیزہ برابر طلوع ہونے سے کیا ہے) اور جب آفتاب کا کنارہ ڈوبنے لگے تو نماز عصر کو چھوڑ دو یہاں تک کہ پورا آفتاب ڈوب جائے اور آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرو۔ کیونکہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔

ان تینوں حدیثوں نمبر (۱، ۲، ۳) کو پیش نظر رکھ کر ذیل کی حدیث کا مطالعہ کیا جائے جس کو بخاری اور مسلم نے بالاتفاق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے "مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ" جو طلوع آفتاب سے پہلے نماز صبح کی ایک رکعت کو پائے اس نے صبح کی پوری نماز پالی اور جو غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت پالے تو اس نے عصر کی پوری نماز پالی۔ اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ جو طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت اور اسی طرح غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے

اور اس نے باقی نماز طلوع یا غروب کے بعد ادا کرلی تو وہ فجر اور عصر کی پوری پوری نماز پا گیا۔

وَقَالَ الْعَلَّامَۃُ الْعَیْنِیُّ فِیْ حَدِیْثَیْ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً الخ اَنَّہٗ قَدْ تَوَاتَرَتِ الْاٰثَارُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّھْیِ عَنِ الصَّلٰوۃِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَغُرُوْبِھَا مَا لَمْ تَتَوَاتَرْ بِاِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ عِنْدَ ذٰلِکَ فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ مَا کَانَ فِیْہِ الْاِبَاحَۃُ کَانَ کِلَاھُمَا مَنْسُوْخًا بِمَا کَانَ فِیْہِ التَّوَاتُرُ بِالنَّھْیِ وَیُؤَیِّدُہٗ مَا وَقَعَ فِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا وَاخْتَارَہٗ صَاحِبُ رَدِّ الْمُحْتَارِ۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً والی یہ حدیث اور اسی مضمون کی جو دوسری حدیث مروی ہے ان دونوں حدیثوں کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ دونوں حدیثیں مذکورالصدر تینوں حدیثوں سے تعارض کی بناء پر منسوخ ہیں کیونکہ شروع کی تینوں حدیثیں متواتر ہیں، اور یہ دونوں متعارض حدیثیں اس درجہ کو نہیں پہنچیں اس لیے یہ دونوں متعارض حدیثیں شروع کی تینوں متواتر حدیثوں سے منسوخ ہیں۔ ان دونوں متعارض حدیثوں کے منسوخ ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ ان تینوں حدیثوں سے دو چیزیں ثابت ہو رہی ہیں۔ ایک تو یہ کہ طلوع اور غروب کے وقت نماز ناجائز ہے اور دوسرے یہ کہ فجر اور عصر کا وقت طلوع اور غروب تک رہتا ہے اس کے برخلاف ان دونوں متعارض حدیثوں سے معلوم ہو رہا ہے کہ طلوع اور غروب کے وقت نماز جائز ہے اور دوسرے یہ کہ فجر اور عصر کا وقت طلوع اور غروب کے بعد باقی رہتا ہے جو صریح تعارض ہے۔ اس کے علاوہ ان دونوں متعارض حدیثوں کا منسوخ ہونا مسلم کی ایک اور حدیث "صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا" (ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا کیا کرو) سے بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ

ان دونوں متعارض حدیثوں سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ نماز اپنے وقت سے متجاوز ہوکر ادا ہو رہی ہے اور یہ مسلم کی اس روایت کے صریحاً خلاف ہے۔ علاوہ ازیں کتاب اللہ کی آیت اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا" (یقیناً نماز مسلمانوں پر بقیدِ وقت فرض ہے) یہ آیت بھی ان دونوں متعارض حدیثوں کے منسوخ ہونے پر قوی حجت ہے کیونکہ ان دونوں متعارض حدیثوں سے غیر وقت میں نماز ادا کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے اس کے برخلاف آیتِ مذکورہ سے صرف یہ چیز ثابت ہوتی ہے کہ نماز کو اس کے وقت پر ہی ادا کیا جائے۔

واضح ہو کہ شروع کی تینوں حدیثیں جو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں، ان تینوں حدیثوں سے "مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً" والی دونوں حدیثیں متعارض ہو رہی تھیں اس تعارض کو علامہ عینی رحمۃ اللہ نے اس طرح دور فرمایا کہ "مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً" والی دونوں حدیثیں منسوخ ہیں اس کی تفصیلی بحث ابھی سطور بالا میں آپ کی نظر سے گذر چکی ہے۔ اب ذیل میں امام طحاوی رحمۃ اللہ نے اس تعارض کو جس طرح دور فرمایا ہے اس کو سنیئے:

وَقَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الطَّحَاوِیُّ فِیْ تَاوِیْلِ حَدِیْثَیْ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً الخ اَنَّہٗ

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ مَعْنَی الْاِدْرَاكِ فِی الصِّبْیَانِ الَّذِیْنَ یُدْرِکُوْنَ یَعْنِیْ یَبْلُغُوْنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَالْحُیَّضِ اللَّاتِیْ یَطْهُرْنَ وَالنَّصَارٰی الَّذِیْنَ یُسْلِمُوْنَ لِاَنَّهٗ لَمَّا ذُکِرَ فِیْ هٰذَا الْاِدْرَاكِ وَلَمْ یَذْکُرِ الصَّلٰوةَ فَیَکُوْنُ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ سَمَّیْنَاهُمْ وَمَنْ اَشْبَهَهُمْ مُدْرِکِیْنَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَیَجِبُ عَلَیْهِمْ قَضَاءُهَا وَاِنْ کَانَ الَّذِیْ بَقِیَ عَلَیْهِمْ مِنْ وَّقْتِهَا اَقَلَّ مِنَ الْمِقْدَارِ الَّذِیْ یُصَلُّوْنَهَا فِیْهِ۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "مَنْ اَدْرَكَ رَکْعَةً" والی دونوں حدیثیں ان لوگوں کے بارے میں نہیں ہیں جنہوں نے فجر یا عصر کی نماز دیر کر کے ادا کی ہو یہاں تک کہ ایک رکعت کے ادا کرنے کے بعد طلوع یا غروب ہو گیا اور انھوں نے باقی نماز طلوع یا غروب کے بعد ادا کی ہو بلکہ یہ دونوں حدیثیں واجب العمل ہیں اور منسوخ نہیں ہیں اور ان دونوں حدیثوں کا حکم اس قسم کے لوگوں سے متعلق جیسے نابالغ لڑکے جو آفتاب کے طلوع یا غروب سے پہلے ایسے وقت میں بالغ ہوں کہ ان کو طلوع یا غروب سے پہلے صرف اتنا وقت مل گیا جس میں ایک رکعت ادا کی جا سکتی ہے تو ایسے وقت میں بالغ ہونے والے لڑکے پر اس وقت کی نماز واجب ہو جائے گی اور اس نماز کی قضا اس پر لازم ہو گی۔ نماز کے واجب ہو جانے کا سبب نماز کے وقت کا مل جانا ہے اگرچہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اور یہاں بالغ ہونے والے لڑکے کو تھوڑا وقت مل گیا ہے اس لیے اس پر نماز واجب ہو گئی ایسا ہی "مَنْ اَدْرَكَ رَکْعَةً" والی دونوں حدیثیں اُن حیض والی عورتوں کے بارے میں ہیں جو طلوع یا غروب سے پہلے پاک ہو جائیں اور ان کو طلوع یا غروب سے پہلے اتنا وقت مل گیا جس میں ایک رکعت ادا کی جا سکتی ہے تو ان پر بھی اس وقت کی نماز واجب ہو جائے گی اور وہ اس نماز کی قضا کریں گی۔

اور بالکل اسی طرح "مَنْ اَدْرَكَ" والی دونوں حدیثیں اُن نومسلموں سے بھی متعلق ہیں جو طلوع یا غروب سے پہلے اسلام قبول کر لیں، اور طلوع یا غروب سے پہلے اسلام لانے کے بعد ان کو اتنا وقت مل گیا کہ اس میں ایک رکعت ادا ہو سکتی ہے تو ان پر بھی اس وقت کی نماز فرض ہو جائے گی اور وہ اس نماز کی قضا کریں گے۔

اس پر دلیل یہ ہے کہ حدیث میں لفظ ادراك مذکور ہے جس کے معنے پانے کے ہیں نہ کہ نماز پڑھنے کے، اگر طلوع یا غروب سے پہلے ایک رکعت نماز پڑھ لینے سے طلوع یا غروب کے بعد باقی نماز کا پڑھنا جائز ہوتا اور یہ نماز ادا نماز میں محسوب ہوتی تو "من ادرك" کی بجائے "مَنْ صَلّٰی" جس نے نماز پڑھی ارشاد ہوتا یہاں تک بجائے مَنْ صَلّٰی کے ارشاد ہوا ہے "من ادرك رکعة" (جس نے ایک رکعت پالی) یعنی جس نے ایک رکعت کا وقت پا لیا تو ایسا شخص جس نے ایسے وقت میں ایک رکعت پالی ہو وہ پوری نماز کا پانے والا سمجھا جائے گا اور اس پر اس وقت کی نماز واجب ہو جائے گی اور وہ شخص اس نماز کی قضا کرے گا۔ ۱۲

۶۱۷ / ۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَاِنَّ اٰخِرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مغرب کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج غروب

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَقْتُهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلطَّبَرَانِيِّ ثُمَّ اَذَّنَ لِلْمَغْرِبِ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَادَ يَغِيْبُ بَيَاضُ النَّهَارِ وَهُوَ الشَّفَقُ فِيْمَا يُرٰى وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

ہوجائے (اور مغرب کے آخری وقت کے بارے میں ارشاد ہوا ہے "حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ" یعنی مغرب کا آخری وقت وہ ہے جب کنارۂ آسمان سیاہی پھیلنے کی وجہ سے نظر نہ آئے یعنی سفید شفق غائب ہوجائے) (اس کی روایت ترمذی اور امام احمد نے کی ہے) اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ پھر مغرب کی اذان غروب آفتاب کے وقت دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز شروع فرمائی، اور طویل قرأت سے نماز میں اس قدر تاخیر فرمائی یہاں تک کہ دن کی سفیدی (یعنی سفید شفق) قریب تھا کہ غائب ہوجائے (اس سے معلوم ہوا کہ مغرب کا آخری وقت سفید شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے۔ اگر مغرب کا آخری وقت سرخ شفق کے غائب ہونے تک ہی قرار دیا جائے تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز مغرب کا جو حصہ سرخ شفق کے بعد ادا فرمایا ہے وہ وقت کے بعد ہوگا حالانکہ ایسا نہیں ہے) ہیثمی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند حسن ہے)

---

۷۶۲/۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ۔
(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مغرب اس وقت پڑھا کرتے تھے جب کہ آفتاب ڈوب جایا کرتا تھا (طحاوی)

۷۶۳/۱۰ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔
(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب غروب آفتاب کے ساتھ ہی پڑھا کرتے تھے (طحاوی)

۷۶۴/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغرب کا وقت شفق کے پھیلاؤ کے ختم ہونے تک رہتا ہے (مسلم شریف)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ف : امام اہلسنت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مایہ ناز فتاوی "فتاوی رضویہ" میں نماز مغرب کے وقت کے بارے میں فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مذہب یہ ہے کہ وقت مغرب شفق احمر تک ہے جیسا کہ دارقطنی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے اور ہمارے (احناف) کے نزدیک نماز مغرب کا وقت شفق ابیض تک ہے۔ ہمارا مذہب شفق ابیض مثل افضل الخلق بعد الرسل خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ، امام العلماء معاذ بن جبل، سید القراء ابی بن کعب، سید الحفاظ ابوہریرہ، عبداللہ بن زبیر وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اکابر تابعین مثل امام اجل محمد باقر امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز اور اجلائے تبع تابعین مثل امام الشام اوزاعی، امام الفقہاء والمحدثین والصالحین عبداللہ بن مبارک، نصر بن الہذیل اور آئمہ لغت مثل مبرد، ثعلب، فرا اور بعض کبرائے شافعیہ مثل ابو سلیمان خطابی، امام مزنی تلمیذ خاص امام شافعی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے منقول ہے کما فی عمدۃ القاری وغنیۃ المستملی وغیرہما

اب اگر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صراحۃً ثابت بھی ہو کہ انہوں نے سفیدی کے غروب ہونے کے بعد نماز مغرب پڑھی تو صاف احتمال ہے کہ انہوں نے کسی سفر میں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو شفق احمر کے بعد شفق ابیض میں نماز مغرب اور اس کے بعد نماز عشاء پڑھتے دیکھا اور اپنے اجتہاد کی بناء پر یہی سمجھا ہو کہ حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے وقت قضا کرکے جمع فرمائی۔ اب چاہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہو جائے کہ انہوں نے رات کے پہر یا آدھی رات کے وقت نماز مغرب پڑھی تو یہ ان کے اپنے مذہب پر مبنی ہوگا۔ کہ جب ایک نماز کا وقت قضا ہو گیا اس کے لیے ایک گھڑی یا ایک پہر سب یکساں ہیں۔ مگر ہم پر حجت نہ ہو سکے گا کیونکہ ہمارے مذہب پر وہ جمع صوری ہی تھی۔ جسے جمع حقیقی سے اصلاً کوئی تعلق نہ تھا۔ آگے اعلیٰ حضرت بریلوی بڑے وثوق سے فرماتے ہیں کہ یہ تقریر بحمد اللہ تعالیٰ وافی وکافی اور مخالف کے تمام دلائل وشبہات کی دافع ونافی ہے اور اگر ہمت ہے تو کوئی صحیح اور صریح حدیث دلیل کے طور پر پیش کی جائے جس سے صاف صاف ثابت ہو کہ حضور انور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حقیقۃً شفق ابیض گزار کر وقت اجماعی عشاء میں مغرب کی نماز پڑھی یا اس طرح پڑھنے کا حکم فرمایا۔ مگر بحول اللہ تعالیٰ قیامت تک کوئی ایسی حدیث نہ دکھا سکیں گے۔ (فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۲۵۸)

۷۶۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى اُصَلِّى الْعِشَاءَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَسْوَدَ الْاُفُقُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ مَرْفُوْعًا وَيُصَلِّى الْعِشَاءَ حِيْنَ يُسْوَدُّ الْاُفُقُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَغَيْرُهٗ۔
۱۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں عشاء کی نماز کب پڑھوں تو آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (نماز عشاء اُس وقت پڑھا کرو) جب آسمان کے کناروں میں سیاہی پھیل جائے (مسلم شریف) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں مرفوعاً مذکور ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشاء اُس وقت ادا فرماتے جب افق یعنی کنارۂ آسمان میں سیاہی دکھائی دیا کرتی اس حدیث کو ابن خزیمہ اور دیگر محدثین نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

صحیح قرار دیا ہے۔

ف : کتاب الاختیار میں لکھا ہے کہ شفق سے مراد سفید شفق ہے اس سے معلوم ہوا کہ سپیدی ختم ہونے تک مغرب کا وقت رہتا ہے اور سپیدی ختم ہونے کے بعد عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے، چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق معاذ بن جبل اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی قول ہے، اور صاحب ردالمحتار کہتے ہیں کہ اس کی روایت عبدالرزاق نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی کی ہے۔ اسی وجہ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شفق سے سفید شفق مراد لی ہے۔ البتہ شفق سے سُرخ شفق مراد ہونے کی روایت بیہقی نے صرف ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کی ہے اور اس حدیث کی پوری روایت بیہقی میں موجود ہے اور اس لیے صاحبین نے شفق سے سُرخ شفق مراد لیا ہے۔

ہدایہ وغیرہ میں مذکور ہے کہ جب احادیث و آثار میں تعارض پیدا ہو گیا کہ شفق سے کیا مراد لیں؟ شفق کے بارے میں کسی حدیث سے سفیدی اور کسی حدیث سے سرخی معلوم ہوتی ہے تو شک پیدا ہو گیا اس لیے اس شک کی وجہ سے سرخ شفق کے غائب ہونے سے مغرب کا وقت ختم نہیں ہو گا۔

علامہ قاسم نے فرمایا ہے کہ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول صحیح ترین قول ہے اور بحرالرائق نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن اس زمانہ میں اکثر ممالک میں لوگوں کا تعامل صاحبین کے قول پر ہو چلا ہے۔

نہر نے نقایہ، وقایہ، دُرر، الاصلاح، دُرر البحار، الامداد، المواہب اور اس کی شرح البرہان نے بھی ان ساری کتابوں کے حوالہ سے صاحبینؒ کے قول کی تائید کی ہے اور ان سب نے صراحت کی ہے کہ فتویٰ صاحبین کے قول پر ہی ہے اور سراج میں مذکور ہے کہ صاحبینؒ کے قول پر عمل کرنے میں سہولت ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول پر عمل کرنے میں احتیاط ہے، یہ پورا مضمون ردالمحتار سے ماخوذ ہے۔ عمدۃ الرعایہ میں لکھا ہے کہ اس اختلاف کی وجہ سے اولیٰ یہ ہے کہ نماز مغرب سرخ شفق تک ادا کر لی جائے اور نماز عشاء سفید شفق کے ختم ہونے کے بعد شروع کی جائے تاکہ ہر دو نمازیں مغرب اور عشاء بالاتفاق اپنے اپنے وقت پر ادا ہو جائیں ۱۲

۵۶۶ / ۱۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَآءِ حِیْنَ یَغِیْبُ الْاُفُقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَحْمَدُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عشاء کا ابتدائی وقت اس وقت سے شروع ہو جاتا ہے جب کہ کنارۂ آسمان سیاہی پھیلنے سے نظر نہ آئے (اس کی روایت ترمذی اور امام احمد نے کی ہے)

۵۶۷ / ۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الْعِشَآءِ اِذَا اَمْلَاَ اللَّیْلُ بَطْنَ کُلِّ وَادٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عشاء کا وقت اس وقت ہوتا ہے کہ رات کی تاریکی روئے زمین پر پھیل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جائے (اس کا حاصل یہ ہے کہ سفید شفق غائب ہو جائے) (اس کی روایت طبرانی نے اوسط میں کی ہے)

۷۶۸/۱۵ وَعَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتّٰى نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَقَالَ اِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ۔ (رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمُسْلِمٌ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء میں اتنی تاخیر فرمائی کہ رات ختم ہونے کے قریب تھی اور مسجد کے نمازی سو گئے پھر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور نماز عشاء ادا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ بے شک رات کا آخری حصہ بھی نماز عشاء کا وقت ہے اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اسی وقت نماز عشاء پڑھنے کا حکم دیتا (اس کی روایت امام طحاوی، نسائی اور مسلم نے کی ہے)

ف: امام طحاوی رحمہ اللہ نے شرح معانی الآثار میں اس مقام پر ایک بڑی اچھی بات لکھی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان جملہ احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نماز عشاء کا آخری وقت صبح صادق کے طلوع ہونے تک رہتا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عباس، ابو موسیٰ اشعری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء کی ادائی میں ایک تہائی شب تک تاخیر فرمائی ہے اور حضرت ابو ہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں نصف شب تک تاخیر فرمائی ہے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں اس وقت تک تاخیر فرمائی کہ رات کا دو تہائی حصہ گذر چکا تھا اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عشاء میں تاخیر فرمائی، یہاں تک کہ رات ختم ہونے کے قریب تھی۔ یہ تمام روایتیں صحیح میں مذکور ہیں۔ اسی بناء پر امام طحاوی نے وضاحت کی ہے کہ ان احادیث کی روشنی میں یہ چیز ثابت ہوتی ہے کہ پوری رات نماز عشاء کا وقت ہے اس کو علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہدایہ کی شرح میں ذکر کیا ہے۔

۷۶۹/۱۶ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَصَلِّ الْعِشَاءَ اَيَّ اللَّيْلِ شِئْتَ وَلَا تُغْفِلْهَا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ۔

حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام یہ حکم نامہ روانہ فرمایا کہ نماز عشاء رات کے جس حصہ میں چاہے پڑھیئے اور اس نماز کو غفلت کر کے قضاء نہ ہونے دیجئے (اس کی روایت طحاوی نے کی ہے اور اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں)

۷۷۰/۱۷ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ مَا اِفْرَاطُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ قَالَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نماز عشاء میں افراط کرنا (یعنی اس قدر تاخیر کرنا جو ناجائز ہے) کیا ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ نماز عشاء میں اتنی تاخیر کرنا کہ صبح صادق طلوع ہوجائے افراط (اور ناجائز) ہے (اس لیے کہ صبح صادق کے طلوع ہونے سے نماز عشاء کا وقت باقی نہیں رہا) (اس کی روایت طحاوی نے کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے)

۷۷۱ / ۱۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفَجْرُ فَجْرَانِ فَاَمَّا الَّذِيْ يَكُوْنُ كَذَنَبِ السِّرْحَانِ فَلَا يُحِلُّ الصَّلٰوةَ وَلَا يُحَرِّمُ الطَّعَامَ وَاَمَّا الَّذِيْ يَذْهَبُ مُسْتَطِيْلًا فِي الْاُفُقِ فَاِنَّهٗ يُحِلُّ الصَّلٰوةَ وَيُحَرِّمُ الطَّعَامَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبح دو ہیں (ایک تو صبح کاذب، اور دوسری صبح صادق) صبح کاذب وہ صبح ہے جس کی روشنی بھیڑیئے کی دم کی طرح مشرق سے مغرب کی طرف دراز ہوتی ہے (اس کے بعد پھر سیاہی آجاتی ہے) اس میں نماز فجر جائز نہیں ہے لیکن سحری کھانا جائز ہے، اور صبح صادق وہ صبح ہے جس کی روشنی آسمان کے کناروں جنوب وشمال کی طرف پھیلتی ہے (اس کے بعد سیاہی نہیں آتی بلکہ سفیدی بڑھتی جاتی ہے) اس میں نماز صبح جائز ہے اور سحری کھانا ممنوع ہوجاتا ہے (اس کی روایت حاکم نے مستدرک میں کی ہے اور مسلم کی ایک روایت بھی اسی طرح ہے)

۷۷۲ / ۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز فجر کا ابتدائی وقت صبح صادق کے طلوع ہونے سے شروع ہوتا ہے اور سورج طلوع ہونے پر اس کا وقت ختم ہوجاتا ہے (اس کی روایت امام احمد اور ترمذی نے کی ہے)

۷۷۳ / ۲۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ بِلَيْلٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز وتر رات میں پڑھی جاتی ہے (یعنی یہ رات کی نماز ہے) (اس کی روایت امام احمد اور ابویعلیٰ نے کی ہے)

۷۷۴ / ۲۱ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَنِيْ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

www.waseemziyai.com
MAKTABA-E-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

رَبِّیْ صَلٰوۃً وَّ ہِیَ الْوِتْرُ وَقْتُہَا مَا بَیْنَ الْعِشَآءِ اِلٰی طُلُوْعِ الْفَجْرِ۔
(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

ارشاد فرمایا کہ میرے رب نے میری (امت کے لیے) ایک اور نماز زیادہ فرما دی ہے اور وہ وتر کی نماز ہے اور اس کا وقت نماز عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے (اس کی روایت [illegible] نے کی ہے۔

۷۷۵ / ۲۲ وَعَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ مِنْ کُلِّ اللَّیْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَاَوْسَطِہٖ وَاٰخِرِہٖ وَانْتَہٰی وِتْرُہٗ اِلَی السَّحَرِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں نماز وتر ادا فرمائی ہے اول شب میں وسط شب میں اور آخر شب میں، اور آپ کے وتر کی ادائیگی سحر کے وقت بھی پہنچی (بخاری اور مسلم)

۷۷۶ / ۲۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَہَبَ کُلُّ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ وَالْوِتْرُ فَاَوْتِرُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب صبح صادق طلوع ہو جائے تو رات کی نماز اور وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے اس لیے تم نماز وتر کو صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے پڑھ لیا کرو (ترمذی)

۷۷۷ / ۲۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔
(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے وتر کے ادا کرنے میں جلدی کرو۔
(مسلم شریف)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

# بَابُ تَاخِيْرِ الصَّلٰوتِ وَتَعْجِيْلِهَا

(بعض نمازوں کو تاخیر کر کے مستحب وقت ہیں اور بعض نمازوں کو جلدی کر کے اول وقت پڑھنے کی فضیلت کا باب)

۷۷۸/۱ عَنْ خَالِدِ بْنِ دِيْنَارٍ صَلّٰى بِنَا أَمِيْرُنَا الْجُمُعَةَ ثُمَّ قَالَ لِأَنَسٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت خالد بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے امیر نے نماز جمعہ پڑھانے کے بعد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح نماز ظہر پڑھا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب سخت سردی کا موسم ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر میں تعجیل فرماتے تھے، اور جب گرمی سخت ہو جاتی تو نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں ادا فرماتے۔ (بخاری شریف)

۷۷۹/۲ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَجِّلُهَا فِي الشِّتَاءِ وَيُؤَخِّرُهَا فِي الصَّيْفِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ۔

حضرت انس بن مالک اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موسم سرما میں نماز ظہر جلد ادا فرمایا کرتے اور گرما میں نماز ظہر میں تاخیر فرمایا کرتے تھے (طحاوی)

۷۸۰/۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ مِّنْ رِّجَالِ الصَّحِيْحِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب موسم گرما ہوتا تو نماز ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا فرمایا کرتے اور جب سردی کا موسم ہوتا تو جلدی ادا فرمایا کرتے تھے (اس کی روایت نسائی نے کی ہے اور اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں اور سب صحیح کے راوی ہیں)

---

وَقَالَ عَلِيٌّ الْقَارِيُّ بِهٰذَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْأَخْبَارِ الْمُتَعَارِضَةِ الظَّاهِرِ فِي الظُّهْرِ أَنَّهُ كَانَ يُعَجِّلُهَا وَأَنَّهُ كَانَ يُؤَخِّرُهَا وَأَمَّا مَا وَقَعَ فِيْهَا مِنَ التَّعْجِيْلِ حَتّٰى عِنْدَ شِدَّةِ الْحَرِّ فَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ أَنَّهُ مَنْسُوْخٌ۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ نماز ظہر کے بارے میں متعارض حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ بعض حدیثوں سے بلا قید موسم تعجیل ثابت ہوتی ہے اور بعض احادیث سے بلا قید موسم تاخیر، اور یہ تعارض اس باب کی حدیثوں سے اس طرح دور ہو جاتا ہے کہ جن حدیثوں میں تعجیل ظہر

MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

مذکور ہے۔ وہ موسم سرما سے متعلق ہیں اور جن حدیثوں میں تاخیر ظہر مذکور ہے وہ موسم گرما سے متعلق ہیں، اور جن حدیثوں سے موسم گرما میں بھی تعجیل ظہر ثابت ہے ایسی حدیثوں کے متعلق بیہقی کا قول ہے کہ ایسی حدیثیں منسوخ ہیں۔ ۱۲

٧٨١ ٤ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَآءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُوْمِهَا وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيْرِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شدت کی گرمی ہو تو نماز ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے جہنم نے اپنے پروردگار سے شکایت کی اور یہ کہا کہ اے میرے پروردگار میرے بعض نے بعض کو کھا لیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے جہنم کو دو دفعہ سانس لینے کی اجازت دی۔ ایک سانس سرما میں اور دوسری گرما میں اسی وجہ سے تم سخت سے سخت گرمی محسوس کرتے ہو اور سخت سے سخت سردی پاتے ہو (جو انہی دونوں سانسوں کا اثر ہے) (بخاری اور مسلم) بخاری کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ گرمی کی شدت جس کو تم محسوس کرتے ہو وہ جہنم کی گرم سانس کی وجہ سے ہوتی ہے اور سخت سردی جس کو تم محسوس کرتے ہو وہ جہنم کے طبقہ زمہریر کی ٹھنڈی سانس کی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔

٧٨٢ ٥ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب گرمی کا موسم ہو تو نماز ٹھنڈے وقت پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے۔ (طحاوی)

٧٨٣ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ بِالْهَجِيْرِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَقَالَ فَاَخْبَرَ الْمُغِيْرَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا اَنَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ بَعْدَ اَنْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو نماز ظہر دوپہر ڈھلتے یعنی ابتدائی وقت میں پڑھائی اور ارشاد فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے اس لیے ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھا کرو۔ (طحاوی) اور امام طحاوی نے کہا ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث میں خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ نماز

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْحَرِّ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَ وَجَبَ اِسْتِعْمَالُ الْاِبْرَادِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ۔

ظہر تاخیر کر کے ٹھنڈے وقت پڑھیں اور یہ حکم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت دیا کہ آپ اس حکم کے دینے سے پہلے نماز ظہر کو گرمی میں ابتدائی وقت ادا فرمایا کرتے تھے اس سے یہ ثابت ہوا کہ سخت گرمی میں نماز ظہر کا ابتدائی وقت میں پڑھا جانا منسوخ ہو گیا اور نماز ظہر کو گرمی میں تاخیر کر کے ٹھنڈے وقت پڑھنا واجب ہو گیا۔

---

۴۸۷ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ اَبْرِدْ حَتّٰى سَاوَى الظِّلُّ التُّلُوْلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے مؤذن نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ دھوپ میں ٹھنڈک آنے دو، تھوڑی دیر کے بعد مؤذن نے ارادہ کیا کہ اذان دیں تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان سے فرمایا کہ دھوپ میں ٹھنڈک آنے دو۔ (مؤذن نے) تھوڑی دیر کے بعد ارادہ کیا کہ اذان دیں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر ان سے فرمایا کہ دھوپ میں ٹھنڈک آنے دو، یہاں تک کہ ٹیلوں کا سایہ ٹیلوں کے ایک مثل ہو گیا (یعنی عام چیزوں کا سایہ ان کے دو مثل کے قریب پہنچا اور اس وقت ظہر ادا کی گئی) اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے (بخاری)

ف: اس حدیث پاک سے ظہر کی نماز کے لیے مبالغۃً تاخیر کا اندازہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ مؤذن نے تین بار اذان کا ارادہ فرمایا اور ہر دفعہ ابراد (یعنی ٹھنڈی کرنے) کا حکم ہوا۔ اور یقیناً یہ بات ثابت ہے کہ مؤذن کے دو ارادوں میں اس قدر فاصلہ ضرور تھا جس کو ابراد کہہ سکیں اور وہ وقت بہ نسبت پہلے وقت کے ٹھنڈا ہو۔ ورنہ لازم آئے گا کہ مؤذن رسول حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعمیل حکم نہ کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اذان میں ابراد تک تاخیر ہوئی اور نماز تو اذان کے بعد کچھ وقت گذار کر ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے نماز ظہر میں اور بھی تاخیر ہوئی۔ لہٰذا احناف کا مذہب ثابت کہ موسم گرما میں ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

علماء فرماتے ہیں کہ ٹیلے غالباً مبسوط اور پھیلے ہوئے ہوتے ہیں کہ ان کا سایہ دوپہر کے وقت دیر بعد ظاہر ہوتا ہے، بخلاف اشیائے مستطیلہ کے جو مینار اور دیواروں کی مثل ہوں کہ ان کا سایہ جلدی ظاہر ہوتا ہے امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں کہ ٹیلوں کا سایہ اس وقت تک ظاہر نہیں ہوتا جب تک کہ ظہر کا اکثر وقت گزر نہ جاتے۔ ابوداود و نسائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

روایت کرتے ہیں کہ "قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَلظُّهْرُ فِي الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ" گرمی میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کی مقدار تین قدم سے پانچ قدم تک تھی۔ یعنی جب ہر چیز کا سایہ اس کے ساتویں حصہ کے تین یا پانچ مثل ہو جاتا تو حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے (فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۲۶)

**۴۸۵/۸** وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْزِلٍ فَاَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا بِلَالُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ مَهْ يَا بِلَالُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ مَهْ يَا بِلَالُ حَتّٰى رَاَيْنَا فِي التُّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کی ایک منزل میں فروکش ہوئے تھے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دینا چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جاؤ اے بلال! پھر انھوں نے تھوڑی دیر کے بعد ارادہ کیا کہ اذان دیں تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر فرمایا ٹھہر جاؤ اے بلال! یہاں تک کہ ہم کو ٹیلوں کا سایہ دکھائی دینے لگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے اس لیے تم ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھا کرو، جب کہ گرمی کا موسم سخت ہو جائے (طحاوی) ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

ف: ترمذی نے وضاحت کی ہے کہ جن ائمہ (جیسے امام اعظم، امام احمد اور ابن مبارک وغیرہم رحمہم اللہ) نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ سخت گرمی میں نماز ظہر میں تاخیر کی جائے، یہ قول پیروی کے لیے مرجح اور اولیٰ ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ نے جو مسلک اختیار کیا ہے کہ گرمی کے موسم میں تاخیر ظہر کی رخصت ان لوگوں کے لیے ہے جو دور سے آتے ہیں اس لیے ان کی مشقت دور کرنے کے لیے تاخیر کا حکم دیا گیا۔ حالانکہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث میں جو واقعہ مذکور ہے وہ امام شافعی رحمۃ اللہ کے قول کی تائید نہیں کرتا۔ کیونکہ امام شافعی رحمۃ اللہ نے جس مسلک کو اختیار کیا ہے اگر وہ درست ہوتا تو سفر کی حالت میں ابراد (یعنی ٹھنڈے وقت میں) نماز ظہر پڑھنا ایک بے معنی بات ہو جاتی۔ کیونکہ نماز ادا کرنے والے حالت سفر میں تھے اور ایک جگہ جمع تھے اور ان کو اس بات کی ضرورت نہیں تھی کہ دور سے آکر اکٹھے ہوں (یہ پورا مضمون ترمذی میں مذکور ہے)۔

**۴۸۶/۹** وَعَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ الْكُوْفَةِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بِالْعَصْرِ وَشَيْخٌ جَالِسٌ فَلَامَهُ وَقَالَ اِنَّ اَبِيْ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

حضرت عبدالواحد بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا تو مؤذن نے عصر کی اذان دی (وہاں) ایک سن رسیدہ بزرگ بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے مؤذن کو ملامت کی اور کہا کہ میرے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

يَأْمُرُ بِتَأْخِيرِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ۔

والد نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم دیا کرتے تھے کہ یہ نماز (عصر) تاخیر سے پڑھی جائے۔ یہ سُن کر میں نے اس بزرگ کے متعلق لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگ ہیں؟ تو لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت عبداللہ بن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں (ان کے والد رافع بن خدیج جلیل القدر صحابی ہیں) (اس کی روایت دارقطنی اور بیہقی نے کی ہے)

۷۸۷/۱۰ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَادَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ پہنچے تو دیکھا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر میں اتنی تاخیر فرماتے تھے کہ آفتاب صاف اور روشن رہتا تھا (ابوداؤد و ابن ماجہ)

۷۸۸/۱۱ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ رِجَالُهٗ عَلٰى شَرْطِ الصَّحِيْحِ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں تم لوگوں سے زیادہ جلدی فرماتے تھے اور تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ عصر کی نماز میں جلدی کرتے ہو (اس کی روایت (امام احمد اور ترمذی) نے کی ہے اور اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس حدیث کے راوی صحیح کی شرط کے موافق ہیں)

۷۸۹/۱۲ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ فَقَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ هٰذَا الْكَلْبُ يُعَلِّمُنَا الصَّلٰوةَ فَقَامَ عَلِيٌّ فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ كُنَّا فِيْهِ جُلُوْسًا فَجَثَوْنَا لِلرُّكَبِ لِنُزُوْلِ الشَّمْسِ لِلْغُرُوْبِ نَتَرَاءَاهَا رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَ

حضرت زیاد بن عبداللہ نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سب سے بڑی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے مؤذن نے آکر الصلوٰۃ کہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے۔ دوسری دفعہ پھر مؤذن نے الصلوٰۃ کہا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ کتا ہم کو نماز سکھا رہا ہے، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور ہمیں نماز عصر پڑھائی نماز سے فراغت کے بعد ہم پلٹ کر اسی جگہ پہنچے جہاں ہم

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رَوَى الدَّارُ قُطْنِيُّ مِثْلَهٗ ۔

پہلے بیٹھے ہوئے تھے اور ہم گھٹنے ٹیک کر آفتاب کے ڈوبنے کو دیکھنے لگے (اس کی روایت حاکم نے کی ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور بخاری اور مسلم کی شرط کے موافق ہے اگرچہ کہ انھوں نے اس کی روایت نہیں کی ہے اور اس حدیث کی روایت دارقطنی نے بھی اسی طرح کی ہے)

---

۷۹۰/۱۳ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي جَنَازَةٍ فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ وَسَكَتَ حَتّٰى رَاجَعْنَاهُ مِرَارًا فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى رَأَيْنَا الشَّمْسَ عَلٰى رَأْسِ أَطْوَلِ جَبَلٍ بِالْمَدِينَةِ ۔

(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم ایک نماز جنازہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شریک تھے، انھوں نے نماز عصر ادا نہیں کی اور ساکت رہے، یہاں تک کہ ہم ان کو بار بار متوجہ کرتے رہے، اس پر بھی انھوں نے نماز عصر اس وقت تک ادا نہیں کی جب تک ہم نے مدینہ منورہ کے سب سے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر آفتاب کو نہیں دیکھ لیا۔ (طحاوی)

۷۹۱/۱۴ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ أَدْرَكْتُ أَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُودٍ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ فِي آخِرِ وَقْتِهَا رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي كِتَابِ الْحُجَجِ

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی نے کہا کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں کو دیکھا ہے کہ وہ نماز عصر کو آخری وقت میں ادا کیا کرتے تھے (اس کی روایت امام محمد نے کتاب الحجج میں کی ہے)۔

۷۹۲/۱۵ وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتُعْصَرَ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ ۔

ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ عصر کا نام اس لیے عصر رکھا گیا ہے کہ عصر کی نماز اس وقت ادا کی جاتی ہے جب کہ آفتاب نچوڑا جا رہا ہو (یعنی آفتاب میں ایسی تمازت نہیں رہتی جیسی کہ ایک مثل کے وقت رہتی ہے، اس سے ثابت ہوا کہ عصر کی نماز دو مثل پر ہی ہوا کرتی تھی) (امام طحاوی)

---

۷۹۳/۱۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ منافق کی نماز ہوتی ہے کہ بیٹھا ہوا سورج کا انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ سورج جب شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان پہنچ جائے (یعنی زرد پڑ جائے) تو اس وقت اٹھ کر (مرغ کی طرح) چار ٹھونگ مارے جن

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کم کرنے کا (موقعہ) ملے (مسلم شریف)

۷۹۴ ۱۷ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكِّرُوْا بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ الْغَيْمِ فَاِنَّهٗ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حَبَّانَ۔

حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دن ابر آلود ہو تو نماز عصر ابتدائی وقت پڑھ لیا کرو، (اس لیے کہ ابر کی وجہ سے تمھیں وقت کا صحیح اندازہ نہ ہوگا اور نماز ترک ہو جائے گی) اور (یہ معلوم ہے کہ) جو نماز عصر (کسی کام کی وجہ سے) ترک کر دیتا ہے تو (اس کام سے) برکت مٹا دی جاتی ہے (ابر کی وجہ سے بھی اگر تمھاری نماز ترک ہو جائے گی تو تمھارے اس وقت کے کام سے برکت مٹا دی جائے گی) (ابن ماجہ، امام احمد اور ابن حبان)

۷۹۵ ۱۸ وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ غَازِيًا وَّعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلٰى مِصْرَ فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ اِلَيْهِ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ يَا عُقْبَةُ قَالَ شُغِلْنَا قَالَ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ اَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَالَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلٰى اَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت مرثد بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جب جہاد کی غرض سے تشریف لائے تو اس زمانہ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حاکم مصر تھے امیر مصر عقبہ نے نماز مغرب میں کچھ دیر کی حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور فرمایا کہ اے عقبہ یہ کیسی نماز ہے عقبہ نے جواب دیا کہ ہم (حکومت کے) کاموں میں مشغول تھے (اور یہ بھی عبادت ہے اس وجہ سے دیر ہو گئی) ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کو نہیں سنا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت ہمیشہ بھلائی پر رہے گی یا یوں فرمایا کہ میری امت اسلام کی اصلی حالت پر رہے گی جب تک کہ نماز مغرب کے ادا کرنے میں اس قدر تاخیر نہ کرے کہ ستارے چمکنے لگیں (ابوداؤد)

۷۹۶ ۱۹ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ مَعَ سُقُوْطِ الشَّمْسِ بَادِرُوْا بِهَا طُلُوْعَ النَّجْمِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز مغرب کو غروب آفتاب کے ساتھ ہی پڑھا کرو اور اس کی ابتدا تاروں کے نکلنے سے پہلے کیا کرو (اس کی روایت طبرانی نے الکبیر میں کی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

۷۹۷/۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَبْلَ طُلُوْعِ النَّجْمِ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز مغرب کی ابتداء تارہ نکلنے سے پہلے کیا کرو۔ (امام احمد اور دار قطنی)

۷۹۸/۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا الْمَغْرِبَ حِيْنَ فِطْرِ الصَّائِمِ مُبَادَرَةَ طُلُوْعِ النَّجْمِ۔
(رَوَاهُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز مغرب تارے نکلنے سے پہلے اس وقت پڑھا کرو جب روزے دار کے افطار کا وقت آجاتا ہے (ابن ابی شیبہ)

۷۹۹/۲۲ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھا کرتے تھے اور ہم میں سے کوئی شخص نماز کے بعد واپس ہوتا (تو ایسی روشنی میں واپس ہوتا تھا) کہ اس کو اپنے تیر کا نشانہ دکھائی دیتا۔ (بخاری اور مسلم)

۸۰۰/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِّلُوْا صَلٰوةَ النَّهَارِ فِيْ يَوْمِ غَيْمٍ وَأَخِّرُوا الْمَغْرِبَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ فِيْ مَرَاسِيْلِهٖ قَالَ الْعَزِيْزِيُّ إِسْنَادُهٗ قَوِيٌّ مَعَ إِرْسَالِهٖ وَحَسَّنَهٗ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ بِالرَّمْزِ۔

حضرت عبد العزیز بن رفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابر کے دنوں میں دن کی نمازیں جلدی پڑھا کرو اور مغرب کی نماز میں دیر کیا کرو۔ اس کی روایت ابوداؤد نے اپنے مراسیل میں کی ہے عزیزی نے کہا کہ اس حدیث کی سند قوی ہے باوجودیکہ یہ مرسل ہے اور جامع صغیر نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

۸۰۱/۲۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهٖ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انھیں یہ حکم دیتا کہ وہ نماز عشاء میں تہائی شب یا آدھی رات تک تاخیر کریں (اس کی روایت امام احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۸۰۲/۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز عشاء کو (سفید) شفق غائب

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہونے کے بعد سے رات کے پہلی تہائی تک پڑھ لیا کرتے تھے (بخاری اور مسلم)

۸۰۳/۲۶ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلَاةَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں اس نماز یعنی نماز عشاء کے وقت سے بخوبی واقف ہوں۔ نماز عشاء کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیسری تاریخ کا چاند ڈوبنے کے وقت ادا فرمایا کرتے تھے (اس کی روایت ابوداؤد اور دارمی نے کی ہے)

۸۰۴/۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ اِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ فَلَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ شَغَلَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ تَثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم ایک رات عشا کی نماز کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیر تک انتظار کرتے رہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت باہر تشریف لائے جب کہ رات کا ایک تہائی حصّہ گذر چکا تھا یا اس کے بعد تشریف لائے معلوم نہیں کہ تشریف آوری میں کیا چیز مانع تھی؟ کوئی خانگی ضرورت تھی یا کچھ اور؟ بہر حال تشریف لا کر ارشاد فرمایا تم لوگ ایک ایسی نماز کا انتظار کر رہے ہو کہ تمھارے علاوہ دیگر مذاہب والوں میں سے کوئی اس وقت نماز کے انتظار میں نہیں ہے اگر میری امت پر بار نہ گذرتا تو میں ان کو اسی وقت اس نماز کو پڑھایا کرتا۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم دیا تو مؤذن نے نماز کی تکبیر کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔ (مسلم)

۸۰۵/۲۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِّنْ صَلَاتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانچوں نمازوں کو (اوقات کے لحاظ سے) تقریباً تمھاری نمازوں کی طرح ادا فرمایا کرتے تھے اور عشاء کی نماز میں تمھاری نماز کے وقت سے کچھ تاخیر فرمایا کرتے اور نمازوں کو (قراءت کے اعتبار سے) ہلکی پڑھایا کرتے تھے (نہ کہ ارکان کے اعتبار سے) (مسلم)

۸۰۶/۲۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْعَتَمَۃِ فَلَمْ یَخْرُجْ حَتّٰی مَضٰی نَحْوًا مِّنْ شَطْرِ اللَّیْلِ فَقَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَکُمْ فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّکُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوۃَ وَلَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِیْفِ وَسَقَمُ السَّقِیْمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوۃَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ۔

وسلم کے ساتھ نماز عشاء پڑھنے کے ارادے سے جمع ہوئے آپ باہر تشریف نہیں لائے یہاں تک کہ تقریباً نصف شب گذر گئی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہو تو ہم اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ اس وقت نماز پڑھ چکے ہیں اور اپنی اپنی خوابگاہوں میں آرام کر رہے ہیں اور تم جب سے نماز کا انتظار کر رہے ہو، اس وقت سے نماز ہی میں ہو۔ (اور تم کو برابر نماز کا ثواب مل رہا ہے) اور اگر ضعیف کے ضعف کا اور بیمار کی بیماری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس نماز میں نصف شب تک تاخیر کرتا (ابوداؤد اور نسائی)

۸۰۷/۳۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ حَتّٰی یَفُوْتَهٗ وَقْتُهَا فَلَا نَامَتْ عَیْنُهٗ رَوَاہُ ابْنُ عَسَاکِرَ مُرْسَلًا۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز عشاء سے غافل ہو کر سو گیا اس طرح کہ اس کا وقت گذر جائے تو خدا کرے اس کو نیند نہ آئے (اس کی روایت ابن عساکر نے مرسلاً کی ہے)

۸۰۸/۳۱ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ وَلَیْسَ عِنْدَ النَّسَائِیِّ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ حَدِیْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز فجر روشنی پھیلنے پر پڑھو کیونکہ یہ بہت بڑے اجر کا باعث ہے (اس کی روایت ترمذی، ابوداؤد اور دارمی نے کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۸۰۹/۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَوِّرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز فجر روشنی میں ادا کرو کیونکہ یہ بڑے اجر کا باعث ہے (اس کی روایت طبرانی نے الکبیر میں کی ہے)

۸۱۰/۳۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ یُغْفَرْ لَکُمْ۔

(رَوَاہُ الدَّیْلَمِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز فجر سپیدی پھیلنے پر ادا کرو اس سے تمہارے گناہ بخشے جائیں گے۔ (دیلمی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۸۱۱/۳۴ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ اَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَاِنَّہٗ خَیْرٌ لَّکُمْ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے بلال! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) صبح کی نماز سپیدی پھیلنے پر پڑھو یہ تمہارے لیے بہتر ہے (اس کی روایت طبرانی نے الکبیر میں کی ہے)

۸۱۲/۳۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَوَّرَ بِالْفَجْرِ نَوَّرَ اللّٰہُ فِیْ قَبْرِہٖ وَقَلْبِہٖ وَقَبِلَ صَلَاتَہٗ۔ (رَوَاہُ الدَّیْلَمِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو فجر کی نماز روشنی پھیلنے پر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو اور اس کے دل کو روشن کر دیتے ہیں اور اس کی نماز قبول فرما لیتے ہیں۔ (دیلمی)

۸۱۳/۳۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ عَلَی الْفِطْرَۃِ مَا اَسْفَرُوْا بِصَلٰوۃِ الْفَجْرِ رَوَاہُ الْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت فطرت اسلام یعنی اسلام کی اصلی حالت پر اس وقت تک قائم رہے گی جب تک وہ فجر کی نماز روشنی پھیلنے پر ادا کرتی رہے (اس کی روایت بزار نے کی ہے اور طبرانی نے بھی الاوسط میں کی ہے۔

۸۱۴/۳۷ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ حَتّٰی یَرَی الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِھِمْ رَوَاہُ الطَّیَالِسِیُّ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز صبح کو اس قدر روشنی پھیلنے پر ادا کرو کہ لوگ اپنے تیروں کے نشانوں کو دیکھ سکیں (طیالسی)

۸۱۵/۳۸ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَوِّرُوْا بِالصُّبْحِ بِقَدْرِ مَا یُبْصِرُ الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِھِمْ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبح کی نماز ادا کرنے میں اس قدر روشنی آنے دو کہ لوگ اپنے تیر کے نشانوں کو دیکھ سکیں (اس کی روایت طبرانی نے الکبیر میں کی ہے)

۸۱۶/۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤَخِّرُ الْفَجْرَ کَاِسْمِھَا رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ۔

حضرت عبد اللہ بن محمد بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر میں اس کے نام کی طرح

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

تاخیر فرماتے تھے (فجر کے معنی یہ ہیں کہ تاریکی پھٹ جائے سفیدی پھیلنے لگے) (اس کی روایت طحاوی نے سند صحیح کے ساتھ کی ہے)

ف: نماز فجر کا وقت طلوع یا انتشار صبح صادق سے ہے علی اختلاف المشائخ۔ انتہا نماز فجر کی شمس کا اول کنارہ طلوع ہونے پر ہے۔ ہمارے علماء کے نزدیک آدمیوں کو ہمیشہ ہر زمان اور ہر مکان میں اسفار یعنی نماز فجر کو خوب روشن کر کے پڑھنا سنّت ہے۔ سوا یوم النحر کے کہ حجاج کرام کو اس دن مقام مزدلفہ میں تغلیس یعنی نماز فجر اندھیرے میں پڑھنی سنّت ہے کماصرح بہ فی عامۃ کتبھم

اسفار بالفجر کے بارے میں بے شمار احادیث ہیں) احادیث صریحہ معتبرہ وارد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی ابن حبان اور طبرانی وغیرہ کتب میں مذکور ہے ولفظ الطبرانی فکلما اسفرتم بالفجر فانہ اعظم للاجر ولفظ ابن حبان کلما اصبحتم بالصبح فانہ اعظم لاجورکم۔ ان الفاظ کا حاصل یہ ہے کہ جس قدر تم اسفار میں مبالغہ کرو گے ثواب زیادہ پاؤ گے اور طبرانی وابن عدی نے اسی صحابی رسول (یعنی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کیا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبلال یا بلال نادِ بصلوٰۃ الصبح الفجر حتی یبصر القوم مواقع نبلھم من الاسفار" رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے ارشاد فرمایا۔ اے بلال! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فجر کی اذان اس وقت دیا کرو جب لوگ اپنے تیر گرنے کی جگہیں دیکھ لیں بسبب روشنی کے۔ یہ بات اس وقت حاصل ہوگی جب صبح خوب روشن ہو جائے گی جب اذان ایسے وقت میں ہوگی تو نماز تو اس سے بھی زیادہ روشنی میں ہوگی۔ حکمت فقہی اس بات میں یہ ہے کہ اسفار میں تکثیر جماعت ہے جو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مطلوب و محبوب ہے۔ اور تغلیس میں تقلیل اور لوگوں کو مشقت میں ڈالنا ہے اور یہ دونوں ناپسند و مکروہ ہیں۔

حد اسفار کیا ہے؟ کتب فقہ بدائع وسراج وہاج سے ثابت ہے کہ وقت فجر کے دو حصے کئے جائیں۔ پہلے حصے میں تغلیس اور دوسرے میں اسفار ہے۔ امام حلوائی اور قاضی امام ابو علی نسفی وغیرھما عامہ مشائخ فرماتے ہیں کہ ایسے وقت میں نماز فجر شروع کی جائے کہ نماز بقرأت مسنونہ ترتیل اور اطمینان کے ساتھ پڑھ لے۔ اس کے بعد اگر کوئی نمازی حالت نماز میں حدث پر متنبہ ہو تو وضو کر کے پھر اسی طرح نماز قرأت مسنونہ ترتیل واطمینان کے ساتھ پڑھ سکے۔ اور ہنوز آفتاب طلوع نہ کرے (فتاوی رضویہ ج ۲)

۸۱۷ وعن ابراھیم قال ما اجتمع اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی شیء ما اجتمعوا علی التنویر۔

(رواہ الطحاوی)

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کا اتفاق کسی چیز پر اس طرح نہیں ہوا جیسا کہ نماز فجر کے خوب روشنی میں ادا کرنے پر ہوا ہے۔ (طحاوی)

ف: مذکورہ بالا حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز فجر اسفار یعنی سفیدی میں ادا کی جائے اس بارے میں یہ واضح رہے کہ نماز فجر کے ادا کرنے میں اس قدر تاخیر نہ ہو کہ طلوع آفتاب کا شک ہونے لگے بلکہ نماز فجر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کو اسفار یعنی ایسی سفیدی میں ادا کرنا مستحب ہے کہ بہ ترتیل کم و بیش چالیس آیتوں کے ساتھ نماز ختم ہونے پر اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو دوسری مرتبہ نماز فجر اسی طرح ادا کی جا سکے جیسے کہ پہلی مرتبہ ادا کی تھی۔

(ملتقی الابحر)

۸۱۸/۴۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلَاتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا بِغَلَسٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ہمیشہ ہر نماز اس کے مستحب وقت پر ادا فرمایا کرتے تھے (البتہ میں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے حج کے موقعہ پر دو نمازیں مغرب اور فجر ان کے مستحب وقت سے ہٹا کر اس طرح ادا فرمائی ہیں) کہ مزدلفہ میں نماز مغرب کو (اس کے مستحب وقت سے ہٹا کر) عشاء کے ساتھ ادا فرمایا اور (اسی طرح) نماز فجر کو اس کے مستحب وقت (اسفار) سے ہٹا کر غلس یعنی تاریکی میں ادا فرمایا۔

۸۱۹/۴۲ وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ حَجَّ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَمَرَنِيْ عَلْقَمَةُ اَنْ اَلْزَمَهٗ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ مُزْدَلِفَةَ وَطَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ اَقِمْ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا رَاَيْتُكَ تُصَلِّيْ فِيْهَا قَطُّ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّيْ هٰذِهٖ يَعْنِيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَّقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَاْتِي النَّاسُ مِنْ مُّزْدَلِفَةَ وَصَلٰوةُ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَنْزِغُ الْفَجْرُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبد الرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کو تشریف لائے مجھے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ساتھ رہوں مزدلفہ کی رات (جب دسویں ذوالحجہ کی) صبح صادق طلوع ہونے لگی تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اقامت کہو میں نے عرض کیا اے ابو عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے کبھی آپ کو اس طرح تاریکی میں نماز فجر ادا کرتے نہیں دیکھا ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے ہی اس دن کی نماز فجر کو اس جگہ ایسے وقت پر ہی ادا فرمایا کرتے تھے۔ پھر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دو نمازیں ہیں جو اپنے مستحب وقت سے ہٹا کر ادا کی جاتی ہیں۔ ایک تو مغرب کی نماز ہے جو اپنے مستحب

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وقت سے ہٹا کر (عشاء کے ساتھ) اس وقت پڑھی جاتی ہے جب لوگ (عرفات سے) مزدلفہ کو پہنچ جاتے ہیں، اور دوسری نماز فجر ہے جو صبح صادق ہوتے ہی تاریکی میں پڑھی جاتی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے (طحاوی)

۸۲۰/۴۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی رات کی آخری نماز وتر کو قرار دو (مسلم)

ف: اس حدیث میں جو ارشاد ہوا کہ رات کی نمازوں میں آخری نماز وتر ہونی چاہیے تو واضح رہے کہ یہ حکم مستحب ہے اس لیے وتر کے بعد اگر کوئی نماز ادا کرنا چاہے تو ادا کر سکتے ہیں کیونکہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت ادا فرمایا کرتے تھے (اشعۃ اللمعات) ۱۲

۸۲۱/۴۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مجھے میرے دلی دوست نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے (ایک ہر مہینے کے وسط میں) تین روزہ رکھنے کی (جس کو ایام بیض کہتے ہیں) اور دوسرے دو رکعت نماز چاشت ادا کرنے کی (جو نماز چاشت دعلم سے کم مقدار ہے اور آٹھ یا بارہ رکعت نماز چاشت کی پوری مقدار ہے۔) تیسری وصیت یہ فرمائی کہ میں سونے سے قبل نماز وتر ادا کر لیا کروں (مسلم اور بخاری)

۸۲۲/۴۵ وَعَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَرَاَيْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَمْ فِيْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ اَمْ فِيْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ رُبَّمَا اَوْتَرَ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ فِيْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ

حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ مجھے یہ بتائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنابت کا غسل اول شب میں کیا کرتے تھے یا آخر شب میں؟ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی اول شب غسل جنابت فرمایا ہے تو کبھی آخر شب میں۔ میں نے کہا اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں آسانی فرمادی ہے۔ پھر میں نے دریافت کیا اچھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ یَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ یَخْفُتُ قَالَتْ رُبَمَا جَهَرَ بِهٖ وَرُبَمَا خَفَتَ قُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْاَخِیْرَ۔

یہ تو فرمایئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز وتر اول شب میں ادا فرمانے تھے یا آخر شب میں؟ ام المؤمنین نے جواب دیا کہ کبھی اول شب میں آپ نے وتر ادا فرمائی ہے اور کبھی آخر شب میں، میں نے کہا اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں وسعت عطا فرمائی۔ پھر میں نے دریافت کیا اچھا یہ بھی بتایئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (نماز تہجد میں) قرآن آواز سے پڑھا کرتے تھے یا آہستہ؟ ام المؤمنین نے ارشاد فرمایا کہ کبھی آپ قرآن آواز سے پڑھتے تھے اور کبھی آہستہ میں نے کہا اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے دین میں آسانی کردی ہے (اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے اور ابن ماجہ نے صرف آخری فقرہ روایت کیا ہے)

۸۲۳/۴۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَّذٰلِكَ اَفْضَلُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو اندیشہ ہو کہ وہ اخیر رات نیند سے نہ اٹھ سکے گا تو وہ اول شب میں نماز وتر ادا کرلے اور جس کو امید ہو کہ وہ آخر شب میں اٹھ سکے گا تو وہ آخر شب میں نماز وتر ادا کرے کیونکہ آخر شب کی نماز میں رحمت کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اسی لیے آخر شب میں نماز وتر پڑھنا افضل ہے۔ (مسلم اور امام احمد)

۸۲۴/۴۷ وَعَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَشَارَ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ولید بن عیزر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے ابوعمرو شیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس گھر کے مالک نے ہمیں حدیث سنائی اور (یہ کہہ کر) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اعمال میں کونسا عمل اللہ تعالیٰ کے پاس زیادہ پسندیدہ ہے؟ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز اس کے (مستحب) وقت پر ادا کرنا اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد
کرنا (اللہ تعالیٰ کے پاس پسندیدہ ہیں) (نسائی)

٨٢٥ / ٤٨ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَّا تُؤَخِّرْهَا
الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ
وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے علی (رضی اللہ تعالیٰ
عنہ) تین چیزیں ہیں کہ ان میں دیر نہ کرو۔ (ایک) نماز کہ جب
اس کا (مستحب) وقت ہو جائے (تو پھر اس کی ادائیگی میں دیر
نہ کرنا) اور دوسرے جنازہ کہ جب وہ آجائے (تو اس کی
نماز میں دیر نہ کرو) اور تیسرے بے شوہر عورت کہ جب
اس کو مناسب خاوند مل جائے (تو اس کے نکاح کر دینے
میں دیر نہ کرو) (ترمذی شریف)

٨٢٦ / ٤٩ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ
مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلٰوةً لِّوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں (چونکہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کو ہمیشہ اس کے مستحب
وقت پر ادا فرماتے تھے اس لیے کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا
کہ) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی وفات
تک کسی ایک کو بھی اس کے آخری وقت میں ادا فرمایا
(ترمذی)

٨٢٧ / ٥٠ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كَانَتْ
عَلَيْكَ اُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اَوْ يُؤَخِّرُوْنَهَا
عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ صَلِّ
الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ
فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَالَ
الْعَلَّامَةُ الْعَيْنِيُّ حَدِيْثُ مَنْ اَدْرَكَ
رَكْعَةً مَنْسُوْخٌ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا اے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اُس زمانہ
میں تمہارا کیا حال ہوگا جب کہ تم پر ایسے حکام مسلط ہوں
گے جو نمازوں کو (ان کے آداب و شرائط کے لحاظ سے)
مردہ کر کے پڑھیں گے یا نمازوں کو اُن کے مستحب وقت
سے ہٹا کر مکروہ اوقات میں ادا کریں گے میں نے عرض
کیا حضور ایسے وقت کے لیے آپ مجھے کیا حکم دیتے
ہیں؟ تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ تم نمازوں کو ان کے مستحب وقت پر پڑھا کرو اور اگر
اسی نماز کو ان حکام کے ساتھ پھر پاؤ تو دوبارہ با جماعت
پڑھ لو کیوں کہ وہ بعد والی نماز تمہارے لیے نفل ہوگی مسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

ف : علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً والی حدیث ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث سے منسوخ ہے مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً والی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت اور اسی طرح غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت مل گئی اور اس نے باقی نماز کو طلوع یا غروب کے بعد ادا کرلیا تو اس کو فجر اور عصر کی پوری پوری نماز مل گئی من ادرك ركعة والی یہ حدیث حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکور الصدر حدیث سے متعارض ہورہی ہے کیونکہ من ادرك ركعة والی حدیث میں تاخیر صلوٰۃ کا جواز مذکور ہے اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکور الصدر حدیث سے تاخیر صلوٰۃ کا عدم جواز ثابت ہے اس لیے ضروری ہے کہ ان دونوں حدیثوں میں سے کوئی ایک حدیث منسوخ قرار پائے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اس وجہ سے منسوخ نہیں ہوسکتی کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ۸۲۷ سے بصراحت ثابت ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پوری عمر شریف میں کبھی کسی نماز میں تاخیر نہیں فرمائی بلکہ ہر نماز کو ہمیشہ اس کے مستحب وقت پر ادا فرمایا ہے اس لیے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکور الصدر حدیث ناسخ ہے اور من ادرك ركعة والی حدیث منسوخ۔

مَنْ ادرك رَكْعَةً والی حدیث کے منسوخ ہونے کی تفصیلی بحث اور مزید ناسخ حدیثوں کا ذکر "باب المواقیت" کی حدیث نمبر ۷۶۰ کے فائدہ میں مذکور ہے ملاحظہ فرمایا جائے۔ ۱۲

۸۲۸/۵۱ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي اُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ اَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُولَ اللهِ اُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد تم پر ایسے حکام مسلط ہوں گے جن کو بروقت نماز ادا کرنے سے ان کی دنیاوی مشغولیات اس طرح مانع ہوں گی کہ نماز کا وقت ہی گذر جائے گا اس لیے تم نماز کو اس کے مستحب وقت پر پڑھ لیا کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا میں (علیحدہ بروقت تنہا نماز پڑھ لینے کے بعد) ایسے امیروں کے ساتھ بھی نماز پڑھ لوں؟ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں پڑھ لو۔ (ابوداؤد)

۸۲۹/۵۲ وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ اَوِ الصُّبْحِ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا فَلَا يُعِيْدُ لَهُمَا غَيْرَ مَا قَدْ صَلَّاهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَّرَوَى الدَّارُ قُطْنِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ مَرْفُوعًا۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص نے مغرب یا صبح کی نماز تنہا پڑھ لی اور اس کے بعد یہ نمازیں باجماعت مل گئیں تو وہ ان دونوں نمازوں کو پھر دوبارہ نہ پڑھے (اس کی روایت امام مالک نے کی ہے اور دار قطنی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح اس حدیث کی روایت مرفوعًا کی ہے)

ف: ایسے زمانہ میں جب کہ حکام نمازوں میں تاخیر کر کے نمازوں کو مکروہ اوقات میں ادا کرتے ہوں تو مناسب یہ ہے کہ نمازیں تنہا مستحب اوقات میں ادا کر لی جائیں اور پھر حکام کے ساتھ نماز باجماعت میں نفل کی نیت سے شریک ہو جائیں، یہ واضح رہے کہ نفل کی نیت سے شرکت صرف ظہر اور عشاء کی حد تک رہے گی کیونکہ فجر اور عصر کے بعد نفل نمازیں جائز نہیں اور تنہا مغرب پڑھ لینے کے بعد نفل کی نیت سے مغرب کی نماز میں شرکت اس لیے ناجائز ہے کہ نفل نماز تین رکعت والی نہیں ہوا کرتی، اگر ایک رکعت کے اضافہ سے نفل کی چار رکعتیں پوری کر لی جائیں تو امام کی نماز کے خلاف ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ تنہا مغرب پڑھ لینے کے بعد نفل کی نیت سے مغرب کی جماعت میں شریک ہونا ناجائز ہے اگرچہ کہ مغرب کی نماز کے بعد نفل نمازیں ادا کر سکتے ہیں (اشعۃ اللمعات)

۸۳۰/۵۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی نماز کو بھول جائے یا اس نماز کو ادا نہ کر کے سوئے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ نماز جب یاد آئے (اور وہ مکروہ وقت نہ ہو) اسی وقت ادا کر لے اور دوسری روایت میں ہے کہ اس کا کفارہ اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ (بخاری اور مسلم)

ف: اس حدیث میں مذکور ہے کہ جو شخص کسی نماز کو بھول جائے یا نیند کی وجہ سے نماز ادا نہ کر سکے اور اس نماز کا وقت گزر جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب وہ اس نماز کو یاد کرے اُسی وقت پڑھ لے اس لیے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے استدلال کیا ہے کہ ممنوعہ اوقات میں قضا نمازوں کا ادا کرنا اس لیے جائز ہے کہ حدیث میں وارد ہے

کہ جب نماز یاد آ جائے پڑھ لے۔ چونکہ نماز ممنوعہ اوقات میں یاد آئی ہے۔ اس لیے ممنوعہ اوقات میں ہی نماز ادا ہونی چاہیے یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے لیکن ہمارے پاس ان اوقات ممنوعہ میں فوت شدہ نماز یاد بھی آ جائے تو اس کا ان اوقات میں ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے خواہ وہ نماز قضا ہو یا ادا ہو یا نفل۔ اس حدیث سے ہمارے پاس فوت شدہ نماز کے یاد آتے ہی اس کا وجوب ثابت ہوتا ہے نہ کہ اس نماز کا اسی وقت ادا کرنا، اور چونکہ دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ ممنوعہ اوقات کی حدیث پر عمل کرتے ہوئے فوت شدہ نمازوں کو ممنوعہ اوقات میں ادا نہیں کیا جائے گا بلکہ ممنوعہ اوقات کے بعد وہ نمازیں ادا ہوں گی اور یہی وہ صورت ہے جس سے دونوں حدیثوں پر عمل ہو جاتا ہے اس کے برخلاف حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث پر عمل کر کے ممنوعہ اوقات میں فوت شدہ نمازوں کے یاد آتے ہی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فوراً انہی اوقات میں نمازیں ادا کرلی جائیں تو اس حدیث پر عمل ہو جاتا ہے مگر ممنوعہ اوقات والی حدیث پر عمل نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں ہمارے قول کی تائید حدیث تعریس سے بھی ہوتی ہے جو آگے آرہی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم راستہ میں آرام فرما ہوئے یہاں تک کہ سورج نکل پڑا اور نماز فجر قضاء ہو گئی۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ فوراً سب اس جگہ سے کوچ کریں۔ چنانچہ آگے جاکر سورج کے بلند ہونے کے بعد فوت شدہ نماز فجر ادا کی گئی۔ اگر ممنوعہ اوقات میں نماز کے یاد آتے ہی نماز کا اسی وقت پڑھ لینا جائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس موقع پر طلوع آفتاب کے ساتھ ہی نماز پڑھ کر آگے کوچ فرماتے لیکن حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا نہیں فرمایا جو حنفی مسلک پر قوی دلیل ہے (عمدۃ القاری) ۱۲

۸۳۱/۵۴ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقْظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (کسی وقت) نیند کی وجہ سے (کسی نماز کا وقت گذر جائے) تو کوئی قصور نہیں (بروقت نماز نہ پڑھنے کا گناہ تو نہیں ہوگا۔ مگر نماز کی قضاء ضروری ہوگی) البتہ بیداری میں (کسی وجہ سے کوئی نماز فوت ہو جائے) تو (ایسا شخص) قصور وار ہوگا (کہ اس نماز کی قضا بھی لازم ہوگی اور گناہ بھی ہوگا) اس لیے تم میں سے کوئی شخص کسی نماز کو بھول جائے یا اتنی دیر سویا رہے کہ اس نماز کا وقت گذر جائے تو جب یاد آجائے (اور مکروہ وقت نہ ہو) نماز ادا کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے "وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ" میرے (خوف) سے جب نماز یاد آجائے تو ادا کرلیا کرو۔ (مسلم)

۸۳۲/۵۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے تو وہ وتر کو اس وقت پڑھ لے جب یاد آجائے یا جب نیند سے بیدار ہو (اور مکروہ وقت نہ ہو) (ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ)

ف: اس حدیث میں وتر کے فوت ہو جانے پر ارشاد ہو رہا ہے فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ یعنی جب نماز وتر یاد آجائے تو پڑھ لے اور یہی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ۸۳۰ میں فرض نماز کے بھول جانے پر بھی اسی قسم کے الفاظ وارد ہیں اور وہ یہ ہیں اَنْ يُّصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا یعنی جب نماز کو یاد کرے تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اسی وقت پڑھ لے، جب وتر کے لیے ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جیسے فرض نماز کے لیے تو اس سے وتر کا وجوب ثابت ہوتا ہے ۱۲

**۸۳۳/۵۶ وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَفَلَ مِنْ خَيْبَرَ اَسْرٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِكْلَأْ لَنَا الصُّبْحَ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ وَكَلَأَ بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اسْتَنَدَ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ مُقَابِلُ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ مِّنَ الرَّكْبِ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ بِنَفْسِيَ الَّذِيْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوْا فَبَعَثُوْا رَوَاحِلَهُمْ فَاقْتَادُوْا شَيْئًا ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ ثُمَّ قَالَ حِيْنَ قَضَى الصَّلٰوةَ مَنْ نَّسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّمُسْلِمٌ وَّقَالَ عُلَمَاءُنَا اِنَّ اقْتِيَادَهُمْ وَخُرُوْجَهُمْ مِّنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ كَانَ لِاَنَّهٗ اِنْتَبَهَ حِيْنَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوْعِهَا وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا فَلَا يَجُوْزُ اَدَاءُ الْفَائِتَةِ فِي السَّاعَاتِ الَّتِيْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا وَخَصَّ الذِّكْرَ بِالذِّكْرِ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ۔

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خیبر سے واپس ہوئے تو رات بھر چلتے رہے، یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ باقی رہ گیا تو آرام کے لیے ایک مقام پر اتر پڑے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا اے بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم بیدار رہ کر صبح کی نماز کے لیے ہم کو بیدار کر دو، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سو گئے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاں تک ہو سکا بیدار رہے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سواری سے ٹیک لگا کر مشرق کی طرف رُخ کر کے بیٹھے رہے یہاں تک کہ ان کو بھی نیند آگئی اور دھوپ آنے تک نہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور نہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نہ کوئی صحابی قافلہ سے جاگ سکے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے اٹھے اور فرمایا اے بلال! حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی اسی نے سلا دیا جس نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو سلا دیا تھا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کجاوے کسو اور یہاں سے چلو تو سب نے اپنی اپنی سواریوں کو اٹھایا کجاوے کس دیئے اور کچھ دُور چلے اور جب آفتاب ایک نیزہ بلند ہو گیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا حکم دیا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان کہی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کی دو سنتیں اطمینان کے ساتھ ادا فرمائیں

اور

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کو اقامت کا حکم دیا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب کو نماز صبح کی قضا پڑھائی اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی نماز کو (اس طرح) بھول جائے (کہ نماز قضا ہوگئی) تو وہ فوت شدہ نماز کی قضا اس وقت ادا کرلے جب اس کو یاد آجائے (اور وہ مکروہ وقت نہ ہو) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے "اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِلذِّکْرٰی" (جب نماز یاد آجائے تو پڑھ لیا کرو) (اس آیت کا ترجمہ للذکری رار کے فتح اور الف مقصورہ کی قراءت کے لحاظ سے ہے جس کی تحقیق ذیل کے فائدہ نمبر (۱) میں آرہی ہے) (اس کی روایت امام مالک اور مسلم نے کی ہے)

ف: واضح ہو کہ "اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِی" میں دو قراءت ہیں ایک لِذِکْرِی (رار کے زیر اور یار متکلم کے ساتھ) اور دوسرے لِلذِّکْرٰی (رار کے زبر اور الف مقصورہ کے ساتھ) ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ۸۳۲ میں پہلی قراءت لِذِکْرِی کے لحاظ سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ اور سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ۸۳۴ میں دوسری قراءت لِلذِّکْرٰی کے لحاظ سے ترجمہ کیا گیا ہے تحقیق یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں اس آیت سے جو استدلال فرمایا ہے۔ وہ دوسری قراءت کی بنا پر ہے جو راوی کے تصرف سے لِذِکْرِی ہوگیا ہے۔ چنانچہ ابوداؤد نے اسی روایت میں لِلذِّکْرٰی کہا ہے اور ابن شہاب جن کو زہری کہا جاتا ہے اور جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ بھی لِلذِّکْرٰی کی قراءت پڑھا کرتے تھے

ف: اس حدیث میں مذکور ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اپنی سواریوں کو اس مقام سے لے کر چلے یہاں تک کہ اس وادی سے باہر ہوگئے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ فوت شدہ نماز کو وہیں ادا کرتے اور پھر روانہ ہوتے، ایسا نہ کرکے وہاں سے روانہ ہوئے اور نماز اس وقت ادا فرمائی جب کہ آفتاب ایک نیزہ بلند ہوچکا تھا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ممنوعہ اوقات میں نماز یاد آتے ہی نماز نہیں پڑھنا چاہیے بلکہ ممنوع وقت گذرنے کے بعد فوت شدہ نماز کو ادا کرنا چاہیئے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ (عمدۃ القاری) ۱۲

۸۳۴/۵۷ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ فَيَسْتَيْقِظُ وَقَدْ طَلَعَ مِنَ الشَّمْسِ شَيْءٌ قَالَا لَا يُصَلِّيْ حَتّٰى تَنْبَسِطَ الشَّمْسُ۔ (رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرات حکم اور حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو سوتا رہا یہاں تک کہ نماز فجر کا وقت گذر گیا اور ایسے وقت بیدار ہوا کہ آفتاب کا کچھ حصہ طلوع ہوچکا تھا۔ دونوں نے جواب دیا کہ وہ اس

وقت تک نماز نہ ادا کرے جب تک کہ آفتاب بلند نہ ہو جائے (امام طحاوی)

**۸۳۵/۵۸** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلَمْ يَذْكُرْهَا اِلَّا وَهُوَ مَعَ الْاِمَامِ فَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُعِدِ الَّتِيْ نَسِيَ ثُمَّ لِيُعِدِ الَّتِيْ صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيْ وَالْبَيْهَقِيُّ وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ وَالْخَطِيْبُ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسا (صاحب ترتیب) شخص جو کسی نماز کو بھول جائے اور اس قضاء نماز کو ادا کئے بغیر دوسری نماز میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے (فوت شدہ نماز جماعت میں شریک ہونے تک یاد نہ آئی اور شریک ہونے کے بعد یاد آگئی) اور اس نے امام کے ساتھ پوری نماز ادا کی اور سلام پھیرا (اب اس کا حکم یہ ہے کہ) نماز باجماعت سے فراغت کے بعد پہلے اس فوت شدہ نماز کو ادا کرے جس کو بھول گیا تھا اور اس نماز کو دہرائے جس کو امام کے ساتھ پڑھا ہے (دارقطنی بیہقی، طبرانی اور خطیب)

ف: یہ حدیث اور اس کے بعد والی حدیثیں صاحب ترتیب کے احکام سے متعلق ہیں جو فوت شدہ نمازوں کو ادا کرنا چاہتا ہے۔ اس بارے میں مذہب حنفی یہ ہے کہ وقتیہ نماز صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ قضاء نماز کے لیے ادا کی جائے کیونکہ صاحب ترتیب کے لیے اس طرح فرض ہے کہ وہ پہلے قضا نماز ادا کرے پھر وقتی نماز ادا کرلے، اس کی وضاحت نہایت شرح وبسط سے ابن الہمام نے فتح القدیر اور صاحب بحر الرائق نے شرح المنار میں کی ہے۔ تفصیل کے لیے ان کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ ۱۲

**۸۳۶/۵۹** وَعَنْ حَبِيْبٍ وَّكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَنَسِيَ الْعَصْرَ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ هَلْ رَاَيْتُمُوْنِيْ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَلَّيْتَهَا فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَنَقَضَ الْاُوْلٰى ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ۔

حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی ہیں ان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز مغرب ادا فرمائی اور نماز عصر ادا کرنا بھول گئے تھے۔ (غالباً یہ واقعہ کسی جنگ کا ہے) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دریافت فرمایا کہ کیا تم لوگوں نے مجھے نماز عصر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! آپ نے نماز عصر نہیں پڑھی ہے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم دیا تو مؤذن نے اذان دی پھر اقامت کہی اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اور عصر کے بغیر جو مغرب کی نماز پڑھی گئی تھی اس کو شمار میں نہ لاکر دوبارہ نماز مغرب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ادا فرمائی (امام احمد، طبرانی اور ابو نعیم)

**۸۳۷/۶۰** وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَّقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُّ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَصَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مشرکین قریش کو خندق کی لڑائی کے موقعہ پر برا بھلا کہنے لگے اور وجہ یہ بتائی کہ یارسول اللہ! میں آفتاب غروب ہونے کے قریب تک نماز عصر ادا نہ کرسکا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخدا میں نے بھی نماز عصر نہیں پڑھی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم بطحان کی وادی میں اترے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور ہم سب نے بھی وضو کیا (اور اس وقت تک) آفتاب غروب ہوچکا تھا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے نماز عصر ادا فرمائی اور اس کے بعد نماز مغرب پڑھی (بخاری اور مسلم)

**۸۳۸/۶۱** وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ نَّسِيَ الظُّهْرَ فَذَكَرَهَا وَهُوَ فِي الْعَصْرِ قَالَ يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ ثُمَّ يُصَلِّي الْعَصْرَ۔

(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے (صاحب ترتیب) شخص کے متعلق (دریافت کیا گیا) جو نماز ظہر بھول گیا ہو، اور عصر کی نماز میں شریک ہوگیا اور اس کو نماز عصر میں ظہر کی نماز یاد آگئی تو حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ عصر کو توڑ دے اور ظہر کی نماز پہلے پڑھ لے۔ اس کے بعد عصر ادا کرے (امام طحاوی)

---

**۸۳۹/۶۲** وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا وَّقَالَ عَلِيُّ نِ الْقَارِيُّ يَعْنِيْ قَبْلَ فَرْضِ الصُّبْحِ اِذَا كَانَ صَاحِبَ تَرْتِيْبٍ اِنْ اَمْكَنَ وَاِلَّا فَبَعْدَهٗ وَلَوْ اٰخِرَ الْعُمُرِ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز وتر نہ پڑھ کر سوئے اور رات میں ادا نہ کرسکے اور وہ صاحب ترتیب ہے) تو وہ وتر کو صبح صادق ہونے کے بعد (نماز فجر کے پہلے) پڑھ لے (اس کی روایت ترمذی نے مرسلاً کی ہے)۔

ف: اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ صاحب ترتیب کے لیے جس طرح فرض نمازوں کی قضاء کے موقع پر قضاء اور وقتیہ نمازوں کے درمیان ترتیب کا قائم رکھنا فرض ہے (کہ وہ پہلے قضاء ادا کرے پھر وقتیہ نماز) اسی طرح صاحب ترتیب کے لیے یہ بھی فرض ہے کہ وتر اور فرض نمازوں کے درمیان ترتیب قائم رکھے مثلاً کسی صاحب کی نماز وتر فوت ہوگئی اور فجر کا وقت شروع ہوگیا تو ایسے صاحب ترتیب کے لیے ضروری ہے کہ وہ پہلے وتر کی قضاء پڑھے پھر فجر کے فرض ادا کرے یہ مضمون شرح وقایہ سے ماخوذ ہے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

٨٤٠/٦٣ وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الْمُشْرِكِیْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ یَّوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰی ذَهَبَ مِنَ اللَّیْلِ مَاشَآءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعِشَآءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَرَوَی ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشرکین نے خندق کی لڑائی کے موقع پر چار نمازوں سے روک رکھا تھا (اس لیے چار نمازیں ادا نہ کرسکے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں جہاں تک منظور تھا رات کا کچھ حصہ گذر گیا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے اذان دی پھر اقامت کہی اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی، پھر اقامت ہوئی اور نماز عصر ادا فرمائی پھر اقامت ہوئی اور مغرب ادا فرمائی پھر اقامت ہوئی اور عشاء کی نماز ادا فرمائی (ترمذی، نسائی، ابن حبان اور بزار نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

وَقَالَ عُلَمَآءُنَا بِهٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ احْتَجَّ اَصْحَابُنَا فِیْ فَرْضِیَّۃِ التَّرْتِیْبِ بَیْنَ الْوَقْتِیَّاتِ وَالْفَوَائِتِ وَبَیْنَ الْفَوَائِتِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ۔

ہمارے علما نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے کہ صاحب ترتیب کے لیے وقتیہ نمازوں اور قضاء نمازوں کے درمیان ترتیب کا قائم رکھنا فرض ہے اس طرح کہ پہلے قضاء نماز ادا کی جائے پھر وقتیہ اور اسی طرح قضاء نمازوں کے درمیان بھی ترتیب کا لحاظ رکھنا فرض ہے۔

ف: اگر کسی صاحب ترتیب کی نماز صبح فوت ہو جائے اور وہ ظہر تک اس کو ادا نہ کرسکے تو وہ ظہر کے وقت پہلے نماز فجر ادا کرے اور اس کے بعد نماز ظہر ادا کرے، اور اسی طرح کسی صاحب ترتیب کی فجر اور ظہر دونوں قضا ہوں تو اس کو چاہیے کہ پہلے فجر کی قضا ادا کرے پھر ظہر کی قضا ادا کرے۔ صاحب ترتیب کے بارے میں مزید توضیح یہ ہے کہ کسی شخص کی دو یا تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہوگئیں اور ان نمازوں کے سوا اس کے ذمہ کسی اور نماز کی قضا باقی نہیں ہے یعنی عمر میں سن بلوغ سے کبھی کوئی نماز فوت نہیں ہوئی اور اگر فوت ہوئی تو اس کی قضا کرلی ایسا شخص صاحب ترتیب ہے اور ایسے شخص کے لیے ادا نماز کا پڑھنا اس وقت تک درست نہیں جب تک کہ وہ ان پانچوں فوت شدہ نمازوں کی قضاء نہ پڑھ لے اور ایسا شخص ان فوت شدہ نمازوں میں بھی لازماً ترتیب رکھے گا۔ یعنی جو نماز سب سے اول فوت ہوئی ہے پہلے اس کی قضاء پڑھے، پھر اس کے بعد والی، پھر اس کے بعد والی اس طرح ترتیب سے پانچوں کی قضا پڑھے مثلاً کسی سے دن بھر کی پانچوں نمازیں فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشا فوت ہوگئیں تو یہ صاحب ترتیب ہونے کی وجہ سے پہلے فجر، پھر ظہر، پھر عصر، پھر مغرب اور پھر عشا ترتیب سے پڑھے، اگر اس نے پہلے فجر کی قضاء نہیں پڑھی بلکہ ظہر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

کی قضا پڑھ لی یا عصر کی قضا کی یا ان پانچوں نمازوں میں سے بلا لحاظ ترتیب کوئی اور نماز ادا کرلی تو یہ نماز درست نہیں ہوئی اور اس شخص کے لیے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔ البتہ کسی شخص کی چھ نمازیں فوت ہوجائیں تو ایسا شخص صاحب ترتیب نہیں رہا۔ اب وہ ان فوت شدہ نمازوں کی قضا سے پہلے ادا نماز پڑھ سکتا ہے اور ایسے شخص کے لیے فوت شدہ نمازوں میں بھی ترتیب ضروری نہیں ہے ۱۲

---

# بَابُ فَضَائِلِ الصَّلٰوةِ
# باب فضائل الصّلاۃ

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی۔"
(کنز الایمان پ۲ سورہ البقرہ آیت ۲۳۹)

ف: یعنی پنجگانہ فرض نمازوں کو ان کے اوقات پر ارکان و شرائط کے ساتھ ادا کرتے رہو۔ اس آیت میں پانچوں نمازوں کی فرضیت کا بیان ہے۔ اولاد و ازواج کے مسائل و احکام کے درمیان نماز کا ذکر فرمانا اس نتیجہ پر پہنچانا ہے کہ ان کو ادائے نماز سے غافل نہ ہونے دو۔ نماز کی پابندی سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے جس کے بغیر معاملات کا درست ہونا متصور نہیں ہے۔

ف: حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ اور جمہور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مذہب یہ ہے کہ اس سے نماز عصر مراد ہے۔ اور احادیث بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔

۸۴۱ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمارۃ بن رویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ہر وہ شخص جو طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے قبل کی نمازوں یعنی فجر اور عصر کو پابندی سے ادا کرتا ہو وہ ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم شریف)

۸۴۲ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دونوں ٹھنڈے وقت کی نمازوں کو پڑھتا رہتا ہے (وہ بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہوگا) ٹھنڈے وقت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کی نمازوں سے مراد فجر اور عصر یا فجر اور عشاء ہیں)

(بخاری و مسلم)

۸۴۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلَائِکَةٌ بِاللَّیْلِ وَمَلَائِکَةٌ بِالنَّهَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمھارے پاس باری باری رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے (بندوں کے اعمال لکھنے اور لے جانے کے لیے) آتے رہتے ہیں اور وہ فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں یکجا جمع ہوتے ہیں (فجر کے وقت اس لیے جمع ہوتے ہیں کہ ان میں ایک جماعت رات کے اعمال لے جاتی ہے اور دوسری جماعت دن کے اعمال لکھنے کے لیے آتی ہے اور اسی طرح عصر کے وقت جمع ہو کر ایک جماعت تو دن کے اعمال لے جاتی ہے اور دوسری جماعت رات کے اعمال لکھنے کے لیے آتی ہے) پھر وہ فرشتے جو تمھارے پاس رات گذارتے ہیں وہ اوپر جاتے ہیں تو ان سے پروردگار عالم باوجودیکہ اپنے بندوں کے حالات سے ان سے زیادہ باخبر ہیں دریافت فرماتے ہیں کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ ہم ان کو اس حالت میں چھوڑ آئے کہ وہ نماز (فجر) پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تو نماز (عصر) پڑھ رہے تھے (بخاری اور مسلم)

۸۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان دینے میں کیا ثواب ہے؟ اور نماز کی پہلی صف میں کیا اجر ہے؟ (تو ایک دوسرے پر سبقت کرتے اور ہر ایک چاہتا کہ خود اذان دے اور پہلی صف میں جگہ حاصل کرے) تو اس کے تصفیہ کے لیے قرعہ اندازی کی ضرورت پڑتی اور اگر لوگ جانتے کہ ہر نماز کو اس کے مستحب وقت میں ادا کرنے کے لیے (بہت سویرے مسجد کو پہنچ جانے میں کیا اجر ہے؟ تو اس فضیلت کو حاصل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کرنے کے لیے مسجدوں کی جانب دوڑتے ہوئے آتے اور اگر ان کو معلوم ہوتا کہ عشاء اور صبح کی نماز میں کیا فضیلت ہے؟ تو ان دونوں نمازوں کے لیے (مسجدوں کی جانب کسی وجہ سے چل نہ سکتے ہوں تو) سرین کے بل زمین پر گھسٹتے ہوئے آتے۔ (بخاری و مسلم)

۸۴۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منافقین پر کوئی نماز فجر اور عشاء سے بڑھ کر دشوار نہیں اور اگر یہ جانتے کہ ان دونوں نمازوں کے لیے (مسجد کو آنے میں) کیا فضیلت ہے؟ تو وہ (کسی وجہ سے چل نہ سکتے تو) سُرین کے بل زمین پر گھسٹتے ہوئے آتے (بخاری و مسلم)

۸۴۶ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے نمازِ عشاء باجماعت ادا کی تو گویا وہ آدھی رات تک عبادت میں مشغول رہا اور جس نے نماز فجر باجماعت ادا کی تو گویا وہ پوری رات نماز میں رہا (مسلم شریف)

۸۴۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اِسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَتَقُوْلُ الْاَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ وَقَالَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اِسْمِ صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءِ فَاِنَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ فَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ہرگز نماز مغرب کو دیہاتی عربوں کی طرح عشاء نہ کہا کرو، راوی یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دیہاتی عربوں کی طرح نماز عشاء کو (عتمہ) نہ کہا کرو کیونکہ قرآن میں اس نماز کا نام عشاء ہے (دیہاتی عرب عشاء کو عتمہ اس وجہ سے کہا کرتے تھے کہ) اُس وقت اونٹوں کا دودھ دوہا جاتا تھا (جس کو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل جاہلیت سے تشبیہ کی بنار پر منع فرمادیا اور بعض حدیثوں میں عشاء کو جو عتمہ کہا گیا ہے وہ اس نہی سے پہلے کا واقعہ ہے جو اس حدیث سے منسوخ ہوگیا) (مسلم)

۸۴۸ وَعَنْ جُنْدُبٍ الْقَسْرِيِّ قَالَ قَالَ

حضرت جندب قسری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبُهٗ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُّدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْقُشَيْرِيِّ بَدَلُ الْقَسْرِيِّ۔

ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے نماز فجر (جماعت کے ساتھ) پڑھی تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور امان میں آ گیا (تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اس سے بدسلوکی نہ کریں کیونکہ ایسے امن دیئے ہوئے شخص سے بدسلوکی کرنا اللہ تعالیٰ کے اس امن کو توڑنا ہے جو اس نمازی کو ملا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قاعدہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے امن کو توڑنے کی وجہ سے جس کسی سے وہ کچھ بھی مؤاخذہ کرنا چاہتے ہیں تو اس کو پکڑ لیتے ہیں اور منہ کے بل اس کو جہنم کی آگ میں جھونک دیتے ہیں (ایسا ہی جو امن دیئے ہوئے نمازی کو ایذا دے گا تو اس کو بھی اللہ تعالیٰ دوزخ میں ڈال دیں گے (مسلم شریف) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں راوی کے نام کے ساتھ قسری کی بجائے قشیری آیا ہے)

---

۸۴۹ (۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ تَشْهَدُهٗ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قول باری تعالیٰ "اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا" (بے شک صبح کی نماز فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت ہے) کے متعلق فرمایا کہ صبح کی نماز کے وقت رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں (ترمذی)

۸۵۰ (۱۰) وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص نماز صبح کے لیے نکلتا ہے تو وہ ایمان کا پرچم لے کر نکلتا ہے (کہ یہ اس کے ایمان کی علامت ہے) اور جو شخص (بغیر نماز پڑھے) بازار کو جاتا ہے تو وہ ابلیس کا پرچم لیے ہوئے جاتا ہے (ابن ماجہ)

۸۵۱ (۱۱) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَاَنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَى السُّوْقِ وَكَانَ مَنْزِلُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدِ فَمَرَّ عُمَرُ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمَانَ

حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلیمان بن ابی حثمہ کو نماز صبح میں موجود نہ پایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار کی طرف نکلے اور سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر بازار اور مسجد کے درمیان تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الشِّفَاءَ فَقَالَ لَمْ أَرَ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ بَاتَ يُصَلِّي فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ أَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْمَ لَيْلَةً ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

نے ان کی ماں جن کا نام شفاء (رضی اللہ تعالٰی عنہا) تھا ان سے ملتے ہوئے گئے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان کی ماں سے پوچھا کہ آج میں نے سلیمان کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا ہے ان کی ماں شفاء نے جواب دیا کہ آج سلیمان رات بھر نماز پڑھتے رہے (اور صبح کی نماز کے وقت) ان پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور وہ سو گئے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ تمام رات عبادت میں گذارنے سے میرے پاس بہتر یہ ہے کہ میں نماز صبح کی جماعت میں حاضر رہوں (امام مالک)

۸۵۲ / ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي جَمَاعَةٍ رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام نمازوں میں اللہ تعالٰی کے پاس فضیلت والی نماز جمعہ کے دن کی فجر کی نماز ہے جو جماعت کے ساتھ ادا کی جائے (اس کی روایت ابونعیم نے حلیۃ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں کی ہے)

۸۵۳ / ۱۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْهَجِيْرِ مِنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ رَوَاهُ ابْنُ نَصْرٍ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ظہر کی نماز فضیلت میں رات کی نماز (یعنی تہجد) کی طرح ہے (اس کی روایت ابن نصر نے کی ہے اور طبرانی نے بھی الکبیر میں اس کی روایت کی ہے ۔

۸۵۴ / ۱۴ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خندق کی لڑائی کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ مشرکین نے ہم کو صلوٰۃ الوسطیٰ یعنی نماز عصر سے روک رکھا۔ اللہ تعالٰی ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے (بخاری اور مسلم)

۸۵۵ / ۱۵ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَاتَلْنَا الْأَحْزَابَ فَشَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى كَرَبَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيْبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ

حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم احزاب یعنی خندق کی لڑائی میں مشغول تھے تو کفار نے ہم کو نماز عصر سے باز رکھا یہاں تک کہ قریب تھا کہ آفتاب ڈوب جائے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَمْلَأْ قُلُوْبَ الَّذِیْنَ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی نَارًا اَوْ اَمْلَأْ بُیُوْتَھُمْ نَارًا اَوْ اَمْلَأْ قُبُوْرَھُمْ نَارًا قَالَ عَلِیٌّ کُنَّا نَرٰی اَنَّھَا صَلٰوۃُ الْفَجْرِ۔

(رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ)

فرمایا کہ اے اللہ! جن لوگوں نے ہم کو صلوٰۃ الوسطیٰ (نماز عصر) سے باز رکھا ہے ان کے دلوں میں آگ بھر دے اور ان کے گھروں کو بھی آگ سے بھر دے اور ان کی قبروں کو بھی آگ سے بھر دے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ صلوٰۃ الوسطیٰ سے نماز فجر مراد ہے (مگر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الوسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے) (امام طحاوی)

۸۵۶/۱۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الْعَصْرِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن مسعود اور حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ان دونوں حضرات نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صلوٰۃ الوسطیٰ نماز عصر ہے۔ (ترمذی شریف)

۸۵۷/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ اَقْبَلَ حَتّٰی نَزَلَ دِمَشْقَ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ کُلْثُمٍ الدَّوْسِیِّ فَاَتَی الْمَسْجِدَ فَجَلَسَ فِیْ غَرْبِیِّہٖ فَتَذَاکَرُوا الصَّلٰوۃَ الْوُسْطٰی فَاخْتَلَفُوْا فِیْھَا فَقَالَ اِخْتَلَفْنَا فِیْھَا کَمَا اخْتَلَفْتُمْ وَنَحْنُ بِفِنَاءِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْنَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَبُوْھَاشِمِ بْنُ عُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ لَکُمْ ذٰلِکَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ جَرِیًّا عَلَیْہِ فَاسْتَاْذَنَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَیْنَا فَاَخْبَرَنَا اَنَّھَا صَلٰوۃُ الْعَصْرِ۔

(رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ دمشق آکر ابو کلثم دوسی کے گھر فروکش ہوئے پھر مسجد کو تشریف لائے اور مسجد کے غربی جانب ایک جگہ بیٹھ گئے (وہاں دیکھا کہ) لوگ صلوٰۃ وسطیٰ کا باہم تذکرہ کرتے ہوئے اس کے متعلق آپس میں اختلاف کر رہے ہیں یہ سن کر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم کو بھی صلوٰۃ وسطیٰ کے متعلق اختلاف ہوا تھا جس طرح کہ آپ حضرات کے درمیان صلوٰۃ وسطیٰ کے تعین میں اختلاف ہو رہا ہے کہ وہ کونسی نماز ہے؟ اور اس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور ہماری مجلس میں اُس وقت ایک باخدا بزرگ ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس موجود تھے ابو ہاشم نے کہا کہ میں اس مسئلہ کو آپ لوگوں کے لیے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معلوم کر کے آتا ہوں یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور وہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جرأت سے حاضر ہو جایا کرتے تھے، انھوں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی اور اندر گئے، پھر ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم کو خبر دی کہ صلوٰۃ الوسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے۔

(امام طحاوی)

www.waseemziyai.com

۱۵۸/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ الطَّائِفِيِّ اَنَّهٗ سَأَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ سَاَقْرَأُ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى تَعْرِفَهَا اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ الظُّهْرُ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ الْمَغْرِبُ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ الْعَتَمَةُ وَيَقُوْلُ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا اَلصُّبْحُ ثُمَّ قَالَ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ هِيَ الْعَصْرُ هِيَ الْعَصْرُ.

(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت عبد الرحمٰن بن لبیبہ طائفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صلوٰۃ وسطیٰ کے متعلق سوال کیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تم کو قرآن پڑھ کر سناتا ہوں تاکہ معلوم ہو جائے کہ صلوٰۃ وسطیٰ کونسی نماز ہے؟ سنو! کیا اللہ عز وجل نے اپنی کتاب میں نہیں فرمایا ہے "اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ" (نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے) یہ ظہر کی نماز ہے اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ (رات کی اندھیری تک) یہ مغرب کی نماز ہے وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ (تمہاری خلوت کے تین وقت ہیں منجملہ ان کے نماز عشاء کے بعد کا وقت بھی ہے) یہ عتمہ یعنی عشاء کی نماز ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہ فجر کی نماز ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ "نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی، اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے" یہ صلاۃ وسطیٰ عصر ہی ہے، عصر ہی ہے (صدر کی مذکورہ آیتوں میں ظہر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازوں کا ذکر آچکا ہے اب وہی نماز عصر تو اس کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے اس طرح ثابت ہوا کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہی ہے (امام طحاوی)

۱۵۹/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِيْ يَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی نماز عصر چھوٹ جائے (تو اس کو ایسا رنج ہونا چاہیے) جیسے گھر بار اور مال و دولت برباد ہونے سے ہوتا ہے (بخاری اور مسلم)

۱۶۰/۱۹ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز عصر کو چھوڑ دے (تو اس نے جس کام کی وجہ سے نماز عصر چھوڑی ہے) اس کام سے برکت مٹا دی جاتی ہے (بخاری)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLUM ISLAMIA ACADEMY

۸۶۱/۲۰ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نماز عشاء میں تاخیر کیا کرو، تم کو اس نماز عشاء کی وجہ سے دوسری امتوں پر فضیلت دی گئی ہے کیوں کہ اس نماز کو کوئی امت تم سے قبل نہیں پڑھتی تھی۔ (ابوداؤد)

۸۶۲/۲۱ وَعَنْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَقَدْ اَخَذَ حَظَّهٗ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ

حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو نماز عشاء جماعت سے پڑھا کرتا ہے تو اس کو شب قدر سے حصہ مل جاتا ہے (اس کی روایت طبرانی نے الکبیر میں کی ہے)

ف: نماز ہمیشہ اس کے وقت یعنی افضل وقت میں ادا کرنی چاہیے اور باجماعت ادا کرنی چاہیے جیساکہ اس حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں مذکور ہے۔ اوقات نماز کے بارے میں یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اگر کوئی شخص نماز باجماعت ادا نہیں کر سکا۔ یا وقت مستحب میں نہیں پڑھ سکا تو نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے ادا کرے یہ نماز اس کی ادا ہوگی قضاء نہیں ہوگی۔ کیونکہ قضاء کا وقت اسی وقت شروع ہوتا ہے جب ایک نماز کا وقت ختم ہو جائے اور دوسری نماز کا وقت شروع ہو جائے۔ تب جاکر نماز قضاء ہوتی ہے۔ مثلاً نماز عشاء کا وقت صبح صادق یعنی نماز فجر کے وقت کی ابتداء سے پہلے تک ہے۔ کوئی اگر نصف رات یا دو تہائی رات یا تہجد کے وقت نماز عشاء پڑھنی چاہتا ہے تو وہ پڑھ سکتا ہے اس کی نماز ادا ہوگی قضاء نہیں۔ اسی طرح جس وقت سورج نکلے گا نماز فجر کا وقت ختم ہو جائے گا۔ نماز ظہر کا وقت زوال شمس سے شروع ہوتا ہے اور عصر کی نماز کی ابتداء تک رہتا ہے یعنی جب وقت عصر شروع ہوگا وقت ظہر ختم ہو جائے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک وقت میں دو نمازیں ادا ہو سکیں ان میں ایک ضرور بالضرور قضاء ہوگی۔ جمع بین الصلاتین کی دوسری صورت یہ ہے۔ کہ ایک وقت کی نماز اور دوسری آنے والی نماز جس کا ابھی وقت شروع نہیں ہوا۔ دونوں نمازوں کو پہلے وقت میں ادا کر لیا جائے۔ تو پھر بھی ایک ہی نماز فرض اس کے ذمہ سے ادا ہوگی۔ جس نماز کا ابھی وقت شروع نہیں ہوا وہ نماز فرض ہی نہیں ہوئی۔ تو جب فرض ہی نہ ہوئی ادا کیسے ہوگی؟ اس لیے ایک وقت میں دو نمازیں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ اسی طرح وقت عصر کے اختتام پر متصلاً وقت مغرب شروع ہو جائے گا اور وقت مغرب کے ختم ہونے پر وقت عشاء شروع ہو جائے گا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "ارشاد صریح کہ جب ایک نماز کا وقت آیا دوسری نماز کا وقت جاتا رہا۔ قضاء ہوگئی اور اس کی ممانعت و مذمت ہے"۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

# بَابُ الْاَذَانِ
# یہ باب اذان کے بیان میں ہے

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
ترجمہ: "اور جب تم نماز کے لیے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ وہ نرے بے عقل ہیں۔"
(کنز الایمان پ۶ سورۃ مائدہ ۵ آیت ۵۸)

ف: شان نزول: کلبی کا قول ہے کہ جب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مؤذن نماز کے لیے اذان کہتا اور مسلمان اٹھتے تو یہود ہنستے اور تمسخر کرتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی سدّی کا قول ہے کہ مدینہ طیبہ میں جب مؤذن اذان میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا تو ایک نصرانی یہ کہا کرتا کہ جل جائے جھوٹا۔ ایک شب اس کا خادم آگ لایا وہ اور اس کے گھر کے لوگ سو رہے تھے۔ آگ سے ایک شرارہ اڑا اور وہ نصرانی اور اس کے گھر کے لوگ اور تمام گھر جل گیا۔
اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اذان نص قرآنی سے ثابت ہے اور اس کا تمسخر اور مذاق اڑانے والے کافر یہودی ہیں۔ مسلمان اذان کی آواز سن کر مسجد میں فرض کی ادائیگی کے لیے آتے ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان)

قَوْلُهٗ:
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ: "اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔"
(کنز الایمان پ۲۸ سورۃ جمعہ ۶۲ آیت ۹)

ف: روز جمعہ کا نام عربی میں عروبہ تھا۔ جمعہ اس کو اس لیے کہا جاتا ہے کہ نماز کے لیے جماعتوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ وجہ تسمیہ میں اور بھی اقوال ہیں۔ سب سے پہلے جس شخص نے اس دن کا نام جمعہ رکھا وہ کعب بن لوی ہیں۔ پہلا جمعہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ پڑھا۔ اصحاب سیر کا بیان ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بارہویں ربیع الاول روز پیر کو چاشت کے وقت مقام قباء میں اقامت فرمائی۔ پیر، منگل، بدھ اور جمعرات اسی مقام قباء میں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی جمعہ کے دن مدینہ طیبہ کا عزم فرمایا بنی سالم بن عوف کے بطن وادی میں جمعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجد بنایا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں جمعہ پڑھایا اور خطبہ ارشاد فرمایا جمعہ کا دن سید الایام ہے جو مومن اس روز مرے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور فتنہ قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اذان سے مراد اذان اول ہے نہ کہ اذان ثانی جو خطبہ سے متصل ہوتی ہے اگرچہ اذان اول زمانہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

میں اضافہ کی گئی مگر وجوب سعی اور ترک بیع وشرا اسی سے متعلق ہے ۔ (خزائن العرفان حاشیہ کنزالایمان)

ف : فَاسْعَوْا (دوڑنے) سے بھاگنا مراد نہیں ہے۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کے لیے تیاری شروع کردو۔ اور اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ سے جمہور کے نزدیک خطبۂ جمعہ مراد ہے ۔

آیت سے یہ بھی پتہ چلا کہ جمعہ کی اذان ہوتے ہی خرید و فروخت حرام ہوجاتی ہے اور دنیا کے تمام مشاغل جو ذکرالٰہی سے غفلت کا سبب ہوں اس میں داخل ہیں۔ اذان ہونے کے بعد سب کو ترک کرنا لازم ہے۔

۸۶۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ لِلصَّلٰوةِ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِتَّخِذُوْا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِّثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ وَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُّنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مسلمان (ہجرت کرکے) جب مدینہ منورہ پہنچے اور اس وقت نماز کے لیے ندا نہ کی جاتی تھی تو نماز کے لیے وقت کا اندازہ کرکے خود جمع ہوجاتے تھے اس بارہ میں صحابہ نے ایک دن آپس میں مشورہ کیا کسی کی رائے ہوئی کہ نصاریٰ کے ناقوس کی طرح ایک ناقوس بنالیں اور بعض کہنے لگے (یہ نہیں) بلکہ یہود کی سینگ کی طرح سینگ بجانے کا انتظام کرلیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی کو کیوں نہیں مقرر کردیتے جو نماز کے لیے سب کو ندا کردیا کرے (یہ تجویز سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اٹھو اور نماز کے لیے لوگوں کو (اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ نماز تیار ہے کہہ کر) ندا کردو۔ (بخاری اور مسلم)

ف : واضح ہو کہ ابتدا میں اذان سے پہلے لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کے لیے " اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ " کے الفاظ سے بلایا جاتا تھا پھر بعد میں اذان شروع ہوئی۔ (مرقات)

۸۶۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَمَّهُ الْاَذَانُ حَتّٰى هَمَّ اَنْ يَّاْمُرَ رِجَالًا فَيَقُوْمُوْنَ عَلَى الْاٰطَامِ فَيَرْفَعُوْنَ وَيُشِيْرُوْنَ اِلَى النَّاسِ بِالصَّلٰوةِ حَتّٰى رَاَيْتُ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ عَلٰى سُوْرِ الْمَسْجِدِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَرْبَعًا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذان کے متعلق فکر لاحق ہوئی یہاں تک کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیال کیا چند لوگوں کو مامور کریں کہ وہ اٹھیں اور ٹیلوں پر چڑھ جائیں اور لوگوں کو نماز کے لیے اشارہ کرکے بلائیں (عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک شخص دو سبز کپڑے پہنا ہوا مسجد کے حصار کی دیوار پر کھڑا ہوا کہہ رہا ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرَّتَیْنِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ مَرَّتَیْنِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ مَرَّتَیْنِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَہَا وَقَالَ فِیْ اٰخِرِہَا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذْھَبْ فَقُصَّہَا عَلٰی بِلَالٍ فَفَعَلْتُ فَاَقْبَلَ النَّاسُ سِرَاعًا وَّلَا یَدْرُوْنَ اِلَّا اَنَّہٗ فَرَغَ فَاَقْبَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَقَالَ لَوْلَا مَا سَبَقَنِیْ بِہٖ لَاَخْبَرْتُکَ اَنَّہٗ قَدْ طَافَ بِیْ رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخِ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاَحْمَدُ نَحْوَہٗ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ خُزَیْمَۃَ وَالْبُخَارِیُّ فِیْمَا حَکَاہُ عَنْہُ فِی الْعِلَلِ۔

اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (کچھ دیر کے بعد وہ شخص) پھر کھڑا ہوا اور کہا (نماز کے لیے تکبیر میں بھی قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے اضافہ کے ساتھ) وہی الفاظ کہو (جو اذان میں کہے گئے ہیں یہ کہہ کر تکبیر اس طرح کہنے لگا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) (عبداللہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے اپنا خواب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سُنایا تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور اس کو حضرت بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو سکھا دو، میں نے ایسا ہی کیا (چونکہ یہ نئی چیز تھی اس لیے) لوگ (یہ سُن کر) دوڑتے ہوئے آئے اور وہ نہیں جانتے تھے کہ (یہ کیا ہے) یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے فارغ ہو گئے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف لائے اور کہا کہ اگر اس خواب کے بیان کرنے میں حضرت عبداللہ بن زید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سبقت نہ کرتے تو میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع دیتا کہ مجھے بھی ایسا ہی خواب دکھائی دیا جو حضرت عبداللہ ابن زید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دکھائی دیا (اس کی روایت ابوالشیخ نے کی ہے اور ابن ماجہ ابوداؤد اور امام احمد نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور ترمذی اور ابن خزیمہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور ترمذی نے بخاری سے اس کو علل میں نقل کیا ہے۔

MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

٨٦٥ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا
۳
اَصْحَابُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ اَعْجَبَنِیْ اَنْ تَکُوْنَ صَلٰوۃُ الْمُسْلِمِیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاحِدَۃً حَتّٰی لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اَبُثَّ رِجَالًا فِی الدُّوْرِ یُنَادُوْنَ بِالصَّلٰوۃِ وَحَتّٰی ھَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رِجَالًا یَّقُوْمُوْنَ عَلَی الْاٰطَامِ یُنَادُوْنَ الْمُسْلِمِیْنَ لِحِیْنِ الصَّلٰوۃِ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَمَّا رَجَعْتُ لِمَا رَاَیْتُ مِنِ اھْتِمَامِکَ رَاَیْتُ رَجُلًا کَاَنَّ عَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ فَقَامَ عَلَی الْمَسْجِدِ فَاَذَّنَ ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَۃً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَھَا اِلَّا اَنَّہٗ یَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ صحابہ میں سے جو ہمارے اساتذہ تھے انھوں نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تمام مسلمانوں کی نماز ایک جا باجماعت ادا ہوا کرے یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ چند لوگوں کو گھروں پر بھیج دوں کہ وہ نماز کے لیے بلا لیا کریں۔ اور میں نے یہ بھی ارادہ کیا کہ چند لوگوں کو حکم دوں کہ وہ ٹیلوں پر کھڑے ہو کر مسلمانوں کو نماز کے وقت جمع ہو جانے کی اطلاع دیں۔ راوی نے کہا کہ ایک انصاری حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مسلمانوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کے بارے میں متفکر ہیں تو گھر لوٹا۔ خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ سبز کپڑے پہنے ہوئے ہے اور وہ مسجد کے اوپر کھڑا ہوا ہے اس نے اذان دی اور تھوڑی دیر بیٹھ گیا پھر کھڑا ہوا (اور تکبیر کے لیے) اذان کی طرح وہی الفاظ کہے مگر یہ کہ اس نے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کا اضافہ کیا اور مذکورہ حدیث آخر تک بیان کی۔

(ابوداؤد شریف)

٨٦٦ وَعَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ
۴
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَرَادَ اَنْ یَّتَّخِذَ خَشَبَتَیْنِ یُضْرَبُ بِھِمَا لِیَجْتَمِعَ النَّاسُ فِی الصَّلٰوۃِ فَاُرِیَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَیْدِ نِ الْاَنْصَارِیُّ خَشَبَتَیْنِ فِی النَّوْمِ فَقَالَ اِنَّ ھَاتَیْنِ لَنَحْوُ مَا یُرِیْدُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ اَلَا تُؤَذِّنُوْنَ لِلصَّلٰوۃِ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ لَہٗ ذٰلِکَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْاَذَانِ رَوَاہُ مَالِکٌ فِی الْمُؤَطَّاِ۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا تھا کہ دو لکڑیاں تیار کروائیں ایک کو دوسرے پر ماریں تا کہ اس کی آواز سن کر لوگ نماز کے لیے جمع ہو سکیں حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو لکڑیاں خواب میں دکھائی دیں انھوں نے دل میں کہا کہ یہ وہی دو لکڑیاں معلوم ہوتی ہیں جن کے بنوانے کا ارادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے خواب میں کہا گیا کہ کیوں آپ لوگ نماز کے لیے اذان نہیں دیتے؟ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بیدار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLAMI ACADEMY

حاضر ہوئے اور اپنا خواب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان دینے کا حکم فرما دیا (اس کی روایت امام مالک نے مؤطا میں کی ہے)

٨٦٧/٥ وَعَنْ اَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَّهٗ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ اِهْتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ كَيْفَ يَجْمَعُ النَّاسَ لَهَا فَقِيْلَ لَهٗ اِنْصِبْ رَايَةً عِنْدَ حُضُوْرِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا رَاَوْهَا اٰذَنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذٰلِكَ قَالَ وَذُكِرَ لَهُ الْقُنْعُ يَعْنِي الشَّبُّوْرَ فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذٰلِكَ وَقَالَ اِنَّهٗ مِنْ اَمْرِ الْيَهُوْدِ قَالَ فَذُكِرَ لَهُ النَّاقُوْسُ فَقَالَ هُوَ مِنْ اَمْرِ النَّصَارٰى فَانْصَرَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ مُهْتَمٌّ لِّهَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُرِيَ الْاَذَانَ فِيْ مَنَامِهٖ قَالَ فَغَدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ بِعَيْنِ نَائِمٍ وَّيَقْظَانَ اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَاَرَانِي الْاَذَانَ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَاٰهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَكَتَمَهٗ عِشْرِيْنَ يَوْمًا قَالَ ثُمَّ اَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُخْبِرَنِيْ فَقَالَ سَبَقَنِيْ بِهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَانْظُرْ مَا يَاْمُرُكَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ فَافْعَلْهُ فَاَذَّنَ بِلَالٌ قَالَ اَبُو الْبِشْرِ الرَّاوِيْ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عُمَيْرٍ اَنَّ الْاَنْصَارَ تَزْعُمُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ لَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مَرِيْضًا يَوْمَئِذٍ لَّجَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابو عمیر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ایک انصاری چچا سے روایت کی ہے کہ ان کے چچا نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فکر کر رہے تھے کہ لوگوں کو نماز کے لیے کس طرح جمع کیا جائے؟ آپ سے عرض کیا گیا کہ نماز کے وقت ایک جھنڈا قائم کر دیں، جب لوگ اس کو دیکھیں گے تو ایک دوسرے کو آگاہ کر دیں گے۔ مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ پسند نہ آیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ سے سینگھ بجا کر (نماز کے لیے) بلانے کا ذکر کیا گیا آپ نے اس کو بھی پسند نہ کیا اور فرمایا کہ یہ یہود کا طریقہ ہے۔ راوی نے کہا کہ پھر آپ سے ناقوس کا ذکر کیا گیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ نصاریٰ کا شعار ہے اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر واپس ہو گئے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فکر کی وجہ سے خود بھی متفکر تھے تو ان کو خواب میں اذان سکھائی گئی۔ راوی کہتے ہیں صبح کو جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے خواب بیان کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کچھ نیند اور کچھ بیداری میں تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے مجھے اذان سکھائی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی بیس روز پہلے اسی طرح خواب دیکھا تھا اور اسے چھپائے ہوئے تھے، پھر انھوں نے نبی کریم صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اب اس کا ذکر کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ تم نے مجھے اپنے خواب کی اطلاع کیوں نہیں دی؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ مجھ سے پہلے حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کر دیا تھا اس لیے مجھے شرم معلوم ہوئی۔ پھر رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZI-ILMI ISLAMI ACADEMY

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنًا۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد)

۸۶۸ / ۶ وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰهُ حَزِيْنًا وَّكَانَ الرَّجُلُ اِذَا طَعِمَ تُجْمَعُ اِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَزِيْنًا بِمَا رَاٰى مِنْ حُزْنِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَ طَعَامَهُ وَمَا كَانَ يَجْتَمِعُ اِلَيْهِ وَدَخَلَ مَسْجِدَهُ يُصَلِّيْ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ نَعَسَ فَاَتَاهُ اٰتٍ فِي النَّوْمِ فَقَالَ هَلْ عَلِمْتَ مِمَّا حَزِنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَالَ فَهُوَ لِهٰذَا التَّاْذِيْنِ فَاْتِهِ فَمُرْهُ اَنْ يَّاْمُرَ بِلَالًا اَنْ يُّؤَذِّنَ فَعَلَّمَهُ الْاَذَانَ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ثُمَّ عَلَّمَهُ الْاِقَامَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ كَاَذَانِ النَّاسِ وَاِقَامَتِهِمْ فَاَقْبَلَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَعَدَ عَلٰى بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ اَبُوْبَكْرٍ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بلال اٹھو اور عبد اللہ بن زید تم کو جو سکھائیں اس پر عمل کرو تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان کہی ابو بشر راوی کا بیان ہے کہ مجھ سے ابو عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہا کہ انصار کا یہ خیال تھا کہ اس روز حضرت عبد اللہ بن زید بیمار نہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (بجائے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے) ان کو مؤذن مقرر فرماتے (ابوداؤد)

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے انھوں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غمگین دیکھا اس انصاری کی عادت یہ تھی کہ جب وہ کھانا کھاتے تو ان کے ساتھ (شام کے کھانے پر) اور لوگ بھی جمع ہو جاتے تھے (اس روز) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غمگین دیکھ کر وہ غمزدہ ہوئے اور واپس چلے گئے اور کھانا چھوڑ دیا اور جو اجتماع ان کے پاس ہوتا تھا وہ بھی نہ ہوا اور وہ (اپنے محلہ کی) مسجد میں جا کر نماز پڑھنے لگ گئے ان کو اسی حالت میں اونگھ آگئی خواب میں ایک شخص آیا اور ان سے کہا کہ کیا تم جانتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں غمگین ہوئے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں اس شخص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذان کے بارے میں غمگین ہوئے ہیں تو تم خدمت اقدس میں جاؤ اور عرض کرو کہ بلال کو حکم دیں کہ وہ اذان دیں اور اس شخص نے ان انصاری کو یہ اذان سکھا دی اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فَقَالَ اِسْتَاْذِنْ لِیْ وَقَدْ رَاٰی مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ الْاَنْصَارِیُّ فَدَخَلَ فَاَخْبَرَ بِالَّذِیْ رَاٰی فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مِّثْلَ ذٰلِكَ فَاَمَرَ بِلَالًا يُّؤَذِّنُ بِذٰلِكَ رَوَاهُ اِمَامُنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ وَرَوَی الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ بِسَنَدِهٖ عَنْهُ نَحْوَهٗ۔

اَکْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ پھران کو اس شخص نے اذان کے یہی الفاظ تکبیر کے لیے بھی سکھائے اور آخر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اور اذان و اقامت کے الفاظ وہی تھے جواب لوگوں کی اذان و اقامت کے الفاظ ہوتے ہیں وہ انصاری آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھ گئے اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تشریف لائے۔ ان انصاری نے آپ سے عرض کیا کہ میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت طلب کر لیجئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بھی یہی خواب دیکھ کر آئے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا خواب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے بیان فرمایا۔ پھر ان انصاری کیلئے اجازت طلب کی اور خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے بیان فرمایا۔ پھر ان انصاری نے اجازت طلب اور خدمت اقدس میں پہنچے اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا خواب سنایا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسی طرح کا خواب مجھ کو ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے سنایا ہے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو حکم دیا کہ اسی طرح اذان دیں (اسکی روایت ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کی ہے اور طبرانی نے بھی اوسط میں اپنی سند سے اسی طرح امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

---

وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقَامَةَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ

اور ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور کی روایت میں ابومحذورہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اقامت اس طرح ہے۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

۸۶۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَجُلًا قَائِمٌ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ عَلٰى جِذْمَةِ حَائِطٍ فَاَذَّنَ مَثْنٰى وَاَقَامَ مَثْنٰى وَقَعَدَ قَعْدَةً فَسَمِعَ بِذٰلِكَ بِلَالٌ فَقَامَ فَاَذَّنَ مَثْنٰى وَاَقَامَ مَثْنٰى وَقَعَدَ قَعْدَةً رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُو الشَّيْخِ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ سُنَنِهٖ عَنْ وَّكِيْعٍ نَحْوَهٗ قَالَ فِي الْاِمَامِ وَهٰذَا رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ وَهُوَ مُتَّصِلٌ عَلٰى مَذْهَبِ الْجَمَاعَةِ فِيْ عَدَالَةِ الصَّحَابَةِ وَاَنَّ جَهَالَةَ اَسْمَآءِهِمْ لَا تَضُرُّ ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہم کو حدیث سنائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص دیوار پر کھڑا ہے اور دو سبز چادروں میں ہے اور اس شخص نے اذان کے الفاظ کو دو دو بار ادا کیا اور اقامت کے الفاظ بھی دو دو مرتبہ کہے اور بیٹھ گیا اس کی اذان اور اقامت کو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سن کر کھڑے ہوئے اور انھوں نے بھی اذان کے الفاظ کو دو دو بار ادا کیا اور اقامت کے الفاظ بھی دو دو مرتبہ کہہ کر بیٹھ گئے۔ (اس کی روایت ابن ابی شیبہ اور ابو الشیخ نے کی ہے، اور بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور الامام میں کہا ہے کہ اس حدیث کے رجال صحیح کے رجال ہیں اور یہ حدیث محدثین کے مذہب کی بناء پر صحابہ کے عادل ہونے کی وجہ سے متصل السند ہے اور ان کے ناموں کا معلوم نہ ہونا مضر نہیں ہے)

ف: اس حدیث میں اذان اور اقامت کے بعد بیٹھنے کا جو ذکر ہے اس سے اس بات کا ارشاد مقصود ہے کہ اذان اور اقامت ختم ہوگئی، نیز اذان اور اقامت کے بعد بیٹھنے سے یہ وضاحت بھی مقصود ہے کہ اذان اور اقامت کھڑے ہو کر کہنا مستحب ہے چنانچہ تنویر الابصار میں لکھا ہے کہ بیٹھے ہوئے اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے۔ ۱۲

۸۷۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَمَّ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِالْبُوْقِ وَاَمَرَ بِالنَّاقُوْسِ فَنُحِتَ فَاَرٰی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ فِی الْمَنَامِ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فَقُلْتُ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قُلْتُ نُنَادِیْ بِهٖ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی خَيْرٍ مِّنْ هٰذَا قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ حَتّٰی اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا رَاٰی قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ فَقَصَّ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ رَاٰی رُؤْيَا فَاخْرُجْ مَعَ بِلَالٍ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاَلْقِهَا عَلَيْهِ فَلْيُنَادِ بِلَالٌ فَاِنَّهٗ اَنْدٰی صَوْتًا مِّنْكَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ بِلَالٍ اِلَی الْمَسْجِدِ فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهَا عَلَيْهِ وَهُوَ يُنَادِیْ بِهَا قَالَ فَسَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالصَّوْتِ فَخَرَجَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِیْ رَاٰی رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَی اَبُوْ دَاوٗدَ مِثْلَهٗ۔

ارادہ فرمایا تھا کہ (لوگوں کو نماز کے لیے بینگ بجا کر جمع کیا جائے) اور ناقوس خریدنے کا بھی حکم دے دیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن زید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں غمگین تھا کہ مجھے ایک خواب دکھائی دیا جس میں میں نے ایک شخص کو دیکھا جو دو سبز چادروں میں ہے اور ناقوس لیا ہوا ہے میں نے اس شخص سے کہا اے بندۂ خدا کیا ناقوس بیچو گے؟ اس نے کہا کہ تم اس کو کیا کرو گے؟ میں نے جواب دیا کہ میں اس سے لوگوں کو نماز کے لیے بلاؤں گا۔ اس شخص نے کہا کہ کیا میں تم کو اس سے بہتر چیز نہ بتلاؤں؟ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ (نماز کے لیے) یہ کہہ کر بلایا کرو۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنا خواب بیان کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے ایک شخص کو خواب میں دو سبز کپڑوں میں دیکھا اور پورا خواب سنایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کہ تمہارے دوست نے ایک خواب دیکھا ہے (پھر ان سے یہ فرمایا کہ تم) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد جاؤ اور ان کو اذان کے الفاظ سکھا دو، اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان دیں۔ اس لیے کہ بلال تم سے زیادہ بلند آواز والے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں گیا اور میں ان کو اذان کے الفاظ سکھاتا گیا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان دیتے گئے۔ حضرت

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کی آواز سنائی دی تو مسجد میں تشریف لائے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے شک میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے جس طرح انھوں نے دیکھا ہے (اس کی روایت ابن ماجہ نے کی ہے اور ابو داؤد نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

٨٧١/٩ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَآءِ أُوْحِيَ إِلَيْهِ بِالْاَذَانِ فَنَزَلَ بِهٖ فَعَلَّمَهٗ جِبْرِيْلُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج میں آسمان کی سیر کرائی گئی تو اس وقت آپ پر اذان (کے الفاظ) کی وحی آئی تھی، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معراج ہی سے اذان کے الفاظ لے کر اترے اور آپ کو اذان جبرئیل علیہ السلام نے سکھائی (اس کی روایت طبرانی نے اوسط میں کی ہے)

ف: ہمارے علماء نے کہا ہے کہ طبرانی کی اس روایت میں جس معراج کا ذکر آیا ہے وہ مشہور معراج نہیں، یہ معراج جس میں اذان کے الفاظ سکھائے گئے ہیں جسمانی نہیں بلکہ روحانی تھی۔ کیونکہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جسمانی معراج ایک ہی ہوئی ہے البتہ روحانی معراج متعدد ہوئے ہیں۔ یا یہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خواب تھا۔ جو معراج کے حکم میں ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا خواب بھی وحی ہوتا ہے اور یہ خواب بھی ایک روحانی معراج تھی جس میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذان کے الفاظ سکھائے گئے، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پہلے خواب میں اذان سکھائی گئی اور بعد میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں اذان کے بارے میں وحی کی گئی۔ اس سے مقصود یہ تھا کہ اذان کے بارے میں اس موافقت کی وجہ سے صحابۂ کرام کو خوشی حاصل ہو اور یہ ان سے منقول ہو ورنہ درحقیقت اذان کا حکم ایک شرعی حکم ہے جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خواب کے سوا دوسروں کے خواب سے ثابت نہیں ہو سکتا ۱۲۔

٨٧٢/١٠ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ عُمَرَ لَمَّا رَاَى الْاَذَانَ جَآءَ لِيُخْبِرَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ الْوَحْيَ قَدْ وَرَدَ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَكَ الْوَحْيُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ فِي الْمَرَاسِيْلِ وَعَبْدُ

حضرت عبید بن عمیر لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان کے بارے میں خواب دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خواب بیان کرنے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا کہ (میرے خواب دیکھنے سے پہلے) وحی آچکی ہے چنانچہ آپ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

الرَّزَّاقِ فِي مُصَنَّفِهٖ ۔

کہ تمھارے خواب سے پہلے اذان کے بارے میں وحی آچکی ہے (اس کی روایت ابوداؤد نے مراسیل میں کی ہے اور عبدالرزاق نے بھی اپنی مصنف میں اس کی روایت کی ہے ۔)

۸۷۳ وَعَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا مَحْذُوْرَةَ كَيْفَ كُنْتَ تُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَيُّ شَيْءٍ كُنْتَ تَجْعَلُ اٰخِرَ اَذَانِكَ قَالَ كُنْتُ اُثَنِّي الْاِقَامَةَ كَمِثْلِ الْاَذَانِ وَاَجْعَلُ اٰخِرَ الْاَذَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخِ ۔

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ کس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں تکبیر کہا کرتے تھے اور اس کو کس طرح ختم کرتے تھے؟ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میں تکبیر کے الفاظ دو دو دفعہ اذان کی طرح کہا کرتا تھا اور تکبیر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر ختم کرتا تھا (اس کی روایت ابوالشیخ نے کی ہے)

وَقَالَ الْاِمَامُ ابْنُ الْهُمَامِ وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ عَنْ اَبِي مَحْذُوْرَةَ يَقُوْلُ اَلْقَى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الخ وَلَمْ يَذْكُرْ تَرْجِيْعًا ۔

حضرت امام ابن الہمام رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان کے ایک ایک کلمہ کو اللہ اکبر اللہ اکبر سے شروع فرما کر آخر تک سکھلائے ہیں اور اس میں ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترجیع کا ذکر نہیں کیا ہے ۔

ف: ترجیع یہ ہے کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو پست آواز سے ادا کرے پھر اس کے بعد یہی الفاظ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو بلند آواز سے کہے ترجیع اسی کو کہتے ہیں اور یہ ترجیع احناف کے نزدیک جائز نہیں ہے جس کی تائید ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث سے ہوتی ہے اور اسی طرح حضرت بلال اور ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اذان سے بھی ترجیع ثابت نہیں (شرح وقایۃ، عمدۃ الرعایۃ ہدایۃ، اور مرقات)

۸۷۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کے عہد مبارک میں) اذان اور اقامت کے الفاظ دو دو تھے (اس کی روایت ترمذی نے کی ہے ۔)

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

۸۷۵/۱۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِنِ الْاَنْصَارِيُّ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ۔
(رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان اور اقامت کے الفاظ دو دو ادا کرتے تھے (اس کی روایت ابن ابی شیبہ نے کی ہے)

۸۷۶/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِنِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ اَذَانُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِقَامَتُهٗ مَثْنٰى مَثْنٰى۔
(رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخِ)

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اذان اور اقامت کے الفاظ دو، دو ہوتے تھے (اس کی روایت ابوالشیخ نے کی ہے)

۸۷۷/۱۵ وَعَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ اَنَّهٗ كَانَ يُثَنِّي الْاَذَانَ وَيُثَنِّي الْاِقَامَةَ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ۔

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان کے الفاظ کو دو دو مرتبہ ادا کرتے تھے اور اقامت کے الفاظ کو بھی دو دو دفعہ ادا کرتے تھے (اس کی روایت طحاوی، عبدالرزاق اور دارقطنی نے کی ہے)

---

۸۷۸/۱۶ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ ثَوْبَانُ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى۔
(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان کے کلمے دو دو بار ادا کرتے تھے اور اقامت کے کلمے بھی دو دو دفعہ کہتے تھے (اس کی روایت امام طحاوی نے کی ہے)

۸۷۹/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَحْذُوْرَةَ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى۔
(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان دیتے ہوئے سنا ہے کہ وہ اذان کے الفاظ کو دو دو دفعہ کہتے تھے اور اقامت کے الفاظ بھی دو دو دفعہ ادا کرتے تھے۔ (امام طحاوی)

۸۸۰/۱۸ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ اَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا مَحْذُوْرَةَ يَقُوْلُ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَ كَلِمَةً۔

حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن محیریز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو حدیث بیان کی کہ انھوں نے ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ)

نے اقامت کے سترہ کلمے سکھائے ہیں (اس کی روایت امام طحاوی نے کی ہے)

۸۸۱
۱۹
وَعَنْ مُجَاهِدٍ فِی الْإِقَامَةِ مَرَّةً مَرَّةً إِنَّمَا هُوَ شَیْءٌ اِسْتَخَفَّهُ الْأُمَرَآءُ۔ (رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ)

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت انھوں نے اقامت کے بارے میں کہا ہے کہ اقامت کے الفاظ کو جو ایک ایک دفعہ کہتے ہیں یہ ایسی چیز ہے جس کو امراء نے اپنی آسانی کے لیے جاری کر دیا ہے (امام طحاوی)

ف: امام زیلعی نے تبیین الحقائق میں وضاحت کی ہے کہ ابوالفرج کا قول ہے کہ اقامت کے الفاظ دو دو مرتبہ کہے جاتے تھے لیکن جب بنوامیہ کی حکومت آئی تو ان لوگوں نے اقامت کے الفاظ کو ایک ایک مرتبہ جاری کر دیا چنانچہ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ان بادشاہوں کی حکومت آنے تک اقامت بھی اذان کی طرح تھی لیکن جب یہ بادشاہ نماز کے لیے نکلتے تو نماز جلد شروع کرنے کی غرض سے اقامت کے الفاظ کو ایک ایک دفعہ کر دیا (زیلعی کی عبارت یہاں ختم ہوئی)

۸۸۲
۲۰
وَعَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْذِنُهُ بِالصُّبْحِ فَوَجَدَهُ رَاقِدًا فَقَالَ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَیْنِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا یَا بِلَالُ اجْعَلْهُ فِی أَذَانِكَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْكَبِیْرِ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ صبح صادق کی اطلاع دینے کے واسطے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سویا ہوا پایا۔ انھوں نے دو دفعہ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) پکارا۔ یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تمہارے یہ الفاظ بہت اچھے ہیں تم اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کو صبح کی اذان میں کہا کرو (اس کی روایت طبرانی نے الکبیر میں کی ہے اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

---

۸۸۳
۲۱
وَعَنْ أَبِی مَحْذُوْرَةَ قَالَ كُنْتُ أُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَقُوْلُ فِی أَذَانِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ۔

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان دیا کرتا تھا اور فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا کرتا تھا (اس کی روایت نسائی نے کی ہے)

۸۸۴
۲۲
وَعَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ

حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَنْ يَّقُوْلَ الْمُؤَذِّنُ فِيْ اَذَانِ الْفَجْرِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ۔

ہے انھوں نے کہا کہ یہ سنّت ہے کہ مؤذن اذان فجر میں حیّ علی الفلاح (کے بعد) الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے (اس کی روایت بیہقی اور ابن خزیمہ نے کی ہے)

۸۸۵/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلٰوةِ اَوْ حَرَّكَهُ بِرِجْلِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز صبح کے لیے نکلا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کسی کے پاس سے گزرتے گئے تو اس کو الصلوٰہ کہہ کر آواز دیتے گئے یا قدم مبارک سے ہلا کر جگاتے گئے (اس کی روایت ابو داؤد نے کی ہے)

ف: ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث سے تثویب کی مشروعیت معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ نقایہ میں لکھا ہے کہ تثویب یہ ہے کہ ہر شہر والوں کے عرف کے موافق جو بھی لفظ مقرر کیا جائے اس کے ذریعہ سے اذان اور اقامت کے درمیان نماز کا اعلان کیا جائے اس لیے تثویب ہر نماز میں ہمارے نزدیک مستحب ہے کیوں کہ امور دینیہ کی ادائیگی میں لوگوں میں سستی پیدا ہو چکی ہے البتہ امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ نے تثویب کو مطلقاً مکروہ قرار دیا ہے۔ ۱۲

۸۸۶/۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ حَمَّادٍ اَرَأَيْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يَقُوْمُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَكَبَّرَ الْاِمَامُ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے ارشاد فرمایا کہ جب تم اذان دیا کرو تو اذان کے کلمات کو ٹھہر ٹھہر کر جدا جدا کہا کرو۔ اور جب اقامت کہا کرو تو اقامت کے الفاظ کو جلد جلد ادا کیا کرو اور اذان و اقامت کے درمیان اتنا وقفہ دیا کرو کہ کھانا کھانے والا کھانے سے اور پانی پینے والا پانی پینے سے فارغ ہو جائے اور جو قضاء حاجت کو گیا ہو اس سے فارغ ہو کر آسکے اور جب تک تم مجھے دیکھ نہ لو اس وقت تک نماز کے لیے کھڑے نہ ہوا کرو (اس کی روایت ترمذی نے کی ہے) اور ابن ابی شیبہ نے حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت کھڑے ہوتے جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہتا اور امام (تکبیر تحریمہ کے لیے) اللہ اکبر کہتا۔

ف: اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا کہ جب تک تم مجھے دیکھ نہ لو نماز

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

کے لیے کھڑے نہ ہوا کرو۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے حجرۂ مبارک سے مؤذن کی اقامت شروع کر دینے کے بعد نکلتے تھے اور مؤذن جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتا تو آپ مسجد کے محراب میں آجاتے اسی لیے ہمارے آئمہ نے کہا ہے کہ امام اور مقتدی سب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کے وقت کھڑے ہو جائیں اور امام قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے وقت نماز شروع کر دے۔ یہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کا قول ہے اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ اقامت سے فراغت کے بعد نماز شروع کی جائے۔ خلاصہ میں لکھا ہے کہ فتویٰ امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کے قول پر ہے، اس لیے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ پر نماز شروع کی جائے۔

واضح ہو کہ نماز شروع کرنے کے بارے میں ہمارے ائمہ کے درمیان جو اختلاف پایا جاتا ہے اس کا تعلق استحباب سے ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے وقت نماز شروع کرنا مستحب ہے۔ ورنہ مؤذن کے اقامت سے فارغ ہونے کے بعد نماز کا شروع کرنا سب کے نزدیک بالاتفاق جائز ہے۔ چنانچہ خزانہ میں مذکور ہے کہ اگر امام نے نماز شروع نہیں کی یہاں تک کہ مؤذن اقامت سے فارغ ہو گیا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور جمہور کا اتفاق امام ابویوسف رحمۃ اللہ کے قول پر ہے کہ مؤذن کے اقامت سے فارغ ہونے کے بعد نماز شروع کی جائے کیونکہ اس صورت میں مؤذن کو بھی نماز امام کے ساتھ ابتداء ہی سے مل جاتی ہے اور اسی پر اہل حرمین کا عمل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ البتہ امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کا قول یہ ہے کہ امام نماز شروع کرنے میں اتنی تاخیر کرے کہ مؤذن اقامت سے فارغ ہو جائے اور صفیں درست کر لی جائیں (ماخوذ از مرقات و شرح نقایہ)

۶۸۷/۲۵ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحٰرِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں فجر کی اذان کہوں میں نے اذان کہی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صدائی قبیلہ والے نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہی اقامت کہے (اسکی روایت ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے کی ہے)

ف: اس حدیث میں مذکور ہے کہ جو اذان دے وہی اقامت کہے، اس بارے میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ اگر اذان دینے والے کی رضامندی سے دوسرا شخص اقامت کہے تو یہ مکروہ نہیں ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ کا بھی یہی قول ہے، البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اذان دینے والے کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سو اگر دوسرا اقامت کہے تو اس کو مطلقاً مکروہ قرار دیا ہے لیکن اذان دینے والا حاضر نہ ہو تو متفقہ طور پر کسی امام کے نزدیک بھی دوسرے کا اقامت کہنا مکروہ نہیں ہے ہمارے نزدیک بھی افضل یہی ہے کہ اذان دینے والا ہی اقامت کہے علاوہ ازیں اذان دینے والے کے سوا دوسرے کی اقامت جو ہمارے پاس حاضر ہے اس کی تائید میں ذیل کی حدیثیں ملاحظہ کیجئے (ردالمختار، شرح وقایہ)

۸۸۸/۲۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَذَانِ اَشْيَاءَ لَمْ يَصْنَعْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَاُرِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْاَذَانَ فِي الْمَنَامِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ اَلْقِهِ عَلٰى بِلَالٍ فَاَلْقَاهُ عَلَيْهِ فَاَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا رَاَيْتُهُ وَاَنَا كُنْتُ اُرِيْدُهُ قَالَ فَاَقِمْ اَنْتَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَكَذَا قَالَ الْحَازِمِيُّ

حضرت محمد بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے چچا عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان کی بجائے کئی چیزوں کے انتظام کا ارادہ فرمایا تھا مگر ابھی کوئی چیز طے نہیں پائی تھی راوی نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کے بارے میں خواب دکھائی دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اذان سکھاتے جاؤ تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو اذان سکھاتے گئے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان دیتے گئے۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے اور میں ہی اذان دینا چاہتا ہوں تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اذان تو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو دینے دو) اور تم اقامت کہو (اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے اور سکوت اختیار کیا ہے اور ابوداؤد کا سکوت حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔ اور ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند حسن ہے اور حازمی نے بھی ایسا ہی کہا ہے)

۸۸۹/۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ حِيْنَ اُرِيَ الْاَذَانَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ فَاَقَامَ۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے اور وہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان کے بارے میں خواب دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ)

بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے اذان دی اس کے بعد حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے اقامت کہی (امام طحاوی)

**۸۹۰/۲۸** وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ یَّجْعَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ قَالَ اِنَّہٗ اَرْفَعُ لِصَوْتِکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ۔

حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد سعد بن عمار اپنے دادا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن تھے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ اذان دیتے وقت اپنے دونوں کانوں میں اپنی دونوں انگلیاں رکھا کریں۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کانوں میں انگلیوں کا رکھنا تمہاری بلند آوازی کا باعث ہوگا (اس کی روایت ابن ماجہ نے کی ہے اور ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

ف: نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ دو انگلیوں سے مراد کلمہ کی دو انگلیاں ہیں جن کو اذان کے وقت کان میں رکھنے کا حکم ہے۔ ۱۲

**۸۹۱/۲۹** وَعَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ امْرَاَۃٍ مِّنْ بَنِی النَّجَّارِ قَالَتْ کَانَ بَیْتِیْ مِنْ اَطْوَلِ بَیْتٍ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَکَانَ بِلَالٌ یُّؤَذِّنُ عَلَیْہِ الْفَجْرَ فَیَاْتِیْ بِسَحَرٍ فَیَجْلِسُ عَلَی الْبَیْتِ یَنْظُرُ اِلَی الْفَجْرِ فَاِذَا رَاٰہُ تَمَطّٰی ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُکَ وَاَسْتَعِیْنُکَ عَلٰی قُرَیْشٍ اَنْ یُّقِیْمُوْا دِیْنَکَ قَالَتْ ثُمَّ یُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُہٗ کَانَ تَرَکَھَا لَیْلَۃً وَّاحِدَۃً ھٰذِہِ الْکَلِمَاتِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ یُؤْخَذُ مِنْہُ الْاَذَانُ فَوْقَ الْمَنَارَۃِ اِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اور وہ بنی نجار کی ایک خاتون سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میرا گھر مسجد کے اطراف کے گھروں میں سب سے زیادہ بلند تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس گھر پر چڑھ کر فجر کی اذان دیا کرتے تھے اور وہ آخری شب میں آجاتے اور گھر کی چھت پر بیٹھ کر صبح صادق کے طلوع ہونے کو دیکھتے رہتے اور جب صبح صادق کو دیکھتے تو انگڑائی لیتے پھر یہ دعا مانگتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُکَ وَاَسْتَعِیْنُکَ عَلٰی قُرَیْشٍ اَنْ یُّقِیْمُوْا دِیْنَکَ (اے اللہ میں تیری حمد بیان کرتا ہوں اور قریش کے لیے تیری مدد مانگتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں) وہ کہتی ہیں کہ پھر وہ اذان دیتے۔ وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ خدا کی قسم مجھے یاد نہیں پڑتا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی ایک شب میں بھی یہ دعا نہ پڑھی ہو (اس کی روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ابوداؤد نے کی ہے، اور ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث سے منارہ پر اذان دینے کا ثبوت ملتا ہے (اور اس حدیث کی اسناد حسن ہے)

ف: اس حدیث پاک سے قبل الاذان درود پاک پڑھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے پہلے یہ دعا مانگتے رہے۔ درود پاک بھی سب دعاؤں سے بہتر بن دعا ہے اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ بندے کی ہر مشکل آسان فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ ایک صحابی نے عرض کی یارسول اللہ میں آپ پر ایک تہائی وقت درود پاک پڑھوں گا یہ میرے لیے کافی ہے۔ آپ نے فرمایا اس سے زیادہ ہو جائے تو بہتر ہے۔ پھر عرض کی دو تہائی فرمایا زیادہ ہو جائے تو بہتر ہے عرض کی سارا وقت پڑھوں گا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ پھر تیرا ہر کام آسان فرما دے گا۔ ہر دعا قبول فرمائے گا کسی بھی وقت میں مومن کو درود پاک پڑھنے سے منع نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ کی رحمتیں اس پر نازل ہوتی ہیں۔ اگر قبل الاذان کوئی دعا مانگنی منع ہوتی تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی بھی یہ دعا نہ مانگتے۔ جس طرح دعا مانگنے کا اور رب تعالیٰ سے مناجات کرنے کا کوئی وقت مقرر نہیں اور نہ ہی شریعت مطہرہ نے کسی وقت کی تخصیص کی ہے اسی طرح درود پاک کے لیے بھی کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ اس کا وقت بہت وسیع ہے جب چاہے جس وقت چاہے درود پاک پڑھ سکتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ درود پاک پڑھتے وقت اس کے آداب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

۸۹۲ ۳۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری اذان وہ لوگ دیا کریں جو تم میں نہایت نیک ہوں اور تمہاری امامت وہ کریں جو سب سے زیادہ علم والے ہیں (اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے)

۸۹۳ ۳۱ وَعَنْ وَّائِلِ بْنِ حَجَرٍ قَالَ حَقٌّ وَّسُنَّةٌ مَّسْنُوْنَةٌ اَنْ لَّا يُؤَذِّنَ اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ وَّلَا يُؤَذِّنَ اِلَّا وَهُوَ قَائِمٌ رَوَاهُ اَبُوالشَّيْخِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ اذان کے لیے افضل اور سنت یہ ہے کہ باوضو شخص ہی اذان دے اور یہ کہ اذان دینے والا کھڑا ہو کر ہی اذان کہے (اس کی روایت ابوالشیخ نے کی ہے)

۸۹۴ ۳۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ باوضو شخص ہی اذان دیا کرے (اس کی روایت ترمذی نے کی ہے اور اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ف : ہمارے علماء کہتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ باوضو شخص کا اذان دینا مستحب ہے اور اذان کے لیے وضو ضروری نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب قرآن کو جو عظمت میں اذان سے زیادہ ہے بغیر ہاتھ لگائے ہوئے بغیر وضو پڑھ سکتے ہیں تو اذان جو عظمت میں قرآن سے کم ہے بغیر وضو کے دینا کس طرح ناجائز ہوگا۔ اس لیے جن روایتوں سے باوضو اذان دینا ثابت ہوتا ہے ان سے اذان باوضو دینا مستحب قرار پائے گا (اس کی تائید حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنے والی روایت سے ہوتی ہے)

۸۹۵/۳۳ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِاَنْ يُّؤَذِّنَ الْمُؤَذِّنُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْاٰثَارِ وَقَالَ بِهٖ نَأْخُذُ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا وَّنَكْرَهُ اَنْ يُّؤَذِّنَ جُنُبًا۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ اگر مؤذن بلا وضو اذان دے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے (اس کی روایت امام محمد نے کتاب الآثار میں کی ہے) اور امام محمد نے کہا ہے کہ ہم حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کو اختیار کرتے ہیں اور بلا وضو اذان دینے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے البتہ ہم جنبی کے اذان دینے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

---

۸۹۶/۳۴ وَعَنْهُ قَالَ اَلْاَذَانُ جَزْمٌ وَّالتَّكْبِيْرُ جَزْمٌ وَّالتَّسْلِيْمُ جَزْمٌ وَّالْقُرْاٰنُ جَزْمٌ۔
(رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ)

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ اذان جزم ہے اور تکبیر جزم ہے اور سلام جزم ہے اور قرآن جزم ہے (یعنی اذان کے جملہ کے آخر کو سکون سے پڑھے اور تکبیر میں بھی اسی طرح اور سلام میں بھی اسی طرح آخر کلمہ کو سکون سے پڑھے اور قرآن میں بھی جہاں آیت ختم ہوتی ہے وہاں وقف کرکے پڑھے)
(اس کی روایت سعید بن منصور نے کی ہے)

---

۸۹۷/۳۵ وَعَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِيْ فَاَتْبَعَهٗ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَصَرَهٗ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى مُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابوالشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم مسجد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں مؤذن نے اذان دی، ایک شخص مسجد سے اٹھ کر جانے لگا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے حضور ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے (اس لیے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ مسجد میں اذان سننے کے بعد بغیر نماز پڑھے مسجد سے جانا نہیں چاہیے اور اس نے ایسا نہیں کیا ہے اس لیے یہ نافرمانی ہے) اس کی روایت ابن ماجہ نے کی ہے اور مسلم، نسائی اور ترمذی نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

۸۹۸ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَهُ الْاَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَّهُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔
۳۶

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسجد کے اندر ہے اور اذان ہوئی پھر وہ شخص مسجد سے نکل گیا اور کسی ضروری کام کے لیے نہیں نکلا اور وہ دوبارہ مسجد میں واپس ہونے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے تو وہ منافق ہے۔ (ابن ماجہ)

ف: مسجد سے اذان سننے کے بعد بلا عذر نماز پڑھے بغیر نکل جانا اس حدیث پاک میں اسے منافق کہا گیا ہے۔ کیونکہ اذان سُن کر شیطان بھاگتا ہے مسلمان اذان سُن کر مسجد میں آتا ہے۔ مسلمان کو اذان سُن کر مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے آنے کا حکم ہے نہ کہ جو موجود ہو وہ بھی مسجد سے نکل جائے۔

---

# بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَاَفْضَلِيَّةِ الْاِمَامَةِ وَاِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ

# یہ باب اذان کی فضیلت اور امام کے مؤذن پر افضل ہونے اور مؤذن کے کلمات کا جواب دینے کے بیان میں

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
ترجمہ: "اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ (تعالیٰ) کی طرف بلائے اور نیکی کرے۔" (کنزالایمان پ۲۴ سورۃ حم السجدۃ آیت ۳۳)

۸۹۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِيْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِيْنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صِيَامُهُمْ وَصَلٰوتُهُمْ۔
۱

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی دو چیزوں کی ذمہ داری مؤذن کی گردن پر ہے۔ ایک تو مسلمانوں کے روزوں کی ذمہ داری اور دوسرے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

مسلمانوں کی نمازوں کی ذمہ داری (اسی لیے مؤذن کو چاہیئے کہ صحیح وقت پر اذان دے تاکہ نماز اور روزوں میں خلل نہ ہو) (ابن ماجہ)

۹۰۰/۲ وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اذان دینے والے قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز گردن (یعنی شاندار) ہوں گے (مسلم)

۹۰۱/۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ لَہٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ التَّاْذِیْنَ فَاِذَا قُضِیَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطُرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِہٖ یَقُوْلُ اذْکُرْ کَذَا اذْکُرْ کَذَا لِمَا لَمْ یَذْکُرْ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان اذان نہ سننے کی غرض سے گوز مارتے ہوئے (یعنی ہوا چھوڑتے ہوئے) پشت پھیر کر بھاگتا ہے اور جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آتا ہے اور جب نماز کے لیے اقامت ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے اور جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آکر نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کرو اور فلاں بات یاد کرو اور وہ وہ باتیں یاد دلاتا رہتا ہے جو اسے پہلے یاد نہ تھیں۔ بالآخر آدمی بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی؟ (بخاری اور مسلم)

۹۰۲/۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوۃِ ذَھَبَ حَتّٰی یَکُوْنَ مَکَانَ الرَّوْحَاءِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی سِتَّۃٍ وَّثَلَاثِیْنَ مِیْلًا۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب شیطان نماز کی اذان سنتا ہے تو وہ بھاگتا ہوا روحاء تک چلا جاتا ہے راوی کہتے ہیں کہ روحاء مدینہ منورہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ (مسلم)

۹۰۳/۵ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ِالْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی نے خواہ جن ہو یا انسان یا

MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کوئی اور چیز مؤذن کی اذان سنی ہو تو یہ سب قیامت کے دن مؤذن کے لیے گواہی دیں گے (بخاری شریف)

**٩٠٤/٦** **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَّشَاهِدُ الصَّلٰوةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوةً وَّيُغْفَرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَقَالَ وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جتنی دور تک مؤذن کی اذان کی آواز پہنچتی ہے اتنی ہی اس کی بخشش ہوتی ہے (یعنی اگر گناہوں کا جسم فرض کیا جائے اور اتنے گناہ ہوں کہ جہاں تک آواز پہنچی ہے اتنے حصے میں وہ بھر جاتے ہیں تو سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اس لیے مؤذن کو چاہیے کہ باآواز بلند اپنی پوری قوت کے ساتھ اذان دیا کرے) اور مؤذن کے لیے ہر تر اور خشک شے گواہی دے گی اور نماز باجماعت ادا کرنے والے کے لیے پچیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور باجماعت نماز ادا کرنے والے کی دو باجماعت نمازوں کے درمیانی اوقات کے گناہ بھی بخش دیئے جاتے ہیں (امام احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ) اور نسائی نے ہر تر اور خشک کے ذکر تک روایت کرنے کے بعد وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى (یعنی مؤذن کو سب نمازیوں کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا) کا اضافہ کیا ہے

**٩٠٥/٧** **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سات برس تک بغیر دکھاوے کے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور ثواب کے لیے اذان دیتا رہا تو اس کے لیے جہنم کی آگ سے برأت یعنی نجات لکھ دی جاتی ہے (ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ)

**٩٠٦/٨** **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهٗ بِتَاْذِيْنِهٖ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَّلِكُلِّ اِقَامَةٍ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بارہ برس تک اذان دیتا رہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور اذان دینے کی وجہ سے اس کے لیے روزانہ ہر اذان پر ساٹھ نیکیاں

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

اور اقامت کہنے کی وجہ سے ہر اقامت پر تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

۹۰۷ (۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ يُّنَادِيْ بِالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمی قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر رہیں گے ایک وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کیا، اور دوسرا وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا رہا اور لوگ اس سے خوش رہے، اور تیسرا وہ شخص جو دن رات پانچوں نمازوں کی اذان دیتا رہا۔ (ترمذی شریف)

۹۰۸ (۱۰) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي التَّاْذِيْنِ لَتَضَارَبُوْا عَلَيْهِ بِالسَّيْفِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان دینے میں کیا فضیلت ہے؟ تو ہر شخص اذان دینا چاہتا اس لیے اذان دینے کے لیے تلواریں لے کر لڑ پڑتے (امام احمد)

۹۰۹ (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَّقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ رَاعِيْ مِعْزًى۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (جب کسی قوم پر حملہ کرتے تو) صبح صادق طلوع ہونے کے بعد حملہ کیا کرتے اور اذان کی طرف کان لگائے منتظر رہتے اگر وہاں سے اذان سنائی دیتی تو رک جاتے ورنہ (اس بستی پر) حملہ کر دیتے تھے ایک بار کسی شخص کے یہ الفاظ سُنے اللہ اکبر اللہ اکبر تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عَلَى الْفِطْرَةِ یہ اسلام پر ہے (کیوں کہ مسلمان ہی اذان کہتے ہیں) پھر اس شخص نے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا (یعنی میں گواہ ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (توحید کے اقرار سے) تم جہنم کی آگ سے نکل گئے ہو، صحابہ نے دیکھا تو وہ شخص بکریاں چرانے والا تھا (مسلم شریف)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۹۱۰
۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَاَتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَيُّكُمْ تَطِيْبُ نَفْسُهٗ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ نَّتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو انصار نے کہا کہ ہم میں سے ایک امیر ہو اور آپ (مہاجرین) میں سے ایک امیر ہو تو ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اور کہا کہ کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو (اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ) وہ کون شخص ہے (جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے) ان سے سبقت کرنے کو پسند کرتا ہے، سب نے بیک زبان کہا کہ ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سبقت کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

قَالَ الْاِمَامُ ابْنُ الْهُمَّامِ اَلْاِمَامَةُ اَفْضَلُ مِنَ الْاَذَانِ عِنْدَنَا لِمُوَاظَبَتِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهَا وَكَذَا الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ بَعْدَهٗ۔

امام ابن الہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ ہمارے پاس اذان دینے سے امامت کرنا افضل ہے، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امامت کرنے پر مداومت فرمائی ہے اور اسی طرح حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی امامت کرنے کی ہمیشہ پابندی کی ہے۔

ف: واضح ہو کہ ہمارے نزدیک اذان دینے سے امامت کرنا افضل ہے اس کے برخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس امامت سے اذان دینا افضل ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اذان کی افضلیت پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ حدیث یہ ہے کہ "الامام ضامن وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ" امام ضامن ہے (کہ مقتدیوں کی نماز کی صحت امام کی صحتِ نماز پر منحصر ہے) اور مؤذن امانت دار ہے (کہ لوگ نمازوں کے پڑھنے اور روزوں کے افطار میں مؤذن پر اعتماد کرتے ہیں) اے اللہ اماموں کو علم و عمل کی ہدایت فرما اور مؤذنوں کو بخش دے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اس حدیث سے استدلال یہ ہے کہ امین کی حالت ضامن کی حالت سے افضل ہوتی ہے اس لیے امام پر مؤذن کو فضیلت حاصل ہے۔ لیکن اس حدیث کے بارے میں اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے امام اور مؤذن میں کسی کی افضلیت ظاہر کرنا مقصود نہیں بلکہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر ایک کے حال کو بیان فرما کر ہر دو کے لیے دعائے خیر فرمائی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(اشعۃ اللمعات کی عبارت ختم ہوئی) اگر اس حدیث سے کسی ایک کی فضیلت ظاہر کرنا مقصود ہے تو درحقیقت امام ہی کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ مؤذن تو صرف اوقات نماز پر امین ہے حالانکہ امام ارکان نماز کا ضامن ہوتا ہے نیز امام بوقت دُعا مقتدیوں اور پروردگار کے درمیان سفارت اور واسطہ کا کام دیتا ہے، یہ کہاں اور وہ کہاں ؟ امام افضل کیوں نہ ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلیفہ ہے اور مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ، کا جانشین ہے، اس سے بخوبی ظاہر ہے کہ امام اور مؤذن میں افضل کون ہے ؟ علاوہ ازیں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اماموں کے لیے راہ حق پر قائم رہنے کی دُعا فرمائی ہے اور مؤذنین کے لیے مغفرت کی دعاء فرمائی ہے۔ واضح ہو کہ راہ حق پر قائم رہنے کی دعا مغفرت کی دُعا سے اعلیٰ وارفع ہے کیونکہ مغفرت کا تقاضہ یہ ہے کہ کچھ گناہ سرزد ہوئے ہیں اور ان کی بخشش کی دعا کی جارہی اس کے برخلاف راہ حق پر قائم رہنے کا تقاضہ مقصد کو پالینا ہے (یہ مرقات میں مذکور ہے)

امامت کے افضل ہونے کی تائید میں اور حدیثیں ہیں جو ذیل میں آرہی ہیں۔

۹۱۱/۱۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ النَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ الْاِمَامُ ثُمَّ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِ الْاِمَامِ رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں تمام لوگوں میں افضل امام ہے اور امام کے بعد مؤذن ہے اور ان دونوں کے بعد وہ شخص ہے جو امام کی سیدھی جانب ہو (اس کی روایت دیلمی نے اپنی مسند میں کی ہے)

---

۹۱۲/۱۴ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت ہوجائے تو تم میں سے کوئی شخص اذان دے پھر تم میں سے (جو علم، عمر، یا تقوی میں) سب سے بڑا ہو وہ امامت کرے (بخاری اور مسلم)

ف: مرقات میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے امامت کی اذان پر افضیلت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اذان دینے والے کے لیے کسی قسم کی شرط نہیں لگائی گئی۔ اس کے برخلاف امام کے لیے بڑے ہونے کی شرط لگائی گئی ہے اور یہ امامت کے افضل ہونے کی واضح ترین دلیل ہے۔ ۱۲

۹۱۳/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّحْمَةُ تَنْزِلُ عَلٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

الْإِمَامِ ثُمَّ عَلَى مَنْ عَلَى يَمِيْنِهِ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ. رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ.

نے ارشاد فرمایا کہ رحمت سب سے پہلے امام پر نازل ہوتی ہے پھر اس شخص پر جو امام کے سیدھے جانب (قریب ہونے میں) اول ہے اس کے بعد جو اول ہے اسی لحاظ سے رحمت نازل ہوتی جاتی ہے (ابوالشیخ)

۹۱۴/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْا أَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ فَإِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ نَحْوَهُ فِي الْكَبِيْرِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اُن لوگوں کو امام بنایا کرو جو تم میں سب سے اچھے ہوں اس لیے کہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان نمائندے ہوتے ہیں (اس کی روایت دارقطنی نے کی ہے اور بیہقی نے سنن میں اور طبرانی نے کبیر میں اسی طرح روایت کی ہے

۹۱۵/۱۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُّنَادِيْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھ کر اذان دینے لگے جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (مؤذن کی طرح) یقین کے ساتھ اذان کے ہر کلمہ کا جواب دیتا جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (نسائی شریف)

۹۱۶/۱۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَ.

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بے شک اذان دینے والے ہم پر فضیلت رکھتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم بھی جس طرح مؤذن کہتے ہیں کہا کرو اور جب تم اذان کے جواب سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو تمہاری دعا قبول ہوگی۔ (ابوداؤد)

۹۱۷/۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ وَالْمُلَبِّيْنَ يَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ يُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ وَيُلَبِّي الْمُلَبِّيْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان دینے والے اپنی اپنی قبروں سے اس طرح نکلیں گے کہ مؤذن اذان دے رہا ہوگا اور جواب دینے والا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

جواب دے رہا ہوگا (اس کی روایت طبرانی نے الاوسط میں کی ہے)

۹۱۸/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِہَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّہَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ہُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی مؤذن کی طرح کہو جو وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو، اس لیے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ایک درود کے بدلے اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتے ہیں پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لیے مقام وسیلہ ملنے کی دعا کرو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک ایسا درجہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کسی ایک ہی کے لیے مخصوص ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا (جس کو مقام وسیلہ ملے گا) تو جو شخص میرے لیے مقام وسیلہ کے ملنے کی دعا کرے گا اس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگی۔

ف: اس حدیث میں مذکور ہے کہ تم بھی اسی طرح کہو جو مؤذن کہتا ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ اذان سننے والے پر واجب ہے کہ مؤذن جن الفاظ کو ادا کرے جواب دینے والا بھی انہی الفاظ کو جواب میں ادا کرتا جائے۔ لیکن امام حلوانی نے کہا ہے کہ مؤذن کا جواب دینا زبان سے مستحب ہے اور واجب یہ ہے کہ اذان سنتے ہی مسجد کی طرف چلے تاکہ جماعت فوت نہ ہو اگر اذان سن کر مسجد کو نہ جائے تو ترک واجب سے گنہگار ہوگا (یہ درمختار میں مذکور ہے اور درمختار میں اس جگہ اور بھی تفصیل ہے جس کی تشریح ردالمختار میں کی گئی ہے)

۹۱۹/۲۱ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر مؤذن اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو سننے والا (مؤذن کے جواب میں) اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ پھر مؤذن اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو یہ شخص بھی (اس کے جواب میں) اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے۔ پھر مؤذن اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے تو یہ بھی اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے پھر مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہے تو یہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔ پھر مؤذن حَیَّ عَلٰی

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اَلْفَلَاح کہے تو یہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے۔ پھر مؤذن اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے تو یہ بھی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے پھر مؤذن لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو یہ شخص بھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور سب کا جواب صدقِ دل سے دے تو ایسا شخص جنت میں داخل ہوگا (مسلم شریف)

ف: اس حدیث میں مذکور ہے کہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ان ہر دو کلمات کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے۔

عمدۃ المفتی میں لکھا ہے کہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ان ہر دو کلمات کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے ساتھ "مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ" کا اضافہ کریں اور کافی میں ان دونوں چیزوں میں اختیار دیا ہے کہ چاہیں تو حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں صرف لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھیں یا صرف "مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ" پڑھیں، البنہ محیط میں تفصیل ہے کہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ سن کر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" پر "مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ" لیکن قول مختار قول اوّل ہے کہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ان کلمات میں سے ہر ایک کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ کو جمع کرے یہ ردالمختار میں مذکور ہے ۱۲

٩٢٠/٢٢ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّيْ لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُهٗ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهٗ حَتّٰى اِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَاقَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت علقمہ بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا کہ ان کے مؤذن نے اذان دی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح کہتے گئے جس طرح مؤذن نے کہا یہاں تک کہ جب مؤذن نے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہا تو انھوں نے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا اور جب مؤذن نے حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہا تو انھوں نے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہا اور اس کے بعد مؤذن نے جس طرح کہا اسی طرح کہہ کر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذان کے جواب میں اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔ (امام احمد)

٩٢١/٢٣ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَاَنَا وَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنتے کہ وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اَنَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ رہا ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے وَاَنَا وَاَنَا (یعنی جیسے تم گواہی دے رہے ہو، میں بھی ایسی ہی توحید اور رسالت دونوں کی گواہی دیتا ہوں۔ اسی لیے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اَنَا کو مکرر ارشاد فرمایا ہے) (ابوداؤد شریف)

**۹۲۲** [۲۴] **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ اَوْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِي الْاِقَامَةِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَقَالَ فِيْ سَائِرِ الْاِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عُمَرَ فِي الْاَذَانِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی صحابی سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہنا شروع کی جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ پر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا یعنی اللہ تعالیٰ نماز کو قائم رکھے اور اس کو ہمیشہ رکھے، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیہ الفاظ اقامت کا جواب اسی طرح ادا فرمایا جس طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہوئی حدیث ۹۱۹ [۲۱] میں اذان کا جواب دیا گیا ہے (یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اقامت کے الفاظ کو مؤذن نے جس طرح کہے آپ نے بھی اسی طرح ادا فرمائے البتہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فرمایا اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا ارشاد فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ تکبیر کے کلمات کا جواب بھی اسی طرح دینا چاہیے جس طرح اذان کے کلمات کا جواب دیا جاتا ہے) (ابوداؤد شریف)

**۹۲۳** [۲۵] **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ

حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مؤذن کی اذان سُن کر اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

رَّسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو یکتا ہے اور جس کا شریک کوئی نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے پر راضی ہوں اور محمدؐ کے رسول اللہ ہونے پر راضی ہوں اور اپنا دین اسلام ہونے سے راضی ہوں۔ اذان سن کر اس طرح کہنے والے کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (مسلم شریف)

ف: حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی اذان میں سن کر انگوٹھوں کو چومنا مسنون ہے۔ احادیث میں صحابۂ کرام سے یہ عمل ثابت ہے۔ اسے بدعت یا گناہ کہنا خود صریح گناہ ہے۔ اس مسئلہ کی تحقیق میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو رسالے تحریر فرمائے ہیں۔

(۱) "منیر العینین فی حکم تقبیل الابہامین"

(۲) "نہج السلامہ فی حکم تقبیل الابہامین فی الاقامہ"۔

ان دونوں رسائل میں امام موصوف نے دلائل کے ساتھ احادیث اور اصول حدیث کی روشنی میں وضاحت کی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک "محمد" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن کر انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں کے ساتھ مس کرنا سنّت صحابہ خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنّت ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر بروز محشر شفاعت کا مژدہ سنایا ہے۔ جو اسے بدعت کہے وہ خود گمراہ منکر حدیث ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود اپنے فتاویٰ رضویہ جلد دوم میں فرماتے ہیں کہ حضور پُرنور شافع یوم النشور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اذان میں سنتے وقت انگوٹھے یا انگشتان شہادت چوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز۔ جس کے جواز میں مقام تبرع میں دلائل کثیرہ قائم اور اگر خود کوئی دلیل خاص نہ ہوتی تو منع بر شرع سے دلیل نہ ہونا جواز کے لیے دلیل کافی تھا۔ جو ناجائز بتائے ثبوت دینا اس کے ذمہ ہے کہ قائل جواز متمسک باصل ہے متمسک باصل محتاج دلیل نہیں۔ پھر یہاں تو حدیث، فقہ، ارشاد علماء و عمل قدیم سلف صلحا رسب کچھ موجود۔ علمائے محدثین نے اس باب میں حضرت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت ریحانۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت نقیب اولیائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا ابو العباس خضر علی الحبیب الکریم وعلیہم جمیعا الصلوٰۃ والتسلیم وغیرہم اکابر دین سے حدیثیں روایت فرمائیں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "قُلْتُ وَاِذَا ثَبَتَ رَفْعُہٗ اِلَی الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَیَکْفِیْ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لِلْعَمَلِ بِہٖ بِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ"

یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اس فعل کا ثبوت عمل کو بس ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت" رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شئی کا ثبوت بعینہٖ حضور سید عالم نور مجسم سے ثبوت ہے اگرچہ بالخصوص حدیث مرفوع درجۂ صحت تک مرفوع نہ ہو۔ امام سخاوی "المقاصد الحسنہ فی الاحادیث الدائرہ علی الالسنہ" میں فرماتے ہیں۔ حدیث مَسْحَ الْعَیْنَیْنِ بِبَاطِنِ اَنْمُلَتَیِ السَّبَّابَتَیْنِ بَعْدَ تَقْبِیْلِھِمَا عِنْدَ سِمَاعِ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَعَ قَوْلِہٖ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا ذَکَرَہُ الدَّیْلَمِیُّ فِی الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ ھٰذَا وَقَبَّلَ بَاطِنَ الْاَنْمُلَتَیْنِ السَّبَّابَتَیْنِ وَمَسَحَ عَیْنَیْہِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِیْلِیْ فَقَدْ حَلَّتْ شَفَاعَتِیْ وَلَا یَصِحُّ۔

"یعنی موذن سے" اشھد ان محمدا رسول اللہ" سن کر انگشتان شہادت کے پورے جانب باطن سے چوم کر آنکھوں پر ملنا اور یہ دعا پڑھنا" اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا" اس حدیث کو دیلمی نے مسند الفردوس میں حدیث سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب اس جناب نے مؤذن کو اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتے سنا تو یہ دعا پڑھی اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے زیریں سے چوم کر آنکھوں سے مس کئے اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہو جائے۔ یہ حدیث اس درجہ کو نہ پہنچی جسے محدثین اپنی اصطلاح میں درجۂ صحت نام رکھتے ہیں۔

۹۲۴/۲۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُرَدُّ الدُّعَاءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی (یعنی ضرور قبول ہوتی ہے) (ابوداؤد اور ترمذی)

۹۲۵/۲۷ وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِیْنَ یُلْحِمُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَّتَحْتَ الْمَطَرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَتَحْتَ الْمَطَرِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو وقت ایسے ہیں جن میں دعائیں رد نہیں ہوتیں، یا یہ فرمایا کہ بہت کم رد کی جاتی ہیں، ایک اذان کے وقت کی دعا، دوسرے جہاد کے وقت کی دعا جب ایک دوسرے سے گتھ جاتے ہیں، یا یہ فرمایا بارش میں بھیگتے وقت کی دعا (ابوداؤد) اور دارمی نے بھی اس

www.waseemziyai.com
MAKTABA-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کی روایت کی ہے لیکن دارمی نے بارش میں بھیگنے وقت کی دعا کا ذکر نہیں کیا ہے ۔

٩٢٦/٢٨ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص (پوری) اذان سُننے اور اس کا جواب دینے کے بعد یہ دُعا پڑھے۔ "اے اللہ! اے ہمارے پروردگار، سب بُلاووں سے نماز کا بلاوا اکمل ہے اور موجودہ نماز کے مالک جس کی اذان دی جارہی ہے، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مقام وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور آپ کو مقام محمود عطا کر (جس کا تو نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے) تو اس دعا کے پڑھنے والے کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت ضرور ہوگی۔ (بخاری)

٩٢٧/٢٩ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم کو حکم دیا جاتا تھا کہ ہم اذانِ مغرب کے وقت دُعا کیا کریں (اس کی روایت بیہقی نے الدعوات الکبیر میں کی ہے)

٩٢٨/٣٠ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذانِ مغرب کے وقت اس دعا کی تعلیم دی ہے اللھم ھٰذا اِقبالُ لیلِکَ واِدبارُ نھارِکَ واَصواتُ دُعاتِکَ فاغفِرلی اے اللہ یہ وقت تیری رات کی آمد کا ہے اور تیرے دن کے رخصت ہونے کا اور تیری اذان دینے والوں کی اذان کا وقت ہے بس تو مجھے بخش دے (اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے اور بیہقی نے الدعوات الکبیر میں بھی اس کی روایت کی ہے)

٩٢٩/٣١ وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِنْدَ كُلِّ اَذَانَيْنِ رَكْعَتَيْنِ مَا خَلَا الْمَغْرِبَ رَوَاهُ

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت وہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر دو اذان یعنی

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

الدَّارُقُطْنِیُّ وَقَالَ وَهُوَ الْمَحْفُوْظُ وَرَوَى الْبَزَّارُ عَنْ بُرَيْدَةَ نَحْوَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ صَلٰوةٌ اِلَّا بَدَلَ رَكْعَتَيْنِ مَاخَلَا۔

اذان اور اقامت کے درمیان (کم از کم) دو رکعت ہیں، سوائے نماز مغرب کے (یعنی نماز مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان کوئی نماز نہیں ہے) (اس کی روایت دارقطنی نے کی ہے اور دارقطنی نے کہا ہے کہ اس کی سند معتبر ہے) اور بزار نے بھی حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ف: اذان اور اقامت کے درمیان بجز نماز مغرب کے ہر نماز کے لیے سنتیں ہیں، اسی حدیث کی وجہ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان نفل نماز کو مکروہ قرار دیا ہے (یہ مرقات میں مذکور ہے)

۹۳۰ ۳۳ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِيْ اِمَامَ قَوْمِيْ قَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ مجھے میری قوم کا امام بنا دیجئے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان کے امام ہو اور تم ان میں سے سب سے ضعیف کا لحاظ کیا کرو، اور ایک ایسے شخص کو مؤذن بنا لو جو اذان پر اجرت نہ لیتا ہو (امام احمد، ابوداؤد اور نسائی)

۹۳۱ ۳۴ وَعَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ فَاَلْقٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ فَاَذَّنْتُ ثُمَّ اَعْطَانِيْ حِيْنَ قَضَيْتُ التَّاذِيْنَ صُرَّةً فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ فِضَّةٍ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَقَدَ تَرْجَمَةً عَلَى الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ اَيْضًا۔

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ کو اذان سکھاتے گئے اور میں اذان دیتا گیا، پھر جب میں اذان دینے سے فارغ ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک تھیلی عطا فرمائی جس میں کچھ چاندی تھی (ابن حبان) اور باب کا عنوان اذان پر اجرت لینے کا جواز رکھا ہے۔ (اور اس کی روایت نسائی نے بھی کی ہے)

ف: اذان، اقامت وامامت کی اجرت لینا اس حدیث کی روشنی میں جائز ہے۔ کیونکہ حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چاندی کی ایک تھیلی جو عنایت فرمائی۔ اسی طرح دوسرے تبلیغی و دینی کاموں کی بھی اجرت لی جا سکتی ہے۔

ف: علماء نے اذان، اقامت اور امامت پر اجرت لینے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اذان، اقامت اور امامت پر اجرت لینا مکروہ قرار دیا ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

اللہ تعالیٰ اور ان کے شاگردوں نے بھی ان پر اجرت لینا مکروہ قرار دیا ہے اور اس پر حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کیونکہ اس حدیث میں مذکور ہے کہ ایسے شخص کو مؤذن بناؤ جو اذان دینے پر اجرت نہ لیتا ہو، یہ متقدمین احناف کا قول ہے لیکن متاخرین احناف نے اجرت کے جائز ہونے پر فتویٰ دیا ہے اور ابن حبان کی اس حدیث سے جو ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سے استدلال کرتے ہیں۔

۹۳۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ الْمُحْتَسِبُ كَالشَّهِيْدِ الْمُتَشَحِّطِ فِيْ دَمِهٖ وَإِذَا مَاتَ لَمْ يُدَوِّدْ فِيْ قَبْرِهٖ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ۔
۳۴

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ثواب کا طالب مؤذن (جو اُجرت نہ لیتا ہو) ایسے شہید کی طرح ہے جو اپنے خون میں لت پت ہو، اور جب وہ مرجائے گا تو قبر میں اس کے بدن میں کیڑے نہیں پڑیں گے (اس کی روایت طبرانی نے الکبیر میں کی ہے)

۹۳۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُ رَبُّكَ مِنْ رَّاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةٍ لِّلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔
۳۵

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمھارا رب اس بکریاں چرانے والے پر تعجب کرتا ہے جو کسی پہاڑ کی چوٹی کے کسی بلند حصہ پر نماز کے لیے اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندہ کو دیکھو کہ اذان دیتا ہے اور نماز قائم کرتا ہے اور مجھ سے ڈرتا ہے میں نے اپنے اس بندہ کے گناہوں کو بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل کردیا (ابوداؤد اور نسائی)

۹۳۴ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيَتَوَضَّأْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ مَآءً فَلْيَتَيَمَّمْ فَاِنْ اَقَامَ صَلّٰى مَعَهٗ مَلَكَانِ وَاِنْ اَذَّنَ وَاَقَامَ صَلّٰى خَلْفَهٗ مِنْ جُنُوْدِ اللّٰهِ مَا لَا يُرٰى طَرَفَاهُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ هٰذَا اِسْنَادٌ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصِّحَاحِ۔
۳۶

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی جنگل میں ہو اور نماز کا وقت آجائے تو وہ وضو کرلے اور اگر پانی نہ ملا تو تیمم کرے، اگر اس نے (صرف) اقامت کہی ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور اگر اس نے اذان و اقامت کہی ہے تو اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی اتنی بڑی فوج نماز پڑھتی ہے جس کے اول و آخر کے دونوں سرے دکھائی نہیں دے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

سکتے (اس کی روایت عبدالرزاق نے کی ہے اور یہ ایسی حدیث ہے جس کی سند کے راوی صحاح کے راوی ہیں)

# بابٌ

ف: ابن حجر رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ اذان کے متعلق جو کچھ گذرا ہے یہ باب ان چیزوں کا تتمہ ہے۔ ۱۲۰

۹۳۵ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ لَا تُؤَذِّنْ حَتّٰى يَسْتَبِيْنَ لَكَ الْفَجْرُ هٰكَذَا وَمَدَّ يَدَيْهِ عَرْضًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَلَمْ يُضَعِّفْهُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ نَحْوَهٗ قَالَ فِي الْاِمَامِ رِجَالُ اِسْنَادِهٖ ثِقَاتٌ۔
۳۷

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک فجر کی روشنی اس طرح ظاہر نہ ہو جائے اذان مت دیا کرو، اس طرح فرماتے ہوئے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دستِ مبارک کو آسمان کی طرف عرض میں پھیلایا (اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے اور ابوداؤد نے اس حدیث کو ضعیف نہیں قرار دیا اور بیہقی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے الامام میں کہا ہے کہ اس سند کے راوی سب ثقہ ہیں۔

وَفِيْ رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبدالعزیز بن ابی رواد کی روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے اذان دے دی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غضبناک ہوئے۔

اس حدیث میں مذکور ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ جب تک صبح صادق طلوع نہ ہو فجر کی اذان نہ دیا کرو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی نماز کی اذان اس کے وقت کے شروع ہونے سے پہلے نہ دی جائے اور اگر وقت سے پہلے اذان دی گئی ہے تو وقت شروع ہونے پر اس کا اعادہ کیا جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ اذان جماعت کی اطلاع کے لیے دی جاتی ہے اور وقت سے پہلے اذان دینے سے اذان کی جو غرض ہے کہ جماعت کے وقت سے مطلع کیا جائے۔ وہ غرض حاصل نہیں ہوتی تو گویا وقت سے پہلے اذان دینا جماعت کے وقت سے بے خبر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQOOM ISLAMIA ACADEMY

رکھنا ہوا۔ البتہ فجر کی اذان کے بارے میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ رات کے نصف آخر میں فجر کی اذان جائز ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ کا بھی یہی قول ہے کیونکہ اس پر اہل حرمین کا نسلاً بعد نسل عمل در آمد ہے لیکن یہ حدیث سب پر حجت ہے یہ ہدایہ سے ماخوذ ہے اور نہایۃ میں مذکور ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ حدیث میں لَا یَغُرَّنَّکَ اَذَانُ بِلَالٍ (یعنی تم کو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل از وقت اذان دیا کرتے تھے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بھی ہماری دلیل ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان کا اعتبار نہیں کیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان کا ایسا اعتبار نہ کریں جیسا کہ وقت کے اندر کی اذان کا اعتبار کیا کرتے ہیں، جب ہی تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان تم کو دھوکہ نہ دے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس لیے اذان دیتے ہیں کہ شب میں عبادت کرنے والا عبادت کو ختم کر دے، روزہ دار سحری کر لے اور سونے والا نیند سے اٹھے اس لیے ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا تھے اور جب تک لوگوں سے یہ نہ سن لیتے تھے کہ صبح صادق ہو چکی ہے اس وقت تک اذان نہیں دیا کرتے تھے ۱۲

**۹۳۶ / ۳۸** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَمَلَکَ عَلٰی ذٰلِکَ قَالَ اِسْتَیْقَظْتُ وَاَنَا وَسْنَانُ فَظَنَنْتُ اَنَّ الْفَجْرَ قَدْ طَلَعَ فَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنَادِیَ عَلٰی نَفْسِہٖ اِلَّا اَنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ وَرَوٰی اَبُوْدَاؤدَ نَحْوَہٗ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ کس لیے تم نے صبح صادق سے پہلے اذان دی ہے؟ تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میں نیند سے اونگھتا ہوا اٹھا اور گمان کیا کہ صبح صادق ہو گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ اپنی طرف سے اس معذرت کا اعلان کریں کہ بندہ وقت معلوم کرنے سے بے خبر تھا اور نیند میں تھا (اس کی روایت بیہقی نے کی ہے اور ابوداؤد نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

ف: اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ وقت سے پہلے اذان دینا جائز نہیں۔۱۲

**۹۳۷ / ۳۹** وَعَنْ مَّالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّیْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِیْمَا وَلْیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُکُمَا۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں اور میرے ایک چچا زاد بھائی ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سفر کے لیے نکلو تو اذان دیا کرو اور اقامت کہا کرو اور تم دونوں میں سے جو بڑا ہے وہ امامت کیا کرے۔

(بخاری شریف)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۹۳۸ وَعَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَسْرَيْنَا لَيْلَةً فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ وَنَامَ النَّاسُ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِالشَّمْسِ قَدْ طَلَعَتْ عَلَيْنَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ حَدَّثَنَا مَا هُوَ كَائِنٌ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ نَحْوَهُ۔

حضرت برید بن ابی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، ان کے والد نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ایک رات ہم چلتے رہے جب صبح قریب ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مقام پر اترے، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نیند آگئی اور سب لوگ بھی سو گئے (سب سے پہلے) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے وقت بیدار ہوئے کہ آفتاب نکل چکا تھا اور دھوپ ہم پر گر رہی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم دیا تو انھوں نے اذان دی، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کے فرض سے پہلے دو رکعت سنت ادا فرمائی پھر حکم دیا تو مؤذن نے اقامت کہی اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو فرض نماز پڑھائی، پھر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے قیامت تک جتنی چیزیں ہونے والی تھیں ہم کو سب بیان فرمائیں۔ اس کی روایت نسائی نے کی ہے اور اسی طرح ابو داؤد، حاکم، بزار، طبرانی اور بیہقی نے بھی اس کی روایت کی ہے)

ف: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قضاء نماز کے لیے بھی اذان و اقامت دونوں کہی جائیں۔ یہی حنفی مذہب ہے۔ چنانچہ ہدایہ میں مذکور ہے کہ قضاء نماز کے ادا کرتے وقت اذان دے اور اقامت بھی کہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لیلۃ التعریس کے موقع پر نماز فجر کی قضاء اذان و اقامت کے ساتھ ادا فرمائی ہے اور یہ امام شافعی رحمۃ اللہ پر حجت ہے، اس لیے کہ امام موصوف قضا نمازوں کی (تحصیل) میں صرف اقامت پر اکتفاء فرماتے ہیں۔ ۱۲

۹۳۹ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو تم اسی وقت اٹھو جب مجھے دیکھ لو کہ میں حجرے سے نکل گیا ہوں (بخاری اور مسلم)

ف: ذخیرہ میں ہے کہ اگر امام مسجد کے باہر ہو اور صفوں کے پیچھے سے مسجد میں داخل ہو رہا ہے تو نمازی امام کو دیکھتے ہی کھڑے ہو جائیں، اور درمختار کی عبارت یہ ہے کہ اگر امام سامنے سے مسجد میں داخل ہو رہا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ہے تو امام پر نگاہ پڑتے ہی مقتدی کھڑے ہو جائیں۔ ۱۲

۹۴۰/۴۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السُّنَّةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالطَّحَاوِيُّ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَابْنُ حَزْمٍ بِسَنَدٍ مِّثْلَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ بِسَنَدٍ لَّا بَاْسَ بِهٖ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ وَّقَالَ مُحَمَّدٌ لَّا تُعَجِّلَنَّ بِرُكُوْعٍ وَّلَا افْتِتَاحٍ حَتّٰى تَصِلَ اِلَى الصَّفِّ وَتَقُوْمَ فِيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کی اقامت ہو جائے تو نماز کے لیے دوڑتے ہوئے مت آیا کرو، بلکہ معمولی رفتار سے اطمینان کے ساتھ آؤ اور جو کچھ نماز تم کو مل جائے اُسے جماعت سے پڑھ لو اور جو باقی رہ جائے بعد میں اسے پورا کر لو اس کی روایت (ابوداؤد اور طحاوی) اور ابن ابی شیبہ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے، اور ابن حزم نے بھی سند صحیح کیساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی روایت کی ہے اور بیہقی نے سند معتبر کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب تم میں کوئی شخص نماز کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ اس وقت سے نماز ہی میں ہوتا ہے اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ جب تک تم صف میں نہ پہنچ جاؤ اور صف میں نہ کھڑے ہو جاؤ تب تک ہرگز رکوع کرنے اور تکبیر تحریمہ کہہ کر جماعت میں شریک ہونے کی عجلت مت کیا کرو۔

---

ف: اس حدیث میں مذکور ہے "اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ" (جب نماز کی اقامت ہونے لگے تو نماز کے لیے دوڑتے ہوئے مت آیا کرو) واضح ہو کہ اقامت سُن کر دوڑنے کی جو ممانعت یہاں وارد ہے وہ نہی تنزیہی ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث اسکے بعد آرہی ہے اس سے جماعت کے لیے بغیر مشقت کے تیزی سے آنا ثابت ہو رہا ہے۔

اس حدیث میں یہ بھی وارد ہے "فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا (جو کچھ نماز تم کو مل جائے اُسے جماعت کے ساتھ پڑھ لو اور جو باقی رہ جائے بعد میں اس کی قضاء کر لو) اس کی تفصیل یہ ہے کہ کسی شخص کو امام کے ساتھ ابتداء نماز سے جماعت میں شرکت کا موقع نہ مل سکا اور جماعت میں وہ ایسے وقت شریک ہوا جب کہ نماز کا کچھ حصہ ہو چکا تھا ایسے شخص کو مسبوق کہتے ہیں ایسے لوگوں کے متعلق حدیث میں دو طرح کے الفاظ وارد ہیں۔ ایک وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا (نماز کا جو حصہ امام کے ساتھ نہ ملنے سے فوت ہو گیا ہے اس کی قضاء کر لو۔

دوسرے "وَمَافَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا" (نماز کا جو حصہ امام کے ساتھ نہ ملنے سے فوت ہوگیا ہے اس کو تمام کرلو) ایک میں قضاء اور دوسرے میں اتمام کا لفظ مذکور ہے، اب اتمام اور قضاء کے معنی میں علماء کے درمیان یہ اختلاف ہے کہ کیا ان دونوں لفظوں کا مطلب ایک ہے یا دونوں کے معنی الگ الگ ہیں؟
اس اختلاف کی بناء پر مسبوق کے متعلق یہ اختلاف پیدا ہوگیا کہ مسبوق جب سے امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوا ہے تو امام کے ساتھ ادا کی ہوئی نماز مسبوق کی ابتدائی نماز ہوگی یا اس کی آخری نماز ہوگی؟ اس بارے میں دو قول ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ مسبوق جہاں سے نماز میں شریک ہوا ہے وہاں سے اس کی نماز شروع ہوئی ہے اس لیے یہ اس کی نماز کا ابتدائی حصہ ہوگا اور یہ شخص امام کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی بقیہ نماز کی تکمیل کرے گا اور نماز کا وہ حصہ جس کو یہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کر رہا ہے اس کی نماز کا آخری حصہ سمجھا جائے گا اور یہ بعد والی نماز جس کو یہ تنہا پڑھ رہا ہے امام کے ساتھ ادا شدہ نماز کا تتمہ کہلائے گی، یہ امام شافعی، امام اسحاق اور امام اوزاعی رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ سے بھی ایک روایت میں اسی طرح منقول ہے اور ان سب حضرات نے حدیث کے الفاظ "وَمَافَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا" سے استدلال کیا ہے اس لیے کہ اتمام کا تعلق ایسی شئے سے ہوتا ہے جس کی ابتداء پہلے سے ہو اور اس کا کچھ حصہ باقی رہ جائے تو اس قول کی بناء پر امام کے بعد مسبوق کی جو نماز ادا ہو رہی ہے وہ نماز کا آخری حصہ ہے۔
دوسرا قول یہ ہے کہ مسبوق جہاں سے جماعت میں شریک ہوا ہے وہ مسبوق کی نماز کا آخری حصہ ہے جیسے کہ خود امام کی نماز کا آخری حصہ ہے۔ اس لیے یہ شخص امام کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد قضاء نماز جو ادا کرے گا۔ وہ اس کی نماز کے فوت شدہ ابتدائی حصہ کی قضاء ہوگی اور نماز کا وہ حصہ جس کو یہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کر رہا ہے اس کی نماز کا ابتدائی حصہ کہلائے گا جو قضاء ہوگیا تھا اب وہ اس کو ادا کر رہا ہے۔
یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی ایک روایت اسی طرح کی ہے۔ نیز حضرت سفیان، مجاہد اور ابن سیرین رحمہم اللہ تعالیٰ کا بھی یہی قول ہے، ابن بطال نے کہا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول کی تائید حضرات ابن مسعود، ابن عمر، ابراہیم نخعی، شعبی اور ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایتوں سے ہوتی ہے اور اس قول ثانی کے قائلین نے ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "وَمَافَاتَکُمْ فَاقْضُوْا" سے استدلال کیا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے اصحاب نے "فَاَتِمُّوْا" سے جو استدلال کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مقتدی کی نماز امام کی نماز سے مربوط ہوتی ہے اور اس سے جدا نہیں ہوسکتی۔ اس لیے امام کی نماز کا جو آخری حصہ ہے وہ مسبوق کی نماز کا بھی لازماً آخری حصہ متصور ہوگا ورنہ امام کی اقتداء کے منشاء کے خلاف ہوگا اس بنا پر ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "فَاَتِمُّوْا کو بمعنی "فَاقْضُوْا" اس طرح محمول کیا جائے گا کہ جس نے نماز کے فوت شدہ حصہ کی قضاء کی تو اس نے اپنی نماز کو تمام کر لیا یعنی مکمل کر لیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے فوت شدہ حصّہ کے باقی رہ جانے سے اس شخص کی نماز ناقص تھی اور اس شخص نے امام کے نماز ختم کرنے کے بعد نماز کے باقی حصہ کو ادا کر کے اپنی اس ناقص نماز کو تمام کر لیا۔ (یہ عمدۃ القاری میں مذکور ) اس کو مثال سے اس طرح سمجھیئے۔

ایک شخص ظہر کی جماعت میں امام کے ساتھ ایسے وقت شریک ہوا جب کہ امام کی دو رکعتیں ہو چکی تھیں اور اس نے امام کے ساتھ آخری دو رکعتیں ادا کیں تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے لحاظ سے امام کے ساتھ اس نے آخری جو دو رکعتیں ادا کی ہیں اس کی پہلی دو رکعتیں ہوں گی اور اب وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد جو دو رکعتیں ادا کر رہا ہے اس کی آخری دو رکعتیں ہیں کہ وہ ان دو رکعتوں سے اپنی نماز کو تمام کر رہا ہے اس لیے وہ ان دونوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھے گا کوئی دوسری سورت نہیں ملائے گا۔ اس کے برخلاف امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول کے لحاظ سے اس مسبوق نے امام کے ساتھ جو دو رکعتیں ادا کی ہیں اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد یہ جو دو فوت شدہ رکعتیں ادا کرے گا اس کی پہلی دو رکعتیں ہیں جو قضا ہو گئی ہیں، جن کو یہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کر رہا ہے اس وجہ سے وہ ان دونوں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ ضم سورہ بھی کرے گا اور جن حدیثوں میں "فَاقْضُوْا" کا ذکر ہے اس کی یہی تفصیل ہے۔ ۱۲

۹۴۱/۴۳ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ الْاِقَامَةَ وَهُوَ بِالْبَقِيْعِ فَاَسْرَعَ الْمَشْيَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهٖ مَالَمْ يُجْهِدْ نَفْسَهٗ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ بقیع (مدینہ طیبہ کا قبرستان ہے ) کو گئے ہوئے تھے ان کو مسجد نبوی کی اقامت کی آواز بقیع میں سنائی دی، جس پر وہ وہاں سے تیزی سے آئے۔ (اس کی روایت امام محمد نے امام مالک سے کی ہے اور کہا ہے کہ شرکت نماز کے لیے تیز چل کر آنے میں کوئی مضائقہ نہیں، بشرطیکہ اپنے کو نہ تھکائے اور تکلیف نہ ہو)

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

# بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ

# (یہ باب مسجدوں اور نماز کی جگہوں کے بیان میں ہے)

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے۔" (پ ۱ سورۃ ۲ آیت ۱۲۵) (کنزالایمان)

ف: اس سے معلوم ہوا کہ مسجدوں کو پاک و صاف رکھا جائے وہاں گندگی اور بدبودار چیز نہ لائی جائے۔ یہ سنت انبیاء ہے۔

**تنبیہ:** آجکل مساجد میں مروجہ ایصال ثواب کی محافل، میلاد شریف گیارہویں شریف، اموات کے قل و چہلم کی محافل اور دوسرے پروگرام جن میں لنگر و تبرک تقسیم ہوتا ہے۔ مسئلہ کے مطابق مقامی لوگوں کو مساجد میں کوئی چیز نہیں کھانی چاہیے سوائے مسافروں اور معتکفین کے۔ لوگ مساجد میں تبرک وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اور مساجد میں ہی کھاتے ہیں۔ اور بوقت تقسیم کسی قسم کی احتیاط نہیں کرتے خصوصاً مزارات اولیاء کے ساتھ ملحقہ مساجد میں تو بہت ہی لاپرواہی اور غفلت برتی جاتی ہے جس سے ان کا تقدس پامال ہوتا ہے۔ ایسا طریقہ کار اختیار کیا جائے جس سے مساجد میں گندگی بھی نہ پھیلے اور ایصال ثواب کی محافل میں تبرک بھی باحسن وجوہ تقسیم ہو جائے۔ ارواح اولیاء خوش بھی ہوں مساجد بھی پاک صاف اور ستھری رہیں۔ یہی آیت کریمہ کا مقصود ہے کہ میرا گھر خوب پاک صاف کرو اعتکاف، رکوع اور سجود کرنے والوں کے لیے۔ آیت کریمہ کا منشاء اگرچہ خاص ہے یعنی بیت اللہ شریف حرم کعبہ۔ مگر تمام مساجد بھی اس میں شامل ہوں گی کیونکہ بیت اللہ (اللہ کا گھر) ہونے میں وہ بھی تو شامل ہیں۔ تفسیر نورالعرفان میں زیر آیت لکھا ہے کہ مساجد کا کوئی متولی، منتظم ہونا چاہیے جو شریف، نمازی اور صالح ہو اور مسجد کے تمام انتظامات خصوصاً صفائی وغیرہ کا خاص خیال رکھے۔

وَقَوْلُهٗ:
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
ترجمہ: "اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں بھی ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو۔" (کنزالایمان) (پ ۲ سورۃ ۲ آیت ۱۴۴)

ف: معلوم ہوا کہ نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنا فرض ہے۔ دور والوں کے لیے سمت کعبہ کی طرف منہ کرنا کافی ہے۔ مکہ والوں کے لیے عین کی طرف منہ کرنا ضروری ہے جیسا کہ شطرہ سے معلوم ہوا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

وَقَوْلُهٗ:　　　اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

ترجمہ: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کا مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا سارے جہان کا رہنما۔ (کنز الایمان) (پ ۴ سورۃ ۳ آیت ۹۶)

ف: شانِ نزول: یہود نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ بیت المقدس ہمارا قبلہ ہے۔ کعبہ سے افضل اور اس سے پہلا ہے۔ انبیاء کا مقام ہجرت و قبلۂ عبادت ہے۔ مسلمانوں نے کہا کہ کعبہ افضل ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ تعالیٰ نے طاعت و عبادت کے لیے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حرکات نہیں ہونی چاہییں۔

۹۴۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ ثُمَّ خَرَجَ وَبِلَالٌ خَلْفَهُ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ هَلْ صَلّٰى قَالَ لَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ دَخَلَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا هَلْ صَلّٰى قَالَ نَعَمْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

(رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبۃ اللہ کے اندر نماز پڑھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا نہیں، جب دوسرا دن ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے۔ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبۃ اللہ کے اندر نماز پڑھی ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہاں دو رکعت نماز پڑھی ہے (دار قطنی)

۹۴۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزَّجَّاجِ قَالَ أَتَيْتُ شَيْبَةَ بْنَ عُثْمَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عُثْمَانَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَلَمْ يُصَلِّ قَالَ بَلٰى صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ ثُمَّ أَلْزَقَ بِهِمَا ظَهْرَهُ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرَوَى أَبُو يَعْلٰى وَابْنُ عَسَاكِرَ نَحْوَهُ۔

حضرت عبدالرحمن بن زجاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت شیبہ بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے پاس جاکر پوچھا کہ اے ابا عثمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہو کر کعبہ کے اندر نماز نہیں پڑھتے شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے جواب دیا کہ کیوں نہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو سامنے کے دو ستونوں کے پاس دو رکعت نماز ادا فرمائی ہے اور نماز کے بعد دونوں ستونوں سے اپنی پشت مبارک چمٹائے رہے (اس کی روایت طحاوی نے کی ہے) اور ابو یعلیٰ اور ابن عساکر نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

۹۴۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِيتُ بِلَالًا فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور حضرت فضل اور حضرت اسامہ بن زید اور عثمان ابن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی (آپ کے ساتھ داخل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ هَاتَيْنِ السَّارِيَتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ۔

ہوئے) (بخاری اور مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے بجائے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ساتھ تھے) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کہتے ہیں کہ پہلا شخص جس سے میں ملا وہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تھے، میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے اندر کہاں نماز پڑھی ہے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ ان دو ستونوں کے درمیان نماز ادا فرمائی ہے (ابن ابی شیبۃ) طحاوی بخاری اور مسلم نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

۹۴۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے (ترمذی)

ف: اس حدیث میں مذکور ہے کہ مدینہ منورہ کے رہنے والوں کا قبلہ جانب جنوب، مشرق اور مغرب کے درمیان ہے، اس لیے کہ مدینہ منورہ مشرق اور مغرب کے درمیان واقع ہے۔

واضح ہو کہ استقبال قبلہ میں دو قول ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ عین کعبہ کی جانب رخ کرنا فرض ہے۔ اگر عین کعبہ کی جانب رُخ کرنا کعبۃ اللہ کے نگاہ سے غائب ہونے کی وجہ سے دشوار ہے تو عین کعبہ کی جانب رُخ کرنے کی نیت کرنا ضروری ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ جو لوگ مکہ مکرمہ میں رہتے ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ عین کعبہ کی جانب رُخ کریں اور اسی طرح مدینہ منورہ میں رہنے والوں کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ بھی عین کعبہ کی نیت کریں جو مدینہ منورہ کے سوا دوسرے مقامات پر رہتے ہوں، ان کے لیے عین کعبہ کی جانب رُخ کرنے کی نیت ضروری نہیں بلکہ ان کے لیے سمت کعبہ کی جانب رُخ کرنے کی نیت کرنا کافی ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور اس حدیث سے اسی قول کی تائید ہوتی ہے۔ کیوں کہ اس حدیث میں وارد ہے کہ "مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے" اور اسی سے سمت قبلہ کی نیت کے کافی ہونے کی دلیل حاصل ہوتی ہے (نہایۃ، ہدایۃ، درمختار، مرقات) ۱۲

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سمت قبلہ کے بارے میں فتویٰ دریافت کیا گیا۔ آپ نے اس پر مفصل ومدلل رسائل تحریر فرمائے (۱) "ھدایۃ المتعال فی حد الاستقبال" ۱۳۲۴ھ (۲) کشف العلۃ عن سمت القبلہ" ۱۳۲۴ھ ان ہر دو مذکورہ رسائل میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سمت قبلہ کے تعین کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "علمائے کرام کا حکم تو یہ ہے کہ جہت سے بالکل خروج ہو، تو نماز فاسد اور حدود جہت میں بلاکراہت جائز، کہ آفاقی ہی جہت ہے نہ کہ اصابت عین۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بدائع امام ملک العلماء ابوبکر مسعود کاشانی۔ پھر حلبہ امام ابن امیر الحاج حلبی میں فرماتے ہیں۔ "قبلتہ حالۃ البعد جہۃ الکعبۃ وھی المحاریب لاعین الکعبۃ" (دوری کی حالت میں قبلہ جھت کعبہ ہے اور وہ محرابیں عین کعبہ کی جانب نہ ہی ہوں) جامع الرموز میں امام زندویسی سے ہے۔ "الجھۃ قبلۃ کالعین (جہت قبلہ بھی عین قبلہ کی طرح ہے مترجم) ہاں حتی الوسع اصابت عین قرب مستحب۔

امام اہلسنت فرماتے ہیں کہ "اتنا تو اکابر نے بھی فرمایا کہ جو مسجد مدتوں سے بنی ہو اہل علم اور عامۂ مسلمین اس میں بلا نکیر نمازیں پڑھتے رہے ہوں تو اگر کوئی فلسفی اپنے آلات و قیاسات کی رو سے اس میں شک ڈالنا چاہے تو اس کی طرف التفات نہ کیا جائے گا۔ کہ صدہا سال سے علماء و سائر مسلمین کو غلطی پر مان لینا نہایت سخت بات ہے۔ بلکہ تصریح فرماتے ہیں کہ ایسی قدیم محرابیں خود ہی دلیل قبلہ ہیں۔ جن کے تحری کرنے اور اپنا قیاس لگانے کی شرعاً اجازت نہیں۔ ایسی تشکیک بعض مدعیان ہیأت نے بعض محرابات نصب کردہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھی پیش کی۔ حالانکہ بالیقین صحابۂ کرام کا علم زائد تھا ہاں اس کے بعد فلسفی ادعا کا سننا بھی حلال نہیں ہاں تحقیق معلوم ہو کہ فلاں محراب کسی جاہل ناواقف نے یوں ہی جزافاً قائم کر دی ہے تو البتہ اس پر اعتماد نہ ہو گا۔

پھر فرماتے ہیں کہ "علماء کے ارشادات اس کے بارے میں تھے جو فن ہیأت کا ماہر کامل، عالم فاضل، ثقہ، عادل ہو، یہ نئی روشنی والے نہ فقہ سے مس، نہ ہیأت سے خبر اور دین و دیانت کا حال روشن تر۔ ان کی بات کیا قابل التفات۔ ان کی ہیأت دانی اس اعتراض ہی سے پیدا ہے کہ قطب شمالی شانۂ راست سے جانب پشت مائل ہونے کو دلیل انحراف بنایا اور دیوار توڑ کر ٹھیک محاذات قطب میں بنانا چاہتے ہیں علم ہیأت میں ادراک سمت کے لیے دو طریقے ہیں ایک تقریبی کہ عامۂ کتب متداولہ میں مذکور۔ دوسرا تحقیقی کہ زیجات میں مسطور۔ یہاں سے واضح کہ یہ حضرت ان دونوں سے مہجور۔ محاذات قطب چاہنا بھی ان صاحبوں کے خیال میں علمائے اسلام رحمہم اللہ تعالیٰ کا صدقہ ہے۔ جن کا منشا اگر ان کے خیال میں ہوتا مسجد کا ڈھانا فرض نہ کرتے (علی گڑھ کے کچھ لوگوں نے مسئلہ دریافت کیا کہ علی گڑھ کی عیدگاہ سمت قبلہ کے مطابق نہیں اور انہوں نے نئی روشنی والوں سے اور انگریزوں کے آلات سے یہ معلوم کیا تھا اور انہوں نے عیدگاہ کی عمارت کو گرانے کا حکم بھی دے دیا جس کے جواب میں مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت نے یہ فرمایا) آگے فرماتے ہیں زمانۂ اقدس صحابۂ کرام بلکہ حضور پر نور سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام سے غیر مکی کے لیے جہت کعبہ، قبلہ قرار پائی ہے اصابت عین کی ہرگز تکلیف نہیں۔

ولہٰذا صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بلاد متقادیہ بلکہ ملک بھر کے لیے ایک ہی قبلہ قرار دیا۔ ملک عراق کے واسطے باتباع ارشاد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، و فرمان فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ نے بین المغرب قبلہ مقرر فرمایا۔

ائمہ کرام نے بخارا، سمرقند، نسق، ترمذ، بلخ، مرو، سرخس وغیرہ کا قبلہ مسقط رأس العرب بنایا۔ بیت المقدس، حلب دمشق، رملہ، نابلس وغیرھا تمام ملک شام کا قبلہ ستارۂ قطب کو پس پشت لینا ٹھہرایا۔ کوفہ، ہمدان،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قزوین، طبرستان، جرجان وغیرھا میں ہر شاش تک قطب کو داہنے کان کے پیچھے، ملک عراق میں سیدھے شانے ملک مصر میں بائیں کندھے، ملک یمن میں منہ کے سامنے بائیں کو ہٹا ہوا فرمایا۔

امام، فقیہ ابوجعفر ہندوانی نے بغداد مقدس، بخارا شریف کا قبلہ ایک بنایا۔ علماء نے خراسان وسمرقند وغیرہا بلاد مشرقیہ کے لیے جن میں ہندوستان بھی داخل ہے، بین المغربین قبلہ ٹھہرایا۔

امام اجل فقیہ النفس قاضی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مشائخ کرام رحمہ اللہ تعالیٰ سے دربارۂ قبلہ چھ قول نقل کئے ہیں بنات نعش صغری کو، جس کی نعش کا سب سے روشن ستارہ قطب ہے۔ داہنے کان پرے کر قدرے بائیں کو پھرنا ستارۂ قطب کو سیدھے کان کے پیچھے لینا۔ مسقط راس العقرب کی طرف منہ کرنا۔ آفتاب جب برج جوزا میں ہو۔ آخر وقت ظہر میں اس کی سمت دیکھ کر ملحوظ رکھنا۔ مسقط دونسر طائر و واقع کے درمیاں بین المغربین کے فاصلے سے دو ثلث داہنے۔ ایک بائیں کو رکھنا اور فرمایا یہ سب اقوال باہم قریب ہیں۔ ان سب احکام کا مبنی وہی ہے کہ اعتبار جہت میں بڑی وسعت ہے

اسی حکم کی بناء پر ستارۂ قطب سیدھے ہی شانے پر لیا گیا۔ اور قدیم سے عام مساجد اسی سمت پر بنیں کہ بین المغربین کا اوسط مغرب اعتدال تھا، اور اسی کی طرف توجہ میں قطب سیدھے ہی شانے پر ہوتا ہے اور اس کی پہچان آسان اور اس میں انحراف بقدر مضر نہیں ولہذا اسی پر تعامل ہوا۔ یہ مدعیان ہیئت سمجھے کہ عام بلاد ہندیہ خاص علی گڑھ کا ہی قبلۂ تحقیقی ہے حالانکہ وہ محض ناواقفی ہے۔ ہندوستان آٹھ درجے عرض شمالی سے پینتیس درجے تک آباد ہے۔ اور طول شرقی چھیاسٹھ ۶۶ درجے سے بانوے تک۔ یہ بھی ہندوستان کی خوش نصیبی ہے کہ چھیاسٹھ ۶۶ عدد ہیں اسم جلالت اللہ کے، اور بانوے ۹۲ تک اسم پاک محمد جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ہم نے اپنے رسالہ کشف العلۃ عن سمت القبلہ میں براہین ہندسیہ سے ثابت کیا ہے کہ شروع جنوبی ہند جزیرہ سراندیپ وغیرھا سے تئیس سے چونتیس دقیقے عرض تک جتنے بلاد ہیں جن میں مدراس، احاطۂ بمبئی حیدرآباد کا علاقہ داخل ہیں۔ سب کا قبلہ نقطۂ مغرب سے شمال کو جھکا ہوا ہے۔ ستارۂ قطب داہنے شانے سے سامنے کی جانب مائل ہوگا اور انتیسویں درجۂ عرض سے اخیر شمالی ہند تک جس میں دہلی، بریلی، مرادآباد، میرٹھ، پنجاب، بلوچستان، شکارپور، قلات، پشاور، کشمیر وغیرھا داخل ہیں سب کا قبلہ جنوب کو جھکا ہوا ہے قطب سیدھے کندھے سے پشت کی طرف میلان کرے گا۔ دلیل کی رو سے یہ عام حکم ساڑھے تئیس درجے سے ہونا تھا۔ مگر ۲۸ کے بعد سے ۳۲° تک عدم انحراف کے لیے جتنا طول درکار ہے ہندوستان میں اسی عرض وطول پر آبادی نہیں۔ ۲۳-۲۴ سے ۲۸° تک جتنے بلاد کثیرہ ہیں ان میں کسی کا قبلہ مغربی جنوبی، کسی کا خاص نقطہ مغرب کی طرف، علی گڑھ اسی قسم دوم میں ہے جس کا قبلہ جنوب کو مائل ہے۔

اعلیٰ حضرت امام المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جہت قبلہ کی حد کیا ہے؟ کہ جب اس سے باہر ہو جہت سے باہر ہو۔ اس بارے میں عبارات علماء متعدد وجوہ پر پائی گئیں۔ اول، جب تک مشارق ومغارب نہ بدلیں جہت نہ بدلے گی۔ فتح القدیر، و بحر الرائق، و خیریہ، وطحطاوی، ورد المحتار وغیرہ کتب کثیرہ

MARKAZUL OLOOMI ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

میں یہی ہے۔ نیز ترمذی و ابن ماجہ و حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے۔ حاکم نے کہا بر شرط بخاری و مسلم صحیح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "مابین المشرق والمغرب قبلۃ" "مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے" امام مالک مؤطا، اور ابو بکر ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق مصنفات اور بیہقی سنن اور ابو العباس اصم اپنے جزء حدیثی میں راوی امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا " مابین المشرق والمغرب قبلۃ" مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم مغرب کو داہنے ہاتھ پر لو اور مشرق کو بائیں پر تو ان دونوں کے اندر قبلہ ہے۔ اس وقت رو بقبلہ ہو۔

اقول، (امام اہلسنت فرماتے ہیں میں کہتا ہوں) عبارت مذکورہ علماء سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب تک منہ کرنے کے عوض بیٹھ کرنا نہ ہو کہ قبلہ مغرب کو ہے یہ مشرق کو منہ کرے یا بالعکس اس وقت تک استقبال فوت نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر مغربی قبلہ والا جنوب یا شمال کو منہ کرکے کھڑا ہو یعنی کعبہ معظمہ کو ٹھیک داہنی یا بائیں کروٹ پڑے توجہت ہنوز باقی رہے۔ اور یہ ظاہر الفساد ہے پہلو کرنے کو کوئی منہ کرنا نہ کہے گا۔ یہ فَوَلِّ وَجْهَكَ کے عوض وَلِّ جَنْبَكَ رہے گا۔ اور وہ بالاجماع باطل ہے۔

**۹۴۶** وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے روئے زمین پر کونسی مسجد بنائی گئی؟ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد الحرام یعنی کعبہ (سب سے پہلے روئے زمین پر عبادت گاہ بنایا گیا ہے) راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد کونسی مسجد بنائی گئی؟ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس میں نے پوچھا کہ ان دونوں مسجدوں کی تعمیر کے درمیان میں کتنے برس کا فاصلہ ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چالیس سال، پھر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام روئے زمین تمہارے لیے مسجد ہے جہاں کہیں تم کو نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لو (بخاری اور مسلم)

ف: لمعات میں کہا ہے کہ اس حدیث میں اشکال ہے وہ یہ کہ کعبۃ اللہ کے بانی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور بیت المقدس کے بانی حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں اور ان دونوں کی تعمیر میں ایک ہزار برس سے

زیادہ مدت کا فرق ہے، اس اشکال کا عمدہ جواب ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقل کیا ہے کہ اس حدیث میں اشارہ ان دونوں مسجدوں کی ابتدائی تعمیر کی طرف ہے کیونکہ جس طرح کعبہ کے بانی اول ابراہیم علیہ السلام نہیں ہیں اسی طرح بیت المقدس کے بانی اول حضرت سلیمان علیہ السلام نہیں ہیں اس بارے میں منقول ہے کہ کعبۃ اللہ کو سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے بنایا اور جب ان کی اولاد روئے زمین پر پھیلی تو ان کی اولاد ہی سے کسی نے اولاً بیت المقدس کی بنا رکھی اور ان دونوں مسجدوں کی اس ابتدائی تعمیر میں چالیس برس کا فرق ہے۔ پھر اس کے بعد دوبارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبۃ اللہ بنایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس تعمیر کیا۔ ۱۲

۹۴۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اس مسجد میں ایک نماز کا ادا کرنا دوسری مساجد کے مقابلہ میں مسجد حرام کے سوائے ایک ہزار نماز ادا کرنے سے بہتر ہے (بخاری اور مسلم)

۹۴۸ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ بَیْتِهٖ بِصَلَاةٍ وَّصَلَاتُهٗ فِیْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ صَلَاةً وَّصَلَاتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُجْمَعُ فِیْهِ بِخَمْسِمِائَةِ صَلٰوةٍ وَّصَلَاتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلَاةٍ وَّصَلَاتُهٗ فِیْ مَسْجِدِیْ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلَاةٍ وَّصَلَاتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلَاةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کی نماز جس کو وہ اپنے گھر میں ادا کرتا ہے اس سے اس کو ایک نماز کا ثواب ملتا ہے اور وہ نماز جس کو اپنے محلہ کی مسجد میں ادا کرتا ہے اس کی ایک نماز کا ثواب ہیں پچیس نمازوں کے برابر ہوتی ہے اور اس کی ایک نماز جس کو وہ جامع مسجد میں ادا کرتا ہے اس کا ثواب اس کو پانچ سو نمازوں کے برابر ملتا ہے اور اس کی وہ نماز جس کو وہ مسجد اقصیٰ میں ادا کرتا ہے۔ اس کا ثواب اس کو پچاس ہزار نمازوں کے برابر ملتا ہے اور وہ نماز جس کو وہ میری مسجد میں ادا کرتا ہے اس کا ثواب اس کو پچاس ہزار نمازوں کے برابر ملتا ہے اور وہ نماز جس کو وہ مسجد حرام میں ادا کرتا ہے اس کا ثواب اس کو ایک لاکھ نمازوں کے برابر ملتا ہے (ابن ماجہ)

ف: اس حدیث میں مذکور ہے کہ مسجد نبوی کی ایک نماز ثواب میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اس سے پہلے کی حدیث میں مروی ہے کہ مسجد نبوی کی ایک نماز ثواب میں ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے ان دو حدیثوں میں جو تفاوت پایا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں مرقات میں لکھا ہے کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

یہ تفاوت، تفاوت احوال کی بنا پر ہو سکتا ہے کیونکہ نیکی تو ایک ہوتی ہے مگر حالات کے لحاظ سے کبھی اس کا ثواب دس گنا اور کبھی ستر گنا اور کبھی سات سو گنا ہوتا ہے تو تفاوت حالات کی وجہ سے مدینہ منورہ کی مسجد میں ایک نماز کا ثواب کسی کو ایک ہزار اور کسی کو پچاس ہزار مل سکتا ہے ۱۲

۹۴۹/۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَآءَ مَسْجِدِيْ هٰذَا لَمْ يَاْتِ اِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهٗ اَوْ يُعَلِّمُهٗ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَآءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ اِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میری اس مسجد میں صرف کسی نیک کام (مثلاً نماز، اعتکاف، تلاوت اور ذکر کے) سیکھنے یا سکھانے کے لیے (یا ان پر عمل کرنے کے لیے آیا ہو) تو وہ شخص مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے اور جو شخص ان چیزوں کے سوا کسی اور چیز کے لیے آتا ہو تو وہ شخص اس آدمی کی طرح ہے جو دوسروں کے سامان کو صرف دیکھتا ہے (اور اس سے کچھ بھی نفع نہیں اٹھاتا) (اس کی روایت ابن ماجہ نے کی ہے اور بیہقی نے بھی شعب الایمان میں اس کی روایت کی ہے)

ف: اس حدیث میں مذکور ہے کہ جو شخص مسجد نبوی میں کسی نیک کام کے لیے نہیں آتا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو دوسروں کے سامان کو دیکھتا ہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ شخص آخرت میں ان لوگوں کے اجر و ثواب کو دیکھے گا جنھوں نے مسجد نبوی میں خیر کے کام کئے تھے تو اس نے اس مسجد میں کار خیر نہ کر کے حصول اجر کا جو موقع ضائع کر دیا اس پر حسرت کرے گا اور رنجیدہ ہو گا کہ میں کیوں ایسی دولت سے محروم رہا (اشعۃ اللمعات) ۱۲

۹۵۰/۸ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهٗ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتُمَا اَوْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا قَالَا مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَاَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں مسجد میں سو رہا تھا کہ کسی نے مجھے کنکر مار کر جگایا، میں نے دیکھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہیں آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں شخصوں کو میرے پاس بلا لاؤ (کہ مسجد میں پکار کر باتیں کر رہے ہیں) میں نے ان دو آدمیوں کو آپ کے سامنے پیش کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے ان سے فرمایا کہ تم کس قبیلہ کے ہو یا کہاں کے ہو؟ دونوں نے جواب دیا کہ ہم طائف کے رہنے

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

والے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم مدینہ والوں میں سے ہوتے تو ضرور میں تم کو سزا دیتا تم دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز بلند کرتے ہو (بخاری شریف)

ف: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مسجد میں شور و شر کرنا حرام ہے۔ دنیوی بات کے لیے مسجد میں بیٹھنا حرام ہے۔ اور نماز کے لیے جاکر دنیوی تذکرہ مسجد میں مکروہ ہے۔ اور وضو میں بے ضرورت دنیوی کلام نہ چاہیے۔ غیبت کرنے والوں، تہمت اٹھانے والوں، منافقوں اور مفسدوں کو نکلوا دینے پر قادر ہو تو نکلوا دے جب کہ فتنہ نہ اٹھے۔ ورنہ خود ان کے پاس سے اٹھ جائے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ جلد ۲ ص ۶۰۳)

۹۵۱/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدُ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین ہی مساجد کی جانب فضیلت مسجد حاصل کرنے کی غرض سے سفر کیا جاسکتا ہے مسجد الحرام (یعنی کعبۃ اللہ) اور مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) اور میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی) (بخاری اور مسلم)

ف: واضح ہو کہ مسجد الحرام کی ایک نماز فضیلت میں ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اسی طرح مسجد نبوی میں بھی ایک نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اس لیے جو شخص فضیلت اور ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ ان تینوں مسجدوں کی طرف سفر کرسکتا ہے۔ اب رہی دوسری مسجدیں تو ان تینوں مسجدوں کے سوا دنیا بھر کی تمام مسجدیں فضیلت میں ایک دوسرے کے برابر ہیں۔ اس لیے ان تینوں مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کی طرف فضیلت حاصل کرنے کی نیت سے سفر کرنا ایک لغو فعل ہوگا۔ اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کسی مسجد کی طرف سفر نہ کرو اور صرف ان ہی تین مسجدوں کی طرف سفر کرو۔

بعض حضرات نے اس حدیث کے الفاظ "لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَۃِ مَسَاجِدَ" سے استدلال کیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے مقابر اور مشاہد کی زیارت کے لیے سفر کرنا ناجائز اور ممنوع ہے۔ حالانکہ اس حدیث کے ان الفاظ سے مقابر اور مشاہد کی زیارت کے لیے سفر کی ممانعت کسی طرح ثابت نہیں کی جاسکتی۔ کیوں کہ اس حدیث سے صرف یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ ان تین مسجدوں کے سوا سفر کرکے فضیلت اور برکت حاصل کرنے کے قابل کوئی اور مسجد نہیں۔ علاوہ ازیں "لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَۃِ مَسَاجِدَ" میں جو حصر موجود ہے وہ مساجد سے متعلق ہے نہ کہ مقابر سے۔ چنانچہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح عین العلم میں اس حدیث کا ذکر کرکے صراحت فرمائی ہے "لَا یَمْنَعُ

هٰذَا زِيَارَةُ قُبُوْرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ لِأَنَّ الْحَصْرَ فِيْ حَقِّ الْمَسَاجِدِ دُوْنَ سَائِرِ الْمَشَاهِدِ" (اس حدیث سے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے قبور کی زیارت سے منع نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ حصر مسجدوں سے متعلق ہے نہ کہ زیارت گاہوں سے) تو اس حدیث میں جو حصر مساجد سے متعلق ہے اس حصر کو عام کر کے شَدِّ رِحَال سے متعلق سفر مراد لیا جائے تو پھر نہ صرف مقابر اور مشاہد بلکہ تجارت اور سوداگری اور اسی طرح ہر قسم کے سفر کی ممانعت ثابت کرنا پڑے گی اور اسی صورت میں حدیث ناقابل عمل قرار پائے گی۔ تو شدِ رحال سے جب عام سفر کی ممانعت ثابت نہیں کی جا سکتی تو پھر کس بناء پر اس حدیث سے مقابر انبیاء اور اولیا کی زیارت کے لیے سفر کو ناجائز قرار دیا جا سکتا ہے؟ بالخصوص جب کہ دوسری حدیث میں مذکور ہے "كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ أَلَا فَزُوْرُوْهَا" میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے روک رکھا تھا اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو) حدیث کے الفاظ "أَلَا فَزُوْرُوْهَا" عام ہیں جس سے نہ صرف مقامی بلکہ دور دراز کے مقابر کی زیارت کا حکم حاصل ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ زیارت قبور کے لیے سفر مامور بہ ہے اور منہی عنہ نہیں ہے چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے قبر سیدنا موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تریاق مجرب لاجابۃ الدعاء (امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کی قبر شریف اجابت دعا کے لیے تریاق مجرب ہے) اور امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ "مَنْ يُسْتَمَدُّ فِيْ حَيَاتِهٖ يُسْتَمَدُّ بَعْدَ مَمَاتِهٖ" (جس سے زندگی میں مدد طلب کی جاتی تھی اس کی وفات کے بعد بھی اس سے مدد طلب کی جا سکتی ہے)

اس کے علاوہ اس حدیث میں ان تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کی زیارت کے لیے سفر اس لیے ممنوع قرار دیا گیا ہے کہ ان مساجد ثلاثہ کے سوا جتنی مسجدیں ہیں وہ ثواب اور فضیلت میں ایک دوسرے کے مساوی ہیں تو ان تین مسجدوں کے سوا جس کسی مسجد کی طرف سفر ہوگا وہ فعل عبث ہوگا۔ اس کے برخلاف مقابر اور مشاہد فضیلت اور برکت میں مساوی نہیں ہوتے بلکہ متفاوت ہوتے ہیں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب مناسک میں لکھا ہے کہ مکہ معظمہ میں کئی مشاہد ہیں جن کی زیارت علماء نے مستحب قرار دی ہے مگر مولد سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا یعنی ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسکن مبارک کے متعلق سب کا اتفاق ہے، جس کو طبرانی نے نقل کیا ہے "هُوَ أَفْضَلُ مَوَاضِعَ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْمَسْجِدِ" یعنی مولد فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسجد حرام کے بعد مکہ معظمہ کے تمام مقامات متبرکہ میں افضل ترین مقام ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی گھر میں تشریف فرما رہے اور یہیں سے آپ نے ہجرت فرمائی تو جب ثابت ہوا کہ مقابر اور مشاہد برکت میں متفاوت ہیں تو جس علت سے مساجد ثلاثہ کے سوا کسی اور مسجد کی طرف سفر کرنے کی ممانعت کی گئی ہے وہ علت مقابر اور مشاہد میں نہیں پائی جاتی تو ان مساجد کا حکم بھی ان مقابر اور مشاہد سے متعلق نہیں ہوگا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY

اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام مشاہد اور مقابر فیض رسانی میں مساوی نہیں ہوتے ہیں۔ اس لیے ایک کی زیارت کی وجہ سے دوسرے کی زیارت سے استغناء حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے برخلاف مسجدیں کہ یہ ثواب میں یکساں ہوتی ہیں کہ جو ثواب ایک مسجد میں ہے وہی دوسری مسجد میں پایا جاتا ہے۔ اس لیے اس حدیث میں ان مساجد ثلاثہ کے سوا کسی اور مسجد کی طرف سفر کو ممنوع قرار دیا گیا ہے اس طرح ثابت ہو گیا کہ " لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ " سے مقابر اور مشاہد کی زیارت کے لیے سفر کو ممنوع قرار دینا غلط ہے۔ اور بیجا استدلال ہے (مرقات، اشعۃ اللمعات فصل الخطاب) ۱۲

۹۵۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا فَيُصَلِّي فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ہفتہ کے دن پیدل اور سوار ہو کر مسجد قبا تشریف لے جایا کرتے تھے اور مسجد قبا میں دو رکعت نماز ادا فرمایا کرتے تھے (بخاری و مسلم)

۹۵۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصۂ زمین جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے (بخاری اور مسلم)

ف: اس حدیث میں مذکور ہے " مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ " (میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصۂ زمین جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے) اس بارے میں محققین کے دو قول ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ ریاض الجنۃ یعنی مسجد نبوی کا وہ حصہ جو منبر شریف اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کے درمیان ہے یہ حصہ اور منبر شریف ہر دو اس عالم کے نہیں ہیں بلکہ جنت کے ہیں جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے جنت سے اس عالم میں منتقل کیے گئے ہیں جس طرح کہ حجر اسود حضرت آدم علیہ السلام کے لیے جنت سے اس عالم میں منتقل کیا گیا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ ریاض الجنۃ یعنی مسجد نبوی میں منبر شریف اور حجرۂ نبوی کا درمیانی حصۂ زمین اور منبر شریف دونوں اسی عالم کے ہیں جو بروز قیامت ہر دو بعینہٖ جنت میں منتقل کیے جائیں گے اور یہ دونوں زمین کے دیگر حصوں کی طرح فنا نہیں ہوں گے کہ ریاض الجنۃ یعنی منبر شریف اور حجرۂ نبوی کا درمیانی حصہ تو جنت کی ایک کیاری بنایا جائے گا اور منبر شریف حوض کوثر پر ہوگا۔ جس پر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیام فرمائیں گے۔ (مرقات، اشعۃ اللمعات)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۹۵۴/۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرض الوفات کی حالت میں جس سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحت یاب نہیں ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود اور انصاری پر کہ ان لوگوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا دیا۔ (بخاری اور مسلم)

ف : اس حدیث میں مذکور ہے " لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ " (اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے کہ ان لوگوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا)

واضح ہو کہ یہود اور نصاریٰ نے اپنے انبیاء کی قبروں کو دو طرح سے سجدہ گاہ بنا رکھا تھا۔ ایک یہ کہ جس طرح بت پرست بتوں کی پوجا کرتے ہیں یہود و نصاریٰ بھی انبیاء کی قبروں کو سجدہ کرتے اور اس سجدہ سے انبیاء کی عبادت کا قصد کرتے۔ ظاہر ہے کہ یہ شرک جلی ہے دوسرے یہ کہ انبیاء کی قبروں کو قبلہ بناتے یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرتے کہ نماز اور عبادت میں انبیاء کی قبروں کی جانب اس خیال سے متوجہ ہوتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے قرب اور رضاء کا ذریعہ ہیں حالانکہ یہ دوسرا طریقہ بھی شرک خفی ہے۔ کیونکہ اس طریقہ سے بھی عبادت میں غیر اللہ کو شریک کیا جا رہا ہے الغرض یہود و نصاریٰ کی عبادت کے یہ دونوں طریقے غیر مشروع ہیں، اسی وجہ سے اس حدیث میں یہود و نصاریٰ پر لعنت کی گئی ہے۔

اس حدیث میں یہود و نصاریٰ کے فعل کی حکایت سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمان بھی انبیاء اور اولیاء کی قبور کو سجدہ گاہ نہ بنائیں لیکن اس بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ اس حدیث سے انبیاء اور اولیاء کے قرب و جوار میں مسجدیں بنانے کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ نفس قبر کو مسجد یعنی سجدہ گاہ بنانے اور قبر کے پاس مسجد بنانے میں بڑا فرق ہے۔ قبروں کے پاس مسجد بنانے کا جواز اور استحسان تو قرآن شریف کی آیت (لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا) سے ثابت ہے۔

چنانچہ تفسیر جہائی میں سورۂ کہف کی آیت ذیل کی تفسیر اس طرح مرقوم ہے (اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ) فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ اِنَّهُمْ مُسْلِمُوْنَ بَنٰى عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا وَقَالَ الْكُفَّارُ اِنَّهُمْ اَوْلَادُ الْكُفَّارِ وَلَمْ يَثْبُتْ اِسْلَامُهُمْ (فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا) صَوْمَعَةً اَوْ كَنِيْسَةً لٰكِنْ قَطَعَ اللّٰهُ ذٰلِكَ النِّزَاعَ اَيْضًا بِتَغْلِيْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ (رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ) فَغَلَبَ بِالْحُجَّةِ وَالْقُدْرَةِ مِنْ عِلْمِهِ اِطْلَاعِهِ عَلٰى حَقِيْقَةِ اَمْرِهِمْ حَتّٰى (قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰى اَمْرِهِمْ) بِالْحُجَّةِ وَالْقُدْرَةِ (لَنَتَّخِذَنَّ) عَلٰى رَغْمِ الْمُشْرِكِيْنَ (عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا) نُصَلِّيْ فِيْهِ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَنَتَبَرَّكُ بِهِمْ (اس آیت کا معہ تفسیر ترجمہ یہ ہے) (اصحاب کہف کے بارے میں مسلمان ہیں، ہم ان پر مسجد بنائیں گے۔ کفار نے کہا کہ اصحاب کہف اولاد کفار ہیں ان کا مسلمان ہونا ثابت نہیں ہے، اس لیے وہ آپس میں کہنے لگے کہ صومعہ یا کنیسہ بناؤ، خدا نے مسلمانوں کو کفار پر غالب بنا کر اس نزع کو قطع کر دیا کیونکہ اصحاب کہف کا رب ان کو زیادہ جانتا ہے۔

پس اس نے ان پر حجت و قدرت کے ساتھ ان کو غالب کر دیا جو اصحاب کہف کی حقیقت حال پر خدا کے مطلع ہونے کا یقین رکھتے تھے توجحت وقدرت کے ساتھ جو اپنے کام میں غالب تھے یعنی مسلمانوں نے کہا کہ مشرکین کے خلاف میں ہم اصحاب کہف کے قرب وجوار میں مسجد بنا کر اس میں نماز پڑھیں گے اور اصحاب کہف سے برکت اور تبرک حاصل کریں گے۔

نہ صرف تفسیر مہائی بلکہ تفسیر مدارک، روح البیان، تفسیر کبیر، اور علامہ شہاب خفاجی کے حاشیہ تفسیر بیضاوی، الغرض ان سارے مفسرین کرام نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ انبیاء یا اولیاء کے قرب وجوار میں مسجد بنا کر بلا قصد تعظیم و بلا توجہ بجانب قبر اس اہل قبر سے محض حصول امداد کی نیت سے نماز ادا کی جائے تاکہ ثواب، عبادت و برکت قرب وجوار صلحاء وحصول امداد کامل ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(مرقات، اشعۃ اللمعات اور فصل الخطاب) ۱۲

۹۵۵/۱۴ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے خوب سن لو کہ جو لوگ تم سے پہلے کی امت کے تھے وہ اپنے انبیاء اور اپنے نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا کرتے تھے۔ خوب یاد رہے کہ قبروں کو سجدہ گاہ مت بنایا کرو، میں تم کو اس سے منع کر رہا ہوں۔ (مسلم)

۹۵۶/۱۵ وَعَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُّعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنا کہ اس کی پوجا کی جائے، اس قوم پر اللہ کا سخت غضب ہے کہ جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے (اس کی روایت امام مالک نے مرسلاً کی ہے)

۹۵۷/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام جگہوں میں سب سے محبوب ترین جگہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مساجد ہیں اور سب جگہوں میں سب سے مبغوض ترین جگہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بازار ہیں۔ (مسلم)

۹۵۸/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ حِبْرًا مِّنَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْيَهُوْدِ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ أَسْكُتُ
حَتّٰى يَجِيْءَ جِبْرِيْلُ فَسَكَتَ وَجَاءَ جِبْرِيْلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلَ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ
عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ أَسْأَلُ
رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ثُمَّ قَالَ جِبْرِيْلُ
يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ دَنَوْتُ مِنَ اللهِ دُنُوًّا مَا
دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَا
جِبْرِيْلُ قَالَ وَكَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ
سَبْعُوْنَ أَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُوْرٍ فَقَالَ
شَرُّ الْبِقَاعِ أَسْوَاقُهَا وَخَيْرُ الْبِقَاعِ
مَسَاجِدُهَا رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ
وَرَوٰى أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ وَ
الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ نَحْوَهٗ وَصَحَّحَهُ
الْحَاكِمُ ۔

انھوں نے کہا کہ ایک یہودی عالم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ سب جگہوں میں سب سے بہتر کون سی جگہ ہے ؟ اس پر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا اور فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام کے آنے تک میں خاموش رہوں گا۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس بارہ میں جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ باخبر نہیں ہے لیکن میں اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے پوچھوں گا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اللہ تعالیٰ سے اس قدر قریب ہوا تھا کہ ایسی قربت مجھے نصیب نہیں ہوئی تھی۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے جبرئیل (علیہ السلام) یہ قربت کیسی تھی ؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ستر ہزار نور کے پردے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمام جگہوں میں بدترین جگہ بازار ہیں اور تمام جگہوں میں بہترین جگہ مساجد ہیں (اس کی روایت ابن حبان نے اپنی صحیح میں کی ہے اور امام احمد، ابو یعلی، حاکم، طبرانی اور بزار نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)

---

۹۵۹/۱۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ
بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ
اللهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِيْلَ
وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو میوے کھاؤ۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنت کے باغات کیا ہیں ؟ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

نے فرمایا کہ مسجدیں ہیں، سوال کیا گیا کہ میوے کھانا کیا ہے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنا (یہی میوہ کھانا ہے) (ترمذی)

ف: اس حدیث میں مذکور ہے کہ مسجد میں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنا چاہیے۔ واضح ہو کہ ان کلمات کے پڑھنے کی جو ترغیب وارد ہے اس سے یہ مقصود نہیں کہ صرف انہی کلمات کا پڑھنا مختص ہے بلکہ ان کلمات کا ذکر تمثیلاً ہے اور مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے (مرقات) ۱۲

۹۶۰/۱۹ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو (شہرت) کی نیت نہ کرکے محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے مسجد بنائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت میں گھر بناتے ہیں۔ (بخاری اور مسلم)

۹۶۱/۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ يُّنَظَّفَ وَيُطَيَّبَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ محلوں میں مسجدیں بنائی جائیں اور مسجدوں کو پاک و صاف رکھا جائے اور ان کو خوشبودار رکھا جائے (ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ)

۹۶۲/۲۱ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَّنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهٗ لَنَا فِيْ اِدَاوَةٍ وَّاَمَرَنَا فَقَالَ اُخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَآءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ وَّالْمَآءَ يُنْشِفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَآءِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا طِيْبًا۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے نمائندوں کے طور پر حاضر ہوئے ہم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کرکے مسلمان ہوئے ہم نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، ہم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتلایا کہ ہماری سرزمین میں ہمارا ایک گرجا ہے اور ہم نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضور کے استعمال شدہ پانی کو طلب کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا۔ آپ نے وضو فرمایا اور کلی کی، پھر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پانی کو ہمارے ایک برتن میں ڈال دیا اور ہم کو حکم دیا کہ جاؤ اور جب تم اپنی سرزمین

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

میں پہنچ جاؤ تو اپنے گرجا کو توڑ دو اور اس کی جگہ اس پانی کو چھڑک دو، اور وہاں مسجد بنالو، ہم نے عرض کیا کہ ہمارا وطن دور ہے اور اس وقت سخت گرمی ہے اور یہ پانی تو خشک ہوجائے گا۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوسرا پانی اس میں ملا کر اس کو بڑھالو، اس میں پانی ملانا پاکی اور برکت ہی کو بڑھائے گا۔ (نسائی)

ف: اس حدیث پاک سے چند مسائل معلوم ہوتے ہیں (۱) جو چیز حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے مَس ہوجائے وہ تبرک بن جاتی ہے جیسے آپ کے وضو کا غسالہ مبارک اور خاک مدینہ میں شفاء ہے کیونکہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مدینہ کی مٹی اور گرد وغبار میں شفاء ہے۔ مدینہ طیبہ کے کنویں خاص کر بئر عثمان سے لوگ بطور تبرک پانی لاتے ہیں۔ مدینہ طیبہ سے کھجوریں اور سرمہ بھی بطور تبرک لاتے ہیں اس حدیث سے تبرک کا اثبات ہوتا ہے (۲) سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غسالہ مبارک معنوی نجاستوں کو بھی دور کردیتا ہے (۳) جس جگہ یا مسجد یا مسجد میں مختار کل ختم الرُسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تبرک ہو وہ دوسری جگہوں اور مسجدوں سے افضل ہے بعض مسجدوں میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک رکھے ہیں۔ ان کے اثبات کا ماخذ یہ حدیث ہے، صحابہ کرام حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تبرکات کی بڑی تعظیم کیا کرتے ہیں حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بال کٹواتے یا حلق کرواتے اور ناخن مبارک ترشواتے تو صحابہ کرام انہیں بڑی عقیدت واحترام کے ساتھ بطور تبرک محفوظ کر لیتے تھے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناخن اور بال مبارک بھاری قیمت سے خریدے اور وصیت فرمائی کہ میرے مرنے کے بعد بوقت تکفین ان بالوں اور ناخنوں کو میرے منہ، آنکھوں اور سینے پر رکھ دینا حضرت اسماء بنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کرتا اور دستار مبارک تھی جسے آپ مکہ میں لوگوں کو ہر سال زیارت کرواتی تھیں اور بیمار کو پانی میں کپڑا بھگو کر پلاتی تو صحت یاب ہوجاتا صحابہ کرام حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تبرکات کے ساتھ والہانہ عقیدت ومحبت رکھتے اس کی مثالیں آپ نے پڑھ لیں حضرت عروہ قبل الاسلام قریش کی طرف سے سفیر بن کر جاتے اور سربراہان مملکت سے گفت وشنید کرتے، کہ رسول اللہ کے بارے میں تاثرات لے قریش میں قیصر وکسریٰ کے درباروں میں گیا ہوں، شاہ حبشہ کے پاس بھی گیا ہوں مگر جتنی عقیدت واحترام، آپ کے تبرکات خصوصاً غسالہ مبارک، بال اور ناخن کو حاصل کرنے کا جذبہ نبی کے صحابہ میں دیکھا ہے کسی بادشاہ کے حواریوں میں یہ بات نہیں دیکھی۔ (۴) بزرگوں کے تبرکات دوسرے شہروں میں لے جانا اصحابہ کرام کی سنت ہے۔ مرقات میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے آب زمزم۔ بطور تبرک منگوایا کرتے تھے۔ اب حجاج کرام حرمین طیبین کے تبرکات خصوصاً آب زمزم اور کھجوریں بطور تبرک دنیا کے گوشے گوشے میں لے جاتے ہیں۔ آب زمزم اور مدینہ کی عجوہ کھجوروں میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شفاء ہے۔ اور مدینہ کا میرہ سرمہ آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔ (۵) تبرک میں جو چیز مکس کردی جائے وہ بھی تبرک بن جاتی ہے کیونکہ درج بالا حدیث میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کو غسالہ مبارکہ میں مزید پانی ملانے کا حکم دیا فرمایا وہ بھی تبرک بن جاتا ہے۔ آب زمزم میں دوسرا پانی مکس کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۶) صحابہ کرام، اولیاء وصالحین اور علماء راسخین چونکہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارث ہیں اس لیے ان کے تبرکات بھی مقدس ومحترم ہیں اور ان سے تبرک اور فیض حاصل کرنا جائز ومستحب ہے اس میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ یہ حدیث تبرکات کے استحباب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

پر دال ہے۔ اگر کوئی انکار کرتا ہے تو وہ قرآن و حدیث، تعامل صحابہ و تابعین، فقہاء و اولیاء کا منکر ہے اور ایسے شخص کی کوئی حیثیت نہیں۔ ہمارے لیے ذخیرۂ احادیث اور صحابہ کا عمل ہی کافی ہے بزرگوں کے تبرکات کی زیارت و ادب کرنا چاہیے اور ان کی بے ادبی و گستاخی سے پرہیز کرنا چاہیے۔ بزرگ فرماتے ہیں بے ادبی سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، بلکہ خطرہ ہے کہ کہیں وہ اپنے ایمان سے ہی نہ ہاتھ دھو بیٹھے۔ آجکل بے ادبی کی بہت فضاء پھیلی ہوئی ہے۔ بہت سارے فرقے بے ادبی کی رَو میں بہہ کر گمراہ ہوگئے، اور اولیاء، صحابہ، انبیاء، خود سرکار دو جہاں اور رب جل و علا کی بے ادبی کرتے نظر آرہے ہیں۔
خدا تعالیٰ ایسے گمراہوں سے محفوظ رکھے۔ (ماخوذ از اشعۃ اللمعات، مرقات، مرآۃ)

۹۶۳ — ۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی جانب سے مسجدوں کو بلند کرنے اور ان کو آراستہ کرنے اور اس میں نقش و نگار کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انسانوں کے حالات کے پیش نظر یہ پیش گوئی فرمائی کہ تم یقیناً مسجدوں کو اس طرح آراستہ کروگے کہ جس طرح یہود و نصاریٰ نے ان کو سونے کے نقوش سے آراستہ کر رکھا تھا۔ (ابوداؤد)

ف: اس حدیث میں ارشاد ہے "مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ" (اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجھے مسجدوں کو بلند کرنے ان کو آراستہ کرنے، اور ان میں نقش و نگار کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے)
اس حدیث کے پیش نظر ابن بطال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ مسجدوں کی تعمیر کے وقت ان کی بلندی، آراستگی اور نقش و نگار میں اعتدال کا لحاظ رکھنا اور غلو سے پرہیز کرنا مسنون ہے۔ کیونکہ ان چیزوں میں غلو کرنے سے فتنہ اور فخر و مُباہات میں مبتلا ہوجانے کا اندیشہ ہے۔
واضح ہو کہ ابن بطال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس قول سے مسجدوں کی بلندی، آراستگی اور سونے کے نقش و نگار میں غلو سے ممانعت ظاہر ہو رہی ہے نہ کہ نفس فعل سے اس لیے مسجدوں کی بلندی، آراستگی اور سونے کے نقش و نگار سے زینت فی نفسہٖ مُباح ہے جس کی تفصیل ذیل میں آرہی ہے۔
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کسی قسم کی زیادتی نہیں فرمائی۔ البتہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باوجود کثرت مال کے طول و عرض میں کسی قدر اضافہ فرمایا لیکن مسجد کی تجدید ان ہی اشیاء سے فرمائی جن اشیاء سے مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تیار کی گئی تھی، یعنی مسجد کی دیواریں پختہ اینٹ سے استون کھجور کے تنوں سے اور چھت کھجور کی شاخوں سے اور بلندی وہی تھی جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قائم فرمائی تھی۔
جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کافی

اضافہ فرمایا اور دیواروں کو اینٹ کے بجائے منقوش پتھروں اور گچ سے اور ستونوں کو بھی کھجور کے تنوں کی بجائے منقش پتھر سے، اور چھت کو کھجور کی شاخوں کی بجائے ساگوانی لکڑی سے تعمیر فرمایا۔

الغرض ان دونوں حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بلندی، زینت، اور نقش و نگار کا لحاظ محض اس وجہ سے نہیں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان چیزوں کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ اور ان دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بعد کے آنے والے مسلمانوں کے لیے اس دنیا میں اعتدال، زہد اور کفایت شعاری کی تعلیم دینی مقصود تھی۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ولید بن عبد الملک بن مروان پہلا شخص ہے جس نے مسجدوں کو سونے کے نقش و نگار سے آراستہ کیا اور یہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا آخری زمانہ تھا اور اس زمانہ کے علماء نے فتنہ کے اندیشہ سے ولید کے مسجدوں کو نقش و نگار میں غلو کرنے پر تنبیہ نہیں فرمائی۔

ابن عنیر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے جب اپنے گھروں کی تعمیر میں بلندی، آراستگی اور سونے کے نقش و نگار سے زینت کا رواج شروع کیا تو مسجدوں کی تعمیر میں بھی ان چیزوں کا لحاظ مباح قرار دیا گیا تاکہ عوام کی نظروں میں مسجدیں حقیر نہ معلوم ہونے لگیں۔

امام الائمہ حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول بھی یہی ہے کہ مساجد کی تعظیم کے پیش نظر مسجدوں کی تعمیر میں ان کی بلندی، پختگی، آراستگی اور سونے کے نقش و نگار سے زینت دی جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ بیت المال اور اموال وقف پر یہ صرفہ عاید نہ کیا جائے۔

علامہ نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب الکافی شرح الوافی میں فرماتے ہیں "وَزِيْنَةُ مَسْجِدٍ شَيْئٌ عَظِيْمٌ وَفِيْ ذٰلِكَ تَرْغِيْبُ النَّاسِ فِي الْجَمَاعَةِ وَتَعْظِيْمُ بَيْتِ اللّٰهِ" (مسجد کی زینت بڑی عظمت کی چیز ہے کہ اس سے نہ صرف لوگوں میں جماعت کی ترغیب ہوتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعظیم کا سبب ہے۔

مسجد کی زینت کے جواز میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی تائید کئی وجوہ سے ہوتی ہے۔

اولاً خود اس حدیث کے الفاظ "مَا اُمِرْتُ" سے مسجد کی زینت کی تائید ہوئی ہے اگر مسجدوں کی بلندی، پختگی، آراستگی وغیرہ کی صریحاً ممانعت مقصود ہوتی تو حدیث میں "مَا اُمِرْتُ" (مجھے حکم نہیں دیا گیا) کی بجائے "نُهِيْتُ" (مجھے منع کیا گیا ہے) ارشاد ہوتا۔ کیونکہ عدم حکم سے عدم جواز ثابت نہیں ہوتا اور اس طرح خود حدیث سے بھی مسجد کی بلندی اور زینت کا جواز معلوم ہوتا ہے۔

ثانیاً مسجد کی پختگی، آراستگی، نقش و نگار پر سب سے قوی دلیل حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فعل ہے جس کی تفصیل ابھی اوپر گذر چکی ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الخ (تم میری اور خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت کو لازم کرلو جو ہدایت یافتہ ہیں الخ)

ثالثاً یہ کہ مسجد کی بلندی، پختگی، آراستگی اور نقش و نگار پر عمل قرون اولیٰ سے جاری ہے جو در اصل پوری امت کا تعامل ہے جس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے "مَارَآہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ" (جو عمل مسلمانوں کو محبوب ہے وہ اللہ تعالیٰ کو بھی محبوب ہے) تو اس حدیث "مَارَآہُ الْمُسْلِمُوْنَ" الخ کے پیش نظر اجماع امت سے مسجدوں کی بلندی، پختگی، آراستگی اور نقش و نگار کا جواز حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ نمود و نمائش سے دور رہ کر خالص رضاء الٰہی کے حصول کی غرض سے یہ کام کئے جائیں ۱۲
(یہ مضمون کچھ اضافہ کے ساتھ عمدۃ القاری سے لیا گیا ہے)

۹۶۴
۲۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّتَبَاھَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ لوگ (مسجدوں کو نقش و نگار سے آراستہ کریں گے اور مسجدوں میں ذکر اور تلاوت قرآن کی بجائے[ل] مسجدوں کو جو آراستہ کیا ہے اس پر باہم فخر کریں گے۔ (ابوداؤد، نسائی، دارمی، اور ابن ماجہ)

ل: قوسین کی عبارت عمدۃ القاری سے ماخوذ ہے۔ ۱۲

ف: علامہ نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب الکافی شرح الوافی میں اس حدیث کے حوالے سے لکھا ہے کہ "مسجدوں کی بلندی، آراستگی اور سونے کے نقش و نگار سے زینت" ان کاموں کو اگر تعظیم مساجد کے لیے انجام دیا جائے تو محض ان چیزوں کے قیامت کی نشانی ہونے کی وجہ سے ان کی قباحت ثابت نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ چیز کے قیامت کی نشانی ہونے سے اس کو برا نہیں قرار دیا جاسکتا۔ اگر ان چیزوں کو علامات قیامت ہونے کی وجہ سے برا سمجھا جائے تو کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کو بھی برا سمجھا جائے گا کہ حضرت کے نزول کو بھی علامات قیامت میں بتایا گیا ہے۔ ۱۲

۹۶۵
۲۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر، قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر، اور قبروں کے اوپر چراغ لگانے والوں پر لعنت بھیجی ہے (ابوداؤد، ترمذی اور نسائی اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو (خواہ مرد ہوں یا عورتیں) زیارت قبور سے منع کیا تھا، اب میں تم کو اجازت دیتا ہوں کہ قبروں کی زیارت کیا کرو، (کیوں کہ قبروں کی زیارت سے آخرت

کی یاد تازہ ہوتی ہے)

ف: اس حدیث میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین چیزوں کو مستحق لعنت قرار دیا ہے۔

(۱) قبروں کی زیارت کرنے والی عورتیں۔

(۲) قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والے

(۳) قبروں کے اوپر چراغ لگانے والے۔

ا۔ واضح ہو کہ اس حدیث میں عورتوں کے لیے زیارت قبور سے جو ممانعت ثابت ہو رہی ہے وہ مسلم کی اس حدیث سے منسوخ ہے۔ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا لِأَنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ" میں نے تم کو (خواہ مرد ہوں یا عورتیں) قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب میں تم کو (مرد ہو کہ عورتیں) اجازت دیتا ہوں کہ قبروں کی زیارت کیا کرو۔ اس لیے کہ قبروں کی زیارت سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عورتوں کے لیے زیارت کے جواز میں حدیث " لَعَنَ اللّٰهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ" کی روایت کے بعد فرماتے ہیں قَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم کی تحقیق یہ ہے کہ قبور کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت اس زمانہ کا واقعہ ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیارت قبور سے مرد و عورت ہر دو کو منع فرما دیا تھا، اور جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیارت قبور کی اجازت دے دی تو یہ اجازت مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی حاصل ہو گئی ہے) کیونکہ شریعت کا یہ عام قاعدہ ہے کہ اوامر و نواہی بالعموم مردوں کو دیئے جاتے ہیں اور چونکہ عورتیں مردوں کے تابع ہوتی ہیں اس حیثیت سے سارے احکام عورتوں سے بھی متعلق ہو جاتے ہیں۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح بخاری میں لکھتے ہیں"

وَاحْتَجَّ مَنْ أَبَاحَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ بِحَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا رَوَاهُ فِي التَّمْهِيْدِ مِنْ رِوَايَةِ بُسْطَامِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَقْبَلَتْ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْمَقَابِرِ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتِ قَالَتْ مِنْ قَبْرِ أَخِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْتُ لَهَا أَلَيْسَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ يَنْهٰى عَنْ زِيَارَتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِزِيَارَتِهَا۔

(جن حضرات نے عورتوں کے لیے زیارت قبور کے جواز کو ثابت کیا ہے۔ وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جو تمہید میں مروی ہے بسطام بن مسلم رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ابو التیاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطہ سے عبد اللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک دن قبرستان سے تشریف لا رہی تھیں۔ ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کہاں سے تشریف لا رہی ہیں ؟ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنے بھائی عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبر کی زیارت کر کے آرہی ہوں، میں نے عرض کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیارت قبور سے منع نہیں فرماتے تھے ؟ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا۔ ہاں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ابتداء اسلام میں) قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا پھر بعد میں آپ نے (مردوں اور عورتوں) دونوں کو اجازت دے دی۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابتداء اسلام میں زیارت قبور کی ممانعت کے اسباب بتاتے ہوئے فرماتے ہیں: اَلنَّهْيُ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ إِنَّمَا كَانَ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ عِنْدَ قُرْبِهِمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَاتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ فَلَمَّا اسْتَحْكَمَ الْإِسْلَامُ وَقَوِيَ فِيْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَأُمِنَتْ عِبَادَةُ الْقُبُوْرِ وَالصَّلٰوةُ إِلَيْهَا نُسِخَ النَّهْيُ عَنْ زِيَارَتِهَا لِأَنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَتُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا۔

(علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ابتداء اسلام میں زیارت قبور سے ممانعت محض اس لیے تھی کہ عربوں کو بتوں کی پوجا اور قبروں کی پرستش کو ترک کئے ہوئے) بہت تھوڑا زمانہ گذرا تھا لیکن جب دین کا استحکام ہو گیا اور لوگوں کے دلوں میں اسلام کی عظمت قوی ہوگئی اور قبروں کی پرستش اور قبروں کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنے کا اندیشہ دور ہو گیا تو قبروں کی زیارت سے ممانعت منسوخ کر دی گئی اس لیے کہ زیارت قبور آخرت کی یاد اور دنیا سے بے رغبتی کا سبب ہے۔

حضرت شاہ عبد الحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لمعات میں فرماتے ہیں کہ زیارت قبور مستحب ہے کیونکہ اس سے قلب میں رقت پیدا ہوتی ہے، موت کی یاد تازہ ہوتی ہے اور فنا، دنیا کا خاکہ سامنے آجاتا ہے۔ میت کے لیے دُعا اور استغفار کا موقع حاصل ہوتا ہے۔ جمیع مشائخ، صوفیۂ کرام اور بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ اہلِ کشف اور کاملین کے نزدیک یہ ایک محقق بات ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بے شمار حضرات کو ارواح مقدسہ سے فیض حاصل ہوا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "باب الامر بالاستغفار للمؤمنین" میں ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ایک طویل حدیث کے آخر میں روایت کرتے ہیں کہ: فَأَمَرَنِيْ أَنْ آتِيَ الْبَقِيْعَ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلِيْ السَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ فَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔

(ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں بقیع (یعنی مدینہ منورہ کے قبرستان کو) جاؤں اور اہل بقیع کے لیے دعا کروں میں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دریافت کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں کس طرح دُعا کروں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تم یہ کہو سلام ہو تم پر اے مسلمانوں کے قبور والو اور نزول رحمت ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے پیش رَووں پر اور ہمارے پس ماندوں پر اور بلاشبہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اہلِ بقیع کی زیارت کا حکم دیا تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں دُعا اور استغفار کے لیے قبروں کی زیارت کر سکتی ہیں۔

درمختار اور ردمختار ہر دو کتابوں میں یہ مذکور ہے کہ حدیث "کُنْتُ نَهَيْتُكُمْ" کے پیش نظر عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اھ۔ بلکہ عورتوں کے لیے مستحب ہے کہ وہ قبروں کی زیارت کریں اس کو بحر میں مجتبیٰ کے حوالہ سے لکھنے کے بعد واضح کیا ہے کہ یہ حدیث "کُنْتُ نَهَيْتُكُمْ" الخ کے حکم صریح کی بنا پر ہے۔ علاوہ ازیں امداد میں بھی یہی مذکور ہے۔

علامہ شامی ردالمختار میں مزید وضاحت فرماتے ہیں کہ بعض اوقات اولیاء کرام کی قبروں کے پاس بعض غیر مشروع امور ہوا کرتے ہیں، مثلاً مردوں اور عورتوں کا ہجوم کی وجہ سے خلط ملط ہو جانا وغیرہ تو ایسے غیر مشروع امور کی وجہ سے زیارت قبور ترک نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ زیارت قبور جیسے نیک کام کو بعض غیر مشروع امور کی وجہ سے چھوڑ دینا نامناسب ہے بلکہ انسان کو چاہیے کہ قبروں کی زیارت کرے اور بدعات پر تنبیہ کرے اور اگر قدرت ہو تو ان غیر مشروع امور کو زائل کر دے۔

(۲) دوسرے اس حدیث میں جن کو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مستحق لعنت قرار دیا ہے "وہ قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والے ہیں"۔

واضح ہو کہ اس حدیث میں جو وعید مذکور ہے وہ اس صورت میں صادق آئے گی جب کہ یہود و نصاریٰ کی طرح قبر کو بت بنا کر سجدہ کیا جائے یا قبروں کو حصول رضائے الٰہی کا ذریعہ سمجھ کر نماز میں قبروں کی طرف رُخ کیا جائے۔ اس کے برخلاف کسی ولی کے مزار کے قریب مسجد بنائی جائے اور اس میں بغرض تبرک نماز پڑھی جائے تو یہ عمل اُس وعید میں داخل نہ ہوگا۔ چنانچہ علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح بخاری میں قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ: لَمَّا كَانَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى يَسْجُدُوْنَ لِقُبُوْرِ الْاَنْبِيَاءِ تَعْظِيْمًا لِشَانِهِمْ وَيَجْعَلُوْنَهَا قِبْلَةً يَتَوَجَّهُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ نَحْوَهَا وَاتَّخَذُوْهَا اَوْثَانًا لَعَنَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنَعَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ مِّثْلِ ذٰلِكَ فَاَمَّا مَنِ اتَّخَذَ مَسْجِدًا فِيْ جِوَارِ صَالِحٍ وَقَصَدَ التَّبَرُّكَ بِالْقُرْبِ مِنْهُ لَا لِلتَّعْظِيْمِ لَهٗ وَلَا لِلتَّوَجُّهِ اِلَيْهِ فَلَا يَدْخُلُ فِي الْوَعِيْدِ الْمَذْكُوْرِ۔

(علامہ عینی فرماتے ہیں جب یہود و نصاریٰ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کے خیال سے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ کرنے لگے اور قبروں کو قبلہ بنا کر نماز میں قبروں کی طرف رخ کرنے لگے اور قبروں کو بت بنا کر پوجنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

شروع کیا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر لعنت فرمائی اور مسلمانوں کو بھی ان افعال سے منع فرمایا لیکن جو اصحاب کسی ولی صالح کے قرب وجوار میں مسجد بنائیں اور ان صاحب قبر سے تقرب کا قصد کریں، بشرطیکہ نفس قبر کی تعظیم مقصود نہ ہو اور قبر کی طرف نماز میں رخ نہ کیا جائے تو ایسے حضرات اس وعید میں داخل نہیں ہوں گے)

مرقات اور مجمع البحار میں علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مذکورہ بالا شرح کے بعد مزید یہ اضافہ ہے اَلَا تَرٰی اِنَّ مَرْقَدَ اِسْمٰعِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عِنْدَ الْحَطِیْمِ ثُمَّ اِنَّ ذٰلِکَ الْمَسْجِدَ اَفْضَلُ مَکَانٍ یَّتَحَرّٰی الْمُصَلِّی لِصَلَاتِہٖ۔

(کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا مزار اقدس مسجد حرام میں حطیم کے اندر واقع ہے اور اس جگہ کو مسجد حرام کے ان سارے مقامات میں فضیلت حاصل ہے جہاں نمازی کو نماز پڑھنا چاہیئے)

اولیاء اللہ کے مزارات کے قرب وجوار میں مسجدیں بنانے کے جواز پر تفصیلی بحث حدیث نمبر ۹۵۷/۱۴ کے فائدے میں گذر چکی ہے۔

(۳) تیسرے جن کو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مستحق لعنت قرار دیا ہے وہ جو قبروں کے اوپر چراغ جلانے والے ہیں۔

واضح ہو کہ حدیث میں قبروں کے اوپر چراغ جلانے والوں کی وعید میں جو الفاظ مذکور ہیں وہ یہ ہیں "اَلْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا السُّرُجَ" جن کے حقیقی معنی یہ ہیں قبروں کے اوپر چراغ جلانے والے مستحق لعنت ہیں نہ یہ کہ قبروں کے پاس چراغ جلانے والے حرف "علیٰ" کو جس کے معنے (اوپر) کے ہیں "عند" یعنی نزدیک) کے معنوں میں استعمال کرنا مجاز ہے اور کسی لفظ کے معنے مجازی اسی وقت مراد لئے جا سکتے ہیں جب کہ اس لفظ کے حقیقی معنے نہ بن سکتے ہوں، چونکہ یہاں حقیقی معنے بن سکتے ہیں اس لیے "اَلْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا السُّرُجَ" کی وعید میں یہود و نصاریٰ اور مشرکین داخل ہوں گے جو قبروں کے اوپر چراغ جلایا کرتے ہیں اور چونکہ مسلمانوں کو ان گمراہوں کی مشابہت اور اس عمل سے باز رکھنا مقصود تھا اس لیے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں مسلمانوں کو یہ تاکید ہے کہ ان اعمال سے باز رہیں اور ان کی مشابہت نہ کریں۔

"اَلْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا السُّرُجَ" کے جو معنی اختیار کئے گئے ہیں ان کی تائید علامہ سید عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف "حدیقہ ندیہ" شرح طریقہ محمدیہ سے ہوتی ہے کیونکہ علامہ موصوف اس حدیث کے اس ٹکڑے کی شرح میں فرماتے ہیں "والسرج" اَیِ الَّذِیْنَ یُوْقِدُوْنَ السُّرُجَ عَلَی الْقُبُوْرِ عَبَثًا مِّنْ غَیْرِ فَائِدَۃٍ"۔ یعنی قبروں پر چراغ جلانے کی وعید ان لوگوں پر صادق آئے گی (جو قبروں کے اوپر بلا ضرورت بے فائدہ چراغ روشن کرتے ہوں)۔

جب یہ بات ثابت ہو چکی کہ حدیث شریف کے الفاظ "اَلْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا السُّرُجَ" کے حقیقی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

معنی بن سکتے ہیں تو وعید میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو قبروں کے اوپر چراغ روشن کرتے ہوں اور وہ حضرات جو قبروں کے پاس چراغ روشن کرتے ہوں اس وعید میں داخل نہیں ہوں گے۔

واضح ہو کہ قبروں کے پاس چراغ لگانے کی دو حیثیتیں ہوتی ہیں۔ ایک ضرورتاً اور دوسرے بلا ضرورت، قبروں کے پاس بلا ضرورت چراغ کے روشن کرنا اسراف ہے اور اسراف بے شک ممنوع ہے۔ نیز چراغ کے روشن کرنے سے قبر کی تعظیم یا قبر کی زینت مقصود ہے تو ان صورتوں میں بھی قبروں کے پاس چراغ روشن کرنا ممنوع ہوگا کیونکہ یہ نیتیں شرعاً محمود نہیں، البتہ صاحب قبر اور اولیاء کرام کی تعظیم مقصود ہو تو اس نیت سے قبروں کے پاس چراغ روشن کرنا اسراف نہ ہوگا، بلکہ یہ شرعاً محبوب اور مطلوب ہے۔

قبروں کے پاس ضرورتاً چراغ روشن کرنے کے جواز میں آیت " وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْیَا" کی تفسیر کرتے ہوئے تفسیر روح البیان اس طرح ناطق ہے وَکَذَا اِیْقَادُ الْقَنَادِیْلِ وَالشَّمْعِ عِنْدَ قُبُوْرِ الْاَوْلِیَاءِ وَالصُّلَحَاءِ مِنْ بَابِ التَّعْظِیْمِ وَالْاِجْلَالِ اَیْضًا لِلْاَوْلِیَاءِ فَالْمَقْصَدُ مِنْهَا مَقْصَدٌ حَسَنٌ وَنَذْرُ الزَّیْتِ وَالشَّمْعِ لِلْاَوْلِیَاءِ یُوْقَدُ عِنْدَ قُبُوْرِهِمْ تَعْظِیْمًا لَّهُمْ وَمَحَبَّةً فِیْهِمْ جَائِزٌ اَیْضًا لَا یَنْبَغِیْ النَّهْیُ عَنْهُ۔

تفسیر روح البیان میں ہے کہ اولیاء اور صلحاء کے مزارات کے پاس قنادیل اور فانوس روشن کیے جا سکتے ہیں، کیونکہ یہ ان کی تعظیم اور بزرگی کا سبب ہے۔ اس لیے یہ عمدہ مقصد ہے، اسی طرح روغن زیتون اور موم بتی مزارات کے قریب جلانا اس سے بھی اولیاء اللہ کی تعظیم اور محبت ظاہر ہوتی ہے۔ اس لیے ان چیزوں سے منع کرنا مناسب نہیں)

علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ فعل مباح پر بھی حسن نیت سے ثواب ملتا ہے، چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مذکور ہے " اِنَّ الْمُبَاحَ قَدْ یَرْتَفِعُ بِالنِّیَّةِ اِلٰی دَرَجَةِ مَا یُثَابُ عَلَیْهِ (کسی امر مباح کو اچھی نیت سے انجام دیا جائے تو اس پر بھی ثواب ملتا ہے) اس طرح ثابت ہوا کہ اولیاء کرام کی تعظیم و تکریم کی غرض سے ان کی قبروں کے پاس چراغوں کو روشن کرنا حصول ثواب کا ذریعہ ہے۔

علامہ نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیقہ ندیہ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

اِخْرَاجُ الشُّمُوْعِ اِلَی الْقُبُوْرِ بِدْعَةٌ وَّ اِتْلَافُ الْمَالِ کَذَا فِی الْبَزَّازِیَّةِ هٰذَا کُلُّهٗ اِذَا خَلَا عَنْ فَائِدَةٍ وَّ اَمَّا اِذَا کَانَ مَوْضِعُ الْقُبُوْرِ مَسْجِدًا عَلَی الطَّرِیْقِ اَوْ کَانَ هُنَاکَ اَحَدٌ جَالِسًا اَوْ کَانَ قَبْرُ وَلِیٍّ مِّنَ الْاَوْلِیَاءِ اَوْ عَالِمٍ مِّنَ الْمُحَقِّقِیْنَ تَعْظِیْمًا لِّرُوْحِهِ الْمُشْرِقَةِ عَلٰی تُرَابِ جَسَدِهٖ کَاِشْرَاقِ الشَّمْسِ عَلَی الْاَرْضِ اِعْلَامًا لِّلنَّاسِ اَنَّهٗ وَلِیٌّ یَتَبَرَّکُوْا بِهٖ وَیَدْعُوا اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَیُسْتَجَابُ لَهُمْ فَهُوَ اَمْرٌ جَائِزٌ لَا مَنْعَ فِیْهِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔

(بزازیہ میں مذکور ہے کہ قبروں کی طرف موم بتیوں کا لے جانا بدعت ہے اور مال کا ضائع کرنا ہے جب کہ چراغوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کا روشن کرنا کسی فائدے سے خالی ہو اور اگر وہاں قبرستان میں مسجد ہو یا قبرستان سرراہ واقع ہو اور قبر کے پاس کوئی شخص بیٹھا ہو یا کسی ولی یا محققین علماء میں سے کسی عالم کا مزار ہے تو ان صورتوں میں چراغوں کا روشن کرنا جائز ہو گا۔ کیونکہ یہ ان کی روح مبارک کی تعظیم کا سبب ہے جو اپنے بدن کی خاک پر اس طرح تجلی ڈال رہی ہے جیسے آفتاب زمین پر، اور وہاں چراغ کے روشن کرنے سے لوگ واقف ہو سکیں گے کہ یہ کسی ولی کا مزار ہے جس سے وہ برکت حاصل کریں گے اور وہاں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں گے کہ ان کی دعا قبول ہو جائے تو یہ ایسا امر جائز ہے جس میں کوئی ممانعت نہیں ہے اس لیے کہ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے۔

مجمع البحار میں "وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْہَا السُّرُجَ" کی شرح کرتے ہوئے یہ لکھا ہے جس کا ذکر نسائی کے حاشیہ پر بھی ہے: وَاِنْ کَانَ ثَمَّ مَسْجِدًا اَوْ غَیْرُہٗ یَنْتَفِعُ فِیْہِ بِالتِّلَاوَۃِ وَالذِّکْرِ فَلَا بَاْسَ بِالسِّرَاجِ فِیْہِ۔

(اگر قبر کے پاس مسجد ہو اور کوئی ایسی جگہ ہو جہاں قرآن کی تلاوت اور ذکر کیا جاتا ہے تو اس جگہ چراغ جلانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح سفر السعادۃ میں ارشاد فرمایا ہے۔

انداختن غلاف بر قبر شریف و افروختن چراغ ہا و غیر ہا تکلفات کہ بر مزار ہائے اولیاء اللہ جملہ از مستحسنات اند (قبر شریف پر غلاف ڈالنا اور اولیاء اللہ کے مزارات کے پاس چراغوں کا روشن کرنا اور ایسے ہی تکلفات کا استعمال مستحسن ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ" (میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہو گی) ایک اور حدیث صحیح مسلم میں ہے: مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً فَعَمِلَ بِہَا بَعْدَہٗ کُتِبَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِہَا وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِہِمْ شَیْءٌ۔

(جو کوئی اسلام میں کسی اچھے طریقہ کو جاری کرے کہ اس کے بعد اس طریقہ پر عمل ہو رہا ہو تو اس شخص کو بعد کے عمل کرنے والوں کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے ثواب میں بھی کسی قسم کی کمی نہیں ہو گی)

ان دونوں حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ علماء وصلحاء کا فعل دلیل ہے اور ہر بدعت گمراہی نہیں خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے تراویح با جماعت کا اہتمام کر کے ارشاد فرمایا "نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ" کیا اچھی بدعت ہے؛ اس لیے ہر بدعت کو گمراہی سمجھنا نادانی کی بات ہے۔

امام اجل علامہ سید ابوالحسن علی نور الدین بن عبداللہ المدنی قدس سرہٗ اپنی کتاب "خلاصۃ الوفاء باخبار دار المصطفیٰ" میں فرماتے ہیں روضہ انور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی روشنی کا سامان سونے اور چاندی اور اس کے مثل اور قیمتی چیزوں کی قندیلیں جو روضہ مطہرہ کے گرد آویزاں کی جاتی ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس کی ابتداء کب سے ہے۔ ہاں امام حافظ الحدیث محمد بن محمد نجار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب

"الدرة الثمينة في اخبار المدينة" میں فرمایا ہے کہ سقف مسجد کریم کے اتنے حصہ میں جو دیوار قبلہ سے حجرۂ مقدسہ تک ہے چالیس سے زیادہ قندیلیں آویزاں ہیں ایک سونے کی اور دو بلور کی اور چھوٹی بڑی نقروی قندیلیں منقش اور سادہ ہیں جن کو سلاطین اور امراء اپنی حکومت کی طرف سے حاضر کیا کرتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ روشنی خاص روضۂ انور علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لیے ہوتی تھی اور صدہا سال سے اس کا رواج تھا یہاں یہ بات بھی واضح ہو جائے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حجرۂ مقدسہ میں حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی آرام فرما ہیں اور روضہ کے گرد صدہا سال سے روشنی کی جاتی ہے، جس سے تلاوت قرآن اور ذکر وغیرہ میں فائدہ حاصل کیا جاتا ہے اور صحابۂ کرام کے زمانہ سے آج تک یہاں چراغوں کے روشن کرنے پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

امام اجل تقی الملۃ والدین علی بن عبد الکافی رحمۃ اللہ نے اس باب میں ایک کتاب تالیف فرمائی ہے جس کا نام "منزل السکینۃ علیٰ قنادیل المدینۃ" ہے اور اس میں ثابت کیا ہے کہ مزار مبارک کے آس پاس روشنی کرنی ہے اور اس پر رحمت الٰہی کا سکینہ اترتا ہے۔

بعض حضرات قبور کے پاس چراغ روشن کرنے کو اس لیے ناجائز قرار دیتے ہیں کہ قبروں کے پاس آگ کا لے جانا آثار جہنم سے ہے حالانکہ اگر رات کے وقت تدفین عمل میں آرہی ہے تو قبر کے پاس چراغ لے جا سکتے ہیں چنانچہ علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح بخاری میں ضرورتاً قبر کے پاس چراغ لے جانے کے جواز میں کئی روایتیں نقل فرمائی ہیں۔ بطور نمونہ ایک حدیث یہاں نقل کی جاتی ہے:

رَوَى أَبُوْدَاؤُدَ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَأَى نَاسٌ نَارًا فِي الْمَقْبَرَةِ فَأَتَوْهَا فَإِذَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا هُوَ يَقُوْلُ فَأْتُوْنِيْ صَاحِبَكُمْ فَإِذَا هُمُ الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ وَقَالَ النَّوَوِيُّ وَسَنَدُهُ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ۔

(ابوداؤد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ چند لوگوں کو قبرستان میں آگ نظر آئی تو وہاں پہنچے انھوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر کے اندر ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں کہ اپنے دوست کو مجھے دیدو (کہ میں اس کو قبر میں اتار دوں) اور وہ وہی صحابی تھے جو بلند آواز سے ذکر کیا کرتے تھے۔ (اس کی روایت حاکم نے کی ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے اور امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی سند بخاری اور مسلم کی شرط کے موافق ہے)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قبرستان میں ضرورتاً چراغ لے جا سکتے ہیں اس لیے وہ حضرات جو قبروں کے پاس مطلقاً چراغ لے جانے کو آثار جہنم بتا کر ناجائز قرار دیتے ہیں ان کا استدلال بے جا ہے۔

علاوہ ازیں اگر آگ کو آثار جہنم کی وجہ سے مردہ اور قبر کے پاس لے جانا حرام قرار دیا جاتا تو میت کو گرم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

پانی سے غسل دینا بھی آثارِ جہنم ہے قال اللہ تعالیٰ " یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ " (دوزخیوں کے سروں پر سے گرم پانی بہایا جائے گا)

حالانکہ مردہ کو گرم پانی سے غسل دینا شرعاً مطلوب ہے، چنانچہ درمختار میں مذکور ہے " یُصَبُّ عَلَیْهِ مَاءٌ مُغْلِیٌّ بِسِدْرٍ اِنْ یَتَیَسَّرُ وَاِلَّا فَمَاءٌ خَالِصٌ " (غسل میت کے لیے اگر بیری کے پتوں کا گرم شدہ پانی مل جائے تو بہتر ہے ورنہ خالص گرم پانی کافی ہے)

پس ثابت ہوا کہ گرم پانی کے آثار جہنم سے ہونے کے باوجود مردے کے لیے اس کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بلکہ یہ مامور بہ ہے اسی طرح قبروں کے پاس چراغ جلانا بھی جائز ہوگا، اور آثار جہنم کی توجیہہ کر کے قبروں کے پاس چراغ جلانے کی ممانعت کو ثابت کرنا غیر صحیح ہوگا۔

امام اہلسنت حامی دین وملت مجدد مأتہ حاضرہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ "بریق المنار بشموع المزار" میں بالتفصیل دلائل کے ساتھ مزارات اولیاء اللہ پر روشنی کرنے کو بیان کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

بالجملہ! حاصل حکم یہ ہے کہ قبور عامۂ ناس پر روشنی جب کہ خارج سے کوئی مصلحت مصالح مذکورہ کے امثال سے نہ ہو (اس کی تفصیل رسالہ مذکورہ کی ابتداء میں گذر چکی ہے) ضرور اسراف ہے۔ اور اسراف بیشک ممنوع۔ فقہاء اسی کو منع فرماتے ہیں کہ یہی علت منع بتاتے ہیں۔ اور اگر زینت قبر مطلوب ہو تو قبر محل زینت نہیں۔ اب بھی اسراف ہوا۔ بلکہ کچھ زائد یوں ہی اگر تعظیم قبر مقصود ہو کہ یہاں تعظیم نسبت نہیں۔ رہے مزارات محبوبان اللہ۔ ان میں اگر زینت قبر یا تعظیم نفسِ قبر کی ہو۔ تو یہاں بھی وہی ممانعت رہے گی۔ کہ یہ نیتیں شرعاً محمود نہیں اور اگر ان کی روح کریم کی تعظیم وتکریم مقصود ہو۔ اب نہ اسراف ہے کہ نیت صالحہ موجود ہے۔ نہ تعظیم قبر۔ بلکہ تعظیم روح محبوب۔ اور وہ شرعاً بلاشبہ مطلوب۔

امام اجل تقی الدین سبکی، و امام نور الدین سمہودی، و امام عبد الغنی نابلسی رحمہم اللہ تعالیٰ اسی کو جائز بتاتے ہیں۔ اور کسی کے قلب پر حکم لگانا کہ اسے تعظیم قبر ہی مقصود ہے، نہ تعظیم روح ولی محض جزاف و بد گمانی وحرام بنص قرآنی ہے۔

" قال اللہ تبارک وتعالیٰ " وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْــُٔـوْلًا "

ترجمہ: " اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں، بے شک کان اور آنکھ اور دل، ان سب سے سوال ہونا ہے " (پ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل " آیت ۳۶)

" وقال اللہ تبارک وتعالیٰ: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ "

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے (پ ۲۶ سورۃ الحجرات ۴۹ آیت ۱۲)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَقَالَ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَفلا شققت عن قلبہ، وقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ اللّٰہ علیہ وسلم اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْث۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچو بے شک بدگمانی تعظیم روح اور تعظیم قبر میں فرق نہ کرنا سخت جہالت ہے۔ عارف نابلسی کا ارشاد گزرا۔

امام سمہودی فرماتے ہیں:

لَیْسَ الْقَصْدُ تَعْظِیْمُ بُقْعَۃِ الْقَبْرِ لِعَیْنِھَا بَلْ من حل فِیْھَا

بلکہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسند شریف میں بسند حسن روایت فرماتے ہیں۔

اَقْبَلَ مَرْوَانُ یَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْھَہٗ عَلَی الْقَبْرِ فَاَخَذَ مَرْوَانُ بِرَقَبَتِہٖ، ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرِیْ مَا تَصْنَعُ، فَاَقْبَلَ عَلَیْہِ فَقَالَ نَعَمْ اِنِّیْ لَمْ اٰتِ الْحَجَرَ اِنَّمَا جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اٰتِ الْحَجَرَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَبْکُوْا عَلَی الدِّیْنِ اِذَا وَلِیَہٗ اَھْلُہٗ وَلٰکِنْ اَبْکُوْا عَلَی الدِّیْنِ اِذَا وَلِیَہٗ غَیْرُ اَھْلِہٖ۔

ترجمہ: یعنی مروان نے اپنے زمانہ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں۔ مروان نے ان کی گردن مبارک پکڑ کر کہا جانتے ہو کیا کر رہے ہو اس پر ان صاحب نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ہاں میں سنگ و گل کے پاس نہیں آیا ہوں۔ میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں۔ میں اینٹ پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے دین پر نہ روؤ جب اس کا اہل اس پر والی ہو ہاں! اس وقت دین پر روؤ جبکہ نا اہل والی ہو۔

یہ صحابی سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ تو تعظیم قبر و روح مطہر میں فرق نہ کرنا مروان کی جہالت ہے۔ اور اسی کے ترکہ سے وہابیہ کو پہنچی۔ تعظیم قبر سے جدا ہو کر تعظیم روح کی برکت لینا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنّت ہے اور اہل سنت کو ان کی میراث ملی ہے۔

اور اہل اللہ کی قبر پر جو چراغاں و روشنی کی جاتی ہے وہ ان کی تعظیم روح اور لوگوں کی توجہ کے لیے ہے کیونکہ مومن اہل قبر کی طرف متوجہ ہو کر دعا گو ہوتا ہے۔ ذکر اذکار، تلاوت قرآن اور درود پاک اور نوافل پڑھتا ہے جس کا فائدہ دونوں کو پہنچتا ہے۔ ویسے بھی قبور اہل اللہ شعائر اللہ اور شعائر اللہ کی تعظیم ہر مسلمان پر لازم و ضروری ہے۔ قرآن "وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ۝

ترجمہ: جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ ۝ " جو اللہ کی آداب کی چیزوں کی تعظیم کرے تو اس کے لیے اس کے رب کے یہاں بہتری ہے۔" (ترجمہ کنز الایمان)

الغرض ان سارے دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ قبروں کے پاس چراغوں کو روشن کرنا حسب ذیل اغراض کی بناء پر جائز ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

(۱) وہاں مسجد ہو کہ نمازیوں کو بھی آرام ہوگا اور مسجد میں بھی روشنی ہوگی۔

(۲) مقابر سرراہ ہوں کہ روشنی کرنے سے راہرو کو بھی نفع پہنچے گا اور اموات کو بھی کہ مسلمان مقابر مسلمین دیکھ کر سلام کریں گے، قرآن پڑھیں گے، دعا کریں گے اور ثواب پہنچائیں گے، گذرتے والوں کی قوت زائد ہے تو اموات کو نفع پہنچے گا، اگر اموات کی قوت زائد ہے تو گذرنے والے فیض حاصل کریں گے۔

(۳) مزاراتِ اولیاء کرام کے پاس روشنی تو ان کی ارواح طیبہ کی تعظیم کا سبب ہے جو موجب خیر و برکت ہے۔ ۱۲

۹۶۶ ۲۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتَّى الْقَذَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے ثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ مسجد سے کچرا نکالنے کا ثواب بھی پیش کیا گیا اور میری امت کے گناہ مجھ پر پیش کئے گئے اور میں نے اس آدمی کے گناہ سے بڑا گناہ نہیں دیکھا جس کو قرآن کی ایک سورہ یاد تھی یا ایک آیت یاد تھی۔ اور وہ اس کو اس طرح بھول گیا (کہ دیکھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا ہے) (ترمذی اور ابوداؤد)

ف: اس حدیث پاک میں سرکار دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کتنا عالی شان ہے کہ میری امت کے تمام اعمال مجھ پر پیش کئے گئے۔ حتیٰ کہ نیکی کرنے والوں کی چھوٹی سی نیکی مسجد کی صفائی کرنے کی۔ میں اپنے امتی کی اس نیکی کو بھی جانتا ہوں۔ امتیوں کے گناہ بھی پیش کئے۔ ہر امتی کے گناہوں کو بھی دیکھتا ہوں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور آقائے دوجہاں امتیوں کے احوال سے واقف ہیں۔ یہی اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے۔ اس حدیث سے عقیدہ علم غیب عطائی و عقیدۂ حاضر ناظر کا اثبات ہوتا ہے۔ بعض احادیث میں آتا ہے کہ حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر ہفتے میں مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔

اس حدیث سے مسجد کی صفائی، ادب واحترام اور قرآن خوانی کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔

۹۶۷ ۲۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد کی خبرگیری کیا کرتا ہے (یعنی مرمت کرتا ہے، جھاڑو دیتا ہے، اس میں نماز پڑھتا ہے، مسجد میں چراغ روشن کرتا ہے۔ اور ذکر وعبادات اور علوم دین کے درس میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَالدَّارِمِيُّ)

مشغول رہتا ہے) تو تم اس کے لیے مؤمن ہونے کی شہادت دے دو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ" اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں۔ (پ۱۰ سورۂ توبہ آیت ۱۸) (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

---

۹۶۸
۲۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ وَزَادَ فِيْ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کی نماز باجماعت اس کے گھر کی اور بازار (یعنی دوکان) کی نماز پر پچیس۲۵ نمازوں کی فضیلت رکھتی ہے اس لیے کہ جب وہ وضو کرتا ہے اور اچھی طرح جملہ احکام کی پابندی کے ساتھ پورا وضو کرتا ہے، پھر مسجد میں نماز ہی کی خاطر جاتا ہے تو اس کے ہر ہر قدم پر اس کا ایک ایک درجہ بلند ہوتا جاتا ہے اور ایک ایک گناہ معاف ہوتا جاتا ہے اور جب وہ نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور فرشتے اس وقت تک دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی جائے نماز پر رہتا ہے اور فرشتوں کی دعا ان الفاظ سے ہوتی ہے، "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ" یعنی اے اللہ اس شخص کی مغفرت فرما، اے اللہ اس شخص پر رحمت نازل فرما یا اور تم میں جو شخص مسجد میں نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو گویا وہ نماز ہی میں ہے، اور دوسری روایت میں ہے کہ جب وہ مسجد میں آجاتا ہے اور نماز ہی اس کو روک رکھتی ہے، (تو گویا وہ نماز ہی میں ہے) اور ملائکہ کی دعا میں یہ بھی اضافہ ہے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ اے اللہ اس شخص کو بخش دے، اے اللہ اس شخص کو بخش دے، اے اللہ اس شخص کی توبہ قبول فرما) یہ دعا اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک کہ مسجد میں کسی کو اذیت نہ پہنچائے

---

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور جب تک اس کا وضو ٹوٹ جائے (بخاری اور مسلم)

969/28 وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ کُلُّھُمْ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ حَتّٰی یَتَوَفَّاہُ فَیُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ اَوْ یَرُدَّہٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَھُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَیْتَہٗ بِسَلَامٍ فَھُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے (دنیا اور آخرت کے ضرر سے محفوظ رکھنے کا) ذمہ لیا ہے، ایک وہ شخص جو جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ اگر اس کو موت آجائے تو اسے جنت میں داخل کرے یا اس کو اجر یا مال غنیمت دے کر گھر واپس کرے دوسرا وہ شخص ہے جو مسجد کو جائے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ اس کے اجر و ثواب کو ضائع نہ کرے۔ تیسرا وہ شخص جو گھر میں داخل ہو کر (گھر والوں کو) سلام کرتا ہے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ (اس کو فتنوں سے بچائے اور خیر و برکت عطا فرمائے) (ابوداؤد)

970/29 وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِیْ بَیْتِہٖ مُتَطَھِّرًا اِلٰی صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰی تَسْبِیْحِ الضُّحٰی لَا یَنْصِبُہٗ اِلَّا اِیَّاہُ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلَاۃٌ عَلٰی اَثَرِ صَلَاۃٍ لَا لَغْوَ بَیْنَھُمَا کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے گھر سے باوضو فرض نماز کے لیے مسجد کو جائے تو اس کا ثواب اس حاجی کے ثواب کی طرح ہے جو احرام باندھے ہوئے ہو اور جو شخص گھر سے چاشت کی نماز کے لیے نکلے اور اس کے سوا اس کی کوئی اور غرض نہیں ہے تو اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کے ثواب کی طرح ہوگا، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح ادا کرنا کہ دونوں کے درمیان دنیا کی باتیں اور بیہودہ کلام نہ ہو، (تو یہ ایسا اعلیٰ عمل ہے) جو علیین یعنی عالی مرتبہ لوگوں کے دفتر میں لکھا جاتا ہے۔ (امام احمد اور ابوداؤد)

ف : مساجد میں خاموشی اختیار کرنا اداب مسجد میں سے ہے۔ کسی شخص کو مسجد سے باہر گالی گلوچ طعن و تشنیع، بدکلامی۔ اور غیبت وغیرہ کرنا تو ویسے ہی ممنوع ہے۔ مسجد میں ان حرکات کی احتیاط اور بھی زیادہ ضروری ہے۔ اس سے اعمال ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ آج کل اکثر مساجد میں دیکھا گیا ہے کہ نمازی حضرات نماز سے پہلے اور بعد جتنی دیر بھی مسجد میں بیٹھیں گے شور و غوغا۔ دنیاوی باتیں لایعنی اور بیہودہ کلام کرنے میں کوئی عار نہیں سمجھتے۔ اس سے انہیں پرہیز کرنا چاہیئے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۹۷۱/۳۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز کے لیے مسجد کو جائے یا زوال کے بعد کی نمازوں کے لیے مسجد کو جائے تو وہ جیسے جیسے صبح شام مسجد کو جاتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمانی کے سامان تیار فرماتے جاتے ہیں۔ (بخاری اور مسلم)

۹۷۲/۳۱ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ نماز کا اجر پانے والا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ دور سے مسجد کو آتا ہے، پھر اس سے بڑھ کر اجر پانے والا وہ شخص ہے جو اس سے زائد دور سے آتا ہے اور جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھنے کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو یہ شخص اس شخص سے زیادہ اجر پانے والا ہے جو (تنہا) نماز پڑھ کر سو جایا کرتا ہے۔ (بخاری اور مسلم)

۹۷۳/۳۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اطراف کے گھر خالی ہوگئے تو بنو سلمہ کے قبیلہ کے لوگوں نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہوجائیں، اس کی خبر نبی انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کے متعلق مجھے خبر ملی ہے کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہو کر آجانا چاہتے ہیں۔ بنو سلمہ والوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم نے ایسا ہی ارادہ کرلیا ہے تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے بنی سلمہ کے قبیلہ والو! تم اپنے اپنے گھروں میں رہو، تمہارے ہر قدم پر ثواب لکھا جاتا ہے تم اپنے اپنے گھروں میں رہو تمہارے ہر ہر قدم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

پر ثواب لکھا جاتا ہے (مسجد کے نزدیک آکر اپنے ثواب کو کم نہ کرو) (مسلم شریف)

٩٧٤ / ٣٣ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سات شخص ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے (عرش کے) سایہ میں رکھے گا کہ جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا ایک حاکم عادل۔ دوسرے جوان صالح جو اللہ کی عبادت کرتے ہوئے نشوونما پایا ہو۔ تیسرے وہ شخص جس کا دل (مسجد کی محبت کی وجہ سے) مسجد سے نکلتے وقت دوبارہ مسجد کو لوٹنے تک مسجد ہی میں لگا رہتا ہے۔ چوتھے وہ دو شخص جو اللہ کے واسطے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اور (کسی غرض کے بغیر) اللہ ہی کی محبت سے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور اللہ ہی کی محبت سے جدا ہوتے ہیں۔ پانچویں وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگے تو اس کے آنسو بہنے لگتے ہیں چھٹے وہ شخص کہ جس کو ایک شریف الخاندان اور خوبصورت عورت (زنا کے واسطے) اپنی جانب بلائے اور وہ خدا کا خوف کر کے (زنا سے باز رہے) اور ساتویں وہ شخص کہ جس نے (نفل) خیرات کی اور اس کو اس طرح چھپایا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ اس کے سیدھے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ (بخاری اور مسلم)

ف: واضح ہو کہ اس حدیث میں چھپا کر خیرات دینے کا جو ذکر ہے وہ نفل خیرات سے متعلق ہے اور فرض زکوٰۃ بھی چھپا کر دی جا سکتی ہے مگر افضل یہ ہے کہ زکوٰۃ علانیہ دی جائے (مدارک، خازن)

٩٧٥ / ٣٤ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَنَسٍ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (نماز باجماعت کے لیے) اندھیری رات میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوش خبری سنا دو (اس کی روایت ترمذی اور ابوداؤد نے کی ہے اور اس کی روایت ابن ماجہ نے حضرت سہل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بن سعد اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کی ہے)

۹۷۶/۳۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِشَیْءٍ فَهُوَ حَظُّهٗ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جس غرض کے لیے مسجد کو آئے اس کو وہی چیز ملے گی (اگر وہ آخرت کی غرض سے مسجد کو آیا ہے تو آخرت میں اس کو ثواب ملے گا اور دنیوی غرض سے مسجد کو آئے تو آخرت میں اس کے لیے کچھ ثواب نہ ہوگا) (ابوداؤد)

۹۷۷/۳۶ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لَنَا فِی الْاِخْتِصَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰى وَلَا اخْتَصٰى وَلَا اخْتَصٰى اِنَّ خِصَاءَ اُمَّتِیْ الصِّیَامُ فَقَالَ ائْذَنْ لَنَا فِی السِّیَاحَةِ قَالَ اِنَّ سِیَاحَةَ اُمَّتِیْ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ائْذَنْ لَنَا فِی التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِیْ الْجُلُوْسُ فِی الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبَغَوِیُّ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ ۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم کو خصی بن جانے کی اجازت دیجیے (تاکہ عورتوں کی خواہش دل سے نکل جائے کیونکہ اسی خواہش کی وجہ سے انسان نیکی سے دُور ہو کر دنیا میں پھنس جاتا ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص ہمارے طریقہ پر نہیں ہے جو (کسی کو) خصی بنائے اور نہ وہ شخص جو خود خصی بنے میری امت کا خصی ہونا روزہ رکھنا ہے (اسی لیے کہ روزہ رکھنے سے شہوت انسان کو بے قابو نہیں کرتی ہے بخلاف خصی ہونے کے کہ اس سے شہوت ہی ختم ہو جاتی ہے) حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم کو سیاحت کی اجازت دیں (تاکہ تمام عالم میں پھرنے سے عبرت حاصل کرسکیں) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے (کہ جس میں سیر عالم کے ساتھ ساتھ اشاعت اسلام بھی ہوتی ہے) حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم کو راہب بن جانے کی اجازت دیجیے (جس سے ہم گوشہ نشین ہو کر دنیا سے دور ہو جائیں) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کی رہبانیت نماز کے انتظار میں مسجدوں میں بیٹھنا ہے اس لئے کہ یہ ایسی رہبانیت ہے جس میں تعلیم و تعلم جاری رہنے کے علاوہ دنیا میں رہنے کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

باوجود دنیا سے دُور رہتے ہیں) (اس کی روایت بغوی نے شرح السنۃ میں کی ہے)

۹۷۸/۳۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى قُلْتُ أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُّ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَتَلَا وَكَذٰلِكَ نُرِيْ إِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا وَّلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهٗ عَنْهُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار کو بہت حسین صورت میں دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ وہ اعمال کیا ہیں جن کی فضیلت میں ملاء اعلیٰ کے فرشتے آپس میں بحث کر رہے ہیں، میں نے کہا کہ اے اللہ آپ ہی اس کو خوب جانتے ہیں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی پس میں نے آسمانوں اور زمینوں کے درمیان کی تمام چیزوں کو جان لیا، اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور اسی طرح ہم (ابراہیم علیہ السلام) کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی، اور اس لیے کہ وہ عین الیقین والوں میں سے ہو جائے) اس کی روایت دارمی نے مرسلاً کی ہے اور ترمذی نے بھی اسی طرح حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

۹۷۹/۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاةِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ

اور ترمذی نے دوسری روایت جس کو حضرت ابن عباس اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا تم جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتے کن اعمال کی فضیلت میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں جانتا ہوں (ملاء اعلیٰ کے فرشتے) کفارات یعنی ان اعمال میں بحث کر رہے ہیں جو گناہوں کے مٹانے والے ہیں وہ تین عمل ہیں پہلا نماز کے بعد (ذکر، دعا اور دوسری نماز کے انتظار میں مخلوق سے دوری اور مشغول بحق رہنے کے لیے) مسجدوں میں ٹھہرے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ فَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ۔

رہنا۔ دوسرا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی غرض سے مسجد کو پیدل جانا۔ تیسرا، ناگوار حالات (جیسے بیماری اور موسم سرما ہیں اعضاء، وضو کامل طور پر دھونا جس نے ان چیزوں پر عمل کیا تو وہ اچھی طرح (یعنی اطاعت الٰہی کی لذت، عبادت کی توفیق، رزق حلال، قناعت اور قسمت پر راضی رہتے ہوئے زندگی بسر کرے گا اور اس کی موت بھی اچھی طرح (یعنی اعمال کی قبولیت، توبہ، حسن خاتمہ اور موت کے وقت فرشتوں کی خوش خبری پر) ہو گی اور وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جس طرح وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن پاک تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تم نماز پڑھ لو تو یہ دعا کیا کرو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ فَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ (اے اللہ میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور برے امور کے ترک کرنے اور مسکینوں سے محبت رکھنے کا سوال کرتا ہوں جب تو اپنے بندوں کو فتنوں (یعنی دنیوی عذاب میں) مبتلا کرنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے اپنی جانب فتنہ میں مبتلا کئے بغیر بلا لے)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتے ان اعمال کی فضیلت میں بحث کر رہے ہیں جن سے بندوں کے درجات بلند ہوتے ہیں اور وہ درجات بڑھانے والے عمل یہ ہیں۔ پہلا اپنے اور بیگانے کو) کثرت سے سلام کرنا۔ دوسرا کھانا کھلانا، اور تیسرا رات میں نماز پڑھنا جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

ف: اس حدیث میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "رَاَیْتُ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ" میں نے اللہ عزوجل کو نہایت حسین صورت میں دیکھا۔

واضح ہو کہ یہ اور اسی قسم کے مضامین جو اس حدیث میں اور اس حدیث کے بعد والی حدیث میں مذکور ہیں ان کا شمار متشابہات میں سے ہے اور متشابہات کے بارے میں اہل سنت و جماعت کا مسلک یہ ہے کہ ان پر ایمان رکھا جائے اور ان کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے چنانچہ قرآن حکیم کی سورۂ آل عمران کی وہ آیت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جس میں محکمات اور متشابہات کا ذکر ہے، اس میں ارشاد فرمایا گیا ہے "وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا" اتنا ہی کہہ کر رہ جاتے ہیں کہ اس پر ہمارا ایمان ہے، یہ سب کچھ ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے) الغرض متشابہات کے درپے ہونا دین داری کے خلاف اور گمراہ ہونے کی نشانی ہے (مرقات)

۹۸۰/۳۹ وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اِحْتَبَسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاۃٍ عَنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ حَتّٰی کِدْنَا نَتَرَاءٰی عَیْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِیْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِیْ صَلَاتِہٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِہٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰی مَصَافِکُمْ کَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَیْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّیْ سَاُحَدِّثُکُمْ مَا حَبَسَنِیْ عَنْکُمُ الْغَدَاۃَ اِنِّیْ قُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّیْتُ مَا قُدِّرَ لِیْ فَنَعَسْتُ فِیْ صَلَاتِیْ حَتَّی اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّیْکَ رَبِّ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی قُلْتُ لَا اَدْرِیْ قَالَہَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَاَیْتُہٗ وَضَعَ کَفَّہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِہٖ بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّیْکَ رَبِّ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی قُلْتُ فِی الْکَفَّارَاتِ قَالَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز صبح میں اس قدر تاخیر فرمائی قریب تھا کہ ہم آفتاب کو دیکھ لیتے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (حجرۂ مبارک سے) عجلت کے ساتھ نکلے اور نماز کے لیے اقامت کہی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور (خلاف عادت) اختصار کے ساتھ ادا فرمائی اور جب سلام پھیرا تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے، پھر آپ نے فرمایا واضح ہو میں تم کو خبر دوں گا کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روک رکھا تھا؟ وہ یہ ہے کہ میں رات کو (تہجد کے لیے) اٹھا میں نے وضو کیا اور میرے لیے جتنی نماز تہجد مقدر تھی ادا کیا پس مجھے نماز میں غنودگی آگئی یہاں تک کہ مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ پس یکایک میں نے اپنے پروردگار تبارک و تعالیٰ کو نہایت حسین صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے جواب میں کہا لبیک اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتے کن اعمال کی فضیلت میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا، یہ سوال و جواب تین مرتبہ ہوتے رہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی اور مجھ پر ہر چیز منکشف ہو گئی اور میں نے سب کو پہچان لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے جواب میں کہا لبیک

MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَمَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ ثُمَّ قَالَ فِيْمَ قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَإِذَا أَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَّأَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ إِلٰى حُبِّكَ» فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

---

اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ملاءِ اعلیٰ کے فرشتے کن اعمال کی فضیلت میں بحث کر رہے ہیں، میں نے جواب دیا کہ (ملاءِ اعلیٰ کے فرشتے) کفارات یعنی ان اعمال میں بحث کر رہے ہیں جو گناہوں کو مٹانے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ کون سے عمل ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ وہ عمل یہ تین ہیں۔ پہلا نمازوں کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے لیے مسجدوں کو پیدل جانا۔ دوسرا نمازوں کے بعد (ذکر) دعا اور دوسری نماز کے لیے انتظار میں مخلوق سے دوری اور مشغول بحق رہنے کے لیے مسجدوں میں ٹھیرے رہنا۔ تیسرا ناگوار حالات (جیسے بیماری اور موسم سرما) میں اعضاءِ وضو کامل طور پر دھونا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ملاءِ اعلیٰ کے فرشتے اور کن اعمال کی فضیلت میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ (ملاءِ اعلیٰ کے فرشتے) درجات یعنی ان اعمال کی فضیلت میں بحث کر رہے ہیں جن سے بندوں کے درجے بلند ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ کون سے عمل ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ وہ عمل جن سے بندوں کے درجے بلند ہونے ہیں وہ بھی تین ہیں۔ پہلا کھانا کھلانا۔ دوسرا نرمی سے کلام کرنا (یعنی لوگوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آنا) تیسرا رات میں نماز پڑھنا جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو دعا چاہو مانگ لو۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہ دعا مانگی (اے اللہ میں آپ سے نیک کاموں کے کرنے، برے کاموں کے چھوڑنے اور مسکینوں سے محبت کرنے اور اپنی مغفرت کرنے اور مجھ پر رحمت کرنے کی درخواست کرتا ہوں اور جب آپ کسی قوم کو فتنہ میں (یعنی عذاب دینوی میں) مبتلا کرنے کا ارادہ کریں تو فتنہ میں مبتلا کئے بغیر مجھے وفات دیجئے اور میں آپ سے آپ کی محبت بھی مانگتا ہوں جو مجھے آپ کی محبت سے قریب کر دیں اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ارشاد فرمایا کہ یہ خواب سچا ہے اس لیے اس کو یاد رکھو، اور اسے دوسروں کو سکھلاؤ (اس کی روایت امام احمد اور ترمذی نے کی ہے) اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور میں نے اس حدیث کے متعلق محمد بن اسمٰعیل یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۸۱
۴۰
وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے "اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" (اے اللہ آپ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے) اور جب مسجد سے نکلے تو یہ دُعا پڑھے "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ" (اے اللہ میں آپ سے آپ کا فضل (یعنی روزی) طلب کرتا ہوں) (مسلم شریف)

۹۸۲
۴۱
وَعَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ الْحُسَیْنِ عَنْ جَدَّتِھَا فَاطِمَۃَ الْکُبْرٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْٓ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْٓ اَبْوَابَ فَضْلِكَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَتِھِمَا قَالَتْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَکَذَا اِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ بَدَلَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ۔

حضرت فاطمہ بنت الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی دادی حضرت فاطمہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ زہرہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یعنی اپنے آپ پر درود اور سلام پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے "رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْٓ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" (اے رب! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے نکلتے تو پہلے کی طرح محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یعنی اپنے آپ پر درود اور سلام پڑھتے اور یہ دعا فرماتے "رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْٓ اَبْوَابَ فَضْلِكَ" (اے میرے رب میرے گناہوں کو بخش دے اور اپنے فضل (یعنی روزی کے) دروازوں کو مجھ پر کھول دے) اس کی روایت ترمذی، امام احمد اور ابن ماجہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ سیدنا فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے وقت اور اسی طرح مسجد سے نکلتے وقت صَلَّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ (درود وسلام ہو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر) کے بجائے بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فرماتے تھے (میں اللہ کے نام کے ساتھ مسجد میں داخل ہوتا ہوں اور مسجد سے نکلتا ہوں اور سلام اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فرماتے تھے

---

۹۸۳/۴۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِکَ قَالَ الشَّیْطَانُ حُفِظَ مِنِّیْ سَائِرَ الْیَوْمِ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دُعا پڑھتے (خدائے بزرگ و برتر کی اور اس کریم ذات کی اور اس کے دیرینہ غلبہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص یہ دُعا کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ شخص میرے (شر سے) تمام دن محفوظ رہا۔ (ابوداؤد)

۹۸۴/۴۳ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَھَارًا فِی الضُّحٰی فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِیْہِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس ہوتے تو بوقت چاشت دن کو تشریف لاتے اور گھر جانے سے قبل مسجد جاکر مسجد میں دو رکعت نماز ادا فرماتے اس کے بعد مسجد میں تشریف رکھتے (بخاری اور مسلم)

۹۸۵/۴۴ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھ لیا کرے (بخاری اور مسلم)

ف: اس حدیث میں مذکور ہے کہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے ۲ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لیا کرے۔ واضح ہو کہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد کی نیت سے جو دو رکعتیں ادا کی جاتی ہیں وہ دراصل تحیۃ رب المسجد ہیں جن کو اختصار کی غرض سے تحیۃ المسجد کہا جاتا ہے کیونکہ ان دو رکعتوں سے مقصود تحیۃ المسجد نہیں بلکہ مقصود رب مسجد کا تحیۃ ہے جو اللہ تعالیٰ ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

درمختار اور ردالمحتار میں کہا ہے کہ تحیۃ المسجد کا ادا کرنا سنت ہے اور تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں ہیں، مسجد میں داخل ہونے کے بعد کسی فرض نماز یا فرض نماز کے سوا کسی اور نماز کا ادا کرنا تحیۃ المسجد کے ادا کرنے کا قائم مقام ہو جاتا ہے اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی جائے اور تحیۃ المسجد کا دن میں ایک دفعہ ادا کرنا پورے اس دن کے لیے کافی ہے، خواہ کتنے ہی مرتبہ مسجد میں آتا جاتا رہا ہو۔ حنفیوں کے پاس تحیۃ المسجد مسجد میں داخل ہو کر بیٹھ جانے سے ساقط نہیں ہوتی۔ اس لیے اگر بیٹھنے کے بعد بھی تحیۃ المسجد ادا کر لی جائے تو ادا کی جا سکتی ہے۔

فقہاء نے کہا ہے کہ حاکم وقت اگر فیصلہ کرنے کی خاطر مسجد میں داخل ہو تو خواہ وہ مسجد میں داخل ہوتے ہی تحیۃ المسجد ادا کر لے یا چاہے تو مسجد سے نکلتے وقت تحیۃ المسجد پڑھ لے، اس سے بھی مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مقصود تو تحیۃ المسجد کا ادا کرنا ہے۔ یہ غایۃ سے ماخوذ ہے لیکن بخاری اور مسلم کی مذکور الصدر حدیث کے پیش نظر مذہب حنفی پر شبہ وارد ہوتا ہے کہ اس حدیث میں مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد ادا کرنے کا حکم ہے اور حنفی مذہب میں بیٹھنے کے بعد بھی تحیۃ المسجد ادا کی جا سکتی ہے جو بظاہر بخاری اور مسلم کی حدیث کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔

اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ بخاری اور مسلم کی اس مذکور الصدر حدیث میں جو ذکر ہے کہ مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے ادا کرنا اولیٰ ہے، ضروری نہیں ہے بلکہ مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے کے بعد بھی تحیۃ المسجد ادا کر سکتے ہیں اس پر ابن حبان کی حدیث جو اس حدیث کے بعد آرہی ہے دلیل ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مسجد میں آنے والے کے لیے تحیۃ المسجد (مستحب ہے) اور تحیۃ المسجد یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت نماز ادا کی جائے۔ پس اٹھو ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لو۔

ابن حبان کی اس حدیث سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ اگر دخولِ مسجد کے بعد بیٹھ جانے سے تحیۃ المسجد ساقط ہو جاتی تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹھ جانے کے بعد ان کو تحیۃ المسجد پڑھنے کا حکم نہ دیتے اس سے ثابت ہو گیا کہ تحیۃ المسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے کے بعد بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ ردالمحتار میں کہا ہے کہ تفصیل حلیۃ میں ملاحظہ ہو۔ ۱۲

۹۸۶/۴۵ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَحْدَہٗ فَجَلَسْتُ اِلَیْہِ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ لِلْمَسْجِدِ تَحِیَّۃً وَّاِنَّ تَحِیَّتَہٗ رَکْعَتَانِ فَقُمْ فَارْکَعْھُمَا قَالَ فَقُمْتُ فَرَکَعْتُھُمَا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا تشریف فرما ہیں تو میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جا بیٹھا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں (آنے والے کے لیے) تحیۃ المسجد (مستحب) ہے اور تحیۃ المسجد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَہٗ)

دو رکعت ہیں اٹھو ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) اور دو رکعت ادا کرو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کہا کہ میں اٹھا اور دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کیا۔ (اس کی روایت ابن حبان نے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے)

۹۸۷/۴۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَنْشُدُ ضَالَّۃً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا رَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِھٰذَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز پکار کر ڈھونڈھتے ہوئے سُنے تو وہ اس سے کہہ دے کہ خدا نہ کرے اللہ تعالیٰ تجھے تیری گم شدہ چیز واپس نہ کرے کیونکہ مسجد میں آواز بلند کرنے کے لیے نہیں بنائی گئی ہیں۔

۹۸۸/۴۷ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَّبِیْعُ اَوْ یَبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰہُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَّنْشُدُ فِیْہِ ضَالَّۃً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْكَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کوئی چیز بیچتا ہے یا خریدتا ہے تو کہو کہ اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دے اور جب تم کسی کو دیکھو کہ مسجد میں کسی گم شدہ چیز کو پکار کر ڈھونڈ رہا ہے تو کہو کہ خدائے تعالیٰ تیری چیز تجھے واپس نہ کرے (ترمذی اور دارمی)

۹۸۹/۴۸ وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّسْتَقَادَ فِی الْمَسْجِدِ وَاَنْ یُّنْشَدَ فِیْہِ الْاَشْعَارُ وَاَنْ تُقَامَ فِیْہِ الْحُدُوْدُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ فِیْ سُنَنِہٖ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِیْہِ عَنْ حَکِیْمٍ وَّفِی الْمَصَابِیْحِ عَنْ جَابِرٍ۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے سے منع فرمایا ہے (اور اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ مسجد میں) اشعار پڑھے جائیں اور حد جاری کی جائے (اس کی روایت ابوداؤد نے اپنی سنن میں کی ہے اور صاحب جامع الاصول نے بھی جامع الاصول میں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت کی ہے اور مصابیح میں بھی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے (اسی طرح روایت ہے)

ف: اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسجد میں اشعار نہ پڑھے جائیں۔
واضح ہو کہ یہ ممانعت ایسے اشعار سے متعلق ہے جن میں نجس اور بیہودہ کلام، فسق و فجور اور لہو و لعب کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

باتیں بیان کی گئی ہوں۔ اس کے برعکس ایسے اشعار جن میں اللہ تعالیٰ کی حمد، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت، سچے مضامین، اور وعظ ونصیحت مذکور ہوں مسجد میں پڑھے جاسکتے ہیں کیونکہ شاعر اسلام حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اس قسم کے اشعار سنایا کرتے تھے چنانچہ ترمذی اور بخاری کی روایتوں سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے ”كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصِبُ لِحَسَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُوْمُ عَلَيْهِ وَيَهْجُوْا الْكُفَّارَ“
(رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے مسجد نبوی میں منبر رکھتے جس پر وہ کھڑے ہوتے اور مشرکین کی جوابًا ہجو فرمایا کرتے)

اس کے علاوہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے ”قَالَ مَرَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُنْشِدُ فَلَحَظَ إِلَيْهِ قَالَ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيْهِ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ سَمِعْتُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ۔
(سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی میں سے گذرے اور حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھور کر دیکھنے لگے تو حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں اشعار پڑھا کرتا تھا جن کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی مسجد میں سنا کرتے تھے جو آپ سے بہتر تھے (یہ کہہ کر) حضرت حسان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کہ میں مسجد میں اشعار سنایا کرتا تھا۔ یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے کہ اے حسان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم میری طرف سے (مشرکین کا) جواب دو (اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے تھے) اے اللہ آپ روح القدس یعنی جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ حسان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی مدد فرما تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو ایسا ہی فرمایا ہے)

ترمذی اور بخاری کی ان دونوں حدیثوں سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسجد میں اشعار سنا کرتے تھے اور حضرت حسان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اشعار پڑھا کرتے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسجد میں نعتیہ اشعار پڑھنا جائز ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسجد میں شعر پڑھنے کے جواز پر ایک باب قائم کیا ہے جس کا عنوان (باب الشعر فی المسجد) ہے اور اس عنوان کے تحت ایسی ہی حدیث بیان فرمائی ہے جو حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابھی اوپر نقل کی گئی ہے اس حدیث کے فوائد میں علامہ عینی رحمۃ اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLAMI ACADEMY

تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: اِنَّ الشِّعْرَ الْحَقَّ لَا یَحْرُمُ فِی الْمَسْجِدِ وَ الَّذِیْ یَحْرُمُ رُبَّہٗ مَا فِیْہِ الْخَنَاءُ وَ الزُّوْرُ وَ الْکَلَامُ السَّاقِطُ۔

(علامہ عینی فرماتے ہیں کہ سچے مضامین والے اشعار کا مسجد میں پڑھنا حرام نہیں ہے البتہ مسجد میں ایسے اشعار کا پڑھنا حرام ہے جن میں فحش، جھوٹ اور بیہودہ باتیں بیان کی گئی ہوں)

علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کے فوائد میں آگے چل کر کئی محدثین اور فقہاء کا قول نقل کیا ہے جن میں حضرت سعید بن المسیب، امام شعبی، امام ابن سیرین، امام ثوری، امام اوزاعی امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ ہیں ان سب حضرات کا مسجد میں سچے مضامین والے اشعار کے پڑھنے کے جواز پر یہ قول ہے "وَلَا بَأْسَ بِاِنْشَادِ الشِّعْرِ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْہِ ھِجَاءٌ وَّلَا نَکْثُ عِرْضِ اَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا فُحْشٌ"۔
(مسجد میں ایسے اشعار کے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جن میں مسلمانوں کی ہجو، آبروریزی، اور فحش باتیں بیان نہ کی گئی ہوں) ۱۲

(یہ پورا مضمون عمدۃ القاری سے ماخوذ ہے)

۹۹۰/۴۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِی الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَیْعِ وَ الْاِشْتِرَاءِ فِیْہِ وَاَنْ یَّتَحَلَّقَ النَّاسُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فِی الْمَسْجِدِ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، ان کے دادا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے کہ مسجد میں (لہو و لعب) کے اشعار پڑھے جائیں۔ (اور اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ) مسجد میں خرید و فروخت کی جائے اور لوگوں کو جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے مسجد میں حلقے بنا کر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا ہے (ابوداؤد اور ترمذی)

۹۹۱/۵۰ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَکُوْنُ حَدِیْثُھُمْ فِیْ مَسَاجِدِھِمْ فِیْ اَمْرِ دُنْیَاھُمْ فَلَا تُجَالِسُوْھُمْ فَلَیْسَ لِلّٰہِ فِیْھِمْ حَاجَۃٌ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ اپنے دنیوی کاروبار کی باتیں اپنی مسجدوں میں کیا کریں گے تو تم ان کے ساتھ مت بیٹھا کرو۔ اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے (اس کی روایت بیہقی نے شعب الایمان میں کی ہے)

۹۹۲/۵۱ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ بَنٰی رَحْبَۃً فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّی الْبُطَیْحَاءَ وَقَالَ مَنْ کَانَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے مسجد کے ایک کنارے میں بغیر چھت کے ایک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يُرِيدُ اَنْ يَّلْغَطَ اَوْ يَنْشُدَ شِعْرًا اَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهٗ فَلْيَخْرُجْ اِلٰى هٰذِهِ الرَّحَبَةِ۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا)

کشادہ میدان تیار کر رکھا تھا جس کو بطیحاء کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکم دے رکھا تھا کہ جو شخص غل مچانا چاہے یا باآواز بلند شعر پڑھنا چاہے یا آواز بلند کرنا چاہے۔ وہ مسجد سے نکل کر اس بطیحاء میں آجائے (اس کی روایت امام امالک نے مؤطاء میں کی ہے

٩٩٣/٥٢ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اس بدبودار درخت کو (یعنی پیاز اور لہسن کو جو پکائے ہوئے نہ ہوں) کھائے وہ ہرگز ہماری مسجد میں نہ آئے (یعنی خواہ مدینہ منورہ کی مسجد ہو یا کوئی اور مسجد ہو) کیونکہ فرشتوں کو بھی ان چیزوں کی بدبو سے تکلیف پہنچتی ہے جن سے انسان کو تکلیف پہنچتی ہو (بخاری اور مسلم)

٩٩٤/٥٣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا يَاْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس درخت یعنی لہسن کو (جس کو پکایا نہ گیا ہو) کھالے تو وہ ہرگز مسجدوں میں نہ آئے (مسلم)

٩٩٥/٥٤ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَقَالَ مَنْ اَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ اٰكِلِيْهِمَا فَاَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں درختوں یعنی پیاز اور لہسن (کے کھانے) سے منع فرمایا ہے (جو پکائے نہ گئے ہوں) اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو پیاز اور لہسن کو (جو پکائے نہ گئے ہوں) کھائے تو وہ ہماری مسجد کو ہرگز نہ آئے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم پیاز اور لہسن کو کھانا ہی چاہتے ہو تو ان کو پکا کر ان کی بدبو کو مار دو (ابوداؤد)

٩٩٦/٥٥ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر میری اُمت کے اچھے اور بُرے اعمال

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَامَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پیش کئے گئے تو میں نے دیکھا کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا بھی اُمت کے نیک اعمال میں شامل ہے اور میں نے دیکھا کہ امت کے بُرے اعمال میں رینٹھ اور بلغم بھی ہے جو مسجد میں ہو، اور اس کو دفن نہ کیا گیا ہو (مسلم)

۹۹۷/۵۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو زمین میں چھپا دیا جائے (یا اس کو پاک کر دیا جائے)

(بخاری اور مسلم)

۹۹۸/۵۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَادَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَدْفِنُهَا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے سامنے قبلہ کی طرف نہ تھوکے اس لیے کہ جب تک وہ اپنے مصلے پر رہتا ہے اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز کرتا رہتا ہے اور سیدھے جانب بھی نہ تھوکے کیونکہ نمازی کے سیدھے جانب ایک فرشتہ رہا کرتا ہے (جو نمازی کی تائید اور اس کی دعا پر آمین کہنے کے لیے متعین رہتا ہے) اور نمازی کو چاہیئے کہ اپنے بائیں جانب یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے، اور تھوک کو زمین میں چھپا دے اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے (بخاری اور مسلم)

---

ف: اس حدیث میں ارشاد ہے، نمازی جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو تعظیم قبلہ کی خاطر اپنے سامنے نہ تھوکے اور اپنے سیدھے جانب بھی نہ تھوکے کیوں کہ سیدھے جانب ایک فرشتہ رہتا ہے البتہ اپنے بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔

واضح ہو کہ سامنے اور سیدھے جانب تھوکنے کی ممانعت عام ہے خواہ وہ مسجد میں نماز ادا کر رہا ہو یا مسجد کے سوا کسی اور جگہ نماز پڑھ رہا ہو ہر دو حالتوں میں نماز کے موقع پر سامنے اور سیدھے جانب تھوکنا ممنوع ہے۔

نمازی اگر مسجد میں ہو تو خواہ وہ بائیں جانب تھوکے یا قدم کے نیچے تھوکے دونوں حالتوں میں تھوک کو اپنے کپڑے میں لے لے، اور اگر مسجد کے سوا کسی اور جگہ ہو تو اپنی بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے زمین پر

www.waseemziyai.com

تھوک سکتا ہے (مرقات)

۹۹۹/۵۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُؤِيَ فِي وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ وَاِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر جو قبلہ کی طرف تھی رینٹھ کو دیکھا اور یہ چیز شاق گذری، یہاں تک کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ناراضگی کے آثار دکھائی دیئے حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اٹھ کر خود دست مبارک سے اس کو کھرچ دیا اور ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہو تو وہ اپنے پروردگار سے راز و نیاز کر رہا ہے (اسی لیے کہا گیا ہے کہ نماز مسلمان کی معراج ہے) اور اس کا پروردگار اس کے اور قبلہ کے درمیان ہے اس لیے تم میں سے کوئی شخص ہرگز قبلہ کی طرف نہ تھوکے بلکہ اپنی بائیں جانب یا اپنے قدم کے نیچے تھوکے (جبکہ وہ مسجد میں نہ ہو) اس کے بعد حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر کے ایک کنارے کو لے کر اس میں تھوکا۔ پھر اس کے ایک حصّہ کو دوسرے حصّہ سے رگڑ دیا اور فرمایا اس طرح کیا کرے (جب کہ وہ مسجد میں ہو) (بخاری)

---

۱۰۰۰/۵۹ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمِهٖ حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكَ قَدْ اٰذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں انھوں نے کہا کہ ایک شخص نے لوگوں کی امامت کی اس نے قبلہ کی جانب تھوکا، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے تھے، اس کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی قوم سے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص آیندہ سے نماز نہ پڑھائے پھر اس کے بعد جب اس نے لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اس کو روک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے اس کو مطلع کیا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں میں نے منع کیا ہے حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یقیناً تم نے اللہ اور اللہ کے رسول کو تکلیف پہنچائی ہے (ابوداؤد)

۱۰۰۱/۶۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی کچھ نہ کچھ (نفل) نمازیں گھروں میں بھی پڑھا کرو اور گھروں کو (نماز نہ پڑھ کر) مثل قبروں کے نہ بناؤ (کیونکہ قبروں میں مردے نماز نہیں پڑھا کرتے) (بخاری اور مسلم)

۱۰۰۲/۶۱ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِيْ حِيْطَانٍ قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهٖ يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ قَالَ عَلِيٌّ الْقَارِيُّ فِيْ جَنْبِ الْجُدْرَانِ لِئَلَّا يَمُرَّ عَلَيْهِ مَارٌّ وَلَا يَشْغَلُهٗ شَيْءٌ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیطان میں نماز پڑھنا پسند فرماتے تھے۔ اس حدیث کے بعض راویوں نے کہا ہے کہ حیطان سے مراد باغ ہے (اسی لیے باغوں میں نماز پڑھنا مستحب ہے۔ واضح ہو کہ حیطان حائط کی جمع ہے اور حائط کے معنی دیوار کے ہیں۔ چونکہ باغ کا احاطہ دیواروں سے محصور ہوا کرتا ہے اسی وجہ سے باغ کو حیطان بھی کہتے ہیں۔ یہ حیطان کے ایک معنی ہیں) (امام احمد اور ترمذی)

(حیطان کے ایک اور بھی معنی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ حیطان لغت میں دیوار کو کہتے تو اس لغوی معنے کے لحاظ سے حدیث کے یہ معنے ہوئے "فی حیطانٍ ای فی جنب الجدران" (دیواروں کے قریب ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیوار کے قریب نماز پڑھنے کو پسند فرماتے تھے تاکہ کوئی شخص نمازی کے سامنے سے گذرنے نہ پائے اور کوئی چیز نمازی کی توجہ کو پھیر نہ سکے (حیطان کے اس دوسرے معنی کی صراحت مرقات میں مذکور ہے)۔

۱۰۰۳/۶۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْضُ كُلُّهَا

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةُ وَالْحَمَّامُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

فرمایا کہ قبرستان اور حمام کے سوا پوری روئے زمین مسجد ہے جہاں چاہے نماز پڑھ سکتے ہیں (ابوداؤد، ترمذی اور دارمی)

۱۰۰۴/۶۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلّٰى فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَفِيْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات جگہ نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے (۱) گندگی کا ڈھیر ڈالنے کی جگہ (۲) جانور ذبح کرنے کی جگہ (۳) قبرستان (۴) سڑکوں پر (۵) حمام (۶) اونٹوں کے باندھنے کی جگہ (۷) بیت اللہ شریف کی چھت پر (ترمذی اور ابن ماجہ)

۱۰۰۵/۶۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اتفاقاً نماز پڑھنے کی ضرورت پیش آجائے تو) بکریوں کے باندھنے کی جگہ نماز پڑھنے سے اطمینان قلب باقی نہیں رہتا۔ (ترمذی)

ف: بکریوں کے باڑے میں نماز اس صورت میں ہوگی کہ جس جگہ پر نماز پڑھنی ہے وہ نجاست آلودہ نہ ہو۔ اگر اس جگہ بھی نجاست لگی ہو اور اسے صاف پاک کئے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز ہی نہ ہوگی جیسا کہ دوسری احادیث میں ہے کہ نماز کے لیے جگہ پاک ہو۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی لیے تو فرمایا کہ بکریوں کے باندھنے کی جگہ پر اگر کوئی نماز پڑھ بھی لے تو دلی اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا شرائط نماز میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ جگہ پاک ہو۔ شرطِ طہارت میں جسم کا، کپڑوں کا اور جگہ کا پاک صاف ہونا شامل ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

# بَابُ السَّتْرِ

# (باب، ستر کے بیان میں)

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: (اے آدم کی اولاد) اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔ (سورۃ اعراف آیت ۳۱)

ف: خزائن العرفان میں مولانا نعیم الدین مرادآبادی نے زیر آیت بیان فرمایا کہ لباس زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا، خوشبو لگانا داخل زینت ہے مسئلہ اور سنت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیئت کے ساتھ نماز کے لیے حاضر ہو کیونکہ نماز میں رب سے مناجات ہے۔ تو اس کے لیے زینت کرنا، عطر لگانا مستحب جیساکہ ستر طہارت واجب ہے۔

**شانِ نزول**: مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ زمانہ جاہلیت میں دن میں مرد اور عورتیں ننگے ہو کر طواف کرتے تھے۔ اس آیت میں ستر چھپانے اور کپڑے پہننے کا حکم دیا گیا اور اس میں دلیل ہے کہ ستر عورت نماز و طواف ہر حال میں واجب ہے۔

وَقَوْلُهٗ:
وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "اور (عورتیں) اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔ (کنزالایمان سورۃ نور آیت ۳۱)

ف: اظہر یہ ہے کہ یہ حکم نماز کا ہے نہ کہ نظر کا۔ کیونکہ حرہ (یعنی آزاد عورت) کا تمام بدن عورت ہے۔ شوہر اور محرم کے سوا اور کسی کے لیے اس کے کسی حصہ کا دیکھنا بے ضرورت جائز نہیں۔ اور علاج معالجہ کی ضرورت سے بقدر ضرورت جائز ہے (محرم عورت کے صرف ظاہری اعضاء منہ، ہاتھ اور پاؤں دیکھ سکتا ہے۔

وَقَوْلُهٗ:
يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
ترجمہ: "اے نبی اپنی بی بیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔ یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں"۔ (کنزالایمان سورۃ احزاب آیت ۵۹)

۱۰۰۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ہرگز ایک کپڑے یعنی

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

عَاتِقَیْهِ مِنْهُ شَیْءٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

صرف تہ بند میں اس طرح) نماز نہ پڑھے کہ اس کے جسم کا بالائی حصہ یعنی پیٹ اور پیٹھ اور دونوں کندھے اس کپڑے (یعنی تہ بند کے بقیہ حصہ یا کسی اور کپڑے سے) ڈھکے ہوئے نہ ہوں (بخاری اور مسلم)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص صرف تہ بند سے اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے جسم کا بالائی حصہ اس کے تہ بند کے حصے یا کسی اور کپڑے سے ڈھکا ہوا نہ ہو۔
واضح رہے کہ جو شخص تہ بند کے علاوہ اپنے جسم کے بالائی حصہ کو چادر یا کسی اور کپڑے سے ڈھانکنے پر قادر نہ ہو تو ایسے شخص کی نماز صرف تہ بند کے ساتھ بغیر کسی کراہت کے جائز ہو جائے گی البتہ ایسا شخص جو چادر کے اوڑھنے پر قدرت کے باوجود جسم کے بالائی حصہ پر کچھ اوڑھے بغیر صرف تہ بند کے ساتھ نماز پڑھ لے تو یہ مکروہ تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی۔ امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور جمہور آئمہ رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے (مرقات)

۱۰۰۷ — ۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّشْتَمِلًا بِهٖ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ وَاضِعًا طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں اشتمال کئے۔ نماز پڑھتے دیکھا کہ جس کے دونوں کنارے دونوں کندھوں پر (اس طرح تھے کہ بایاں کنارہ سیدھے مونڈھے پر اور سیدھا کنارہ بائیں مونڈھے پر تھا۔ (بخاری اور مسلم)

ف: اشتمال سے مراد یہ ہے کہ تہ بند کا بایاں کنارہ بائیں ہاتھ کے نیچے سے نکال کر سیدھے مونڈھے پر ڈالے اور تہ بند کا سیدھا کنارہ سیدھے ہاتھ کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈالے اگر کنارے چھوٹے ہوں تو دونوں کناروں کو گردن پر باندھے یا کناروں کو سینہ پر باندھے، اور اگر کنارے دراز ہوں تو ان کے پیچھے لٹکتا ہوا چھوڑ دے تو شح بھی اسی کو کہتے ہیں۔ جیسے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ وَقَالَ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ صَلَّوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِیْ اُزُرِهِمْ عَلٰی عَوَاتِقِهِمْ" ابو حازم نے کہا ہے کہ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کپڑے میں اس طرح نماز ادا کی کہ ان کے تہ بند کے (دونوں کنارے) ان کے گردن پر باندھے ہوئے تھے (مرقات۔ اشعۃ اللمعات۔ نیل الاوطار) ۱۲

۱۰۰۸ — ۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت انھوں نے کہا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَرَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ عَلٰى حَصِيْرٍ يَّسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّتَوَشِّحًا بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ایک ہی کپڑے میں توشح یعنی اشتمال کئے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے (مسلم)

۱۰۰۹
۴
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو وہ اس کپڑے کے دونوں کناروں میں اشتمال کرے (بخاری)

۱۰۱۰
۵
وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَجِئْتُ لَيْلَةً لِّبَعْضِ اَمْرِيْ فَوَجَدْتُّهٗ يُصَلِّيْ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَّاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِهٖ وَصَلَّيْتُ اِلٰى جَانِبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَا السُّرٰى يَا جَابِرُ فَاَخْبَرْتُهٗ لِحَاجَتِيْ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِيْ رَاَيْتُ قُلْتُ كَانَ ثَوْبًا قَالَ فَاِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهٖ وَاِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَاِنْ كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَاِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰى حَقْوِيْكَ۔

حضرت سعید بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ایک رات میں اپنے کسی کام کے لیے خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور اس وقت مجھ پر ایک ہی کپڑا تھا میں نے اس کو اپنے بدن پر اشتمال صماء کے طور پر لپیٹ لیا تھا (اشتمال صماء کی تعریف ذیل کے فائدہ میں درج ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو کی طرف نماز پڑھتا رہا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ سے دریافت فرمایا کہ اے جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس وقت رات میں آنے کا کیا سبب ہے تو میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنی حاجت ظاہر کی، جب میں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اپنی حاجت کے اظہار سے فراغت پائی تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یہ بھی کوئی اشتمال ہے جس میں میں تم کو دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا ایک ہی کپڑا ہونے سے میں نے اس طرح اشتمال کیا ہے؟ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کپڑا بڑا ہو تو اشتمال کرنا چاہیے یعنی کپڑے کا بایاں کنارہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بائیں ہاتھ کے نیچے سے نکال کر سیدھے مونڈھے پر اور سیدھا کنارہ سیدھے ہاتھ کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈال دیں اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو تہ بند باندھ لیا جائے (بخاری) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اگر کپڑا کشادہ ہو تو اس کے دونوں کناروں میں اشتمال کرو اور اگر کپڑا چھوٹا ہے تو تہ بند کی طرح اس کو اپنی کمر پر باندھ لو۔

ف: اشتمال صماء سے مراد یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا ایک کپڑے کو اپنے پورے جسم پر اس طرح لپیٹ لے کہ کپڑا کسی طرف سے نہ اٹھ سکے اور دونوں ہاتھ اور پاؤں اس کپڑے میں ایک بے شگاف ٹھوس پتھر کی طرح کسے ہوئے ہیں اور جب ہاتھوں کو کسی ضرورت سے باہر نکالا جائے تو بے ستری کا اندیشہ رہتا ہو۔ اسی وجہ سے آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشتمال کے اس طریقہ سے منع فرمایا ہے۔ (عمدۃ القاری، مجمع البحار) ۱۲

۱۰۱۱ وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى جَابِرٌ فِيْ إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهٗ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ تُصَلِّيْ فِيْ إِزَارٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت محمد بن المنکدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم کو صرف ایک تہ بند میں نماز پڑھائی جس کے دونوں کناروں کو انھوں نے اپنی گدی پر باندھا تھا اور ان کے کپڑے تپائی پر رکھے ہوئے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے (بطور اعتراض) کہا کہ آپ صرف ایک تہ بند میں نماز پڑھا رہے ہیں (حالانکہ آپ کے کپڑے تپائی پر موجود ہیں) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسی طرح ایک کپڑے میں نماز پڑھائی تاکہ تم جیسا احمق مجھے دیکھ کر (یہ سمجھ سکے کہ اس طرح ایک کپڑے میں نماز پڑھنا اور پڑھانا بھی جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم میں کوئی ایسا شخص نہ تھا کہ جس کے دو کپڑے ہوں بخاری

۱۰۱۲ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ إِذَا كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کپڑے میں نماز پڑھتے تھے اور اس کو معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا یہ سن کر حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَاَمَّا اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبَيْنِ اَزْكٰى۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

کہا کہ یہ بات اسی وقت تھی کہ جب کپڑوں کی قلت تھی لیکن جب کہ اللہ تعالیٰ نے وسعت دے رکھی ہے تو دو کپڑوں میں نماز پڑھنا افضل ہے (اس لیے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے ستر کھل جانے کا اندیشہ رہتا ہے)
(امام احمد)

۱۰۱۳ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ اَصِيْدُ فَاُصَلِّيْ فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں شکار کرتا رہتا ہوں (اور شکار کے پیچھے دوڑنے میں سہولت کی غرض سے صرف کرتہ پہنتا ہوں تہ بند نہیں باندھتا) تو کیا میں اسی ایک کرتہ میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اس کرتے کی گنڈی لگا لو اگرچہ کانٹے ہی کی ہو (تاکہ تم کو ستر نظر نہ آئے)
(اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کرتہ میں بلا تہ بند نماز پڑھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ گریبان میں گنڈی لگا دی جائے۔

واضح ہو کہ بوقت نماز نمازی پر ستر عورت فرض ہے۔ ستر عورت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ستر کو دوسروں کی نظر سے بچانا۔ دوسرے، ستر کو اپنی نظر سے بچانا۔

ستر کو دوسروں کی نظر سے بچانے کی بھی دو صورتیں ہیں۔ ایک ستر کو اطراف سے بچانا۔ دوسرے، ستر کو نیچے سے بچانا۔

ستر کو اطراف سے بچانے کا مطلب یہ ہے کہ مرد اور عورت پر نماز میں اپنے جسم کے جس قدر حصے کو کپڑے سے چھپانا فرض ہے اس پورے حصّہ کو کپڑے سے اس طرح چھپانا واجب ہے کہ چاروں طرف سے ستر کا کوئی حصّہ دکھائی نہ دیتا ہو۔

دوسرے نیچے سے چھپانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر مرد تہ بند باندھے یا عورت ساڑھی پہنے تو تہ بند یا ساڑھی کا نچلا یعنی زمین کی طرف والا حصّہ کھلا رہتا ہے اور تہ بند یا ساڑھی کے اس نچلے حصّہ کے کھلے رہنے سے نماز پڑھنے میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔

اطراف ستر کو دوسروں کی نظر سے بچانے کی بھی دو حیثیتیں ہیں، ایک حقیقی، دوسرے حکمی۔

استر حقیقی یہ ہے کہ کپڑے سے ستر پوشی کی جائے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۲۔ اور ستر حکمی یہ کہ بغیر کسی کپڑے کے اندھیرے میں یا خالی جگہ یا صحرا میں جہاں لوگوں کی نظر نہ پڑتی ہو نماز ادا کی جائے تو ستر حکمی کی ان تینوں صورتوں میں اگرچہ نمازی کا ستر دوسروں کی نگاہ سے محفوظ ہے مگر یہ ستر حقیقی ہے۔ اس لیے یہ ستر حکمی مفسد نماز ہے جب تک ستر کو کپڑے سے نہ چھپایا جائے ستر حقیقی نہیں ہوتا۔ اس لیے نمازی پر فرض ہے کہ اپنے ستر کو اندھیرے میں ہو یا خالی مکان میں کپڑے سے چھپائے۔

اب رہا نماز میں ستر کو اپنی نظر سے بچانا تو یہ واضح رہے کہ نماز کی حالت میں اگر خود نمازی کی نگاہ اپنی ستر پر پڑ جائے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی البتہ مکروہ ہو جائے گی۔ چنانچہ منیہ میں امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ سے یہی روایت ہے۔

اس حدیث میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی نظر سے ستر کو بچانے کی خاطر جو حکم دیا ہے کہ کرتے کے گریبان میں کنڈی لگالی جائے تو اس سے مقصود اسے کراہت سے بچانا ہے۔ اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ بحالت نماز نمازی کی نگاہ اس کے ستر پر پڑ جائے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی البتہ مکروہ ہو جاتی ہے (درمختار، ردمحتار شرح منیۃ)

۱۰۱۴ / ۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں سدل کرنے سے منع فرمایا اور نمازی کو اپنے دہن یعنی منہ پر سر اور گردن سمیت ڈھاٹے کی طرح کپڑا لپیٹنے سے بھی منع فرمایا ہے اس لیے کہ اس سے قرات اور سجدہ اچھی طرح ادا نہیں ہوتا (ابوداؤد اور ترمذی)

ف: سدل کے معنی یہ ہیں کہ نمازی چادر یا رومال کو اپنے کندھوں پر اس طرح ڈالے کہ دونوں کناروں کو لٹکتا ہوا چھوڑ دے اور وہ سمٹے ہوئے نہ ہوں، یا قبا اور عبا کو اس طرح اوڑھ لے کہ اس کی آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالا جائے۔ یا ایک چادر یا کسی کپڑے میں سارے بدن کو اس طرح لپیٹ لے کہ دونوں ہاتھ اسی چادر یا کپڑے میں داخل کیے ہوں جیسا کہ یہود کا دستور تھا، ان چیزوں سے نماز مکروہ ہوتی ہے (مرقات اشعۃ اللمعات)

اور عمدۃ الرعایۃ میں لکھا ہے "فَاِنْ اَرْسَلَ جَانِبًا وَضَمَّ جَانِبَهُ الْاٰخَرَ وَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبِهٖ فَلَيْسَ بِسَدْلٍ" اگر چادر کے ایک کنارہ کو لٹکتا ہوا چھوڑ دے اور دوسرے کنارہ کو سمیٹ کر دوسرے کندھے پر ڈال لیا جائے تو یہ سدل نہیں کہلائے گا اور اس سے نماز مکروہ نہیں ہوتی۔

ف: آج کل ہمارے اس زمانے میں اہل عرب خصوصاً سدل کرتے ہیں اس کی صورت یہ ہے کہ سر پر رومال رکھ کر اس کے دونوں اطراف سینے کی جانب لٹکا لیتے ہیں۔ حالت نماز ہو یا غیر نماز اسی طرح وہ لٹکائے رکھتے ہیں جو کہ قطعاً غلط و ممنوع ہے۔ کیونکہ یہ سدل ہے اور سدل سے سرکار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فرمایا ہے: رومال لٹکانے کی بجائے سر پہ عمامہ باندھنے کا حکم ہے۔ حضور انور نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری تمام امت عموماً اور اہل عرب خصوصاً اپنے سر پر عمامہ (پگڑی) باندھیں گے تو عزت ہوگی جب وہ اپنے سر سے عمامہ اتار دیں گے تو ذلیل وخوار ہوں گے۔ آج عرب میں کہیں بھی عمامہ نظر نہیں آتا ہے اور دنیا کے امیر ترین ممالک ہونے کے باوجود غیر مسلم اقوام کے ہاتھوں ذلیل ورسوا ہورہے ہیں۔ یہود کا چھوٹا سا خطہ اسرائیل انہی عرب سے چھینا ہوا ہے ان پر غالب ہے۔ فرمان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سچ ہے۔

۱۰۱۵/۱ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُّصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَالَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَّتَوَضَّأَ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُّسْبِلٍ إِزَارَهُ.

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص اپنے تہ بند کو ٹخنے سے نیچے لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (نماز ختم کرنے کے بعد) حکم فرمایا کہ جاؤ اور وضو کرلو (یہ سُن کر) وہ گیا اور وضو کرکے واپس آیا ایک اور شخص نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے اس شخص کو کس لیے وضو کا حکم فرمایا ہے؟ (حالانکہ وہ باوضو تھا) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس لیے کہ وہ اپنے تہبند کو ٹخنے کے نیچے لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتے جو اپنے تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکائے ہوئے نماز پڑھتا ہے۔ (ابوداؤد)

وَقَالَ عَلِيُّ نِ الْقَارِيْ إِطَالَةُ الذَّيْلِ مَكْرُوْهَةٌ عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيِّ فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا وَفِيْ رَدِّ الْمُحْتَارِ وَيُكْرَهُ لِلرِّجَالِ السَّرَاوِيْلُ الَّتِيْ تَقَعُ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمَيْنِ.

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ حالت نماز میں ہوں یا نماز کے باہر ہوں ہر دو صورتوں میں امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ کے پاس تہ بند یا پاجامہ کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا مکروہ ہے اور ردالمحتار میں ہے کہ مردوں کے لیے ایسے پاجاموں کا پہننا مکروہ ہے جن کے کنارے ٹخنوں پر گرتے ہوں۔

ف: اس حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اِنَّ اللہَ لَا یَقْبَلُ صَلٰوۃَ رَجُلٍ مُّسْبِلٍ اِزَارَہٗ (اللہ تعالیٰ) اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتے جو اپنے تہ بند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکائے ہوئے نماز پڑھتا ہے۔

واضح ہو کہ یہاں ٹخنوں کے نیچے تہ بند کے لٹکانے پر نماز کے قبول نہ ہونے کا ارشاد ہوا ہے اور نماز کے صحیح نہ ہونے کا ارشاد نہیں ہوا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں ٹخنوں سے نیچے تہ بند یا پاجامہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کو رکھنے سے نماز مکروہ ہوتی ہے اور فاسد نہیں ہوتی۔ چنانچہ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ نے تہبند یا پاجامہ کو ٹخنوں سے نیچے رکھ کر نماز ادا کرنے پر نماز کی کراہت کا حکم لگایا ہے نماز کے فساد کا حکم نہیں لگایا۔

اس حدیث میں اس شخص کو جو ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکائے ہوئے نماز ادا کر رہا تھا، حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِذْھَبْ فَتَوَضَّأْ" (جاؤ اور وضوء کرلو) یہاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کو اس کے باوضوء ہونے کے باوجود دوبارہ وضوء کرنے کا جو حکم ارشاد فرمایا ہے اس کی ایک غرض یہ تھی کہ اس شخص نے تہبند کو ٹخنوں سے نیچے رکھے ہوئے جو نماز ادا کی ہے اس کا گناہ معاف ہو جائے اس لیے کہ وضوء سے صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس شخص کو دوبارہ وضوء کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے اس کی دوسری غرض یہ تھی کہ اس شخص نے اپنے تہبند کو ٹخنے سے نیچے رکھ کر اپنے باطن میں کبر و غرور کی جو گندگی پیدا کر لی تھی وہ اس دوبارہ وضوء سے زائل ہو جائے اور اس طرح اس طہارت ظاہری سے اس کو طہارت باطنی حاصل ہو جائے کہ ظاہر کا باطن پر اثر پڑتا ہے (یہ مضمون مرقات اور اشعۃ اللمعات سے ماخوذ ہے) ۱۲

---

۱۰/۶ ۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَّهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَّاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک منقش حاشیہ دار چادر اوڑھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ پس حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چادر کے نقش و نگار کو (نماز کے اندر) ملاحظہ فرمایا اور نماز ختم کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ میری اس چادر کو حضرت ابو جہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے جاؤ اور میرے لیے ابو جہم کی سادہ کملی لے آؤ کیوں کہ اس چادر کے نقش و نگار نے میری توجہ نماز سے ہٹا دی (بخاری اور مسلم)

---

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهَا وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ يَّفْتِنَنِيْ۔

اور بخاری شریف کی ایک دوسری روایت میں اس طرح آیا ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز میں اس چادر کے نقش و نگار کو دیکھ رہا تھا پس مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ مجھے فتنہ میں نہ ڈال دے (اور میرے حضور قلب میں فرق نہ پڑے)

---

ف: اس حدیث سے امت کو یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ نماز کے موقع پر ایسے لباس کے پہننے سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLAMIA ACADEMY

باز رہیں جس سے دل ہٹ جاتا ہو۔ (مرقات، اشعۃ اللمعات)

۱۰۱۷/۱۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰی فِیْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِیْدًا کَالْکَارِهِ ثُمَّ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ هٰذَا لِلْمُتَّقِیْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ریشم کا قبا تحفۃً دیا گیا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو پہنا اور اس میں نماز ادا فرمائی اور نماز سے فارغ ہوتے ہی اس قبا کو جسم مبارک سے بہت جلد علیحدہ فرما دیا اور اس وقت چہرہ مبارک پر ناگواری کے آثار ظاہر تھے پھر فرمایا ریشم متقیوں کے لیے سزاوار نہیں ہے (بخاری اور مسلم)

ف: واضح ہو کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ریشمی قبا پہن کر ناگواری کا اظہار فرمانا اس زمانہ کا واقعہ ہے جب کہ مردوں کے لیے ریشم پہننے کی حرمت کا حکم ابھی نہیں آیا تھا لیکن جب حکم آگیا تو مردوں کے لیے ریشم کا پہننا حرام ہو گیا خواہ متقی ہوں یا غیر متقی (مرقات، اشعۃ اللمعات)

۱۰۱۸/۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَیْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامَکِ هٰذَا فَاِنَّهٗ لَا یَزَالُ تَصَاوِیْرُهٗ تَعْرِضُ لِیْ فِیْ صَلَاتِیْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک باریک رنگین با تصویر پردہ تھا جس کو ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے حجرۂ مبارک کی دیوار کی زینت کے لیے باندھ رکھا تھا۔ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس پردہ کو ہمارے سامنے سے نکال دو۔ اس لیے کہ اس کی تصویریں مجھے نماز میں دکھائی دینے سے میری مشغولیت ان کی طرف ہو جاتی ہے (بخاری)

ف: اس حدیث سے دو چیزیں ثابت ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ نماز ادا کرتے وقت نمازی کے لباس پر یا نمازی کے سامنے تصویریں نہیں ہونی چاہیے اس لیے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصویروں کو نکال دینے کا حکم فرمایا۔ دوسرے یہ کہ نمازی کے سامنے یا لباس پر تصویریں ہونے سے نماز مکروہ ہوتی ہے فاسد نہیں ہوتی۔ کیونکہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے نماز کی حالت میں تصویریں تھیں تو آپ نے ان کو نکالنے کا حکم دیا مگر نماز کا اعادہ نہیں فرمایا چونکہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کا اعادہ نہیں فرمایا۔ اسی وجہ سے نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا بلکہ نماز کے مکروہ ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا یہی مذہب ہے (عمدۃ القاری)

۱۰۱۹/۱۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ مَا تَحْتَ السُّرَّةِ إِلَى رُكْبَتِهِ مِنَ الْعَوْرَةِ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ وَفِيْهِ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ لَيَّنَهُ الْعُقَيْلِيُّ لٰكِنْ وَثَّقَهُ ابْنُ مُعِيْنٍ۔

انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (نماز میں) مرد کے لیے جو ستر شرط ہے وہ ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک ہے (اس کی روایت دار قطنی نے کی ہے۔ یہ ایک طویل حدیث کا ایک حصہ ہے اور اس کی سند میں حضرت سوار بن داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کو عقیلی نے ضعیف قرار دیا ہے لیکن امام ابن معین ان کو ثقہ قرار دیتے ہیں) (ابن معین فن رجال کے امام ہیں اس لیے ان کو قول معتبر ہے)

ف: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یہ تو معلوم ہے کہ مرد کے لیے ناف سے زانو تک عورت ہے ناف خارج، گھٹنے داخل۔ مگر جدا جدا اعضاء بیان کرنے میں یہ نفع ہے کہ ان میں ہر عضو کی چوتھائی پر احکام جاری ہیں۔ مثلاً:

(۱) ایک عضو کی چہارم کھل گئی اگرچہ اس کے بلا قصد ہی کھلی ہو اور اس نے ایسی حالت میں رکوع یا سجود یا کوئی رکن کامل ادا کیا تو نماز بالاتفاق جاتی رہی۔

(۲) اگر صورت مذکورہ میں پورا رکن تو ادا نہ کیا مگر اتنی دیر گزر گئی جس میں تین بار سبحان اللہ کہہ لیتا تو بھی مذہب مختار پر جاتی رہی۔

(۳) اگر نمازی نے بالقصد ایک کی عضو چہارم بلا قصد کھولی تو فوراً نماز جاتی رہی اگرچہ معاً چھپا لے یہاں ادائے رکن یا اس قدر دیر کی کچھ شرط نہیں۔

(۴) اگر تکبیر تحریمہ اسی حالت میں کہی کہ ایک عضو کی چہارم کھلی ہے تو نماز سرے سے منعقد ہی نہ ہو گی۔ اگر تین تسبیحوں کی دیر تک مکشوف نہ رہے۔

(۵) ان سب صورتوں میں اگر ایک عضو کی چہارم سے کم ظاہر ہے تو نماز صحیح ہو جائے گی۔ اگرچہ نیت سے سلام تک انکشاف رہے۔ اگرچہ بعض صورتوں میں گناہ و سوئے ادب بے شک ہے۔

(۶) اگر ایک عضو دو جگہ سے کھلا ہو مگر جمع کرنے سے اس عضو کی چوتھائی نہیں ہوتی تو نماز ہو جائے گی اور چوتھائی ہو جائے تو بتفاصیل مذکورہ نہ ہو گی۔

(۷) متعدد عضوؤں مثلاً دو میں سے اگر کچھ کچھ حصہ کھلا ہے تو سب جسم مکشوف ملانے سے ان دونوں میں جو چھوٹا عضو ہے اگر اس کی چوتھائی تک نہ پہنچے تو نماز صحیح ہے ورنہ بتفصیل سابق باطل۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے رسالہ "الطرۃ فی ستر العورۃ" میں مردوں اور عورتوں کے ستر (یعنی جن اعضاء کو چھپانا فرض و ضروری ہے) کے بارے میں تفصیل کے ساتھ گفتگو کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں مردوں کے آٹھ اعضاء ہیں جن کا چھپانا فرض ہے۔

(۱) ذکر مع اپنے سب اجزاؤں کے یعنی حشفہ، قصبہ اور قلفہ کے ایک عضو ہے۔ یہاں تک کہ مثلاً صرف

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

قصبہ کی چوتھائی یا فقط حشفہ کا نصف کھلنا مفسد نماز نہیں۔ اگر باوجود علم وقدرت ہو تو گناہ وبے ادبی ہے اور ذکر کے گرد سے کوئی پارہ جسم اس میں شامل نہ کیا جائے گا یہی صحیح ہے۔ یہاں تک کہ صرف ذکر کی چوتھائی کھلنی مفسد نماز ہے۔ وسیأتی ذلک وتمام التحقیق فی رسالتنا المذکورۃ

(۲) اُنثیین (دونوں شرم گاہیں) یعنی بیضے کہ دونوں مل کر ایک عضو ہے۔ یہی حق ہے۔ یہاں تک کہ ان میں ایک چہارم بلکہ تہائی کھلنی بھی مفسد نہیں۔ وقد زلت ھٰھنا قدم العلامۃ البرجندی فی شرح النقایۃ کما نبھنا علیہ فی الطرۃ فلیتنبہ۔ پھر یہاں بھی صحیح یہی ہے کہ ان کے ساتھ ان کے حول سے کچھ ضم نہ کیا جائے گا۔ یہ دونوں تنہا عضو مستقل ہیں۔

(۳) دُبُر یعنی پاخانہ کی جگہ اس سے بھی صرف اس کا حلقہ مراد ہے یہی صحیح ہے اور اسی پر اعتماد۔

(۴، ۵) اِلیتین یعنی دونوں چوتڑ۔ ہر چوتڑ مذہب صحیح میں جدا عورت ہے کہ ایک چوتھائی کھلنی باعث فساد ہے۔

(۶، ۷) فخذین یعنی دونوں رانیں کہ ہر ران اپنی جڑ سے جسے عربی میں رُکبٌ ورُفغٌ ومُغینٌ اور فارسی میں پیغولہ ران اور اردو میں چڈھا کہتے ہیں گھٹنے کے نیچے تک ایک عضو ہے۔ ہر گھٹنا اپنی ران کا تابع، اور اس کے ساتھ مل کر ایک عورت ہے۔ یہاں تک کہ اگر صرف گھٹنے پورے کھلے ہوں تو صحیح مذہب پر نماز صحیح ہے۔ کہ دونوں مل کر ایک ران کے ربع کو نہیں پہنچتے۔ ہاں خلاف ادب وکراہت ہونا جدا بات ہے۔

(۸) کمر باندھنے کی جگہ ناف سے اور اس کی سیدھ میں آگے پیچھے داہنے بائیں چاروں طرف پیٹ، کمر، اور کولھوں کا جو ٹکڑا باقی رہا وہ سب مل کر ایک عورت ہے۔

ردالمختار میں ہے: اعضاء عورۃ الرجل ثمانیۃ الاول الذکر وما حولہ، الثانی الانثیین وما حولھما، الثالث الدبر، الرابع والخامس الالیتان، السادس والسابع الفخذان مع الرکبتین الثامن مابین السرۃ الی العانۃ مع یحاذی ذلک من الجنبین والظھر والبطن۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مردوں کے آٹھ ستروں کو فارسی اشعار میں یوں مختصراً بیان فرمایا ہے۔

| | |
|---|---|
| ۱۔ ستر عورت بمرد نہ است | از تہ ناف تا تہ زانو |
| ۲۔ ہرچہ ربعش بقدر رکن کشود | یا کشودی دمے نماز مجو |
| ۳۔ ذکر وانثیین و حلقہ بس | دو سرین ہر فخذ بزانوئے او |
| ۴۔ ظاہر افصل انثیین و دبر | باقی ذہر ناف از ہر سو |

۱۰۲۰/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

يَقُوْلُ مَا بَيْنَ السُّرَّةِ اِلَى الرُّكْبَةِ عَوْرَةٌ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِى الْمُسْتَدْرَكِ وَفِى رِوَايَةٍ لِلدَّارِ قُطْنِىْ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسْفَلَ السُّرَّةِ مِنَ الْعَوْرَةِ ۔

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ مردوں کے لیے نماز میں ہوں یا غیر نماز میں ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے سمیت چھپانا ضروری ہے (اس کی روایت حاکم نے مستدرک میں کی ہے اور دارقطنی کی دوسری روایت میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ (مرد کے لیے) ستر عورت کی ابتداء ناف کے نیچے سے ہوتی ہے (یعنی ناف ستر میں داخل نہیں ہے)

۱۰۲۱/۱۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّكْبَةُ مِنَ الْعَوْرَةِ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِىْ)

حضرت عقبہ بن علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھٹنا (مرد کے لیے) ستر میں داخل ہے۔ دارقطنی)

۱۰۲۲/۱۷ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَوَّجَ اَحَدُكُمْ عَبْدَهٗ اَمَتَهٗ فَلَا يَنْظُرَنَّ اِلَى عَوْرَتِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِى رِوَايَةٍ لِلدَّارِ قُطْنِىْ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَوَّجَ اَحَدُكُمْ اَمَتَهٗ عَبْدَهٗ وَاَجِيْرَهٗ فَلَا يَنْظُرْ اِلَى مَا دُوْنَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ فَاِنَّ مَا تَحْتَ السُّرَّةِ اِلَى الرُّكْبَةِ مِنَ الْعَوْرَةِ وَرَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ضَرَبَ اَمَةً لِاٰلِ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰهَا مُتَقَنِّعَةً فَقَالَ اكْشِفِىْ رَاْسَكِ لَا تَتَشَبَّهِىْ بِالْحَرَائِرِ ۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کا نکاح اپنی باندی سے کردے تو وہ ہرگز اپنی باندی کے ستر (یعنی باندی کے جسم کے اس حصہ کو) نہ دیکھے (جس کا اجنبیوں سے چھپانا فرض ہے اس لیے کہ غیر سے نکاح ہونے کے بعد مالک بھی مثل اجنبی کے ہوجاتا ہے) (اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے) اور دارقطنی کی ایک روایت میں حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی باندی کا نکاح اپنے غلام یا اپنے نوکر سے کردے تو اس باندی کے ناف کے نیچے اور گھٹنے کو نہ دیکھے، اس لیے کہ باندی کے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے سمیت جسم کا حصہ

پورا ستر ہے اور عبدالرزاق نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھرانے کی ایک باندی کو مارا جس کو انھوں نے منھ چھپائے ہوئے دیکھا اور فرمایا کہ تو اپنے سر کو کھلا رکھ، اور وہ عورتیں جو باندی نہیں ہیں ان سے مشابہت مت اختیار کر۔

۱۰۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْھَا ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ یَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَمْ یَصْلُحْ لَھَا اَنْ یُرٰی مِنْھَا اِلَّا ھٰذَا وَھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی وَجْھِہٖ وَکَفَّیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ۔ ۱۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس باریک کپڑے پہنی ہوئی داخل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منھ پھیر لیا اور فرمایا کہ اے اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کو چاہیئے کہ پہنچوں تک دونوں ہاتھ اور چہرے کے سوا تمام بدن کو چھپائے (ابوداؤد)

ف: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ باریک تنزیب یا جالی وغیرہ کا بہت باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھنا درست نہیں یہ اس وقت ہے جب کہ اس کپڑے میں سے بدن دکھائی دیتا ہے اور اگر جتنے بدن کا ڈھانکنا ضروری ہے اس کو دوسرے کپڑے سے ڈھانک لیا گیا اور اس کے اوپر سے باریک دوپٹہ بھی اوڑھ لیا جائے تو نماز ہو جائے گی۔ (غنیۃ اور در مختار)

۱۰۲۴ وَعَنْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْجَارِیَۃَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تَصْلُحْ اَنْ یُرٰی مِنْھَا اِلَّا وَجْھُھَا وَیَدَاھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ فِی الْمَرَاسِیْلِ۔ ۱۹

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب لڑکی حائضہ یعنی بالغ ہو جائے تو اس کے چہرے اور پہنچوں تک ہاتھ کے سوا بدن کے کسی حصّہ کا دکھائی دینا جائز نہیں ہے (اس کی روایت ابوداؤد نے مراسیل میں کی ہے)

ف: امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنے فتاوی رضویہ جلد سوم میں عورتوں کے تیس اعضاء کو شمار کیا ہے۔ جن کا چھپانا فرض و ضروری ہے۔

زن آزاد کا سارا بدن سر سے پاؤں تک سب عورت ہے۔ مگر منہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیاں کہ یہ بالاجماع اور عبارت خلاصہ سے مستفاد کہ ناخنِ پا سے ٹخنوں کے نیچے جوڑ تک پشت قدم بھی بالاتفاق عورت نہیں۔ اور پشت کف دست میں اختلاف تصحیح ہے۔ اصل مذہب یہ کہ وہ دونوں بھی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

عورت ہیں تو اس تقدیر پر صرف پانچ ٹکڑے مستثنیٰ ہوئے۔ منہ کی ٹکلی، دونوں، ہتھیلیاں دونوں پشت پا، ان کے سوا سارا بدن عورت ہے۔ اور وہ تیس اعضاء پر مشتمل کہ ان میں جس عضو کی چوتھائی کھلے گی تو نماز نہ ہوگی۔ عورت کے وہ تیس اعضاء یہ ہیں

(۱) سر یعنی طول میں پیشانی کے اوپر سے گردن کے شروع تک اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک جتنی جگہ پر عادۃً بال جمتے ہیں۔

(۲) بال یعنی سر سے نیچے جو لٹکے ہوئے بال ہیں وہ جدا عورت ہیں۔

(۳،۴) دونوں کان

(۵) گردن جس میں گلا بھی شامل ہے۔

(۶ و ۷) دونوں بازو یعنی اس جوڑ سے کہنوں سمیت کلائی کے جوڑ تک

(۸ و ۹) دونوں بازو یعنی اس جوڑ سے کہنیوں سمیت کلائی کے جوڑ تک

(۱۰ و ۱۱) دونوں کلائیاں یعنی کہنی کے اس جوڑ سے گٹوں کے نیچے تک۔

(۱۲ و ۱۳) دونوں ہاتھوں کی پشت

(۱۴) سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کی زیریں تک

(۱۵،۱۶) دونوں پستانیں جبکہ اچھی طرح اٹھ چکی ہوں یعنی اگر ہنوز بالکل نہ اُٹھیں یا خفیف نوخاستہ ہیں کہ ٹوٹ کر سینہ سے جدا عضو کی صورت نہ بنائیں۔ تو اس وقت تک سینہ ہی کے تابع رہیں گی۔ الگ عورت نہ گنی جائیں گی۔ اور جب ابھار کی اس حد پر آجائیں کہ سینہ سے جدا عضو قرار پائیں تو اس وقت ایک عورت سینہ ہوگا۔ اور دو عورتیں یہ۔ اور وہ جگہ کہ دونوں پستان کے بیچ میں خالی ہے اب بھی سینہ میں شامل رہے گی۔

(۱۷) پیٹ یعنی سینہ کی حد مذکور سے ناف کے کنارہ زیریں تک، ناف پیٹ ہی میں شامل ہے۔

(۱۸) پیٹھ یعنی پیٹ کے مقابل پیچھے کی جانب محاذات سینہ کے نیچے سے شروع کمر تک جتنی جگہ ہے۔

(۱۹) اس کے اوپر جو جگہ پیچھے کی جانب دونوں شانوں کے جوڑوں اور پیٹھ کے بیچ میں سینہ کے مقابل واقع ہے۔ ظاہراً جدا عورت ہے۔ ہاں بغل کے نیچے سے سینہ کی حد زیریں تک دونوں کروٹوں میں جو جگہ ہے اس کا اگلا حصہ سینہ میں شامل ہے۔ اور پچھلا اسی سترھویں عضو یا شانوں میں۔ اور زیر سینہ سے شروع کمر تک جو دونوں پہلو ہیں ان کا اگلا حصہ پیٹ اور پچھلا پیٹھ میں داخل ہے۔

(۲۰ و ۲۱) دونوں سُرین یعنی اپنے بالائی جوڑ سے رانوں کے جوڑ تک

(۲۲) فرج

(۲۳) دبر

(۲۴، ۲۵) دونوں رانیں یعنی اپنے بالائی جوڑ سے زانوؤں کے نیچے تک دونوں زانوں بھی رانوں میں شامل ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

(۲۶) زیر ناف کی نرم جگہ اور اس کے متصل و مقابل جو کچھ باقی ہے یعنی ناف کے کنارہ زیریں سے ایک سیدھا دائرہ کمر پر کھینچے۔ اس دائرے کے اوپر اوپر تو سینہ تک اگلا حصّہ پیٹ اور پچھلا پیٹھ میں شامل تھا۔ اور اس کے نیچے نیچے دونوں سُرین اور دونوں رانوں کے شروع جوڑ اور دبر و فرج کے بالائی کنارے تک جو کچھ حصّہ باقی ہے ۔ سب ایک عضو ہے ۔ عانہ یعنی بال جمنے کی جگہ بھی اسی میں داخل ہے۔

(۲۷و۲۸) دونوں پنڈلیاں یعنی زیر زانو سے ٹخنوں کے نیچے تک ۔

(۲۹و۳۰) دونوں تلوے

(یہ تو وہ اعضاء تھے جن کا چھپانا عورت کے لیے فرض لازم و ضروری ہے ۔ باقی سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک چھپانا بھی نہایت لازمی و ضروری ہے۔)

۱۰۲۵
۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بالغہ عورت (جو باندی نہ ہو) اس کی نماز اوڑھنی کے بغیر (یعنی کھلے سر) صحیح نہیں ہوتی (ابوداؤد اور ترمذی)

ف : اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت جو باندی نہ ہو، اگر وہ نماز پڑھتے وقت سر نہ ڈھانکے تو اس کی نماز ادا نہیں ہو گی اس لیے کہ عورت کا سر اور اس کے بال ستر میں داخل ہیں اسی بناء پر سر اور بالوں کا چھپانا فرض ہے ۔ عورت کی نماز ایسے باریک کپڑوں میں بھی صحیح نہیں جن میں اس کے بالوں کا رنگ یا بدن دکھائی دیتا ہو، یہ بھی بے ستری میں داخل ہے (لمعات)

۱۰۲۶
۲۱ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِيْ دِرْعٍ وَّخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ قَالَ اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّيْ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا عورت بغیر تہ بند کے کرتے اور اوڑھنی میں نماز پڑھ سکتی ہے تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں (عورت بغیر تہ بند کے بھی نماز پڑھ سکتی ہے) جب کہ اس کا کرتہ اس قدر دراز ہو کہ اس کے پشتِ قدم کرتے میں چھپ جاتے ہوں (ابوداؤد)

ف : اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کے لیے پشتِ قدم کو چھپانا فرض ہے ۔ اسی لیے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ عورت کے قدم بھی ستر میں داخل ہیں، اور اس حدیث کی وجہ سے امام شافعی رحمۃ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں (یہ شرح النقایہ میں مذکور ہے)
عورت کا قدم ستر میں داخل ہونے کی وجہ سے خانیہ میں کہا ہے کہ نماز کے وقت عورت کے قدم کا

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL-ISLAMIA ACADEMY

چوتھائی حصہ دکھائی دینے سے نماز نہیں ہوگی جیسا کہ جسم کے دیگر اعضاء کا چوتھائی حصہ نظر آنے سے نماز جائز نہیں ہوتی ہے۔ البتہ نماز میں قدم یا کسی اور عضو کا چوتھائی حصہ سے کم حصہ دکھائی دے تو نماز ادا ہو جائے گی (مرقات، عمدۃ الرعایۃ)

۱۰۲۷/۲۲ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم (جوتے اور موزے پہنے ہوئے نماز پڑھ کر) یہود کی مخالفت کرو، اس لیے کہ یہود جوتے اور موزے پہنے ہوئے نماز نہیں پڑھتے (ابوداؤد)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جوتے اور موزے پہن کر نماز پڑھنا دو شرطوں کے ساتھ مباح ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ جوتے اور موزے پاک ہوں، اور دوسری شرط یہ ہے کہ جوتا یا موزہ یا چپل اس قسم کے ہوں کہ سجدہ کی حالت میں پاؤں کی تمام انگلیاں زمین پر ٹک جاتی ہوں۔

واضح ہو کہ ان شرطوں کے باوجود بھی جوتا یا چپل اتار کر نماز پڑھنا مستحب ہے اس لیے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری عمل جوتے اتار کر نماز پڑھنا تھا۔

اب رہا یہود کی مخالفت تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں یہود اپنی نماز جوتا اور چپل نکال کر پڑھتے اور جوتے اور چپل پہن کر نماز پڑھنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے اسی لیے حدیث میں ارشاد ہوا کہ یہود کی مخالفت میں جوتا اور چپل پہن کر نماز پڑھو لیکن اس زمانہ میں یہود و نصاریٰ اپنی اپنی نماز جوتے اور موزے پہنے ہوئے پڑھتے ہیں اس لیے اس زمانے میں ان کی مخالفت یہ ہے کہ نماز جوتا اور چپل کے بغیر پڑھی جائے۔ (مرقات، عمدۃ القاری)

۱۰۲۸/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ اِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهٖ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوْا رَاَيْنَاكَ اَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَاَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو نماز پڑھا رہے تھے کہ یکایک حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نعلین مبارک اتار کر بائیں جانب رکھ دیئے اور صحابہ نے جب یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے نعلین اتار دیئے اور جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نماز ختم کی تو فرمایا تم نے اپنی نعلین کیوں اتار دی؟ صحابہ نے عرض کیا جب ہم نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نعلین مبارک اتار دیئے ہیں تو اس لیے ہم نے اپنے جوتے

فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ فِیْهِمَا قَذَرًا اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰی فِیْ نَعْلَیْهِ قَذَرًا فَلْیَمْسَحْهُ وَلْیُصَلِّ فِیْهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ۔

بھی اتار دیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور خبر دی کہ نعلین میں نجاست ہے (اس لیے میں نے ان کو اتار دیا) جب تم میں سے کوئی مسجد کو آئے تو دیکھ لے اگر اپنی نعلین میں نجاست پائے تو اس کو پونچھ ڈالے پھر انھیں میں نماز پڑھے (ابوداؤد، دارمی)

ف: نماز شروع کرنے سے پہلے کئی چیزیں واجب ہیں ان میں سے خفین اور نعلین کا بھی نجاستوں سے پاک ہونا شرط ہے۔ اس لیے ان میں سے کسی پر کوئی نجاست لگی ہو تو اس کو پاک کر دیا جائے اگر نجاست پاک نہ کی گئی تو نماز جائز نہیں ہوگی۔

اس لحاظ سے اس حدیث شریف میں جو واقعہ مذکور ہے اس پر بظاہر یہ شبہ ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں تھے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے اطلاع دینے پر آپ نے نعلین مبارک اتار دیئے جن کو قذر یعنی نجاست لگی ہوئی تھی اور نماز کا اعادہ نہیں فرمایا حالانکہ مذکورہ بالا شرط کے لحاظ سے نماز کا اعادہ ضروری تھا۔

اس شبہ کے دو جواب ہیں۔ پہلا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں قذر کا لفظ واقع ہوا ہے جس کے معنی نجاست کے نہیں بلکہ ایسی چیز کے ہیں جس سے طبیعت کو ناگواری ہوتی ہے جیسے رینٹھ وغیرہ۔ چونکہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلین مبارک کو ایسی ہی چیز لگی تھی اس لیے آپ نے نماز کا اعادہ نہیں فرمایا۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر نعلین مبارک کو نجس چیز ہی لگی ہوئی تھی تو وہ مقدار درہم سے کم تھی جس سے نماز ادا ہو جاتی ہے اور اعادہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز میں اطلاع دینا آپ کی لطافت طبع کی وجہ سے تھا تاکہ آپ نعلین مبارک اُتار دیں اور نماز اکمل طریقہ پر ادا ہو جائے۔ (مرقات اشعۃ اللمعات)

۱۰۲۹/۲۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَضَعْ نَعْلَیْهِ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلَا عَنْ یَّسَارِهٖ فَتَکُوْنُ عَنْ یَّمِیْنِ غَیْرِهٖ اِلَّا اَنْ لَّا یَکُوْنَ عَنْ یَّسَارِهٖ اَحَدٌ وَّلْیَضَعْهُمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَوْ لِیُصَلِّ فِیْهِمَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوٰی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے نعلین کو اپنی بائیں جانب رکھنے سے نعلین دوسرے کے سیدھے جانب رکھنا لازم آتا ہے (جو دوسرے کی ناگواری کا سبب بنتا ہے) البتہ نعلین کو اس وقت اپنی بائیں جانب رکھے جب کہ بائیں جانب کوئی شخص نہ ہو (اور اگر بائیں جانب بھی کوئی ہو) تو نعلین کو اپنے

اِبْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ)

دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے اور دوسری روایت میں اس طرح ہے یا اپنے نعلین پہن کر نماز پڑھ لے (جب کہ دونوں پاک ہوں) (اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے اور ابن ماجہ نے اس حدیث کی معناً روایت کی ہے)

۱۰۳۰ ۲۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَافِيًا وَّ مُتَنَعِّلًا (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں ان کے دادا نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی ننگے پاؤں اور کبھی نعلین پہنے ہوئے دونوں حالتوں میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ (ابوداؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

# بَابُ السُّتْرَةِ یہ باب سترہ کے بیان میں ہے

ف: سترہ اس چیز کو کہتے ہیں جس کو نمازی بوقت نماز اپنے آگے کھڑا کر لیتا ہے تاکہ نمازی کے سامنے گذرنے والے کو نمازی کے سجدہ کی جگہ کا امتیاز ہو جائے اور گذرنے والا گنہگار نہ ہو سترہ طول میں ایک ہاتھ اور موٹائی میں انگلی برابر ہو تو کافی ہے۔ سترہ کے لیے لکڑی، دیوار، اور ستون یا ان کے علاوہ رومال یا ہاتھ کی لکڑی کو نمازی اپنے سامنے اس طرح ڈال دے کہ ایک سرا قبلہ کی جانب ہو تو دوسرا نمازی کے سجدہ کی جگہ ہو، نیز نمازی کے سامنے کوئی آدمی قبلہ رُخ اس طرح بیٹھے کہ اس کی پیٹھ نمازی کی طرف ہو تو یہ بھی سترہ کے حکم میں داخل ہوگا، نمازی کو چاہیے کہ وہ سترہ سے قریب کھڑا رہے اور اس کے اور سترے کے درمیان تین ہاتھ سے زیادہ فاصلہ نہ ہو سترہ کے لیے کوئی چیز نہ مل سکے تو نمازی اپنے سامنے پتھر یا مٹی کا ڈھیر بنا لے، یا طول میں ایک لکیر سجدے کی جگہ کے پاس سے شروع کر کے قبلہ کی جانب کھینچ لے، سترہ جو کچھ بھی ہو نمازی کے بالکل سامنے نہ ہو بلکہ نمازی کی سیدھی یا بائیں آنکھ کے مقابل رہے۔ (مرقات)

۱۰۳۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت (نماز عید کے لیے) عیدگاہ تشریف لے جاتے تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کے آگے آگے برچھی لیے ہوئے چلتے اور برچھی کو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے عیدگاہ میں نصب کر دیتے تھے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی جانب ہو کر نماز ادا فرماتے (بخاری)

۱۰۳۲ وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ معظمہ کی وادی ابطح میں چمڑے کے سُرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضوء کا مستعملہ پانی لیئے ہوئے ہیں اور لوگوں کو دیکھا کہ اس مستعملہ پانی کو (تبرکاً لینے کے لیے) گرے جا رہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہیں۔ پس جس کسی کو اس میں سے کچھ پانی مل گیا تو اس کو وہ برکت کے لیے اپنے چہرہ پر مل رہا ہے اور جس کو نہیں ملا تو وہ اپنے ساتھ والے کے ہاتھ کی تری کو لے رہا ہے، پھر میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے برچھی لی اور اس کو زمین میں سترہ بنانے کے لیے نصب کر دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دامن اٹھائے ہوئے سُرخ دھاری دار جوڑہ زیب تن فرمائے ہوئے خیمے سے نکلے اور برچھی کی جانب ہو کر ہم سب کو دو رکعت نماز (قصر) پڑھائی (اس لیے کہ آپ سفر کی حالت میں تھے) اور میں نے لوگوں کو اور جانوروں کو دیکھا کہ برچھی کے آگے سے گذر رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)

---

۱۰۳۳ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ بَادِيَةٍ لَّنَا وَمَعَهٗ عَبَّاسٌ فَصَلّٰى فِيْ صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَّحِمَارَةٌ لَّنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِلنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم (عرب کے دستور کے مطابق تفریح کی غرض سے) اپنے جنگل میں ٹھیرے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگل میں ایسی حالت میں نماز ادا فرمائی کہ آپ کے سامنے سترہ نہ تھا اور ہمارے کتے اور گدھے آپ کے سامنے کودتے پھر رہے تھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ نے اس کا کچھ خیال نہ فرمایا (اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

---

ف: یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ نمازی کے لیے بوقت نماز سترہ قائم کرنا واجب نہیں ہے اگر عوام کی گذرگاہ ہو تو سترہ کا قائم کرنا مستحب ہے اور عوام کی گذرگاہ نہ ہونے کی صورت میں بھی سترہ کا قائم کرنا اولیٰ ہے (عمدۃ الرعایۃ، اشعۃ اللمعات)

۱۰۳۴ وَعَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهٗ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قُلْتُ اَفَرَاَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کے اونٹ کو اپنے قبلہ کے درمیان عرضاً (آڑا) بٹھاتے تھے اور (اس کو سترہ بنا کر) اس کی جانب

قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّيْ إِلٰى اٰخِرَتِهِ ۔

رخ کرکے نماز پڑھتے تھے (اس کی روایت بخاری اور مسلم نے متفقہ طور پر کی ہے اور بخاری نے یہ عبارت زیادہ کی ہے حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ اگر اونٹ (چرنے یا پانی پینے) چلے جاتے تو بتلائیے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کجاوے کو لیتے اور اس کو سامنے رکھ کر کجاوے کے آخری حصہ کی پچھلی لکڑی کو (سترہ بناتے) اور اس کی طرف رخ کرکے نماز ادا فرماتے تھے۔

---

۱۰۳۵/۵ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَآءَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ وَيُجْزِئُ عَنْهُ إِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے سامنے کجاوے کے پچھلے حصہ کی لکڑی کے برابر کسی چیز کو (سترہ بناکر) کھڑا کرلے تو اس کی جانب رُخ کرکے نماز پڑھے اور جو بھی اس کے آگے سے گذرے تو اس کی کوئی پروا نہ کرے (مسلم) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ سترہ نہ ہونے کی صورت میں نمازی کے سامنے (اس کے سجدہ کی جگہ سے) تین ہاتھ آگے سے گذریں تو یہ سترہ کا قائم مقام ہوگا۔ (یہ حکم مسجد اور صحراء دونوں کو شامل ہے)

---

ف: واضح ہو کہ ابوداؤد کی اس حدیث میں ''قذف حجر'' کے الفاظ ہیں اور علماء نے ''قذف حجر'' سے مراد ''رمی جمار'' لیا ہے۔
حج کے موقع پر منیٰ میں جو کنکریاں ماری جاتی ہیں اس کو ''رمی جمار'' کہا جاتا ہے، اور یہ کنکریاں تین ہاتھ کے فاصلہ سے ماری جاتی ہیں اس لیے حدیث کے الفاظ ''قذف حجر'' کا ترجمہ تین ہاتھ پرے سے گذرنا کیا گیا ہے (مرقات، اشعۃ اللمعات)

۱۰۳۶/۶ وَعَنْ أَبِيْ جُهَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَّقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ

حضرت ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس کو (سترہ نہ ہونے کی صورت میں نمازی کے سامنے سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گذرنے میں) کس قدر گناہ ہوتا ہے؟ تو وہ (بجائے سامنے سے گذرنے کے چالیس دن یا ماہ یا سال تک (راوی کو تعین مدت میں شک ہے) رکا ہوا کھڑے رہنا پسند کرتا (بخاری ومسلم)

۱۰۳۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَا لَهٗ فِيْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيْهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلٰوةِ كَانَ لِاَنْ يُّقِيْمَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِيْ خَطَا.

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے سے جب کہ وہ نماز کی حالت میں ہو عرضاً (آڑا) گذرنے میں اس کو کتنا گناہ ہوتا ہے؟ تو اس کو سو سال تک کھڑا رہنا (نمازی کے سامنے) چلنے سے بہتر معلوم ہوتا (ابن ماجہ)

۱۰۳۸ وَعَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يُّخْسَفَ بِهٖ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَهْوَنُ عَلَيْهِ.

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو معلوم ہوتا کہ اس پر نمازی کے سامنے سے گذرنے کا کیا گناہ ہے گذرنے والے تو اس کو اپنا زمین میں دھنسا دیا جانا اس گذرنے سے بہتر معلوم ہوتا اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر (اس گذرنے سے زمین میں دھنس جانا) آسان ہوتا۔ (امام مالک)

۱۰۳۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ مِثْلَهٗ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (نمازی کے سامنے سے گذرنے والی) کوئی چیز نماز کو فاسد نہیں کرتی جہاں تک تم سے ہو سکے گذرنے والے کو روکو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے (کہ تمہارے سامنے سے گذر کر تمہارے خشوع میں خلل ڈالتا ہے) (ابوداؤد اور طبرانی)

ف: شرح منیۃ میں مذکور ہے کہ جب نمازی کے سامنے سے گذرنے والا نمازی کے سجدہ کی جگہ یا نمازی اور اس کے سترہ کے درمیان سے گذرنا چاہے تو نماز پڑھنے والا اس کو اشارہ کر کے یا سبحان اللہ کہہ کر روکے لیکن بیک وقت ان دونوں سے نہ روکے کیونکہ یہ بھی عمل کثیر ہے۔ اور قاضی عیاض نے نقل کیا ہے کہ ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ گذرنے والے کو روکنے کے لیے نمازی عمل کثیر کا مرتکب نہ ہو (مرقات)

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

۱۰۴۰ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اِنَّ عَلِيًّا وَّ عُثْمَانَ قَالَا لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ وَّ ادْرَءُوْا عَنْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ (رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ)

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا ہے کہ (نمازی کے سامنے گذرنے والی) کوئی چیز مسلمان کی نماز کو فاسد نہیں کرتی اور جہاں تک تم سے ہو سکے (گذرنے والے کو) روکو۔ (طحاوی و بیہقی)

ف: امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مؤطا میں کہا ہے کہ نمازی کے سامنے سے آدمی کا گذرنا گذرنے والے کے لیے مکروہ تحریمی ہے اگر کوئی نمازی کے سامنے سے گذرنا چاہے تو نمازی جہاں تک ہو سکے اس کو روکے۔ لیکن اس آدمی سے نہ لڑے۔
اگر نمازی گذرنے والے سے لڑ پڑے تو نمازی کا لڑنا گناہ میں گذرنے والے کے گناہ سے زیادہ سخت ہوگا۔ اس لیے کہ نمازی کے سامنے سے گذرنا گذرنے والے کے لیے مکروہ ہے۔ فاسدِ نماز نہیں۔ اس کے برخلاف نمازی کا اس آدمی سے لڑنا عمل کثیر ہونے کی وجہ سے خود اس کی نماز کے لیے مفسد ہوگا۔
اب رہا یہ کہ حدیث شریف میں نمازی کے سامنے سے گذرنے والے سے نمازی کو فَلْیُقَاتِلْهُ فرما کر لڑنے کا جو حکم ہوا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ روکنے میں مبالغہ کیا جائے نہ کہ ایسی حقیقی لڑائی اختیار کی جائے کہ جس سے اس کی نماز فاسد ہو جائے۔ عامہ علماء کا یہی قول ہے

۱۰۴۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ الْكَلْبُ وَلَا الْحِمَارُ وَلَا الْمَرْاَةُ وَلَا مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الدَّوَابِّ فَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ۔ (رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ مسلمان کی نماز کو (اس کے سامنے سے گذرنے والی) کوئی چیز خواہ وہ کتا ہو یا گدھا ہو یا عورت ہو، فاسد نہیں کرتی اور ان کے سوا دوسرے جانور بھی نمازی کے سامنے سے گذر جائیں تو نماز فاسد نہیں ہو گی اور جہاں تک تم سے ہو سکے (سامنے سے گذرنے والے کو عمل قلیل سے) روکو (طحاوی)

وَقَالَ عُلَمَاءُنَا حَدِيْثُ الْقَطْعِ بِمُرُوْرِ الْمَرْاَةِ وَغَيْرِهَا مَنْسُوْخٌ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ وَبِالْاَحَادِيْثِ الْاٰتِيَةِ ذَكَرَهُ ابْنُ الْمَلِكِ كَمَا حَقَّقْتُهُ فِي الْحِلْيَةِ

ہمارے علماء نے کہا ہے کہ یہ مذکورہ احادیث اور آئندہ آنے والی حدیثیں اس حدیث کی ناسخ ہیں جس میں یہ مذکور ہے کہ نمازی کے سامنے سے عورت یا گدھا وغیرہ گذر جائیں تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اس کو ابن الملک نے ذکر کیا ہے، اور حلیۃ کی تحقیق بھی یہی ہے کہ ان ہی مذکورہ حدیثوں سے وہ تمام حدیثیں منسوخ ہیں جن میں عورت کتا، گدھا وغیرہ گذرنے سے نماز فاسد ہونے کا ذکر ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَقَالَ الْإِمَامُ السَّرْخَسِيُّ إِنَّ الْأَمْرَ بِالْمُقَاتَلَةِ فِي حَدِيثِ فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ فَهُوَ مَنْسُوخٌ وَّأَيْضًا مَحْمُولٌ عَلَى الْإِبْتِدَاءِ حِينَ كَانَ الْعَمَلُ فِي الصَّلٰوةِ مُبَاحًا ۔

اور امام سرخسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ وہ حدیث بھی منسوخ ہے جس میں "فَلْیُقَاتِلْهُ" فرما کر نمازی کو اس کے سامنے سے گذرنے والے سے لڑنے کا حکم دیا گیا تھا نیز امام موصوف نے یہ بھی کہا ہے کہ "فَلْیُقَاتِلْهُ" والی حدیث میں نمازی کے سامنے گذرنے والے سے لڑنے کا جو حکم مذکور ہے وہ اسلام کے ابتدائی زمانہ کا واقعہ ہے جب کہ حالت نماز میں عمل کثیر کی ممانعت نہ تھی۔ ۱۲

---

۱۰۴۲/۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھا کرتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان جنازہ کی طرح عرض میں سوتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

ف:۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازی کے سامنے عورت ہونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (اشعۃ اللمعات)

۱۰۴۳/۱۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی ہوتی اور میرے دونوں پاؤں قبلہ کی طرف (آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سجدہ کی جگہ) ہوتے اور جب آپ سجدہ کرنا چاہتے تو (میرے پاؤں کو اپنے ہاتھ سے) دبا کر اشارہ فرماتے تو میں اپنے دونوں پاؤں کھینچ لیتی اور جب آپ کھڑے ہوتے تو پھر میں پاؤں دراز کر لیتی۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ اس زمانہ میں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے۔ (بخاری اور مسلم)

---

۱۰۴۴/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَّأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْإِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں بالغ ہونے کے قریب تھا۔ اس زمانہ کا ذکر ہے کہ ایک روز میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغیر دیوار اور سترہ کے منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے پس میں صف کے کچھ حصّے کے سامنے سے گذر کر سواری سے اتر گیا اور گدھی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کو (گھاس) چرنے چھوڑ کر نماز میں شریک ہو گیا اور کسی شخص نے بھی میرے اس فعل کو برا نہ سمجھا (بخاری اور مسلم)

ف: اس حدیث کے پیش نظر ابن الملک نے کہا ہے کہ نمازی کے سامنے گدھا گذرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام کا سترہ مقتدی کا سترہ ہے یعنی مقتدی کو علیحدہ سترہ قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی وجہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صف کے سامنے گزرنے پر کسی نے اعتراض نہیں کیا (مرقات)

۱۰۴۵/۱۵ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حُجْرَةِ اُمِّ سَلَمَةَ فَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ اَوْ عُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ فَرَجَعَ فَمَرَّتْ زَيْنَبُ بِنْتُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا فَمَضَتْ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُنَّ اَغْلَبُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سے حضرت عبد اللہ یا حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما گذرے تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرما کر (گذرنے سے روکا) تو وہ رک گئے پھر حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گزریں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اسی طرح اشارہ فرما کر (ان کو بھی روکا) لیکن وہ نہ رکیں اور آپ کے سامنے سے چلی گئیں، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ عورتیں (مردوں پر) غالب ہو کر رہتی ہیں۔
(ابن ماجہ)

---

۱۰۴۶/۱۶ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ عَصًا فَلْيُخَطِّطْ خَطًّا لَا يَضُرُّهٗ مَا مَرَّ اَمَامَهٗ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنا چاہے تو وہ (دیوار، درخت یا کھمبے جیسی کسی چیز کے آڑ میں) نماز پڑھے اور اگر کوئی ایسی چیز (آڑ کے لیے) نہ ملے تو اپنے ہاتھ کی لکڑی نصب کرے اور اگر لکڑی بھی اس کے پاس نہ ہو تو پھر ایک لکیر ہی کھینچ لے (یہ سب سترہ کا کام دیتے ہیں) اس کے بعد اس کے سامنے سے گذرنے والا (اس کی نماز میں) خلل نہ ڈالے گا اور گذرنے والے کو بھی گناہ نہ ہوگا۔ (ابو داؤد اور ابن ماجہ)

ف: ابن عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ردالمحتار میں کہا ہے کہ سترہ کے لیے لکڑی یا سترہ کے قائم مقام کسی چیز کے نہ ہونے کی صورت میں نمازی اپنے سامنے سترہ کے مقدار کی کوئی چیز زمین پر رکھ لے اور یہ بھی نہ ہو تو زمین پر خط کھینچ لے تو یہ سترے کے قائم مقام ہیں اور اس سے سنّت پر عمل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ قدوری نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ سے روایت کی ہے کہ زمین پر کسی چیز کو سترے کے لیے رکھنا سنّت ہے۔ واضح ہو کہ جس چیز کو بطور سترہ زمین پر رکھا جائے اس کو طول میں رکھے عرض میں اڑا نہ رکھے تاکہ اس کا طول میں رکھنا نصب کرنے کے اس طرح قائم مقام ہو جائے جس طرح کھڑے ہوئے سترہ کا سایہ طول میں گرتا ہے اگر سترہ کھڑا کرنے کے لیے لکڑی یا کوئی اور چیز نہ ہو کہ جس کو سترہ کی بجائے رکھا جا سکے تو ابو داؤد کی مذکور الصدر حدیث کی وجہ سے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے دوسری روایت یہ آئی ہے کہ نمازی کا اپنے سامنے طول میں خط کھینچ لینا بھی مسنون ہے۔

(مرقات، عمدۃ الرعایۃ)

۱۰۴۷
۱۷ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص (کسی چیز کو سترہ بنا کر) نماز پڑھتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ سترہ سے اتنا قریب ہو (کہ سترہ کے نزدیک سجدہ کر سکے) تاکہ شیطان (سترہ سے دُور رہنے کی صورت میں کسی کے گزرنے کے وسوسہ کی وجہ سے خشوع میں خلل ڈال کر) اس کی نماز خراب نہ کر سکے۔ (ابوداؤد)

---

۱۰۴۸
۱۸ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى عُوْدٍ وَّلَا عَمُوْدٍ وَّلَا شَجَرَةٍ اِلَّا جَعَلَهٗ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهٗ صَمْدًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ جب کبھی کسی لکڑی یا ستون یا درخت کی طرف نماز پڑھتے تو اس کو اپنے دائیں یا بائیں ابرو کے مقابل رکھ کر پڑھتے اور اس کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیانی جگہ کے مقابل نہیں کرتے تھے (تاکہ بُت پرستی سے مشابہت نہ ہو) (ابوداؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

# بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ (یہ باب نماز کی صفت یعنی کیفیت کے بیان میں ہے)

وَقَوْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ:
"وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ"

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "اور ان لوگوں کو تو (توریت و انجیل میں) یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر عقیدہ لاتے۔ (یعنی اخلاص کے ساتھ شرک و نفاق سے دور رہ کر)
(کنزالایمان سورۃ بینہ آیت ۵)

یعنی اہلِ کتاب کو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ وہی حکم دیئے گئے جو توراۃ و انجیل میں بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، اچھے عقیدے رکھنا، اور بے دینوں سے علیحدگی، نماز و روزہ کی پابندی اگرچہ ان کے طریقۂ ادائیگی میں کچھ فرق ہے۔ مگر اصول وہی ہے، پھر یہ اہل کتاب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بدکتے اور بھڑکتے کیوں ہیں؟ خیال رہے کہ عقائد خالص اسلامی ہونا، اخلاص فی الدین ہے اور کفار سے دلی بیزاری، صورت و سیرت و اعمال میں ان سے علیحدگی حنیفیت ہے۔ (نور العرفان)

وَقَوْلُہٗ:
"وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ"

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو!
(کنزالایمان سورہ مدثر آیت ۳)

جب یہ آیت نازل ہوئی تو سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے "اللہ اکبر" فرمایا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکبیر سُن کر تکبیر کہی اور خوش ہوئیں کہ وحی آئی۔ (خزائن العرفان زیر آیت)

وَقَوْلُہٗ:
"وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى"

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "اور اپنے رب کا نام لے کر (یعنی تکبیر افتتاح کہہ کر) نماز پڑھی (پنجگانہ) (کنزالایمان سورہ اعلیٰ آیت ۱۵)

مسئلہ:۔ اس آیت سے تکبیر افتتاح ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نماز کا جزو نہیں ہے کیونکہ نماز کا اس پر عطف کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افتتاح نماز کا اللہ تعالیٰ کے ہر نام سے جائز

ہے۔ (خزائن العرفان زیر آیت)

وَقَوْلُہٗ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

"وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ" ترجمہ: "اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔"
(کنز الایمان سورۃ بقرہ آیت ۲۳۸)

ف: اس سے نماز کے اندر قیام کا فرض ہونا ثابت ہوا۔ اس آیت سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ نماز میں قیام فرض ہے۔ کیونکہ "قُوْمُوْا" امر ہے۔ دوسرے یہ کہ نماز جماعت سے پڑھنی چاہیے کیونکہ "قوموا" صیغہ جمع ہے۔ تیسرے یہ کہ حالت نماز میں کھانا پینا، بات چیت کرنا حرام ہے جیسا کہ قانتین سے معلوم ہوا۔ خیال رہے کہ نماز میں گفتگو کرنا اس آیت سے منسوخ ہے۔ (نور العرفان زیر آیت)

وَقَوْلُہٗ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ" ترجمہ: "تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو۔"
(کنز الایمان سورۃ مزمل آیت ۲۰)

ف: اس آیت سے مطلق قرآت کی فرضیت ثابت ہوئی۔ خیال رہے کہ اس آیت سے مقدار قیام منسوخ ہوئی۔

وَقَوْلُہٗ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"وَاِنَّہٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ" ترجمہ: "روشن عربی زبان میں اور بے شک اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے (کنز الایمان سورۃ شعراء آیت ۱۹۶)

ف: معلوم ہوا کہ قرآن کے ترجمے قرآن نہیں۔ بلکہ اگر خود عربی زبان میں بھی اس قرآن کا ترجمہ کر دیا جائے تو وہ بھی قرآن نہیں ہوگا۔ ان ترجموں سے نماز نہ ہوگی، ان کا پڑھنا جنبی کو حرام نہ ہوگا ان تراجم کے پڑھنے پر قرآن کا ثواب نہ ملے گا۔ صرف اور صرف وہی قرآن ہے۔ جو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آکر سنایا۔ بلکہ عربی عبارت کو ہندی یا انگریزی خط میں لکھنا بھی ممنوع ہے۔ کیونکہ عربی حروف کا فرق اور تلفظ صحیح نہ ہوگا۔ (نور العرفان)

"اِنَّہٗ" کی ضمیر کا مرجع اگر قرآن ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس کا ذکر تمام کتب سماویہ میں ہے اور اگر سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ضمیر راجع ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ اگلی کتابوں میں آپ کی نعت وصفت مذکور ہے۔ (خزائن العرفان)

وَقَوْلُہٗ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"وَارْکَعُوْا" ترجمہ: "اور رکوع کرو۔" (کنز الایمان پ۱ سورۃ بقرہ آیت ۴۳)

ف: اس آیت سے رکوع کی فرضیت ثابت ہوئی۔ اشارۃً اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رکوع میں شامل ہو جانے سے رکعت مل جاتی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

وَقَوْلُهٗ : اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ" ترجمہ: "اپنے ہاتھ روک لو اور نماز قائم رکھو۔" کنز الایمان (سورۃ نساء، آیت)

**شانِ نزول** : مشرکین مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیتے تھے۔ ہجرت سے قبل اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک جماعت نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں کافروں سے لڑنے کی اجازت دیجئے۔ انہوں نے ہمیں بہت ستایا ہے اور بہت ایذائیں پہنچاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے ساتھ جنگ کرنے سے ہاتھ روکو نماز اور زکوٰۃ جو تم پر فرض ہے وہ ادا کرتے رہو۔

**فائدہ** : اس سے ثابت ہوا کہ نماز و زکوٰۃ جہاد سے پہلے فرض ہوئیں۔

نماز ہجرت سے پہلے شبِ معراج میں فرض ہوئی۔ زکوٰۃ ۲ھ میں فرض ہوئی اور جہاد ۲ھ میں، روزہ بھی ۲ھ میں، تحویلِ قبلہ کے بعد، زکوٰۃ کے بعد فرض ہوئے۔ (نور العرفان)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں رفع یدین کرنا منسوخ ہے۔

وَقَوْلُهٗ : اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

"وَاسْجُدُوْا" ترجمہ: "اور سجدہ کرو۔"

ف : اس آیت سے سجدہ کی فرضیت ثابت ہوئی۔

۱۰۴۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَاَعْلِمْنِيْ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَاْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں آکر نماز پڑھی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشہ میں تشریف فرما تھے (وہ شخص نماز سے فارغ ہوکر) خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واپس جاؤ۔ نماز پڑھو گویا کہ تم نے ٹھیک نماز نہیں پڑھی (حسب الحکم اس شخص نے واپس جاکر پہلے کی طرح) نماز پڑھی اور خدمت گرامی میں حاضر ہوکر سلام عرض کیا۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (جواب میں) وعلیک فرماکر ارشاد فرمایا پھر واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے ٹھیک نماز نہیں پڑھی۔ اس شخص نے تیسری مرتبہ عرض کیا کہ حضور ہی مجھے بتلائیں (میں اس سے بہتر نماز نہیں پڑھ سکتا) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-OOLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ وَاِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَیْئًا اِنْتَقَصْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ۔

ارشاد فرمایا جب تم نماز کا ارادہ کرو تو (پورے ارکان اور مستحبات کی رعایت کے ساتھ) وضو کرو، پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اللہ اکبر کہو اور جتنا قرآن تم کو یاد ہو اس میں سے بہ سہولت جو پڑھ سکتے ہو پڑھ لو اس کے بعد رکوع کرو، جب رکوع نہایت اطمینان کے ساتھ کر چکو تو سر اٹھاؤ، جب اطمینان سے بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ تو سجدہ میں جاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ کو بھی ادا کر چکو تو سر اٹھاؤ اور اطمینان سے سیدھے بیٹھ جاؤ، بعد ازاں (دوسرا) سجدہ کرو، اور اس سجدہ کو بھی اطمینان سے ادا کرو، پھر (دوسرے) سجدہ سے اٹھو، یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اسی طرح پوری نماز میں کیا کرو (بخاری) (اور ترمذی، نسائی و ابوداؤد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ پس جب تم نے یہ کر لیا تو تمہاری نماز پوری ہوگئی اور اگر تم نے اس میں کسی چیز کی کمی کی تو اپنی نماز ناقص کر لی)

ف: ترمذی کی اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ تعدیل ارکان واجب ہے اور تعدیل ارکان یہ ہے کہ نماز کے جملہ ارکان کو اطمینان کے ساتھ ادا کیا جائے اور ان کے ادا کرنے میں جلدی نہ کی جائے اس کی تفصیل یہ ہے کہ رکوع کو پورے اطمینان کے ساتھ ادا کریں، رکوع سے اٹھنے کے بعد قومہ میں بھی اطمینان سے کھڑے رہیں۔ اسی طرح سجدہ کو بھی اطمینان کے ساتھ ادا کریں اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں بھی جلدی نہ کریں بلکہ اطمینان سے بیٹھیں۔ الغرض اسی طرح پوری نماز کو ٹھیر ٹھیر کر اطمینان کے ساتھ ادا کریں اور اگر اس طرح تعدیل ارکان کے بغیر نماز ادا کی جائے تو نماز ناقص ہو جاتی ہے اور اس کا اعادہ لازم آجاتا ہے۔

اس حدیث میں جلدی جلدی نماز پڑھنے کی مذمت ہے جیسا کہ آج کل بعض نمازی کیا کرتے ہیں۔ گویا جلدی جلدی ٹھونگیں مار کر سر سے ایک بوجھ اتارتے ہیں (شرح وقایہ، ترجمہ ترمذی)

ف ۲: بخاری کی مذکورالصدر حدیث میں یہ الفاظ ہیں "وَاقْرَءْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ" (جتنا قرآن تم کو یاد ہو اس میں سے جو بسہولت پڑھ سکتے ہو پڑھ لو) حدیث کے ان الفاظ سے نماز میں مطلق قرأت کا فرض ہونا ثابت ہوتا ہے۔

بخاری کی اسی مذکورالصدر حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ "ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا" (دوسرا سجدہ کرو، یہاں تک کہ سجدہ کی حالت میں مطمئن ہو جاؤ پھر دوسرے سجدے سے اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دوسرا

MARKAZ-UL-OOLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

سجدہ اور قیام کے درمیان جلسہ استراحت نہیں ہے، اگر یہاں جلسہ استراحت ہوتا تو اس کا ذکر فرمایا جاتا اور یہی مذہب حنفی ہے (مرقات، اشعۃ اللمعات)

۱۰۵۰/۲ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُصَلِّيْ قَالَ اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَأَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُوْدِ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَّسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَّسِيْرٍ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ۔

حضرت رفاعۃ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص نے مسجد میں آ کر نماز پڑھی پھر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنی نماز کو دہرالو، کیونکہ تم نے (ٹھیک) نماز نہیں پڑھی۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے سکھا دیجئے کہ کس طرح نماز پڑھوں؟ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم (نماز کے لیے کھڑے ہو) تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر اللہ اکبر کہو، پھر سورۂ فاتحہ کے ساتھ ضم سورۃ کے لیے قرآن میں سے جو چاہو پڑھو اور جب تم رکوع کرو تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھو اور اپنی پیٹھ کو ہموار رکھ کر اپنے رکوع کو اطمینان کے ساتھ اچھی طرح کرو (کہ سر اور سرین برابر رہیں) اور قومہ کے لیے جب تم رکوع سے سر اٹھاؤ تو اطمینان کے ساتھ اس طرح سیدھے کھڑے ہو جاؤ کہ تمام جسم کی ہڈیاں اپنے اپنے جوڑوں پر قائم ہو جائیں اور جب تم سجدہ کرو تو اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ پھر اسی طرح ہر رکعت کے رکوع سجدہ، قومہ اور جلسہ کو اطمینان کے ساتھ ادا کرتے رہو (یہ مصابیح کے الفاظ ہیں اور ابوداؤد نے اس کی روایت کسی قدر تغیر کے ساتھ کی ہے۔ اور ترمذی اور نسائی نے اس کی روایت بالمعنی کی ہے)

---

۱۰۵۱/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِيْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ فَاَسَاءَ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ اَلَا تَتَّقِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو ظہر کی نماز پڑھائی اور آخری صف میں ایک شخص تھا جو (تعدیل ارکان کے ساتھ) نماز ادا نہیں کر رہا تھا جب اس شخص نے اسلام پھیرا تو اس کو رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہَ اَلَا تَرٰی کَیْفَ تُصَلِّیْ اِنَّکُمْ تَرَوْنَ اَنَّہٗ یَخْفٰی عَلَیَّ شَیْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرٰی مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرٰی مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

۱۰۵۲ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَۃِ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَکَانَ اِذَا رَکَعَ لَمْ یُشْخِصْ رَأْسَہٗ وَلَمْ یُصَوِّبْہُ وَلٰکِنْ بَیْنَ ذٰلِکَ وَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ لَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا وَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ السَّجْدَۃِ لَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ جَالِسًا وَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ التَّحِیَّۃَ وَکَانَ یَفْرِشُ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَیَنْصِبُ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی وَکَانَ یَنْھٰی عَنْ عُقْبَۃِ الشَّیْطَانِ وَیَنْھٰی اَنْ یَّفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَیْہِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَکَانَ یَخْتِمُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّسْلِیْمِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آواز دی ہاے فلاں شخص! کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے ہو؟ کیا تم کو کچھ خبر بھی ہے کہ تم کیسی نماز پڑھ رہے ہو؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جو کچھ کرتے ہو وہ مجھ سے چھپا رہتا ہے؟ خدا کی قسم! میں اپنے پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے دیکھا کرتا ہوں (امام احمد)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کی ابتداء تکبیر تحریمہ سے اور قراءت کی ابتداء الحمد للہ رب العالمین سے فرماتے تھے اور جب رکوع کرتے تو سر مبارک کو نہ اونچا کرتے نہ نیچا بلکہ ان دونوں کی درمیانی حالت میں اس طرح رکھتے کہ گردن اور پیٹھ برابر رہتی اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو پوری طرح اطمینان کے ساتھ سیدھے کھڑے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ میں نہیں جاتے تھے اور اسی طرح جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اچھی طرح بیٹھے بغیر دوسرا سجدہ نہیں فرماتے اور ہر دو رکعت کے بعد (قعدہ فرماتے) اور اس میں التحیات پڑھتے اور قعدے میں بائیں پاؤں کے پنجہ کو زمین پر بچھاتے اور سیدھے پاؤں کے پنجے کو کھڑا رکھتے اور عقبۂ شیطان سے منع فرماتے تھے (عمدۃ الرعایۃ میں لکھا ہے کہ عقبۂ شیطان یہ ہے کہ پاؤں کے پنجوں کو اس طرح کھڑا کیا جائے جیسے سجدہ میں کھڑا کرتے ہیں اور پھر دونوں سرین کو ایڑیوں پر ٹکا کر ان پر بیٹھ جائے نماز میں اس طرح بیٹھنا مکروہ ہے۔ یہ علامہ طیبی اور کرخی کا قول ہے جس کو ابن الہمام نے فتح القدیر میں ذکر کیا ہے اور اشعۃ اللمعات نے بھی اس کو ذکر کرکے لکھا ہے کہ لفظ عقبہ کو اسی معنی سے زیادہ مناسبت ہے، اس وجہ سے کہ عقبہ ایڑی کو کہتے ہیں، اور نہایہ میں بھی یہی مذکور ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

بات سے بھی منع فرماتے تھے کہ مرد سجدہ میں اپنے دونوں بازو (پہونچے اور کہنی کی درمیانی ہڈی) درندوں کی طرح زمین پر بچھائے (یہ حکم مردوں کے لیے ہے، عورتوں کو چاہیئے کہ سجدہ میں اپنے بازو بچھایا کریں) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کو سلام پھیر کر ختم فرماتے تھے (مسلم)

۱۰۵۳ ۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِىْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِى الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ ـ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع فرماتے، پھر رکوع کو جاتے تو اللہ اکبر فرماتے، پھر جب رکوع سے کھڑے ہوتے تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فرماتے اور جب بالکل سیدھے کھڑے ہوجاتے تو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فرماتے پھر سجدے کے لیے جاتے ہوئے اللہ اکبر فرماتے اور جب سر کو سجدہ سے اٹھاتے تو اللہ اکبر فرماتے، پھر دوسرا سجدہ کرتے وقت اللہ اکبر فرماتے، پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر فرماتے، اسی طرح نماز میں کہا کرتے تھے اور جب دو رکعت پڑھ کر (تیسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوتے تو اس وقت بھی اللہ اکبر فرماتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

۱۰۵۴ ۶ وَعَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّآئِبِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ الْبَرَّادُ قَالَ وَكَانَ عِنْدِیْ اَوْثَقَ مِنْ نَّفْسِیْ قَالَ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدِ نِ الْبَدْرِیُّ اَلَا اُصَلِّیْ لَكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِنَا اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يُكَبِّرُ فِيْهِنَّ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ـ

(رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ)

حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مجھ سے سالم براد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی ہے عطاء کہتے ہیں کہ سالم میرے پاس مجھ سے زیادہ ثقہ ہیں سالم نے کہا کہ ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ لوگوں کی تعلیم کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح نماز پڑھتے تھے وہ بتلائے دیتا ہوں۔ پھر آپ نے ہم کو چار رکعت نماز پڑھائی جس میں ہر رکن میں جانے کے لیے جھکتے وقت اور رکن سے اٹھتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے (بجز رکوع سے اٹھتے وقت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

کہ اس میں سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تھے) اور فرمایا کہ اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے (طحاوی)

ف: امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح معانی الآثار میں باب الخفض فی الصلوٰۃ ھل فیہ تکبیر" کے تحت ابن عبد الرحمٰن بن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث بیان کرکے لکھا ہے کہ ایک جماعت کا یہ عمل رہا ہے کہ وہ نماز میں خفض یعنی رکوع اور سجدہ میں جانے کے لیے جھکتے وقت اللہ اکبر نہیں کہتے ہیں، اور بنو امیہ کا بھی یہی عمل تھا۔ لیکن متعدد متواتر احادیث جن کو امام طحاوی رحمۃ اللہ نے اسی باب میں بیان فرمایا ہے، ان سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کسی رُکن میں جانے کے لیے جھکتے وقت ایسے ہی اللہ اکبر کہتے جیسے اس رکن سے اٹھتے وقت اللہ اکبر فرمایا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عمل بھی یہی تھا اور ائمہ مذہب امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔

واضح رہے کہ امام طحاوی کی مذکورہ بالا احادیث اور ذیل کی بخاری کی دونوں حدیثیں اس کا بیّن ثبوت ہیں

۱۰۵۵ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ صَلّٰى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سعید بن الحارث بن المعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہماری تعلیم کے لیے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو انھوں نے پہلے سجدے سے سر اٹھانے وقت اور (دوسرے) سجدہ میں جاتے وقت بلند آواز سے اللہ اکبر کہا ہے اور پہلی دو رکعتوں کے بعد قعدۂ اولیٰ سے اٹھتے وقت بھی بلند آواز سے اللہ اکبر کہا اور (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح عمل فرماتے دیکھا ہے۔ (بخاری)

ف: اس حدیث میں صرف پہلے سجدہ سے اٹھتے وقت اور دوسرے سجدے میں جاتے وقت اور قعدۂ اولیٰ سے اٹھتے وقت تکبیروں کے بلند آواز سے کہنے کا ذکر ہے اور دیگر ارکان میں جاتے وقت تکبیر کہنے کا ذکر نہیں ہے اس لیے کہ اس وقت یہی تین مذکورہ موقعوں میں تکبیر کہنے پر بحث ہو رہی تھی۔ لہٰذا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ دیگر تکبیرات نہ کہی گئی ہوں۔ چنانچہ اسماعیلی کی روایت میں باقی اور تکبیرات کا ذکر موجود ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

۱۰۵۶ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے مکہ معظمہ میں ایک بوڑھے آدمی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تَكْبِيرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ اَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے پوری نماز میں جہر کے ساتھ بائیس دفعہ اللہ اکبر کہا (اس میں تکبیر تحریمہ اور قعدۂ اولیٰ سے اٹھتے وقت کی تکبیر بھی شامل ہے) میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ یہ صاحب احمق معلوم ہوتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا عکرمہ تم سے تعجب ہے (تم کو معلوم نہیں کہ) یہ تو حضور پر نور ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ (بخاری)

---

۱۰۵۷/۹ وَعَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ اِبْهَامَاهُ تُحَاذِي شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَلِاَبِي دَاوٗدَ مِثْلُهٗ عَنْهُ وَرَوَى الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَالدَّارُقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي سُنَنِهٖ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهٗ وَقَالَ الْحَاكِمُ اِسْنَادُهٗ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ لَا اَعْلَمُ لَهٗ عِلَّةً وَفِي رِوَايَةٍ لِاَبِي دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ وَالطَّبْرَانِيِّ وَالدَّارُقُطْنِيِّ وَمُسْلِمٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ اُذُنَيْهِ۔

حضرت عبدالجبار بن وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو یہاں تک اٹھاتے کہ ہاتھوں کے انگوٹھے دونوں کانوں کی لوئیوں کے مقابل ہوجاتے اس کی روایت نسائی نے کی ہے۔ اور ابوداؤد کی روایت بھی انہیں سے اسی طرح ہے اور حاکم نے مستدرک میں اور دارقطنی نے اور بیہقی نے سنن میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ اس حدیث کے اسناد بخاری اور مسلم کی شرط کے موافق ہیں۔ اس لیے صحیح ہیں اور حاکم نے یہ بھی کہا ہے کہ میں نے اس میں کوئی علت نہیں پائی اور ابوداؤد کی ایک روایت ہے نسائی، طبرانی، دارقطنی اور مسلم میں وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز شروع فرماتے وقت اپنے ہاتھوں کو دونوں کانوں کے مقابل اٹھاتے دیکھا ہے۔

---

۱۰۵۸/۱۰ وَعَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ كُنْتُ قُدَّامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَاَيْتُ اِبْطَيْهِ۔

حضرت بشیر بن نہیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں (تکبیر تحریمہ کے وقت) نبی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہوتا تو آپ کے دونوں بغلوں کو دیکھ سکتا تھا) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے تھے) (ابوداؤد اور نسائی)

۱۰۵۹ وَعَنْ وَّآئِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ اَبْصَرَ
۱۱
النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذٰى اِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَّهٗ يَرْفَعُ اِبْهَامَيْهِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دونوں کندھوں کے سامنے اس طرح اٹھائے کہ دونوں انگوٹھوں کو دونوں کانوں کے مقابل کیا اور اس کے بعد آپ نے اللہ اکبر فرمایا (ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (تکبیر تحریمہ کہنے کے قبل) اپنے دونوں انگوٹھوں کو دونوں کانوں کی لَوکیوں تک اٹھاتے تھے۔

ف: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز شروع کرتے وقت تکبیر تحریمہ کہنے سے قبل اپنے ہاتھوں کے انگوٹھوں کو کانوں کی لَوکیوں کے مقابل رکھا جائے، پھر اس کے بعد اللہ اکبر کہے اور حنفی مذہب یہی ہے (اشعۃ اللمعات)

۱۰۶۰ وَعَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِىِّ قَالَ كَانَ
۱۲
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو روبہ قبلہ ہوکر اپنے دونوں ہاتھوں کو (کانوں تک) اٹھاتے پھر اللہ اکبر فرماتے (ابن ماجہ)

ف: تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھانے کا حکم مردوں سے متعلق ہے، اس کے برخلاف عورتیں نماز کی نیت کرکے اللہ اکبر کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھے تک اٹھادیں، لیکن ہاتھ دوپٹے سے باہر نہ نکالیں (طحطاوی)

۱۰۶۱ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ
۱۳
النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَ اِبْهَامَاهُ حِذَآءَ اُذُنَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ رَاهُوْيَهْ وَالدَّارُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اس قدر بلند فرماتے کہ دونوں انگوٹھے دونوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قُطْنِيُّ فِيْ سُنَنِهٖ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَرَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ فِيْهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ نَحْوَهٗ۔

کانوں کے مقابل ہو جاتے تھے (اس کی روایت (امام احمد اور اسحاق ابن راہویہ نے کی ہے اور دار قطنی نے اپنی سنن میں اور ابن ابی شیبہ نے بھی اس کی روایت کی ہے اور دار قطنی کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (تکبیر تحریمہ کے سوا پوری نماز میں) پھر دوبارہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے (اور طحاوی، بخاری اور مسلم نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۶۲/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ اُذُنَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةِ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ۔

حضرت عبد العزیز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ نماز کے شروع میں پہلی تکبیر کے وقت (جس کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں) اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے مقابل اٹھایا کرتے اور تکبیر تحریمہ کے سوا پوری نماز میں پھر ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے (اس کی روایت امام محمد نے کی ہے)

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ قَالَ صَاحِبُ الْكَنْزِ الْمَدْفُوْنِ وَالْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ فِيْهِ الْاِسْتِدْلَالُ عَلٰى تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْاِنْتِقَالَاتِ۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے "كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ" یعنی تم اپنے ہاتھوں کو روکو اور نماز کے پابند ہو جاؤ' صاحب الکنز المدفون والفلک المشحون نے کہا ہے کہ اس قول باری تعالیٰ میں اس بات کی دلیل ہے کہ شروع نماز کی تکبیر تحریمہ کے سوا پوری نماز میں تکبیرات انتقالات کے وقت رفع یدین (یعنی کانوں تک ہاتھ اٹھانے کو) ترک کیا جائے (تاکہ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ کے حکم کی تکمیل ہو) ۱۲

۱۰۶۳/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَقَالَ الْعَلَّامَةُ الْهَاشِمُ الْمَدَنِيُّ فِيْ كَشْفِ الرَّيْنِ عَنْ مَسْأَلَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ اَنَّ اِسْنَادَ النَّسَائِيِّ عَلٰى شَرْطِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں (نماز پڑھ کر) تم لوگوں کو بتلائے دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز پڑھنا کیسا تھا؟ یہ کہہ کر آپ (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو صرف ایک ہی دفعہ (تکبیر تحریمہ کے لیے) اٹھایا پھر آپ نے (پوری نماز میں) رفع یدین کا اعادہ نہیں فرمایا اور ایک دوسری روایت میں ہے

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

الشَّیْخَیْنِ۔

کہ آپ نے (تکبیر تحریمہ کے سوا) رفع یدین نہیں کیا۔ (نسائی) اور علامہ ہاشم مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "کشف الرین عن مسئلۃ رفع الیدین" میں لکھا ہے کہ نسائی کی مذکورہ حدیث کی سند بخاری اور مسلم کی شرط کے موافق ہے اس لیے نسائی کی یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حدیثوں کی طرح صحیح ہے۔

۱۰۶۴ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ[16] اَلَا اُصَلِّیْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً مَّعَ تَكْبِيْرِ الْاِفْتِتَاحِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَآئِيُّ)

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز نہ پڑھا دوں ؟ حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں یہ کہہ کر نماز پڑھائی تو ایک ہی دفعہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھائے (پھر پوری نماز میں انھوں نے رفع یدین نہیں کیا) (ترمذی ، ابوداؤد و نسائی)

۱۰۶۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ[17] اَلَا اُصَلِّیْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّبِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ایک مرتبہ لوگوں سے فرمایا (آؤ) میں تم لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز پڑھوں (یعنی تمھیں عملی طور پر دکھا دوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع یدین کے بارے میں کیا کرتے تھے) پھر آپ نے نماز پڑھی اور پہلی مرتبہ (صرف تکبیر تحریمہ کے وقت) ہاتھ اٹھائے۔ اس کے بعد پوری نماز میں پھر رفع یدین نہیں کیا) (ترمذی) اور ترمذی نے کہا ہے کہ اس باب میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے اور ترمذی نے یہ بھی کہا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث حسن ہے۔ کئی صحابہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم رفع یدین نہ کرنے کے قائل ہیں نیز سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے اور یہی حنفی مذہب ہے)

۱۰۶۶ وَعَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ[18] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ.

(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم (شروع نماز میں) تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھایا کرتے تھے پھر باقی نماز میں رفع یدین کا اعادہ نہیں فرماتے تھے (طحاوی)

۱۰۶۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ رَافِعِيْنَ اَيْدِيَكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ.
۱۹

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ایک بار) ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تم لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ (درمیان نماز میں) رفع یدین کر کے اپنے ہاتھوں کو شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح (بار بار ہلاتے رہتے ہو (ایسا مت کرو) اور نماز میں سکون اور اطمینان سے رہا کرو (مسلم)

ف۱: جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث جس کی روایت مسلم نے کی ہے اس کے آخر میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ" (نماز میں سکون اور اطمینان سے رہا کرو)

اس ارشاد گرامی سے یہ مقصود ہے کہ درمیان نماز میں ایسا عمل نہ کیا جائے جس سے نماز کے سکون و اطمینان میں خلل ہوتا ہو اس لیے ہر وہ عمل جس سے نماز کے سکون میں خلل ہوتا ہو ممنوع ہوگا اور ظاہر ہے کہ درمیان نماز میں بار بار رفع یدین سے نماز کے سکون و اطمینان میں خلل واقع ہوتا ہے اس وجہ سے اس حدیث میں درمیان نماز میں رفع یدین سے منع کیا گیا ہے۔

ف۲: اسی مذکور الصدر حدیث میں ارشاد ہوا ہے: "مَالِيْ اَرَاكُمْ رَافِعِيْنَ اَيْدِيَكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ"

(کیا وجہ ہے کہ میں تم لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ (درمیان نماز میں رفع یدین کرکے) اپنے ہاتھوں کو شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح بار بار ہلاتے رہتے ہو، (ایسا مت کرو) اور نماز میں سکون و اطمینان سے رہا کرو)۔

حدیث کے ان الفاظ سے درمیان نماز میں رفع یدین کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ اس کے برعکس وہ حضرات جن کے پاس درمیان نماز میں رفع یدین جائز ہے انھوں نے مَالِيْ اَرَاكُمْ رَافِعِيْنَ اَيْدِيَكُمْ الخ سے قعدہ میں سلام پھیرتے وقت ہاتھ ہلا کر اشارہ کرنا مراد لیا ہے جس پر بعض لوگوں کا عمل تھا۔ حالانکہ جس حدیث میں سلام پھیرتے وقت ہاتھ ہلا کر اشارہ کرنے سے منع کیا گیا۔ وہ دوسری حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

مَا بَالُ ہٰؤُلَاۗءِ یُوْمُوْنَ بِاَیْدِیْہِمْ کَاَنَّہَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اِنَّمَا یَکْفِیْ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّضَعَ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ ثُمَّ یُسَلِّمُ عَلٰی اَخِیْہِ مِنْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَمِنْ عَنْ شِمَالِہٖ۔

(ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو شریر گھوڑوں کی دُموں کی طرح ہلا ہلا کر اشارہ کرتے ہیں، ان کو چاہیئے کہ ہاتھوں کو اپنی رانوں پر رکھیں پھر سیدھے اور بائیں جانب اپنے بھائی کو سلام کریں)۔

یہی وہ حدیث ہے جس سے قعدہ میں بوقت سلام ہاتھوں کو ہلا کر اشارہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ان دونوں حدیثوں کے تقابل سے حسب ذیل باتیں واضح ہوتی ہیں:۔

صدر کی پہلی حدیث کے یہ الفاظ ہیں "مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْنَ اَیْدِیَکُمْ کَاَنَّہَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ"

اس حدیث کے الفاظ "رَافِعِیْنَ اَیْدِیَکُمْ اور اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ درمیان نماز میں رفع یدین نہ کیا جائے کیوں کہ درمیان نماز میں بار بار رفع یدین سے نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔

اس حدیث کے ان ہر دو جملوں سے یہ بات بھی بخوبی واضح ہوتی ہے کہ رفع یدین کی ممانعت کا تعلق درمیان نماز سے ہے نہ کہ آخر نماز سے اگر اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ کے حکم کو نماز کے آخری حصہ سلام کے وقت سے متعلق کیا جائے جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے تو "اُسْکُنُوْا" کا حکم بے محل ہو جائے گا کیوں کہ سلام سے تو نماز ہی ختم ہو جاتی ہے اور نماز ختم ہو جانے کے بعد سکون و اطمینان سے رہنے کا کیا موقع ہے اس لیے یہ ضروری ہے کہ صدر کی حدیث جس میں اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ مذکور ہے اس حدیث کو درمیان نماز میں رفع یدین کی ممانعت ہی سے متعلق کیا جائے

اس کے برخلاف دوسری حدیث میں "رَافِعِیْنَ اَیْدِیَکُمْ" کی بجائے "یُوْمُوْنَ بِاَیْدِیْہِمْ" کے الفاظ ہیں جس کے معنی ہاتھوں سے اشارہ کرنے کے ہیں اور اسی طرح دوسری حدیث کے آخر میں "اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ کی بجائے "اِنَّمَا یَکْفِیْ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّضَعَ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ الخ کے الفاظ ہیں جس کے معنی ہیں ہاتھوں کو اپنے رانوں پر رکھ کر سلام کیا جائے

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں حدیثیں اپنے اپنے الفاظ اور معانی کے لحاظ سے بالکل جُدا ہیں۔ صدر کی پہلی حدیث کا تعلق بالکلیہ درمیان نماز میں رفع یدین کی ممانعت سے ہے اور دوسری حدیث کا تعلق بوقت سلام قعدہ میں ہاتھوں کو ہلا کر اشارہ کرنے کی ممانعت سے ہے، دونوں حدیثوں کے اس تقابل سے یہ واضح ہو گیا کہ ہر دو حدیثیں اپنے اپنے موقع کے لحاظ سے علیحدہ ہیں اور دونوں کا حکم جدا جدا ہے اور اس طرح ایک حدیث کے حکم کو دوسری حدیث کے حکم سے متعلق کرنا قیاس مع الفارق ہے جو کسی حیثیت سے درست نہیں (مرقات) ۱۲

شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مشہور زمانہ فتاویٰ، فتاویٰ رضویہ ج ۲ صفحہ ۵

مطبوعہ مرادآباد انڈیا) پر فرماتے ہیں کہ اصول کا قاعدہ متفق علیہا ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے، نہ خصوص سبب کا۔ اور خاطر مبیح پر مقدم ہے۔ ہمارے آئمۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے احادیث ترک پر عمل فرمایا۔ حنفیہ کو اس کی تقلید چاہیے۔ شافعیہ وغیرھم اپنے آئمہ رحمہم اللہ کی پیروی کریں۔ کوئی محل نزاع نہیں ہاں! وہ حضرات کہ تقلید آئمۂ دین کو شرک وحرام جانتے ہیں اور بآنکہ علمائے متقلدین کا کلام سمجھنے کی لیاقت نصیب اعدا۔ اپنے لیے منصب اجتہاد مانتے اور خواہی نخواہی تفریق کلمۂ مسلمین واثارت فتنہ بین المؤمنین کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ اسی کو اپنا ذریعۂ شہرت وناموری سمجھتے ہیں۔ ان کے راستے سے مسلمانوں کو بہت دور رہنا چاہیے۔ مانا کہ احادیث رفع ہی مرجح ہوں۔ تاہم رفع یدین کسی کے نزدیک واجب نہیں۔ غایت درجہ اگر ٹھہرے گا تو ایک امر مستحب ٹھہرے گا۔ کہ کیا تو اچھا، نہ کیا تو کچھ برائی نہیں، مگر مسلمانوں میں فتنہ اٹھانا، دوگروہ کردینا، نماز کے مقدمے انگریزی گورنمنٹ تک پہنچانا شاید اہم واجبات سے ہوگا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے" وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ" فتنہ قتل سے بھی سخت تر ہے۔" خود ان صاحبوں میں بہت لوگ صدہا گناہ کبیرہ کے کرتے ہوں گے۔ انہیں نہ چھوڑنا اور رفع یدین نہ کرنے پر ایسی شورشیں کرنا کچھ بھلا معلوم ہوتا ہو گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہدایت فرمائے۔ آمین۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

۱۰۶۸/۲۰ وَفِي مُسْنَدِ اِمَامِنَا اَبِي حَنِيفَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالْاَوْزَاعِيُّ فِي دَارِ الْحَنَاطِيْنِ بِمَكَّةَ فَقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ لِاَبِي حَنِيْفَةَ مَا بَالُكُمْ لَا تَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَكُمْ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ فَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لِاَجْلِ اَنَّهُ لَمْ يَصِحَّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْءٌ قَالَ كَيْفَ لَا يَصِحُّ وَقَدْ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَعِنْدَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَلَا يَعُوْدُ لِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت سفیان کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ کی گیہوں کی منڈی میں امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی رحمہما اللہ تعالیٰ اکٹھے ہوئے، اس وقت امام اوزاعی نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ آپ لوگ نماز میں رکوع کے وقت اور رکوع سے اُٹھتے وقت کس وجہ سے رفع یدین نہیں کرتے؟ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس وجہ سے رفع یدین نہیں کرتے کہ اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی صحیح روایت ثابت نہیں ہوئی ہے۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ حالانکہ امام زہری نے مجھ سے حدیث بیان کی اور زہری سالم سے روایت کرتے ہیں اور سالم اپنے والد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو (تکبیر تحریمہ کے لیے) دونوں ہاتھوں کو اٹھایا کرتے تھے

www.waseemziyai.com

الْاَوْزَاعِیُّ اُحَدِّثُكَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَتَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْحَنِيْفَةَ كَانَ حَمَّادٌ اَفْقَهَ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ اَفْقَهَ مِنْ سَالِمٍ وَّعَلْقَمَةُ لَيْسَ بِدُوْنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْفِقْهِ وَاِنْ كَانَتْ لِابْنِ عُمَرَ صُحْبَةٌ وَّلَهٗ فَضْلُ صُحْبَةٍ فَالْاَسْوَدُ لَهٗ فَضْلٌ كَثِيْرٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَكَتَ الْاَوْزَاعِيُّ۔

اور رکوع کو جاتے وقت رفع یدین کرتے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی رفع یدین کرتے تھے (امام اوزاعی کے جواب میں) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حدیث بیان کی ہے ہم سے حماد نے اور حماد بیان کرتے ہیں ابراہیم سے اور ابراہیم روایت کرتے ہیں علقمہ اور اسود سے اور یہ دونوں ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شروع نماز میں تو (تکبیر تحریمہ کے لیے) ہاتھ اٹھاتے تھے (پھر باقی نماز میں) رفع یدین کا اعادہ نہیں فرماتے تھے۔ امام اوزاعی نے کہا کہ میں آپ کو حدیث سنا رہا ہوں زہری سے اور زہری روایت کرتے ہیں سالم سے اور سالم روایت کرتے ہیں اپنے والد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ اور آپ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی مجھ سے حماد نے اور وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم سے امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ حماد زہری سے زیادہ فقیہ ہیں اور ابراہیم سالم سے زیادہ فقیہ ہیں اور علقمہ فقہ میں ابن عمر سے کم نہ تھے۔ اگرچہ ابن عمر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف صحبت حاصل ہے اور ان کے لیے صحابی ہونے کی فضیلت ہے۔ اب رہے اسود تو ان کے بھی بہت سے فضائل ہیں اور عبد اللہ بن مسعود تو عبد اللہ بن مسعود ہی ہیں ان کا کیا کہنا یہ سن کر امام اوزاعی نے سکوت اختیار فرمایا (اس کی روایت سفیان بن عیینہ نے ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی مسند میں کی ہے۔

۱۰۷۹ وَعَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ [۲۱] ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ يَكُنْ يَّرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَقَالَ فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ ثُمَّ قَدْ تَرَكَ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی ہے حضرت ابن عمر تکبیر اولیٰ یعنی تکبیر تحریمہ کے سوا پوری نماز میں کہیں بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے (اس کی روایت طحاوی نے کی ہے) اور طحاوی نے کہا ہے کہ یہی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ نَسْخُ مَا قَدْ رَاٰى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ۔

کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا پھر خود انھوں نے رفع یدین کو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ترک کر دیا۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رفع یدین کو ترک کرنا اس وجہ سے ہے کہ جس رفع یدین کو انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا تھا اس کا منسوخ ہونا ان کے پاس ثابت ہے اور رفع یدین کے منسوخ ہونے کی دلیل ان کے پاس قائم ہو چکی ہے (ورنہ وہ رفع یدین کو درمیان نماز میں کبھی ترک نہ کرتے)

وَقَالَ الْعَلَّامَةُ الْعَيْنِيُّ وَالَّذِيْ يَحْتَجُّ بِهِ الْخَصْمُ مِنَ الرَّفْعِ مَحْمُوْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ فِيْ اِبْتِدَاءِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ وَالدَّلِيْلُ عَلَيْهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَاٰى رَجُلًا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ رَفْعِ رَاْسِهٖ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ هٰذَا شَيْءٌ فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَرَكَهٗ۔

اور علامہ عینی نے کہا۔ ہے کہ جس رفع یدین کے متعلق رفع یدین کے قائلین دلیل دلاتے ہیں وہ اس بات پر محمول ہے کہ رفع یدین پر عمل ابتداء اسلام میں ہوتا تھا پھر منسوخ ہو گیا اور رفع یدین منسوخ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کر رہا ہے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی رفع یدین کر رہا ہے تو اس سے حضرت عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ رکوع کو جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین مت کیا کر، یہ ایسی چیز ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے کیا کرتے تھے اور پھر اس کو ترک فرما دیا۔

۱۰۷۰/۲۲ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الطَّحَاوِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور پھر (پوری نماز میں) رفع یدین کا اعادہ نہیں کرتے تھے (اس کی روایت طحاوی اور بیہقی نے کی ہے اور طحاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے)

۱۰۷۱/۲۳ وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ

حضرت عاصم بن کلیب جرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَنْ اَبِيْهِ وَ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى الَّتِيْ يُفْتَتَحُ بِهَا الصَّلٰوةُ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ۔

والد سے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلامذہ سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ صرف پہلی تکبیر میں جس سے نماز شروع کی جاتی ہے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے پھر اس کے بعد باقی نماز کے کسی حصہ میں رفع یدین نہیں کرتے تھے (اس کی روایت امام محمد اور طحاوی اور ابن ابی شیبہ نے کی ہے۔

وَقَالَ الْعَلَّامَةُ الْعَيْنِيُّ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ ثُمَّ قَالَ وَلَا يَجُوْزُ لِعَلِيٍّ اَنْ يَّرٰى ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَتْرُكُ هُوَ ذٰلِكَ اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ الرَّفْعِ فِيْ غَيْرِ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ۔

اور علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور مسلم کی شرط کے موافق ہے) اور علامہ عینی نے یہ بھی کہا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے سوا باقی پوری نماز میں رفع یدین کا منسوخ ہونا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ثابت ہو چکا تھا جب ہی تو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھنے کے باوجود پھر بھی تکبیر تحریمہ کے سوا باقی پوری نماز میں رفع یدین کو ترک فرمایا اگر رفع یدین کا منسوخ ہونا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ثابت نہ ہوتا تو آپ خود اپنی طرف سے رفع یدین ہرگز ترک نہ کرتے۔

---

۱۰۷۲ / ۲۴ وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمْ يَرْفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ اِلَّا عِنْدَ اسْتِفْتَاحِ الصَّلٰوةِ۔

(رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ)

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اور پھر حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ بھی نماز پڑھی ہے یہ تینوں حضرات رفع یدین شروع نماز میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی کیا کرتے تھے اور باقی پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے) (اس کی روایت دارقطنی اور ابن عدی نے کی ہے)

---

۱۰۷۳ / ۲۵ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِي الْاِفْتِتَاحِ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ شروع نماز میں صرف تکبیر تحریمہ کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

۱۰۷۴/۲۶ وَعَنْهُ قَالَ لَا تَرْفَعُ يَدَيْكَ فِي شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُوْلٰى رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّا وَالْآثَارِ۔

۱۰۷۵/۲۷ وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ لَمْ يَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَّا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَحَفِظَ هٰذَا مِنْهُ وَلَمْ يَحْفَظْهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَّأَصْحَابُهُ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ أَحَدٍ مِّنْهُمْ إِنَّمَا كَانُوا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي بَدْءِ الصَّلٰوةِ حِينَ يُكَبِّرُونَ۔

(رَوَاهُ مُحَمَّدٌ)

وقت ہی ہاتھ اٹھائے تھے پھر اس کے بعد نماز کے کسی حصہ میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ (طحاوی)

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد نماز کے کسی حصہ میں رفع یدین مت کیا کرو۔ اس کی روایت امام محمد نے موطا اور الآثار میں کی ہے)

حضرت حصین بن عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اور عمرو بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ایک دفعہ) حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے۔ عمرو نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت علقمہ بن وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی ہے کہ ان کے والد وائل حضرمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو انھوں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین فرمایا اور اسی طرح رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی رفع یدین فرمایا (یہ سُن کر) ابراہیم نخعی نے جواب دیا کہ (وائل حضرمی جو کہہ رہے ہیں) بس اس کو نہیں جانتا معلوم ہوتا ہے کہ وائل حضرمی نے صرف اسی ایک دن کی نمازوں میں (جب کہ وہ خدمت اقدس میں وفد بن کر حضر موت سے حاضر ہوئے تھے) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (درمیان نماز میں) رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا اور اسی کو انھوں نے یاد رکھ لیا لیکن ابن مسعود اور دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم (جو ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر رہ کر) شریک نماز ہوتے تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رفع یدین کرنا ہمیشہ کا واقعہ نہ ہونے کی وجہ سے اس (ایک دن کی نمازوں کے رفع یدین کو یاد نہ رکھا (حضرت ابراہیم نخعی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ) اسی لیے میں نے ان حضرات میں سے کسی ایک سے بھی یہ نہیں سنا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (درمیان نماز میں ) رفع یدین کرتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ ان سب حضرات کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ شروع نماز میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرتے تھے (اس کے سوا باقی نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے ) اس کی روایت امام محمد نے موطا میں کی ہے )

---

۱۰۷۶/۲۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَمَوْتَ فَإِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَغَضِبَ وَقَالَ رَآهُ هُوَ وَلَمْ يَرَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَّلَا أَصْحَابُهُ ۔

(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں حضرموت کی مسجد میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کر رہے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے قبل رفع یدین کیا کرتے تھے اور رکوع کے بعد بھی رفع یدین کیا کرتے تھے۔ میں نے اس واقعہ کا تذکرہ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کیا تو انھوں نے غصہ میں آکر فرمایا کیا وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی رفع یدین کرتے دیکھا ہے؟ اور اس کو ابن مسعود اور ان کے ساتھی دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نہیں دیکھا (کیا یہ قرین قیاس ہے؟) اس کی روایت طحاوی نے کی ہے

۱۰۷۷/۲۹ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ حَدِيثُ وَائِلٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ إِنْ كَانَ وَائِلٌ رَآهُ مَرَّةً يَّفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَدْ رَآهُ عَبْدُ اللهِ خَمْسِينَ مَرَّةً لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ ۔

(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بیان کی کہ حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین فرماتے ہوئے دیکھا ہے (یہ سن کر) حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے فرمایا کہ اگر حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک دفعہ (قبل رکوع اور بعد رکوع ) رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بچاس مرتبہ دیکھا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (قبل رکوع اور بعد رکوع) رفع یدین نہیں کرتے تھے (اس کی روایت طحاوی نے کی ہے)

ف: واضح ہو کہ یہاں رفع یدین سے متعلق دو طرح کی حدیثیں آتی ہیں۔ ایک وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جس میں مذکور ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبل رکوع اور بعد رکوع رفع یدین فرماتے تھے اور دوسری حدیث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے جس میں مذکور ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبل رکوع اور بعد رکوع رفع یدین نہیں فرماتے تھے اس طرح رفع یدین سے متعلق احادیث میں تعارض پایا جاتا ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ رفع یدین کے بارے میں اُن احادیث کو ترجیح حاصل ہے جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں جن میں قبل رکوع اور بعد رکوع حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رفع یدین ثابت نہیں ہے۔ حضرت وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفد بن کر حضر موت سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے اور آپ کو صرف چند دن صحبت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا موقع ملا۔ اس کے برخلاف حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ صحبت بابرکت میں اس طرح حاضر رہتے تھے کہ اجنبی حضرات آپ کی اس حاضر باشی کی وجہ آپ کو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت میں شمار کرنے لگے تھے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، صحبت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لحاظ سے حضرت وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ قدیم ہیں اس لیے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث کو حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیثوں پر ترجیح حاصل ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیثیں اس لیے بھی قابل ترجیح ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا شمار جیسا کہ ابھی ذکر کیا جا چکا ہے ان جلیل القدر مہاجرین صحابہ میں ہے جو سفر و حضر میں ہمیشہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں حاضر رہتے تھے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس تقرب کے سبب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے جس کو خود صاحب مشکوٰۃ نے اپنے رسالہ "الاکمال فی اسماء الرجال" میں ذکر کیا "رَضِيْتُ لِاُمَّتِيْ مَا رَضِيَ بِهَا ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ" (میری امت کے لیے ام عبد یعنی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جن باتوں کو پسند کریں مجھے بھی وہ باتیں پسند ہیں) یہی وہ امتیاز ہے جس کی بناء پر امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے مقابلہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افعال کو زیادہ سمجھنے والے ہیں۔ اسی وجہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی حدیثوں کو حضرت وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیثوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

پر ترجیح حاصل ہے (شرح معانی الآثار)

۱۰۷۸/۳۰ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلٰوةِ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ۔
رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو سیدھے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیتے تھے۔ (النسائی)

۱۰۷۹/۳۱ وَعَنْ قُبَيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت قبیصہ بن حلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد ہُلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہُلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے تھے تو اپنے بائیں ہاتھ کو سیدھے ہاتھ سے پکڑ لیتے تھے۔ (ترمذی اور ابن ماجہ)

۱۰۸۰/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ اُمِرْنَا اَنْ نُّعَجِّلَ اِفْطَارَنَا وَنُؤَخِّرَ سُحُوْرَنَا وَنَضَعَ اَيْمَانَنَا عَلٰى شَمَائِلِنَا فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ وَالطَّيَالِسِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حَجَرٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم پیغمبروں کی جماعت کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم افطار جلدی کریں اور سحر کرنے میں تاخیر کریں اور نماز میں اپنے سیدھے ہاتھوں کو اپنے بائیں ہاتھوں پر رکھیں (اس کی روایت طبرانی نے سند صحیح سے کی ہے اور طیالسی نے بھی اس کی روایت کی ہے) اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے۔

۱۰۸۱/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاضِعٌ يَدِيَ الْيُسْرٰى عَلَى الْيُمْنٰى فَاَخَذَ بِيَدِيَ الْيُمْنٰى فَوَضَعَهَا عَلَى الْيُسْرٰى
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَآئِيُّ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے اور میں نماز میں بائیں ہاتھ کو سیدھے ہاتھ پر رکھے ہوئے تھا تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سیدھے ہاتھ کو پکڑ کر بائیں ہاتھ پر رکھ دیا (ابن ماجہ اور نسائی)

۱۰۸۲/۳۴ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِّلنَّسَائِيِّ عَنْ وَّآئِلِ بْنِ حَجَرٍ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّيْ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِاُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ۔

روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں) لوگوں کو حکم تھا کہ وہ نماز میں اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا کریں (اس کی روایت بخاری نے کی ہے) اور نسائی کی ایک روایت میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے (دل میں) یہ بات ٹھان لی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ضرور دیکھوں گا کہ آپ کس طرح نماز ادا فرماتے ہیں؟ چنانچہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر فرمایا پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھایا اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سیدھے ہاتھ (کی ہتھیلی کو) بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھ کر سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور چھنگلیا سے (حلقہ بناکر) بائیں ہاتھ کے پہونچے کو (اس طرح) پکڑ لیا کہ (سیدھے ہاتھ کی باقی تین انگلیاں بائیں ہاتھ کے) پہونچے کے بالائی حصہ یعنی کلائی پر تھیں۔

ف: واضح ہو کہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کے متعلق حنفی مذہب میں تین قول ہیں۔ ایک یہ ہے کہ پہلے اللہ اکبر کہے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے جیسا کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورۃ الصدر حدیث سے معلوم ہوتا ہے جس کی روایت نسائی نے کی ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ اور رفع یدین ساتھ ساتھ کئے جائیں، جیسا کہ حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری حدیث سے ثابت ہے جس کی روایت امام احمد، ابوداؤد اور بیہقی نے کی ہے اس قول کو خانیہ، خلاصہ، تحفہ، بدائع، محیط، قدوری، اور قاضی خان نے اختیار کیا ہے اور بقالی نے اس دوسرے قول کو جمیع احناف کی طرف منسوب کیا ہے اور حلبہ نے اسی کو مفتیٰ بہ قرار دیا ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے پھر اللہ اکبر کہے اور یہ ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے جس کی روایت امام بخاری نے کی ہے۔ نیز ابن ماجہ، ابوداؤد ترمذی اور نسائی سے بھی اس حدیث کی روایت ہے۔ مجمع نے اس قول کو امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ سے منسوب کیا ہے اور مبسوط میں لکھا ہے کہ اس تیسرے قول کو اکثر فقہائے احناف نے اختیار کیا ہے اور غایۃ البیان نے بھی اس قول کو جمہور علماء احناف کی طرف منسوب کیا ہے اور صاحب ہدایہ کے پاس یہی تیسرا قول مفتیٰ بہ ہے (رد المحتار، عمدۃ الرعایۃ)

ف: نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھنے کے بارے میں جو حدیثیں آئی ہیں وہ تین طرح کی ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایک[1] حدیث میں ہاتھ کو ہاتھ سے پکڑنے کا ذکر ہے۔ اور دوسری[2] حدیث میں ہاتھ کو ہاتھ پر رکھنے کا ذکر ہے اور تیسری حدیث میں ہاتھ کو پہونچے کے بالائی حصہ یعنی کلائی پر رکھنے کا ذکر ہے۔

واضح رہے کہ جب کبھی کسی مسئلہ میں مختلف حدیثیں آتی ہیں جس سے ان میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہو تو اصولیین کا قاعدہ یہ ہے کہ جہاں تک ہوسکے ایسی کوشش کی جائے کہ ان جملہ مختلف احادیث پر عمل ہوسکے اور ان میں سے کوئی حدیث چھوٹنے نہ پائے۔

اسی قاعدے کے پیش نظر ہمارے فقہاء نے تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھنے کے بارے میں جو مختلف احادیث آئی ہیں ان سب پر اس طرح عمل کیا ہے کہ ان میں سے کوئی حدیث بھی چھوٹنے نہیں پاتی۔ اسی لیے انھوں نے فرمایا ہے کہ اس بارے میں سنت یہ ہے کہ سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں کے ہتھیلی کی پشت پر رکھے اور سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور چھنگلی سے حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کے پہونچے کو اس طرح پکڑ لے کہ باقی تین انگلیاں بائیں پہونچے کے بالائی حصہ یعنی کلائی پر رہیں۔

اس سے یہ صادق آتا ہے کہ نمازی نے اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا ہے اور اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں کلائی پر بھی رکھا ہے اور اپنے بائیں ہاتھ کو سیدھے ہاتھ سے پکڑ لیا ہے، اس طرح نمازی نے ہاتھ باندھنے سے متعلق جملہ مختلف حدیثوں پر عمل کیا ہے۔ (حلبی، رد المحتار)

ف۳: نماز میں ہاتھ باندھنے کا یہ طریقہ مردوں سے متعلق ہے لیکن عورتیں داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھیں۔ (طحاوی)

۱۰۸۳ / ۳۵ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلٰى شِمَالِهِ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَفِي عُمْدَةِ الرِّعَايَةِ سَنَدُهُ جَيِّدٌ وَّرُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ كَذَا قَالَ الْحَافِظُ قَاسِمُ بْنُ قُطْلُوبُغَا وَالشَّيْخُ عَابِدُ السِّنْدِيُّ وَقَالَ الْعَلَّامَةُ أَبُو الطَّيِّبِ الْمَدَنِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ قَوِيٌّ مِّنْ حَيْثُ السَّنَدِ۔

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز میں سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے ہیں (اس کی روایت ابن ابی شیبہ نے کی ہے) اور عمدۃ الرعایۃ میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند جید ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ حافظ قاسم بن قطلوبغا اور شیخ عابد سندی نے بھی اسی طرح کہا ہے اور علامہ ابو الطیب المدنی نے کہا ہے کہ یہ حدیث سند کے اعتبار سے قوی ہے۔

۱۰۸۴ / ۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نماز میں ناف کے نیچے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھنا سنت ہے (اس کی روایت ابو داؤد، امام

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQMIL ISLAMIA ACADEMY

وَالدَّارُقُطْنِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ۔

احمد اور ابن ابی شیبہ، دارقطنی اور بیہقی نے کی ہے)

۱۰۸۵/۳۷ وَعَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخْعِیِّ اَنَّهٗ کَانَ یَضَعُ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِهِ الْیُسْرٰی تَحْتَ السُّرَّةِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِی الْاٰثَارِ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ وہ نماز میں ناف کے نیچے اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا کرتے تھے (اس کی روایت امام محمد نے الآثار میں کی ہے)

ف: نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد ناف کے نیچے ہاتھ رکھنے کا حکم مردوں سے متعلق ہے اس کے برخلاف عورتیں تکبیر تحریمہ کے بعد اپنے دونوں ہاتھ سینہ پر باندھ لیں (سعایۃ) ۱۲

۱۰۸۶/۳۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نماز میں قیام دراز ہو وہ نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے (اس کی روایت مسلم نے کی ہے)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں قیام کو طویل کرنا زیادہ رکعتوں کے پڑھنے سے افضل ہے جیسے ایک شخص رکعتیں کم پڑھتا ہے مگر زیادہ قرآن پڑھ کر قیام کو طویل کر رہا ہے تو ایسے شخص کی نماز اُس شخص کی نماز سے افضل ہے جو قیام میں قرآن کم پڑھتا ہو لیکن زیادہ رکعتیں ادا کرتا ہو۔ اس لیے کہ قیام میں قرآن کم پڑھا جاتا ہے لیکن زیادہ رکعتوں کے رکوع اور سجود میں زیادہ تسبیحات پڑھی جاتی ہیں اور ظاہر ہے کہ قرآن کو تسبیحات پر فضیلت حاصل ہے۔

طویل قیام کو رکعتوں کی کثرت پر اس لیے بھی فضیلت حاصل ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز تہجد میں آٹھ رکعات ادا فرماتے لیکن ان رکعتوں میں قرآن کی طویل ترین سورتیں تلاوت فرما کر قیام کو طویل فرمایا کرتے تھے۔ حنفی مذہب میں طویل قیام کی فضیلت ہی پر فتویٰ ہے۔

واضح رہے کہ زیادہ رکعتوں کے پڑھنے پر طویل قیام کو جو فضیلت حاصل ہے، اس کا تعلق نوافل سے ہے۔ اس کے برخلاف فرض نمازوں کے قیام، رکوع، اور سجود کو سنّت کے موافق ادا کرنا ہی افضل ہے (ملتقی، کنز، مرقات) ۱۲

اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں کہ حالت قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان صرف چار انگلیوں کا فاصلہ ہونا چاہیے یہی ادب اور یہی سنّت ہے۔ اور یہی ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے:

قَالَ فِیْ رَدِّ الْمُحْتَارِ یَنْبَغِیْ اَنْ تَکُوْنَ بَیْنَهُمَا مِقْدَارُ اَرْبَعِ اَصَابِعِ الْیَدِ لِاَنَّهٗ اَقْرَبُ اِلَى الْخُشُوْعِ هٰکَذَا رُوِیَ عَنْ اَبِیْ نَصْرِ الدَّبُوْسِیِّ اَنَّهٗ کَانَ یَفْعَلُهٗ کَذَا فِی الْکُبْرٰی ا۔ھ اَقُوْلُ بَلْ فِیْ نُوْرِ الْاِیْضَاحِ وَشَرْحِهٖ مَرَاقِی الْفَلَاحِ لِلْعَلَّامَةِ الشُّرُنْبُلَالِیْ یَسُنُّ تَفْرِیْجُ الْقَدَمَیْنِ فِی الْقِیَامِ قَدْرَ اَرْبَعِ اَصَابِعَ لِاَنَّهٗ اَقْرَبُ اِلَى الْخُشُوْعِ ا ھ قَالَ السَّیِّدُ الطَّحْطَاوِیُّ فِیْ حَاشِیَتِهٖ نَصَّ عَلَیْهِ فِیْ کِتَابِ الْاٰثَرِ عَنِ الْاِمَامِ وَلَمْ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

بحثٌ فیہ خلافًا۔ اھ

امام علامہ ابویوسف اردبیلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی کتاب الانوار میں کہ اجل معتمدات مذہب شافعی سے ہے اسی چار انگل فصل کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی۔ حَیْثُ قَالَ یُکْرَہُ اِلْصَاقُ الْقَدَمَیْنِ وَیُسْتَحَبُّ التَّفْرِیْقُ بَیْنَہُمَا بِقَدْرِ اَرْبَعِ اَصَابِعَ۔

(چار انگلیوں کی مقدار حالت قیام میں دونوں قدموں کو جدا رکھنا مستحب ہے اور ان کا ملانا مکروہ ہے)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ ایک ہاتھ کا فرق نہ کسی مذہب کی کتاب میں نظر سے گزرا۔ نہ کسی طرح قبول ہو سکتا ہے۔ کہ بداہتہ طرز روشن ادب وخشوع سے جدا ہے جن شافعیہ نے ایسا کیا غالباً کوئی عذر ہو گا۔ یا شاید ناواقفی کی بناء پر کہ مکہ معظمہ کا ہر متنفس تو عالم نہیں۔ اعتبار اقوال وافعال علماء کا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۸۷/۳۹ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَہْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَیْدٍ وَّ اَبُوْ اُسَیْدٍ وَّ سَہْلُ بْنُ سَعْدٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَۃَ فَذَکَرُوْا صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکَعَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ کَاَنَّہٗ قَابِضٌ عَلَیْہِمَا وَوَتَّرَ یَدَیْہِ فَنَحَّاہُمَا عَنْ جَنْبَیْہِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عباس بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ یہ چار صحابہ یعنی (ابوحمید، ابواسید سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک جگہ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا آپس میں تذکرہ کیا۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ میں تم میں سب سے بہتر جانتا ہوں (یہ کہہ کر آپ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رکوع کرنے کو اس طرح بیان کیا کہ) جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو آپ نے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر اس طرح رکھ دیئے گویا ان سے گھٹنوں کو پکڑے ہوئے ہیں اور ہاتھوں کو کھچی ہوئی کمان کی تانت کی طرح بنا کر ان کو پہلوؤں سے جدا رکھا۔ (ترمذی)

۱۰۸۸/۴۰ وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ اِنَّمَا السُّنَّۃُ الْاَخْذُ بِالرُّکَبِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلطَّبَرَانِیِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا بُنَیَّ اِذَا رَکَعْتَ فَضَعْ کَفَّیْکَ عَلٰی رُکْبَتَیْکَ وَفَرِّجْ بَیْنَ اَصَابِعِکَ وَارْفَعْ یَدَیْکَ عَنْ جَنْبَیْکَ۔

حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (نماز میں رکوع کے وقت) سنت یہ ہے کہ گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑ لیا جائے (اس کی روایت نسائی نے کی ہے) اور طبرانی کی ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بیٹے جب تم رکوع کرو تو دونوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ کر انگلیوں کو پھیلا دو اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جُدا رکھو۔

ف: رکوع کرنے کا یہ طریقہ مردوں سے متعلق ہے اس کے برخلاف عورتیں رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دیں اور دونوں بازو پہلوؤں سے خوب ملائے رکھیں اور دونوں پاؤں کے ٹخنے بالکل ملادیں (ردالمحتار، طحاوی)

۱۰۸۹/۴۱ وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَكَانَ اِذَا رَكَعَ سَوّٰى ظَهْرَهٗ حَتّٰى لَوْ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَآءُ لَاسْتَقَرَّ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت وابصۃ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ جب آپ رکوع فرماتے تو اپنی پشت مبارک کو اس قدر سیدھی رکھتے کہ اگر اس پر پانی ڈال دیا جاتا تو ٹھہر جاتا۔ (ابن ماجہ)

۱۰۹۰/۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَمُسْلِمٌ وَّابْنُ حِبَّانَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو سر مبارک کو نہ اُوپر اٹھاتے اور نہ نیچے جھکاتے بلکہ درمیانی حالت میں (پیٹھ کے برابر رکھتے) (اس کی روایت ابن ماجہ، ترمذی، مسلم اور ابن حبان نے کی ہے)

ف: فاضل بریلوی فرماتے ہیں رکوع میں قدر واجب تو اسی قدر ہے کہ سر جھکائے اور پیٹھ کو قدرے خم دے۔ مگر جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کا درجۂ کمال و طریقۂ اعتدال یہ ہے کہ پیشانی جھک کر گھٹنوں کے مقابل آجائے۔ اس قدر کے لیے سرین اٹھانے کی حاجت نہیں۔ تو قدر اعتدال سے جس قدر زائد ہوگا وہ عبث و بیجا میں داخل ہو جائے گا۔ فِي الْحَاشِيَةِ الشَّامِيَةِ فِيْ حَاشِيَةِ الْفَتَّالِ عَنِ الْبِرْجُنْدِيْ وَلَوْ كَانَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَنْبَغِيْ اَنْ تُحَاذِيَ جَبْهَتُهٗ قُدَّامَ رُكْبَتَيْهِ لِيَحْصُلَ الرُّكُوْعُ وَاِلَّا فَقَدْ عَلِمْتَ حُصُوْلَهٗ بِاَصْلِ طَاْطَاَةِ الرَّاْسِ اَيْ مَعَ انْحِنَاءِ الظَّهْرِ تَاَمَّلْ۔ انتهى۔

اور نماز میں جو ایسا فعل کیا جائے گا لا اقل ناپسند و مکروہ تنزیہی ہوگا۔ وفی الدر المختار ویکرہ ترک کل سنۃ انتھی۔ ملتقطا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۵۱۔

۱۰۹۱/۴۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَاِذَا سَجَدَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھایا کرتے تو فوراً سجدہ نہیں کرتے جب تک کہ اطمینان کے ساتھ سیدھے کھڑے نہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جَالِسًا وَّ كَانَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى.

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ہو جاتے تھے اور جب سجدہ کرنے اور سجدہ سے سر اٹھاتے تو فوراً دوسرا سجدہ نہیں کرتے تھے جب تک کہ (دونوں سجدوں کے درمیان سے) نہیں بیٹھ جاتے (اور جب دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھتے) تو اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے (اس کی روایت ابن ماجہ نے کی ہے)

۱۰۹۲/۴۳ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّاَبِيْ دَاوٗدَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ حُمَيْدٍ ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَيَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ رَاْسَهٗ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَسْجُدُ.

اور ابو داؤد میں ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو طویل حدیث مروی ہے (اس حدیث میں قومہ کے بعد سجدہ کرنے کا اس طرح ذکر ہے) کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (قومہ کے بعد) فوراً زمین پر سجدہ میں گر جاتے اور (سجدہ کی حالت میں) اپنے دونوں بازو دونوں پہلوؤں سے علیحدہ رکھتے اور اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کو اس طرح موڑتے کہ انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رہتا پھر سجدہ سے سر اٹھاتے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے پھر آپ اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاتے یہاں تک کہ ہر ہر ہڈی اچھی طرح اپنی اپنی جگہ قرار پا جاتی پھر دوسرا سجدہ فرماتے۔

وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهٗ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَخِذَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ.

اور ابو داؤد کی ایک دوسری روایت (جو ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے۔ اس میں سجدہ کی کیفیت میں یہ بھی اضافہ ہے) کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (سجدہ میں) سجدے سے فارغ ہونے تک اپنی رانوں کو کشادہ رکھتے اور شکم مبارک کے کسی حصّہ کو رانوں سے لگنے نہ دیتے۔

ف: سجدہ کا یہ طریقہ مردوں سے متعلق ہے لیکن عورتیں جب سجدے میں جائیں تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھیں پھر کانوں کے برابر ہاتھ رکھیں اور انگلیاں خوب ملا لیویں پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پیشانی رکھیں اور سجدے کے وقت پیشانی اور ناک دونوں زمین پر رکھ دیں اور ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھیں مگر پاؤں کھڑے نہ کریں بلکہ دہنی طرف کو پاؤں نکال دیں اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کریں کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور بازو دونوں پہلوؤں سے ملا دیویں اور دونوں بازو زمین پر رکھ دیں۔ (درمختار)

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا کہ حالت نماز میں ایک سجدہ فرض ہے یا دونوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

تو آپ نے فرمایا دونوں۔ کسی نے کہا کہ پہلا سجدہ فرض ہے دوسرا واجب۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا کہ تعجب ہے بلکہ نام پر افسوس۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ بلا مبالغہ دو سو کلمات علماء کرام سے اس کی سند میں پیش کر سکتا ہے جن ثابت ہو کہ مخالفین مسئلہ کو فقہ میں کس قدر غفلت ہے۔ مگر مسئلہ نہایت وضوح سے واضح ہے۔ اطالت موجب ملالت لہٰذا صرف دس نصوص صریحہ پر قناعت (ان دس میں سے ایک دو ہی بیان کی جاتی ہیں۔) نص اول۔

بحر الرائق میں کنز الدقائق کے قول ”فَرضُهَا التَّحرِيمَةُ وَالقِيَامُ وَالقِرَاءَةُ وَالرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ“ کی شرح میں فرمایا: اُرْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَالاِجْمَاعُ عَلٰی فَرضِيَّتِهِمَا وَرُكنِيَّتِهِمَا وَالمُرَادُ مِنَ السُّجُودِ السَّجدَتَانِ فَاَصلُهُ ثَابِتٌ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالاِجمَاعِ وَكَونُهُ مُثَنًّى فِي كُلِّ رَكعَةٍ بِالسُّنَّةِ وَالاِجمَاعِ۔

(ترجمہ: فرائض نماز میں تکبیر تحریمہ، قیام، قرآۃ، رکوع اور دونوں سجدے ہیں۔) اس عبارت کی شرح بحر الرائق میں فرمایا رکوع کرو اور سجدے کرو (یہ حکم قرآن ہے اور ان کے فرض و رکن ہونے پر اجماع ہے۔ اور سجود سے مراد دونوں سجدے ہیں۔ ان کی اصل کتاب، سنۃ اور اجماع سے ثابت ہے۔) نص ثانی

امام محمد محمد ابن امیر الحاج حلیہ شرح منیہ میں فرماتے ہیں: وَالخَامِسَةُ السَّجدَةُ اَی وَالفَرِيضَةُ الخَامِسَةُ مِنَ الفَرَائِضِ السِّتِّ المُشتَمِلِ عَلٰی فَرضِيَّتِهِمَا الصَّلٰوةُ السَّجدَةُ وَالاُولٰی السَّجدَتَانِ فِي كُلِّ رَكعَةٍ ثُمَّ اَصلُ السَّجدَةِ ثَابِتٌ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالاِجمَاعِ وَكَونُهُ مُثَنًّى فِي كُلِّ رَكعَةٍ بِالسُّنَّةِ وَالاِجمَاعِ وَلَا خِلَافَ فِي كَونِهِمَا مِنَ اَركَانِ الصَّلٰوةِ اَيضًا۔

یہاں تصریح ہے کہ فرضیت تو درکنار دونوں سجدے بالاجماع رکن نماز ہیں۔ فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۸

١٠٩٣ (٤٤) وَعَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهُ اِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَيْنَ كَفَّيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ وَاَبُو دَاؤدَ وَابْنُ اَبِي شَيْبَةَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو چہرۂ مبارک کو کہاں رکھتے تھے حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چہرہ کو سجدہ کی حالت میں) اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھا کرتے تھے (اس کی روایت ترمذی اور طحاوی نے کی ہے اور مسلم، ابوداؤد اور ابن ابی شیبہ نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

١٠٩٤ (٤٥) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ كَانَتْ يَدَاهُ حِيَالَ اُذُنَيْهِ رَوَاهُ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

الطَّحَاوِیُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْحٰقُ بْنُ رَاهْوَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةِ النَّسَائِیِّ ثُمَّ وَکَبَّرَ سَجَدَ فَکَانَتْ یَدَاهُ مِنْ اُذُنَیْهِ عَلَی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ اسْتَقْبَلَ بِهَا الصَّلٰوةَ۔

دونوں کانوں کے مقابل رہتے تھے (اس کی روایت طحاوی، عبدالرزاق اور اسحاق بن راہویہ نے کی ہے) اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ (قومہ کے بعد) پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ اکبر فرما کر سجدہ کیا تو سجدہ میں آپ کے دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے ایسے ہی مقابل تھے جیسا کہ شروع نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت آپ کے دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے مقابل رہتے تھے۔

۱۰۹۵ / ۴۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَضُ فِی الصَّلٰوةِ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ عَلَیْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں (دوسرے سجدے کے بعد جب دوسری یا چوتھی رکعت کے لیے اٹھتے تو زمین پر یا گھٹنوں پر ہاتھ ٹیکنے کے بغیر اور جلسۂ استراحت کئے بغیر) اپنے پاؤں کے پنجوں کے بل اٹھتے تھے (اس کی روایت ترمذی نے کی ہے اور کہا ہے کہ اسی پر اہل علم کا عمل ہے) (جلسۂ استراحت یہ ہے کہ پہلی رکعت کے دوسرے سجدے یا تیسری رکعت کے دوسرے سجدے سے فارغ ہونے کے بعد جب قیام کے لیے اٹھیں تو کچھ دیر بیٹھ کر اٹھیں اور یہ جلسۂ استراحت حنفی مذہب میں ثابت نہیں ہے (عمدۃ الرعایۃ)

ف: اس حدیث میں پاؤں کے پنجوں کے بل اٹھنے کا جو ذکر ہے وہ دوسرے سجدے کے بعد دوسری یا چوتھی رکعت کے قیام کے لئے اٹھنے سے متعلق ہے اور اس میں اٹھتے وقت ہاتھوں کو زمین یا زانو پر ٹیکنے کی اور جلسۂ استراحت کرنے کی ممانعت ہے اور یہی مذہب حنفی ہے لیکن ضعیف العمر یا کسی اور عذر کی وجہ سے ہاتھوں کو زمین یا زانو پر ٹیکنے کے بغیر اٹھنا ممکن نہ ہو تو جلسۂ استراحت کیے بغیر ہاتھوں کو زمین یا زانو پر ٹیک کر اٹھ سکتے ہیں (رد المحتار، شرح سفر السعادت، عینی، فتح القدیر) ۱۲

۱۰۹۶ / ۴۷ وَعَنْ عَیَّاشِ بْنِ سَهْلِ نِ السَّاعِدِیِّ وَکَانَ فِیْ مَجْلِسٍ فِیْهِ اَبُوْهُ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَجْلِسِ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَاَبُوْ اُسَیْدٍ وَّاَبُوْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیُّ وَالْاَنْصَارُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمْ تَذَاکَرُوا الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ اَنَا اُعَلِّمُکُمْ

حضرت عیاش بن سہل ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک ایسی مجلس میں تھے جس میں ان کے والد جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں موجود تھے اور اس مجلس میں حضرت ابوہریرہ، ابو اسید اور ابو حمید الساعدی اور دیگر انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی موجود تھے اور یہ سب آپس میں (رسول اللہ صلی

بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِتَّبَعْتُ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاَرِنَا فَقَامَ یُصَلِّیْ وَھُمْ یَنْظُرُوْنَ فَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ التَّکْبِیْرِ ثُمَّ ذَکَرَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا ذَکَرَ فِیْہِ اَنَّہٗ لَمَّا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السَّجْدَۃِ الثَّانِیَۃِ مِنَ الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی قَامَ وَلَمْ یَتَوَرَّكْ۔

(رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی) نماز کا تذکرہ کر رہے تھے تو حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ تم سب سے زیادہ جانتا ہوں کیونکہ میں نے بہت جستجو کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کو بغور دیکھا ہے۔ یہ سن کر صحابۂ کرام نے کہا اچھا ہمیں بتلایئے تو حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھ کر نماز پڑھنے لگے اور سب دیکھنے لگے (حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) اس طرح نماز شروع کی کہ پہلے اللہ اکبر کہا اور فقط اسی تکبیر اول کے وقت ہاتھ اٹھائے پھر حضرت عیاش نے یہی طویل حدیث بیان کرتے ہوئے (دوسرے سجدے سے قیام کے کھڑے ہونے کا ذکر اس طرح کیا کہ) ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے جب سر اٹھایا تو جلسۂ استراحت کئے بغیر سیدھے کھڑے ہوگئے (اس کی روایت طحاوی نے کی ہے)

۱۰۹۷ / ۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ کَانَ یَنْھَضُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْہِ وَلَمْ یَجْلِسْ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَیْرِ نَحْوَہٗ۔

روایت کی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں (دوسرے سجدے کے بعد جب قیام کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے پنجوں کے بل کھڑے ہوتے تھے اور جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے (اس کی روایت ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے کی ہے) اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی کی دوسری روایت میں ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اسی طرح مروی ہے (کہ وہ بھی جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے)

۱۰۹۸ / ۴۹ وَعَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ کَانَ عُمَرُ وَعَلِیٌّ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھَضُوْنَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی صُدُوْرِ اَقْدَامِھِمْ۔

(رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ)

حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عمر، حضرت علی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیگر اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز میں (دوسرے سجدے کے بعد قیام کے لیے اٹھتے) تو اپنے پنجوں کے بل اٹھتے تھے (اور جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے (اس کی روایت ابن ابی شیبہ نے کی ہے)۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

۱۰۹۹/۵۰ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ قَالَ اَدْرَکْتُ غَیْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اِذَا رَفَعَ اَحَدُهُمْ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِیَةِ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی وَالثَّالِثَةِ نَهَضَ کَمَا هُوَ وَلَمْ یَجْلِسْ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَرَوٰی عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت نعمان بن ابی عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اکثر صحابہ (کا زمانہ) پایا ہے اور دیکھا ہے کہ) ان میں سے ہر ایک جب پہلی رکعت اور تیسری رکعت کے سجدۂ ثانیہ سے اپنے سر کو اٹھایا کرتے تو جلسۂ استراحت کئے بغیر کھڑے ہو جایا کرتے تھے (اس کی روایت ابن ابی شیبہ نے کی ہے اور عبد الرزاق نے ابن مسعود، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اس طرح روایت کی ہے (کہ یہ سب حضرات بھی جلسۂ استراحت نہیں کرتے تھے)

۱۱۰۰/۵۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰی یَدَیْهِ اِذَا نَهَضَ فِی الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازی کو (دوسرے سجدہ سے دوسری یا چوتھی رکعت کے لیے یا قعدہ اولیٰ سے تیسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت) اپنے ہاتھوں سے (زمین یا زانو پر) ٹیکا دینے کی ممانعت فرمائی ہے (ابوداؤد)

۱۱۰۱/۵۲ وَعَنْ وَّائِلِ بْنِ حَجَرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوةِ اَضْجَعَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ عَلَیْهَا وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی رَوَاهُ اِمَامُنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَاَهْلِ الْکُوْفَةِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے تھے اور سیدھے پاؤں کو کھڑا کرتے (اس کی روایت ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کی ہے اور ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے، اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور امام ابن المبارک اور کوفہ والوں کا بھی یہی قول ہے۔ ترمذی کی عبارت یہاں ختم ہوئی)

ف: قعدہ میں بیٹھنے کا یہ طریقہ مردوں سے متعلق ہے لیکن عورتیں قعدہ میں یا دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں بائیں چوتڑ پر بیٹھیں اور اپنے دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دیں اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لیں اور انگلیاں خوب ملا کر رکھیں۔

(رد المحتار)

www.waseemziyai.com
MAKTABA ALI-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

۱۱۰۲/۵۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصِبَ الْقَدَمَ الْيُمْنٰى وَاسْتِقْبَالُهٗ بِاَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوْسُ عَلَى الْيُسْرٰى رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فرزند ہیں وہ اپنے والد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نماز کی سنتوں میں سے ایک سنّت یہ ہے کہ (جب نماز میں بیٹھے) تو سیدھا قدم کھڑا کیا جائے اور اس کی انگلیاں قبلہ رُخ رہیں اور بائیں پاؤں پر بیٹھے۔ (النسائی)

۱۱۰۳/۵۴ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ فَاِذَا جَلَسْتَ فَاجْلِسْ عَلٰى رِجْلِكَ الْيُسْرٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰى اَبُوْدَاؤُدَ نَحْوَهٗ۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے فرمایا کہ جب تم (نماز میں) بیٹھو تو (بایاں پاؤں بچھا کر) اس پر بیٹھا کرو۔ (اس کی روایت امام احمد نے کی ہے اور ابو داؤد نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

ف: ذیل میں جو حدیثیں آرہی ہیں ان کے مطالعہ سے پہلے ضروری ہے کہ چند امور کی وضاحت پیش نظر رہے تا کہ ان احادیث کا مفہوم سمجھ میں آسکے۔

## (۱) قعدۂ اخیر میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنے کی بحث

نماز کے قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنے کے متعلق مذہب حنفی یہ ہے کہ مطلقاً درود کا پڑھنا سنّت مؤکدہ ہے چنانچہ سعایہ میں لکھا ہے کہ "اِنَّ السُّنَّةَ الْمُؤَكَّدَةَ هُوَ مُطْلَقُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ لَا خُصُوْصَ بَعْضِ اَلْفَاظِهَا وَاِلَيْهِ يُشِيْرُ كَلَامُ عَامَّةِ فُقَهَائِنَا" (التحیات کے بعد نماز میں درود شریف پڑھنے کے بارے میں جو مختلف الفاظ آئے ہیں ان میں سے بلا قید الفاظ مطلقاً کسی ایک درود کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے اور عامہ فقہاء کا قول یہی ہے)

شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مبسوط میں درود کے متعلق تفصیلی بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا شمار فرائضِ نماز سے نہیں ہے۔ درود کے فرض نہ ہونے پر فقہاءِ حنفیہ نے حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ پر سلام بھیجنا ہم نے سیکھ لیا اب ارشاد فرمایئے کہ نماز میں ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا اس طرح پڑھو، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ (اے اللہ درود نازل فرما محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور آل محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر) اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو درود اس وقت سکھایا جب کہ آپ سے درود کے متعلق پوچھا گیا۔ اگر نماز میں

درود کا پڑھنا فرض ہوتا تو آپ پوچھنے سے پہلے ہی سکھا دیتے۔ نماز میں درود کے فرض نہ ہونے پر ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ایک اعرابی کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرائض نماز سکھائے تو اس میں درود کا ذکر نہیں فرمایا (یہاں مبسوط کی عبارت ختم ہوئی۔

## (۲) نماز کے ختم پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے کی بحث

علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عمدۃ القاری میں لکھا ہے کہ نماز میں تشہد اور درود کے بعد "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہہ کر نماز کو ختم کرنے کے بارے میں دو روایتیں آئی ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ لفظ اسلام سے نماز ختم کرنا واجب ہے۔ اور دوسری روایت یہ ہے کہ سنت ہے۔ علامہ عینی نے عطاء بن ابی رباح، سعید بن المسیب، ابراہیم نخعی، قتادہ، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد، ابن جریر طبری ان سب حضرات کا یہ متفقہ قول نقل کیا ہے کہ آخر نماز میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا فرض نہیں ہے۔
اسی وجہ سے اگر نمازی نماز کے آخر میں سلام کو ترک کر دے تو نماز باطل نہیں ہوگی۔
علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی ردِ المحتار میں فتح کے حوالہ سے سلام کے سُنّت ہونے پر دوسرا قول بھی نقل کیا ہے۔

ایک روایت یہ ہے کہ لفظ سلام سے نماز کو ختم کرنا سنّت ہے اور یہ قول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نیز سعید بن المسیب، ابراہیم نخعی سفیان ثوری، امام اوزاعی رحمہم اللہ تعالیٰ بھی اسی کے قائل ہیں کہ لفظ سلام سے نماز کو ختم کرنا سنّت ہے۔ اس وجہ سے سلام کہے بغیر نماز کو ختم کر دیا جائے تو بھی نماز درست ہو جائے گی۔ امام ابن قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ جب امام آخر نماز میں سلام سے پہلے قصداً وضو توڑ دے تو بھی اس کی نماز درست ہوگی۔

لفظ سلام سے نماز کو ختم کرنے کے سنّت ہونے پر دلیل حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تشہد سکھائی تو ارشاد فرمایا جب تم (قعدۂ اخیر میں) تشہد پڑھ چکو تو تمہاری نماز پوری ہوگئی۔ اس کے بعد اگر تم چاہو تو اٹھ جاؤ یا چاہو تو بیٹھے رہو۔

- سلام سے پہلے اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد بیٹھے رہنے یا اٹھ جانے میں اختیار دے دینے سے یہ بات بصراحت معلوم ہوتی ہے کہ لفظ سلام سے نماز کو ختم کرنا نہ تو فرض ہے نہ واجب۔ البتہ فقہاء حنفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے بالعموم آخر نماز میں لفظ سلام کہنے کو جو واجب قرار دیا ہے۔ وہ احتیاط کی بناء پر ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ لفظ سلام سے نماز ختم فرمایا کرتے تھے ورنہ حقیقت میں لفظ سلام سے نماز کو ختم کرنا سنّت ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے لفظ سلام سے نماز کو ختم کرنے کے سنّت ہونے پر حدیث اعرابی سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM
ISLAMIA ACADEMY

استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اعرابی کو نماز سکھائی تو لفظ سلام کا ذکر نہیں فرمایا اگر لفظ "سلام" واجب یا فرض ہوتا کہ اس کے بغیر نماز کا ختم کرنا درست نہ ہوتا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرور لفظ سلام کا ذکر فرماتے۔

السعایۃ میں مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نمازی قعدۂ اخیر میں تشہد اور درود کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر نماز ختم کرے اور یہ سنت ہے (یہ مضمون عینی شرح ہدایۃ، العنایۃ، فتح القدیر اور منیۃ المصلی سے ماخوذ ہے)

## (۳) عمداً اپنے کسی فعل سے نماز ختم کرنے کی بحث (یعنی اپنے فعل سے نماز سے باہر آنا)

فرائض نماز میں ایک فرض یہ بھی ہے کہ نمازی عمداً کسی ایسے فعل سے جو منافی نماز ہو، اپنی نماز کو ختم کرے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے رد المحتار میں بحر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ نمازی کے لیے یہ فرض ہے کہ جب نماز پوری ہو جائے تو وہ نماز سے باہر ہونے کے لیے اپنے اختیار سے ایسی حرکت کرے جو نماز کے منافی ہو: تاترخانیہ نے اس کی صراحت اس طرح کی ہے کہ نماز پوری ہونے پر قہقہہ مار کر ہنس دے، یا قصداً وضو توڑ دے، یا بات کرے، یا اٹھ کر چلا جائے۔ یا سلام کرے۔

نمازی عمداً اپنے کسی فعل سے نماز کے منافی حرکت کرے تو اس سے نماز تو پوری ہو جاتی ہے لیکن اگر سلام کے ذریعہ نماز ختم کرے تو بیک وقت فرض اور سنت دونوں ادا ہو جاتے ہیں ۱۲۔

۱۱۰۴ / ۵۵ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِىْ فَحَدَّثَنِىْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَخَذَ بِيَدِهٖ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِى الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ مِثْلَ دُعَاءِ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ اِذَا قُلْتَ هٰذَا اَوْ قَضَيْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالطَّحَاوِىُّ رَوٰى اَحْمَدُ وَالدَّارُقُطْنِىُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا (یعنی حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا) ہاتھ پکڑ کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر وہ التحیات سکھائی جو نماز میں پڑھی جاتی ہے (راوی نے کہا کہ) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی ہوئی حدیث میں جو التحیات ختم کر چکو تو تم نے اپنی نماز پوری کر لی اس لیے کہ (فرائض اور واجبات) سب ادا ہو چکے ہیں اب تمھیں اختیار ہے چاہو تو اُٹھ جاؤ (کیونکہ درود و سلام جو باقی رہ گئے وہ سنت ہیں) اور چاہو تو بیٹھے رہو (اور درود

پڑھنے کے بعد سلام کہہ کر نماز ختم کرلو) اس کی روایت ابوداؤد اور طحاوی نے کی ہے اور امام احمد اور دارقطنی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۵/۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَفَعَ الْمُصَلِّيْ رَأْسَهُ مِنْ اٰخِرِ صَلٰوتِهِ وَقَضٰى تَشَهُّدَهُ ثُمَّ اَحْدَثَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ فَلَا يَعُوْدُ لَهَا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرَوٰى اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارُقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ مَرْفُوْعًا وَّمَوْقُوْفًا وَقَدْ سَكَتَ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ اِذَا سَكَتَ عَنْ حَدِيْثٍ كَانَ عِنْدَهُ حَسَنًا اَوْ صَحِيْحًا وَقَدْ قَالَ التِّرْمِذِيُّ كُلُّ مَا ذَكَرْتُهُ فِيْ كِتَابِيْ هٰذَا حُجَّةٌ اِلَّا اَرْبَعَةَ اَحَادِيْثَ وَلَيْسَ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْهَا كَذَا فِي السِّعَايَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نمازی اخیر نماز میں (سجدہ سے سر اٹھالے اور قعدہ اخیر میں) التحیات پڑھنے کے بعد (عمداً) حدث کرے تو اس کی نماز پوری ہوگئی (کیونکہ اس نے عمداً حدث کر کے اپنے فعل سے نماز ختم کرنے کے فرض کو ادا کردیا ہے اس لیے اب وہ) اپنی نماز کا اعادہ نہ کرے (اس وجہ سے کہ اس کے ذمہ اب کوئی فرض یا واجب باقی نہیں رہا) (اس کی روایت طحاوی نے کی ہے، اور ابوداؤد، ترمذی دارقطنی اور بیہقی نے حضرت ابن عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بطور مرفوع اور موقوف روایت کی ہے) اور ابوداؤد نے اس حدیث کو روایت کر کے سکوت اختیار کیا ہے، اور ابوداؤد کی عادت یہ ہے کہ جب وہ کسی حدیث کے متعلق سکوت اختیار کرتے ہیں تو ان کے پاس وہ حدیث حسن یا صحیح ہوتی ہے، اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ جتنی حدیثیں میں نے جامع صحیح یعنی ترمذی میں بیان کی ہیں صرف چار حدیثوں کے سوا باقی سب حدیثیں حجت اور دلیل ہیں اور یہ حدیث ان چار حدیثوں میں سے نہیں ہے (یہ سعایہ میں مذکور ہے)

---

ف: ابوداؤد، ترمذی، طحاوی وغیرہم کی اس حدیث سے وضاحت کے ساتھ ثابت ہوگیا کہ نمازی قعدہ اخیر میں تشہد پڑھنے کے بعد سلام سے پہلے عمداً حدث کر کے نماز کو ختم کردے تو نماز پوری ہوجاتی ہے جس کا اعادہ ضروری نہیں ہے۔

بعض لوگوں نے اس مسئلہ کی وجہ سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بہ اہانت آمیز اعتراض کیا ہے کہ ان کے مذہب میں نماز عمداً حدث کرنے سے بھی پوری ہوجاتی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیگر مسائل کی طرح اس مسئلہ کو بھی ان مستند صحیح احادیث سے اخذ کیا ہے جن کی روایتیں متعدد اسناد اور مختلف طرق سے حدیث کی مستند کتابوں ابوداؤد، ترمذی،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بیہقی، دارقطنی اور طحاوی وغیرہ میں مروی ہیں۔ اس صورت میں امام اعظم رحمۃ اللہ پر ایسا اعتراض کرنا درحقیقت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعتراض کرنا ہے ۱۲ (یہ مضمون ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رسالہ سے ماخوذ ہے جس کو عمدۃ الرعایۃ نے نقل کیا ہے) ۱۲

۱۱۰۶/۵۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ التَّشَهُّدُ اِنْقِضَاءُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمُ اِذْنٌ بِانْقِضَاءِهَا۔

(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ تشہد پر نماز ختم ہوتی ہے (اس لیے کہ اب فرائض اور واجبات باقی نہیں رہے اب رہا اپنے فعل سے باہر آنا تو یہ ایسا فرض ہے جو نماز کا جزو نہیں ہے) اور سلام پھیرنا (ایسی سنّت ہے جس سے) نماز کے ختم ہونے کی اطلاع ہوتی ہے اس کی روایت طحاوی نے کی ہے)

۱۱۰۷/۵۸ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدھی جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر سلام اس طرح پھیرتے کہ حضور علیہ السلام کے سیدھے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آجاتی تھی اور بائیں جانب بھی السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرما کر اس طرح سلام پھیرتے کہ حضور علیہ السلام کے بائیں رخسار مبارک کی سفیدی نظر آجاتی تھی (اس کی روایت نسائی نے کی ہے اور ابوداؤد اور ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

۱۱۰۸/۵۹ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهَّدُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ وَتَمَسْكَنُ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ عَلِيُّ نِ الْقَارِيُّ اَلظَّاهِرُ اَنَّ مَعْنَى الْحَدِيْثِ اِنَّ اَقَلَّ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز (کم سے کم) دو رکعت ہے (اس سے کم ایک رکعت ہو تو وہ نماز بُتیراء کہلاتی ہے جو ناجائز ہے) ہر دو رکعت کے اخیر میں تشہد پڑھنا چاہیے۔ (اور تمام نماز میں اپنے ظاہر سے) نہایت عاجزی کا اظہار کرے اور نہایت ذلّت و ندامت سے آنکھیں نیچی کئے رہے اور عاجزانہ صورت بنائے (اور باطن میں بھی) نہایت سکون و اطمینان سے رہے اور اپنی ذلّت کا اظہار کرتا رہے پھر (نماز کے بعد) دونوں ہاتھوں کو اٹھائے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الصَّلٰوۃِ رَکْعَتَانِ فَیُفْسِدُ نَھٰی الْبُتَیْرَآءَ کَمَا ھُوَ مَذْھَبُنَا۔

پروردگار کے سامنے (اس طرح) اٹھائے کہ ہتھیلیاں اپنے منھ کی طرف ہوں اور نہایت عاجزی کے ساتھ یارب یارب کہتے ہوئے اپنی حاجت عرض کرے اگر نماز میں کوئی ایسا نہ کرے جیساکہ اُوپر کہا گیا ہے تو اس کی نماز تو ہوجاتی ہے مگر ناقص رہ جاتی ہے (ترمذی)

## بَابُ مَا یَقْرَأُ بَعْدَ التَّکْبِیْرِ

## باب تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے

وَقَوْلُ اللہِ عَزَّوَجَلَّ:
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: ”اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو جب تم کھڑے ہو“ (کنزالایمان) سورہ طور آیت ۴۸

ف: نماز کے لیے اس سے تکبیر اولیٰ کے بعد سبحانک اللھم پڑھنا مراد ہے۔ یا یہ معنی ہیں کہ جب سوکر اٹھو تو اللہ تعالیٰ کی حمد وتسبیح کیا کرو۔ یا یہ معنی ہیں کہ ہر مجلس سے اٹھتے وقت حمد وتسبیح کیا کرو۔

۱۱۰۹ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کَانَ عُثْمَانُ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ یَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ يُسْمِعُنَا ذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جب نماز شروع کرتے تو یہ ثناء پڑھتے تھے (اور تعلیم کے لیے) ہم کو سُناتے تے۔ ”اے اللہ ہم آپ کی تعریف کرتے ہوئے تمام عیبوں سے آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں، آپ کا نام بڑا برکت والا ہے آپ بہت عالی شان ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود لائق عبادت نہیں“۔ (اس کی روایت دارقطنی نے کی ہے اور مسلم نے بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۱۱۰/۲ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَتَوْا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمْ يَاْتُوْهُ اِلَّا لِيَسْاَلُوْهُ عَنِ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَافْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَهُمْ خَلْفَهٗ

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بصرہ کے چند لوگ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ حضرات آپ کی خدمت میں صرف اسی لیے حاضر ہوئے تھے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء کے متعلق دریافت کریں (کہ کن الفاظ میں پڑھی جائے

MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

ثُمَّ جَهَرَ فَقَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِى الْاٰثَارِ وَرَوَى الدَّارُ قُطْنِىُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ فِىْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَلٰكِنَّا لَا نَرٰى اَنْ يَّجْهَرَ بِذٰلِكَ الْاِمَامُ وَلَا مَنْ خَلْفَهٗ وَاِنَّمَا جَهَرَ بِذٰلِكَ عُمَرُ لِيُعَلِّمَهُمْ مَا سَاَلُوْهُ عَنْهُ وَقَالَ الشَّيْخُ ابْنُ الْهُمَامِ وَلَمَّا ثَبَتَ مِنْ فِعْلِ الصَّحَابَةِ كَعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَغَيْرِهِ الْاِفْتِتَاحُ بَعْدَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بِسُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ مَعَ الْجَهْرِ بِهٖ لِقَصْدِ تَعْلِيْمِ النَّاسِ لِيَقْتَدُوْا وَيَاْنَسُوْا كَانَ دَلِيْلًا عَلٰى اَنَّ الَّذِىْ كَانَ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ الْاَمْرِ۔

ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا (یہ سُن کر) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور نماز شروع فرمائی اور یہ سب لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتدار کرکے آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (تعلیم کے لیے) جہر سے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھ کر (بتلایا کہ ثنا، میں یہ الفاظ سُنّت ہیں) (اس کی روایت امام محمد نے الآثار میں کی ہے اور دارقطنی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے) اور امام محمد نے کہا ہے کہ ہم نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء۔ کے انہی مذکورہ الفاظ کے پڑھنے کو (اختیار کیے ہیں) لیکن امام اور مقتدی دونوں کو چاہیے کہ وہ ثناء، کے ان الفاظ کو جہر سے نہ پڑھیں۔ اب رہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس وقت ثناء، کے ان الفاظ کو جہر سے پڑھنا محض سوال کرنے والوں کی تعلیم کی غرض سے تھا۔ امام ابن الہمام نے کہا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت عمر اور دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عمل سے یہ ثابت ہوگیا کہ یہ سب حضرات تکبیر تحریمہ کے بعد نماز کو ثناء، کے انہی الفاظ سے شروع کرتے تھے اور حضرت عمر اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا لوگوں کی تعلیم کے لیے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تا آخر، جہر کے ساتھ پڑھنا کہ لوگ اس ثناء کو اختیار کریں اور اس سے مانوس ہوں، اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری عمل ثناء، کے انہی مذکورہ الفاظ کو پڑھنا تھا۔

---

۱۱۱۱ (۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِىَ بِاِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر فرماتے، پھر دونوں ہاتھوں کو اس قدر بلند کرتے کہ دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کے مقابل ہوجاتے تھے اس کے بعد (ہاتھ باندھ کر)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

غَيْرُكَ رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَقَالَ رِجَالُ إِسْنَادِهٖ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ ۔

یہ ثناء پڑھتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ (اس کی روایت دار قطنی نے کی ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں)

**١١١٢** وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَإِسْنَادُ أَبِيْ دَاوٗدَ حَسَنٌ رِجَالُهٗ مَرْضِيُّوْنَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ۔

حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو یہ ثناء پڑھتے سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك (اس کی روایت ترمذی اور ابوداؤد نے کی ہے اور ابوداؤد کی سند حسن ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں، اور ابن ماجہ نے بھی حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے اس ثناء کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے علاوہ علماء حدیث میں سفیان ثوری، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ نے بھی اختیار کیا ہے۔

**١١١٣** وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهٗ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَإِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ إِنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِيْ أَوَّلِ الْأَمْرِ وَيَدُلُّ عَلَيْهِ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ جَهَرَ جَهَرَ بِالثَّنَاءِ فَقَطْ لِيَقْتَدِيَ النَّاسُ بِهٖ وَيَتَعَلَّمُوْا مِنْهُ فَهُوَ ظَاهِرٌ فِيْ أَنَّهُ الَّذِيْ كَانَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جماعت میں اس حالت میں شریک ہوا کہ اس کی سانس پھولی ہوئی تھی اس نے ایسی حالت میں اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھا اور یہ ثناء پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے ایسی تعریف جو کثرت سے کی جائے جو ریا اور دکھاوے سے پاک ہو اور جس تعریف میں برکت ہو۔ جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ختم کر دی تو ارشاد فرمایا کہ ان الفاظ کا کہنے والا کون تھا؟ سب لوگ خاموش رہے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟ (اس پر بھی) سب لوگ خاموش رہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا کہ جس کسی نے یہ الفاظ کہے ہیں تو اس نے کوئی بُری بات نہیں کہی ہے۔ (اس پر) ایک شخص نے (جو شریک جماعت ہوا تھا) کہا میں اس حالت میں شریک ہوا کہ میری سانس پھولی ہوئی تھی اور میں یہ کلمات کہہ گذرا تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

آخِرَ الْاَمْرِ فِي الْفَرَائِضِ۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ بارہ فرشتے ان کلمات کو اوپر لے جانے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت کر رہے تھے (اس کی روایت مسلم نے کی ہے) بحر الرائق میں لکھا ہے کہ ثناء میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تا آخر کی بجائے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ" یہ اور اس قسم کے دوسرے الفاظ کا فرائض میں پڑھنا ابتداء اسلام میں تھا اور اس کی دلیل جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل ہے کہ جب آپ نے نماز پڑھی تو ثناء میں تعلیماً سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تا آخر کو جہر سے پڑھا تاکہ لوگ ثناء کے بارے میں آپ کی اتباع کریں اور اس کو سیکھ لیں پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ عمل اس بات کی دلیل ہے کہ فرائض میں ثناء کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری عمل بھی تھا اس لیے نماز میں یہ ثناء سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تا آخر پڑھی جائے ۱۲

---

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ہم سوائے حضرت حارثہ کے اور کسی سے نہیں جانتے۔ اور اس حدیث میں (راوی) کے بیان کرنے یا اس کے حفظ میں کلام بھی ہے۔ امام تورپشتی نے کہا کہ یہ حدیث حسن مشہور ہے۔ اور اس حدیث کو خلفاء میں سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیا گیا ہے۔ اور یہ حدیث مسلم کی سے اخذ کی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے اس حدیث کو حضرت عبد اللہ بن مسعود اور فقہا صحابہ سے بھی بیان کیا گیا ہے۔ اکثر تابعین علماء اور امام اعظم ابو حنیفہ اور ان کے علاوہ بھی علماء نے اسی حدیث کو روایت کیا ہے۔ تو پھر اس حدیث کو ضعف کی طرف کس طرح منسوب کیا جا سکتا ہے؟ اجلہ علماء حدیث میں سے امام سفیان ثوری، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اسی طرف گئے ہیں اور جو کچھ کہ امام ترمذی نے ذکر کیا ہے وہ وہی کلام ہے جو حدیث کی اسناد میں ہے۔
یہ نہیں کہا گیا کہ اس حدیث کی سند تمام وجوہ سے اپنے مدخل پر داخل ہے باوجود اس کے کہ جرح اور تعدیل کسی حدیث کی سند اور متن میں بعض محدثین کے نزدیک ہوتی ہے۔ کسی کے نزدیک اس حدیث کے راوی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ضعیف ہوتے ہیں بعض دوسرے محدثین اسی حدیث کی کسی اور وجہ سے توثیق کرتے ہیں کہ اس حدیث کو اجلہ لوگوں نے بڑے بڑے آئمہ محدثین سے روایت کیا ہے اور لیا ہے۔ یہ وجہ بھی صحت حدیث پر دال ہوتی ہے چوں کہ امام ابوداؤد نے اس حدیث کو اپنی جامع میں سندا روایت کیا ہے اور پھر کہا ہے دھو اسناد درجالہ مرضیون کہ اس حدیث کی سند حسن ہے اور اس کے رجال بھی صحیح ہیں۔ تو جان لیا گیا کہ ترمذی نے صرف اس کی سند میں کلام کیا ہے جس کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ مرقات میں اسی طرح ہے۔

۱۱۱۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ تَكْبِيْرِ وَّبَيْنَ الْقِرَاءَةِ اِسْكَاتَةً فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے بعد قرائت شروع فرمانے سے پہلے کچھ دیر خاموش رہا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! حضور تکبیر اور قرائت کے درمیان خاموش رہنے کے وقت کیا پڑھتے ہیں، فرمایا میں یہ دعا پڑھتا ہوں (الٰہی! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان تو نے دوری کر دی ہے الٰہی! مجھے گناہوں سے ایسا پاک وصاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے پاک وصاف کر دیا جاتا ہے۔ الٰہی! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھو ڈال۔

ف: واضح ہو کہ ثنا، ہیں سبحانك اللّٰهم تا آخر کی جائے یہ اور اس قسم کی جو دعائیں منقول ہیں وہ ابتدائے اسلام میں تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھی جاتی تھیں اس کو ملا علی قاری رحمۃ اللہ نے مرقات میں شرح منیہ کے حوالہ سے لکھا ہے۔

۱۱۱۵ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَفِیْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر تحریمہ کے بعد (قیام میں) یہ دعا پڑھتے (عربی کے خط کشیدہ الفاظ) ترجمہ: میں نے تو ایک ہی کا ہو کر اپنا رخ اسی ذات پاک کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں میری نماز اور میری تمام عبادات، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے جو سارے جہان کا پروردگار ہے کوئی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

اس کا شریک نہیں اور مجھ کو ایسا ہی حکم دیا گیا ہے اور میں اس کے فرمانبرداروں میں سے ہوں ۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۔

اے اللہ! آپ ہی شہنشاہ ہیں بجز آپ کے کوئی معبود برحق نہیں ہے، آپ ہی میرے رب ہیں اور میں آپ کا بندہ ہوں میں نے (گناہ کرکے) اپنے نفس پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، میرے تمام گناہوں کو معاف کردیجئے یقیناً آپ کے سوا کوئی گناہوں کا معاف کرنے والا نہیں ہے اور مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت کیجیے آپ کے سوا اچھے اخلاق کی کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے، اور برے اخلاق سے مجھے بچائے رکھیئے آپ کے سوا برے اخلاق سے مجھے کوئی بچانے والا نہیں ہے۔ خدایا! آپ کی خدمت میں آپ کا حکم بجالانے کے لیے حاضر ہوں! ساری بھلائیاں آپ کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور برائیوں کی نسبت آپ کی طرف نہیں کی جاسکتی میرا وجود آپ ہی سے ہے اور آپ ہی کی طرف مجھے واپس ہونا ہے آپ بڑی برکت والے ہیں اور آپ عالیشان ہیں آپ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور آپ کے سامنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔

وَاِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ ۔

اور جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ اے اللہ! میں آپ کے راضی ہونے کے لیے رکوع میں گیا ہوں اور آپ ہی پر ایمان لایا ہوں، میں آپ ہی کا فرمانبردار ہوں اور اپنے سب کام آپ ہی کو سونپتا ہوں میری سماعت میری بصارت، میری ہڈی کا گودا میری ہڈیاں اور میرے پٹھے یہ سب آپ کے سامنے عاجزی سے جھکے ہوئے ہیں۔

فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَاِذَا سَجَدَ قَالَ ۔

اور جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قومہ کے لیے رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ اے اللہ! ہمارے پروردگار! آپ ہی کے لیے حمد ہے اس قدر حمد جو سارے آسمان بھر کر ہو اور زمین بھر کر ہو ۔ اور زمین و آسمان کے درمیان جو کچھ ہے وہ بھر کر ہو، اور ان کے سوا آپ جو کچھ پیدا کرنا چاہیں

www.waseemziyai.com

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

وہ سب بھر کر ہو۔ اور جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو یہ دُعا پڑھتے۔

اے اللہ! میں آپ ہی کے لیے آپ ہی کے آگے اپنی ذلت اور عاجزی کے ظاہر کرنے کے لیے سجدہ میں گیا ہوں اور آپ ہی پر میں ایمان لایا ہوں، میں آپ ہی کا فرماں بردار ہوں اور اپنے سب کام آپ ہی کو سونپ رہا ہوں میں اپنا سر زمین پر اُس ذاتِ مُبارک کے سامنے رکھ رہا ہوں جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کو اچھی صورت دی اور اس کے لیے کان سُننے والے دیئے اور آنکھ دیکھنے والی دی۔ اے اللہ! آپ بڑی برکت والے ہیں جو سب ظاہری بنانے والوں سے بہتر حقیقی طور پر بنانے والے ہیں۔

ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ۔
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے اخیر میں التحیات اور سلام کے درمیان یہ دُعا پڑھتے تھے۔

اے اللہ معاف کر دیجیئے میرے اگلے پچھلے گناہوں کو اور اُن گناہوں کو جن کو میں نے چھپ کر کیا اور اُن گناہوں کو بھی جن کو میں نے علانیہ کیا اور اُن گناہوں کو بھی جن کو میں نے حد اعتدال سے گذر کر کیا ہے، اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف کیجیے جن کو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں آپ بعضوں کو عزت دے کر آگے بڑھاتے ہیں اور بعضوں کو ذلت دے کر پیچھے ڈالتے ہیں آپ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ (اس کی روایت مسلم نے کی ہے)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلشَّافِعِيِّ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَاَ اِلَّا اِلَيْكَ تَبَارَكْتَ۔

اس حدیث میں قیام کی حالت میں جن دعاؤں کے پڑھنے کا ذکر ہے ان میں والشر لیس الیک کے بعد جو الفاظ ہیں ان کے بجائے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں۔ اور برائیوں کی نسبت آپ کی طرف نہیں کی جا سکتی اور وہی ہدایت پایا ہوا ہے جس کو آپ نے ہدایت کی ہو میرا وجود آپ ہی سے ہے، اور آپ ہی کی طرف مجھے واپس ہونا ہے آپ کے عذاب سے آپ کے سوا کوئی بچانے والا نہیں، اور آپ کے سوا کوئی پناہ دینے والا بھی نہیں آپ بڑی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

برکت والے ہیں۔

۱۱۱۶/۸ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ صَلٰوةً فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَّفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّذَكَرَ فِىْ اٰخِرِهٖ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ نَفْخُهُ الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوْتَةُ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ نے (تکبیر تحریمہ) کے بعد فرمایا: اللہ بہت بڑا ہے ساری بڑائیاں اسی کے لیے ہیں اللہ بہت بڑا ہے ساری بڑائیاں اسی کے لیے ہیں اللہ بہت بڑا ہے ساری بڑائیاں اسی کے لیے ہیں سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے ایسی تعریف جو کثرت سے کی جائے سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے ایسی تعریف جو کثرت سے کی جائے سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے ایسی تعریف جو کثرت کی جائے میں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں میں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں میں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود کے نفخ سے (یعنی غرور اور خود پسندی سے جسکو شیطان انسانوں کے دلوں میں ڈالتا ہے) اور نَفْث (یعنی سحر سے جس کو شیطان انسان سے کرواتا ہے اور ہمز سے (یعنی وسوسوں سے جن کو شیطان انسان کے دلوں میں پیدا کرتا رہتا ہے) اس کی روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ نے کی ہے) اور ابن ماجہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان الفاظ کی یہ تفسیر بیان کی ہے کہ نفخ سے مراد کبر ہے جس کو شیطان انسان کے دل میں پیدا کرتا ہے اور نفث سے مراد فحش اور بُرے اشعار ہیں جن کو شیطان انسان سے کہلواتا ہے اور ہمز سے مراد ایک قسم کا جنون ہے جو شیطان کی طرف سے پیدا کیا جاتا ہے جس سے انسان مرگی میں مبتلا ہو کر بے ہوش ہو جاتا ہے ۱۲

---

۱۱۱۷/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ صَلٰوتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے (عربی متن میں خط کشیدہ الفاظ) میری نماز اور میری تمام عبادتیں، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اور مجھ کو ایسا ہی حکم دیا گیا ہے۔ اور میں اس کے فرمانبرداروں میں پہلا فرمانبردار ہوں، اے اللہ! آپ مجھے اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت کیجئے کیونکہ اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت کرنے والا آپ کے سوا کوئی نہیں ہے (اے اللہ) آپ مجھے بُرے اعمال اور بُرے اخلاق سے بچائے رکھیے بُرے اعمال اور بُرے اخلاق سے بچانے والا آپ کے سوا کوئی نہیں ہے (اس کی روایت نسائی نے کی ہے)

ف: اس حدیث میں وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ کے جو الفاظ مذکور ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خاص ہیں اس لیے اگر امتی یہ دعا پڑھنا چاہے تو وہ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ کی بجائے اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ پڑھے، البتہ قرآن کی تلاوت کر رہا ہو تو اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ہی پڑھنا چاہیے۔ (مرقات، اشعۃ اللمعات)۔ ۱۲

۱۱۱۸ / ۱۰ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ جَابِرٍ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نفل نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھتے (عربی خط کشیدہ الفاظ) میں نے تو ایک ہی کا ہو کر اپنا رُخ اسی ذات پاک کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بعد دُعا کے وہی الفاظ نقل کئے جو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں جہاں اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ کے الفاظ ہیں ان کے بجائے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کے الفاظ بیان کئے ہیں (پھر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے دُعائیہ الفاظ کے بعد) یہ دُعا پڑھی (عربی خط کشیدہ الفاظ) اے اللہ! آپ ہی شہنشاہ ہیں، بجز آپ کے کوئی معبودِ برحق نہیں، ہم آپ کی تعریف کرتے ہوئے تمام عیبوں سے آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

علیہ وسلم (اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللہ کے بعد) قرارت شروع فرماتے تھے (اس کی روایت نسائی نے کی ہے)

واضح ہو کہ مذکورہ بالا حدیثوں سے نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد جن دعاؤں کے پڑھنے کا ذکر ہے یہ دعائیں ابتدار اسلام میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تا آخر کی بجائے پڑھی جاتی تھیں، لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل سے جیسا کہ اُوپر گذر چکا ہے معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری عمل تکبیر تحریمہ کے بعد ثنار میں صرف سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تا آخر پڑھنا ہی تھا۔ اس طرح ثابت ہوا کہ فرض نمازوں میں ثنار صرف سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تا آخر ہی پڑھی جائے اور ثنار کے ساتھ کوئی اور دُعا شامل نہ کی جائے۔

اب رہا نوافل اور تہجد میں ان مذکورہ دعاؤں کا پڑھنا اس بارے میں حنفی مذہب یہ ہے کہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تا آخر کے بعد ان دعاؤں کو بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ اس لیے کہ نفل نمازوں میں اس قسم کے اضافہ کی گنجائش ہے جیسا کہ ابو داؤد کی اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے وہ حدیث یہ ہے (ترجمہ) اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہجد اور نوافل میں تکبیر تحریمہ کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھتے۔ پھر اس حدیث کے دعائیہ الفاظ پڑھنے کے بعد قراءت شروع فرماتے اور بیہقی کی ایک حدیث میں بھی یہی مذکور ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تا آخر کے بعد وَجَّهْتُ وَجْهِيَ الخ پڑھا کرتے تھے۔

حاصل بحث یہ ہے کہ فرض نمازوں میں تو صرف سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تا آخر کی ثنار پر اکتفا کیا جائے اور نوافل و تہجد میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تا آخر کے ساتھ مذکورہ احادیث کی دعاؤں اور اسی قسم کی دوسری دعائیں جو اور حدیثوں میں مذکور ہیں ان کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے (ردالمحتار، مرقات)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۱۱۱۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
۱۱ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَهٗ سَکْتَةٌ
اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔

(رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے (تو تکبیر تحریمہ کے بعد) کسی قدر سکوت اختیار فرماتے (یہاں سکوت سے مراد عدم جہر ہے، مطلق سکوت نہیں، کیونکہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سکوت میں آہستہ ثناء پڑھتے تھے) (اس کی روایت نسائی نے کی ہے)

۱۱۲۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ
۱۲ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ اسْتَفْتَحَ
الْقِرَآءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ
لَمْ یَسْکُتْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کے ختم پر (قعدۂ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوتے تو سکوت نہیں فرماتے تھے (اس لیے تیسری رکعت کے شروع میں ثناء نہیں پڑھی جاتی) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے قرأت شروع فرماتے تھے (اس کی روایت مسلم نے کی ہے)

ف : واضح رہے کہ جس طرح تیسری رکعت کے شروع میں ثناء نہیں پڑھی جاتی ہے۔ اسی طرح دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں بھی ثناء نہیں پڑھی جاتی۔
(اشعۃ اللمعات) ۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

# بَابُ الْقِرَآءَةِ فِی الصَّلٰوةِ　(یہ باب نماز کی قرأت کے بیان میں ہے)

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

ترجمہ: "تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے" (ترجمہ کنزالایمان پ۱۴ سورہ النحل۱۶ آیت ۹۸)

ف: اس آیت کریمہ سے یہ دلیل مل رہی ہے کہ جب بھی کوئی قرآن کریم کی آیات کی تلاوت کرے تو اسے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ضرور پڑھنی چاہیے۔ کیونکہ پھر شیطان قاری قرآن کے قریب نہیں رہتا۔

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ،

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

ترجمہ: "اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو" (کنزالایمان　الاعراف آیت ۲۰۴)

ف: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس وقت قرآن کریم پڑھا جائے خواہ نماز میں یا خارج نماز تو اس وقت سننا اور خاموش رہنا واجب ہے۔ جمہور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسی طرف ہیں کہ یہ آیت مقتدی کے سننے اور خاموش رہنے کے باب میں ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے آپ نے کچھ لوگوں کو سنا کہ وہ نماز میں امام کے ساتھ قرأت کرتے ہیں۔ تو آپ نے نماز سے فارغ ہوکر فرمایا۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم اس آیت کے معنی سمجھو۔ غرض اس آیت سے قرأت خلف الامام کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ اور کوئی حدیث ایسی نہیں جسے اس کے مقابل حجت قرار دیا جاسکے۔ قرأت خلف الامام کی تائید میں سب سے زیادہ اعتماد جس حدیث پر کیا جاتا ہے　وہ یہ ہے۔ "لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ" سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ مگر اس حدیث سے قرأت خلف الامام کا وجوب تو ثابت نہیں ہوتا۔ صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز کامل نہیں ہوتی۔ تو جب کہ حدیث قرأت الامام لہ قرأۃ سے ثابت ہے کہ امام کا قرأت کرنا ہی مقتدی کا قرأت کرنا ہے تو جب امام نے قرأت کی تو مقتدی خاموش، ساکت رہا تو اس کی قرأت حکمیہ ہوئی۔ اس کی نماز بے قرأت کہاں رہی یہ قرأت حکمیہ ہے تو امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے سے قرآن و حدیث دونوں پر عمل ہوجاتا ہے اور قرأت نہ کرنے سے آیت کا اتباع ترک ہوتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ وغیرہ کچھ نہ پڑھے۔ (تفسیر خزائن العرفان زیر آیت)

۱۱۲۱　عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّهٗ سُئِلَ اَ کُلُّ مَنْ سَمِعَ الْقُرْاٰنَ وَجَبَ عَلَیْهِ

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے؟ ان سے سوال کیا گیا کہ ہر وہ شخص جس کو قرآن

MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

اَلْاِسْتِمَاعُ وَالْاِنْصَاتُ قَالَ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا فِيْ قِرَاءَةِ الْاِمَامِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَّ اَبُو الشَّيْخِ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْقِرَاءَةِ۔

پڑھنے کی آواز سنائی دے کیا اس پر قرآن کان لگا کر سننا اور چپ رہنا واجب ہے؟ تو اس کے جواب میں حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت "فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا" تو امام کی قرأت کے بارے میں نازل ہوئی ہے (کہ امام جب نماز میں آواز سے قرأت کرے تو مقتدی اس کو کان لگا کر سنے اور امام آہستہ قرأت کرے تو مقتدی چپ رہے) (اس کی روایت ابن ابی حاتم، ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے کی ہے، اور بیہقی نے بھی اس کی روایت کتاب القراءۃ میں کی ہے)

ف: واضح رہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیت "وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا الخ" کا شان نزول یہ ہے کہ جب امام نماز میں قرأت جہر سے کرے تو مقتدی اس کو کان لگا کر سنے، اور جب امام قرآن آہستہ پڑھے تو وہ چپ رہے، چنانچہ مدارک نے اس آیت کی تفسیر جمہور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس طرح کی ہے "وَجُمْهُوْرُ الصَّحَابَةِ رضي الله تعالىٰ عنهم عَلٰى اَنَّهٗ فِي اسْتِمَاعِ الْمُؤْتَمِّ" جمہور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس آیت میں جو حکم مذکور ہے وہ مقتدی سے متعلق ہے کہ وہ نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرے۔ ۱۲

۱۱۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ خَلْفَهٗ قَوْمٌ فَخَلَطُوْا عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ رَوَاهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَالْبَيْهَقِيُّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو اس وقت جو لوگ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا کر رہے تھے انھوں نے بھی قرآن پڑھا اور ان کی قرأت سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت میں خلط ملط ہونے لگا۔ اس پر یہ آیت "فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا" نازل ہوئی (جس سے قرأت خلف الامام کی ممانعت ثابت ہو گئی (اس کی روایت ابن مردویہ اور بیہقی نے کی ہے)

۱۱۲۳ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَاَ فِي الصَّلٰوةِ اَجَابَهٗ مَنْ وَرَاءَهٗ اِذَا قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى تَنْقَضِيَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ

حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں قرآن پڑھا کرتے تو جو لوگ آپ کی اقتدا کرتے وہ بھی اس کو دھراتے جاتے تھے، جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تو مقتدی بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے اور جب آپ سورۂ فاتحہ کی ایک ایک آیت پڑھتے تو مقتدی بھی اسکو دھراتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَالسُّوْرَۃُ فَنَزَلَتْ رَوَاہُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَّالْبَیْہَقِیُّ۔

جاتے اور آپ ضم سورۃ میں جو آیت پڑھتے تھے مقتدی بھی اسی آیت کو دہراتے رہتے، اس پر یہ آیت "فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا" نازل ہوئی (جس سے مقتدی کو قرأت خلف الامام کی ممانعت کی گئی اس لئے اس کو چاہیئے کہ جہری نماز میں قرأت سنے اور سری نماز میں خاموش رہے) (اس کی روایت سعید بن منصور ابن ابی حاتم اور بیہقی نے کی ہے)

۱۱۲۴ وَعَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ قَرَأَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ رَوَاہُ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَّابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَّالْبَیْہَقِیُّ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ انصار میں سے ایک شخص نے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں قرأت پڑھی تو یہ آیت "فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا" نازل ہوئی (جس سے قرأت خلف الامام کی ممانعت کی گئی) (اس کی روایت عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے کی ہے)

ف: اس آیت میں "اِسْتَمِعُوْا" اور "اَنْصِتُوْا" امر کے صیغے ہیں اور یہ حکم مطلق ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے کہ جب بھی قرآن پڑھا جائے خواہ نماز میں یا غیر نماز میں بہرصورت سامع کے لیے چپ رہنا اور سننا لازم و واجب ہے۔ نماز دو طرح کی ہوتی ہے۔

(۱) جہری جس میں امام بلند آواز سے قرآن پڑھتا ہے۔ لہٰذا جہری میں سننا اور چپ رہنا دونوں پر عمل ہوگا۔

۲۔ سری جس میں امام آہستہ قرأت کرتا ہے۔ اس میں چونکہ سننا ممکن نہیں اس لیے انصتوا پر عمل ہوگا یعنی چپ رہنا۔ امام چونکہ جہری و سری دونوں نمازوں میں قرأت کرتا ہے لہٰذا مقتدی کے لیے دونوں قسم کی نمازوں میں خاموش رہنا لازم ہوگا۔

ابتداء اسلام میں بحالت نماز صحابۂ کرام دنیاوی بات چیت بھی کر لیتے تھے۔ اور امام کے پیچھے مقتدی قرأت بھی کرتے تھے مسلم شریف باب تحریم الکلام فی الصلوٰۃ میں ہے صحابۂ کرام فرماتے ہیں: کُنَّا نَتَکَلَّمُ فِی الصَّلٰوۃِ یُکَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَہٗ وَھُوَ اِلٰی جَنْبِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی نَزَلَتْ "وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ" فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ وَنُہِیْنَا عَنِ الْکَلَامِ۔

ترجمہ: "ہم لوگ بحالت نماز باتیں کیا کرتے تھے ایک شخص نماز کی حالت میں اپنے ساتھی سے گفتگو کر لیتا۔ حتیٰ کہ قرآن کریم کی آیت "وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ (کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اطاعت کرتے ہوئے خاموش کھڑے ہو) اس پر ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور گفتگو سے منع کیا گیا۔

اس حدیث پاک کے حکم کے بعد حالت نماز میں گفتگو کرنے سے منع کیا گیا ابھی نماز کی حالت میں مقتدی کے لئے قرأت نہ کرنے کا حکم نازل نہ ہوا تھا جب قرآن کی یہ آیت "وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا" نازل ہوئی تو قرأت خلف الامام کی بھی ممانعت کر دی گئی۔ جیسا کہ حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ۱۱۲۴ اور اس جیسی دوسری احادیث سے ثابت ہوتا ہے مصنف زجاجۃ المصابیح نے قرأت خلف الامام کے عدم جواز پر تقریباً نوے احادیث نقل فرمائیں ہیں۔ اسی طرح مصنف صحیح بہاری شریف علامہ ظفرالدین بہاری نے اسی موضوع پر تقریباً چھیالیس احادیث نقل فرمائیں ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

١١٢٥ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ فَسَمِعَ نَاسًا يَقْرَءُوْنَ خَلْفَهٗ فَقَالَ اَمَا اٰنَ لَكُمْ اَنْ تَفْهَمُوْا اَمَا اٰنَ لَكُمْ اَنْ تَعْقِلُوْا وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَاَبُو الشَّيْخِ وَالْبَيْهَقِيُّ۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی تو لوگوں سے سنا کہ وہ مقتدی ہونے کے باوجود قرآن پڑھ رہے ہیں (نماز کے بعد) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیئے ابھی تک اس کا وقت نہیں آیا (کہ امام جب قرآن پڑھے تو تم خاموشی سے سن کر اس کے معنے کو سوچو) کیا تمہارے لیئے ابھی تک اسکا وقت نہیں آیا کہ امام جب قرآن پڑھے تو تم خاموشی سے سن کر اس کے معنے کو سمجھو اسلیئے تم آیت وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ پر پورا پورا عمل کرو (یعنی جب امام قرآن پڑھے تو اسکو خاموشی سے کان لگا کر سنو) (اسکی روایت عبد ابن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ اور بیہقی نے کی ہے

١١٢٦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ رَفْعِ الْاَصْوَاتِ وَهُمْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَّابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَّاَبُو الشَّيْخِ وَابْنُ مَرْدُوْيَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے (مقتدی ہونے کے باوجود) جہر سے قرأت کرتے تھے چاروں طرف سے آوازیں بلند ہو جاتی تھیں (اس کی ممانعت میں) "فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا" کی آیت نازل ہوئی جس سے قرأت خلف الامام کی ممانعت کی گئی (اسکی روایت ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویہ، بیہقی اور ابن عساکر نے کی ہے۔

١١٢٧ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ فَتًى مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا قَرَاَ شَيْئًا قَرَاَهٗ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَّالْبَيْهَقِيُّ۔

حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نوجوان مقتدی ہونے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کچھ قرآن (سورۂ فاتحہ ہو یا ضم سورۃ) کی قرأت فرماتے تو وہ بھی اس کو دہرانے جاتے اس پر "فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا" کی آیت نازل ہوئی (جس سے قرأت خلف الامام کی ممانعت کی گئی) (اس کی روایت ابن جریر اور بیہقی نے کی ہے)

١١٢٨ وَعَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ فَقَرَاَ فَقَرَاَ اَصْحَابُهٗ فَنَزَلَتْ رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّاَبُو الشَّيْخِ وَالْبَيْهَقِيُّ۔

حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابۂ کرام کو نماز پڑھاتے اور نماز میں قرأت قرآن فرماتے تو صحابہ کرام بھی اس کو دہراتے تھے اس پر "فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا" کی آیت نازل ہوئی (اسکی روایت عبد بن حمید، ابوالشیخ اور بیہقی نے کی ہے)

١١٢٩ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ وَرَجُلٌ يَّقْرَاُ فَنَزَلَتْ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبَيْهَقِيِّ عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ اَجْمَعَ النَّاسُ

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (نماز میں) قرأت قرآن فرماتے تو ایک اور صاحب بھی (مقتدی ہونے کے باوجود) اس کو دہرانے اس پر (فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-O-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي الصَّلٰوةِ۔

وَقَالَ الشَّيْخُ ابْنُ الْهَمَّامِ وَغَيْرُهٗ اِنَّ الْمَامُوْرَ بِهٖ اِثْنَانِ الْاِسْتِمَاعُ وَ الْاِنْصَاتُ فَالْاَوَّلُ فِي الْجَهْرِيَّةِ وَالثَّانِيْ فِي السِّرِّيَّةِ فَالْمَعْنٰى اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنْ جَهَرَ بِهٖ وَاَنْصِتُوْا وَاسْكُتُوْا اِنْ اَسَرَّ بِهٖ اِنْتَهٰى وَبِهٖ اَخَذَ اِمَامُنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

وَبِهٖ اَخَذَ اِمَامُنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَصْحَابُهٗ وَقَالَ بِهٖ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَلٰى مَا هُوَ الْاَرْجَحُ فِي الرِّوَايَةِ عَنْهُمَا وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيِّيٍ وَاِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَاَصْحَابُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَغَيْرُهُمْ مِّنْ مَّشَاهِيْرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ كَذَا ذَكَرَهٗ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِذْكَارِ وَالتَّمْهِيْدِ۔

کی) آیت نازل ہوئی جس سے قراءت خلف الامام کی ممانعت کی گئی) (اس کی روایت ابن ابی شیبہ نے کی ہے) اور بیہقی کی ایک روایت میں امام احمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سب کا اس بات پر اجماع ہے کہ آیت (فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا) نماز میں قراءت خلف الامام کی ممانعت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیثیں قرأت خلف الامام کی ممانعت پر ہی دلالت کرتی ہیں۔ امام ابن الہمام اور دیگر فقہاء رحمہم اللہ نے کہا ہے کہ نماز میں مقتدی کو قراءت کے متعلق دو حکم دیئے گئے ہیں۔ ایک استماع یعنی کان لگا کر سننا اور دوسرے انصات یعنی چپ رہنا۔ پہلا حکم استماع یعنی امام کی قراءت کو کان لگا کر سننا جہری نمازوں سے متعلق ہے اور دوسرا حکم انصات یعنی چپ رہنا سرّی نمازوں سے متعلق ہے۔ اب آیت کے معنی سنیے؛ "وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنْ جُهِرَ بِهٖ" (اگر قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سنو جب کہ جہر سے پڑھا جا رہا ہو) "وَاَنْصِتُوْا وَاسْكُتُوْا اِنْ اُسِرَّ بِهٖ" اور چپ رہو اور خاموشی اختیار کرو اگر قرآن آہستہ پڑھا جا رہا ہو (امام ابن ہمام کی عبارت یہاں ختم ہوئی)

ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے استذکار اور تمہید میں کہا ہے کہ آیت "فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا" پر عمل کرتے ہوئے ہمارے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے شاگردوں نے قراءت خلف امام کے بارے میں جو مذہب اختیار کیا ہے وہ یہی ہے کہ مقتدی جہری نمازوں میں قراءت کان لگا کر سنے اور سری نمازوں میں چپ رہے اور خود کچھ نہ پڑھے چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت زید بن ثابت اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی قول ہے، اور حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو ارجح روایت آئی ہے۔ وہ بھی یہی ہے، نیز حضرت سفیان ثوری اور حضرت سفیان بن عیینہ اور ابن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ابی لیلیٰ اور حسن بن صالح بن حیی اور ابراہیم نخعی اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جملہ شاگرد اور ان سب کے سوا جن میں مشہور صحابہ اور تابعین ہیں وہ سب قرأت خلف الامام کی ممانعت کے قائل ہیں کہ مقتدی جہری نمازوں میں صرف قرأت سنے اور سری نمازوں میں چپ رہے (یہاں ابن عبد البر کا مضمون ختم ہوا)

وَقَالَ الْعَيْنِيُّ وَقَدْ رُوِيَ مَنْعُ الْقِرَاءَةِ عَنْ ثَمَانِيْنَ نَفَرًا مِّنْ كِبَارِ الصَّحَابَةِ مِنْهُمُ الْمُرْتَضٰى وَالْعَبَادِلَةُ الثَّلَاثَةُ وَاَسَامِيْهِمْ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقِيْلَ عَدَدُ مَنْ اَفْتٰى فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ عَنِ الثَّمَانِيْنَ فَكَانَ اِتِّفَاقُهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْاِجْمَاعِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَارِثِيُّ السَّبَذْمُوْنِيُّ فِيْ كِتَابِ كَشْفِ الْاَسْرَارِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَشَرَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ اَشَدَّ النَّهْيِ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اِنْتَهٰى۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ قرأت خلف الامام کی ممانعت اسی (۸۰) جلیل القدر صحابہ سے مروی ہے جن میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور ان (۸۰) صحابہ کے اسماء محدثین کے پاس محفوظ ہیں اور منقول ہے کہ قرأت خلف الامام کی ممانعت کے متعلق اس زمانہ میں فتویٰ دینے والوں کی تعداد (۸۰) سے زائد تھی اور ان سب حضرات کا قرأت خلف الامام کی ممانعت پر اتفاق کر لینا اجماع کی طرح ہے اور شیخ امام عبد اللہ بن یعقوب حارثی السبذمونی نے کتاب کشف الاسرار میں عبد اللہ بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے وہ اپنے والد زید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں دس صحابہ قرأت خلف الامام کی سخت ممانعت فرماتے تھے وہ دس صحابہ یہ ہیں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر ابن خطاب، حضرت عثمان بن عفان، حضرت علی ابن ابی طالب، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبد اللہ بن مسعود، زید ابن ثابت، اور عبد اللہ بن عمر، اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم (یہاں علامہ عینی کی عبارت ختم ہوئی)

وَقَالَ عُلَمَاۤءُنَا فَلَا دَلِيْلَ عَلٰى تَخْصِيْصِ الْاٰيَةِ بِالْجَهْرِيَّةِ لِاَنَّ الْاِسْتِمَاعَ

توضیحات مذکورہ بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ مقتدی کے لیے خلف الامام کی ممانعت ہے جیسا کہ آیت وَاِذَا قُرِئَ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَالْاِنْصَاتَ حُكْمَانِ عَلٰى حِدَةٍ لَيْسَ مَجْمُوْعُهُمَا حُكْمًا وَّاحِدًا اَيْ رَاْسًا حَتّٰى يُخَصَّ بِالْجَهْرِيَّةِ وَلَوْ سُلِّمَ وُرُوْدُ الْاٰيَةِ فِي الْجَهْرِيَّةِ فَلَا تَخْصِيْصَ اَيْضًا بِالْجَهْرِيَّةِ لِاَنَّ الْعِبْرَةَ لِعُمُوْمِ اللَّفْظِ لَا لِخُصُوْصِ الْمَوْرِدِ۔

الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا سے واضح ہوتا ہے کہ امام جب آواز سے قرأت کرے تو مقتدی اس کو سنے اور امام جب آہستہ قرأت کرے تو مقتدی خاموش رہے۔

یہاں ایک شبہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس آیت کے حکم کو صرف جہری نمازوں سے متعلق کیا جا سکتا ہے نہ کہ سری نمازوں سے بھی، کیونکہ سری نمازوں میں مقتدی کو امام کی قرأت سننے کا موقع ہی نہیں ہے اس لیے کہ آیت میں "اَنْصِتُوْا" کا کلمہ "اِسْتَمِعُوْا لَهٗ" کی تاکید کے لیے ہے کہ دونوں کلموں سے ایک ہی حکم نکل رہا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ مقتدی امام کی قرأت کو خاموش رہ کر سنے۔

ہمارے فقہاء رحمہم اللہ نے اس شبہ کا یہ جواب دیا ہے کہ آیت (وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا) کو صرف جہری نمازوں کے ساتھ ہی مخصوص کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اس لیے کہ آیت میں "فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ" اور اَنْصِتُوْا دو مستقل کلمے ہیں۔ دوسرا کلمہ پہلے کلمہ کی تاکید کے لیے نہیں ہے جیسا کہ شبہ میں کہا گیا ہے بلکہ دوسرا کلمہ سے علیحدہ حکم اور اصولیین کے قاعدے کے مطابق تنصیص تاکید سے افضل ہے اس لحاظ سے آیت فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ" وَاَنْصِتُوْا سے مقتدی کو دو مستقل حکم دیئے گئے ہیں ایک استماع یعنی کان لگا کر سننا اور دوسرا انصات یعنی چپ رہنا پہلا حکم استماع یعنی امام کی قرأت کو کان لگا کر سننا جہری نمازوں سے متعلق ہوگا اور دوسرا حکم انصاف یعنی چپ رہنا سری نمازوں سے متعلق رہے گا اور حنفی مذہب یہی ہے۔

مذہب حنفی کی تائید پر ذیل کی یہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں۔ (۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ ان سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام کی قرأت تمہارے لیے کافی ہے خواہ امام (سری نماز میں) آہستہ قرأت کرے یا (جہری نماز میں) آواز سے قرأت کرے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

(۲) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما، امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے، خواہ امام جہر سے قراءت کر رہا ہو، یا آہستہ، نہ تو پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرتے تھے اور نہ آخری دو رکعتوں میں۔ (۳) ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہ کرے۔ خواہ نماز جہری ہو یا سری۔

بنایہ میں مذکور ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے قراءت نہ کرے خواہ امام جہر سے قرأت کرے یا آہستہ چنانچہ حضرات ابن المسیب، عروۃ بن زبیر، سعید بن جبیر، زہری، شعبی، ثوری، نخعی، اسود، ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسی کے قائل ہیں نیز ابن وہب، اشہب، ابن عبدالحکم، ابن حبیب رحمہم اللہ نے کہا ہے کہ مقتدی سری نمازوں اور جہری نمازوں دونوں میں قرأت نہ کرے

۱۱۳۰ / ۱۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی۔ (اس کی روایت مسلم نے کی ہے)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں مطلق قرأت فرض ہے۔ سورہ فاتحہ کی قرأت فرض نہیں ہے بلکہ قرآن میں سے جو کچھ (سورۃ یا آیت) ہو سکے پڑھ لینے سے قرأت کی فرضیت ادا ہو جاتی ہے اور یہی مذہب حنفی ہے اس کی تائید قرآن کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (تم لوگ (نماز میں) قرآن سے جو کچھ ہو سکے پڑھ لیا کرو) (فتح القدیر ۱۲)

۱۱۳۱ / ۱۱ وَعَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْرُجْ فَنَادِ فِی الْمَدِيْنَةِ اَنَّهٗ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقُرْاٰنٍ وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ سَكَتَ عَنْهُ وَرِجَالُهٗ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ مَشْهُوْرُوْنَ اِلَّا جَعْفَرَ بْنَ مَيْمُوْنٍ فَقَدْ وَثَّقَهُ الْحَاكِمُ فِی الْمُسْتَدْرَكِ

حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ طیبہ میں جا کر یہ اعلان کر دو کہ "لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقُرْاٰنٍ وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ" یعنی بغیر قرآن پاک کی قرأت کے نماز صحیح نہیں ہوتی، اگرچہ سورۂ فاتحہ کی قرأت ہی کیوں نہ ہو اور چاہے پھر سورۂ فاتحہ پر قرآن کی کسی آیت یا سورہ کو زیادہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ شَاهِيْنَ فِي الثِّقَاتِ وَالْحَدِيْثُ صَرِيْحٌ فِي الدَّلَالَةِ عَلَى عَدَمِ رُكْنِيَّةِ الْفَاتِحَةِ فَإِنَّ لَفْظَةَ وَلَوْ لَمُتَّصِلَةٌ يُشِيْرُ عَلَى عَدَمِ تَخْصِيْصِ الْفَاتِحَةِ وَيُوْمِيْ إِلَى تَعْمِيْمِ الْقِرَاءَةِ لَهَا وَلِغَيْرِهَا لِذٰلِكَ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ بِوُجُوْبِهَا۔

کیا جائے (بہر حال نماز میں قرآن کی قرأت ضروری ہے، اس لیے کہ مطلق قرآن کی قرأت نماز میں فرض ہے) (اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے اور سکوت اختیار کیا ہے اور ابوداؤد کا سکوت حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے اور اس حدیث کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں، جیساکہ حاکم نے مستدرک میں ان کا ثقہ ہونا بیان کیا ہے اور ابن حبان وابن شاہین نے اپنی اپنی ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے)

**ف**: یہ حدیث صراحت کے ساتھ اس بات کی دلیل ہے کہ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا نماز میں فرض نہیں ہے کیونکہ حدیث میں لفظ "وَلَوْ" (اگرچہ) جو مذکور ہے اس سے نماز میں خصوصیت کے ساتھ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ہی معلوم نہیں ہوتا کہ جس سے نماز میں قرأتِ فاتحہ کی فرضیت ثابت کی جا سکے بلکہ لفظ "وَلَوْ" سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی قرأت فرض ہے مگر قرآن کے کسی خاص حصّہ کی قرأت فرض نہیں ہے اس لیے قرآن میں سے جس چیز کو پڑھ لیا جائے اس سے قرأت کی فرضیت ادا ہو جاتی ہے خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا کوئی اور سورۃ اسی لیے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز میں سوۂ فاتحہ کی قرأت فرض نہیں ہے، بلکہ واجب ہے۔ البتہ سورہ فاتحہ کی قرأت، نماز میں دیگر ائمہ کے نزدیک فرض ہے اور یہ حضرات سورۂ فاتحہ کی فرضیت پر جن حدیثوں سے استدلال کرتے ہیں ان میں ایک حدیث یہ ہے:

عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ کے بغیر کوئی نماز نہیں ہے۔)

اس حدیث سے یہ حضرات ثابت کرتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز صحیح نہیں ہو سکتی حالانکہ مراد اس سے فضیلت کی نفی ہے یعنی سورۂ فاتحہ کا پڑھنا افضل ہے، یہ مراد نہیں کہ فاتحہ کے بغیر نماز درست ہی نہیں۔ اگر نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو وہ نماز ناقص اور غیر افضل ہوگی، کیونکہ نماز میں سوۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے اس کی نظیر "لَا صَلٰوةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ" والی حدیث ہے کہ مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد کے بغیر صحیح نہیں ہوتی، حالانکہ سب ائمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسجد کے پڑوسی کی نماز گھر میں ادا ہو جاتی ہے البتہ ناقص اور غیر افضل ہوتی ہے تو پھر "لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" سے کس طرح استدلال کیا جا سکتا ہے؟ کہ نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو نماز صحیح نہیں ہوتی۔ جب کہ دونوں حدیثیں ایک دوسرے کی نظیر ہیں، اس طرح "لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" سے نماز میں سورۂ فاتحہ کے پڑھنے کو فرض قرار دینا درست نہیں ہے۔

دوسری حدیث جس سے دیگر ائمہ نے نماز میں سورۂ فاتحہ کے پڑھنے کو فرض قرار دیا ہے۔ حضرت زیاد بن ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح مروی ہے۔ "لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يَقْرَءُ الرَّجُلُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" اس حدیث سے ان حضرات نے استدلال کیا ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILM ISLAMIC ACADEMY

درست نہیں ہوتی، حالانکہ زیاد بن ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث شاذ ہے۔

صاحب نقایہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں " لا تجزیٔ " کے جو الفاظ زائد ہیں وہ حضرت زیاد بن ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انفراد ہے کہ یہ الفاظ صرف انہی سے مروی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زیاد بن ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتی ہے اور حضرت زیاد کے سوا ایک جماعت نے بھی حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے جس کے الفاظ متفقہ طور پر صرف یہ ہیں " لَا صَلٰوۃَ مَنْ لَّمْ یَقْرَءْ " یعنی قرأت قرآن کے فرض ہونے کا ثبوت ملتا ہے جس سے مذہب حنفی کی تائید ہوتی ہے۔

اس کے برخلاف حضرت زیاد بن ایوب کی حدیث بالمعنیٰ ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت کے واسطہ سے ان کو جو حدیث ملی ہے اس کو انھوں نے اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے جس کی وجہ سے ان کی حدیث کے الفاظ ان الفاظ سے جدا ہیں جن کی روایت ایک جماعت نے متفقہ طور پر کی ہے اسی لیے حضرت زیاد بن ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ایک جماعت کی حدیث کے مقابلہ میں ان کے منفرد اور تنہا ہونے کی وجہ سے قابل استناد نہیں اور اسی بناء پر حضرت زیاد بن ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت شاذہ سے نماز میں سورۂ فاتحہ کی قرأت کو فرض قرار دینا درست نہیں ہے (یہ مضمون شرح نقایہ اور التعلیق المغنی شرح سنن دار قطنی سے ماخوذ ہے) ۱۲

۱۱۳۲/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَھِیَ خِدَاجٌ فَھِیَ خِدَاجٌ فَھِیَ خِدَاجٌ رَوَاہُ السِّتَّۃُ وَمَالِکٌ وَّاَحْمَدُ وَالدَّارُقُطْنِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کسی نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ نماز ناقص ہے وہ نماز ناقص ہے، وہ نماز ناقص ہے (اس کی روایت صحاح ستہ کی ہے اور امام مالک، امام احمد، دار قطنی اور بیہقی نے بھی اس کی روایت کی ہے)

۱۱۳۳/۱۳ وَعَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ صَلٰوۃٍ لَّا یُقْرَأُ فِیْھَا بِاُمِّ الْکِتَابِ فَھِیَ خِدَاجٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے ناقص ہے (اس کی روایت ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے کی ہے)

ف: واضح ہو کہ نماز میں بعض چیزیں فرض ہیں اور بعض واجب ہیں، فرض اور واجب کے درمیان فرق یہ ہے کہ جو چیزیں فرض ہیں اگر وہ عمداً ترک ہو جائیں یا سہواً دونوں صورتوں میں نماز باطل ہو جاتی ہے اور کسی طرح درست نہیں ہو سکتی۔ تاوقتیکہ اس کا اعادہ نہ کیا جائے اس لیے کہ فرائض ادا کئے بغیر نماز

جائز ہی نہیں ہوتی۔ اس کے برخلاف نماز میں واجبات ترک ہو جائیں تو نماز باطل نہیں ہوتی بلکہ ناقص ہوتی ہے، واجب اگر سہواً ترک ہوا ہے تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز ادا ہو جاتی ہے اور اگر واجب عمداً ترک ہوا ہے تو نماز کا لوٹانا ضروری ہے۔

فرض اور واجب کے اس فرق کو پیش نظر رکھ کر مذکورہ بالا دونوں حدیثوں پر غور کیجئے۔ مذکورہ بالا دونوں حدیثیں اور اسی طرح کی دوسری حدیثیں جو آگے آرہی ہیں اس بات کی دلیل ہیں کہ نماز میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا فرض نہیں ہے اس لیے کہ حدیث شریف میں "خِدَاج" کا لفظ آیا ہے جس کے معنی ناقص کے ہیں (فیوض الباری شرح صحیح بخاری السید محمود احمد رضوی صاحب اسی بات کو جلد دوم ص ۲۹۴ میں فرماتے ہیں کہ خداج بالفتح کے معنی ناقص و نا تمام کے ہیں۔ لہٰذا حدیث مذکورہ میں بھی "لا" نفیِ کمال کے لیے ہے) اگر سورۂ فاتحہ کا پڑھنا نماز میں فرض ہوتا تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز کو جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو "فَهِيَ بَاطِلَةٌ" (وہ نماز باطل ہے) فرماتے "فَهِيَ خِدَاجٌ" (وہ نماز ناقص ہے) نہ فرماتے۔ چونکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں "فهي خِدَاجٌ" فرمایا ہے اس لیے نماز ناقص ہوگی باطل نہیں ہوگی۔ اس طرح حدیث شریف کے لفظ "خِدَاج" سے ثابت ہو گیا کہ نماز میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے فرض نہیں ہے (یہ مضمون سعایہ رد المحتار اور المتقی کے بین السطور سے ماخوذ ہے) ۱۲

ف۲: مذکورہ حدیثوں کے پیش نظر احناف کے نزدیک نماز میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا فرض نہیں بلکہ واجب ہے اس سے بعض حضرات کو یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ احناف کے نزدیک سورۂ فاتحہ پڑھے بغیر بھی نماز جائز ہو جاتی ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے، اس لیے کہ احناف نے کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر بھی نماز جائز ہو جاتی ہے۔

حنفیوں کی فراست کا کیا کہنا کہ انھوں نے تو وہی کہا ہے جو حدیث شریف کا منشاء ہے۔ حدیث شریف میں "خِدَاجٌ" کا جو لفظ آیا ہے اس کے معنی ناقص کے ہیں، اس لیے جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے اور نماز کے اس نقص کو دور کرنے کے لیے سہواً سورۂ فاتحہ ترک ہو جائے تو سجدہ سہو کیا جائے گا اور عمداً سورۂ فاتحہ ترک کی گئی ہے تو نماز کا اعادہ ضروری ہوگا اور یہی ہے حنفی مذہب۔

البتہ جو حضرات حدیث کے لفظ "خِدَاجٌ" سے نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے کی صورت میں نماز کے باطل ہونے کا حکم لگاتے ہیں وہ حدیث کے منشاء کے خلاف کر رہے ہیں اس لیے کہ ناقص چیز کو معدوم نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ ناقص اور معدوم میں بڑا فرق ہے۔ معدوم تو باطل کو کہتے ہیں جس کا وجود ہی نہ ہو اور ناقص ایسی چیز کو کہتے ہیں جو نقص کے ساتھ موجود ہے اور حدیث سے بھی واضح ہوتا ہے کہ نمازی کے سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے سے نماز ناقص ہو جاتی ہے یعنی نماز ادا تو ہو جاتی ہے مگر ناقص رہتی ہے اور اس نقص کا سجدۂ سہو سے یا اعادہ سے دور کیا جانا ضروری ہے، اس

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ISLAMIA ACADEMY

کے باوجود بھی حنفیوں پر یہ اعتراض کہ یہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کے درست ہونے کے قائل ہیں کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟

۱۱۳۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَمَرَنَا اَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ مَا تَيَسَّرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِالْحَمْدُ وَسُوْرَةٍ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ الْمَكْتُوْبَةُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَثَلَاثُ اٰيَاتٍ فَصَاعِدًا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہمیں نماز میں سورۂ فاتحہ اور قرآن سے جو ہو سکے (خواہ آیت ہو یا سورۃ) پڑھنے کا حکم ہوا ہے (اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے اور اس حدیث کی اسناد صحیح ہے) اور ترمذی اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے نماز میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ نہ پڑھی تو اس کی نماز کامل نہیں ہوئی ناقص ہوئی، اور ابن عدی کی ایک روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سورۂ فاتحہ اور کوئی تین آیتیں یا تین آیتوں سے زیادہ کا پڑھنا نماز میں جو قرأت فرض ہے اس کے لیے کافی ہے (اس لیے کہ نماز میں مطلق قرآن کا پڑھنا فرض ہے، سورۂ فاتحہ اور کسی سورۃ کا پڑھنا واجب ہے چونکہ سورۂ فاتحہ اور ضم سورۃ دونوں کی قرأت ہو چکی ہے۔ اس لیے ان دونوں کی قرارت کے ضمن میں فرض قرارت بھی ادا ہو گئی)

ف: واضح ہو کہ نماز میں مطلق قرارتِ قرآن، سورۂ فاتحہ اور ضم سورۃ یا ضم سورہ میں تین آیتیں یا تین آیتوں سے زیادہ کا پڑھنا ان میں مطلق قرارت قرآن کی فرضیت کے متعلق نص قرآنی اور دوسری چیزوں کے وجوب کے متعلق جو حدیثیں وارد ہوئی ہیں احناف نے ان سب میں حسب ذیل طریقہ پر اس طرح تطبیق دی ہے کہ جس سے نص قرآنی اور ساری حدیثوں پر عمل ہو جاتا ہے وہ یہ ہے کہ نماز میں مطلق قرارتِ قرآن فرض ہے اور سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے، اور سورۂ فاتحہ کے ساتھ ضم سورۃ یا ضم سورہ میں تین آیتوں کا پڑھنا بھی واجب ہے۔

احناف کے پاس نماز میں مطلق قرارت قرآن فرض ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے "فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ" (تم لوگ (نماز میں) قرآن سے جو کچھ ہو سکے پڑھ لیا کرو) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہم نماز میں قرآن سے جو ہو سکے پڑھ لیا کریں اور یہ حکم مطلق ہے جو قرآن کے کسی خاص حصہ سے مخصوص اور مقید نہیں ہے کہ جس کو نماز میں پڑھنا لازم کیا جائے۔ اس کی تائید مسلم کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قراءتِ قرآن کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی ) اس حدیث سے بھی نماز میں مطلق قرارت کا فرض ہونا ثابت ہوتا ہے۔

جو حضرات نماز میں سورہ فاتحہ کی قرارت کو فرض قرار دیتے ہیں ان کا استدلال یہ ہے کہ جب کسی مسئلہ میں دو حکم وارد ہوں جن میں ایک مطلق ہو اور دوسرا مقید، تو اصولیین کے قاعدے کے مطابق مطلق حکم سے مقید حکم مراد لیا جاتا ہے اور مطلق کو مطلق نہیں رکھا جاتا جیسے نماز میں قرآن کا مسئلہ ہے اس میں دو حکم وارد ہیں، ایک مطلق ہے جو آیت فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ" سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں مطلق قرآن کا پڑھنا فرض ہے، اور دوسرا حکم حدیث " لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ فاتحہ کی قرأت کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی اس لیے وہ حضرات جن کے پاس نماز میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے۔ وہ اس اصولی قاعدے کے تحت اس طرح استدلال کرتے ہیں کہ آیت " فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ" میں جو مطلق قرأت کا حکم ہے اس سے مراد حدیث شریف کا مقید حکم ہی ہے۔ جو " لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" سے معلوم ہو رہا ہے اس طرح یہاں دو حکم علیحدہ علیحدہ نہیں ہیں بلکہ ایک ہی حکم ہے جو کہیں مطلق بیان کیا گیا ہے اور کہیں مقید اور اسی بناء پر ان حضرات کے نزدیک نماز میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا آیت اور حدیث دونوں سے فرض قرار پاتا ہے۔

حنفی حضرات اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ مطلق حکم اور مقید حکم سے ایک ہی چیز اسی وقت مراد ہو سکتی ہے جب کہ دونوں حکم کے ماخذ قوت میں برابر ہوں، یہاں ایسا نہیں ہے۔ کیوں کہ مطلق قرارت تو قرآن سے ثابت ہو رہی ہے اور سورۂ فاتحہ کی قرأت خبر واحد سے۔ اگر آیت اور حدیث دونوں سے ایک ہی حکم مراد لیا جائے تو قرآن کے مطابق حکم پر خبر واحد کے ذریعہ زیادتی لازم آجائے گی۔ حالانکہ کتاب اللہ پر خبر واحد کے ذریعہ زیادتی جائز نہیں ہے۔ اس لیے یہاں مطلق اور مقید دونوں سے ایک ہی حکم مراد نہیں لے سکتے یہی وجہ ہے کہ ہم نے مطلق کو مطلق رکھ کر بحکم کتاب اللہ نماز میں مطلق قرأت کو فرض قرار دیا اور مقید حکم یعنی سورۂ فاتحہ کی قرأت کو خبر واحد سے ثابت ہونے کی وجہ سے واجب قرار دیا۔ اس طرح ہم نے قرآن اور حدیث دونوں پر عمل کیا۔

اس کے قطع نظر مطلق اور مقید دونوں سے ایک ہی حکم مراد لے کر نماز میں سورۃ فاتحہ کو فرض قرار دیں تو وہ حضرات جن کے پاس سورۂ فاتحہ کی قرأت فرض ہے ان پر لازم آجائے گا کہ ضم سورہ کی قرارت کو بھی فرض قرار دیں، اس لیے کہ جن حدیثوں میں سورۂ فاتحہ کا ذکر ہے ان میں ضم سورۃ کا بھی ذکر موجود ہے، حالانکہ یہ حضرات ضم سورہ کی قرأت کو سنّت قرار دیتے ہیں اس کے برخلاف ہم مطلق اور مقید کو علیحدہ علیحدہ دو حکم قرار دے کر آیت سے مطلق قرارت کی فرضیت ثابت کرتے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اور حدیث سے جس طرح سورہ فاتحہ کی قرأت کو واجب کہتے ہیں، ایسا ہی ضم سورہ یا ضم سورۃ میں تین یا تین سے زائد آیتوں کو بھی واجب قرار دیتے ہیں۔

مذکورہ بالا توضیحات سے ثابت ہو گیا کہ حدیث "لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ" چونکہ خبر واحد ہے اس لیے یہ حدیث قوت میں آیت فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ" کے برابر نہیں ہو سکتی۔ جس کی وجہ سے آیت کے مطلق حکم کو مقید نہیں کیا جا سکتا۔

اگر کوئی کہے کہ حدیث "لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ" خبر واحد نہیں ہے بلکہ خبر مشہور ہے اس لیے اس حدیث سے آیت "فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ" کے مطلق حکم کو مقید کیا جا سکتا ہے تو اس کے دو جواب ہیں۔

ایک جواب تو یہ ہے کہ "لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ" کو اس لیے خبر مشہور نہیں کہا جا سکتا کہ تابعین کے درمیان اس حدیث کے مشہور ہونے میں اختلاف ہے اور سب تابعین نے اس حدیث کو قبول نہیں کیا ہے اور خبر مشہور اس حدیث کو کہتے ہیں جس کو سب تابعین قبول کر لیں اگر "لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ" کا خبر مشہور ہونا صحیح ہوتا تو اس حدیث سے آیت فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ" کے حکم مطلق کو مقید کر کے نماز میں فاتحہ کی فرضیت ثابت کی جا سکتی تھی لیکن جب لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ" کا خبر مشہور ہونا ثابت نہیں ہوا تو یہ خبر واحد ہوئی اور ظاہر ہے کہ خبر واحد سے کتاب اللہ کے حکم مطلق کو مقید نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے نماز میں سورۃ فاتحہ کی قرأت کا فرض ہونا اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ بالفرض اگر حدیث "لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ" کو خبر مشہور تسلیم کر لیا جائے تو اس کے باوجود بھی آیت "فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ" کے حکم مطلق کو اس حدیث سے مقید نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خبر مشہور سے کسی آیت کے حکم مطلق کو اسی وقت مقید کر سکتے ہیں جب کہ وہ خبر مشہور محکم ہو یعنی اس سے ایک ہی معنی مراد لئے جاتے ہوں، اور اس میں دوسرے معنی کا احتمال نہ ہو۔ یہاں ایسا نہیں ہے کیونکہ حدیث "لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ" میں دو معنوں کا احتمال موجود ہے۔ ایک معنی تو یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی، اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں بلکہ ناقص ہوتی ہے اور اس دوسرے معنی کی نظیر حدیث "لَا صَلٰوۃَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ" ہے کہ مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد کے بغیر صحیح نہیں ہوتی حالانکہ اس حدیث سے یہ معنی کسی نے بھی مراد نہیں لیے ہیں بلکہ سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسجد کے پڑوسی کی نماز گھر میں ادا تو ہو جاتی ہے مگر ناقص اور غیر افضل رہتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ حدیث "لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ" میں مذکورہ دونوں معنوں کا احتمال ہے اور ایسی مشہور حدیث جس میں دو معنوں کا احتمال پایا جاتا ہو وہ کسی آیت کے مطلق حکم کو مقید نہیں کر سکتی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اس طرح ثابت ہوا کہ حدیث " لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ " کے ذریعہ آیت " فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ " کے مطلق حکم کو مقید کر کے نماز میں سورہ فاتحہ کی قرأت کو فرض قرار دینا درست نہیں بلکہ آیت مذکورہ کے لحاظ سے نماز میں مطلق قرأت قرآن فرض ہے اور حدیثوں کے لحاظ سے نماز میں سورہ فاتحہ، ضم سورۃ، یا ضم سورۃ میں تین یا تین سے زائد آیتوں کا پڑھنا واجب ہے اور یہی مذہب حنفی ہے۔ (عمدۃ القاری، مرقات) - ۱۲

۱۱۳۵/۱۵ وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَصَاعِدًا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے (نماز میں) سورہ فاتحہ اور اس پر قرآن کا کچھ حصہ زیادہ کر کے نہ پڑھا تو اس کی نماز کامل نہیں ہوئی ناقص ہوئی (اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے۔

ف: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں سورہ فاتحہ اور ضم سورۃ دونوں کا پڑھنا واجب ہے - ۱۲

۱۱۳۶/۱۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃٍ وَّیَقْرَأُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ قَالَ وَکُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ صَلٰوۃٌ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَشَیْءٍ مَّعَهَا رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (چار رکعت والی فرض نماز کی) پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ ضم کر لیا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں یہ بات مشہور تھی کہ نماز میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ ضم سورہ کئے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی (اس کی روایت بیہقی نے کی ہے)

ف: اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ اس زمانہ میں یہ بات مشہور تھی کہ سورہ فاتحہ اور ضم سورہ کے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی۔ اس سے ثابت ہے کہ سورۂ فاتحہ اور ضم سورۃ کا ہر نماز میں پڑھنا واجب ہے خواہ وہ نماز وتر ہو یا سنّت یا نفل ان تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور ضم سورۃ کا پڑھنا ضروری ہوگا۔ البتہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ فرض کی چار رکعت والی نماز یا تین رکعت والی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ضم سورۃ دونوں کا پڑھنا ضروری ہوگا اور آخری دو یا ایک رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ کا پڑھ لینا کافی ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ سورۂ فاتحہ اور ضم سورۃ پڑھنے کے لیے فرض کی پہلی دو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIE ISLAMIA ACADEMY

رکعتوں کو ہی معین کر لینا واجب ہے اگر کوئی سورۃ فاتحہ اور ضم سورۃ یا ان میں سے کسی ایک کو فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں پڑھنا بھول گیا اور ان کو آخری دو رکعتوں میں پڑھ لیا تو چونکہ اس نے پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ضم سورۃ پڑھنا جو واجب تھا سہواً ترک کر دیا ہے اس وجہ سے اس کو سجدہ سہو کرنا ضروری ہوگا۔ (عمدۃ القاری، رد المحتار)

مذکورالصدر حدیث جو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس کو حضرت عبید اللہ ابن مقسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح روایت کیا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کسی سورۃ کو ضم کرنا اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ کا پڑھنا سنت ہے (یعنی فرض نہیں )۔ ۱۲

ف ۲: حضرت عبید اللہ بن مقسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث سے دو چیزیں ثابت ہوتی ہیں۔
ایک یہ ہے کہ نماز میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا رکن یعنی فرض نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکورہ حدیث میں سورۂ فاتحہ کے پڑھنے کو ضم سورۃ کی طرح سنت قرار دیا ہے فرض نہیں کہا ہے اور ظاہر ہے کہ کسی صحابی کا کسی چیز کو سنت قرار دینا اس بات کی قوی دلیل ہے کہ وہ چیز فرض نہیں ہو سکتی۔ یہاں یہ بات واضح رہے کہ سورۂ فاتحہ اور ضم سورۂ کو جو سنت قرار دیا گیا ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کا پڑھنا واجب نہیں ہے

اس لئے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں عام طور پر دو اصطلاحیں تھیں۔ ایک فرض، دوسرے سنت اور سنت میں فرض کے سوا ہر چیز داخل تھی۔ خواہ وہ واجب ہو یا سنتِ مؤکدہ یا غیر مؤکدہ ہو یا نفل، غرض ان تمام چیزوں پر سنت کا اطلاق ہوتا تھا چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس حدیث میں سورۂ فاتحہ اور ضم سورۃ کو سنت کہنا انہی معنوں میں تھا کہ یہ فرض نہیں ہیں یعنی واجب ہیں۔

علاوہ ازیں سورۂ فاتحہ اور ضم سورۃ کے واجب ہونے کے متعلق حدیثیں ابھی اوپر گزر چکی ہیں۔

حضرت عبید اللہ بن مقسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث سے دوسری چیز یہ ثابت ہوتی ہے کہ جس طرح نماز میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے، اسی طرح ضم سورۃ کا پڑھنا بھی واجب ہے اس لیے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ فاتحہ اور ضم سورہ دونوں کا ذکر ایک ہی حیثیت سے کیا ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مذکورہ حدیثوں سے واضح ہو گیا کہ نماز میں سورۃ فاتحہ اور ضم سورۃ کا پڑھنا ضروری ہے اور ان دونوں کے بغیر نماز جائز نہیں اس کی توضیح میں حضرت سفیان ابن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ ان مذکورہ حدیثوں کا حکم اس شخص کے لیے ہے جو تنہا نماز پڑھ رہا ہو (مقتدی کے لیے یہ حکم نہیں اس لیے کہ مقتدی کو خاموش رہنا چاہیئے) حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کی روایت ابو داؤد نے اپنی سنن میں کی ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَرَوَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ سُنَّةُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ أَنْ يَقْرَأَ فِي الْأُوْلَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ قَالَ سُفْيَانُ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَأَمَّا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حَيْثُ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ وَرَآءَ الْإِمَامِ قَالَ أَحْمَدُ فَهٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِنَّ هٰذَا إِذَا كَانَ وَحْدَهُ انْتَهٰى۔

واضح ہو کہ مذکورہ بالا حدیثوں کی توضیح میں جس طرح ابو داؤد نے اپنی سنن میں حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کیا ہے۔ اسی طرح ترمذی نے بھی اپنی سنن میں حدیث "لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَءْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" کے متعلق امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ حدیث تنہا نماز پڑھنے والے سے متعلق ہے (مقتدی سے متعلق نہیں ہے۔ اس لیے کہ مقتدی کو خاموش رہنا ضروری ہے۔

نیز ترمذی نے یہ بھی لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل نے اس خصوص میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ حدیث یہ ہے۔ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ وَرَآءَ الْإِمَامِ۔

(جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوگی مگر یہ حکم اس شخص کے لیے ہے (جو تنہا ہو) اور امام کے پیچھے (مقتدی کی حالت میں) نہ ہو۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد "لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَءْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث تنہا نماز پڑھنے والے سے متعلق ہے۔

واضح رہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بہتر کوئی نہیں سمجھ سکتا اور جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے صحابی نے حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مذکورہ ارشاد کی تفسیر یہ کی ہے کہ یہ حدیث تنہا نماز پڑھنے والے سے متعلق ہے تو یہ حکم مقتدی سے متعلق نہ ہوگا۔ (یہ مضمون ترمذی سے ماخوذ ہے)

۱۱۳۷ / ۱۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ وَرَآءَ الْإِمَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوئی، مگر یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو تنہا ہو) اور امام کے پیچھے مقتدی کی حالت میں نہ ہو)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

وَرَوٰی مُحَمَّدٌ وَمَالِكٌ وَابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ مِثْلَهٗ۔

(اس کی روایت ترمذی نے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز امام محمد اور امام مالک اور ابن ابی شیبہ نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔)

۱۱۳۸/۱۸ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی رَکْعَةً فَلَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ۔

(رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس نے نماز پڑھی اور اس میں اس نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو تنہا ہے اور امام کے پیچھے (مقتدی کی حالت میں نہ ہو۔ (اس لئے کہ مقتدی کو خاموش رہنا ضروری ہے) (طحاوی)

۱۱۳۹/۱۹ وَعَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَّا یَقْرَاُ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ۔

(رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص بغیر سورہ فاتحہ کے نماز پڑھے تو اس کی نماز ناقص ہے لیکن یہ حکم اس مقتدی کے لیے نہیں ہے جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے (اس کو تو خاموش رہنا ضروری ہے) (بیہقی)

۱۱۴۰/۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَّا یَقْرَاُ فِیْهَا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ۔

(رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بغیر سورہ فاتحہ کے نماز پڑھے تو یہ نماز (ترک واجب کی وجہ سے) اس کو کافی نہ ہوگی مگر یہ حکم اس مقتدی کے لیے نہیں ہے جو امام کے پیچھے ہو (اس لئے کہ مقتدی کو سورۃ فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں) (بیہقی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

۱۱۴۱/۲۱ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ خَلْفَ الْاِمَامِ لَا یَقْرَاُ شَیْئًا یُجْزِئُہٗ ذٰلِکَ قَالَ نَعَمْ۔

(رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھتا ہو (نہ سورۂ فاتحہ نہ کوئی اور سورۃ) کیا اس کے لیے یہ کافی ہے؟ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کافی ہے (بیہقی)

۱۱۴۲/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ صَلٰوۃٍ لَّا یُقْرَاُ فِیْہَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ۔

(رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز (ترک واجب کی وجہ سے) کامل نہیں ہوتی، مگر یہ حکم مقتدی کے لیے نہیں ہے جو امام کے پیچھے ہو (اس لیے کہ مقتدی کو سورۂ فاتحہ کی ضرورت نہیں) (بیہقی)

۱۱۴۳/۲۳ وَعَنْ کَثِیْرِ بْنِ مُرَّۃَ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ سَمِعَہٗ یَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفِیْ کُلِّ صَلٰوۃٍ قِرَآءَۃٌ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ ھٰذِہٖ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ وَکُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْہُ فَقَالَ مَا اَرَی الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ کَفَاھُمْ رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ وَالطَّحَاوِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ وَقَالَ النَّسَآئِیُّ فِیْہِ اَلْاِکْتِفَآءُ الْمَاْمُوْمِ بِقِرَآءَۃِ الْاِمَامِ۔

حضرت کثیر بن مرۃ حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کیا ہر نماز میں قرأت ضروری ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہاں (اس پر) انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ اب قرأت ہر نماز میں فرض ہو گئی (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور اس وقت میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قریب تر تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یاد رکھو امام جب لوگوں کی امامت کرے تو اس کی قرأت مقتدیوں کی قرأت کے لیے بالکل کافی ہے (مقتدیوں کو پھر قرأت کرنے کی ضرورت نہیں) (اس کی روایت نسائی، طحاوی اور بیہقی نے کی ہے) اور نسائی نے کہا ہے کہ اس حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کے لیے کافی ہے۔ (اس کو خود

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

قرأت کرنے کی ضرورت نہیں)

۱۱۴۴/۲۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِیْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِیَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْۤ اَقُوْلُ مَالِیْۤ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِیْمَا جَهَرَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِیْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَّمُحَمَّدٌ وَّرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ النَّسَائِیُّ فِیْ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْمَا جَهَرَ بِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی نماز سے جس میں قرأت جہر سے کی جاتی ہے۔ فارغ ہوکر فرمایا کیا تم میں سے ابھی کوئی میرے ساتھ قرآن پڑھ رہا تھا؟ (اس پر) ایک شخص نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پڑھ رہا تھا (یہ سن کر) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسی سبب سے تو میں بھی (دل میں) کہہ رہا تھا کہ نماز میں میرے ساتھ قرآن کی کشاکشی کیوں ہو رہی ہے؟ (یعنی قرأت کے ذریعہ میں لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہوں اور لوگ قرآن پڑھ کر مجھے اپنی طرف کھینچتے ہیں) جب اس حکم کو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے مقتدی ہوکر جہری نماز میں قرآن (خواہ سورۂ فاتحہ ہو یا کوئی اور سورۃ) کا پڑھنا ترک کر دیا (اس کی روایت نسائی، ترمذی، ابوداؤد، امام احمد، امام مالک اور امام محمد نے کی ہے اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور نسائی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں اس بات کا ثبوت ہے کہ جس نماز میں قرأت بالجہر کی جائے اس میں مقتدی (امام کے پیچھے) قرأت نہ کرے۔

۱۱۴۵/۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَهٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَرَوَى الطَّحَاوِیُّ نَحْوَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَتَادَةَ وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا وَفِیْ اُخْرٰى لَهٗ وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے لہٰذا جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو (اس کی روایت ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے کی ہے) اور یہ حدیث صحیح ہے اور طحاوی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور مسلم کی ایک روایت میں حضرات ابوہریرہ اور قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ امام جب قرأت کرے تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تم خاموش رہو اور مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ امام جب غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو۔

ف: ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث میں مقتدی کے لیے سکوت اختیار کرنے اور امام کی قرأت کو خاموشی سے سننے کی طرف اشارہ ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس حدیث میں اس بات کا ثبوت ہے کہ مقتدی سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ امام جب سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے وَلَا الضَّالِّيْنَ پر پہنچے تو مقتدی آمین کہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو اس کے بجائے یوں کہا جاتا کہ تم میں سے ہر ایک سے (مقتدی ہو یا امام) وَلَا الضَّالِّيْنَ تک پہنچے تو آمین کہے ایسا نہ کہہ کر جب یہ کہا گیا کہ امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو۔ اس سے ثابت ہوا کہ مقتدیوں کو سورۂ فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں بلکہ وہ خاموشی سے امام کی قرأت سنتے رہیں۔

۱۱۴۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
۲۶
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَتَقْرَءُوْنَ وَالْاِمَامُ يَقْرَءُ فَسَكَتُوْا فَسَاَلَهُمْ ثَلٰثًا فَقَالُوْا اِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا۔

(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب امام قرأت کر رہا ہو تو کیا تم بھی اس وقت قرأت کیا کرتے ہو؟ سب نے سکوت اختیار کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے اسی طرح تین دفعہ دریافت فرمایا۔ سب نے عرض کیا جی ہاں! ہم بھی امام کے ساتھ قرأت کیا کرتے ہیں (اس پر) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ (جب تم مقتدی ہو تو امام کے پیچھے قرأت نہ کیا کرو۔ (امام طحاوی)

---

۱۱۴۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَيَاضِيِّ قَالَ
۲۷
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُصَلِّيْ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيْهِ بِهٖ وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن عمر و بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نمازی اپنے پروردگار سے (نماز میں) راز و نیاز کرتا رہتا ہے پس وہ غور کر لے کہ اپنے پروردگار سے کیا راز و نیاز کر رہا ہے؟ اس لیے تم (سب مقتدی) ایک دوسرے پر باآواز بلند قرأتِ قرآن کر کے (نماز کے راز و نیاز میں خلل مت ڈالو بلکہ سب خاموش رہا کرو (امام احمد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ف: واضح رہے کہ قرآن اور حدیث سے یہ ثابت ہو چکا کہ مقتدی جہری اور سری ہر دو نمازوں میں امام کے پیچھے نہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور نہ کوئی اور سورت، یہ نقلی دلیلیں تھیں جن کو آپ سن چکے اب اس پر عقلی دلیل امام طحاوی رضی اللہ عنہ سے سنیئے:

وہ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا شخص جس نے امام کو رکوع میں پایا اور قیام کی حالت میں تکبیر تحریمہ کے لیے اللہ اکبر کہہ کر بغیر قرأت کئے رکوع میں امام سے جا ملا تو جمہور ائمہ کا بلا اختلاف اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کو بلا شبہ وہ رکعت مل گئی اگرچہ کہ اس نے اس رکعت کے قیام میں کچھ قرأت نہیں کی ہے۔

جمہور ائمہ کے اس قول کی توجیہہ دو طرح سے کی گئی ہے ایک یہ کہ مقتدی پر امام کے پیچھے قرأت فرض نہیں تھی، اس لیے اس کو وہ رکعت قرأت ترک ہونے کے باوجود مل گئی اور یہی مذہب حنفی ہے۔

دوسری توجیہ یہ ہے کہ اس شخص پر قرأت فرض تو تھی مگر رکعت فوت ہونے کے اندیشہ سے ضرورۃً ساقط ہو گئی اور یہ دیگر ائمہ کا مسلک ہے۔ اس دوسری توجیہ کے سلسلہ میں فرض کی ماہیت پر غور کرنا ضروری ہے کہ کیا کسی فرض کو ضرورۃً ترک کیا جا سکتا ہے؟ فرض کی ماہیت کو سمجھنے کے لیے ایک مثال پر غور کیجئے۔

ایک ایسا شخص جس نے امام کو رکوع میں پایا اور رکعت فوت ہونے کے اندیشہ سے ضرورۃً قیام کئے بغیر تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے امام سے رکوع میں جا ملا تو جمہور ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ ایسے شخص کو وہ رکعت نہیں ملی۔ حالانکہ اس نے ضرورۃً قیام ترک کیا ہے۔

اس مثال سے صراحت کے ساتھ معلوم ہو گیا کہ قیام فرض ہے اور فرض ایسا عمل ہے جس کو ضرورۃً بھی ساقط نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کی ادائیگی ضرورت اور غیر ضرورت ہر دو موقعوں پر لازمی ہے۔

فرض کی ماہیت کو اس مثال سے سمجھنے کے بعد قرأت خلف الامام کی نوعیت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرأت خلف الامام پر فرض کی ماہیت صادق نہیں آتی۔ اس لیے کہ مقتدی کے لیے قرأت خلف الامام جس طرح دیگر ائمہ کے نزدیک ضرورۃً ساقط ہو جاتی ہے اسی طرح ہمارے نزدیک متعدد احادیث سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے ساقط ہے۔ اس کے برخلاف اگر قرأت خلف الامام ہوتی تو وہ نہ ضرورۃً ساقط ہوتی ہے اور نہ بلا ضرورت، اس لیے کہ فرائض کسی وجہ سے ساقط نہیں ہو سکتے۔

اس طرح ثابت ہو گیا کہ مقتدی پر قرأت خلف الامام فرض نہیں ہے جیسا کہ متعدد احادیث اس کے مقتدی پر فرض نہ ہونے پر وارد ہیں (یہ پورا مضمون طحاوی شریف سے ماخوذ ہے) ۱۲

١١٤٨ / ٢٨ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَنْ قَرَأَ سَبِّحِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھائی تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے پیچھے (نماز میں) ایک شخص نے (سورہ) سَبِّحِ اسْمَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَقَالَ فِيهِ تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيهِ۔

رَبِّكَ الْأَعْلٰى پڑھا، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ نماز میں کون سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى پڑھ رہا تھا؟ ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پڑھ رہا تھا تو توحضور علیہ السلام نے فرمایا (جب ہی تو) میں محسوس کر رہا تھا کہ تم میں سے کوئی شخص (قرآن پڑھ کر) مجھے الجھن میں ڈال رہا ہے (اس کی روایت نسائی نے کی ہے) اور نسائی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے سری نمازوں میں بھی قرأت نہ کرے۔

---

۱۱۴۹ ۲۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلٰوةَ الظُّهْرِ فَقَرَأَ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ فِي نَفْسِهٖ قَالَ هَلْ قَرَأَ مَعَنَا أَحَدٌ مِّنْكُمْ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا كُنْتُ أَقْرَأُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى قَالَ مَالِيْ أُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ أَمَا يَكْفِيْ أَحَدَكُمْ قِرَاءَةُ إِمَامِهٖ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے ایک شخص نے آہستہ قرأت کی۔ نماز کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ لوگوں میں سے کسی نے (نماز میں) میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو تین دفعہ فرمایا تو وہ شخص جس نے قرأت کی تھی عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى کی قرأت کی ہے۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا نماز میں میرے ساتھ قرأت قرآن کر کے کیوں مجھے الجھن میں ڈالا جاتا ہے؟ کیا آپ لوگوں میں سے ہر (مقتدی) کو اس کے امام کی قرأت کافی نہیں ہے؟ امام تو اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اس لیے جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہا کرو (اس کی روایت بیہقی نے کی ہے)

---

۱۱۵۰ ۳۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ قِرَاءَةٌ لَّهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ عَنْ أَنَسٍ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قرأت اس کے لیے کافی ہے (اس لیے مقتدی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ۔

کو قرأت کی ضرورت نہیں ہے) (اس کی روایت ابن ماجہ نے کی ہے) اور اسی حدیث کی روایت ابن حبان نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دار قطنی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کی ہے)

وَقَالَ فِیْ فَتْحِ الْمُلْھِمِ ثُمَّ الْبَیْھَقِیُّ حَمَلَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ وَنَظَائِرَہٗ عَلٰی تَرْکِ الْجَھْرِ بِالْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَعَلٰی قِرَاءَۃِ السُّوْرَۃِ دُوْنَ الْفَاتِحَۃِ وَھٰذَا تَخْصِیْصٌ بِلَا مُخَصِّصٍ وَّبَعِیْدٌ عَنْ مَضْمُوْنِ الْحَدِیْثِ بِمَرَاحِلَ وَنَاءٍ عَنِ الْمَقْصُوْدِ بِمَنَازِلَ لَا تَعَلُّقَ لَہٗ بِاَلْفَاظِہٖ وَلَا اِشَارَۃَ فِیْھَا اِلَیْہِ اَصْلًا کَیْفَ وَالْوَاقِعَۃُ وَاقِعَۃُ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ عَلٰی مَا یَشْھَدُ بِہٖ رِوَایَۃُ الْاِمَامِ فَمَا مَعْنٰی لِجَھْرِ شَخْصٍ فِیْھِمَا بِالْقِرَاءَۃِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَقْرَاُ الْاِمَامُ فِیْھِمَا جَھْرًا وَّلَا سَائِرُ الْمُقْتَدِیْنَ۔

یہ اور اسی قسم کی دیگر احادیث میں مقتدی کے لیے امام کے پیچھے مطلقاً قرأت نہ کرنے کا حکم وارد ہوا ہے اس لیے مقتدی امام کے پیچھے نہ سورۂ فاتحہ پڑھے نہ کوئی اور سورت اس کے برخلاف جن حضرات نے ان احادیث سے جن میں مقتدی کو قرأت نہ کرنے کا عام حکم موجود ہے اس عام حکم میں سورۂ فاتحہ کو شامل نہ کر کے صرف ضم سورۃ نہ پڑھنے سے خاص کیا ہے۔ یہ تخصیص بلا مخصص ہے حدیث کے عام حکم کو بغیر کسی سبب کے خاص کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی، جب کہ اور احادیث میں مقتدی کو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے کا حکم صراحت کے ساتھ موجود ہے جو ابھی اوپر نسائی، ترمذی، بیہقی اور طحاوی وغیرہم کے حوالہ سے گذر چکی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے "مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَتُہٗ لَہٗ قِرَاءَۃٌ" (جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قرأت اسی کی قرأت ہے) فقہ حنبلی کی کتاب الروض المربع میں اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "لا قراءۃ علی ماموم" (مقتدی پر کسی قسم کی قرأت نہیں ہے) (اس لیے نہ تو سورۂ فاتحہ پڑھے اور نہ ضم سورۃ کرے) اس کا مفہوم یہ ہے کہ امام سورۂ فاتحہ کو اپنے اور مقتدی کی طرف سے ادا کر لیتا ہے اور مقتدی کو سورہ فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

**۱۱۵۱/۳۱** وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَۃَ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ رَوَاہُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے امام کے پیچھے نماز

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مُحَمَّدٌ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ إِمَامِنَا أَبِي حَنِيفَةَ وَهُوَ أَحْسَنُ طُرُقِهِ حَكَمَ عَلَيْهِ ابْنُ الْهُمَامِ بِأَنَّهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ۔

پڑھی تو یقیناً امام کی قرأت اسی کی قرأت ہے اس حدیث کی روایت امام محمد دارقطنی اور بیہقی نے ہمارے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کی ہے اور اس حدیث کی سند سب سے احسن ہے اور اس کے متعلق امام ابن الہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کے راوی بخاری اور مسلم کی شرط کے موافق ہیں، اس لیے یہ حدیث صحیح ہے۔

وَقَالَ الْعَيْنِيُّ هُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ أَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَأَبُو حَنِيفَةَ وَمُوسَى بْنُ عَائِشَةَ الْكُوفِيُّ مِنَ الثِّقَاتِ الْأَثْبَاتِ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيحَيْنِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ مِنْ كِبَارِ الشَّامِيِّينَ وَثِقَاتِهِمْ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ انْتَهٰى۔

اور علامہ عینی رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو حنیفہ تو ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ہی ہیں ان کا کیا کہنا اور موسیٰ بن عائشہ کوفی نہ صرف ثقہ اور معتبر ہیں بلکہ بخاری اور مسلم کے راویوں میں سے ہیں، اور عبداللہ بن شداد شام کے بڑے محدث اور ثقہ ہیں اس طرح اس سند کی مذکور الصدر تحقیق سے ثابت ہوا کہ یہ حدیث صحیح ہے (علامہ عینی کی تحقیق یہاں ختم ہوئی) ۱۲

۱۱۵۲ / ۳۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالطَّحَاوِيُّ وَأَحْمَدُ عَنْ جَابِرٍ وَرَوَى أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ وَقَالَ الشَّيْخُ ابْنُ الْهُمَامِ إِسْنَادُ حَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ مَنِيعٍ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قرأت اسی کی قرأت ہے (اب مقتدی کو نہ سورۂ فاتحہ کی قرأت کی ضرورت ہے نہ کسی اور سورت کی) اس کی روایت ابن عدی نے کامل میں اور طبرانی نے الاوسط میں کی ہے اور دارقطنی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور طحاوی اور امام احمد نے بھی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی روایت کی ہے اور احمد بن منیع نے اپنی مسند میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور امام ابن الہمام نے کہا ہے کہ احمد بن منیع کی اس حدیث کی سند مسلم کی شرط کے موافق ہے اس لیے یہ حدیث مسلم کی حدیثوں کی طرح صحیح ہے۔

۱۱۵۳ / ۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ

حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْهَادِ قَالَ اَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصْرِ قَالَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهٗ فَغَمَزَهُ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَلَمَّا اَنْ صَلّٰى قَالَ لِمَ غَمَزْتَنِيْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُدَّامَكَ فَكَرِهْتُ اَنْ تَقْرَأَ خَلْفَهٗ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَاِنَّ قِرَاءَتَهٗ لَهٗ قِرَاءَةٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَرَوَى الْحَاكِمُ فِيْ مُسْتَدْرَكِهٖ وَالْبَيْهَقِيُّ نَحْوَهٗ ۔

سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ (ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھائی حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ایک شخص نے (باوجود مقتدی ہونے کے) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے قرأت کی تو اس شخص کے بازو والے نے اس کو انگلی سے دبا دیا، جب نماز پڑھ لی تو اس شخص نے کہا کہ آپ نے مجھے نماز میں کیوں دبا دیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے امام تھے تو میں نے برا سمجھا کہ آپ (مقتدی ہو کر) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے نماز میں قرأت کریں، اس گفتگو کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن لیا اور فرمایا کہ جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قرأت اسی کی قرأت ہے (اس کی روایت امام محمد اور دار قطنی نے کی ہے اور حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

---

قَالَ الْعَلَّامَةُ الْعَيْنِيُّ فِيْ شَرْحِ الْبُخَارِيِّ فِيْ بَيَانِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ رَوَاهُ جَمَاعَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَهُمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيُّ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

علامہ عینی رحمۃ اللہ نے شرح بخاری میں اس حدیث شریف کے بیان میں کہا ہے کہ اس کی روایت صحابۂ کرام کی ایک جماعت نے کی ہے جن کے نام یہ ہیں حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابن عمر، حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابن عباس اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم علاوہ ازیں امام حارثی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتاب کشف الاسرار میں یہ روایت لکھی ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں دس جلیل القدر صحابہ مقتدی کے لیے بڑی شدت سے قرأت خلف الامام کی ممانعت فرماتے تھے ان کے نام یہ ہیں حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت زید بن ثابت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وَقَالَ الشَّيْخُ الْعَابِدُ السِّنْدِيُّ مَوْلِدًا وَّالْمَدَنِيُّ مُهَاجِرًا فِي شَرْحِ الْمُسْنَدِ لِإِمَامِنَا أَبِي حَنِيفَةَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فَنَقُولُ لَمَّا ثَبَتَ نَهْيُ الْعَشَرَةِ الْمَذْكُورَةِ وَلَمْ يَثْبُتْ رَدُّ أَحَدٍ عَلَيْهِمْ عِنْدَ تَوَافُرِ الصَّحَابَةِ كَانَ إِجْمَاعًا سُكُوتِيًّا اِنْتَهٰى مُلَخَّصًا۔

اس بارے میں علامہ عابد سندی مدنی رحمۃ اللہ نے شرح مسند امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھا ہے کہ قرأت خلف الامام کی ممانعت مذکورہ دس صحابۂ کرام سے ثابت ہو چکی ہے جن کا رد کسی صحابی نے نہیں کیا، حالانکہ اس وقت صحابۂ کرام کی ایک کثیر تعداد موجود تھی اور اس کثرت کے باوجود کسی صحابی کا ان دس اصحابہ پہ رد نہ کرنا، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دیگر صحابہ کا قرأت خلف الامام کی ممانعت پر سکوت حقیقت میں تمام صحابۂ کرام کا اجماع سکوتی ہے جو شرعاً لائق حجت ہے۔ ۱۲

۱۱۵۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
۳۴ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَفِي التَّعْلِيقِ الْمُمَجَّدِ هٰذَا خُلَاصَةُ الْكَلَامِ فِي طُرُقِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَتَلَخَّصَ مِنْهُ إِنَّ بَعْضَ طُرُقِهِ صَحِيحَةٌ أَوْ حَسَنَةٌ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ يُوجِبُ الْقَدْحَ عِنْدَ التَّحْقِيقِ وَبَعْضُهَا صَحِيحَةٌ مُرْسَلَةٌ وَإِنْ لَمْ تَصِحَّ مُسْنَدَةً وَالْمَرَاسِيلُ مَقْبُولَةٌ وَبَعْضُهَا ضَعِيفَةٌ يَنْجَبِرُ ضُعْفُهَا بِضَمِّ بَعْضِهَا إِلٰى بَعْضٍ فَارْتَقَتْ إِلٰى مَرْتَبَةِ الْحَسَنِ وَبِهِ ظَهَرَ أَنَّ قَوْلَ الْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ فِي تَخْرِيجِ أَحَادِيثِ الرَّافِعِيِّ إِنَّ طُرُقَهُ كُلَّهَا مَعْلُومَةٌ لَيْسَ عَلٰى مَا يَنْبَغِي وَكَذَا قَوْلُ الْبُخَارِيِّ فِي رِسَالَةِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ أَنَّهُ حَدِيثٌ لَمْ يَثْبُتْ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ لِإِرْسَالِهِ وَانْقِطَاعِهِ اِنْتَهٰى لَا يَخْلُو عَنْ خَدْشَاتٍ وَّاضِحَةٍ اِنْتَهٰى وَقَالَ عُلَمَاءُنَا يُسْتَفَادُ مِنْهُ أَنَّ الْقِرَاءَةَ ثَابِتَةٌ مِّنَ الْمُقْتَدِي شَرْعًا فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ قِرَاءَةٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قرأت اسی کی قرأت ہے (اس کی روایت دار قطنی نے کی ہے)

حدیث مذکور سے یہ ثابت ہو گیا کہ مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہ کرے۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ مقتدی قرأت نہیں کر رہا ہے بلکہ مقتدی بھی قرأت کر رہا ہے اس لیے کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے، جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا اس طرح جب مقتدی کا قرأت کرنا شرعاً ثابت ہو گیا تو پھر مقتدی امام کی قرأت کے علاوہ خود بھی قرأت کرے تو اس سے ایک نماز میں دو قرأتیں ثابت ہو جائیں گی۔ جو شرعاً ناجائز ہے، اس کو امام ابن الہمام رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے۔ ۱۲

مذکورہ حدیث میں جو ذکر ہے کہ "امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے" اس کے متعلق ہمارے علماء نے کہا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت کا بدل اور قائم مقام ہے۔ اگر مقتدی امام کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لَہٗ فَلَوْ قَرَأَ لَکَانَ لَہٗ قِرَآءَتَانِ فِیْ صَلٰوۃٍ وَّاحِدَۃٍ وَّھُوَ غَیْرُ مَشْرُوْعٍ قَالَہُ ابْنُ الْھُمَّامِ وَاِنَّ الْحَدِیْثَ دَلَّ عَلٰی اَنَّ قِرَآءَۃَ الْاِمَامِ بَدَلٌ وَّعِوَضٌ عَنْ قِرَاءَۃِ الْمُقْتَدِیْ وَخَلَفٌ عَنْھَا فَلَوْ قَرَأَ الْمُقْتَدِیْ اَیْضًا لَزِمَ اِجْتِمَاعُ الْاَصْلِ وَالْخَلَفِ وَالْبَدَلِ وَالْمُبْدَلِ مِنْہُ وَالْعِوَضِ وَالْمُعَوَّضِ عَنْہُ وَھُوَ غَیْرُ جَائِزٍ کَمَا تَرٰی کَمَا لَا یَجُوْزُ اِجْتِمَاعُ الْوُضُوْءِ وَالتَّیَمُّمِ اِنْتَھٰی۔

پیچھے خود بھی قرأت کرے تو مقتدی کی قرأت جو اصل ہے وہ اور امام کی قرأت جو مقتدی کی قرأت کے قائم مقام ہے دونوں کا جمع کرنا لازم آئے گا۔ جو جائز نہیں ہے جیسا کہ وضو اور تیمم دونوں کا ایک ساتھ جمع کرنا ناجائز ہے اس لیے کہ وضو، اصل ہے اور تیمم اس کا قائم مقام (ابن الہمام) ۱۲

١١٥٥/٣٥ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَآءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالَ الْاِمَامُ یَقْرَأُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرأت خلف الامام کے متعلق سوال کیا گیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ امام تو قرأت کرتا ہی ہے (پھر مقتدی کو قرأت کی کیا ضرورت ہے؟) (بیہقی)

١١٥٦/٣٦ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ وَرَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاِمَامِنَا اَبِیْ حَنِیْفَۃَ قَالَ جَابِرٌ قَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَھَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَۃِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُثْمَانَ کَانُوْا یَنْھَوْنَ عَنِ الْقِرَآءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرأت خلف الامام (امام کے پیچھے قرأت کرنے ) سے ممانعت فرمائی ہے اس کی روایت بیہقی نے کی ہے اور عبدالرزاق نے بھی اس کی روایت حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کی ہے اور ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ایک روایت اس طرح آئی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے (نماز میں) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے قرأت کی تو ان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرأت خلف الامام سے منع فرمایا اور عبدالرزاق کی روایت میں اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما (مقتدی کو) قرأت خلف الامام سے منع فرمایا کرتے تھے۔

١١٥٧/٣٧ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ اَوْ اُنْصِتُ قَالَ لَا بَلْ اَنْصِتْ فَاِنَّہٗ یَکْفِیْکَ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میں (نماز میں) امام کے پیچھے قرأت کیا کروں یا خاموش رہا کروں؟ تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں (قرأت مت کیا کرو) بلکہ

www.waseemziyai.com
WAPKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

خاموش رہا کرو، یہی تم کو کافی ہے (بیہقی)

١١٥٨/٣٨ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْفِيْكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ خَافَتَ أَوْ جَهَرَ۔ (رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ امام کی قرأت تمھارے لیے کافی ہے (جب کہ تم اس کی اقتدا کر رہے ہو) خواہ امام آہستہ قرأت کر رہا ہو یا جہر سے (دار قطنی)

١١٥٩/٣٩ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدًا عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِيْ شَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ بَابِ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ مقتدی امام کے ساتھ قرأت کرے یا نہ کرے؟ تو زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا مقتدی کو کسی نماز میں (خواہ وہ سری ہو یا جہری) امام کے ساتھ قرارت نہ کرنی چاہیے (خواہ سورہ فاتحہ ہو یا ضم سورۃ) (اس کی روایت مسلم نے بَابُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ میں کی ہے)

---

١١٦٠/٤٠ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَا تَقْرَءُوْا خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ۔ (رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت عبید اللہ بن مقسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عبید اللہ بن عمر، حضرت زید بن ثابت اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے قرأت خلف الامام کے متعلق دریافت کیا تو ان تینوں صحابہ نے فرمایا کہ کسی نماز میں (خواہ وہ سری ہو یا جہری) قرأت خلف الامام مت کیا کرو۔ (طحاوی)

١١٦١/٤١ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ لَا إِنْ جَهَرَ وَلَا إِنْ خَافَتَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ مُصَنَّفِهٖ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ (مقتدی) امام کے پیچھے قرأت نہ کیا کرے (نہ جہری نماز میں نہ سری نماز میں) (اس کی روایت ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں کی ہے)

١١٦٢/٤٢ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَيَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ لَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ۔

حضرت عبد اللہ بن مقسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ (مقتدی جہری نماز میں تو امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتا ہے تو کیا وہ) ظہر اور عصر کی (سری نمازوں میں بھی قرأت نہ کرے؟ تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ ہاں مقتدی ان سری

---

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نمازوں میں بھی امام کے پیچھے قرأت نہ کرے (عبدالرزاق)

۱۱۶۳/۴۳ وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ قَرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ

حضرت مختار بن عبداللہ بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو مقتدی امام کے پیچھے قرأت کرے تو اس نے اقتداء کا حق ادا نہ کیا (طحاوی، ابن ابی شیبہ، عبدالرزاق اور دار قطنی)

۱۱۶۴/۴۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَنْ قَرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَخْطَاَ الْفِطْرَةَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ جو مقتدی امام کے پیچھے قرأت کرے تو اس نے اقتداء کے اصل مقصد کو کھو دیا (عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، دار قطنی اور بیہقی)

۱۱۶۵/۴۵ وَعَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَقْرَاُ وَالْاِمَامُ بَيْنَ يَدَيَّ فَقَالَ لَا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ رَّجُلٍ قَالَ عَهِدَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ لَّا نَقْرَاَ مَعَ الْاِمَامِ۔

حضرت ابوجمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ جب میں نماز میں امام کے پیچھے رہوں تو کیا میں بھی (امام کے ساتھ) قرارت کیا کروں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نہیں (جب تم نماز میں امام کے پیچھے ہو تو قرارت مت کیا کرو) (طحاوی) اور ابن ابی شیبہ کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے (نماز میں) امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کا عہد لیا ہے۔

۱۱۶۶/۴۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَاُ اَحَدٌ مَّعَ الْاِمَامِ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ مَعَ الْاِمَامِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَاُ مَعَ الْاِمَامِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ هٰذَا طَرِيْقٌ جَيِّدُ الْاِسْنَادِ لَا يُتَصَوَّرُ فِيْهِ الْكَلَامُ اَصْلًا وَّرَوَى الطَّحَاوِيُّ نَحْوَهٗ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَّزَادَ وَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيَقْرَاْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب کبھی ان سے دریافت کیا جاتا کہ مقتدی امام کے پیچھے قرأت کیا کرے؟ تو آپ جواب دیا کرتے کہ تم میں سے جو کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھا کرے تو امام کی قرأت اس کے لیے کافی ہے (اس کو قرأت کرنے کی ضرورت نہیں ہے) اور خود حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عملدرآمد تھا کہ وہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کیا کرتے تھے (امام محمد) اس حدیث کی سند جید ہے اور اس کے متعلق کسی قسم کا اعتراض نہیں ہے اور امام طحاوی نے بھی اس حدیث

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کی اسی طرح روایت کی ہے اور امام مالک نے بھی اس کی روایت کی ہے، اور امام مالک نے اس حدیث کی جو روایت کی ہے اس میں یہ اضافہ ہے "وَاِذَا صَلّٰی وَحْدَہٗ فَلْیَقْرَءْ"، یعنی مقتدی کو امام کی قرأت کافی ہے۔ہاں اگر وہ مسبوق ہو تو مابقی نماز میں قرأت کیا کرے۔

وَقَالَ الْعَیْنِیُّ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ وَکَانَ اَعْظَمُ النَّاسِ اِقْتِدَآءً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْتَھٰی۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قرأت خلف الامام نہیں کرتے تھے اور آپ کی شان یہ ہے کہ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ سنّت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کیا کرتے تھے اور اپنے زمانہ میں اسی وجہ سے اتباع سنّت میں سب سے زیادہ مشہور تھے اس لیے آپ کا قرأت خلف الامام نہ کرنا عین سُنّت ہے۔

۱۱۶۷/۴۷ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ کَفَتْہُ قِرَاءَتُہٗ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ ھٰذَا سَنَدٌ جَیِّدٌ لَا کَلَامَ فِیْہِ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قرأت اس کے لیے کافی ہے (اس کو خود قرأت کرنے کی ضرورت نہیں ہے) (اس کی روایت امام محمد نے کی ہے اور اس حدیث کی سند ایسی جید ہے کہ جس میں کسی کو کلام اور اعتراض نہیں)

۱۱۶۸/۴۸ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الْقِرَآءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ تُکْفِیْكَ قِرَاءَۃُ الْاِمَامِ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ وَرَوَی الدَّارُ قُطْنِیُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ نَحْوَہٗ لَیْسَ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ اَیْضًا شَیْءٌ۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے قرأت خلف الامام کے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ تم کو امام کی قرأت کافی ہے۔ (اس کی روایت امام محمد نے کی ہے اور دار قطنی نے بھی امام احمد بن حنبل سے اسی طرح روایت کی ہے اور اس کی سند کے متعلق کوئی اعتراض نہیں ہے)

۱۱۶۹/۴۹ وَعَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ الْقِرَآءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ اَنْصِتْ فَاِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرأت خلف الامام کے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

شُغْلًا سَيَكْفِيكَ ذَاكَ الْإِمَامُ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ هٰذَا سَنَدٌ جَيِّدٌ لَا كَلَامَ فِيهِ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ نَحْوَهُ۔

نے فرمایا چپ رہو (کیا فضول سوال کر رہے ہو) نماز میں (اللہ تعالیٰ کے ساتھ راز و نیاز کی وجہ سے مقتدی کو ایک خاص) مشغولیت رہتی ہے (تم اس کو باقی رکھو، وہی قرأت تو) امام کی قرأت تمہارے لئے کافی ہے (اس کی روایت امام محمد نے کی ہے اور اس کی سند جید ہے جس کے متعلق کوئی کلام نہیں ہے اور امام طحاوی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

۱۱۷۰/۵۰ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ رَجُلٌ اتُّهِمَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے (خلاف رواج) قرأت خلف الامام کی ابتداء کی تھی وہ (نئی ایجاد کرنے سے) متہم ہوا تھا (اس لیے کہ صحابہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کا رواج ہو چکا تھا) (اس کی روایت امام محمد نے کی ہے اور اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں)

۱۱۷۱/۵۱ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ لَأَنْ أَعَضَّ عَلَى جَمْرَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہے کہ مجھے اپنے منہ میں انگارا (یعنی آگ کا ڈلہ) رکھ لینا قرأت خلف الامام کرنے سے بہتر معلوم ہوتا ہے (امام محمد)

وَذَكَرَ الرَّازِيُّ فِي أَحْكَامِ الْقُرْآنِ قِيلَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُكَسَّرَ أَسْنَانُهُ وَقَالَ الْبَلْخِيُّ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُمْلَأَ فَمُهُ مِنَ التُّرَابِ۔

امام جصاص رازی رحمۃ اللہ کی احکام القرآن میں قرأت خلف الامام کرنے والے کے متعلق تہدیداً منقول ہے اچھا ہے کہ اس کے دانت توڑ دیئے جائیں اور امام بلخی رحمۃ اللہ نے بھی قرأت خلف الامام کرنے والے کے متعلق تہدیداً کہا ہے کہ "مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے منہ کو مٹی سے بھر دیا جائے"۔

۱۱۷۲/۵۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي فِيهِ جَمْرَةٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ لَيْسَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ أَيْضًا شَيْءٌ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند آئی ہے کہ جو قرأت خلف الامام کرے اس کے منہ میں انگارا ہو۔ (اس کی روایت امام محمد نے کی ہے، اس حدیث کی سند میں کوئی کلام نہیں ہے)

۱۱۷۳/۵۳ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ

حضرت محمد بن عجلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الْخَطَّابِ قَالَ لَيْتَ فِيْ فَمِ الَّذِيْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ حَجَرًا رَوَاهُ مُحَمَّدٌ هٰذَا سَنَدٌ جَيِّدٌ لَا كَلَامَ فِيْهِ وَرَوَى ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَحْوَهٗ۔

ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا اچھا ہو تا کہ قرأت خلف الامام کرنے والے کے منہ میں پتھر پڑ جاتے (اس کی روایت امام محمد نے کی ہے اور اس حدیث کی سند جید ہے جس کے متعلق کوئی کلام نہیں اور ابن ابی شیبہ نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)۔

۱۱۷۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَيْتَ الَّذِيْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مُلِئَ فُوْهُ تُرَابًا۔ (رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)
۵۴

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کیا اچھا ہو تا کہ قرأت خلف الامام کرنے والے کا منہ مٹی سے بھر دیا جاتا (امام طحاوی)

۱۱۷۵ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ وَدِدْتُّ اَنَّ الَّذِيْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ فِيْهِ جَمْرَةٌ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ۔
۵۵

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں پسند کرتا ہوں کہ جو شخص قرأت خلف الامام کرے اس کے منہ میں پتھر ہو۔ (عبد الرزاق)

⁂

۱۱۷۶ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ وبْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يُحَدِّثُهٗ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَلِيٍّ۔
۵۶

حضرت عمرو بن محمد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت موسیٰ ابن سعد بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ موسیٰ بن سعد نے اپنے دادا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے قرأت خلف الامام کی ہو تو اس کی نماز نہیں ہوتی (اس کی روایت امام محمد نے کی ہے اور عبد الرزاق نے بھی اسکی روایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کی ہے)

وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِسَالَةِ الْقِرَاءَةِ اَنَّهٗ لَا يُعْرَفُ لِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَمَاعُ بَعْضِهِمْ عَنْ بَعْضٍ وَلَا يَصِحُّ مِثْلُهٗ وَالْجَوَابُ عَنْهُ اَوَّلًا اَنَّ الْمُعَاصَرَةَ وَاِمْكَانَ اللُّقِيِّ يَكْفِيْ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ فِيْ صِحَّةِ الْاِتِّصَالِ وَرَفْعِ الْاِنْقِطَاعِ وَثُبُوْتِ اللُّقِيِّ كَمَا هُوَ تَشَدُّدُ الْبُخَارِيِّ لَا يَجِبُ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ كَمَا تَقَرَّرَ مُحَقَّقًا فِيْ اُصُوْلِ الْحَدِيْثِ

امام بخاری نے اپنے رسالہ قرأت خلف الامام میں اعتراض اٹھایا ہے کہ اس حدیث کی سند کا سماع بعض محدثین کا بعض سے معروف نہیں ہے۔ اور جو اس حدیث کی مثل دوسری احادیث ہیں وہ بھی صحیح نہیں ہیں؟ جواب: اولاً تو یہ بات ہے کہ معاصرت اور ملاقات کا امکان جمہور کے نزدیک صحت اتصال اور انقطاع کے رفع میں ہے اور ملاقات کا ثبوت جیسا کہ امام بخاری کا یہ تشدد ہے جمہور کے نزدیک یہ واجب نہیں ہے جیسا کہ اصول حدیث میں یہ اصول محقق ہے معاصرت

وَالْمُعَاصَرَةُ وَاِمْكَانُ اللِّقٰى هٰهُنَا مُتَحَقِّقٌ بَيْنَ دَاوٗدَ وَعُمَرَ وَبَيْنَ عُمَرَ وَمُوْسٰى وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَكْفِيْنَا فِيْ ثُبُوْتِ اِتِّصَالِ السَّنَدِ۔

وَثَانِيًا اَنَّ الْاِنْقِطَاعَ الظَّاهِرَ لَا يَضُرُّ عِنْدَنَا اِذَا كَانَ الرَّاوِيُّ ثِقَةً يَرْوِيْ عَنِ الثِّقَاتِ لَا سِيَّمَا فِي الْقُرُوْنِ الْمَشْهُوْدِ لَهَا بِالْخَيْرِ انْتَهٰى۔

اور ملاقات اس جگہ سند حدیث میں متحقق ہے داؤد اور عمر کے درمیان۔ اور عمر اور موسیٰ کے درمیان زید ہے اور یہ متصل السند کے ثبوت میں ہمیں کافی ہے۔

ثانیا: ظاہری انقطاع ہمارے نزدیک کوئی ضرر نہیں دیتا جبکہ راوی ثقہ ہو۔ ثقہ راویوں سے روایت کرے خصوصًا خیر القرون میں۔

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیثوں میں متعدد صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے قرأت خلف الامام کرنے والے کے بارے میں مختلف تہدیدیں مذکور ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ قرأت خلف الامام کرنے والے کے منہ میں پتھر ہو، دوسری حدیث میں یوں مذکور ہے کہ ایسے شخص کا منہ مٹی سے بھر دیا جائے۔ ایک اور حدیث یہ ہے کہ منہ میں انگارا رکھ لینا قرأت خلف الامام کرنے سے بہتر معلوم ہوتا ہے۔

وَقَالَ الطَّحَاوِيُّ فَهٰؤُلَاءِ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰى تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَقَدْ وَافَقَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدَّمْنَا ذِكْرَهٗ وَشَهِدَ لَهُمُ النَّظَرُ مَا قَدْ ذَكَرْنَا۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ ان احادیث میں قرأت خلف الامام کرنے والے پر جو تہدیدیں مذکور ہیں، وہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرأت خلف الامام نہ کرنے کے بارے میں صحابۂ کرام کا اجماع ہو چکا تھا، صحابۂ کرام کے اس اجماع پر صدر کی وہ تمام حدیثیں مؤید ہیں جن میں قرأت خلف الامام نہ کرنے کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

علاوہ ازیں اس بارے میں نقلی دلیلوں کے سوا امام طحاوی رحمۃ اللہ کی عقلی دلیل بھی گذر چکی ہے جس میں قیاس کے ذریعہ قرأت خلف الامام نہ کرنے کو ثابت کیا گیا ہے ١٢

١١٧٧/٥٧ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع فرمایا کرتے تھے (اس کی روایت مسلم نے کی ہے)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

١١٧٨ / ٥٨ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ فِي الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. وَلَمْ يَسْكُتْ۔

(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

١١٧٩ / ٥٩ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ تَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قَالَ هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (جب پہلی رکعت کے اخیر سجدہ سے) دوسری رکعت شروع فرماتے اور سکوت نہیں فرماتے تھے (اس کی روایت طحاوی نے کی ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے خود سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان سورۂ فاتحہ کے دو حصے کر دیے ہیں اور میرا بندہ جو کچھ سوال کرے وہ اس کو دیا جائے گا پس جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری حمد کی، اور جب بندہ "اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" (بہت مہربان رحمت والا) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری ثنا کی اور جب بندہ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ (روز جزا کا مالک) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور جب بندہ "اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" (ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے (کہ وہ میری عبادت کرتے ہوئے مجھ سے مدد مانگ رہا ہے) اور جو کچھ میرا بندہ سوال کرے وہ اس کو دیا جائے گا اور جب بندہ "اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (۵) صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ (۶) غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (۷)" (ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ ان کا جن پر تُو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے کی دعا ہے جس کو وہ اپنے لئے کر رہا ہے اور میں اپنے بندہ کو جو وہ مانگے دوں گا۔ (مسلم)

وَقَالَ الْحَلَبِيُّ وَلَا شَكَّ اَنَّ الْمُرَادَ

علامہ حلبی رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ اس حدیث میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بِالصَّلٰوۃِ ھُنَا الْفَاتِحَۃُ فَالْبَدْ اٰیَۃُ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ التَّسْمِیَۃَ لَیْسَتْ مِنَ الْفَاتِحَۃِ وَاِنَّھَا سَبْعُ اٰیَاتٍ بِدُوْنِھَا حَیْثُ جَعَلَ الْوُسْطٰی وَھِیَ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بَیْنَہٗ سُبْحَانَہٗ وَبَیْنَ عَبْدِہٖ وَالثَّلٰثُ قَبْلَھَا لَہٗ تَعَالٰی خَاصَّۃً وَّالثَّلٰثُ بَعْدَھَا لِعَبْدِہٖ فَقَطْ وَاِذَا لَمْ تَکُنْ اٰیَۃً مِّنَ الْفَاتِحَۃِ لَمْ تَکُنْ اٰیَۃً مِّنْ غَیْرِھَا لِعَدَمِ الْقَآئِلِ بِہٖ اِنْتَھٰی۔

مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ کے دو حصّے کئے ہیں مثلاً حصّہ جو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ کی تین آیتوں پر مشتمل ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے مختص رکھا، اور دوسرا حصّہ جو "اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝" کے تین آیتوں پر مشتمل ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ سے مخصوص فرمایا اور "اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" کو ان دونوں حصّوں کی درمیانی آیت قرار دیا اور اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان مشترک رکھا۔ اس طرح سورۂ فاتحہ کی سات آیتیں ہوئیں۔

علامہ حلبی رحمۃ اللہ نے اس حدیث سے ثابت کیا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ کا جزء نہیں ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کا پہلا حصّہ جو تین آیتوں پر مشتمل ہے اس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہیں فرمایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ کا جزء نہیں ہے اگر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ کا جزء ہوتی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورۂ فاتحہ کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرمانے کی بجائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع فرماتے اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ایسا نہیں کیا تو صراحت کے ساتھ ثابت ہو گیا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ کا جزء نہیں ہے تفصیل مذکورہ سے جب یہ ثابت ہو گیا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ کا جزء نہیں ہے تو لازمی طور پر یہ بھی ثابت ہو گیا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم دوسری سورتوں کا بھی جزء نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ اور دوسری سورتوں کا جزء نہ ہونے کے بارہ میں صرف دو ہی مذہب ہیں۔ ایک مذہب یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ اور دیگر تمام سورتوں کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جزء ہے اور دوسرا مذہب یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ کا جزء نہیں ہے اور اسی طرح دوسری سورتوں کا بھی جزء نہیں۔

ان دو مذہبوں کے سوا تیسرا مذہب کسی نے اس طرح اختیار نہیں کیا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ کا تو جزء نہ ہو، اور دوسری سورتوں کا جزء ہو۔

صدر کی حدیث اور دلائل مذکورہ سے جن کو علامہ حلبی رحمۃ اللہ نے بیان فرمایا ہے جب یہ ثابت ہو گیا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ کا جزء نہیں تو لازمًا یہ بھی ثابت ہو گیا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کسی اور سورت کا بھی جزء نہیں اور یہی مذہب حنفی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَفَعَ الْاِشْكَالَ فِيْ سُقُوْطِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنَ الْفَاتِحَةِ وَهُوَ نَصٌّ لَا يَحْتَمِلُ التَّاوِيْلَ وَلَا اَعْلَمُ حَدِيْثًا فِيْ سُقُوْطِ الْبَسْمَلَةِ اَبْيَنَ مِنْهُ اِنْتَهٰى۔

علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ صدر کی حدیث سے قطعیت کے ساتھ ثابت ہو گیا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ کا جزء نہیں اور یہ حدیث بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے سورۂ فاتحہ کا جزء نہ ہونے پر ایسی واضح دلیل ہے کہ جس میں کسی قسم کی تاویل نہیں ہو سکتی۔

علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ نے یہ بھی کہا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے سورۂ فاتحہ کا جزء نہ ہونے پر اس حدیث سے زیادہ بہتر اور واضح دلیل مجھے نہیں ملی۔ ۱۲

۱۱۸۰/۶۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقْرَاُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بھی نماز پڑھی ہے اور حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے بھی نمازیں ادا کی ہیں لیکن میں نے نہیں سنا کہ ان حضرات میں سے کسی نے بھی (نماز میں) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (جہر سے) پڑھی ہو (مسلم)

۱۱۸۱/۶۱ وَعَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُسْمِعْنَا قِرَاءَةَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَصَلّٰى بِنَا اَبُوْ بَكْرٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سورۂ فاتحہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَعُمَرَ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُمَا۔
(رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

کے پیچھے نماز میں جہر سے) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے نہیں سنا اور ہم کو حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی نماز پڑھائی ہم نے ان دونوں حضرات سے بھی (نماز میں جہر سے) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے ہوئے نہیں سُنا (نسائی)

۱۱۸۲ وَعَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ
۶۲
سَمِعَنِیْ اَبِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَقَالَ لِیْ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ اِیَّاكَ وَالْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبْغَضَ اِلَيْهِ الْحَدَثُ فِی الْاِسْلَامِ يَعْنِیْ مِنْهُ وَقَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقُوْلُهَا فَلَا تَقُلْهَا اِذَا اَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَى النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اِمَامُنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَّغَيْرُهُمْ وَمِنْ بَعْدِهِمْ مِّنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ لَا يَرَوْنَ اَنْ يُّجْهَرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالُوْا وَيَقُوْلُهَا فِیْ نَفْسِهٖ اِنْتَهٰى۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے نماز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو بلند آواز سے پڑھتے ہوئے سُنا تو کہا بیٹا یہ تو بدعت ہے اور بدعت سے بچو، پھر کہا کہ میں نے اصحاب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو بدعت سے عداوت و نفرت کرتے ہوئے نہیں دیکھا انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق، اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی مگر کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (بلند آواز سے) کہتے ہوئے نہیں سُنا اس لیے تم کو بھی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بلند آواز سے نہ کہنی چاہیے جب تم نماز پڑھو تو "الحمد للہ رب العٰلمین" کہو (اس کی روایت ترمذی نے کی ہے) اور نسائی اور ابن ماجہ نے بھی اس کی روایت کی اور ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث حسن ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ اور ان کے بعد اکثر تابعین کا بھی یہی عمل رہا ہے، اور امام سفیان ثوری، امام ابن مبارک، امام احمد اور امام اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں، ان سب کا بھی یہی قول ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جہر سے نہ پڑھی جائے بلکہ آہستہ پڑھنی چاہیے (ترمذی کی عبارت یہاں ختم ہوئی)۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

**۱۱۸۳ / ۶۳** وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ لَا يَجْهَرُوْنَ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ اِمَامُنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (نماز میں) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے (اس کی روایت ہمارے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی ہے)

**۱۱۸۴ / ۶۴** وَعَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ الصَّحِيْحِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے بھی نماز پڑھی ہے میں نے نہیں سنا کہ ان حضرات میں سے کسی نے بھی (نماز میں) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آواز سے پڑھی ہو (اس کی روایت امام احمد اور نسائی نے ایسی سند سے کی ہے جو صحیح کی شرط کے موافق ہے)

**۱۱۸۵ / ۶۵** وَعَنْهُ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَكُلُّهُمْ يُخْفُوْنَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی ہے، یہ سب حضرات (نماز میں سورۂ فاتحہ کے پہلے) بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ پڑھا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

**۱۱۸۶ / ۶۶** وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسِرُّ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ رِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (نماز میں سورۂ فاتحہ سے پہلے) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (نماز میں سورۂ فاتحہ سے پہلے) آہستہ ہی پڑھتے تھے (اس کی روایت (طبرانی) نے کی ہے اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں)

لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ اَنَّ اَحَادِيْثَ الْاِسْرَارِ بِالتَّسْمِيَةِ كَمَا تَدُلُّ عَلٰى كَوْنِ اِخْفَاءِهَا سُنَّةً تَدُلُّ اَيْضًا عَلٰى اَنَّهَا لَيْسَتْ بِجُزْءٍ مِّنَ

ان احادیث میں مذکور ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھتے تھے اس سے دو باتیں ثابت ہوتی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْفَاتِحَةِ وَلَا غَيْرِهَا مِنَ السُّوَرِ وَاِلَّا فَلَا مَعْنٰى لِاِخْفَاءِهَا مِنْ اَبْيَنِ الْاٰيَاتِ مَعَ كَوْنِهَا جُزْءًا مِّنْهَا فَاِنَّ اَجْزَاءَ السُّوْرَةِ كُلُّهَا سَوَاسِيَةٌ فِيْ حُكْمِ الْجَهْرِ وَالْاِخْفَاءِ بِهَا كَمَا لَا يَخْفٰى ۔

ہیں۔ ایک یہ کہ سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ پڑھنا چاہیئے اور دوسرے یہ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۂ فاتحہ کا جزء ہوتی تو اس کو بھی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورۂ فاتحہ کی طرح جہر سے پڑھتے۔ سورۂ فاتحہ کو جہر سے پڑھنا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کو آہستہ پڑھنا یہ خود اس بات کی بین دلیل ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۂ فاتحہ کا جزء نہیں ہے۔ ۱۲

۱۱۸۷/۶۷ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (نماز میں) قرأت شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (آہستہ) کہا کرتے تھے (اس کی روایت امام احمد نے کی ہے)

۱۱۸۸/۶۸ وَعَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّاْمِيْنِ ۔

(رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ)

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما (نماز میں) بسم اللہ الرحمن الرحیم جہر سے نہیں پڑھا کرتے تھے اور اسی طرح اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بھی جہر سے نہیں پڑھتے اور نہ تو آمین بلند آواز سے کہتے تھے (طحاوی)

۱۱۸۹/۶۹ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُخْفِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْاِسْتِعَاذَةَ وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ۔

(رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (نماز میں) بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ پڑھتے تھے اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی آہستہ پڑھتے تھے (ابن ابی شیبہ)

۱۱۹۰/۷۰ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَرْبَعٌ يُخَافِتُ بِهِنَّ الْاِمَامُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاٰمِيْنَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْاٰثَارِ وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْ مَعْمَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ (نماز میں) چار چیزیں امام کو آہستہ کہنی چاہیے ایک سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ دوسرے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ تیسرے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور حضرت ابو معمر نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

وَقَالَ الطَّحَاوِيُّ فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْ

امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ان احادیث

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَمَّنْ ذَکَرْنَا بَعْدَہٗ تَرْکُ الْجَھْرِ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثَبَتَ اَنَّھَا لَیْسَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَلَوْ کَانَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَوَجَبَ اَنْ یُّجْھَرَ بِھَا کَمَا یُجْھَرُ بِالْقُرْاٰنِ سِوَاھَا اَلَا تَرٰی اَنَّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّتِیْ فِی النَّمْلِ یُجْھَرُ بِھَا کَمَا یُجْھَرُ بِغَیْرِھَا مِنَ الْقُرْاٰنِ لِاَنَّھَا مِنَ الْقُرْاٰنِ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ الَّتِیْ قَبْلَ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یُخَافَتُ بِھَا وَیُجْھَرُ بِالْقُرْاٰنِ ثَبَتَ اَنَّھَا لَیْسَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَثَبَتَ اَنْ یُّخَافَتَ بِھَا وَیُسَرُّ کَمَا یُسَرُّ التَّعَوُّذُ وَالْاِفْتِتَاحُ وَمَا اَشْبَھَھُمَا اِنْتَھٰی۔

١١٩١ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُہٗ وَفِی اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِیُٔ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

سے یہ معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھا کرتے تھے، جہر سے نہیں پڑھتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ تو سورۂ فاتحہ کا اور نہ قرآن کی کسی سورۃ کا ابتدائی جزء ہے اگر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ یا قرآن کی کسی سورت کا ابتدائی جزء ہوتا تو اس کو بھی قرآن کی اور آیتوں کی طرح ضرور جہر سے پڑھا کرتے۔ سورۂ نمل میں جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مذکور ہے اس کو اس وجہ سے جہر سے پڑھا جاتا ہے کہ وہ دیگر آیتوں کی طرح اس سورۃ میں قرآن کا جزء ہے۔ علاوہ ازیں نماز میں سورۃ فاتحہ سے پہلے ثناء اور تعوذ کو اسی وجہ سے آہستہ پڑھا جاتا ہے کہ یہ دونوں قرآن کے جزء نہیں ہیں اسی طرح جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا آہستہ پڑھا جانا حدیثوں سے ثابت ہوا تو معلوم ہو گیا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی ثناء اور تعوذ کی طرح قرآن کا جزء نہیں ہے ۱۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب امام آمین کہنے کا ارادہ کرے تو تم بھی آمین کہو (امام کے آمین کہنے کا ارادہ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہنے سے ظاہر ہوتا ہے) کیونکہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ ساتھ ہوگی تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کیے جائیں گے۔ (بخاری اور مسلم) ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے اور (آمین کہنے کا ارادہ کرے) تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کی طرح ہوگا تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کیے جائیں گے، یہ امام بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں اور مسلم کی روایت کے الفاظ بھی قریب قریب اسی کے ہیں۔ اور بخاری کی ایک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اور روایت میں اس طرح ہے کہ جب قاری (وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہہ کر) آمین کہنے کا ارادہ کرے تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ اس وقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اس لیے کہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کی طرح ہوگا تو اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

ف: سورہ فاتحہ کے آخر میں ولا الضالین کی ض یا کوئی اور آیت جس کے لفظ میں حرف ض آرہا ہو تو ض کی جگہ ظا، یا دال، یا زا پڑھنا سخت منع ہے۔ کیونکہ اس سے لفظ کے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے اس سلسلہ ض، زا، دال اور ظا کے فرق میں دو رسائل "نعم الزاد لروم الضاد" اور الجام الصاد عن سنن الضاد" تحریر فرمائے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ض، ظ، ذ اور ز معجمات سب حروف متباینہ متغایرہ ہیں۔ ان میں کسی کو دوسرے سے تلاوت قرآن میں قصداً بدلنا اس کی جگہ اسے پڑھنا نماز میں ہو خواہ بیرون نماز۔ حرام قطعی وگناہ عظیم۔ افتراء علی اللہ وتحریف کتاب کریم ہے اعلیٰ حضرت نے نعم الزاد لروم الضاد میں اس پر دلائل قاہرہ باہرہ قائم کئے ہیں۔ یہاں تک کہ امام اجل ابوبکر محمد بن الفضل وامام برھان الدین محمود صاحب ذخیرہ وغیرہ وعلامہ علی قاری مکی رحمہم اللہ تعالیٰ تصریح فرماتے ہیں کہ جو قصداً ض کی جگہ ظ پڑھے کافر ہے۔ محیط برھانی میں ہے سئل الامام الفضلی عمن یقرأ الظاء المعجمة مکان الضاد المعجمة او علی العکس فقال لا تجوز امامته ولو تعمد یکفر" امام فضلی سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں ظاء معجمہ کی جگہ ضاد معجمہ یا بالعکس پڑھے تو آپ نے فرمایا ایسے شخص کی امامت جائز نہیں اور اگر جان بوجھ کر ایسے پڑھتا ہے تو یہ کفر ہے۔ ۱۲

فتاویٰ عالمگیری میں بھی ض کی جگہ ز اعمداً پڑھنے کو کفر لکھا ہے (فتاوی رضویہ ص ۱۱۱ ج ۳)

فن قرأت میں ہر حرف کا اپنا علیحدہ علیحدہ مخرج ہے۔ اس کے مطابق حروف کو ادا کیا جائے گا تو تلفظ اور ادائیگی درست ہوگی ورنہ قرأت میں غلطی ہوگی جو بعض حروف میں کفر کا سبب بنتی ہے۔ دیوبندی اور اہلحدیث عموماً لفظ ض کو ظ پڑھتے ہیں۔ اور ایسا پڑھنے میں الجھتے بھی ہیں۔ انہیں اپنے رویہ پر غور وفکر کرنا چاہیے کہ الفاظ قرآن کو بغیر مخارج کے ادا کرنے سے کہیں معانی تو نہیں بدل جاتے۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے کہ جان بوجھ کر ایسا پڑھنے سے کفر واقع ہو جاتا ہے۔

علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ الباری نے بھی اس مسئلہ کی وضاحت میں رسالہ تحریر فرمایا ہے

ف: اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ امام کے وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہنے کے بعد مقتدی آمین کہے چونکہ امام کے آمین کہنے کا وقت بھی یہی ہے، اس لیے امام اور مقتدی کی آمین ساتھ ساتھ ہوگی۔

اس حدیث میں امام کے وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہنے کے بعد مقتدی کو آمین کہنے کا جو حکم ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام بھی آہستہ آمین کہہ رہا ہے اگر امام کا جہر سے آمین کہنا مشروع ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقتدی کے آمین کہنے کو امام کے وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہنے سے متعلق نہ کرکے امام کے آمین کہنے سے متعلق

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

فرماتے۔

اس حدیث کی پہلی روایت کے الفاظ " اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا " سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مقتدی امام کے آمین کہنے پر آمین کہے۔ مگر حقیقت میں اس کے یہ معنے نہیں ہیں، اگر " اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا " کے یہ معنی لیے جائیں تو اس حدیث کی پہلی روایت اور اسی کی دوسری روایت جس کے الفاظ یہ ہیں " اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْن " (جب امام وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو) میں تضاد واقع ہوتا ہے، کیونکہ پہلی روایت میں یہ ہے کہ مقتدی اس وقت آمین کہے جب امام آمین کہے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ مقتدی اس وقت آمین کہے جب امام وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہہ لے۔

ان دونوں روایتوں کے تضاد کو دور کرنے کے لیے جمہور نے یوں تطبیق دی ہے کہ " غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ " والی حدیث کے معنی کو حقیقت پر محمول کیا ہے اور اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ والی حدیث کے معنی کو مجاز پر اس طرح کہ پہلی روایت اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا کے معنی مجازی اس طور پر یہ لیے گئے ہیں کہ جب امام آمین کہنے کا ارادہ کرے تو تم آمین کہو، اس کی مثال اسی طرح ہے جیسے آیت اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ کے مجازی معنی (جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو) لیے گئے ہیں۔

اور دوسری روایت " اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْن " کے معنے حقیقی یہ لئے گئے ہیں کہ امام جب وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہہ کر آمین کہنے کا ارادہ کرے تو تم آمین کہو اب تضاد باقی نہ رہا۔ اور دونوں روایتوں کے ایک ہی معنی ہوئے اسی بنا، پر ہم نے صدر میں " اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا " والی حدیث کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ جب امام آمین کہنے کا ارادہ کرے تو تم آمین کہو تاکہ دوسری روایت سے اس کا انطباق ہو جائے۔ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتح الباری میں اِذَا اَمَّنَ والی حدیث کے یہی معنے مجازی لیے ہیں۔

۱۱۹۲ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ
۷۲ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ
لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَ
اِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْن يُجِبْكُمُ اللهُ
فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ
يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارا ارادہ نماز کا ہو تو تم اول اپنی صفیں سیدھی کرلو پھر تم میں سے کوئی امام بن جائے، جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو، اور جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے (اور آمین کہنے کا ارادہ کرے) تو تم بھی آمین کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری دعاء کو قبول فرمائے گا، جب امام اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے تو تم بھی اللہ اکبر کہکر رکوع میں جاؤ مگر

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

امام تم سے پہلے رکوع میں جائے اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھائے اس طرح تمھارے اور امام کے رکوع کی مقدار برابر ہو جائے گی، اور یہ بھی فرمایا کہ امام جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، اللہ تعالیٰ تمھاری حمد سنے گا (مسلم شریف)

۱۱۹۳/۷۳ وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ اَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد آمین آہستہ فرمایا (ترمذی)

ف : اس حدیث سے اور اس کے بعد کی حدیثوں سے ثابت ہوا کہ نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد آمین آہستہ کہی جائے یہ نقلی دلائل ہیں، عقلی دلائل سے بھی آمین کا آہستہ کہنا اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ آمین بھی نماز میں پڑھی جانے والی دعاؤں اور اذکار میں سے ہے، جس طرح نماز کی دوسری دعاؤں اور اذکار کو آہستہ پڑھتے ہیں، اسی طرح آمین کو بھی آہستہ پڑھنا چاہیے۔

آمین کو آہستہ پڑھنے کی ایک اور عقلی دلیل یہ بھی ہے کہ تعوذ کی طرح آمین بھی قرآن کا جز نہیں ہے اگر آمین قرآن کا جز ہوتا تو اس کو قرآن میں لکھا جاتا، چونکہ تعوذ اور آمین دونوں قرآن میں نہیں لکھے جاتے اس لیے ثابت ہوا کہ یہ دونوں قرآن کے جز نہیں ہیں اور جو قرآن کا جز نہ ہو، اس کو آہستہ پڑھا جاتا ہے، اسی لیے تعوذ کی طرح آمین کو بھی آہستہ پڑھنا چاہیے (یہ مضمون مرقات و بنایہ سے ماخوذ ہے)۔

۱۱۹۴/۷۴ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پر پہنچے تو آپ نے آہستہ آمین کہی۔ (اس کی روایت حاکم نے کی ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط کے موافق صحیح ہے)

۱۱۹۵/۷۵ وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ وَاَخْفٰى بِهَا صَوْتَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان کے والد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

اَلطَّیَالِسِیُّ وَاَبُوْیَعْلٰی وَالطَّبْرَانِیُّ وَالدَّارُ قُطْنِیُّ۔

وَلَا الضَّآلِّیْنَ پر پہنچے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آہستہ آمین کہی (اس کی روایت امام ابو داؤد طیالسی، ابو یعلی طبرانی اور دارقطنی نے کی ہے)

۱۱۹۶/۷۶ وَعَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ عُمَرُ وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَجْہَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا بِاٰمِیْنَ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِیْ تَہْذِیْبِ الْاٰثَارِ۔

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما (نماز میں سورۂ فاتحہ سے پہلے) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہر سے نہیں پڑھتے تھے اور سورۂ فاتحہ کے بعد آمین جہر سے نہیں کہتے تھے۔ اس کی روایت طبرانی نے تہذیب الآثار میں کی ہے)

ف: حالت نماز میں آمین سب کو آہستہ کہنا چاہیے امام ہو خواہ مقتدی، خواہ اکیلا، یہی سنت ہے اور مقتدی کو سب کچھ آہستہ ہی پڑھنا چاہیے۔ آمین ہو، خواہ تکبیر ہو، خواہ تسبیح ہو، خواہ التحیات و درود، خواہ سبحانک اللھم وغیرہ اور آہستہ پڑھنے کے یہ معنی ہیں کہ اپنے کان تک آواز آنے کے قابل ہو۔ اگرچہ بوجہ اس کے کہ یہ خود بہرا ہے یا اس وقت کوئی غل شور ہو رہا ہے کان تک نہ آئے اور اگر آواز اصلاً پیدا نہ ہوئی صرف زبان ہلی تو وہ پڑھنا پڑھنا نہ ہوگا۔ اور فرض، وواجب، وسنت، ومستحب جو کچھ تھا وہ ادا نہ ہوگا۔ فرض ادا نہ ہوا تو نماز ہی نہ ہوئی۔ اور واجب کے ترک میں گنہگار ہوا، اور نماز پھیرنا واجب رہا۔ اور سنت کے ترک میں عتاب ہے، اور نماز مکروہ۔ اور مستحب کے ترک میں ثواب سے محرومی۔ پھر جو آواز اپنے کان تک آنے کے قابل ہوگی وہ غالب یہی ہے کہ برابر والے کو بھی پہنچے۔ اس میں حرج نہیں۔ ایسی آواز ہونی چاہیے۔ جیسے راز کی بات کسی کے کان میں منہ رکھ کر کہتے ہیں۔ ضرور ہے اس سے ملا ہوا جو بیٹھا ہو وہ بھی سنے گا مگر اسے آہستہ ہی کہیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۱۲۴)

۱۱۹۷/۷۷ وَعَنْ اَبِیْ زُھَیْرِ النُّمَیْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَاَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ قَدْ اَلَحَّ فِی الْمَسْئَلَۃِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ بِاَیِّ شَیْءٍ یَخْتِمُ قَالَ بِاٰمِیْنَ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابو زہیر نمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات کو چلے کر ایسے شخص کے پاس پہنچے جو نہایت عاجزی سے دعا مانگ رہا تھا (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اس کی دعا سنتے رہے) پھر آپ نے ارشاد فرمایا اگر اس نے اپنی دعا پر مہر کردی ہو تو اس نے اپنی دعا قبول کروالی۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا پر کس طرح مہر کرنی چاہیے؟ آپ نے ارشاد فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۱۱۹۸/۷۸ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ فِی الْاُوْلَیَیْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ وَفِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَةَ اَحْیَانًا وَّیُطَوِّلُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی مَا لَا یُطِیْلُ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِیَةِ وَهٰكَذَا فِی الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِی الصُّبْحِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

آمین کہہ کر۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کے فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ اور ایک ایک سورۃ پڑھا کرتے، اور اخیر کی دو رکعتوں میں سے ہر ایک رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے اور کبھی ہم کو (تعلیم امت کے لیے) کوئی آیت بلند آواز سے پڑھ کر سُنا دیا کرتے، اور پہلی رکعت میں طویل قرأت کرتے تھے اور دوسری رکعت مختصر، اور اسی طرح عصر اور فجر کی فرض نمازوں میں پہلی رکعت طویل قرأت کے ساتھ اور دوسری رکعت مختصر قرأت کے ساتھ ادا فرماتے تھے (بخاری اور مسلم)

۱۱۹۹/۷۹ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَیْسٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ لَا یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْمَا یَجْهَرُ فِیْهِ وَفِیْمَا یُخَافِتُ فِیْهِ فِی الْاُوْلَیَیْنِ وَلَا فِی الْاُخْرَیَیْنِ وَاِذَا صَلّٰی وَحْدَهٗ قَرَأَ فِی الْاُوْلَیَیْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَّلَمْ یَقْرَأْ فِی الْاُخْرَیَیْنِ شَیْئًا۔ (رَوَاهُ مُحَمَّدٌ)

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو نہ جہری نماز میں قرأت خلف الامام کیا کرتے اور نہ سری نماز میں، نہ تو پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرتے اور نہ ہی آخری دو رکعتوں میں، اور جب تنہا فرض نماز پڑھتے تو پہلی دو رکعتوں میں سے ہر ایک میں سورۃ فاتحہ پڑھتے اور ضم سورۃ کرتے اور آخری دو رکعتوں میں سے کسی رکعت میں کچھ بھی نہیں پڑھتے تھے (اس کی روایت امام محمد نے کی ہے)

۱۲۰۰/۸۰ وَعَنْ عَلِیٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُمَا قَالَا اِقْرَأْ فِی الْاُوْلَیَیْنِ وَسَبِّحْ فِی الْاُخْرَیَیْنِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ۔

حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کیا کرو، جب کہ امام ہو یا تنہا نماز پڑھ رہے ہو) اور آخری دو رکعتوں میں سبحان اللہ کہا کرو۔ (اس کی روایت ابن ابی شیبہ نے کی ہے)

وَفِی التَّعْلِیْقِ الْمُمَجَّدِ بِهٖ اَخَذَ اَصْحَابُنَا فَقَالُوْا لَا تَجِبُ قِرَاءَةٌ فِی الْاُخْرَیَیْنِ فِی الْفَرَائِضِ فَاِنْ سَبَّحَ فِیْهِمَا اَوْ قَامَ

احادیث مذکورہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام اور تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے چار رکعت والی فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں اور تین رکعت والی فرض

سَاکِتًا اَجْزَأَہٗ وَبِہٖ قَالَ الثَّوْرِیُّ وَ الْاَوْزَاعِیُّ وَاِبْرَاھِیْمُ النَّخْعِیُّ وَسَلَفُ اَھْلِ الْعِرَاقِ اِنْتَھٰی۔

کی تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کی قرأت واجب نہیں ہے، ان رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بجائے سبحان اللہ پڑھے یا کچھ پڑھے بغیر خاموش رہے تو یہ کافی ہے مگر افضل یہ ہے کہ ان میں سورۂ فاتحہ پڑھے اور یہ کافی ہونا اور افضل ہونا مذہب حنفی ہے۔ امام ثوری، امام اوزاعی اور حضرت ابراہیم نخعی اور عراق کے علماء سلف کا بھی یہی قول ہے

---

۱۲۰۱ / ۸۱ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ کَتَبَ اِلٰی اَبِیْ مُوْسٰی اَنْ اِقْرَأْ فِی الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ نَحْوَہٗ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ نماز میں طوال مفصل پڑھا کرو۔ (اس کی روایت ترمذی اور عبدالرزاق نے کی ہے اور بیہقی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

ف: سورۂ حجرات سے سورہ بروج تک کی تمام سورتیں طوال مفصل کہلاتی ہیں، ان میں سورۂ بروج شامل نہیں ہے (شرح وقایہ، ملتقی)۔ ۱۲

۱۲۰۲ / ۸۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَنَحْوِھَا وَکَانَتْ صَلَاتُہٗ بَعْدُ تَخْفِیْفًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی فرض نماز میں سورہ قٓ والقرآن المجید یا اس کے برابر قرآن کا کوئی حصہ پڑھا کرتے تھے، اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باقی چار نمازوں کو نماز فجر کی طرح طویل قرأت سے نہیں پڑھتے تھے بلکہ نماز فجر کی قرأت کی بہ نسبت مختصر قرأت کیا کرتے تھے (اس کی روایت مسلم نے کی ہے)

ف: واضح ہو کہ نماز ظہر کے فرض کی قرأت میں ہمارے فقہاءِ احناف کے دو قول ہیں، ایک قول یہ ہے کہ ظہر کی قرأت عصر کی قرأت کی اوساط مفصل سے ہو، منیۃ المصلی نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ اور اس قول کی تائید صدر کی اس حدیث سے ہوتی ہے جس کے راوی حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ ظہر کے فرض کی قرأت فجر کے فرض کی طرح طوال مفصل سے ہو، فقہ کے اکثر متون اور درمختار اور رد المحتار نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور فتویٰ بھی اسی قول پر ہے۔ علامہ عینی، اور امام ابن الہمام رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں، اس قول کی تائید آگے آنے والی حدیث سے ہوتی ہے جس کو مسلم اور ترمذی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے (بہ رد المحتار سے

ماخوذ ہے) ۱۲

۱۲۰۳/۸۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے خود سُنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی نماز میں واللیل اذا عسعس پڑھ رہے تھے (مسلم)

۱۲۰۴/۸۴ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمٓ تَنْزِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر کے فرض کی پہلی رکعت میں اکثر الٓمٓ تنزیل (سجدہ) اور دوسری رکعت میں ہل اتیٰ علی الانسان پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

قَالَ الْعَيْنِيُّ وَفِي الْمُحِيْطِ بِشَرْطِ اَنْ يَقْرَاَ غَيْرَ ذٰلِكَ اَحْيَانًا لِئَلَّا يَظُنَّ الْجَاهِلُ لَا يَجُوْزُ غَيْرُهٗ ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الٓمٓ سجدہ اور سورۃ الدہر پڑھا کرتے تھے علامہ عینی رحمۃ اللہ نے اس بارے میں محیط کے حوالہ سے لکھا ہے کہ امام جمعہ کے دن فجر کی نماز میں ان دو سورتوں کے سوا بعض اوقات دوسری سورتیں بھی پڑھا کرے تاکہ ناواقف ان سورتوں کو ہمیشہ پڑھنے سے یہ گمان نہ کرے کہ جمعہ کے دن نماز فجر میں ان دو سورتوں کے سوا اور سورتوں کا پڑھنا جائز نہیں ہے۔ ۱۲

۱۲۰۵/۸۵ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ تَنْزِيْلِ السَّجْدَةِ ۔

قَالَ الْعَيْنِيُّ وَابْنُ الْهُمَامِ فَدَلَّ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ فِي رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ مِثْلَ مَا يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ اِنْتَهٰى ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کے فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات کے برابر پڑھا کرتے تھے (مسلم) ۱

اور ترمذی کی ایک روایت میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نماز ظہر میں الٓمٓ تنزیل (سجدہ) کے برابر قرأت فرماتے تھے۔

امام عینی اور ابن ہمام فرماتے ہیں کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں فجر کی نماز جتنی قرأت فرماتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۲۰۶ / ۸۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور ان جیسی دوسری سورتیں جو طوالت میں ان دونوں کے برابر ہوتی ہیں پڑھا کرتے تھے (ترمذی اور ابوداؤد)

فَدَلَّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْعَصْرِ بِاَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ كَمَا اُشِيْرَ اِلَيْهِ فِي عُمْدَةِ الرِّعَايَةِ وَالْعِنَايَةِ۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کی پہلی دو رکعتوں میں اوساط مفصل پڑھا کرتے تھے جیسا کہ عمدۃ الرعایۃ اور عنایۃ میں مذکور ہے۔ اوساط مفصل سے مراد سورۂ بروج سے سورہ لم یکن تک کی تمام سورتیں ہیں اور ان میں لم یکن شامل نہیں ہے (ملتقی، شرح وقایہ) ۱۲

۱۲۰۷ / ۸۷ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى اَنِ اقْرَأْ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرَوَى ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَحْوَهٗ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ نماز مغرب میں قصار مفصل پڑھا کرو (اس کی روایت ترمذی اور عبدالرزاق نے کی ہے، اور ابن ابی شیبہ نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

ف: سورۂ لم یکن سے سورۂ ناس تک تمام سورتیں قصار مفصل کہلاتی ہیں اور ان میں سورۂ ناس بھی داخل ہے (شرح وقایہ، وملتقی)

۱۲۰۸ / ۸۸ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهٗ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نماز مغرب میں قصار مفصل پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی)

۱۲۰۹ / ۸۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ الْبَغَوِيُّ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب جمعہ نماز مغرب میں اکثر قل یاایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھا کرتے تھے (اس کی روایت امام بغوی نے شرح السنہ میں کی ہے)

۱۲۱۰ / ۹۰ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنِ اقْرَأْ فِي الْعِشَآءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ نماز عشاء میں اوساط مفصل پڑھا کرو (اس کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

روایت عبدالرزاق نے کی ہے)

۱۲۱۱/۹۱ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَآءِ بِسُوَرٍ مِّنْ اَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپنے نماز عشاء میں اوساط مفصل کی چند سورتیں مخصوص فرمائی تھیں اور انہی میں سے ہمیشہ پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی)

۱۲۱۲/۹۲ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَآءِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز عشاء (کی ایک رکعت) میں والتین والزیتون پڑھتے ہوئے سنا ہے اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو خوش آواز نہیں پایا (بخاری اور مسلم)

۱۲۱۳/۹۳ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ اَحَدٍ اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهٗ فَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْاُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَآءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے فلاں صاحب (یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے سوا کسی اور کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہو۔ حضرت سلیمان کہتے ہیں کہ (یہ سن کر) میں (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی خدمت میں پہنچا اور آپ کے پیچھے نمازیں پڑھیں، میں نے دیکھا کہ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نماز ظہر کی پہلی دو رکعتیں طویل قرأت (طوال مفصل سے) ادا فرماتے تھے اور آخری دو رکعتیں مختصر قرأت (یعنی سورۂ فاتحہ سے) ادا فرماتے اور عصر کی نماز ظہر کی بہ نسبت مختصر قرأت سے (یعنی اوساط مفصل) ادا فرماتے تھے، اور مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی سورتیں پڑھتے تھے اور عشاء کی نماز میں اوساط مفصل کی سورتیں پڑھتے اور صبح کی نماز میں طوال مفصل کی سورتیں پڑھا کرتے تھے (نسائی)

ف: قرآن عظیم سورۂ حجرات سے آخر تک مفصل کہلاتا ہے۔ اس کے تین حصے ہیں۔ حجرات سے بروج تک طوال مفصل، بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل، لم یکن سے ناس تک قصار مفصل۔ سنت یہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ہے کہ فجر وظہر میں ہر رکعت میں ایک پوری سورت طوال مفصل پڑھی جائے۔ اور عصر وعشاء میں ہر رکعت میں ایک کامل سورت اوساط مفصل سے پڑھی جائے اور مغرب کی ہر رکعت میں ایک سورت کامل قصار مفصل سے پڑھی جائے۔ اگر وقت تنگ ہو، یا جماعت میں کوئی مریض یا بوڑھا یا کسی شدید ضرورت والا شریک ہو، جس پر اتنی دیر میں ایذاء و تکلیف و حرج ہوگا تو اس کا لحاظ کرنا لازم ہے جس قدر میں وقت مکروہ نہ ہونے پائے۔ اور اس مقتدی کو تکلیف نہ ہو اسی قدر پڑھیں۔ اگرچہ صبح کی نماز میں انا اعطینٰک و قل ھو اللہ احد ہوں۔ یہی سنت ہے اور جب یہ دونوں باتیں نہ ہو تو اس طریقۂ مذکورہ کا ترک کرنا اور صبح یا عشاء میں قصار مفصل پڑھنا ضرور۔ خلاف سنت و مکروہ ہے۔ مگر نماز ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ ج سوم ص ۱۲۴)

۱۲۱۴/۹۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَةٌ صَغِيْرَةٌ وَّلَا كَبِيْرَةٌ اِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا نے کہا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو طوال مفصل، اوساط مفصل اور قصار مفصل کی ہر چھوٹی اور بڑی سورۃ سے فرض نمازوں میں لوگوں کی امامت کرتے ہوئے سنا ہے (امام مالک)

۱۲۱۵/۹۵ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا مروان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا جانشین بنا کر مکہ معظمہ روانہ ہوا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم کو نماز جمعہ پڑھائی، آپ نے پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ اذا جاءک المنافقون پڑھی نماز کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں نماز جمعہ میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ (مسلم)

۱۲۱۶/۹۶ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھا کرتے تھے حضرت نعمان کہتے ہیں اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن میں دونوں جمع ہو جاتے تب بھی رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں نمازوں میں یہی دونوں سورتیں پڑھتے تھے۔ (مسلم)

١٢١٧ / ٩٧ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کیا پڑھتے تھے؟ تو ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر دو عید کی نمازوں میں قٓ والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ پڑھا کرتے تھے (مسلم)

١٢١٨ / ٩٨ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنّت فجر کی پہلی رکعت میں قل یا ایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھی ہے (مسلم)

١٢١٩ / ٩٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَالَّتِيْ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنّت فجر کی پہلی رکعت میں (سورہ بقرہ پ۱ ع۱۶ کی یہ آیت) پڑھتے تھے قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (ترجمہ، یُوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور جو اتارا گیا ابراہیم واسماعیل واسحاق ویعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد پر اور جو عطا کئے گئے موسیٰ وعیسیٰ (علیہما السلام) اور جو اعطا کئے گئے باقی انبیاء (علیہم السلام) اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے۔ اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہیں" اور سنّت فجر کی دوسری رکعت میں (سورۂ آل عمران پ۳ ع۱۴) کی یہ آیت پڑھتے تھے۔ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) ان سے کہو کہ اے اہل کتاب آؤ ایسی بات کی طرف (رجوع کرو) جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں (مانی جاتی) ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ کے سوا ہم میں سے کوئی کسی کو (اپنا) مالک نہ سمجھے پھر اگر (ایسی سیدھی اور سچی بات کے ماننے سے بھی) منہ موڑیں تو (مسلمانو ان لوگوں سے) کہدو کہ تم اس بات کے گواہ رہو کہ ہم تو ایک ہی خدا کو ماننے ہیں (مسلم)

۱۲۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا اُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔
۱۰۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کئی بار نماز مغرب کے بعد کی دو سنتوں اور نماز فجر سے پہلے کی دو سنتوں میں قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے سُنا ہے اور اتنی بار کہ شمار نہیں کر سکتا (اس کی روایت ترمذی نے کی ہے اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اور اس میں فجر کی سنتوں کا ذکر ہے، مغرب کی سنتوں کا ذکر نہیں ہے)

ف: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث اور اسی قسم کی دوسری احادیث کے سمجھنے کے لیے سری اور جہری قرأت کی تعریف سُنیے:

صاحب ردالمحتار نے امام کی نماز میں جہری قرأت کے متعلق لکھا ہے "وَاَدْنَى الْجَهْرِ اِسْمَاعُ غَيْرِهٖ مِمَّنْ لَيْسَ بِقُرْبِهٖ كَاَهْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ وَاَعْلَاهُ لَاحَدَّ لَهٗ" (ترجمہ) امام کے لیے جہری نماز میں جہری قرأت کی کم سے کم حد یہ ہے کہ پہلی صف والے اس کی قرأت کو سُن سکیں، اگر امام اپنے اور اپنے قریب کے ہی ایک یا دو شخصوں کو قرأت سُنائے تو یہ جہر نہیں سمجھا جائے گا اور جہر کی اعلیٰ حد مقرر نہیں ہے۔ امام جہاں تک چاہے اپنی آواز کو سُنا سکتا ہے۔

اور سرّی قرأت کے متعلق صاحب ردالمحتار نے یہ لکھا ہے:

اَدْنَى الْمُخَافَتَةِ اِسْمَاعُ نَفْسِهٖ وَمَنْ بِقُرْبِهٖ مِنْ رَجُلٍ اَوْ رَجُلَيْنِ مَثَلًا۔

(ترجمہ) سری نماز میں امام یا منفرد کے لیے قرأت کی کم سے کم حد یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو سُنائیں اگر قریب کے ایک یا دو آدمی بھی اس کی سرّی قراءۃ کو سُن لیں تو اس کا شمار بھی سرّی قراءۃ ہی میں ہوگا۔"

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

صاحب ردالمحتار نے خانیہ اور خلاصہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جامع صغیر میں بھی جہری اور سری قرأت کی تعریف اسی طرح مذکور ہے۔

قرأت کی اس تعریف کو پیش نظر رکھ کر صدر کی اس حدیث پر غور کیجئے: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت میں مذکور ہے کہ آپ نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مغرب کے بعد اور فجر کے پہلے کی دو سنتوں میں قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد بکثرت سے پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ اس سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ سنتوں میں تو جہری قرأت نہیں ہے۔ پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سری قرأت کو کس طرح سن لیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سری قرأت میں نمازی کی قرأت کو قریب کے ایک دو آدمی سن لیں تو اس پر جہری قرأت کا حکم صادق نہیں آئے گا بلکہ یہ سری قرأت ہی کہلائے گی، اسی وجہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان سری نمازوں کی قرأت کو سنا ہے۔ ۱۲

۱۲۲۱ / ۱۰۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَاَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ایک روز) اپنے اصحاب کے پاس تشریف فرما ہوئے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ پر سورۂ رحمٰن کی تلاوت شروع سے آخر تک فرمائی۔ صحابہ قرأت کو خاموشی سے سنتے رہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے لیلۃ الجن میں (جس رات جنوں سے ملاقات ہوئی اور وہ ایمان سے مشرف ہوئے) اسی سورۃ الرحمٰن کو جنوں کے سامنے پڑھا تو وہ جواب دینے میں تم سے اچھے رہے جب بھی میں اللہ تعالیٰ کے اس قول پر آیا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (اے جن وانس! تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرتے جاؤ گے؟) تو جنات نے کہا لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ "اے ہمارے پروردگار! ہم آپ کی نعمتوں میں سے کسی نعمت سے مکرتے نہیں بلکہ آپ کی سب نعمتوں کا اقرار کرتے ہوئے شکر ادا کرتے ہیں۔ (ترمذی)

ف: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سورۂ رحمٰن کی تلاوت کرنے والے کو چاہیے کہ وہ جب بھی "فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" پر پہنچے تو جواب میں "لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ" فوراً پڑھتا جائے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ف۲: اس حدیث میں مذکور ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنات نے جب سورۂ رحمٰن کی آیت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" سننے کے بعد جواب میں انھوں نے "لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ" پڑھا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا، اور اس کے بعد والی حدیث میں مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب آیت سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی تلاوت فرمائی تو جواب میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے۔ اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو حدیث آگے آرہی ہے اس میں بھی مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض آیتوں کی تلاوت کے بعد ان کا جواب دینے کا ارشاد فرماتے تھے۔

ہمارے علمائے احناف نے اس قسم کی تمام حدیثوں کا حکم خارج نماز تلاوت قرآن کرنے والے اور تنہا نفل نماز پڑھنے والے سے متعلق کیا ہے کہ یہ دونوں جب ایسی آیتوں پر پہنچیں تو وہ ان آیتوں کے پڑھنے کے بعد احادیث میں جو جوابات مذکور ہیں ان کو پڑھا کریں، اس کے برخلاف فرض نمازوں میں امام ہو یا مقتدی دونوں کے لیے امام کے ان آیتوں کی قرأت کے وقت مذکورہ جوابات کا دینا جائز نہیں ہے، اور تنہا فرض نماز پڑھنے والے کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ بھی مذکورہ جوابات نہ دے اور ایسے ہی تراویح اور دوسرے نوافل جو جماعت سے پڑھے جاتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ ان میں بھی مذکورہ جوابات کا دینا جائز نہیں۔

اسی طرح مقتدی اور امام اس قسم کی چیزوں میں بالکل برابر ہیں دونوں کا حکم ایک ہی ہے کہ امام یا مقتدی دونوں کے لیے ترغیب کی آیتوں کے پڑھتے وقت جنّت کا سوال کرنا اور ترہیب (ڈرانے والی) آیتوں کے پڑھنے وقت دوزخ سے پناہ مانگنا اور تسبیح کی آیتوں (جن میں اللہ کی پاکی بیان کرنے کا حکم ہے) کے جواب میں سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک سننے پر درود پڑھنا، یہ سب چیزیں نماز میں جائز نہیں ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ مقتدی کے لیے امام کی قرأت کو خاموشی سے سننے کے بارے میں جو آیات اور حدیثیں آئی ہیں سب مطلق ہیں اس لیے اگر مقتدی کوان آیات کے سننے کا جو حکم ہے اس کے خلاف ہوگا اور اسی طرح امام کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ نماز میں قرارت کے سوا غیر قرآن پڑھے، اس لیے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جماعت والی فرض اور نفل نمازوں میں ایسے جوابات کا دینا ثابت نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے علماء احناف نے اس کو اختیار نہیں کیا۔

ان دلائل سے قطع نظر نماز میں امام کا قرآن کے سوا غیر قرآن پڑھنا مقتدیوں پر دشواری کا باعث ہوگا حالانکہ امام کو مقتدیوں کے لحاظ سے ہلکی نماز پڑھنے کا حکم ہے (یہ پورا مضمون فتح القدیر، ردالمحتار، عمدۃ الرعایۃ اور سعایۃ سے ماخوذ ہے) ۱۲

۱۲۲۲ / ۱۰۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُد)

۱۲۲۳ ۱۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَانْتَهٰى إِلَى أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَانْتَهٰى إِلَى أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِأَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلٰى قَوْلِهٖ وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ

الاعلیٰ کی تلاوت فرماتے تو اس آیت کے ختم پر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کی تلاوت فرماتے

(امام احمد و ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص سورہ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ کی تلاوت کرتے ہوئے "أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ" (کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے) پڑھے تو یہ کہنا چاہیئے "بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ" (کیوں نہیں اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑا حاکم ہے اور میں اس بات پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں) اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص سورہ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ کی تلاوت کرتا ہوا "أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى" (کیا جس نے یہ کچھ کیا وہ مردہ نہ جلا سکے گا؟) پڑھے تو اس کے جواب میں "بلیٰ" (کیوں نہیں جلا اٹھانے پر قادر ہے) کہنا چاہیئے اور جو شخص سورہ وَالْمُرْسَلٰتِ کی تلاوت کرتا ہوا "فَبِأَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ" (پھر اس کے بعد کونسی بات پر ایمان لائیں گے؟) پڑھے تو اس کو "آمَنَّا بِاللّٰهِ" (ہم اللہ پر ایمان لائے) کہنا چاہیئے (اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے) اور ترمذی نے سورۂ وَالتِّيْنِ میں أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ کے جواب میں قول نبوی "بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ" تک روایت کی ہے، اور ترمذی میں سورۂ قیامہ اور والمرسلٰت کے جوابات کا ذکر نہیں ہے ۱۲۔

---

قَالَ عُلَمَآؤُنَا إِنَّ كُلًّا مِّنَ الْإِمَامِ وَالْمُقْتَدِيْ فِيْ مِثْلِ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ سَوَآءٌ فَلَا يَسْأَلُ الْمُقْتَدِيُ الْجَنَّةَ عِنْدَ اٰيَاتِ التَّرْغِيْبِ وَلَا يَتَعَوَّذُ مِنَ النَّارِ عِنْدَ اٰيَاتِ التَّرْهِيْبِ وَلَا يُسَبِّحُ عِنْدَ اٰيَاتِ

ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ ہر ایک امام اور مقتدی میں سے ان اشیاء (وہ آیات یا سورتیں جو حدیث ابوہریرہ میں مذکور ہیں) کی مثل میں برابر ہیں، مقتدی آیات ترغیب کی تلاوت کے وقت جنت کا سوال نہیں کرے گا اور نہ آیات ترہیب کے وقت دوزخ سے پناہ مانگے۔ اور

التَّسْبِيْحِ وَلَا يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ سِمَاعِ اِسْمِهٖ بَلْ يَسْتَمِعُ وَيَنْصُتُ لِاِطْلَاقِ الْاٰيَاتِ وَالْاَحَادِيْثِ الدَّالَّةِ عَلَى الْاِنْصَاتِ وَلِاَنَّ وَظِيْفَتَهُ الْاِسْتِمَاعُ وَالْاِنْصَاتُ فَلَا يَشْتَغِلُ بِمَا يُخِلُّهٗ وَكَذَا الْاِمَامُ لَا يَشْتَغِلُ بِغَيْرِ الْقُرْاٰنِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفْعَلْهُ فِيْهَا وَكَذَا الْاَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهٖ اِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا فَكَانَ مِنَ الْمُحْدَثَاتِ وَلِاَنَّهٗ تَثْقِيْلٌ عَلَى الْقَوْمِ فَيُكْرَهُ وَمَا وَرَدَ حُمِلَ عَلَى النَّفْلِ مُنْفَرِدًا وَّعَلٰى خَارِجِ الصَّلٰوةِ اَيْضًا هٰذَا الْمُلَخَّصُ مَا فِيْ رَدِّ الْمُخْتَارِ وَعُمْدَةِ الرِّعَايَةِ ۔

نہ آیات تسبیح کے وقت تسبیح کرے گا اور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سُن کر آپ پر درود پاک بھی نہیں پڑھے گا۔ بلکہ انہیں سُنے گا اور خاموش رہے گا آیات اور احادیث کے مُطلق ہونے کی بنا پر وہ آیات واحادیث جو انصات یعنی خاموش رہنے پر دلالت کرتی ہیں۔ پس جو چیز اسے خلل میں ڈالے اس کی طرف مشغول نہیں ہو گا۔ یہ تو حکم مقتدی کے لیے تھا اور امام کے لیے بھی یہی ہے کہ وہ قرآن کے علاوہ کسی اور عبارت کی طرف متوجہ نہ ہو۔ کیونکہ نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں ایسے نہیں کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آج تک آئمہ کرام نے ایسے نہیں کیا پس یہ نئی چیزوں سے ہے۔ کیونکہ یہ (نئی چیز) قوم مسلم پر بوجھل و بھاری ہے اس لیے مکروہ ہے اس بارے میں موجودہ حدیث میں جو مذکور ہے اسے نوافل پر محمول کیا جائے گا نوافل بھی ایسے کہ نمازی اکیلا پڑھ رہا ہو۔ اور اسے خارج نماز پر بھی محمول کیا جائے گا۔ ردالمحتار اور عمدۃ الرعایہ میں جو کچھ بیان ہوا ہے یہ اس کا خلاصہ ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

# بَابُ الرُّکُوْعِ

## (یہ باب رکوع کے بیان میں ہے)

وَقَوْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ :
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
ترجمہ: " تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کی پاکی بولو۔ (سورۃ واقعہ ٥٦ پ ٢٧ آیت ٩٦)

ف : جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی " فسبح باسم ربك العظیم " تو فرمایا اسے اپنے سجدوں میں داخل کرو۔ (ابوداؤد) اس سے ثابت ہوا کہ رکوع وسجود کی تسبیحات قرآن حکیم سے ماخوذ ہیں۔ (خزائن العرفان)

وَقَوْلُہٗ :
سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
ترجمہ: " اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے (پ ٣٠ سورۃ الاعلیٰ ٨٧)

ف : یعنی اس کا ذکر عظمت واحترام کے ساتھ کرو۔ حدیث میں ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے سجدہ میں داخل کرو یعنی سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہو۔ (خزائن العرفان)

وَقَوْلُہٗ :
یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: " اے ایمان والوں! رکوع اور سجدہ کرو"۔ (پ ١٧ سورۃ حج آیت ٧٧)

ف : ابتداء اسلام میں نمازیں بغیر رکوع وسجود کے تھیں بعد میں اس آیت کریمہ میں رکوع و سجدے کا حکم دیا گیا۔ (خزائن العرفان)
سورۃ الحج کی اس آیت کریمہ کے لفظ " وَاسْجُدُوْا " (تم سجدہ کرو) سے مراد نماز کے سجدے ہیں۔ نہ کہ سجدۂ تلاوت۔ اور قرآن میں جہاں کہیں " واسجدوا " (تم سجدہ کرو) کا لفظ آیا ہے اس سے مراد حنفیہ کے نزدیک سجدۂ نماز ہے۔ (نور العرفان)

١٢٢٤ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِیْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم رکوع اور سجدہ پورا پورا ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے) کیا کرو، خدا کی قسم (رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے) جس طرح میں تم کو سامنے سے دیکھتا ہوں اسی طرح اپنے

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں (بخاری اور مسلم)

۱۲۲۵ (۲) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ حَتّٰی یُقِیْمَ ظَھْرَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رکوع اور سجدے میں جلدی کرے اور ان کو اطمینان سے ادا نہ کرے تو اس کی نماز کامل نہیں ہوگی ناقص ہوئی (اس لیے کہ اس نے تعدیل ارکان نہیں کیا ہے حالانکہ تعدیل ارکان واجب ہے) (اس کی روایت ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے کی ہے) اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف: اس حدیث میں ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "حَتّٰی یُقِیْمَ ظَھْرَہٗ" کے لفظی معنی پیٹھ سیدھی کرنے کے ہیں۔

۱۲۲۶ (۳) وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ کَانَ رُکُوْعُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُہٗ وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّکُوْعِ مَا خَلَا الْقِیَامُ وَالْقُعُوْدُ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قیام اور قعدہ دونوں زیادہ طویل ہوتے تھے، اس لیے کہ قیام میں قرأت ہوتی تھی، اور قعدہ میں التحیات پڑھی جاتی تھی) اس کے سوا باقی رکوع اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان کا جلسہ اور رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونے کا وقت یعنی قومہ یہ چاروں تقریباً برابر برابر ہوتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص بے پروائی سے قومہ اور جلسہ کچھ ادا کیا یا نہیں ادا کیا، اطمینان سے رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہوا اور دونوں سجدوں کے درمیان میں اطمینان سے نہیں بیٹھا تو اس کی نماز ناقص ہوئی (جو قابل اعادہ ہے، اس لیے کہ قومہ اور جلسہ میں رکوع اور سجدہ کی طرح تعدیل ارکان واجب ہے قومہ اور جلسہ میں تعدیل ارکان کے وجوب کو رد المحتار

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شرح وفایہ اور سعایہ نے بیان کیا ہے (بخاری اور مسلم)

۱۲۲۷ (۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَامَ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ ثُمَّ یَسْجُدُ وَیَقْعُدُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع کے بعد "سمع اللہ لمن حمدہ" (جو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تعریف کو سنتے اور قبول فرما لیتے ہیں) فرما کر قومہ میں کھڑے ہوتے تو بہت دیر تک کھڑے رہتے، یہاں تک کہ ہم سمجھنے لگتے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو رکعت ہو چکی ہے اس کو ترک فرما کر از سر نو قیام میں کھڑے ہوئے ہیں۔ پھر سجدہ فرماتے اور اس پہلے سجدے کے بعد (جلسہ) میں بہت دیر تک بیٹھے رہتے یہاں تک کہ ہم سمجھنے لگتے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھی ہوئی رکعت کو ترک فرما کر نماز ختم فرما رہے ہیں اب دوسرا سجدہ نہیں کریں گے (مسلم)

۱۲۲۸ (۵) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ یَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چوروں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز چراتا ہو، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ اپنی نماز کس طرح چراتا ہے؟ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز چرانا یہ ہے (کہ تعدیل ارکان نہ کرے) رکوع اور سجدہ کو پورا پورا ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے ادا نہ کرے (امام احمد)

ف: اس حدیث شریف میں نماز کے چور کو مال کے چور سے اس لیے بدتر قرار دیا گیا ہے کہ مال کا چرانے والا بسا اوقات چوری سے دنیوی فائدہ حاصل کر لیتا ہے پھر صاحب مال سے با درگذر کروا لیتا ہے یا اگر سزا میں اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے تو وہ عذاب اخروی سے نجات پا لیتا ہے۔ اس کے برخلاف نماز کا چور نماز کی وجہ سے جس ثواب کا مستحق ہو سکتا تھا اس سے محروم ہو جاتا ہے بلکہ ثواب کے بجائے عذاب کا مستحق قرار پاتا ہے اس طرح آخرت میں سوائے نقصان اور عذاب کے کچھ بھی اس کے ہاتھ نہیں آتا (یہ مضمون مرقات سے ماخوذ ہے)

۱۲۲۹ (۶) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ

حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَوْنَ
فِي الشَّارِبِ وَالزَّانِيْ وَالسَّارِقِ وَذٰلِكَ
قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ فِيْهِمُ الْحُدُوْدُ قَالُوْا
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هُنَّ فَوَاحِشُ
وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ وَاَسْوَأُ السَّرِقَةِ الَّذِيْ
يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالُوْا وَكَيْفَ يَسْرِقُ
صَلَاتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا
وَلَا سُجُوْدَهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ
وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ۔

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے دریافت فرمایا کہ شرابی، زانی، اور چور کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ اور یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ حدود کی آیتیں ابھی نازل نہیں ہوئی تھیں صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ گناہ کی باتیں ہیں اور ان میں بڑی بڑی سزائیں ہیں، اور بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز چُراتا ہو۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز چرانا کیا بات ہے؟ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز چرانا یہ ہے کہ تعدیل ارکان نہ کرکے نماز میں رکوع اور سجدہ کو پورا پورا ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے ادا نہ کرے (اس کی روایت امام مالک، اور امام احمد نے کی ہے اور دارمی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

۱۲۳۰/۷ وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ اِنَّ حُذَيْفَةَ
رَاٰى رَجُلًا لَّا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ
فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ
حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَاَحْسَبُهٗ
قَالَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ
الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص تعدیل ارکان کئے بغیر رکوع اور سجدے کو پورے طور پر ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے ادا نہیں کر رہا ہے جب اس شخص نے نماز ختم کی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو بلایا اور اس سے فرمایا کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ حضرت شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص سے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم بغیر تعدیل ارکان کئے ہوئے اسی طرح نماز پڑھتے رہو گے (اور بغیر توبہ کئے اسی حالت پر مر جاؤ گے تو اس دین پر نہ مرو گے کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔

(بخاری شریف)

۱۲۳۱/۸ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت طلق بن علی حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com

وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی صَلٰوۃِ عَبْدٍ لَّا یُقِیْمُ فِیْهَا صُلْبَهٗ بَیْنَ خُشُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کی نماز کو قبول نہیں فرماتے جو تعدیل ارکان نہ کرے نماز کے رکوع اور سجدہ میں جلدی کرے اور ان کو اطمینان سے ادا نہ کرے (اس کی روایت امام احمد نے کی ہے)

۱۲۳۲/۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ رَاکِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّکُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِیْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِی الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَکُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خوب سُن لو کہ رکوع یا سجدہ کی حالت میں مجھے قرآن پڑھنے کی ممانعت ہوگئی ہے پس رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" کہہ کر خدا کی پاکی اور اس کی عظمت بیان کیا کرو، اور سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہہ کر (خوب عاجزی سے) دعاء حمد و ثناء کیا کرو اس لیے کہ سجدہ میں جو دعاء حمد و ثناء کی جاتی ہے وہ ضرور قبول کرلی جاتی ہے (مسلم)

ف: اس حدیث شریف میں ارشاد ہے "وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِی الدُّعَاءِ" سجدہ میں خوب دعاء کیا کرو، یہاں لفظ "اَلدُّعَاءُ" کے معنی دعاء حمد و ثنا لئے گئے ہیں اس لیے کہ دعا کی دو قسمیں ہیں ایک دعاء حمد و ثناء اور دوسری دعاء طلب و سوال۔ دعاء حمد ثناء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پاکی اور شان عالی بیان کی جائے۔ مثلاً سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا اور دعاء طلب و سوال یہ ہے کہ خارج نماز اپنے مقاصد اور ضرورتیں اللہ تعالیٰ سے مانگی جائیں (یہ مضمون اشعۃ اللمعات سے ماخوذ ہے) ۔ ۱۲

۱۲۳۳/۹ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ فِیْ رُکُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ یَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں بہت زیادہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے اے اللہ تیری ذات پاک ہے اے ہمارے پروردگار ہم آپ کی تعریف کرتے ہیں، اے اللہ میرے گناہوں کو معاف فرما دیجیئے۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۳۴/۱۰ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں یہ تسبیح پڑھا کرتے تھے "آپ کی ذات مُبارک پاک ہے اور آپ کے صفات عالیہ بھی پاک ہیں، آپ فرشتوں کے رب ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بھی رب ہیں۔" (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۲۳۵ ۱۲ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔

(رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز (کسوف) پڑھی، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام کے بعد رکوع فرمایا تو آپ نے رکوع میں "پاک ہیں وہ جو زبردست اور سب پر غالب ہیں، اور جو تا در مطلق اور سارے عالم کا انتظام کرنے والے ہیں، اور آسمان و زمین میں بڑائی اور عظمت ان ہی کی ہے"۔ کی تکرار کرتے ہوئے اتنی دیر ٹھہرے رہے جس میں سورہ بقرہ اول سے لے کر آخر تک پڑھی جاسکتی ہو۔ (نسائی)

۱۲۳۶ ۱۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّحَاوِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب آیت فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ (اپنے عظمت والے پروردگار کے نام کی تسبیح و تقدیس بیان کرتے رہو) نازل ہوئی تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کو اپنے رکوع کی تسبیح مقرر کرلو، اور جب آیت "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" (اپنے پروردگار عالی شان کی تسبیح و تقدیس کیا کرتے رہو) نازل ہوئی تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کو اپنے سجدے کی تسبیح مقرر کرلو (یعنی رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ (میرا عظمت والا پروردگار پاک ہے) اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى (میرا عالی شان پروردگار پاک ہے) پڑھا کرو (اس کی روایت ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، طحاوی اور دارمی نے کی ہے)

ف: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث سے وضاحت کے ساتھ ثابت ہوا کہ جب یہ آیتیں "فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ" اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى نازل ہوئیں تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کو رکوع میں اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کو سجدہ میں مقرر کرلو۔

قَالَ الطَّحَاوِيُّ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَوَّلِ اِنَّمَا كَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْاٰيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ فَصَارَ

اور اس حدیث سے پہلے والی حدیثوں میں جو مذکور ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ "پڑھا کرتے تھے تو اس قسم کی دعاؤں

ذٰلِكَ نَاسِخًا لِّمَا قَدْ تَقَدَّمَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ اِنْتَهٰى مُلْتَقِطًا وَفِى الدُّرِّ الْمُخْتَارِ لَا يَاْتِىْ فِىْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ بِغَيْرِ التَّسْبِيْحِ عَلَى الْمَذْهَبِ وَمَا وَرَدَ مَحْمُوْلٌ عَلَى النَّفْلِ اِنْتَهٰى قَالَ الْحَلَبِىُّ فَاِنَّ الْاَمْرَ فِيْهِ وَاسِعٌ اِنْتَهٰى۔

کے بارے میں درمختار میں لکھا ہے کہ یہ نفل نمازوں سے متعلق ہیں کہ ان کو نفل نمازوں کے رکوع اور سجدوں میں پڑھا جا سکتا ہے جیسا کہ حلبی کا قول ہے کہ نفل نمازوں میں اس قسم کی وسعت ہے کہ ان کے رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کے بعد اور سجدہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" کے بعد ان مذکورہ دعاؤں کو پڑھا جا سکتا ہے البتہ فرض نمازوں کے رکوعوں میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے علاوہ کوئی اور دعائیں یا تسبیحات نہ پڑھی جائیں۔ ١٢

١٢٣٧ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَهْرَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ۔
١٤

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع سے اٹھتے ہوئے یہ فرماتے تھے۔ "جو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تعریف کو سننے اور قبول فرماتے ہیں اے ہمارے پروردگار آپ ہی کے لیے تعریف ہے آسمانوں بھر کر اور زمین بھر کر اور ان دونوں کے سوا جو چیزیں ہیں اور جو چیزیں آپ پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ سب بھر کر" (مسلم شریف)

١٢٣٨ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔
١٥

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع سے سر مبارک کو اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اے اللہ اے ہمارے پروردگار آپ ہی کے لیے تعریف ہے آسمانوں بھر کر اور زمین بھر کر اور ان دونوں کے سوا جو چیزیں ہیں اور جو چیزیں آپ پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ سب بھر کر، اے وہ مبارک ذات جو تعریف اور عظمت کے لائق ہے آپ ہی اس تعریف سے بڑھ کر تعریف کے مستحق ہیں جس کو ایک بندہ کر سکتا ہے اور ہم سب آپ ہی کے بندے ہیں۔ اے اللہ جس چیز کو آپ دینا چاہیں اس کا کوئی رد کرنے والا نہیں اور جس چیز کو آپ روکنا چاہیں اس کا کوئی دینے والا نہیں۔ اگر آپ کسی کو عذاب دینا چاہیں تو اس کا مال و دولت اور نسب اس کو آپ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔" (مسلم شریف)

وَفِى الدُّرِّ الْمُخْتَارِ لَيْسَ بَعْدَ رَفْعِهٖ

اس حدیث میں رکوع سے سر اٹھاتے وقت "اللّٰھُمَّ

مِنَ الرُّكُوعِ دُعَاءٌ وَمَا وَرَدَ مَحْمُولٌ عَلَى التَّنَفُّلِ لِمَا مَرَّ۔

"رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کے سوا جن دعاؤں کا ذکر ہے یہ اور اس قسم کی دعاؤں کے بارے میں درمختار میں لکھا ہے کہ ایسی دعائیں نفل نمازوں میں پڑھی جاسکتی ہیں، اس لیے کہ نوافل میں اس طرح کی گنجائش ہے۔ ۱۲

۱۲۳۹/۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيِّ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

قَالَ عُلَمَاءُنَا هٰذِهٖ قِسْمَةٌ لِأَنَّهُ قَسَمَ التَّسْمِيعَ وَالتَّحْمِيدَ فَجَعَلَ التَّسْمِيعَ لِلْإِمَامِ وَالتَّحْمِيدَ لِلْمَأْمُومِ وَإِنَّهَا تُنَافِي الشَّرِكَةَ فَلِهٰذَا لَا يَأْتِي الْمُؤْتَمُّ بِالتَّسْمِيعِ وَلَا الْإِمَامُ بِالتَّحْمِيدِ كَذَا فِي الْهِدَايَةِ وَالْبِنَايَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام جب "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، کیونکہ جس کا یہ قول فرشتوں کے موافق ہو جائے تو اس کے صغیرہ و کبیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں (بخاری اور مسلم) اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں اور نسائی کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو

ہمارے علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام کے لیے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور مقتدی کے لیے "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کا کہنا مقرر فرمادیا ہے اور چونکہ اس حدیث میں "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" اور "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کی تقسیم امام اور مقتدی کے درمیان کردی گئی ہے اس لیے مقتدی "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" نہ کہے اور اسی طرح امام اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ نہ کہے (یہ ہدایہ اور بنایہ میں مذکور ہے)

۱۲۴۰/۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ عَنْهُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (جب تنہا نماز پڑھتے) تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھاتے تھے) اور قومہ میں "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" فرماتے (ابن ماجہ) اور بخاری شریف کی ایک روایت میں اور اسی طرح مسلم شریف کی ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (جب تنہا نماز پڑھتے تھے تو) رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور قومہ میں "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" فرماتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ عُلَمَاءُنَا فَهُوَ مَحْمُوْلٌ عَلٰى حَالَةِ الْاِنْفِرَادِ وَالْمُنْفَرِدُ يَجْمَعُ بَيْنَ الذِّكْرَيْنِ كَذَا فِي الْهِدَايَةِ وَالْبِنَايَةِ۔

یہی وجہ ہے کہ ہدایہ اور بنایہ میں لکھا ہے کہ تنہا نماز پڑھنے والا سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دونوں کو جمع کرے۔ ١٢

١٢٤١/١٨ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عون بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی نے رکوع کیا اور اس میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" تین مرتبہ کہا تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور یہ اس کا ادنیٰ درجہ ہے اور جب کسی نے سجدہ کیا اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین بار کہا تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا، اور یہ اس کا ادنیٰ درجہ ہے۔ اور جب کسی نے سجدہ کیا اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین بار کہا تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا، اور یہ اس کا ادنیٰ درجہ ہے

(ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ)

١٢٤٢/١٩ وَعَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهَ صَلَاةً بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ فَحَزَرْنَا رُكُوْعَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَسُجُوْدَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں نے سوائے اس نوجوان یعنی حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کسی اور کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہو، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے ان کے رکوع کی تسبیحات کا اندازہ کیا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ دس بار پڑھ رہے ہیں، اور اسی طرح ہم نے ان کے سجدہ کی تسبیحات کا اندازہ کیا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى بھی دس بار پڑھ رہے ہیں۔ (ابوداؤد اور نسائی)

قَالَ عُلَمَاءُنَا بِهٰذَا الْخَبَرِ وَبِحَدِيْثِ اِنَّ اللهَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ يَسْتَدِلُّ لِمَا ذَكَرَ صَاحِبُ الْهِدَايَةِ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَّزِيْدَ عَلَى الثَّلٰثِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ بَعْدَ اَنْ

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رکوع اور سجدے میں تسبیحات کو تین بار سے زیادہ پڑھنا مستحب ہے تین بار سے زیادہ جو تسبیحات پڑھی جائیں گی ان کو طاق عدد یعنی (۵ بار، ۷) یا ۹ یا ۱۱) مرتبہ پر ختم کرنا ضروری ہے جیسا کہ حدیث اِنَّ اللهَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

یَخْتَتِمَ بِالْوِتْرِ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْتَتِمُ بِالْوِتْرِ اِنْتَہٰی۔

وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ (اللہ تعالیٰ تنہا ہیں اور طاق عدد کو پسند فرماتے ہیں) سے اس کی تائید ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں تسبیحات کو طاق عدد پر ختم فرماتے تھے واضح رہے کہ حضرت ابن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث میں جو دس دس مرتبہ تسبیحات کا ذکر ہے اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ درحقیقت رکوع اور سجدہ میں دس دس بار تسبیحات پڑھا کرتے تھے یہ صرف راوی کا اپنا اندازہ ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ تسبیحات رکوع اور سجدہ کو تین سے بڑھانا اور طاق عدد میں ختم کرنا مستحب ہے (یہ ہدایہ اور بنایہ سے ماخوذ ہے) ۱۲

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

# بَابُ السُّجُوْدِ وَفَضْلِهٖ

# باب سجدہ کی کیفیت اور اس کی فضیلت میں

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:
وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "اور وہ تھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔"
(پ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۱۰۷)

ف: یہ سجدہ سجدۂ شکر تھا یا سجدۂ عظمت الٰہی (نور العرفان)

وَقَوْلُهٗ:
وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "اور سجدہ کرو، اور ہم سے قریب ہو جاؤ۔"

ف: سجدے بہت قسم کے ہیں سجدۂ عبادت، سجدۂ نماز، سجدۂ شکر، سجدۂ تلاوت، سجدۂ سہو اور سجدۂ دعا وغیرہ۔ اس آیت کریمہ سے یا تو سجدۂ عبادت مراد ہے یعنی اے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ابوجہل اور اس کے حواریوں کی بکواس کی پرواہ نہ کریں۔ حرم کعبہ شریف میں نمازیں پڑھیں۔ ہم آپ کے محافظ و ناصر ہیں۔ یا اس سجدہ سے سجدۂ شکر مراد ہے یعنی آپ بارگاہ خداوندی میں سجدۂ شکر ادا کرتے رہیں ہم آپ کے محافظ اور فرشتے آپ کے خدام ہیں۔ تمام عبادتوں سے بہترین عبادت سجدے ہیں کہ اس میں بندہ اپنے سر کو عجز و انکساری کے ساتھ زمین پر رکھ کر اظہار عاجزی کرتا ہے۔ اور زبان سے رب تعالیٰ کی عظمت کا بیان۔ اسی لیے تو ہر رکعت میں دو سجدے ہیں اور قیام و رکوع ایک ایک۔ دوسرے یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادتیں عفو سیئات کے لیے نہیں، قرب الٰہی کے لیے ہیں۔ (نور العرفان)

۱۲۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے حکم ملا ہے کہ میں نماز میں ان سات ہڈیوں کو زمین پر ٹیک کر سجدہ کیا کروں۔ پیشانی، دونوں ہاتھوں کے پنجے، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں۔

ف: اگر دونوں پاؤں زمین سے اٹھ جائیں تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر ایک پاؤں اٹھ جائے تو نماز مکروہ ہوگی۔ یہ مردوں کا سجدہ ہے اور عورتوں کا سجدہ اس طرح ہے کہ عورتیں سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے زمین پر گھٹنے رکھیں پھر کانوں کے برابر ہاتھ رکھیں اور ہاتھوں کی انگلیاں خوب ملا دیں اور پاؤں کھڑے نہ کریں بلکہ پاؤں کو داہنی طرف نکال دیں اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رو رکھیں اور خوب سمٹ کر اور دب کر

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سجدہ کریں اور پیٹ دونوں رانوں سے اور بازو یعنی دونوں ہاتھ کہنیوں تک زمین پر بچھا کر پہلو سے ملا دیویں)
اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اور یہ بھی حکم ملا ہے کہ ہم مرد اور عورتیں دونوں نماز میں (مٹی لگنے کے خوف سے) اپنے کپڑوں کو ادھر سے ادھر نہ تو سمیٹیں اور نہ سنبھالیں۔
(اگر نماز شروع کرنے سے پہلے آستین کہنیوں تک چڑھائے ہوئے ہوں یا دامن سمیٹے ہوئے نماز پڑھی جائے تو نماز مکروہ ہوگی اور اگر نماز کی حالت میں آستین چڑھائے یا دامن سمیٹ لے تو نماز ٹوٹ جائے گی اس لیے کہ یہ عمل کثیر)
اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور یہ بھی حکم ملا ہے کہ ہم مرد جن کے سر کے بال دراز ہوں نماز میں (مٹی لگنے کے خوف سے) پہلے بالوں کو نہ سمیٹیں اور نہ سنبھالیں
(اگر مرد عورتوں کی طرح نماز شروع کرنے سے پہلے بالوں کا جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھیں تو نماز مکروہ ہوگی اس لیے مرد جوڑا کھول کر نماز پڑھیں اور اگر نماز کی حالت میں جوڑا باندھا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور ایسا ہی عورتیں بھی نماز کی حالت میں جوڑا باندھیں تو عورتوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی البتہ عورت پہلے سے اپنے بالوں کا جوڑا باندھے ہوئے نماز شروع کرے تو عورت کی نماز مکروہ نہ ہوگی جیسا کہ مرد کی نماز جوڑا باندھ کر پڑھنے سے مکروہ ہوتی ہے۔ (بخاری اور مسلم)

۱۲۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهٖ عَلَى أَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفُتُ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي بَابِ السُّجُوْدِ عَلَى الْأَنْفِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم ملا ہے کہ نماز میں ان سات ہڈیوں کو زمین پر ٹیک کر سجدہ کیا کروں۔ پیشانی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں کے نیچے اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور یہ بھی حکم ملا ہے کہ ہم نماز میں اپنے کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں اور نہ سنبھالیں، (اس کی روایت امام بخاری نے باب السجود علی الانف میں کی ہے)

---

ف : واضح ہو کہ باب السجود کی پہلی حدیث جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اس میں ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ نمازی سات ہڈیوں پر سجدہ کیا کرے، ان سات ہڈیوں کے منجملہ اس حدیث میں صرف پیشانی کا ذکر ہے ناک کا ذکر نہیں ہے۔ اور یہ دوسری حدیث جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی مروی ہے اس میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیشانی فرما کر ناک کی طرف اشارہ فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ناک اور پیشانی دونوں ایک عضو کے حکم میں ہیں اور چونکہ ناک پیشانی کا جز ہے اس لیے صرف ناک پر سجدہ کرنا گویا پیشانی پر سجدہ کرنا ہے۔
چنانچہ علامہ عینی رحمۃ اللہ نے بنایہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی کی ایک اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

روایت نقل فرمائی ہے جس میں الجبھۃ اوالانف (پیشانی یا ناک دونوں ایک ہی عضو ہیں اس وجہ سے چاہے پیشانی پر سجدہ کریں یا ناک پر کریں دونوں صورتوں میں سجدہ ادا ہو جاتا ہے۔

**قَالَ** عَلِيٌّ الْقَارِيُّ ظَاهِرُ الْحَدِيْثِ اَنَّ الْجَبْهَةَ وَالْاَنْفَ فِيْ حُكْمِ عُضْوٍ وَّاحِدٍ لِاَنَّهٗ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ سَبْعَةٌ فَاِنْ جُعِلَا عُضْوَيْنِ صَارَتْ ثَمَانِيًا فَمِنْ ثَمَّ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَجُوْزُ السَّجْدَةُ عَلَى الْاَنْفِ فَقَطْ لِوُقُوْعِ اِسْمِ السُّجُوْدِ عَلَيْهِ اِنْتَهٰى وَفِيْ جَامِعِ الْاٰثَارِ يُعْلَمُ مِنَ الْاِشَارَةِ اَنَّ السُّجُوْدَ عَلَى الْاَنْفِ كَالسُّجُوْدِ عَلَى الْجَبْهَةِ اِنْتَهٰى۔

اس کے علاوہ حدیث میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات ہڈیوں کا ذکر فرمایا ہے جن پر سجدہ کیا جاتا ہے اگر پیشانی اور ناک دو الگ عضو قرار دیئے جائیں تو ہڈیاں سات کی بجائے آٹھ ہو جائیں گی یہی وجہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ جیسے صرف پیشانی پر سجدہ کرنا جائز ہے ایسے ہی صرف ناک پر بھی بغیر عذر کے سجدہ کرنا جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک بغیر عذر کے صرف ناک پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے اور یہ بھی امام صاحب کا دوسرا قول ہے کہ صرف ناک پر بغیر عذر کے سجدہ کرنا جائز نہیں ہے اور امام صاحب نے بعد میں اس دوسرے قول سے رجوع فرمایا ہے اس لیے فتویٰ اسی پر ہے کہ صرف ناک پر سجدہ بغیر عذر کے جائز نہیں بلکہ پیشانی اور ناک دونوں پر سجدہ ہونا چاہیے اور یہی افضل ہے جس پر آنے والی حدیثیں شاہد ہیں (رد المحتار اشعۃ اللمعات، مرقاۃ، ملتقی، جامع الآثار)۔۱۲

**۱۲۴۵/۳ وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ لَا اَكُفُّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ اَلْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے حکم ملا ہے کہ میں نماز میں ان سات ہڈیوں کو زمین پر ٹیک کر سجدہ کیا کروں اور نماز میں (مٹی لگنے کے خوف سے) بالوں اور کپڑوں کو نہ تو سمیٹوں اور نہ سنبھالوں (سات ہڈیاں یہ ہیں) پیشانی اور ناک، دونوں ہاتھوں کے پنجے اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں (نسائی)

**قَالَ** الْعَيْنِيُّ فِي الْبِنَايَةِ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ اَلْجَبْهَةِ اَوِ الْاَنْفِ فَهٰذَا هُوَ الْمُرَادُ مِنْ ذِكْرِ الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ فِي الرِّوَايَةِ السَّابِقَةِ لِئَلَّا تَصِيْرَ ثَمَانِيَةً۔

امام عینی نے بنایہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کے بعض طرق میں فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا پیشانی یا ناک۔ پہلی حدیث میں پیشانی اور ناک کہا گیا ہے اس روایت میں پیشانی یا ناک۔ تو اس پہلی حدیث کے لفظ "اور" سے آٹھ اعضاء کا اشتباہ نہ پڑ جائے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۲۴۶ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَجْهُهٗ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے بدن کے سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں (وہ سات اعضاء، بدن یہ ہیں) چہرہ (جو پیشانی اور ناک کو شامل ہے) دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں (اس کی روایت ترمذی نے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

قَالَ الْعَيْنِيُّ فِيْ شَرْحِ الْهِدَايَةِ ذَكَرَ الطَّبَرِيُّ فِيْ تَهْذِيْبِ الْاٰثَارِ اَنَّ حُكْمَ الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ سَوَآءٌ وَّعَنْ طَاؤُسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْاَنْفِ فَقَالَ اَلَيْسَ مِنَ الْوَجْهِ وَقَالَ اَبُوْ هِلَالٍ سُئِلَ ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّجُلِ يَسْجُدُ عَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ اَوَمَا تَقْرَءُ فِي الْقُرْاٰنِ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا الْاٰيَةَ فَاللّٰهُ تَعَالٰى مَدَحَهُمْ عَلٰى خُرُوْرِهِمْ عَلَى الْاَذْقَانِ فِي السُّجُوْدِ فَاِذَا لَمْ يَسْقُطِ السُّجُوْدُ بِالذَّقْنِ اِجْمَاعًا يَنْصَرِفُ الْجَوَازُ اِلَى الْاَنْفِ لِاَنَّهٗ اَقْرَبُ اِلَيْهِ بِخِلَافِ الْجَبْهَةِ اِذِ الْاَنْفُ فَاصِلٌ بَيْنَهُمَا وَقَالَ تَقِيُّ الدِّيْنِ هُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّذُكِرَ فِي الْمَبْسُوْطِ جَوَازُ الْاِقْتِصَارِ عَلَى الْاَنْفِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِنْتَهٰى وَلٰكِنْ لَّا يَجُوْزُ الْاِقْتِصَارُ عَلَى الْاَنْفِ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ لِمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَآئِيُّ وَغَيْرُهُمَا۔

امام عینی نے ہدایہ کی شرح میں کہا، طبری نے تہذیب الآثار میں ذکر کیا ہے، بے شک پیشانی اور ناک کا حکم برابر ہے طاؤس سے روایت ہے کہ انہیں سوال کیا گیا ناک کے بارے میں تو فرمایا کیا وہ چہرے کا حصہ نہیں ہے۔ ابو ہلال نے کہا کہ امام ابن سیرین تابعی سے سوال کیا گیا ایسے آدمی کے بارے میں جو صرف ناک پر سجدہ کرتا ہے تو امام موصوف نے فرمایا کیا تم نے قرآن میں نہیں پڑھا "اور وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں جھک جاتے ہیں" الآیہ۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں جھک جاتے ہیں تو جب بالاجماع ٹھوڑی پر سجدہ کرنا ساقط نہیں ہوا تو ناک پر سجدہ کرنے کا جواز خود ہی پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ ناک ٹھوڑی کے زیادہ قریب ہے۔ بخلاف پیشانی کے اس لیے کہ ناک ان دونوں کے درمیان اصل ہے۔ تقی الدین نے کہا یہ قول امام مالک کا ہے۔ مبسوط میں ذکر کیا گیا ہے کہ ناک پر اقتصار جائز ہے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہاں تک مروی ہے۔ لیکن صرف ناک پر سجدہ کرنا بغیر کسی عذر کے جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ابوداؤد نسائی اور دوسری روایات میں ناک اور پیشانی کا ذکر آچکا ہے۔

۱۲۴۷ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ حَدِيْثًا طَوِيْلًا فِيْ صِفَةِ صَلَاتِهٖ فِيْهِ ثُمَّ سَجَدَ فَاَمْكَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهٗ وَنَحّٰى يَدَيْهِ۔

حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا تفصیلی بیان ہے اس میں سجدہ کی کیفیت اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

طرح مذکور ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا تو اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر رکھ دیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے علیحدہ رکھا (ابوداؤد اور نسائی)

۱۲۴۸ ۶ وَعَنْ وَّائِلٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ اَنْفَهٗ مَعَ جَبْهَتِهٖ فِي السَّجْدَةِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيْ وَاَبُوْ يَعْلٰى ـ

حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ میں ناک کو پیشانی کے ساتھ زمین پر رکھا کرتے تھے (طبرانی اور ابو یعلی)

۱۲۴۹ ۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوِيَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَعَلٰى اَرْنَبَتِهٖ اَثَرُ طِيْنٍ مِّنْ صَلَاةٍ صَلَّاهَا بِالنَّاسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ـ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک پر مٹی کا نشان دیکھا گیا، جب کہ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تھی (ابوداؤد)

۱۲۵۰ ۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سجدہ اطمینان اور اعتدال سے کیا کرو اور تم میں سے کوئی مرد کتے کی طرح زمین پر اپنے بازو (یعنی ہاتھ کہنیوں تک) نہ بچھایا کرے (بخاری اور مسلم)

۱۲۵۱ ۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُّوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ـ

حضرت عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوے کی ٹھونگ کی طرح سجدے کرنے سے منع فرمایا ہے (یعنی جیسے کوا دانہ اٹھانے کے لیے زمین پر جلدی جلدی ٹھونگ مارتا ہے، اسی طرح نمازی سجدے سے سر جلدی جلدی نہ اٹھائے بلکہ اعتدال و اطمینان سے سجدے کیا کرے) اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردوں کے لیے سجدے میں درندے کی طرح اپنے ہاتھ کہنیوں تک زمین پر بچھانے سے بھی منع فرمایا ہے اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازی کو مسجد میں اپنے لیے (دوسروں کو روک کر) کسی جگہ کو مخصوص کر لینے سے بھی منع فرمایا ہے جیسے کہ اونٹ اپنے بیٹھنے کے لیے ایک خاص جگہ مقرر کر لیتا ہے (ابوداؤد، نسائی اور دارمی)

۱۲۵۲ ۱۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَّ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھو اور کہنیوں کو زمین سے اٹھائے رکھو (یہ حکم مردوں کے لیے ہے) (مسلم شریف)

١٢٥٣ / ١١ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى لَوْ اَنَّ بَهْمَةً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِمُسْلِمٍ بِمَعْنَاهُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ اَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو اپنے دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے اور پیٹ کو رانوں سے اس طرح دور رکھتے کہ اگر بکری کا بچہ بازوؤں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔ (یہ امام اور منفرد کی حالت ہے اور اگر جماعت میں ہو تو اس طرح نہ کرے بلکہ ہاتھوں کو پہلوؤں سے قریب رکھے تاکہ دوسرے بازو والے کو ایذاء نہ ہو) (ابوداؤد) اور مسلم کی ایک روایت اسی طرح ہے کہ

سیدتنا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سجدہ کی حالت اس طرح ہوتی تھی کہ اگر کوئی بکری کا بچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔

---

١٢٥٤ / ١٢ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نماز پڑھنے میں بحالت سجدہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے بازوؤں کو خوب کھول دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگتی تھی (بخاری اور مسلم)

١٢٥٥ / ١٣ وَعَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ ۔

وسلم کو دیکھا کہ آپ سجدے میں جاتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے تھے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھاتے (اس کی روایت ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے کی ہے) اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور ابن حبان نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۲۵۶ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِي وَضَعَ عَلَيْهِ جَبْهَتَهُ ثُمَّ إِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ ۔ [۱۴]

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر فرمایا کرتے تھے جو شخص نماز میں جس جگہ اپنی پیشانی کو زمین پر رکھتا ہے تو وہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو بھی اسی جگہ پر رکھے اس طرح کہ دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پیشانی رہے (اور مذہب حنفی بھی یہی ہے) اور جب نماز میں سجدے سے اٹھے تو پہلے پیشانی کو زمین سے اٹھائے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اس لیے کہ اس کے دونوں ہاتھ بھی اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح اس کا چہرہ سجدہ کرتا ہے (پس چاہیے کہ ہاتھوں کو بھی سجدے کے وقت ایسا ہی زمین پر رکھے جیسا کہ پیشانی کو زمین پر رکھتا ہے اور ہاتھوں کو زمین سے ایسا ہی اٹھائے جیسا کہ پیشانی کو زمین سے اٹھاتا ہے) (امام مالک)

۱۲۵۷ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ إِنِّيْ أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ۔ [۱۵]

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں تمہارے لیے ہر اس چیز کو پسند کرتا ہوں جس کو میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور جس چیز کو میں اپنے لیے پسند نہیں کرتا اس کو تمہارے لیے بھی پسند نہیں کرتا۔ تم دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کی بیٹھک سے مت بیٹھا کرو۔ (ترمذی شریف)

ف: اقعاء کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ سرین دونوں ایڑیوں پر رکھے جائیں اور گھٹنے زمین پر ٹیکے ہوں، اور دوسری صورت یہ ہے کہ سرین اور ہاتھ زمین پر ہوں اور پنڈلیاں کھڑی رکھی جائیں، جس طرح کہ کتے بیٹھتے ہیں (شرح وقایہ اور عمدۃ الرعایۃ) ۱۲۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۱۲۵۸
۱۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ يَا وَيْلَتِيْ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ابن آدم سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا الگ ہوجاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہائے میری کمبختی! آدمی کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو اس نے تو سجدہ کر لیا اور اس کے لیے جنت مقرر ہوگئی اور مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا اور میرے لیے دوزخ مقرر ہوگئی۔ (مسلم)

۱۲۵۹
۱۷ وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِيْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْاَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں راتوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے وضوء کا پانی اور دیگر ضروریات مہیا کرتا تھا ایک روز حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کچھ مانگو! میں نے عرض کیا کہ جنت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت چاہتا ہوں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا (یہ تو بڑی بات ہے) اس کے سوا کچھ اور مانگو، میں نے عرض کیا، جی بس یہی میرا مقصود و مدعا ہے (حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھ لیا کہ یہ طالب صادق ہے تو ارشاد فرمایا میں تو تم کو ساتھ رکھوں گا مگر) تم بھی بکثرت نمازیں پڑھ کر کثرت سے سجدے کر کے اپنے کو اس درجہ کے قابل بنالو (مسلم)

ف: واضح رہے کہ اس حدیث سے چند فائدے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ بزرگوں کی خدمت اور ان کو راضی رکھنا دارین کی سعادت کا باعث ہوتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جو چاہے مانگو وہ دیا جائے گا اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا اور آخرت کی ہر چیز پر اختیار دیا گیا ہے۔ آپ جو چاہیں جس کو چاہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے عطا فرمادیں۔ اس حدیث سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اختیار کائنات کی ہر چیز پر ثابت ہوتا ہے۔ جو اختیار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منکر ہیں انہیں اپنے موقف پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ اور حق بات کو قبول کر لینا چاہیے۔ چنانچہ مرقات میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت بطور جاگیر عطا فرمائی ہے کہ آپ جس کو چاہیں دیں اللہ تعالیٰ اس دینے سے راضی ہیں۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ حضرت ربیعہ بن کعب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صد ہزار تحسین کے قابل ہیں کہ آپ نے دنیا کو نہ مانگا۔ آخرت ہی کو مانگا۔ یہ دنیا کی چیزوں میں سے جو بھی مانگتے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرور عطا فرما دیتے مگر آپ کا دنیا کو چھوڑ کر آخرت ہی کو مانگنا اس میں طالب صادق کے لیے سبق ہے کہ وہ ہمیشہ دنیا پر آخرت ہی کو ترجیح دیا کرے۔ چوتھا فائدہ یہ ہے کہ اُمید و ہوس لگائے رکھنا اور خود کچھ نہ کرنا طالب صادق کا کام نہیں بلکہ خود بھی ریاضتیں کرکے حصولِ مقصد کی اُمید باندھنا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرمایا تم بہ کثرت نمازیں پڑھ کر اور کثرت سے سجدے کرکے جنت میں میری رفاقت کے قابل بنو (مرقات، اشعۃ اللمعات) ۱۲

۱۲۶۰
۱۸
وَعَنْ مَّعْدَانَ بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ لَقِیْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ اَعْمَلُہٗ یُدْخِلُنِی اللّٰہُ بِہِ الْجَنَّۃَ فَسَکَتَ ثُمَّ سَاَلْتُہٗ فَسَکَتَ ثُمَّ سَاَلْتُہُ الثَّالِثَۃَ فَقَالَ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَیْکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ لِلّٰہِ فَاِنَّکَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰہِ سَجْدَۃً اِلَّا رَفَعَکَ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَۃً وَّحَطَّ عَنْکَ بِھَا خَطِیْئَۃً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِیْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ لِیْ مِثْلَ مَا قَالَ لِیْ ثَوْبَانُ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت معدان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، اور دریافت کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے اگر میں اس کا پابند ہو جاؤں تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے مجھے جنت میں داخل کر دیں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ سُن کر خاموش رہے جب میں نے تیسری دفعہ پوچھا تو کہنے لگے کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (تم کثرت سے نمازیں پڑھ کر) زیادہ سجدے کیا کرو، کیونکہ تمہارے ہر سجدے پر خدائے تعالیٰ تمہارا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ حضرت معدان کہتے ہیں پھر اسی طرح میں (ایک دفعہ) حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ملا اور ان سے بھی وہی بات پوچھی جو حضرت ثوبان سے پوچھی تھی تو انھوں نے بھی وہی بات کہی جو حضرت ثوبان نے کہی تھی (مسلم شریف)

۱۲۶۱
۱۹
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَآءَ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سجدہ کی حالت میں بندہ کو اپنے پروردگار سے انتہائی قرب حاصل ہوتا ہے لہٰذا سجدہ میں تم بہت زیادہ دُعا کیا کرو (یعنی جب تم فرض نماز کا سجدہ کرو تو دعا، حمد و ثناء اور اگر نفل نماز کا سجدہ کر رہے ہو تو دعا، حمد و ثناء کے ساتھ ماثورہ دُعا، طلب و سوال بھی کیا کرو (مسلم شریف)

ف : دعائے حمد و ثناء اور دعائے طلب و سوال کی تفصیل حدیث نمبر ۱۲۴۳ کے فائدہ میں ملاحظہ کی جائے ۱۲

۱۲۶۲/۲۰ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (نفل نمازوں کے) سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اے اللہ میرے تمام گناہوں کو بخش دے، صغیرہ ہوں یا کبیرہ، اگلے ہوں یا پچھلے، ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔"

۱۲۶۳/۲۱ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهٗ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا، جستجو کی (اور مسجد میں پہنچی تو) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کے اندر موجود تھے ہاتھ سے ٹٹولا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں تلووں پر میرا ہاتھ پڑ گیا دونوں تلوے کھڑے تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سجدے میں پڑے یہ دعا فرما رہے تھے۔ "الٰہی میں آپ کے غضب سے آپ کی رضامندی اور آپ کے عذاب سے آپ کی معافی کی پناہ میں آتا ہوں (چونکہ آپ کے سوا کوئی) مالک اور قادر نہیں ہے اس لیے آپ سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، میں آپ کی کچھ بھی تعریف نہیں کر سکتا، آپ ایسے ہی ہیں جیسے خود آپ نے اپنی تعریف فرمائی ہے۔ (مسلم)

۱۲۶۴/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان جلسہ کی حالت میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دیجئے! اور آپ کی اطاعت میں جو کوتاہیاں ہوئی ہیں ان کو معاف فرما دیجئے۔ اے اللہ! مجھ کو ان عقائد کی طرف رہبری فرمائیے جن سے آپ راضی ہیں اور مجھ سے وہ اعمال کروائیے جو آپ کو پسند ہیں۔ اے اللہ دنیا میں بھی مجھ کو عافیت سے رکھیے اور آخرت میں بھی عافیت سے رکھیے۔ اے اللہ! مجھ کو ایسی روزی عطا فرمائیے جس کی وجہ سے میں کسی کا محتاج نہ رہوں۔ اے اللہ! میری شکستہ حالت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کو درست فرمائیے۔ اے اللہ! مجھ کو دنیا میں بھی مراتب عالیہ عطا فرمائیے اور آخرت میں بھی۔ (ابو داؤد، ترمذی)

ف: واضح ہو کہ اس حدیث میں اور اسی طرح کی دوسری حدیثوں میں دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں جن دعاؤں کا پڑھنا مروی ہے۔ ان کے متعلق صاحب ردالمختار نے کہا ہے کہ ان دعاؤں کو ایسی نمازوں کے جلسہ میں پڑھنا مستحب ہے جو عموماً تنہا پڑھی جاتی ہیں جیسے تہجد، وتر، سنّت اور نفل۔ اسی طرح کوئی شخص فرض نماز کو تنہا پڑھ رہا ہے تو وہ بھی اس کے جلسہ میں ان دعاؤں کو پڑھ سکتا ہے۔ البتہ یہ نمازیں جب جماعت سے پڑھی جاتی ہیں تو ان کے جلسوں میں ان دعاؤں کو نہیں پڑھنا چاہیے تاکہ مقتدیوں پر بار نہ ہو، لیکن نماز کسوف کے جلسہ میں جماعت سے پڑھی جانے کے باوجود ان دعاؤں کو پڑھا جا سکتا ہے کیونکہ یہ نماز طوالت سے پڑھی جانے کے لیے ہی وضع ہوئی ہے۔ ایسا ہی اگر امام کسی ایسی جماعت کو نماز پڑھا رہا ہے جو سب ہم خیال ہوں اور کسی پر نماز کی طوالت بار نہیں تو اس کے جلسہ میں بھی امام اور مقتدی دونوں ان دعاؤں کو پڑھ سکتے ہیں۔ ۱۲

۱۲۶۵
۲۳ وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْلِيْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان "رب اغفرلی" فرمایا کرتے تھے۔ (نسائی اور دارمی)

ف: صاحب ردالمختار نے لکھا ہے کہ اس دعا، کو جماعت والی نماز ہو یا تنہا نماز دونوں کے جلسہ میں پڑھنا مستحب ہے۔ ۱۲

وَقَالَ لَيْسَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ذِكْرٌ مَّسْنُوْنٌ وَكَذَا لَا يَاْتِيْ فِيْ سُجُوْدِهٖ بِغَيْرِ التَّسْبِيْحِ عَلَى الْمَذْهَبِ وَمَا وَرَدَ مَحْمُوْلٌ عَلَى النَّفْلِ فَاِنَّ الْاَمْرَ فِيْهِ وَاسِعٌ كَذَا فِي الدُّرِّ الْمُخْتَارِ وَالْكَبِيْرِيِّ وَلٰكِنْ قَالَ ابْنُ عَابِدِيْنَ وَفِيْ رَدِّ الْمُحْتَارِ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّنْدَبَ الدُّعَاءُ بِالْمَغْفِرَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ خُرُوْجًا مِّنْ خِلَافِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ وَلَمْ اَرَ مَنْ صَرَّحَ بِذٰلِكَ عِنْدَنَا لٰكِنْ صَرَّحُوْا بِاسْتِحْبَابِ مُرَاعَاةِ الْخِلَافِ۔

اور کہا کہ دو سجدوں کے درمیان ذکر مسنون نہیں ہے اسی طرح دونوں سجدوں میں سوائے تسبیح سجدہ کے مذہب صاحب پر جائز نہیں ہے۔ اور جو اس بارے میں روایات میں آیا ہے اسے نوافل پر محمول کیا جائے گا۔ کیونکہ حکم اس میں بہت وسیع ہے۔ جیسا کہ درمختار اور کبیری میں ہے۔ ولیکن ابن عابدین نے ردالمختار میں کہا کہ دعائے مغفرت دونوں سجدوں کے درمیان مندوب ہے (جائز ہے) بخلاف امام احمد کے، کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے تصریح کی ہو اس کی ہمارے نزدیک۔ لیکن اختلاف کی رعایت کرتے ہوئے انہوں نے استحباب کی صراحت کی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

# بَابُ التَّشَهُّدِ

۱۲۶۶ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ رَاٰنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصَا فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِيْ وَقَالَ اِصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَمُسْلِمٌ۔

وَقَالَ اِمَامُ ابْنُ الْهُمَّامِ وَلَا شَكَّ اَنَّ وَضْعَ الْكَفِّ مَعَ قَبْضِ الْاَصَابِعِ لَا يَتَحَقَّقُ فَالْمُرَادُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَضْعُ الْكَفِّ ثُمَّ قَبْضُ الْاَصَابِعِ بَعْدَ ذٰلِكَ عِنْدَ الْاِشَارَةِ اِنْتَهٰى۔

۱۲۶۷ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّيْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَّرَاَيْتُهٗ يَقُوْلُ

# یہ باب تشہد کے بیان میں ہے

حضرت علی بن عبدالرحمٰن معاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے نماز میں کنکریوں سے کھیلتا دیکھا تو انھوں نے نماز سے فارغ ہو کر مجھے منع کیا اور فرمایا جو عمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے تم بھی وہی کیا کرو، میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا عمل فرمایا کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا جب آپ نماز میں تشہد کے لیے بیٹھتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھ لیتے تھے اور شہادت کے وقت تمام انگلیاں بند کر کے اپنے انگوٹھے کے قریب کی انگلی (جس کو شہادت کی انگلی کہتے ہیں) اس سے اشارہ فرماتے تھے اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے تھے۔ (ابوداؤد اور مسلم)

واضح ہو کہ اس حدیث سے دو چیزیں ثابت ہوتی ہیں ایک یہ کہ قعدہ میں بجائے گھٹنوں کے سیدھے ہاتھ کو سیدھی ران پر اور بائیں ہاتھ بائیں ران پر رکھے۔ دوسرے یہ کہ التحیات پڑھتے ہوئے جب کلمۂ شہادت پر پہنچے تو سیدھے ہاتھ کی تمام انگلیوں کو بند کر کے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے۔ ۱۲ (فتح القدیر)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں یہ بات ٹھان لی تھی کہ دیکھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا فرماتے ہیں؟ تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام فرمایا۔ حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قعدہ میں بیٹھنے کی کیفیت کو اس طرح بیان کیا کہ پھر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

هٰكَذَا وَحَلَّقَ بِشْرٌ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ گئے اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھے اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر اس طرح رکھے کہ دائیں کہنی ران سے کچھ اٹھی ہوئی تھی، پھر سیدھے ہاتھ کی دونوں انگلیوں جن کو خنصر اور بنصر کہتے ہیں بند کر کے وسطی یعنی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنالیا۔ حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے ہیں وَرَأَيْتُهٗ يَقُوْلُ اَيْ يُشِيْرُ" میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سبابہ سے اشارہ فرماتے دیکھا حضرت وائل نے یہ بھی کہا " هٰكَذَا " اس طرح (یعنی یہ کہ حضرت وائل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عمل کو کر کے بتلایا) اس حدیث کے راویوں میں حضرت بشر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں اس حدیث کو سناتے ہوئے انھوں نے بھی اپنے شاگرد کو یہ عمل اس طرح کر کے دکھایا کہ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ بنا کر سبابہ یعنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔ (ابوداؤد)

۱۲۶۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ
۳
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ اِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَا يُجَاوِزُ بَصَرُهٗ اِشَارَتَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّاَحْمَدَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ۔

حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قعدہ میں التحیات پڑھتے ہوئے کلمۂ شہادت پر پہنچتے تو سبابہ یعنی شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے مگر اس کو ہلایا نہیں کرتے تھے (ابوداؤد اور نسائی) اور ابوداؤد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ مقام اشارہ سے ہٹتی نہیں تھی، یعنی اشارہ کرتے وقت مقام اشارہ ہی کو دیکھتے رہتے تھے اور امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شہادت کی انگلی کا اشارہ شیطان پر ہتھیار کے حملہ سے زیادہ سخت ہے۔

۱۲۶۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا
۴
كَانَ يَدْعُوْا بِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ رَوَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک صحابی کلمۂ شہادت پڑھتے وقت دونوں ہاتھوں کے شہادت کی انگلیوں سے اشارہ

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ.

کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "ایک سے" "ایک سے" یعنی صرف سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا کرو۔ (ترمذی اور نسائی) اور بیہقی نے بھی الدعوات الکبیر میں اس کی روایت کی ہے۔)

۱۲۷۰/۷ وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ أَصَابِعَهٗ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ كِتَابِ الدَّعَوَاتِ عَنْ جَامِعِهٖ.

حضرت عاصم بن کُلَیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا نے کہا کہ (ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (اس وقت) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز (کے قعدہ) میں تھے میں نے دیکھا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنا بایاں ہاتھ بائیں ران پر (کھلا ہوا) رکھے ہوئے ہیں اور دایاں ہاتھ داہنی ران پر اس طرح رکھے ہوئے ہیں کہ انگلیاں بند ہیں اور شہادت کی انگلی ران پر کھلی رکھی ہوئی ہے اور آپ یہ دعا پڑھ رہے ہیں۔ "اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت و قائم رکھ"۔ (یہاں اس دُعا کے نقل کرنے سے راوی کی غرض یہ بتلانا ہے کہ قعدہ اخیر ہو رہا تھا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سیدھے ہاتھ کی انگلیاں اور شہادت کی انگلی اب تک بدستور ویسی ہی تھیں جیسے اشارہ کے بعد رکھی ہوئی تھیں) (اس کی روایت ترمذی نے اپنی جامع کے کتاب الدعوات میں کی ہے)

وَفِي السِّعَايَةِ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا عَقَدَ اسْتَمَرَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ انْتَهٰى.

سعایہ میں مذکور ہے کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قعدہ میں اشارہ کرنے کے بعد جو انگلیاں بند کئے ہوئے اور شہادت کی انگلی کو ران پر کھلا رکھے ہوئے تھے قعدہ کے ختم ہونے تک ان سب کو بدستور اسی حالت میں بند رکھے ہوئے تھے کھولے نہ تھے۔ ۱۲

وَقَالَ عَلِيُّ نِ الْقَارِيُّ فِيْ تَزْيِيْنِ الْعِبَارَةِ وَالصَّحِيْحُ الْمُخْتَارُ عِنْدَ جُمْهُوْرِ أَصْحَابِنَا أَنْ يَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ ثُمَّ

واضح ہو کہ مذکورالصدر احادیث مأخذ ہیں اس تفصیل کی جس کو ملا علی قاری رحمۃ اللہ نے اپنے رسالہ "تزیین العبارۃ" میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ صحیح اور مختار ہمارے جمہور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عِنْدَ وُصُوْلِہٖ اِلٰی کَلِمَۃِ التَّوْحِیْدِ یُعْقِدُ الْخِنْصَرَ وَ الْبِنْصَرَ وَ یُحَلِّقُ الْوُسْطٰی وَ الْاِبْھَامَ وَ یُشِیْرُ بِالْمُسَبِّحَۃِ رَافِعًا لَّھَا عِنْدَ النَّفْیِ وَاضِعًا عِنْدَ الْاِثْبَاتِ ثُمَّ یَسْتَمِرُّ عَلٰی ذٰلِکَ اِنْتَھٰی۔

احناف کے نزدیک یہ ہے کہ قعدہ میں التحیات شروع کرتے وقت پہلے دونوں ہتھیلیوں کو دونوں رانوں پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں کھلی ہوئی قبلہ رُخ رہیں اور التحیات پڑھتے ہوئے جب کلمہ توحید یعنی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" پر پہنچے تو خنصر اور بنصر یعنی دونوں چھوٹی انگلیوں کو بند کر لے اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنائے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ اس طرح کرے کہ لا الٰہ کہتے وقت شہادت کی انگلی کو اٹھائے اور اِلَّا اللہ کہتے وقت کلی کی انگلی کو کھلی ہوئی ران پر رکھ دے اور دوسری انگلیوں کو نہ کھولے، اگر قعدہ اولی ہو تو تیسری رکعت کے لیے اٹھنے تک اور اگر قعدہ اخیرہ ہو تو سلام پھیرنے تک انگلیوں کو بدستور یہی حالت پر رکھے۔ ۱۲

۱۲۷۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَعْلَمُ شَیْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا فِیْ کُلِّ جَلْسَۃٍ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

(رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم کچھ نہیں جانتے سب کچھ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکھایا (منجملہ ان کے یہ بھی سکھایا) کہ جب تم نماز کے قعدہ میں ہو تو یہ پڑھا کرو۔ (یعنی التحیات پڑھنے کی طرف اشارہ فرمایا) زبان، جسم، وجان، اور مال کی تمام عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ (نسائی)

۱۲۷۲ وَعَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ یَقُوْلُ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّشَھُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَکَفُّہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا

حضرت ابو معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو تشہد کی اس طرح تعلیم دی تھی جس طرح قرآن کی سورتوں کی تعلیم دیا کرتے تھے (ابو معمر کہتے ہیں کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے خوب یاد ہے کہ اس وقت جب کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تشہد کی تعلیم دی تھی ) میرا ہاتھ مصافحہ کی طرح ( حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں تھا (وہ تشہد یہ ہے) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (اس کی روایت نسائی نے کی ہے اور بخاری مسلم ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

---

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَهُوَ اَصَحُّ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کئی طریقوں سے مروی ہے اور تشہد کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے جتنی حدیثیں آئی ہیں ان سب میں سب سے زیادہ صحیح یہی حدیث ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اکثر علما صحابہ کا عمل اسی حدیث پر رہا ہے اور صحابہ کے بعد اکثر علماء تابعین بھی اسی پر عمل کیا کرتے تھے اور حضرت سفیان ثوری و حضرت ابن مبارک امام احمد اور امام اسحاق کا بھی تشہد کے بارے میں یہی قول ہے (ترمذی کی عبارت یہاں ختم ہوئی۔)

---

وَقَالَ الْبَزَّارُ اَصَحُّ حَدِيْثٍ عِنْدِيْ فِي التَّشَهُّدِ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رُوِيَ عَنْ نَيْفٍ وَّعِشْرِيْنَ وَجْهًا وَّلَا نَعْلَمُ رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَثْبَتَ مِنْهُ وَلَا اَصَحَّ اِسْنَادًا وَّلَا اَشْهَرَ رِجَالًا وَّلَا اَشَدَّ تَظَافُرًا بِكَثْرَةِ الْاَسَانِيْدِ۔

اور حضرت بزار (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا ہے کہ تشہد کے بارے میں میرے پاس سب سے زیادہ صحیح حدیث یہی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے جو بیس سے زیادہ سندوں سے مروی ہے اور انھوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تشہد کے بارے میں جتنی حدیثیں مروی ہیں ان سب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث سے بڑھ کر قوی اور سند کے لحاظ سے اس حدیث سے بڑھ کر صحیح کوئی حدیث نہیں ملی، اور راویوں کے اعتبار سے یہ حدیث سب سے زیادہ مشہور راویوں سے مروی ہے اور سند کے لحاظ سے بھی ایک دوسرے

MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

کی تائید کرنے والی اس حدیث کی سند سے بڑھ کر کسی حدیث کی سند نہیں ہے (بزار کی عبارت یہاں ختم ہوئی)

وَقَالَ مُسْلِمٌ إِنَّمَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لِأَنَّ أَصْحَابَهُ لَا يُخَالِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَغَيْرُهُ قَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُهُ۔

امام مسلم کا قول ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تشہد کی صحت پر اکثر فقہاء اور محدثین نے اس وجہ سے بھی اتفاق کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تمام شاگردوں نے آپ سے تشہد کے جن الفاظ کی روایت کی ہے وہ سب ایک ہی ہیں ان کے الفاظ میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

اس کے برخلاف دوسرے راویوں نے جس تشہد کی روایت کی ہے اس کو اُن کے شاگردوں نے مختلف الفاظ سے نقل کیا ہے اور ان کے الفاظ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تشہد کی طرح ایک نہیں ہیں۔

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَصَحُّ مَا رُوِيَ فِي التَّشَهُّدِ وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ الْحَصِيْبِ قَالَ مَا سَمِعْتُ أَحْسَنَ مِنْ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَذَا ذَكَرَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ۔

اور محمد بن یحییٰ ذہلی نے کہا ہے کہ تشہد کے بارے میں جتنی حدیثیں مروی ہیں ان سب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے اور طبرانی نے الکبیر میں بریدہ الخصیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تشہد سے بہتر کوئی تشہد نہیں سُنا اور حافظ ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ ۱۲

۱۲۷۳/۸ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِيْ فَحَدَّثَنِيْ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ أَخَذَ بِيَدِهِ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ إِمَامُنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَقَالَ أَخَذَ حَمَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ بِيَدِيْ وَعَلَّمَنِي التَّشَهُّدَ وَقَالَ حَمَّادٌ أَخَذَ إِبْرَاهِيْمُ بِيَدِيْ وَعَلَّمَنِي التَّشَهُّدَ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِيْ وَعَلَّمَنِي التَّشَهُّدَ وَقَالَ عَلْقَمَةُ أَخَذَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا ہے کہ حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علقمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر نماز کے قعدہ میں التحیات پڑھنا سکھایا ہے (اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے، اور ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حماد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے تشہد سکھایا اور حماد

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

بِيَدِیْ وَعَلَّمَنِی التَّشَهُّدَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِیْ وَعَلَّمَنِی التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِی السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ذَكَرَهُ ابْنُ الْهُمَامِ۔

فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے تشہد سکھایا اور حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے تشہد سکھایا اور حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے تشہد سکھایا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اس طرح تشہد سکھایا جس طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو قرآن کی سورتیں سکھایا کرتے تھے (یہ تشہد وہی ہے جو حدیث ۱۲۷۱ میں مذکور ہے۔ امام ابن الہمام نے اس کو بیان کیا ہے)

۱۲۷۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اَخَذْتُ التَّشَهُّدَ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَّنِيْهَا كَلِمَةً كَلِمَةً۔

(رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے تشہد سیکھا ہے خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے تشہد کا ایک ایک کلمہ کر کے اس طرح سکھاتے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایک کلمہ فرماتے جاتے تھے اور میں ایک ایک کلمہ سن کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے دھراتا جاتا تھا (امام طحاوی)

وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَكْرَهُ اَنْ يَّزَادَ فِيْهِ حَرْفٌ اَوْ يَنْقُصَ مِنْهُ حَرْفٌ۔

اور امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے روایت کیے ہوئے تشہد کے الفاظ پر ایک حرف کے بھی بڑھانے اور گھٹانے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

۱۲۷۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ عَلَى الْمِنْبَرِ كَمَا تُعَلِّمُوْنَ الصِّبْيَانَ الْكِتَابَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَوَآءً۔

(رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم کو برسر منبر تشہد سکھایا کرتے تھے جس طرح تم اپنے بچوں کو قرآن سکھاتے ہو پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تشہد کی طرح تشہد پڑھ کر سنایا دونوں میں کوئی فرق نہ تھا۔ (امام طحاوی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

١٢٧٦ / ١١ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هٰذَا تَشَهُّدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الخ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشہد یہ تھا۔ (اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ تا آخر عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تشہد بھی یہی ہے (بیہقی)

وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي الْخُلَاصَةِ سَنَدُهٗ جَيِّدٌ وَفِي السِّعَايَةِ وَفِيْهِ فَائِدَةٌ حَسَنَةٌ وَهِيَ اَنَّ تَشَهُّدَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بِلَفْظِ تَشَهُّدِنَا اِنْتَهٰى۔

اور امام نووی رحمہ اللہ نے خلاصہ میں کہا ہے کہ اس حدیث کی سند جید ہے اور سعایہ میں مذکور ہے یہ وہی تشہد ہے جس کو ہم پڑھا کرتے ہیں۔

١٢٧٧ / ١٢ وَعَنْ خُصَيْفٍ اَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِي التَّشَهُّدِ فَقَالَ عَلَيْكَ بِتَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ذَكَرَهُ الزَّيْلَعِيُّ وَابْنُ الْهُمَامِ وَابْنُ حَجَرٍ وَالْعَيْنِيُّ۔

حضرت خصیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشہد کے متعلق لوگ اختلاف میں پڑ گئے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ابن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے تشہد کو مقدر کرو اور اس کو پڑھا کرو (اس کی روایت ترمذی نے کی ہے جس کا ذکر زیلعی، ابن الہمام، ابن حجر اور عینی رحمہم اللہ نے کیا ہے)

---

١٢٧٨ / ١٣ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ اِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ التحیات کا خفی یعنی آہستہ پڑھنا سنّت ہے (ابوداؤد اور ترمذی)

١٢٧٩ / ١٤ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَقُوْمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں کے بعد قعدہ اول میں التحیات پڑھنے کے لیے اس طرح بیٹھتے تھے کہ گویا آپ گرم پتھر پر بیٹھے ہیں (اور التحیات ختم کرتے ہی درود دعا پڑھے بغیر تیسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوجاتے تھے (ترمذی، ابوداؤد اور نسائی)

---

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنْ كَانَ فِيْ وَسَطِ الصَّلٰوةِ نَهَضَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهٖ۔

اور امام احمد رحمہ اللہ سے جو روایت آئی ہے اس میں اس طرح مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قعدہ اولی میں التحیات پڑھتے ہوئے "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" سے فارغ ہوتے ہی فوراً (بغیر درود اور دعا کے تیسری رکعت کے لیے) اٹھ جاتے تھے۔

---

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

# بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا

# باب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور اس کی فضیلت میں

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (الاحزاب ۳۳ آیت ۵۶)

ف: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں۔ آپ کا ذکر خیر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی کم از کم ایک مرتبہ درود پڑھنا واجب اور اس سے زیادہ مستحب ہے۔ یہی قول معتمد ہے۔ اور اسی پر جمہور ہیں۔ اور نماز کے قعدۂ اخیرہ میں بعد تشہد درود شریف پڑھنا سنّت ہے اور آپ کے تابع کر کے آپ کے آل، اصحاب اور دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جا سکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ کے نام اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ اور مستقل طور پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ ان پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔ (خزائن العرفان حاشیہ کنز الایمان زیر آیت)

صلوٰۃ کے معنی ہیں رحمت یا طلب رحمت۔ جب اس کا فاعل رب تعالیٰ کی ذات ہو تو بمعنی رحمت ہوتی ہے اور فاعل جب بندے ہوں تو بمعنی طلب رحمت۔ (مرآۃ شرح مشکوٰۃ)

امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک نماز میں حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا سنّت ہے۔ اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ کے نزدیک فرض ہے
دلیل امام اعظم: حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو جو نماز کے فرائض سکھائے تھے ان میں درود شریف کا ذکر نہیں ہے۔ اس کی فرضیت ثابت نہیں ہوتی۔ نیز جن احادیث میں درود شریف پڑھنے کا ذکر ہے وہ سب اخبار واحاد ہیں۔ اور خبر واحد سے فرضیت ثابت نہیں ہوتی۔

باقی نماز میں درود شریف کا پڑھنا واجب اس لیے نہیں کہ حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ اِذَا قُلْتَ هٰذَا اَوْ فَعَلْتَ هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ۔ "جب تم نے یہ کہہ لیا یا کر لیا تو تمہاری نماز پوری ہو گئی"۔ اور جب ہم نے تشہد کے پڑھنے کو واجب قرار دے دیا تو" اذا قلت ھذا" حدیث کے الفاظ پر عمل ہو گیا۔

اس لیے درود شریف کو نماز میں وجوب پر حمل کرنے کی بھی کوئی وجہ نہیں ہے۔ پوری زندگی میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا فرض ہے۔ اور سرکار دوجہاں رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کیا جائے تو درود شریف

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پڑھنا واجب ہے۔ اور ایک مجلس میں متعدد بار، آپ کا ذکر خیر ہو تو امام طحاوی کے نزدیک ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے اور جمہور کے نزدیک ایک بار پڑھنا واجب اور اس کے بعد مستحب ہے۔

(ماخوذ از شرح مسلم للعلامہ غلام رسول سعیدی)

۱۲۸۰ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي أُدْعُ تُجَبْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے آکر نماز پڑھی (اور قعدۂ اخیر میں اس شخص نے نہ تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا) اور صرف "اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي" (یعنی اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما) کہا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے نماز پڑھنے والے تو نے جلدی کی ہے، جب تو نماز پڑھے اور قعدۂ اخیر میں بیٹھے تو پہلے التحیات کے ذریعہ) اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر جیسا کہ اس کے شایان شان ہے پھر مجھ پر درود بھیج اس کے بعد اللہ سے دعا مانگ فضالہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی تو اس نے (نماز کے قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے ذریعہ) اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجا (اور دعا نہ کی) تو اس شخص سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے نماز پڑھنے والے اب دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔ (اس کی روایت ترمذی نے کی ہے اور ابو داؤد و نسائی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے نماز میں حمد اور درود کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اسی طرح خارج نماز بھی دعا کی جائے تو اس ترتیب کے ساتھ کی جانی چاہیے کہ پہلے حمد باری تعالیٰ کی جائے پھر درود پڑھا جائے اور اس کے بعد دعا کی جائے تاکہ قبولیت کو پہنچے۔ ۱۲

۱۲۸۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی وہاں رونق

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَہْ سَلْ تُعْطَہْ ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

افروز تھے جب (میں نماز میں قعدۂ آخیر کے لیے) بیٹھ گیا تو پہلے (میں نے التحیات کے ذریعہ) حمد و ثناء کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور اس کے بعد میں نے اپنے لیے دعا مانگی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (اس کو پسند فرما کر) ارشاد فرمایا اچھا ہے) مانگو تمھیں دیا جائے گا۔ مانگو تمھیں دیا جائے گا (اس کی روایت ترمذی نے کی ہے)

۱۲۸۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہَا شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ جب تک تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجو گے تب تک تمھاری دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہے گی ذرا بھی اوپر نہیں چڑھے گی۔ (ترمذی)

ف: اس حدیث کے تحت صاحب مرقات نے حصن حصین کے حوالے سے لکھا ہے کہ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کو مانگنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے اور اپنی اس دعا کو درود ہی پر ختم کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ دونوں درودوں کو قبول فرما لیتے ہیں اور یہ ان کی شان کریمی سے بعید ہے کہ دونوں درودوں کو تو قبول فرمالیں اور اس دعا کو چھوڑ دیں جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ ۱۲

۱۲۸۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِیْ لَكَ هَدِیَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ كَیْفَ الصَّلٰوةُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا كَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھ سے کعب ابن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی تو وہ فرمانے لگے کیا میں تمھیں ایک ایسا تحفہ نہ دوں جو مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ملا ہے؟ میں نے ان سے کہا جی ہاں ضرور دیجئے! تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے (نماز میں التحیات کے ذریعہ) آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں سکھایا ہے۔ اب فرمائیے کہ ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر (نماز میں) درود کس طرح بھیجا کریں؟

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَّمْ يَذْكُرْ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ۔

حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح کیا کرو (عربی متن کے خط کشیدہ الفاظ کا ترجمہ) اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جس کا یہ اثر ہو کہ دُنیا میں آپ کی عظمت کا ذکر ہر جگہ ہوتا رہے۔ آپ کی دعوت اسلام ہر جگہ پہنچ جائے اور آپ کی شریعت ہمیشہ باقی رہے اور آخرت میں اس رحمت کا اثر اس طرح ہو کہ آپ کی شفاعت عامہ آپ کی تمام اُمّت کو پہنچے اور اجر و ثواب ہو کر ملتا رہے اور ایسی ہی رحمت آپ کے آل پر بھیجے، یہ اسی طرح کی رحمت ہو جیسی کہ آپ نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر رحمت کی ہے اور ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمت فرمایئے، بے شک آپ ہی تعریف کے قابل ہیں اور بہت عظمت والے ہیں۔

اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر ایسی برکت نازل فرمایئے جس کا یہ اثر ہو کہ جو جو نعمتیں آپ کو عطا ہوئی ہیں وہ ہمیشہ باقی رہیں اور ان میں زیادتی ہوتی رہے یہ ایسی ہی رحمت ہو جو حضرت ابراہیم اور ان کی آل کو آپ نے عطا کی ہے اور ان کے ساتھ ہم پر بھی برکت نازل کیجئے۔ بے شک آپ ہی تعریف کے قابل ہیں اور بہت عظمت والے ہیں۔ (اس کی روایت بخاری اور مسلم نے متفقہ طور پر کی ہے)

ف : واضح ہو کہ امام محمد رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنی روایت کئے ہوئے تشہد کے الفاظ پر ایک حرف کے بھی بڑھانے اور گھٹانے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے صاحب ردالمحتار نے کہا ہے کہ التحیات میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کے پڑھتے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک سے پہلے لفظ سَيِّدِنَا نہیں بڑھانا چاہیئے۔ البتہ درود ابراہیمی میں جو تشہد کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کے پہلے لفظ سَيِّدِنَا بڑھانا چاہیے اور اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام مبارک سے پہلے بھی لفظ سَيِّدِنَا بڑھانا چاہیئے ردالمحتار میں ایسا ہی مذکور ہے۔ ۱۲

ف۲ : واضح رہے کہ درود ابراہیمی میں كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ کے بعد اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ سے پہلے وَصَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اور اسی طرح كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ کے بعد اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ سے پہلے وَبَارِكْ عَلَیْنَا مَعَهُمْ کا جو اضافہ کیا گیا ہے وہ ترمذی کی ایک روایت سے ماخوذ ہے جس کے راوی عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو ترمذی کے ابواب الوتر میں مَاجَاءَ فِی فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) ۱۲

۱۲۸۴/۵ وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اس طرح کہا کرو۔ (عربی عبارت کے خط کشیدہ الفاظ) اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور آپ کے ازواج مطہرات پر اور آپ کی مقدس آل واولاد پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات پر اور آپ کی مقدس آل واولاد پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر، بے شک آپ ہی تعریف کے قابل ہیں اور بہت عظمت والے ہیں (بخاری اور مسلم)

۱۲۸۵/۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَهْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو یہ اچھا معلوم ہو کہ وہ ہم پر اور ہمارے اہلبیت پر درود بھیج کر پورا پورا ثواب حاصل کرے تو اس کو اس طرح درود بھیجنا چاہیے (عربی متن کے خط کشیدہ الفاظ) اے اللہ رحمت کاملہ نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جو نبی امی ہیں اور آپ کی ازواج مطہرات پر جو تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ کی مقدس آل واولاد پر اور آپ کے برگزیدہ خاندان پر جس طرح تو نے رحمت کاملہ نازل فرمائی ہے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر، بے شک آپ ہی تعریف کے قابل ہیں اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَفِي السِّعَايَةِ اَنَّ السُّنَّةَ الْمُؤَكَّدَةَ هُوَ مُطْلَقُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ لَا خُصُوْصُ بَعْضِ اَلْفَاظِهَا وَاِلَيْهِ يُشِيْرُ كَلَامُ عَامَّةِ فُقَهَائِنَا اِلَّا اَنَّهُمْ اخْتَلَفُوْا فِيْ اَنَّ اَيَّ لَفْظٍ مُّخْتَارٌ فَفِيْ غُنْيَةِ الْمُسْتَمْلِيْ اَلْمُخْتَارُ فِيْ صِفَةِ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ فِي الْكِفَايَةِ وَالزَّاهِدِيْ فِي الْقُنْيَةِ وَشَرْحِ الْقُدُوْرِيِّ اَنَّ مُحَمَّدًا سُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ ۔

وَهِيَ الْمُوَافِقَةُ لِمَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ مِنْ حَدِيْثِ كَعْبٍ وَنَقَلَ صَاحِبُ الذَّخِيْرَةِ عَنْ كِتَابِ الْحُجَجِ عَلٰى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لِعِيْسَى بْنِ اَبَانَ اَنَّ مُحَمَّدًا سُئِلَ عَنْ كَيْفِيَّةِ الصَّلٰوةِ فَاَجَابَ بِمَا مَرَّ اِنْتَهٰى۔

۱۲۸۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ تَوَفَّاهُ قَالَ فَجِئْتُ اَنْظُرُ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَالَكَ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ اَلَا اُبَشِّرُكَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لَكَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلٰوةً صَلَّيْتُ

بہت عظمت والے ہیں۔ (ابوداؤد)

سعایہ میں مذکور ہے کہ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد کسی خاص درود پڑھنے کی تخصیص نہیں ہے بلکہ سنّت مؤکدہ یہ ہے کہ کوئی بھی ماثورہ درود پڑھا جائے اور ہمارے اکثر فقہاء نے ایسا ہی کہا ہے اور افضل ومختار یہ ہے کہ درود ابراہیمی پڑھا جائے، جیسا کہ شرح قدوری میں مذکور ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ درود ابراہیمی کا پڑھنا افضل ہے۔ علامہ زاہدی نے بھی قنیہ میں یہی ذکر کیا ہے اور غنیۃ المستملی میں کفایہ کے حوالہ سے درود ابراہیمی کے پڑھنے کو مختار قرار دیا ہے اور درود ابراہیمی یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ“

اس کے علاوہ بخاری اور مسلم میں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنے کے بارے میں جو حدیث آئی ہے اس میں بھی یہی درود ابراہیمی مذکور ہے اور صاحب ذخیرہ نے بھی عیسیٰ بن ابان کی کتاب الحج علی اہل المدینہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ سے جب دریافت کیا گیا کہ قعدہ اخیر میں کونسا درود پڑھا جائے تو امام محمد رحمہ اللہ نے درود ابراہیمی کے پڑھنے کو افضل قرار دیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (ایک روز) باہر نکلے اور ایک کھجور کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سجدہ فرمایا اور سجدے میں اتنی دیر تک رہے کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے تشریف تو نہیں لے گئے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (گھبرایا ہوا) نزدیک پہنچا کہ دیکھوں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOLOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ہیں؟ مجھے قریب آتا دیکھ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدے سے سر مبارک کو اٹھایا اور فرمایا کیوں عبدالرحمٰن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کیا ہے؟ (اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو؟) میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا خیال ظاہر کیا (یہ سُن کر) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عبدالرحمٰن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کچھ فکر کی بات نہیں جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور یہ خوشخبری سُنائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ کی اُمت میں سے جو شخص آپ پر درود پڑھے گا تو میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور اگر سلام بھیجے گا تو میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا (امام احمد)

۱۲۸۷ / ۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتے ہیں۔ (مسلم)

۱۲۸۸ / ۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اس کے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔ (نسائی)

۱۲۸۹ / ۱۰ وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبِشْرُ فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ جَآءَنِیْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا يُصَلِّیَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَّلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک دن اس حالت میں تشریف فرما ہوئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ [illegible] انور خوشی سے چمک رہا تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور یہ خوشخبری سُنائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم آپ کو ایک خوشخبری سُناتے ہیں جس سے آپ راضی اور خوش ہو جائیں گے وہ یہ ہے کہ آپ کی امت میں سے جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

درود پڑھتا ہے اس پر میں دس مرتبہ رحمت نازل کرتا ہوں اور آپ کی امت میں سے جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجتا ہے تو میں بھی اس پر دس مرتبہ سلام بھیجتا ہوں (نسائی اور دارمی)

۱۲۹۰ / ۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ سَبْعِيْنَ صَلَاةً۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں (امام احمد)

۱۲۹۱ / ۱۲ وَعَنْ رُوَيْفِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت رویفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے ساتھ یہ دعا بھی کرتا ہے (عربی کے خط کشیدہ الفاظ ترجمہ "اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قیامت کے دن ایسی جگہ بٹھایئے جو سب سے زیادہ آپ کے قریب ہو" تو اس شخص کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (امام احمد)

۱۲۹۲ / ۱۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ وہ شخص مجھ سے نزدیک ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ (ترمذی)

۱۲۹۳ / ۱۴ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ کثرت سے آپ پر درود بھیجا کروں، میں نے اپنے لیے دعا کا ایک وقت معین کر لیا ہے اس میں سے کتنا وقت آپ پر درود بھیجنے کے لیے مقرر کر لوں؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جتنا چاہو، تو میں نے عرض کیا (اچھا) ایک چوتھائی وقت مقرر کر لوں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا چاہو۔

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

هَمَّكَ وَيُكَفِّرُ لَكَ ذَنْبَكَ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اگر اس سے بھی زیادہ کرو تو تمھارے لیے بہتر ہے میں نے عرض کیا تو کیا آدھا وقت اس میں لگا دوں ؟ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جتنا چاہو اور اگر اس سے بھی زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے میں نے عرض کیا کہ دو تہائی وقت درود بھیجنے میں گذار دوں ؟ تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنا چاہو، اگر اس سے بھی زیادہ پڑھو تو تمھارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا حضور! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اگر ایسا ہی ہے تو میں اپنی دعا پڑھنے کا کل وقت آپ پر درود پڑھنے میں لگا دیتا ہوں اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر تو ایسی حالت میں (درود کی برکت سے) تمہارے دینی اور دنیوی تمام مقاصد پورے کر دیئے جائیں گے اور تمھارے سارے فکر و غم دور ہو جائیں گے اور تمھارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (ترمذی)

---

ف : اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کثرت سے درود پاک پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔ فرائض و واجبات کے بعد آدمی کے لیے جس وظیفے اور دعا کو کثرت سے پڑھنے کا ذکر ملتا ہے وہ یہی درود پاک ہے۔ بندہ اپنے آقا، دوجہاں پر کثرت، محبت اور توجہ کے ساتھ درود پاک پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام اچھے ارادوں اور دعاؤں کو قبول فرمائے گا اسی درود تشریف کی برکت سے اس کے گناہوں کو بھی مٹائے گا۔

آیت کریمہ" ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی" میں دو حروف "صلوۃ اور سلام" ارشاد فرمائے گئے ہیں کسی بھی دعائیہ جملے میں جو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کہا جارہا ہو یہ دو لفظ صلوۃ اور سلام کے ہوں تو اسے مکمل درود پاک کہیں گے۔ اس کے علاوہ آیت کے معنی پورے نہیں ہوتے۔ نماز میں التحیات کی حالت میں السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پڑھتے ہیں اس کے بعد درود ابراہیمی پڑھتے ہیں۔ تب جاکر یہ درود سلام اور صلاۃ کے ساتھ مکمل ہے۔ تو جس جملے میں صلوۃ اور سلام کے الفاظ ہوں گے اسے ہم درود پاک کہیں گے۔

بعض لوگ درود پاک کے پڑھنے کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ اور " الصلوۃ والسلام علیك یارسول اللہ " کہنے پر سیخ پا ہوتے ہیں حتیٰ کہ اس قسم کے لکھے ہوئے الفاظ کو پھاڑ بھی دیتے ہیں اور قبل الاذان اور بعد الصلوۃ درود پاک پڑھنے کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ یہ ان کی نادانی اور کم فہمی ہے۔ درود پاک کے لیے رب تعالیٰ کی طرف سے نہ تو صیغے معین کیے گئے ہیں اور نہ ہی وقت مقرر کیا گیا ہے۔ اور اسے بدعت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قرار دینا بہت ہی قبیح اور بُری حرکت ہے۔ درود پاک کے پڑھنے والے کو بدعتی کہنا حقیقتاً خود درود پاک کی برکات سے محروم ہونا ہے۔ حدیث پاک میں تو آیا ہے کہ جس نے میرا نام نامی اسم گرامی سُن کر مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ بڑا بدنصیب ظالم ہے۔ حدیث میں تو یہ بھی آتا ہے جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ نکالا تو اس کا ثواب اور وہ عمل کرنے والے کا ثواب بھی اس نکالنے والے کو ملے گا۔

۱۲۹۴/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہت بدنصیب ہے وہ شخص کہ جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (اس سے معلوم ہوا کہ جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک لیا جائے تو سننے والے کو چاہیے کہ درود پڑھا کرے) اور وہ بھی بدنصیب ہے کہ جس کی زندگی میں رمضان المبارک آجائے اور (اس نے اس ماہ مبارک میں عبادت وخیرات اور شب بیداری کر کے) اپنی مغفرت نہ کروائی کہ اتنے میں رمضان ختم ہو گئے اور وہ بھی بدنصیب ہے کہ جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کسی ایک پر بڑھاپا آیا اور وہ (ان کی خدمت کر کے اور ان کو راضی رکھ کر) جنت کا مستحق نہ ہوا۔ (ترمذی)

۱۲۹۵/۱۶ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بڑا ہی بخیل ہے وہ شخص کہ جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور یہ میرا نام سُن کر مجھ پر درود نہ پڑھے (اس کی روایت ترمذی نے کی ہے اور امام احمد نے بھی حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی روایت کی ہے)

۱۲۹۶/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَّصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سُنا ہے کہ تم اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ (یعنی گھروں میں مُردوں کی طرح پڑے سوتے نہ رہو بلکہ گھروں میں بھی نفل نمازیں پڑھا کرو اور جس طرح مسجدوں

www.waseemziyai.com

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

میں عبادتیں کرکے انوار حاصل کرتے ہو اسی طرح گھروں میں بھی کچھ نہ کچھ عبادتیں کرکے انوار حاصل کرتے رہو) اور تم میری قبر کو عید نہ بناؤ (یعنی کبھی کبھی اتفاقیہ طور پر میری قبر پر نہ آیا کرو بلکہ قصداً بار بار میری قبر پر آنے کی کوشش کرنا اور اگر ایسا نہ ہوسکے تو بار بار آنے کی آرزو دل میں رکھنا)

ف: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرمانا کہ میری قبر کو عید نہ بناؤ ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ اپنے کسی دوست کو جو بہت دنوں بعد آئے کہا کرتے ہیں کہ تم تو عید کے چاند ہو۔ چنانچہ اشعۃ اللمعات اور مرقات میں اس ارشاد مبارک کی شرح اس طرح کی گئی ہے کہ "میری قبر کی زیارت کو عید کی طرح کبھی کبھی نہ آؤ" حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو اپنی قبر شریف کی زیارت کی ترغیب اس لیے دی ہے۔ کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں آپ اپنی امت کو وہ ساری فضیلتیں دلوانا چاہتے ہیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت سے حاصل ہوتی ہیں۔ ان فضیلتوں کو قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی شفاء شریف میں، اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جذب القلوب میں اور مولانا انوار اللہ خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عمران القلوب میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے منجملہ ان کے ذیل میں چند حدیثیں نموناً درج کی جاتی ہیں۔

(۱) طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے "مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ" جس نے میری قبر (شریف) کی زیارت کی میں اس کی ضرور شفاعت کروں گا۔

(۲) بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت کی ہے: "مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ" جو کوئی حج کرکے میری قبر کی زیارت کرے گا تو اس کو میری زندگی میں ملاقات کرنے کا شرف اور ثواب حاصل ہوگا

(۳) علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ نے شرح شفاء میں لکھا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مَنْ زَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ وَمَنْ لَّمْ یَزُرْ قَبْرِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ۔
(میرے وصال شریف کے بعد میری قبر انور کی زیارت کرنے والا میری زندگی میں مجھ سے ملاقات کرنے والے کے جیسا ہے اور جس نے میری قبر کی زیارت نہ کی تو اس نے مجھ پر ظلم اور جفا کیا۔

صاحبو! اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ظلم وجفا کرنے کا کیا نتیجہ ہے اس کو سوچ لو، قبر شریف کی زیارت کرنے سے گناہوں کی بھی مغفرت ہوجاتی ہے۔

علامہ قسطلانی شارح بخاری نے مواہب لدنیہ میں، علامہ نور الدین علی سہمودی نے خلاصۃ الوفا میں اور شیخ ابن عبداللہ النعمانی نے مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دفن سے تین دن بعد ایک اعرابی آیا اور قبر شریف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے لپٹ گیا اور قبر مبارک سے مٹھی بھر خاک لے کر اپنے سر پر ڈال لی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ نے جو فرمایا تھا ہم نے اسے سُنا اور جو کچھ آپ نے اللہ تعالیٰ سے محفوظ رکھا ہم نے اس کو آپ سے سیکھ کر محفوظ اور یاد رکھا۔ آپ پر جو قرآن شریف اترا ہے اس کی ایک آیت یہ ہے (سورۂ نساء پ۵ ع ۱۹):

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

- ترجمہ: ”اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

(کنزالایمان)

اس آیت کو پڑھ کر اُس اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے اپنی جان پر ظلم کیا یعنی گناہ میں مبتلا ہوا ہوں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مُبارک میں اس لیے حاضر ہُوا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میری مغفرت چاہیں، اسی وقت قبر شریف سے آواز آئی کہ یقیناً تیری مغفرت ہوگی اور تجھے بخش دیا گیا۔

اس سے بھی مزار شریف پر حاضر ہونا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرنا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا معروضہ قبول فرمانا یہ سب چیزیں ثابت ہوتی ہیں۔ اس واقعہ کو ابن عساکر اور ابن الجوزی اور ابن کثیر نے بھی نقل کیا ہے۔ اور عمران القلوب میں لکھا ہے کہ یہ واقعہ مشہور واقعات میں سے ہے اور چاروں مذاہب کے ائمہ اور راویوں نے مختلف روایتوں اور متعدد طرق سے اس واقعہ کو نقل کیا ہے۔

مسلمانو! تم خوش تقدیر ہو کہ ایسی دولت تمھیں نصیب ہوئی۔ تم قصداً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف پر زیارت کی نیت سے حاضر ہوا کرو، تاکہ تمھارے گناہ معاف ہو جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے مستحق بنو اور تمھیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ملاقات کرنے والے کے جیسا درجہ حاصل ہو جائے اور جنّت میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قرب نصیب ہو، اور خبردار! قبر شریف پر حاضر نہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جفا کرنے والے نہ بنو۔ ۱۲

خزائن العرفان میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرضِ حاجت کے لیے اس کے مقبولوں کا وسیلہ بنانا ذریعۂ کامیابی ہے اور قبر پر حاجت کے لیے جانا بھی قرآن کے لفظ ”جَآءُوْكَ“ میں داخل اور خیر القرون کا معمول ہے۔ بعد وفات مقبولان حق کو یا کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے اور بندگان خدا مدد بھی فرماتے ہیں۔ اور ان کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بھی روایت کی ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود بھیجا کرو (یہ خیال نہ کیا کرو کہ ہم دور افتادہ اتنی دور سے درود پڑھا کریں تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسے خبر ہوگی؟ نہیں نہیں مجھے ضرور خبر ہوگی) اور تمہارا درود جہاں کہیں سے ہو مجھے پہنچ جایا کرے گا۔ (نسائی)

---

۱۲۹۷/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُہٗ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری قبر کے پاس آکر مجھ پر درود پڑھتا ہے تو میں خود اس کے درود کو (بغیر واسطہ کے) سنتا ہوں اور جو شخص دور دراز مقام سے مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود مجھ کو (فرشتوں کے ذریعہ سے) پہنچایا جاتا ہے) (اس کی روایت بیہقی نے شعب الایمان میں کی ہے)

---

۱۲۹۸/۱۹ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ۔

(رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے ایسے فرشتے مقرر ہیں جن کا کام ہی مجھ تک سلام کا پہنچانا ہے اور وہ زمین میں ہر جگہ پھرتے رہتے ہیں اور جب کوئی میرا اُمتی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو وہ فوراً اس کا سلام مجھے پہنچا دیتے ہیں (نسائی اور دارمی)

---

۱۲۹۹/۲۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُّسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (میرے انتقال کے بعد میری روح ملاء اعلیٰ کی طرف متوجہ رہے گی اور اس کو ذات وصفات الٰہی میں استغراق اور محویت حاصل ہوگی ایسی حالت میں) جب کوئی تم میں سے مجھ پر سلام بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ مجھ کو اس استغراق سے اپنی اصلی حالت پر لوٹا دیں گے اور میں سلام کرنے والے کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سلام کا جواب دوں گا (اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے
اور بیہقی نے بھی دعوات کبیر میں اس کی روایت کی ہے)

ف : **تمہید** : پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ موت کیا چیز ہے؟ موت انتقال کا نام ہے کہ روح ایک جسم کو چھوڑ کر دوسرے جسم میں منتقل ہوتی ہے یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ دو پنجرے ہیں اور پرندہ ایک ہے دونوں پنجروں کے دروازے کھول کران کے منھ ملا دیتے ہیں تو پرندہ ایک پنجرے سے دوسرے پنجرے میں منتقل ہوجاتا ہے۔ عالم برزخ میں اسی جسم خاکی کے ہوبہو ایک دوسرا جسم بھی تیار کیا گیا ہے فرق یہ ہے کہ یہ جسم خاکی کثیف ہوتا ہے اور برزخ کا جسم لطیف ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض اولیاء اللہ جیسے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ آپ کو کئی جگہ دعوت دی گئی اور سب دعوتوں کا وقت ایک ہی تھا تو آپ ہر مقام پر اسی ایک ہی وقت میں ہر جگہ تشریف رکھتے ہوئے نظر آئے، ایک تو یہ جسم خاکی تھا اور دوسرے جو کئی جسم نظر آئے ان کو آپ نے عالم برزخ سے کر امثالے کر اس عالم میں دکھائی دیئے اور ہم کو خواب میں بھی مردہ کا جو جسم نظر آتا ہے۔ وہ وہی عالم برزخ کا جسم لطیف ہے کہ اس جسم لطیف میں روح جسم خاکی سے منتقل ہو گئی ہے۔

اب خلاصہ موت کا یہ ہوا کہ روح خاک کا کثیف جسم چھوڑ کر برزخ کے لطیف جسم میں داخل ہوتی ہے اور یہی موت ہے۔ بظاہر یہ موت ہر انسان کو ہوتی ہے۔ عوام کو بھی اور شہداء کو بھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بھی اس کی نسبت کی جاتی ہے اور یہ تینوں روحیں زندہ ہیں۔ پھر ان تینوں کی زندگی میں کیا فرق ہے؟ فرق یہ ہے کہ ہر انسان کی روح زندہ تو رہتی ہے مگر اس جسم خاکی کے ساتھ جب تک ہے وہ اعمال کے ذریعہ ترقی اور ثواب حاصل کرسکتی ہے، برزخ کے جسم میں جانے کے بعد عام انسان کی روح کی ترقی بند ہوجاتی ہے، نہ تو وہ برزخ میں کھاتا پیتا ہے اور نہ کوئی عمل کر کے باطنی ترقی حاصل کر سکتا ہے، اس واسطے کہ یہ دار العمل نہیں ہے دار الجزاء ہے۔ گو ہر عام انسان کی روح زندہ ہے مگر کھانا پینا اور باطنی ترقی بند ہونے سے کہا جاتا ہے کہ وہ مر گیا۔

بخلاف اس کے کہ شہیدوں کی روح وہ بھی خاکی جسم چھوڑ کر برزخ کے لطیف جسم میں چلی جاتی ہے اسی لیے شہید پر بھی موت کا اطلاق ہوتا ہے۔ مگر اعمال کے ذریعہ سے اس کی ترقی نہیں ہوئی ہے۔ جسم خاکی میں جیسے عمل کے ذریعہ سے ترقی کرتے تھے۔ شہید برزخ کے جسم لطیف میں جانے کے بعد بھی ویسے ہی بدستور ترقی کرتے اور کھاتے پیتے بھی رہتے ہیں، اسی لیے کہا جاتا ہے کہ شہید زندہ ہیں ان کی زندگی بھی کچھ فرضی نہیں، مبالغہ نہیں، واقعی وہ زندہ ہیں، زندگی کے سارے آثار موجود ہیں "یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ" وہ روزی پاتے ہیں، شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا) عمدہ عمدہ ہیئت میں ہر قسم کی لذت اور آرام حاصل کر رہے ہیں جہاں چاہے گل گشت کرتے ہیں۔ سبز پرندوں کے خول میں رہ کر ایسی ہی سیر کرتے ہیں جیسا کہ ہم آج کل ہوائی جہاز میں سیر کیا کرتے ہیں، اپنے اعمال سابقہ کی بہار لوٹ رہے ہیں ان کے اعمال کل ریاحین اور حور جنت بن کر ان کے سامنے ہیں وہ ان سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

لذت لے رہے ہیں۔ عالم قدس میں ترقی کر رہے ہیں، خدا کے قرب کے درجے بڑھ رہے ہیں، یہ ان کی آخرت کی زندگی ہے۔

بخلاف اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح اقدس جسم مطہر سے نکلی اس لیے آپ پر بھی موت کا اطلاق ہوا ارشاد باری تعالیٰ ہے "اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ" (بے شک تمھیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے) مگر عالم برزخ میں کوئی ایسا لطیف جسم نہیں تھا جو آپ کی روح مطہر کے لائق ہو اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظیر نہ دنیا میں ہے نہ عالم برزخ میں اور نہ آخرت میں، جب عالمِ برزخ میں ایسا جسم لطیف نہیں رہا تو پھر اسی جسم خاکی میں روح مطہر کو واپس کر دیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی جسم مطہر اس عالم سے عالمِ برزخ میں منتقل ہو گیا اور اسی وجہ سے آپ کو حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ آپ اسی جسم خاکی کے ساتھ عالمِ برزخ میں تشریف فرما ہیں۔

چونکہ عام انسانوں اور شہداء کی روحیں عالمِ برزخ میں دوسرے لطیف اجسام میں منتقل ہوئی ہیں اس لیے ان سے جسم خاکی کے لوازم بھی ٹوٹ گئے ہیں ان کی بیبیوں سے نکاح کیا جا سکتا ہے ان کی میراث تقسیم ہو سکتی ہے۔ اس کے برخلاف چونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی جسم خاکی عالمِ برزخ میں منتقل ہو گیا ہے اور آپ کے جسم خاکی کے لوازمات منقطع نہیں ہوئے ہیں اس لیے ازواج مطہرات سے آپ کے بعد نکاح کرنا حرام قرار دیا گیا اور آپ کی میراث تقسیم نہیں کی گئی اگر ایسا کیا جاتا تو لازم آتا کہ زندہ کی بیوی سے نکاح کیا گیا، اور زندہ کا مال تقسیم ہوا۔ عالمِ برزخ کے جسم میں جو لطافت پائی جاتی ہے وہ لطافت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس جسم خاکی میں بدرجہا زائد موجود تھی پھر عالمِ برزخ میں آپ کے لیے لطیف جسم کی کیا ضرورت؟ جیسے عالمِ برزخ کے جسم کو سایہ نہیں ہوتا ایسے ہی آپ کے جسم مبارک کو سایہ نہ تھا اور عالمِ برزخ کے لطیف جسم میں سے جیسے کوئی چیز ادھر سے ادھر نکل جاتی ہے ایسے ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس عالم کے خاکی جسم میں سے ٹیکا کمر مبارک سے باہر ہو گیا تھا اسی وجہ سے آپ کا ارشاد مبارک ہے جیسے میں سامنے سے دیکھتا ہوں ویسے ہی پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ کیا کبھی آپ نے کسی کثیف جسم کو دیکھا ہے کہ وہ سامنے کی طرح پیچھے سے بھی دیکھا کرتا ہو، یہ تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم مبارک ہی کی لطافت تھی کہ آپ سامنے کی طرح پیچھے سے بھی دیکھا کرتے تھے۔ آپ کے اس عالم کے جسم کے لطیف ہونے پر معراج شریف کا واقعہ بھی دلالت کرتا ہے۔ کوئی کثیف جسم ایسا نہیں پہنچ سکتا، جیسا کہ معراج میں آپ کا لطیف جسم کہاں سے کہاں پہنچ گیا۔ اس تمہید کے بعد مذکور الصدر حدیث کو اس طرح سمجھئے۔

کوئی مسلمان کہیں ہو جب وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام بھیجتا ہے تو روح اقدس جو عالمِ برزخ میں احوال ملکوت کی طرف متوجہ رہتی ہے اور مشاہدۂ رب العزت میں مستغرق ہے سلام کا جواب دینے کے لیے روح مطہر کو مذکورہ حالت سے ایسا ہی افاقہ ہوتا ہے، جیسے دنیا میں وحی کے وقت عالم ملکوت کی طرف مشغولیت ہوتی تھی اور وحی ختم ہونے کے بعد پھر آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس عالم کی طرف متوجہ ہو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLAMIA ACADEMY

جاتے تھے۔

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ حدیث شریف میں "رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ" جو مذکور ہے اس میں رَدِّ روح سے روح مطہر کا جسم سے نکلنا اور سلام کے وقت پھر جسم کی طرف آنا مراد نہیں ہے بلکہ روح اقدس کا استغراق اور محویت سے اپنی اصلی حالت پر لوٹ آنا مراد ہے اگر روح اقدس کا جسم سے نکلنا اور پھر جسم میں داخل ہونا مراد ہوتا تو حدیث شریف میں "رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ" کے بجائے "رَدَّ اللّٰہُ عَلٰی جِسْمِیْ رُوْحِیْ" ارشاد فرمایا جاتا یعنی میری روح کو میرے جسم کی طرف لوٹایا جاتا ہے، جب ایسا نہیں فرمایا گیا۔ بلکہ یہ فرمایا گیا کہ "روح میری طرف لوٹ آتی ہے" تو اس کے یہی معنی ہوئے کہ مجھے اُس عالم سے اس عالم کی طرف افاقہ ہوتا ہے اور سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک کا جسم اقدس سے نکلنا اور پھر اسی جسم اقدس میں داخل ہونا اور آپ کا اسی جسم خاکی کے ساتھ اپنی قبر شریف میں تشریف فرما ہونا کوئی حیرت کی بات نہیں ہے جب کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اسی جسم خاکی کے ساتھ عالم بالا کو اٹھا لیے گئے اور آپ اسی جسم خاکی کے ساتھ اس وقت عالم بالا میں تشریف فرما ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوپر اٹھا لئے جانے میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسی جسم خاکی کے ساتھ قبر مُبارک میں تشریف رکھنے کی نظیر ملتی ہے۔ رہا روح مبارک کا جسم اطہر سے نکلنا اور پھر جسم اقدس میں واپس ہونا اس کی نظیر بھی الحمد للہ حضرت ادریس علیہ السلام کے واقعہ میں موجود ہے اور اس واقعہ کی تفصیل ذیل میں تفسیر روح المعانی سے درج کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۂ مریم میں حضرت ادریس علیہ السلام کی شان میں ارشاد فرمایا ہے "وَرَفَعْنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا" (اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھا لیا) تفسیر روح المعانی میں حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے "مَکَانًا عَلِیًّا" سے مراد جنت ہے اس لیے کہ جنت سے بڑھ کر بلندی کسی مقام کو حاصل نہیں اور اکثر مفسرین کی رائے یہ ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام حسًّا یعنی اسی جسم خاکی کے ساتھ جنت میں پہنچائے گئے

حضرت ادریس علیہ السلام کے جنت میں اٹھائے جانے کی تفصیل یہ ہے: صاحب روح المعانی نے ابن المنذر کی تخریج سے حضرت عمرو مولیٰ حضرت عفرۃ رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع حدیث نقل فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام بڑے پرہیزگار نبی مرسل تھے آپ نے ہفتہ کے سات دنوں کو دو حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ تین دن لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتے اور باقی چار دن زمین میں سیاحت فرماتے اور ایسی عبادت شاقہ فرمایا کرتے کہ تنہا آپ کی نیکیاں جو آسمان پر اٹھائی جاتی تھیں وہ اس زمانہ کے سارے انسانوں کی نیکیوں کے برابر ہوتی تھیں، حضرت ادریس علیہ السلام کے تقوی، عبادت اور نیکیوں کی وجہ سے ملک الموت کو آپ سے ملاقات کا شوق ہوا اور وہ آپ کی سیاحت کے دوران میں آپ کے پاس پہنچے اور آپ سے خواہش کی اے اللہ کے نبی! اپنی صحبت بابرکت میں مجھے چند دن رہنے کی اجازت دیجئے۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہارا گذارہ میرے ساتھ دشوار ہے لیکن اصرار پر آپ نے اجازت دے دی، دو دن تک ملک الموت آپ کی صحبت میں رہے، ان کے کھانا نہ کھانے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور عبادت سے نہ تھکنے کی وجہ سے حضرت ادریس علیہ السلام نے ان سے فرمایا بخدا! تم انسان نہیں ہو تو انھوں نے جواب دیا بے شک میں فرشتہ ہوں اور ملک الموت ہوں اور آپ سے للہ فی اللہ محبت رکھتا ہوں، یہ سن کر حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا کہ ان دو دنوں میں آپ نے کسی کی روح قبض تو نہیں کی؟ ملک الموت نے جواب دیا کیوں نہیں؟ جس کسی کی روح قبض کرنے کا مجھے حکم ہوا ہے میں نے اس کی روح قبض کر دی ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ پوری دنیا میرے سامنے ایسی ہے جیسا کہ آدمی کے سامنے دستر خوان چنا ہو اور وہ جس چیز کو چاہے کھا لیتا ہو، یہ سن کر حضرت ادریس علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ میں تم کو اس ذات اقدس کی قسم دیتا ہوں جس کے سبب تم نے مجھ سے محبت کر رکھی ہے کہ تم میری ایک ضرورت کو پوری کرو۔ ملک الموت نے کہا یا نبی اللہ! فرمایئے وہ کیا حاجت ہے؟ حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ موت کا مزہ چکھوں، پھر آپ میری روح مجھ پر واپس لوٹا دیں۔ ملک الموت نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ادریس علیہ السلام کی روح مبارک کو نکالا اور پھر واپس کر دیا، اس کے بعد حضرت ادریس علیہ السلام کی فرمائش پر آپ کو دوزخ اور جنّت دکھائی۔ جب آپ نے جنت دیکھی اور جنت کی خنکی، خوشبو اور گل وریحان دیکھے تو ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنّت میں داخل کرو کہ میں کچھ کھاؤں اور پیوں تاکہ جنّت کی طلب اور شوق کا مجھ میں اضافہ ہو جائے الغرض حضرت ادریس علیہ السلام جنّت میں داخل ہوئے میوے کھائے اور پانی پیا۔ اس کے بعد ملک الموت نے کہا اے نبی اللہ اب تو تمہاری حاجت پوری ہو چکی ہے اب یہاں سے چلو کہ اللہ تعالیٰ آپ کو قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام کے ہمراہ جنّت میں داخل فرمادیں۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے جنّت کے ایک درخت کو پکڑ لیا اور فرمایا میں اب یہاں سے نہیں نکلوں گا اور اگر تم چاہو تو میں تم سے اس بارے میں مباحثہ بھی کر سکتا ہوں جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت پر وحی نازل فرمائی کہ ادریس علیہ السلام سے مباحثہ کرو!

ملک الموت نے حضرت ادریس علیہ السلام سے فرمایا اے نبی اللہ! فرمایئے آپ کیا مباحثہ کرنا چاہتے ہیں؟ اس پر حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ" ہر جان کو موت چکھنی ہے۔ (کنز الایمان) اور میں نے موت کا مزہ چکھ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا" (تم میں سے کوئی ایسا بشر نہیں جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے) اور میں جہنم پر سے گزر چکا ہوں اور اہل جنّت کے لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ" (اور جنتی کبھی جنّت سے نہ نکالے جائیں) تو اللہ تعالیٰ نے جب مجھے جنّت میں داخل فرما دیا ہے تو جنّت سے کیسے نکل جاؤں؟ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت پر وحی نازل فرمائی کہ میرے بندے ادریس (علیہ السلام) نے مباحثہ میں تم پر کامیابی حاصل کر لی۔ میری عزت و جلال کی قسم! کہ یہ سب کچھ میرے علم میں تھا تو اے ملک الموت! ادریس (علیہ السلام) کو چھوڑ دو کہ انھوں نے تم پر بڑی قوی حجّت پیش کی ہے۔"

اس حدیث کے نقل کرنے کے بعد صاحب روح المعانی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس علیہ السلام کی توصیف اور شان میں جو "رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا" فرمایا ہے اس کا اقتضاء بھی یہی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

علاوہ ازیں تفسیر درمنثور میں بھی ایسی ہی تفصیل کے ساتھ ابن المنذر ہی کی تخریج سے عمر و مولی عفرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی حدیث مرفوع موجود ہے۔

حضرت ادریس علیہ السلام کے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی روح مطہر جسم سے نکالی گئی پھر واپس کی گئی اور آپ اب اسی جسم خاکی کے ساتھ جنّت میں تشریف فرما ہیں۔

الغرض اوپر کے دونوں واقعات سے جب یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اسی جسم خاکی کے ساتھ عالم بالا میں تشریف فرما ہیں، اور حضرت ادریس علیہ السلام کی روح مبارک آپ کے جسم اطہر سے نکالی گئی، پھر واپس کی گئی۔ اور آپ اس وقت اسی جسم خاکی کے ساتھ جنّت میں تشریف فرما ہیں تو اگر سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک جسم اطہر سے نکل کر پھر جسم اقدس میں داخل ہوئی اور آپ بھی اسی جسم خاکی کے ساتھ عالمِ برزخ میں اپنی قبر مبارک میں تشریف فرما ہیں تو کیا تعجب کی بات ہے۔

(اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد مأتہ حاضرہ علامہ الشاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مسئلۂ ارواح کو کہ مرنے کے بعد روحیں زندہ ہوتی ہیں۔ کفار و مشرکین کی روحیں کہاں رہتی ہیں؟ عام مسلمان مؤمنین کی روحیں کہاں ہوتی ہیں۔ اولیاء اللہ اور خاص کر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی روحیں کہاں ہوتیں ہیں۔ اپنی معروف کتاب "حیاۃ الموات فی بیان سماع الاموات" میں مدلل اور مفصل طور پہ بیان فرمایا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

# بَابُ الدُّعَآءِ فِی التَّشَهُّدِ

# باب تشہد میں دُعا مانگنے کے بارے میں

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:
وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ.

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
ترجمہ: "اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو! (کنز الایمان پ۲۶ سورۃ محمد۴۷ آیت ۱۹)

ف: یہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کا اکرام ہے کہ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ان کے لیے مغفرت طلب فرمائیں اور شفیع مقبول الشفاعت ہے اس کے بعد مومنین وغیر مؤمنین سب سے عام خطاب ہے۔ (خزائن العرفان)

ف۲: گناہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو واقعی گناہ ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے دوسرا گناہ یہ ہے کہ صورت تو گناہ کی ہے واقع میں گناہ نہیں بلکہ افضل عمل ترک کر کے جو افضل نہیں ہے اس کو اختیار کیا گیا ہے اسی واسطے مقربین کا افضل کام کو چھوڑ کر غیر افضل کام کا اختیار کرنا ان کے درجہ کے لحاظ سے گناہ سمجھا جائے گا بخلاف اس کے یہی عمل اگر عوام کریں وہ ان کے لیے گناہ نہیں بلکہ عبادت ہی ہوگا۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ حسنات الابرار سیات المقربین (بعض اوقات نیکوں کی نیکیاں مقربین کے لیے گناہ ہو جاتے ہیں) جیسے ایک دن حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا صحابی آئے اس وقت حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کافر کو اسلام کی حقانیت سمجھا رہے تھے ایسے وقت حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیچ میں دخل دے کر خود کچھ پوچھنے لگے۔ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ناگوار ہوا۔ یہ واقعہ سورۂ عبس پ۳۰ میں مذکور ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ایک طرف مسلمان ہو اور دوسری طرف کافر ہو تو اس وقت مسلمان کے فرعی سوال کے جواب کو ملتوی کر کے اس کافر کو اصل دین کی دعوت دینا کون نہیں جانتا کہ عبادت ہے؟ مگر اس کا فائدہ یقینی نہ ہونے سے افضل نہیں ہے اور مسلمان کے سوال کا جواب دے کہ مسئلہ سمجھانا یہ بھی عبادت ہے۔ اور اس کا فائدہ یقینی ہونے کی وجہ سے یہ افضل ہے۔ مسلمان کو چھوڑ کر کافر کو تفہیم کرنا گو افضل نہیں مگر اوروں کے لیے گناہ تو نہیں مگر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے یہی عمل صورتاً گناہ سمجھا گیا اسی لیے یہ اور اسی طرح کے غیر افضل امور جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اجتہاداً صادر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہوئے ہیں اگرچہ کہ وہ بھی عبادت ہیں مگر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کے لحاظ سے ان کو گناہ سمجھا گیا اور حکم کیا گیا کہ اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ اپنے گناہوں سے جو صورتاً گناہ ہیں مغفرت مانگیے اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے واقعی گناہوں سے بھی مغفرت مانگیے ۱۲ (بیان القرآن)

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (سورۂ نوح پ ۲۹ ایت ۲۸) (اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور عورتوں کو) (کنز الایمان)

۱۳۰۰/۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا فِي الصَّلَاةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں (تشہد اور درود کے بعد سلام پھیرنے سے قبل) یہ دعا، پڑھا کرتے تھے (عربی کے خط کشیدہ عبارت) "اے اللہ! میں عذاب قبر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں (مجھے اس سے بچائیے) اور میں کانے دجال کے فتنہ سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں (مجھے اس سے بچائیے) اور میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں زندگی کے فتنوں سے اور موت کے فتنوں سے (مجھے ان سے بچائیے) الٰہی! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں گناہوں میں مبتلا ہونے سے اور قرض میں پھنسنے سے (مجھے ان سے بچائیے) ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ قرض سے بہت پناہ مانگا کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بات یہ ہے کہ آدمی جب قرض میں مبتلا ہو جاتا ہے تو ادائیگی میں جو دیر ہوتی ہے اس کی وجہ سے جھوٹ بولنے لگتا ہے اور قرض کی ادائیگی کا جو وعدہ کرتا ہے اس کو پورا نہیں کرتا (بخاری اور مسلم)

۱۳۰۱/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِّنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص (نماز کے آخری قعدہ میں) تشہد اور درود سے فارغ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے کہ ان چار چیزوں میں مبتلا ہونے سے بچائے جہنم کے عذاب سے قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنوں سے، اور کانے دجال کے شر سے (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

١٣٠٢ (٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سورتیں سکھایا کرتے تھے۔ اسی طرح یہ دعا بھی سکھاتے تھے (تاکہ قعدہ اخیرہ میں تشہد اور درود کے بعد اس کو پڑھا کریں) (عربی متن کے خط کشیدہ الفاظ) الٰہی میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں جہنم کے عذاب سے (مجھے اس سے بچائیے) اور میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں قبر کے عذاب سے (مجھے اس سے بچائیے) اور میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں کانے دجال کے فتنہ سے (مجھے اس سے بچائیے) اور میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے (مجھے ان سے بھی بچائیے)

١٣٠٣ (٤) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ایسی کوئی دعا سکھائیے جس کو میں نماز میں (تشہد اور درود کے بعد پڑھا کروں) تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو۔ (عربی متن کے خط کشیدہ الفاظ) اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کرکے گناہ کیا ہے اور آپ کے سوا کوئی گناہوں کا معاف کرنے والا نہیں ہے اس لیے آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ آپ محض اپنے فضل وکرم سے میرے گناہ معاف فرما دیجئے اور مجھ پر رحم کیجئے یہ آپ کی شان سے بعید نہیں ہے کیونکہ آپ بہت مغفرت کرنے والے اور بہت رحم کرنے والے ہیں (بخاری اور مسلم)

١٣٠٤ (٥) وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَلَا تَدَعْ أَنْ تَقُوْلَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا سنو معاذ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! اس میں کچھ شک نہیں کہ مجھے تم سے بہت محبت ہے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ

MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

عِبَادَتِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّ اَبَادَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ مُعَاذٌ وَاَنَا اُحِبُّكَ۔

وسلم میرے باپ آپ پر سے قربان) مجھے بھی سب سے زیادہ حضور سے ہی محبت ہے، اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا معاذ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! میں تم کو (بتقاضائے محبت ایک دعا سکھاتا ہوں) اس کو تم نماز کے اخیر میں تشہد اور درود کے بعد ضرور پڑھا کرو اور کبھی ترک نہ کرنا (وہ دعا یہ ہے) (عربی خط کشیدہ) "اے میرے پروردگار میری مدد کیجئے کہ میں آپ کی عبادت ایسی کیا کروں کہ گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں اگر ایسا نہ ہو سکے تو کم از کم اس خیال سے عبادت کیا کروں کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ (امام احمد، ابوداؤد اور نسائی)

۱۳۰۵/۶ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں (تشہد اور درود کے بعد) یہ دعا پڑھا کرتے ہیں (عربی متن خط کشیدہ) "اے اللہ! میں آپ سے مانگتا ہوں کہ آپ مجھ کو دین پر استقامت اور ثابت قدمی عطا کیجئے اور آپ سے یہ بھی مانگتا ہوں کہ ہدایت اور سیدھی راہ پر خوب ہمت سے جا رہوں، اور یہ بھی مانگتا ہوں کہ آپ کی نعمتوں پر شکر کی توفیق ہو اور آپ کی عبادت ایسی کروں جس کو آپ پسند فرمائیں اے میرے اللہ! میں آپ سے قلبِ سلیم مانگتا ہوں جو بُرے عقائد اور بُرے اخلاق سے پاک ہو اور ایسی زبان مانگتا ہوں کہ جب کہے سچ کہے اے اللہ! میں کچھ نہیں جانتا آپ کو ہر چیز کی خبر ہے آپ جس کو میرے لیے خیر سمجھتے ہیں وہ دیجئے اور جس چیز کو آپ میرے لیے شر سمجھتے ہیں مجھے اس سے بچائیے اے میرے اللہ! میں نے گناہ کیا اور بھول گیا۔ میرے سب گناہوں کی آپ کو خبر ہے اُن سب گناہوں کو جن کو آپ جانتے ہیں بخش دیجئے۔ (اس کی روایت نسائی نے کی ہے اور امام احمد نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۳۰۶/۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں تشہد (اور درود کے) بعد (بعض وقت) یہ الفاظ بھی پڑھے ہیں (عربی متن کے خط کشیدہ الفاظ) سب کلاموں سے بہتر کلام، اللہ کا کلام ہے اور سب طریقوں سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ (نسائی)

۱۳۰۷/۸ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى أَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے کہا کہ (ختم نماز پر) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سلام پھیرنا میری نظروں کے سامنے ہے مجھے خوب یاد ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدھے طرف اور پھر بائیں طرف سلام کے وقت چہرۂ مبارک کو اتنا پھیرتے تھے کہ پیچھے والے لوگوں کو آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔ (مسلم)

۱۳۰۸/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ختم نماز پر) اپنی داہنی طرف چہرۂ مبارک پھیرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" فرماتے تھے یہاں تک کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سیدھے رخسار مبارک کی سفیدی پیچھے والوں کو دکھائی دیتی تھی اور پھر بائیں جانب چہرۂ مبارک پھیرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" فرماتے تھے، یہاں تک کہ (پیچھے والوں کو) آپ کے بائیں رخسار مبارک کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔ (اس کی روایت ابو داؤد نسائی اور ترمذی نے کی ہے) اور ابن ماجہ نے بھی حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَأَصَحُّ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمَتَانِ وَعَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ انْتَهٰى۔

اور ترمذی نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کو سلام سے ختم کرنے کے بارے میں جتنی روائتیں آئی ہیں ان میں سب سے زیادہ صحیح حدیث یہ ہے کہ نماز کے ختم پر دو سلام ہیں اور اسی پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اکثر اہل علم صحابۂ کرام اور تابعین اور ان کے بعد کے علماء کا

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

۱۳۰۹ / ۱۰ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَاَنْ يُّسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبَزَّارِ وَاَنْ نُّسَلِّمَ عَلٰى اَئِمَّتِنَا وَاَنْ يُّسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الصَّلٰوةِ۔

اتفاق ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں (یعنی مقتدیوں کو) حکم دیا ہے کہ ہم (ختم نماز پر سلام پھیرتے وقت) یہ نیت کریں کہ ہم امام کے سلام کا جواب دے رہے ہیں اور یہ بھی حکم دیا ہے کہ ہم نمازی ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے رہیں (اور آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے سلام سے) اس لیے امام اور مقتدی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں (تاکہ آپس میں محبت پیدا ہو) اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے، اور بزار کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ہم مقتدی (نماز کے ختم پر) نیت کریں کہ ہم امام کے سلام کا جواب دے رہے ہیں اور یہ بھی نیت کریں کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کو سلام کر رہے ہیں۔

ف: اس حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ امام اور مقتدی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ جب امام ختم نماز پر اپنے سیدھے طرف سلام پھیرے تو سیدھے طرف کے مقتدیوں اور فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرے اور جب امام بائیں طرف سلام پھیرے تو بائیں طرف کے مقتدیوں اور فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرے۔ یہ امام کے سلام کی کیفیت ہے۔ اب رہا مقتدی کا سلام تو اس کی تین حالتیں ہوں گی۔ ایک امام کے سیدھے جانب والے مقتدی، دوسرے امام کے بائیں جانب والے مقتدی، اور تیسرے وہ مقتدی جو امام کے بالکل پیچھے محاذی ہوں ہر ایک کے سلام کی صورت اس طرح ہوگی۔

(۱) امام کے سیدھے جانب والے مقتدی جب اپنے سیدھے طرف سلام پھیریں تو اپنے ساتھ سیدھے جانب کے نماز پڑھنے والوں اور سیدھے جانب کے فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کریں اور جب یہ اپنے بائیں جانب سلام پھیریں تو اپنے ساتھ بائیں جانب کے نماز پڑھنے والوں اور بائیں جانب کے فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کے ساتھ امام کے سلام کا جواب دینے کی بھی نیت کریں۔

(۲) امام کے بائیں جانب والے مقتدی۔ جب اپنے سیدھے جانب سلام پھیریں تو امام کے سلام کا جواب دینے کی نیت کے ساتھ اپنے سیدھے جانب کے نماز پڑھنے والوں کی اور سیدھے جانب کے فرشتوں پر بھی سلام کرنے کی نیت کریں اور جب یہ اپنے بائیں جانب سلام پھیریں تو اپنے ساتھ بائیں جانب کے نماز پڑھنے والوں اور بائیں جانب کے فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کریں۔

(۳) اور جو مقتدی امام کے بالکل پیچھے محاذی ہوں وہ اپنے سیدھے جانب سلام پھیرتے وقت امام

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے سلام کا جواب دینے کی نیت کے ساتھ اپنے سیدھے جانب کے نماز پڑھنے والوں اور سیدھے جانب کے فرشتوں پر بھی سلام کی نیت کریں اور اسی طرح جب وہ اپنے بائیں جانب سلام پھیریں تو اس وقت بھی امام کے سلام کا جواب دینے کی نیت کے ساتھ ساتھ اپنے بائیں جانب کے نماز پڑھنے والوں اور بائیں جانب کے فرشتوں پر بھی سلام کی نیت کریں۔

اس سے معلوم ہوا کہ مقتدی امام کے پیچھے محاذی ہونے کی صورت میں پہلی دو صورتوں کے برخلاف ہر دو جانب سلام پھیرتے وقت امام کے سلام کا جواب دینے کی نیت کرے گا۔ یہ تفصیل اس نماز کی ہے جو جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے اور جو تنہا نماز پڑھنے والا ہے اس کو چاہیئے کہ ختم نماز پر دونوں جانب سلام پھیرتے وقت کراماً کاتبین اور محافظ فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرے۔

(مرقات، ردالمحتار، اشعۃ اللمعات) ۱۲

۱۳۱۰/۱۱ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلٰوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو جاتے تو پلٹ کر ہماری جانب رُخ کر کے بیٹھ جاتے تھے۔ (بخاری)

۱۳۱۱/۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِّنْ صَلَاتِهٖ يَرٰى إِنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَّنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص یہ اعتقاد کر کے شیطان کو اپنی نماز کا حصہ دار بنالے کہ سلام کے بعد مجھے سیدھی جانب ہی پلٹنا چاہیئے (کیوں کہ کسی غیر لازم امر کو اپنے اوپر لازم قرار دینے کا اعتقاد کرنا شیطان کے تابع ہونا ہے) حالانکہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بسا اوقات بائیں جانب بھی پلٹتے دیکھا ہے (بخاری اور مسلم)

۱۳۱۲/۱۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ الْاِنْصِرَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ إِلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ إِلٰى حُجْرَتِهٖ رَوَاهُ الْبَغَوِيُّ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام کے بعد اکثر اوقات اپنی بائیں جانب حجرہ مبارک کی طرف رُخ فرما کر بیٹھا کرتے تھے (اس کی روایت امام بغوی نے شرح السنہ میں کی ہے۔

۱۳۱۳/۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (سلام کے بعد) کبھی اپنے سیدھے جانب پلٹا کرتے تھے (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۳۱۴/۱۵ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَّكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جب ہم نماز پڑھتے تو ہماری خواہش رہتی تھی کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے داہنے جانب رہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (سلام کے بعد) سیدھی جانب پلٹ کر ہماری جانب رُخ فرماتے تھے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ دعا فرماتے ہوئے سُنا ہے (عربی متن خط کشیدہ) اے پروردگار جس دن آپ لوگوں کو قبروں سے اٹھا کر میدانِ قیامت میں جمع کریں گے تو مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچائے رکھنا (مسلم)

ف: ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ نمازیں جن کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر اور عصر ان میں امام کو اختیار ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد داہنی جانب پلٹ کر بیٹھ جائے یا بائیں جانب پلٹ کر بیٹھے، اور مستحب یہ ہے کہ جس جانب امام کو جانے کی حاجت ہو اس جانب پلٹ کر بیٹھ جائے اور اگر دونوں جانب برابر ہوں تو پھر داہنی جانب افضل ہے اور ایک ہی جانب پلٹ کر بیٹھ جانے کو واجب جاننا بدعت اور مکروہ ہے اور بلا اعتقادِ وجوب ایک ہی جانب پلٹ کر بیٹھ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں جیسے ظہر، مغرب اور عشاء، تو امام کو چاہیے کہ سلام پھیرنے کے بعد بہت دیر تک دعا نہ مانگے بلکہ مختصر دعا مانگ کر سنتوں کے پڑھنے میں مشغول ہو جائے (عالمگیری) ۱۲

۱۳۱۵/۱۶ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الْاِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ حَتّٰى يَتَحَوَّلَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس جگہ امام فرض نماز پڑھ چکا ہو وہاں کوئی اور نماز (سنن و نوافل) نہ پڑھے جب تک وہ جگہ تبدیل نہ کرے (ابوداؤد)

۱۳۱۶/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ فِي الصَّلٰوةِ يَعْنِيْ فِي السُّبْحَةِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی شخص فرض نماز پڑھنے کے بعد اس بات سے عاجز ہے کہ نوافل ادا کرنے کے لیے فرض نماز کی جگہ سے ہٹ کر آگے بڑھے یا پیچھے ہٹے یا اپنی دائیں یا بائیں جانب کھڑا ہو جائے (حالانکہ یہ کچھ ایسا مشکل

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کام نہیں ہے کہ جس کے کرنے سے عاجز ہو، لہٰذا ہر شخص کو اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ (ابوداؤد)

---

۱۳۱۷/۱۸ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ النِّسَآءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں فرض نماز کا سلام پھیرنے کے بعد کھڑی ہو جاتی تھیں (اور مردوں سے پہلے مسجد سے چلی جاتی تھیں) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہتے تھے (تاکہ مرد اور عورتیں مسجد سے نکلتے وقت ایک دوسرے سے مل نہ جائیں) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی مقدار معین نہ تھی بلکہ حالات کے لحاظ سے نمازوں کے بعد بیٹھنے کی مقدار مختلف ہوا کرتی تھی، جن نمازوں کے بعد سنتیں ہوں اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" کی مقدار بیٹھتے اور جن نمازوں کے بعد سنتیں نہ ہوں ان میں بقدر دعا یا احکام الٰہی بیان کرنے کی مقدار تشریف رکھتے اور فجر کی نماز میں سورج کے طلوع ہونے تک تشریف فرما ہوتے تھے) پھر جس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوتے اور لوگ بھی کھڑے ہو جاتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ مقتدیوں کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ امام کے اٹھنے سے پہلے نہ اٹھیں) (بخاری)

---

۱۳۱۸/۱۹ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ وَنَهَاهُمْ اَنْ يَّنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابۂ کرام کو ہمیشہ جماعت سے نماز پڑھنے کی ترغیب دلاتے اور سلام کے بعد (ذکر اور دعا میں شرکت کئے بغیر) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے اٹھ کر (مسجد سے) چلے جانے سے منع فرماتے۔ (ابوداؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء (النحل ۸۹)

اور ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا ہے جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

سات ضخیم جلدوں میں شرح صحیح مسلم کی تکمیل اور عالم گیر مقبولیت اور شان دار پذیرائی کے بعد

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی عم فیوضہ کی ایک اور فکر انگیز اور علمی تصنیف

قرآن مجید کی تفسیر بہ نام

# تبیان القرآن

اہل علم اور اربابِ ذوق کی تسکین کے لیے اِن شاءَ اللہ عنقریب زیورِ طبع سے آراستہ ہو رہی ہے

## چند خصوصیات

- ★ قرآن مجید کا سلیس اور با محاورہ ترجمہ اور آسان اردو میں قرآن کریم کی تشریح،
- ★ احادیث، آثار اور اقوال تابعین پر مبنی قرآنی آیات کی تشریح،
- ★ قرآن مجید کی آیات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، جلالت اور آپ کی خصوصیات کا استنباط،
- ★ عقائد اسلامیہ میں عقائد اہل سنت کی حقانیت اور فقہی مذاہب میں فقہ حنفی کی ترجیح،
- ★ مفسرین کی چودہ سو سالہ کاوشوں کا حاصل، مجتہدین کی آرا پر نقد و تبصرہ اور تصوف کی چاشنی،
- ★ مشکلاتِ اعرابِ قرآن کا حل، عصری مسائل پر محققانہ ابحاث اور مذاہبِ باطلہ کا مہذب رد،

یہ ایک ایسی تفسیر ہوگی جس کی مدتوں سے اہلِ ذوق کو تلاش اور پیاس تھی جس کی ضرورت، اہمیت اور افادیت صدیوں تک باقی رہے گی۔

پیش کش: فرید بک سٹال
۳۸- اردو بازار، لاہور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

March 2019

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ

# مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

## مختصر تعارف

**طلبہ:**

شعبہ حفظ: 145 شعبہ ناظرہ: 240

شعبہ درس نظامی: 105 شعبہ تجوید: 10

اور انہیں شعبہ جات میں 400 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام وقیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

**مدرسہ کا اسٹاف**

شعبہ حفظ و ناظرہ 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی و تجوید 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول 11 اساتذہ باورچی 2 خادم 4 چوکیدار 2

کل طلبہ کم و بیش پانچ سو اور پورہ اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

**HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH**
**ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)**
**ACC NO: 0050002565 7003 - BRANCH CODE :0050**

www.facebook.com/markazuloloom

https://www.waseemziyai.com https://www.youtube.com/waseemziyai

www.waseemziyai.com

# شرح صحیح مسلم
([illegible] جلد)

تصنیف: علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی

اس صدی کی بہترین شرح جس میں عصر حاضر کے جدید مسائل کو محققانہ حل پیش کیا گیا ہے۔

یہ شرح قارئین کو دوسری شروح سے بے نیاز کر دے گی۔

# اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ
([illegible] جلد)

تصنیف منیف: عارف باللہ شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ و حواشی: حضرت علامہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی [illegible]

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی

# بخاری شریف مترجم
([illegible] جلد)

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

# سنن نسائی مترجم
([illegible] جلد)

امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: مولانا دوست محمد [illegible] و مولانا محمد عبداللہ [illegible]

# جامع ترمذی مترجم مع شمائل ترمذی
([illegible] جلد)

مصنف جلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا علامہ محمد صدیق سعیدی ہزاروی

# مشکوٰۃ شریف مترجم
([illegible] جلد)

امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی

مترجم: فاضل شہیر مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

# سنن ابن ماجہ مترجم
([illegible] جلد)

امام حافظ ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی

مترجم: مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

# طحاوی شریف مترجم
([illegible] جلد)

محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی

مترجم: علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف

مقدمہ: علامہ غلام رسول سعیدی شارح صحیح مسلم شریف

# سنن ابوداؤد شریف مترجم
([illegible] جلد)

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی

مترجم: مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

# ریاض الصالحین مترجم
([illegible] جلد)

شیخ الاسلام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی

مترجم: مولانا [illegible]

تقدیم: محمد عبدالحکیم شرف قادری

**فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور فون [illegible] / ۷۲۳۴۳۵۹۹**